ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

تحفۃ الاخیار

ترجمہ اردو

مشارق الانوار

باہتمام احقر العبید راجی رحمت رب حمید محمد عبد المجید غفر لہ اللہ الرشید

در مطبع مجیدی واقع کانپور طبع گردید

عاجز کے کارخانے سے ہر قسم کی کتابیں بہ نرخ تاجرانہ جلد بکفایت ویلیو پے ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

الْتماس بفضلہ تعالیٰ عاجز کے کتب خانے مین ہر علم و فن کی کتب کا بہت بڑا ذخیرہ مطبوعۂ کانپور ـ لکھنؤ ـ دہلی ـ میرٹھ ـ بمبئی ـ لاہور ـ مصر وغیرہ کا موجود رہتا ہے
جسکی فہرست شائقین کی طلب پر بھیجی جاسکتی ہے زیادہ تر اہتمام شائقین کے لیے کتب مطابع صحیحہ کے بھیجنے کا کیا گیا ہے البتہ وہ کتاب جو اسوقت تک
کسی مطبع مین صحیح و عمدہ طبع ہی نہین ہوئی وہ بدرجۂ مجبوری غلط او خراب روانہ ہوتی ہے اس فہرست مین صرف وہ چند کتب درج کیجاتی ہین جنکو عاجز نے طبع کرایا ہے ـ

الملتمس محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

احسن التفاسیر اُردو ـ یہ تفسیر دنیاے اسلام کے دینی سلسلے مین سب سے پہلی تفسیر ہے جو صحت روایت و کامل شان نزول وغیرہ کے اعتبار سے اپنی آپ ہی نظیر ہے جس کے مطالعہ کے لیے شائقین کی طبیعتین عرصہ سے بے چین تھین اور جسمین احادیث حسنہ صحیحہ اور اقوال صحابۂ کرام سے قرآن شریف کی تفسیر کی گئی ہے اور بڑے بڑے نکات لاینحل مقامات مشہور تفاسیر مثل تفسیر خازن تفسیر ابن جریر تفسیر ابن کثیر تفسیر معالم التنزیل وغیرہ سے حل کیے ہین اور صحت روایت کا حد درجہ خیال رکھا گیا ہے اسکے ساتھ ہی قرآن شریف کی شان نزول جہانتک صحیح سند کے ساتھ مل سکی ہے نہایت صحت کے ساتھ لکھی گئی ہے قیمت عـ۱۵ر

تفسیر موضح القرآن اُردو مصنفہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی ـ یہ تفسیر مولانا نے اپنے والد ماجد مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے فارسی ترجمہ کے بعد ۱۲۰۵ھ مین لکھی ہے ترتیب یہ رکھی ہے کہ اول ایک آیت لکھکر پھر اسکے معنی بہت صاف صاف لفظون مین لکھے ہین معنی کے لحاظ سے عالمونکو اور مطالب کی غرض سے دانشمندون کم استعداد والونکو اس تفسیر کا دیکھنا نہایت ہی مناسب ہے اور عورتونکے لیے سب سے زیادہ مفید ہے قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ عہ۸ ؎

سراج مبین ـ یہ سورہ یٰس شریف کی مکمل اُردو تفسیر ہے کاغذ چکنا گندہ قیمت چھ آنہ

ترجمہ مجموعۂ فتاوای عزیزی ـ اُردو مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کے نام سے کون ہندوستان کا مسلمان ہے جو واقف نہین سچ پوچھیے تو ہندوستان کے جس گوشہ مین علم کا چرچا ہے وہ سب اسی خاندان کا فیض ہے اس خاندان کے سب سے زیادہ روشن چراغ حضرت خاتم المحدثین سراج المفسرین تاج المحققین والمدققین مولانا شاہ محمد عبدالعزیز صاحب قدس سرہ کہ ہین کہ جنکے نام نامی سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ واقف ہے یون تو شاہ صاحب کی ہر کتاب جواہر سے تولنے کے قابل ہے مگر اس فتاوی کی تو قبولیت اسقدر ہے کہ اور فتاوی اسکا مقابلہ نہین کرسکتے لہذا احقر نے اسکا ترجمہ اُردو کی بامحاورہ زبان مین کرایا ترجمہ ایسا سلیس ہے کہ بادی النظر مین ترجمہ ہی نہین معلوم ہوتا اسپر مزید یہ کہ اصل مین کمی و بیشی کو دخل نہین دیا گیا پھر غایت اہتمام سے عمدہ سفید چکنے کاغذ پر خط واضح چھپوایا ہے کتاب دو جلدون پر ختم ہوئی ہے قیمت صرف دو روپیہ آٹھ آنہ عہ۲ر

عمدہ لغات قرآن ـ قرآن شریف کی پوری لغت جسکا نام تاریخی "عمدہ لغات قرآن" ہے ۱۳۰۴ھ درحقیقت اسم بامسمّٰی ہے آج تک ایسی لغت نہین چھپی تھی اسمین ہر لفظ بلحاظ عربی اور کریم اللغات کی ترتیب پر سر کالم سے شروع ہوا ہے تاکہ تلاش مین دیر اور دقت نہو ہر لفظ کے معنے اُردو مین لکھے ہین تاکہ کم علم بھی بآسانی سمجھ لین ـ یہ لغت پورے قرآن شریف کی ہے چھوٹا بڑا کوئی لفظ چھوڑا نہین گیا ـ اس عمدہ لغات قرآن کی ایک ایک جلد ہر مسلمان کو ضرور رکھنا چاہیے قیمت آٹھ آنہ

جواہر اسرائیل اسمین ابتداے زمانۂ بنی اسرائیل سے آخر زمانہ سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام رضی تک کی جو صحابۂ رسول اللہ سے ہین شرح و مکمل سوانح عمری مع اس خاندان کے ہے اور تاریخی حالات کو قصہ پر مقدم رکھا ہے نہایت عرق ریزی اور محققانہ طور پر بہت عمدگی سے لکھی گئی ہے ـ تمام مسلمانونکو عموماً اور حضرات افغانان کو خصوصاً اسکو شجرۂ نسب کے بجاے مثل تعویذ کے رکھنا چاہیے ـ قیمت آٹھ آنہ ۸ر

خیر المجالس ترجمۂ اُردو نزہۃ المجالس ـ یہ کتاب فن وعظ گوئی مین بیمثل اور بے نظیر کتاب ہے اور وعظ و نصیحت کی دوسری کتابون سے بے پروا کردینے والی ہے نہایت مبسوط اور جامع کتاب ہے ہر مضمون ایسا بسیط اور مفصل ہے جسکو واعظ ایک مدت تک نہایت عمدہ اور مسلسل طریقے سے بیان کرسکتا ہے ـ جس مضمون کو شروع کیا ہے پہلے نصوص قرآنیہ سے استدلال کیا ہے اس کے بعد احادیث پھر صحابۂ کرام کے آثار اور بزرگان دین اور فقہا و مجتہدین کے اقوال درج کیے ہین اسکے بعد ناموران اسلام کے واقعات عبرت انگیز او سلف صالحین کی حکایات تعجب خیز متقدمین کے حالات متاخرین کے حادثات نہایت خوبی سے بیان کیے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین اور ایسی عجیب و غریب حکایتین اور نادر روایتین بیان کی ہین جنکے دیکھنے سے مرتکبین معصیت کو عبرت و نصیحت اور نیک کارون کو نیکیون کی طرف رغبت و محبت ہوتی ہے ہر مجلس مین بیشمار لطائف و حقائق ـ بے انتہا نکات و دقائق بیان کیے ہین مزید بران طبّی مسائل جسمانی امراض کی تحقیق انکے متعلق مجرب و آزمودہ نسخجات معتبر اور صحیح اعمال ـ دنیا کی ہر چیز کی حقیقت ماہیت اور خاصیت خاصکر ادویہ کے منافع و فوائد ـ اسماے حسنیٰ کی خاصیتین نہایت مفصل اور واضح بیان کی ہین ـ آخر مین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتداے پیدائش سے لیکر سن وفات تک کے صحیح صحیح واقعات خلفاے اربعہ کے مناقب و فضائل و ازواج مطہرات امہات المومنین اور صحابہؓ کے واقعات و کرامات نہایت شرح و بسط سے مذکور ہین خلاصہ یہ کہ اب تک ایسی جامع اور مفید کتاب نظر سے نہین گذری اس لیے احقر نے ایک نہایت ادیب اور فاضل اور جید عالم سے اسکا ترجمہ نہایت سلیس اور فصیح زبان اُردو مین کرایا ہے جس کی پوری خوبی دیکھنے پر منحصر ہے کتاب دو جلدون مین (۶۲۰) صفحون پر ختم ہوئی ہے اور قیمت باجود ان سب خوبیون کے صرف چار روپیہ چار آنہ للعہ

تاریخ عدن عربی

اسکے نام ہی سے آپ سمجھ سکتے ہین کہ کیسی اور کس خوبی کی کتاب ہوگی ملک عرب کی تاریخ عربی مین ایسی عمدہ اس وقت تک تو دیکھنے مین نہ آئی تھی خاصکر اہل علم اور شائقین اس مذاق کے لوگ جسقدر محظوظ ہونگے بیان مین وہ کیفیت نہین آسکتی ہے اسکی تمام خوبیان اصل یہ ہے کہ ملاحظے کے متعلق ہین حالات ملک عرب جسمین عمدگی سے معتبر کتابونکا انتخاب لکھا گیا اسکی داد کچھ اہل علم ہی کی قدردانی پر موقوف ہے قیمت ایسی نادر و نایاب کتاب کی کم رکھی گئی تاکہ غریب طلبہ بھی ایک ایک نسخہ اپنے پاس رکھکر اس سے مستفید ہوسکین یعنی آٹھ آنہ ۸ر

سراج المنیر فی میلاد سید البشیر والنذیر ـ یہ بالکل ہی انوکھا مولود ہے نہایت ہی حسن و خوبی کا مجموعہ ہے بیان ایسا سلیس و لطیف ہے کہ آپ پڑھکر محو اور محبت نبی کریم سے بے چین نہوجاوین تو ہمارا ذمہ قیمت اس دُر بے بہا کی اسکی عمدگی کے سامنے ہیچ ہے صرف دس آنہ ۱۰ر

ماشاء الله لا قوة الا بالله

حسب فرمایش حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

تحفۃ الاخیار

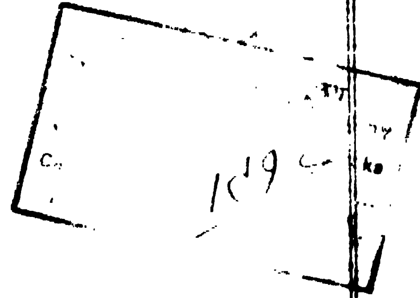
ترجمہ اردو

مشارق الانوار

باہتمام احقر العبید راجی رحمت رب حمید محمد عبد المجید غفر لہ اللہ الرشید

مطبع مجیدی واقع کانپور میں مطبوع گردید

عاجز کے کارخانے سے ہر قسم کی کتابیں بنرخ تاجرانہ جلد و بکفایت ویلوپی ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ حمد اور نعت کے بعد دریافت کیا جائے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہی اسواسطے کہ اشرف الناس کا کلام ہی مثل مشہور ہی کہ کَلَامُ الْمُلُوْکِ مُلُوْکُ الْکَلَامِ اور سب علوم دینی اسکے محتاج ہین علم تفسیر بدون حدیث کے معتبر نہین اور علم عقائد اور علم فقہ اور علم سلوک اور علم تاریخ بدون اُسکے کچھ سند نہین لیکن باوجود اسکے ہندوستان مین اس علم شریف کا چرچا نہین عوام کا تو کیا ذکر ہے اکثر علما کو خبر نہین اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ عوام فہم اُردو زبان مین کیجیے سو سب کتابون سے مشارق الانوار حسن صغانی کی نہایت پسند آئی اسواسطے کہ مختصر کتاب ہی اور اُسکی احادیث کی صحت پر اتفاق ہی کوئی اُسکی ایسی حدیث نہین جو غیر معتبر ہو بخلاف مشکوٰۃ کے کہ اسمین ہر جنس کی روایت ہی صحیح بھی اور ضعیف بھی بارے الحمد للہ کہ بارہ سو انچاس ۱۲۴۹ ہجری مین حسب دلخواہ ترجمہ تمام ہوا اور تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اسکا نام مقرر کیا حق سبحانہ وتعالی اپنے کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے اور اہل اسلام کو فائدہ عام بخشے اور بھول چوک کو معاف فرمائے آمین مقدمہ اسمین چند اصطلاحات حدیث کا اور فضیلت امام بخاری اور مسلم اور کتاب مشارق الانوار اور اُسکے مصنف کا حال بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ ناواقفون کو بصیرت حاصل ہو حیرانی نہ رہے فصل اصطلاحات حدیث مین حدیث اُسکو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اُسکو درست رکھا سو جو زبان سے فرمایا اُسکو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اُسکو حدیث فعلی کہتے ہین اور جو حضرت کے سامنے ہوا اُسکو حدیث تقریری کہتے ہین اوّل اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تصنیف کی زبانی سب یاد رکھتے تھے پھر اول ابن جریج اور امام مالک اور ربیع نے تصنیف شروع کی پھر تو تصنیف کا بہت چرچا ہوا علماے حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکھ سے زیادہ پائین فائدہ حدیث دو قسم ہی متواتر اور آحاد متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کیا ہو کہ عقل اُنکے جھوٹھ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہے جسکی روایت مین اتنی کثرت نہ ہو آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہی جسکو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کیا ہو اور عزیز وہ ہے جسکو ہر زمانے مین دو راویون سے کم نے روایت نہ کیا ہو اور غریب وہ ہی جسکی روایت کسی زمانے مین ایک ہی راوی سے ہو سو متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد

روایت سے علم ظنی حاصل ہوتا ہی اور بعضی صورت مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہی سو آحاد مین بعضی روایت تو مقبول ہے اور اُسپر عمل واجب ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعضی روایت مردود ہی اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو **فائدہ** مقبول آحاد کی دو قسم ہین صحیح اور حسن صحیح اُسکو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے مین برابر روایت کیا ہو نہ اُسمین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی ثبات مین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اُسکو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہے جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اُنکے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سواے اور اہل حدیث نے اُسکو صحیح جانا ہو حسن اُس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اُسکے راویون کا حفظ اور یاد صحیح کے راویونکے برابر نہین ہر چند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہی حسن صحیح سے رتبے مین کم ہی **فائدہ** مردود قسم آحاد کی جو لائق حجت کے نہین سو ضعیف ہی ضعیف حدیث اُسکو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اُسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتداے سند سے راوی ساقط ہو اُسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہو تو اُسکو مرسل کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے تو اُسکو معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور طعنہ راوی کا یہ کہ وہ جھوٹھا ہو تو اسکی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اُسپر جھوٹھ کی تہمت لگی ہو تو اُسکو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اُسکی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اُسکی حدیث کو منکر کہتے ہین **فائدہ** علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھہ کتابین نہایت مشہور ہین جنکو صحاح ستہ کہتے مین اول صحیح بخاری دوسری صحیح مسلم تیسری ابو داؤد چوتھی ترمذی پانچوین نسائی چھٹی ابن ماجہ سواے بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی حدیث ہی صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ اُنکے مصنفون نے بیان کر دیا ہی صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسی کا کام نہین خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہے کہ وہی اُنکو خوب پہچان جاتے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے ہین بدون اُنکے تبلانے ہر شخص نہین جان سکتا ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہے لیکن عوام کے فہم مین نہین آسکتی اسواسطے اسیقدر اجمال پر کفایت کی گئی اتنا بھی اس ترجمہ دریافت کرنے کو کافی ہے

فصل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ذکر مین

آن دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون سے صحیحین منتخب ہین انکی صحت پر اتفاق ہی اُمت کا خصوصاً صحیح بخاری کہ بعد قرآن کے اصح الکتب ہی آن دونون کتابون مین سواے صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ضعیف کا تو کیا ذکر ہی امام بخاری اور مسلم ایسے اُستاد کامل ہوے علم حدیث مین کہ یہ رتبہ کسی کو حاصل نہین فی الحقیقۃ یہ دونون بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین اور حق تعالی نے انکے فضائل اور کمالات کو اور انکی کتابونکو ایسی شہرت دی ہی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھ مجمل احوال برکت کے واسطے مذکور ہوتا ہی تا ناواقفون کو آگاہی حاصل ہو **فائدہ** نام اور نسب امام بخاری کا ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن المغیرہ ہی ایکسو چورانوی [۱۹۴] ہجری مین پیدا ہوے طفلی مین اندھے ہو گئے تھے انکی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ خوش ہو کہ حق تعالی نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کے ہوے تو عبد اللہ ابن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوے فضائل صحابہ اور تابعین مین تصنیف شروع کی آخر اُس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی حامد بن اسمٰعیل محدث سے روایت ہی کہ مین اور بخاری اُستادون سے ساتھ ہی علم حدیث تحصیل کرتے تھے ایک روز مین نے بخاری سے کہا کہ تمہارے پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہے تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجکو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ہزار حدیث لکھ چکا تھا اُنہی سب حدیثونکو بخاری نے مجکو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تھا کہ مین نے اپنی حدیثونکو اُنسے صحیح کر لیا تب بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بیفائدہ ہی اُسی روز مین جان چکا تھا کہ یہ شخص شدنی ہی اسکے برابر کوئی نہو سکے گا اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا

سبب یہ ہی کہ ایک روز اسحٰق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علیحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بعد اسکے لوگ اُسپر عمل کرین
بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی نتیجہ لاکہ حدیثین اُنکے پاس تھین اُنکا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبہ مین ثابت تھی اُسکو لکھتے
باقی کو ترک کرتے اور معمول یہ کیا تھا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجھسے خطا نہو آخرش کو
اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کی اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب
مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو چھتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجیے تو چار ہزار ہین اُنکی خوش نیتی کے سبب
سے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اُنکی حیات مین نوے ہزار آدمی نے بلا واسطہ اُنسے یہ کتاب سند کی امام بخاری سے روایت ہی کہ فرماتے تھے کہ مجکو یہ امید ہے
کہ قیامت مین مجھسے غیبت کا سوال نہوگا اسواسطے کہ مین نے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اسی کلام سے اُنکے تقوے اور پرہیزگاری کو خیال کیا چاہیے
جب بخاری بخارا مین آئے تو وہان کے حاکم نے کہا کہ تم اپنی تصنیفات لیکر میرے مکان مین آکر میرے بیٹے کو پڑھاؤ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث کا علم ہے اسکو مین
ذلیل نہین کرتا اگر تجکو غرض ہو اپنے بیٹے کو میرے مکان مین بھیجا کرے اور لوگ سیکھتے ہین وہ بھی سیکھا کرے حاکم نے کہا تو جب میرا بیٹا آوے تو اور کوئی طالب علم
تمھارے پاس نرہا کرے ہمارے چوبدار دروازے پر کھڑے رہین گے کسی کو نہ آنے دیوینگے ہم نہین چاہتے کہ عوام خلقت ہمارے بیٹے کے برابر بیٹھے
بخاری نے یہ بات نمانی اور کہا کہ حدیث کا علم پیغمبر کی میراث ہی اسمین تمام اُمت محمدی شریک ہے اسمین کسی کی خصوصیت نہین ہوسکتی حاکم نہایت ناخوش ہوا
اور بعضے دنیادار خوشامدی عالمون نے بخاری پر طعن و تشنیع شروع کرکے حاکم کو فساد پر مستعد کیا آخرش کو امام بخاری بخارا سے تنگ ہوکر نکلے اول نیشاپور مین گئے
وہان کے حاکم سے بھی ناموافقت ہوئی پھر وہان سے سمرقند گئے اور دعا کی کہ الٰہی زمین باوجود کشادگی کے مجپر تنگ ہوگئی اب مجکو زندگی سے نجات دے
پھر دو سو چھپن ہجری مین وہین وفات پائی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ ہمراہ ال بخاری ضبط کردہ از ثقات بصدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات عبد الواحد طوسی اس
زمانہ مین بڑے ولی کامل تھے اُنھون نے خواب مین دیکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مع چند اصحاب کے راہ مین منتظر کھڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کسکے انتظار
مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمٰعیل کا مین منتظر ہون پھر تحقیق ہوا تو اُسی وقت بخاری کا انتقال ہوا تھا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکھا کہ حضرت نے صحیح بخاری کو اپنی
طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی نے بیت اللہ کے پاس خواب مین دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابو زید تو کب تک شافعی کی
کتاب کا درس کیا کرے گا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑھتا مین نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کی کون کتاب ہی فرمایا کہ جامع محمد بن اسمٰعیل یعنی صحیح بخاری اور
اسیطرح امام الحرمین کا بھی خواب مشہور ہی شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہی چنانچہ حرمین شریفین مین
اب تک معمول ہی کہ جب روم کے بادشاہ پر سخت جنگ درپیش ہوتی ہی وہان کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالیٰ فتح نصیب کرتا ہی فائدہ امام ابو الحسین
مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ہجری مین پیدا ہوے اور دو سو اکسٹھ ہجری مین انتقال ہوا تمام اہل حدیث اُنکی بزرگی اور کمال کے قائل ہین
اور بڑے عمدہ محدثین اُنکے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین اُنسے تصنیف ہین خصوصًا صحیح مسلم مین عجائب نِکات تک
علم حدیث کے دقائق ہین کہ اہل حدیث اُنکو جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہی اور اُسمین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہی سب
احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین امام مسلم نے کبھی کسی کی غیبت نہین کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو گالی دی ابو حاتم رازی نے مسلم کو خواب مین دیکھا
اُنکا حال پوچھا کہ خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق تعالےٰ نے بہشت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہی جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون
ابو علی ایک بزرگ تھے جب وہ مرگئے تو کسی نے اُنکو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمھاری کس سبب سے نجات کی اُنھون نے کہا کہ ان جزؤن کی برکت
سے اور وہ جزو صحیح مسلم کے تھے **فائدہ** کتاب مشارق الانوار اور اُسکے مصنف کے ذکر مین اس کتاب کے مصنف کا نام رضی الدین حسن بن حسن صغانی
ہی صغان ماوراء النہر کی ولایت مین ایک شہر کا نام ہے وہان پیدا ہوے بغداد اور مکے مین علم تحصیل کیا اپنے وقت یعنی سات سو ہجری مین تمام علوم
دینی خصوصًا علم حدیث اور لغت مین اُستاد بے نظیر تھے تصنیفات اُنکی بہت ہین ازانجملہ کتاب مصباح الدجیٰ من صحاح احادیث المصطفےٰ اور کتاب شمس المنیر

من الصحاح المأثورہ اور کتاب مشارق الانوار النبویہ من صحاح الاخبار المصطفویہ اور کتاب غفلة العجلان اور کتاب وفیات صحابہ اور کتاب زبدة المناسک
اور کتاب فرائض اور کتاب درجات العلم والعلماء اور کتاب التکلة لغت مین کہ جو صحاح جوہری مین غلطی تھی اُسکی اصلاح کی اور جو لغات کہ اُس مین نہ تھے
اُنکو داخل کیا اور کتاب مجمع البحرین لغت مین کہ نہایت کلان کتاب ہی کہ تمام لغت عرب کو شامل ہی ان کے سوائے اور تصنیفات بھی ہین کہ مصنف کی کمال علم پر
دلیل ہے فائدہ مشارق الانوار مین مصنف نے عجیب اور غریب نکات اور لطائف کی رعایت کی ہی اول یہ کہ صحیحین کی احادیث سے صرف قولی حدیثون کو
کفایت کی ہے حدیث فعلی اور حدیث تقریری کو مطلق نہین لایا اور دونون کتابون مین طرفہ خوض اور تلاش کی ہی کہ اُنکی اصول حدیث کو لایا شواہد اور
متابعات اور روایات بالمعنے کو ترک کیا اور یہ نہین کہ بے سبب بعضی حدیث کو لایا اور بعضی کو چھوڑا اس دریافت اور تمیز کو کمال فہم اور بڑا علم چاہیے
ہر عالم کا یہ کام نہین اسی سبب سے مصنف نے دیباچہ کتاب مین کہا ہے کہ یہ کتاب صحت اور متانت مین میرے اور خدا کے درمیان حجت ہی وہی خوب جانتا ہی کہ کس قدر محنت مین نے
اسمین اُٹھائی ہے اور اس کتاب کی خوبی اور بزرگی ہر شخص نہین دریافت کرسکتا اسکو علما جانتے ہین اور علما سے بھی وہی عالم جانتے ہین جنکو علم حدیث مین بڑا ملکہ
اور کمال مہارت ہی دوسرے یہ کہ مصنف نے اس کتاب کو بارہ باب کیا ہی لیکن بابون اور فصلون مین بطور اور کتابون کے اتحاد مضمون کی رعایت نہین کی
کہ مثلاً صلوة کی احادیث یکجا ہون اور صوم اور حج کی یکجا بلکہ الفاظ اور حروف پر مرتب کیا ہی مثلاً جن حدیثون کے سرے پر مَن ہے اول باب مین لایا اور
انّ کی حدیثون کو دوسرے باب مین اور جن پر لا ہی انکو تیسرے باب مین اور باوجود اسکے پھر حروف تہجی کی رعایات کی ہی جیسے لغت کی کتابون مین ہوتی
ہے خلاصہ یہ کہ اسمین ترتیب معنوی نہین ترتیب لفظی ہے عجب محنت اور اُستادی کی ہے کہ احادیث کو رنگا رنگ ترتیب سے مرتب کیا ہی جو اُسکو
غور سے دیکھے وہ اُسکا لطف پاوے ہر چند معنوی ترتیب مین یہ بڑا فائدہ ہی کہ جس مضمون کی حدیثون کو چاہا اُسکے باب اور فصل سے دیکھ لیا لیکن لفظی
ترتیب مین بھی عجیب لطف ہی کہ جس حدیث کا سرا معلوم ہوا بے تکلف اُسکو نکال لیا علاوہ اسکے قرآن کی طرح رنگ برنگ کے مضمون ہر وقت دریافت
ہونا کمال نشاط انگیز ہوتا ہے گویا یہ کتاب گلدستہ ہی جس کی ہر تحریر تو یکرنگ ہوا اور خوشبو ہر قسم کی تیسرے یہ کہ مصنف بعضی حدیث کو ٹکڑے کرکے اپنی ترتیب کے
موافق چند مقام پر لایا ہی اور یہ کام عالم عارف کو درست ہی بشرطیکہ معنی مین خلل نہ پڑے چنانچہ مصنف نے ایسا ہی کیا ہے چوتھے یہ کہ بقول شرح گازرونی
کے سب احادیث مشارق الانوار مین دو ہزار دو سو چھیالیس ۲۲۴۶ ہین فائدہ معلوم کیا چاہیے کہ اس کتاب کے ترجمے مین چند امور کی رعایت کی ہے
اول یہ کہ مصنف نے اختصار کے واسطے احادیث کے اسناد یعنی راویون کے نام کو حذف کیا فقط صحابی کا نام جو اُس حدیث کا اول راوی ہے
مذکور کیا اس طرح کہ ہر حدیث مین اول کتاب کا اشارہ کیا پھر صحابی کا نام لیا پھر حدیث کو بیان کیا اور اختصار کے واسطے ہر حدیث پر قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کہا لیکن مترجم نے ہر حدیث کے ترجمے مین کہدیا ہی کہ حضرت نے یون فرمایا اور کتاب کا نام ہر حدیث مین سے دیا ہی تاکہ عوام
کو شبہہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ حدیث کا ترجمہ تحت لفظ نہین کیا اس واسطے کہ عرب کا محاورہ ہند کے محاورے سے اکثر مطابق نہین بلکہ محاورہ مقدم رکھا ہی
مرادی مطلب جابجا لکھا اور باوجود اسکے حتی المقدور تحت لفظ ترجمے کی بھی رعایت کی ہے تیسرے یہ کہ اصلی غرض اس سے یہ ہی کہ اہل اسلام کو فائدہ عام ہو یہان تک
کہ حرف شناس اور عوام بھی محروم نہ رہین اس واسطے نہایت مشکل مطالب نہین لکھے چوتھے یہ کہ اس کتاب کی خطبے کا ترجمہ نہین کیا عوام کو اُس سے کچھ فائدہ نہ تھا
خطبے کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مصنف نے کہا کہ جب زمانہ بگڑا اور اہل علم مر گئے اور علم نافہم جنکو حدیث صحیح اور ضعیف کی تمیز نہین عالم اور پیشوا مشہور ہوئے تو
مین نے اس کتاب مشارق الانوار مین اپنی تصنیف دو کتاب مصباح الدجیٰ اور شمس منیرہ کی صحیح احادیث جمع کین اور کتاب النجم اقلیشی اور کتاب الشہاب
قضاعی سے جو صحیح روایت تھی وہ بھی اس مین ملائی تاکہ صحیح احادیث مختصر کتاب مین یکجا ہووین صحیح بخاری کی علامت خ اور صحیح مسلم کی م اور جو دونون مین
متفق ہو اُسکی علامت ق مقرر کی یعنی مصنف نے اس کتاب مین صرف صحیحین کی احادیث لکھین مگر جابجا اقلیشی اور قضاعی کی کوئی لفظ بھی لایا ہی چنانچہ
وہان اطلاع بھی کردی ہی اور وہ لفظ بھی صحاح ستہ سے خالی نہین پانچوین یہ کہ مصنف نے کمال اختصار سے ہر جگہ قصہ حدیث کا نہین بیان کیا کہ حضرت نے یہ حدیث
کس وقت اور کس تقریب سے فرمائی تو اوسکا مطلب بخوبی نہین معلوم ہوتا اس واسطے حدیث کے ترجمے کے بعد فائدے مین اُسکا بیان لکھ دیا اور جہان مطلب مجمل

اور مشکل تھا اُسکو مفصل کرو ا ور چارون امامون کے مذہب جابجا مناسب مقامون مین بے تعصب لکھے شیعہ اور اہل بدعت کی شبہات جا بجا مجملاً دفع کیے غرض کہ بحمد اللہ یہ کتاب اہل اسلام کے واسطے عجیب تحفہ ہی اکثر مطالب دینی کو شامل ہے جسکے دریافت سے جاہل عالم بنے اور عالم تازہ لطف اُٹھائے حضرت مولانا عبد القادر رحمہ دہلوی کی ہندی تفسیر اور یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہین دیندار کے حق مین یہ دونون کتابین گویا دو آنکھین ہین جن سے دونون جہان کا انجام نظر پڑے یا دو پر ہین جن سے عرش تک اُڑ سکے مثنوی کیا تجھے کہون حدیث کیا ہی + دُرِ دانۂ دُرجِ مصطفےٰ ہے

صوفی عالم حکیم دینی
گنجینۂ رازِ احمدی ہے
جب اصل ملی تو نقل کیا ہے
اُسنے تھا کیا کہانسے حاصل
تا حق تجھے اور کچھ ہوس ہے
اور ہند کے لوگ اُس سے غافل

کرتے رہے اسکی خوشہ چینی
مشعل افروز راہِ سنت
یان وہم و خطا کا دخل کیا ہی
وہ بھی اِسی در کا اِک گدا تھا
قرآن و حدیث تجکو بس ہے
چاہا کہ رہین نہ یہ بھی محروم

بابا کے یہان سے کون لایا
برہم زن بیخ و شاخ بدعت
اب زیادہ تو جسے کر نہ کُل کُل
گو غوث و امام و مقتدا تھا
حق ہوگا حدیث خوان خرم
ہوا ترجمہ اس سبب سے مرقوم

جسنے پایا یہین سے پایا
ہوتے ہوئی مصطفےٰ کی گفتار
خورشید کو آگ کیا ہے مشعل
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے
ارشاد رسول فخر عالم
مقبول ہو یہ کتاب یا رب

یہ شاہرہِ محمدی ہے
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
بالفرض فلان تھا مرد کامل
ملفوظ محمدی کو اب لے
تھا علم حدیث سخت مشکل
مشتاق ہون اسکے اہل دین سب

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ

پہلے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر مَنْ ہے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا صحیح بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے سچے دل سے خدا کو اور اُسکے پیغمبر کو مانا اور نماز کو ٹھیک ادا کیا اور رمضان کا روزہ رکھا کرم اور فضل کی راہ سے ضرور ہو گیا خدا پر اُسکا بہشت مین لیجانا خواہ اپنا وطن اُسنے خدا کی راہ مین جہاد کے واسطے چھوڑا ہو یا اُسی زمین مین ٹھہرا رہا ہو جس مین پیدا ہوا ف اس حدیث کی پوری روایت بخاری مین یون ہی کہ اصحاب نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگون کو خوشخبری سُنا دیوین کہ بہشت جہاد اور ہجرت پر موقوف نہین حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین سو سو بلند درجے ہین کہ خدا نے غازیون کے واسطے مقرر کیے ہین ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین سو جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگا کرو کہ فردوس سب بہشتون کے درمیان مین ہے اور سب سے اونچی اور اُسکے اوپر خدا کا عرش ہے اور اُسی سے بہشت کی سب نہرین نکلی ہین یعنی ہر چند جہاد پر بہشت موقوف نہین اصل نجات کے واسطے ایمان اور نماز روزہ کفایت کرتا ہے لیکن تم ہمت کو پست نکرو کہ صرف نجات پر قناعت کرو بلکہ ہمت بلند رکھو جہاد کرو تاکہ فردوس پاؤ جسکے آگے سب بہشتین پست ہین اس حدیث مین فرشتون اور خدا کی کتابون کا اور تقدیر اور قیامت کا ایمان لانا بیان نہین فرمایا اس واسطے کہ جب آدمی رسول کا ایمان لایا تو اُنکا بھی ضرور ایمان لاویگا کہ تمام قرآن اور حدیث مین اُنکا بیان موجود ہی اور نماز روزی کے ساتھ زکوٰۃ اور حج کا ذکر نہین فرمایا اس واسطے کہ زکوٰۃ اور حج صرف مالدار پر فرض ہے محتاج پر نہین اور نماز روزہ سب پر فرض ہے مالدار ہو یا محتاج خلاصہ یہ ہی کہ یہان حکم عام بیان فرمانا منظور رہا جو سب مسلمانون کو شامل ہو مصنف رح نے ایمان کی حدیث مقدم کی اس واسطے کہ ایمان سب عبادات اور نیکیون کی جڑ ہے بدون ایمان کے کوئی عبادت اور نیکی درست نہین

۲ م زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيُّ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَّا لَمْ يُعَرِّفْهَا صحیح مسلم مین زید بن خالد رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے بھٹکے جانور کو رکھ لیا وہ خود دین کی راہ سے بھٹکا ہی جب تک اُسکو نہ پہنچواوے ف بھولے بھٹکے جانور کو بدون مشہور کیے اپنے گھر مین باندھ رکھنا درست نہین اکثر مشارق کی کتابون مین اس حدیث پر ق کی علامت ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون مین یہ حدیث بالاتفاق ہی حال آنکہ یہ صاف خطا ہے اس واسطے کہ صاحب جامع الاصول اور شارح گازرونی نے لکھا ہی کہ یہ حدیث صرف مسلم مین ہی بخاری مین نہین اور اس عاجز نے بھی صحیح بخاری مین دیکھا زید بن خالد سے اُس مین اس مضمون کی حدیث نہین پائی معلوم ہوا کہ کاتب کی غلطی ہے

۳ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ

صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کھانے کا غلہ مول لیوے تو اُسکو نہ بیچے جب تک اُسکو تول کر قبضے مین نہ لاوے **ف** چارون امامون کا یہی مذہب ہی کہ غلہ بیچنا مول لینے والے کو بدون اپنا قبضہ کیے درست نہین اور امام شافعیؒ کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا زمین اور باغ بدون قبضہ بیچنا درست نہین اور امام اعظمؒ کے مذہب مین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط ہے منقول وہ مال ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ

۴ **ق** اِبْنُ عُمَرَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلَّذِیْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَهَا الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُہٗ لِلَّذِیْ بَاعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مول لیوے کھجور کے درخت کو گابھا پیوند کرنے کے بعد تو اُسکے پھل کا مالک وہی ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ مول لینے والا پھل کی بھی شرط کر لیوے اور جو غلام کو مول لیوے تو اُسکے پاس کے مال کا وہی مالک ہے جسنے اُسکو بیچا مگر یہ کہ مول لینے والے نے اُس مال کی بھی شرط کر لی ہو **ف** کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہی مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اُس مین پیوند کرتے ہین تو بہت پھلتا ہے امام شافعی اور مالک اور احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ بعد پیوند کے پھل کا مالک درخت کا بیچنے والا ہی اور اگر شرط کر لی ہو تو مول لینے والا مالک ہے اور امام اعظمؒ کے مذہب مین جب درخت کا پھل نمود ہو گیا تو درخت کے بکنے سے پھل نہین بک جاتا خواہ پیوند ہوا ہو یا نہ ہوا ہو یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہے اکثر نسخون مین اس حدیث پر م یعنی صرف مسلم کی علامت ہی سو غلط ہی

۵ **ق** عَائِشَۃُ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جانچا جاوے بیٹیون سے کتنی چیزین پھر اُن کے ساتھ بھلائی کرے تو بیٹیان قیامت مین اُسکے آڑے آجاوینگی اُسکو دوزخ سے بچاوینگی **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت دو بیٹیان لیے میرے پاس سوال کرتی آئی اُسوقت کچھ موجود نہ تھا مین نے ایک کھجور دی اُسنے آپ نہ کھائی دو ٹکڑے کرکے اپنی دونون بیٹیون کو دی اور چلی گئی یہ حال مین نے حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیٹیان خدا کی آزمایش ہین جسنے اُنسے بھلائی کی وہ دوزخ سے بچا بھلائی یہ کہ اُنکی بخوبی پرورش کرے اُنکو دینداری سکھاوے اُنکا برادری مین نیک بخت آدمی سے نکاح کر دیوے

۶ م اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ اَبْطَاَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکے ساتھ اُسکے عمل نے دیر لگائی اُسکے ساتھ اُسکا نسب شتابی کچھ نہ کر سکے گا **ف** یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آویگی ع بندگی باید پیرزادگی منظور نیست

۷ م اَنَسٌ مَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ صحیح مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکو تمنے بھلا کہا اُسکو بہشت واجب ہوئی اور جسکو تمنے برا کہا دوزخ اُسکو واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین تم خدا کے گواہ ہو زمین مین **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا اصحاب نے اُسکی تعریف کی دوسرا جنازہ نکلا اصحاب نے اُسکو بد کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اسی مضمون کی حدیث صحیح بخاری مین بھی ہے کچھ ایک دو لفظ کا فرق ہے معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ ہر وقت کے دیندار خدا کی گواہ ہین اُنکی تعریف کرنے اور بد کہنے کو بڑا دخل ہی اور دنیادار اور فاسق کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدون کا اجماع اور اتفاق حجت ہی اور کامل سند ہی اور بزار کی کتاب مین عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مر گیا اور خدا اُسکی بدی جانتا ہی اور لوگ تعریف کرین تو خدا اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مین نے اپنے بندون کی گواہی قبول کی اور اُسکے گناہ دیدہ و دانستہ معاف کیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہی کہ زبان خلق نقارۂ خدا

۸ **ق** اَنَسٌ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْاَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْاَلْ فَلَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کچھ کوئی پوچھا چاہے سو پوچھے سو مجھسے جو کچھ پوچھو گے بتلاؤنگا جب تک مین اپنے اس مقام مین ہون یعنی منبر پر **ف** بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہے کہ ایک روز حضرتؐ نے بعد نماز ظہر کے منبر پر خطبہ پڑھا اور قیامت کو یاد کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے بڑی بڑی مصیبتین ہونے والی ہین اصحاب نے بے اختیار خوف قیامت سے رونے لگے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جسکو پوچھنا ہو سو پوچھے عبداللہ بن خدافہؓ نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہی فرمایا کہ خدافہ ہی اور حضرتؐ اسوقت بہت غصے مین تھے عمر فاروقؓ نے گھٹنون کے بھل کھڑے ہو کر

کہا کہ ہم بدل راضی ہین خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین سے اور حضرت کی پیغمبری سے یہ سنکر حضرت کا غصہ بچا بعضے علما نے کہا کہ منافقون نے کہا تھا کہ پیغمبر ہمارے سوال کے جواب مین عاجز ہے اس واسطے حضرت غصے سے بار بار فرماتے تھے انکی طرف اشارہ کرکے کہ پوچھے جسکا جی چاہے عبداللہ بن خدافہ اس مطلب کو نہ سمجھے عمر فاروق کی بات بوجھ گئے کہ یہ کلام حضرت کا اصحاب سے نہین منافقون سے ہی تب وہ بات عرض کی جس سے حضرت کا غصہ گیا اس حدیث سے بڑی بزرگی اور نہایت تیز فہمی عمر فاروق کی ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ بدون حاجت بے فائدہ سوال عالم سے کرنا نہایت مکروہ ہی

۹ خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا يَعْنِىْ رَجُلًا كَانَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَتَلَ فِى الْاٰخِرِ نَفْسَهٗ صحیح بخاری مین سہل بن سعد سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دوزخی مرد کو دیکھا چاہے تو اسکو دیکھے یعنی ایک شخص تھا کہ کافرون سے لڑتا تھا آخر کو اُسنے اپنی جان کو آپ مارا ف جنگ خیبر مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا حضرت نے اُسکو دوزخی کہا اصحاب نے عرض کی کہ اگر ایسا جانباز دوزخی ہی تو بہشتی کون ہوگا ایک شخص اُسکا حال دریافت کرنے کو اُسکے پیچھے لگا جب زخمون نے اُسکو بہت چور کیا تو علیحدہ ہوکر اُسنے اپنا پیٹ مارا اور حرام موت مرگیا تب سبکو صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے سچ فرمایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول کی عبادت اور بندگی کا کچھ اعتبار نہین جب تک خاتمہ بخیر نہو روایت ہی کہ یہ شخص جو حرام موت مرا قزمان اُسکا نام تھا منافق تھا طمع دنیا سے لڑتا تھا کہ لوٹ مین حصہ پاوے اسواسطے اُسکا خاتمہ بخیر نہوا

۱۰ م ابو موسٰى وَعَائِشَةُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مسلم بن ابو موسٰی اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہتا ہی خدا اُسکے ملنے کو چاہتا ہی اور جو بُرا جانے خدا کا ملنا خدا اُسکے ملنے کو بُرا جانتا ہی ف حضرت عائشہ یا کسی اور بی بی نے یہ حدیث سُنکے کہا کہ موت تو سبکو بُری معلوم ہوتی ہے حضرت نے فرمایا یہ اسکا مطلب نہین بلکہ جب ایماندار مرتا ہی تو اُسوقت فرشتے اُسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سُناتے ہین تو وہ موت کو بدل چاہتا ہی اور خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہی تو خدا بھی اُسکا ملنا چاہتا ہی اور کافر کو مرتے وقت عذاب الٰہی نظر آتا ہی تو وہ موت کو اور خدا کے ملنے کو بُرا جانتا ہی تو خدا بھی اُسکا ملنا بُرا جانتا ہی یعنی زندگی مین موت بُری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے اسکا کچھ مضائقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار ہی سو اُسوقت ایماندار مشتاق ہوتا ہی اور کافر گھبراتا ہی اور یہ حدیث صحیح بخاری مین بھی ہی علامت م صحیح مسلم کی خ علامت بخاری کی

۱۱ خ ابو ہریرہ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِىْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خدا کی راہ مین یعنی جہاد کی نیت سے گھوڑا روک رکھے خدا کو مان کر اور اُسکا وعدہ سچا جان کر تو البتہ اُسکے چارے اور پانی پینے کے اور اُسکی لید اور پیشاب کے برابر ثواب اُسکی ترازو مین ہوگا قیامت کے دن ف یعنی جب خدا ہی کے واسطے خالص جہاد کی نیت سے گھوڑا پالے نام اور شخصیت منظور نہو تو یہ ثواب پاوے

۱۲ م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ مسلم مین معمر بن عبداللہ بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قحط مین غلہ بند کر رکھے اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھے وہ گنہگار ہی ف ابن ماجہ مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی مین غلہ بند کرے گا خدا اُسکو کوڑھی اور محتاج کر ڈالے گا اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جسنے چالیس دن قحط مین غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اُس سے جدا ہوا قحط مین اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چارون مذہب مین نہایت حرام ہے اس واسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہی اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے بند کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہی اناج کی سوداگری کرنا منع نہین جیسا کہ عوام مین مشہور ہی بلکہ قحط اور گرانی مین غلہ بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہی سوائے اناج اور چارے کے اور کسی چیز کا بند کرنا منع نہین

۱۳ ق عَائِشَةُ مَنْ اَحْدَثَ فِىْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام یعنی ہمارے دین اور شریعت مین جو اُس مین نہین سو وہ نئی بات یا اُسکا نکالنے والا مردود ہی ف یعنی جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچھ اصل نہین کھُلی چھُپی سو وہ نہایت گمراہی ہے اور اسی کا نام بدعت ہی دین مین چار چیزین اصل ہین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع اور اتفاق امت چوتھے قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہے سو جو بات ان چارون اصلون مین نہین وہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف شرع نکالی ہین اس حدیث سے سب رد ہوگئین تفصیل کی کچھ حاجت نہین مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلا کرنا اولیا کی منت ماننا جھنڈے نشان کھڑے کرنا سراسر دین کے خلاف ہین قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس شرعی مین انکی کچھ اصل نہین بلکہ بعضے کام صریح احادیث مین منع ہین اسی طرح اور بدعتون کو خیال کرے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو ہماری

قیاس مین یہ چیزین درست معلوم ہوتی ہین تو اُسکا جواب یہ ہے کہ یہ مخبر ہے حلوا خوردن را روی باید قیاس کی بہت شرطین ہین سواے مجتہد کے کسی کا قیاس
حجت نہین غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا کہ سب عیبون کی بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھ لیوے سب بدعتون کی بُرائی خود
بوجھ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھ حاجت نہین اس واسطے کہ علماے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث پر مدار اسلام ہے ہزارون بدعتین صرف اس حدیث سے
۱۴ ردّ ہوتی ہین **نظم** سنّی ہو کر تو بدعتی مت بن کیونکہ بدعت ہے دین کی رہزن چھوڑ بدعت محمدی بن جا بہ شادی جون جیسے تار سول خدا ق ابن مسعود
مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ فَلَا یُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اچھی طرح اسلام مین آیا تو جو کفر مین کیا اُسپر پکڑا نجاوے گا اور جسنے اسلام مین بُرائی کی تو اُسکے اگلے پچھلے دونون گناہون پر اُسکی پکڑ ہوگی ف
جو اچھی طرح اسلام لایا یعنی ظاہر اور باطن سے مسلمان ہوا مرتے دم تک اُسپر قائم رہا تو اُسپر کفر کے گناہون کا مواخذہ نہین اور جو ظاہر مین اسلام لایا اور
۱۵ باطن سے نہین یا مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا اُسکے اگلے پچھلے سب گناہون پر مواخذہ ہے خ اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا
اَدَّاهَا اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَهَا یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ. بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگون کے مال لیوے بطور قرض یا
عاریت ادا کرنے کے ارادے پر تو خدا اُس سے ادا کروادے گا یعنے ادا کرنے کا سامان کر دے گا دنیا مین یا آخرت مین اور جو اُن مالون کو برباد کرنیکے ارادے پر
لیوے تو خدا اُسکو برباد کر ڈالیگا ف یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بہ نیت ادا قرض لیوے اور اُسکے ادا کرنے مین کوشش کرے تو خدا اُسکا مددگار ہے
اور جو مال مردم خوری کی نیت سے لے گا تو خود برباد ہوگا خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مسلمان اور کافر کا قرض برابر ہے کافر کا بھی مال دبانا درست نہین اس واسطے
کہ اس حدیث مین مسلمان کی کچھ خصوصیت نہین ابن ماجہ مین عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قرضدار کے ساتھ ہے یہان تک کہ قرض ادا کرے
بشرطیکہ نیت بُری نکرے اسی واسطے عبد اللہ بن جعفر بے حاجت بھی قرض لیتے تھے تا کہ خدا ہمارے ساتھ رہے اور اسی طرح حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
قرض لیتی تھین کسی نے کہا کہ آپ کو تو قرض کی کچھ حاجت نہین تو کہتی تھین کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی نیت قرض ادا کرنے کی ہوتی ہے خدا کی طرف سے اُسپر ایک
حافظ اور مددگار رہتا ہے اور اکثر بزرگ قرض سے احتیاط کرتے تھے اس واسطے کہ مال کی محبت آدمی کے دل مین بہت ہے شاید نیت بدل جاوے تو ثواب کہان بلکہ عذاب
۱۶ گلے پڑے ق سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهٗ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ. بخاری اور مسلم مین سعید بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو چھین لے گا بالشت بھر زمین ظلم سے تو اُسکی گردن مین اُسی زمین کا طوق ڈالا جاویگا زمین کے ساتون طبق تک ف طبرانی اور احمد نے یعلیٰ سے
روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے چھین لیگا خدا اُسی پر بزور حکم کرے گا کہ اُس زمین کو ساتون طبق تک کھودے پھر اُسکے گلے مین
قیامت کے دن اُسکا طوق ڈالا جاویگا یہان تک کہ حساب سے فراغت ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھود کر اُسکے گلے مین مثل طوق کے پڑیگی تا کہ وہ
ظالم سب لوگون کے روبرو فضیحت ہووے اور دوسرے طوق ہونے کی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین مین دھنسایا جاویگا تو زمین مثل طوق کے ہو جاویگی چنانچہ اگلی
۱۷ حدیث مین صاف اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ زمین کا غصب کرنا نہایت سخت گناہ ہے خ اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی سَبْعِ اَرَضِیْنَ. بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ زمین مین ساتون طبق تک دھنسایا
۱۸ جاویگا ق اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسنے نماز کی ایک رکعت پائی تو اُسنے البتہ سب نماز پائی ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک یہ کہ جسنے ایک رکعت جماعت مین پائی تو اُسنے جماعت کی نماز
کا ثواب پایا اور دوسرے یہ کہ جسنے ایک رکعت کے بقدر نماز کا وقت پایا تو اُسکی باقی نماز ادا ہے قضا نہین جیسے کہ صبح کی نماز مین ایک رکعت کے بعد آفتاب
طلوع ہوا یا عصر کے وقت ایک رکعت کے بعد آفتاب غروب ہوا تو نماز ہو گئی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا لیکن امام اعظم کے مذہب مین اس صورت مین عصر کی
۱۹ نماز تو ہو گئی لیکن فجر کی نماز آفتاب نکلنے سے باطل ہوئی ق اَبُوْهُرَیْرَةَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ
اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پاوے اپنا ہو بہو مال کسی مفلس مرد کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس

تو اُس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضداروں کی بہ نسبت ف یعنی جسنے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہو گیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر موجود پاوے تو لے لیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضداروں کا اُسمین حق نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا

۲۰ اور امام اعظمؒ کے نزدیک اُس مال بیچنے والا سب قرضداروں کے برابر ہے اُس مال کو بیچ کر سب قرضدار برابر بانٹ لیوین ق سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور کا نام رشتہ لگا دے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اُسکا باپ نہین ہے تو اُسپر بہشت حرام ہے ف یعنی جو جان بوجھ کر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا مغل آپکو سید بتلاتے ہین بہت برا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی طیاری کرتے ہین

۲۱ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مدینہ کے بسنے والون سے برائی کا قصد کریگا خدا اُسکو گلا ڈالیگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہے ف یزید پلید نے بعد قتل امام حسینؓ کے مدینے پر لشکر بھیجا ہزارون لوگ قتل کیے اور بہت ظلم ہوے سو خدا نے بموجب مضمون اس حدیث کے ایسا اُسکو جلد مٹا ڈالا کہ کچھ اُسکا نام و نشان باقی نرہا

۲۲ ق عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْیَفْعَلْ بخاری اور مسلم مین عدیؓ حاتم طائی کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے جس سے ہو سکے دوزخ سے چھپنا یعنی بچ رہنا کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی تو اُسکو کیا چاہیے ف یعنی خیرات کرنا دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے تھوڑی بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کھجور کی پھانک برابر بھی دینا دوزخ سے روکیگا خالص نیت خالص کو دیکھتا ہے چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اسی سبب سے بخشی گئی

۲۳ م جَابِرٌ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْیَفْعَلْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون مین جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو فائدہ پہونچانا تو کیا چاہیے ف جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے منتر کرنا منع فرمایا میرے ماموں کو بچھو کا منتر آتا تھا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے منتر کو منع کیا اور مجکو بچھو کا منتر آتا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس منتر کو میرے آگے تو پڑھ اُسنے پڑھا حضرتؐ نے اُسکو اجازت دی اور یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ جس منتر مین شرک اور کفر کا مطلب نہو تو وہ منتر درست ہے شرک یہ کہ خدا کے سوائے کسی اور کو حاضر ناظر جانے اور اُسسے مدد مانگے جس طرح اکثر منترون مین ہوتا ہے چنانچہ نونا چماری اور کلوا بیر کی دُہائی کہ ایسے منتر صاف کفر ہین انکا کرنا ہرگز ہرگز درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا علاج کرنا اور جھاڑ پھونک کرنا بشرطیکہ خلاف شرع نہو تو درست ہے

۲۴ م عَدِیُّ بْنُ عَمِیْرَةَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَهٗ کَانَ غُلُوْلًا یَّاْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسکو ہم عامل کرین اور کچھ کام لین پھر وہ چھپا رکھے ہمسے ایک سوئی یا اسسے زیادہ کوئی اور چیز تو یہ بھی چوری مین داخل ہے قیامت کے دن اُسکو لے آویگا یعنی قیامت مین اُسکی چوری ظاہر ہوگی اُسکو فضیحت کریگی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری ہے جسکو قیامت مین خدا اور رسول کو منھ دکھلانا ہو وہ بیگانی چیز سے بچتا رہے اُسکو آسان نسمجھے

۲۵ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُکُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اُس کا سننا اُنکو برا لگتا ہو یا وہ اُس سے بھاگتے پھرتے ہون تو اُسکے دونون کانون مین پگھلا سیسہ پلایا جاویگا قیامت کے دن ف یہ عذاب اس واسطے ہوا کہ اُسنے کان سے لوگون کو رنج دیا

۲۶ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَسْلَمَ فِیْ تَمْرٍ فَلْیُسْلِمْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو بیع سلم کرے کھجور مین یعنی قیمت آگے سے دے رکھے اور مال ایک مدت کے بعد لیوے تو چاہیے کہ پیمانہ ٹھہرا ہو اور تول ٹھہرائی ہو ایک مدت معین تک ف جب حضرتؐ مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو دیکھا کہ وہان کے لوگ بیع سلم کرتے تھے تول اور مدت مین جھگڑا ہوتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ہرچند حدیث مین کھجور کا ذکر ہے اس واسطے کہ مدینے مین یہی بہت پیدا ہوتی ہے لیکن بیع سلم کرنا اکثر چیز مین درست ہے بشرطیکہ تول اور ناپ اور مدت مقرر ہو گئی ہو اس طرح کہ تینتیس سیر گیہون یا چالیس سیر ایک مہینے کے بعد یا دو مہینے کے بعد فقہ مین اسکی سب شرطین مذکور ہین امام اعظمؒ کے

تخصیص التمرات لان اہل المدینة کانوا یسلفون فی التمار فاخرج الکلام علی مجری عادتہم ۱۲

نزدیک کمتر مدت مہینا بھر ہے اور جو بعض جگہہ معمول ہی کہ قیمت آگے سے دیکر کہتے ہین کہ جو فصل مین زیادہ بھاؤ ہوگا وہی ہم لیوینگے [illegible] سے معلوم ہوا کہ درست نہین
اس واسطے کہ اسمین تول مقرر کرلینا ضرور ہی زیادہ بھاؤ کچھ معین چیز نہین کبھی مثلاً تیس سیر بھاؤ ہوا کبھی چالیس [illegible]
ہے ہین اس کتاب مشارق مین اس حدیث کی روایت حضرت عائشہ سے لکھی ہے سو غلطی ہی اس واسطے کہ بخاری اور مسلم مین اس حدیث کی سند [illegible]
حضرت عائشہ سے نہین خ اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف لوہے سے اشارہ کرے یعنی تلوار یا برچھی سے تو فرشتے اسکو لعنت کرتے ہین اگرچہ اُسکا سگا بھائی ہووے ف
اشارہ کرنا یعنی ہتیار سے دھمکانا مسلمان کو درست نہین کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے اور سگے بھائی کے ساتھ جو بظاہر مین احتمال قتل نہین تو بھی
اسکی طرف ہتیار سے اشارہ کرنا حلال نہین اور جب کہ صرف ہتیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اسپر لعنت کرتے ہین تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا
م اَبُوهُرَيْرَةَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ جو اناج مول لیوے تو اسکو نہ بیچے جب تک اسکو تول نہ لے اور قبضہ نہ کرے
ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیون کو تنخواہ مین چٹھیان لکھدیتا کہ اتنا اناج فلانے پرگنے فلانے گانون سے لیلو سپاہی لوگ بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھ وہ چٹھیان
بیچ ڈالتے تب ابو ہریرہ نے مروان سے کہا کہ تونے بیاج حلال کردیا کہ بدون قبضہ ہوے لوگ اناج کی چٹھیان بیچ ڈالتے ہین مین نے حضرت سے یہ حدیث سنی کہ بدون قبضہ
ہوے اناج بیچنا درست نہین پھر مروان نے منع کردیا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ٢٩
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے گاے یا بکری مول لی جسکا دودھ اسکے مالک نے کئی دن نہین دوہا تھا کہ بہت دودھ معلوم ہووے پھر مول لینے والا اسکو پھیر دیا چاہے
تو اُسکے ساتھ ایک صاع غلہ یا کھجور بھی دیوے یعنی دودھ کے بدلے ف صاع لکھنؤ کے حساب سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے امام شافعی اور احمد اور مالک کا یہی مذہب ہے
کہ جب فریب ثابت ہو تو پھیر دیوے اور ایک صاع دودھ کے بدلے ادا کرے امام اعظم کے نزدیک تھنون مین دودھ بند کرکے بیچنا ایسا عیب نہین جس سے گاے بکری کا
پھیر دینا بلکہ بقدر تفاوت دودھ کی قیمت کو کم کرڈالنا چاہیے حنفی کہتے ہین کہ یہ حدیث اور احادیث اور کلیات شرع کے مخالف ہی تو تاویل کے لائق ہی واللہ اعلم
م اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ ٣٠
عَصَانِيْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری اطاعت کی تو مقرر اسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میرا خلاف کیا اور کہنا نہ مانا اُسنے
بیشک خدا کا کہنا نہ مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا مانا اُسنے بے شبہ میرا کہنا مانا اور جسنے میرے حاکم کا کہنا نہ مانا اُسنے مقرر میرا کہنا نہ مانا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اطاعت خدا کی بدون حضرت کی اطاعت کے ممکن نہین اس واسطے کہ خدا کی مرضی اور نامرضی حضرت سے معلوم ہوئی بعضے لوگ جو کہتے ہین کہ خدا ہی جانے
کہ خدا اس بات مین راضی ہے سو یہ لوگ یا تو احمق اور جاہل ہین یا پیغمبر کے منکر ہین اس واسطے کہ تمام قرآن اور حدیث سے یہ بات خوب ثابت ہی کہ خدا کی رضامندی
اور خدا کی اطاعت بدون اطاعت شریعت محمدی کے ممکن نہین سو جو شخص خدا کی محبت اور خدا کی تابعداری کا دعوی کرے اور شریعت محمدی پر نہ چلے وہ شیطان
ہے بصورت انسان اور چونکہ دین کا غلبہ بدون اجماع اور حاکم کے ممکن نہین اس واسطے حاکم عادل کی اطاعت واجب ہوئی لیکن حضرت کی اطاعت ہر قول اور فعل
مین واجب ہی اور حاکم کی اطاعت خلاف شرع کام مین واجب نہین اسواسطے کہ حضرت خطا سے معصوم ہین اور حاکم معصوم نہین م اَبُوهُرَيْرَةَ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ ٣١
قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَفْقَؤُا عَيْنَهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کے گھر مین جھانکے بدون
انکی اجازت کے تو البتہ انکو حلال ہی کہ اسکی آنکھ پھوڑ ڈالین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون اجازت کسیکے گھر مین جھانکنا حرام ہی اور گھر والے کو اسکا منع کرنا
اور اینٹ پتھر مارنا درست ہی اگر اسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو امام شافعی کے نزدیک خون بہا نہین لیکن امام اعظم کے نزدیک خون بہا ہے اور انکے نزدیک حدیث کا
یہ مطلب کہ جھانکنے والا اس لائق ہی کہ اگر نہ مانے تو اسکی آنکھ پھوڑ ڈالیے اور یہ نہین کہ اگر آنکھ پھوڑے تو خون بہا نہ دیوے ق اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ ٣٢
رَقَبَةً مُؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لونڈی غلام مسلمان
کی گردن آزاد کرے گا تو حق تعالی بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنے والے کا دوزخ سے آزاد کرے گا ف لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہے

اور اتنا ثواب ہو کہ آزاد کرنے والا دوزخ سے آزاد ہوتا ہو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ غلام اندھا یا لنگڑا لولا نچاہیے صحیح سالم ہوتا کہ جوڑ جوڑ آزاد کرنے
۳۳ والے کا آزاد ہووے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ
عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھے کے غلام سے آزاد کرے تو اُسپر
ضرور ہو اپنے مال سے اُسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہو تو اُس غلام کی واجبی قیمت
ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکون کے غلام سے نوکری اور مزدوری کروائے مگر اُسپر جبر نہ ڈالے ف یعنے اگر ایک غلام کے کئی مالک ہون اُن مین سے
ایک شخص اپنا حصہ آزاد کرے اگر وہ مالدار ہو تو غلام اُسی وقت بالکل آزاد ہوگیا اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب امام شافعیؒ اور احمدؒ
اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا ہو اور امام اعظمؒ کے نزدیک اور شریک مختار ہین چاہین اپنے حصے کے موافق اُس غلام سے محنت کروالین اور چاہین آزاد کرنیوالے سے
قیمت کا دعویٰ کرین اور چاہین اپنے حصے کو آزاد کرین اور اگر آزاد کرنے والا محتاج اور مفلس ہو تو شافعیؒ اور احمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ اُسکے بقدر حصہ آزاد ہوا
باقی حصون کے قدر غلام ہے اور شریکون کو نہین پہونچتا کہ اُس سے محنت کروالین یا آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعویٰ کرین لیکن یہ مذہب ظاہر اس حدیث کے
خلاف ہو اور امام اعظمؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا یہ مذہب ہو کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے محنت مزدوری کرواکے اپنی قیمت بھر لیوین چنانچہ یہ حدیث
۳۴ اُنکے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نہ کرین یعنی شتابی نہ کرین اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگین ق اِبْنُ عُمَرَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ اٰخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ قِيْمَةَ عَدْلٍ لَّا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو ساجھے کے غلام کو آزاد کرے تو اُسکے مال سے دوسرے شریک کے حصے کے موافق منصفی سے قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر بشرطیکہ وہ مالدار ہو
۳۵ پھر وہ غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا یعنی غلام آزاد کے مرنے کے بعد اوسکے مال کا آزاد کرنے والا مالک ہو ق جَابِرٌ مَنْ اُعْمِرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ
قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کیسکو گھر دے ڈالا عمر بھر کو تو وہ شخص اور اُسکے
وارث اُس گھر کے مالک ہو گئے سو دینے والے کی اس بات نے اُسکے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اُسی کا ہوگیا جسکو دیا اور اُسکے وارثون کا ف یعنی جسنے عمر بھر کو کسیکو گھر دیا تو وہ گھر اُسیکا
۳۶ ہوگیا اُسکے مرنے کے بعد اُسکے وارث پاوین گے دینے والا نہین پاسکتا خ اَبُوْعَبْسٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ مَّنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ
عَلَى النَّارِ بخاری مین روایت ہی عبدالرحمن بن جبرؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا مین جسکے پیر گرد مین بھرے خدا نے اُسپر دوزخ حرام کی ف راہ خدا مین
۳۷ یعنی جہاد یا حج مین یا سب عبادتون مین لیکن فی سبیل اللہ جہاد مین زیادہ تر مستعمل ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ
اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مسلم مین روایت ہو ابوہریرہؓ سے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو نہایا پھر نماز جمعے کے واسطے مسجد مین آیا پھر اُسنے سنتین پڑھین جتنی اُسکی قسمت مین تھین پھر چپکا بیٹھا رہا یہانتک کہ امام خطبہ پڑھ چکا پھر امام
کے ساتھ نماز فرض پڑھی اُسکی مغفرت ہوئی اُس وقت سے دوسرے جمعے تک اور تین دن اور بھی ف یعنی جسنے یہ سب کام کیے اُسکے دس روز کے گناہ معاف ہوے
۳۸ اس واسطے کہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ہو جمعے کا غسل سنت ہو اور خطبے کے وقت چپ رہنا فرض ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ
الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ
وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ
يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم مین روایت ہو ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن جیسے ناپاکی کے واسطے نہاتے ہین یعنی خوب نہایا اور ہر جگہ پانی پہونچایا
پھر دوپہر ڈھلتے اول وقت مسجد مین آیا تو جیسے اُسنے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اُسنے جیسے گاے بیل قربانی کیا اور جو تیسری گھڑی آیا تو
اُس نے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو اُسنے جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو اُسنے جیسے ایک انڈا خدا کی
راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سُننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین ف فرشتے جمعے کے دن

مسجدون کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہے کہ جمعے کو جلد مسجد مین
حاضر ہوا کرین جتنا جلد جاوینگے اُتنا بہت ثواب پاوینگے ۳۹ خ سَلْمَانُ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ اَوْ مَسَّ مِنْ
طِيْبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلّٰى مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى بخاری مین سلمان رضؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نہایا جمعے کے دن اور پاک صاف ہوا جتنی صفائی اُس سے ہو سکی یعنی حجامت بنوائی اور سفید کپڑے پہنے پھر تیل لگایا یا خوشبو
پھر دوپہر ڈھلتے مسجد مین گیا سو دو ملے بیٹھون کو اُسنے نہ چھیڑا پھر نماز پڑھی جتنی اُسکی قسمت مین تھی یعنی تحیۃ المسجد اور سنتین پھر جب امام منبر پر آیا تو وہ چپکا خطبہ
سنتا رہا تو اُس شخص کی مغفرت ہو گئی اُس وقت سے پچھلے جمعے تک ف بعضے لوگون کی عادت ہی کہ جمعے کے دن دیر کر آتے ہین اور صفین چیرتے لوگون کو تکلیف
دیتے اول صف مین جاتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول صف مین بیٹھ رہے یا پھر جہان جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے
۴۰ م وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ مسلم مین روایت ہی وائل بن حجر رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا کسیکی زمین
ظالم بنکر ملیگا اللہ سے قیامت مین اور خدا اُسپر نہایت غضبناک ہوگا ۴۱ م اَبُوْ اُمَامَةَ اِيَاسُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيُّ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ
اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ مسلم مین روایت ہی ایاس بن
ثعلبہ رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چھین لیگا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر سو اللہ نے بیشک اُسکے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی اور بہشت اُسپر حرام کی تو ایک آدمی نے کہا
یا رسول اللہ بھلا وہ تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت نے فرمایا کہ ہان اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو ۴۲ ق سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا
ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ بخاری اور مسلم مین روایت ہی سفیان بن ابی زہیر رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کُتا رکھے نہ اُسکا کھیت بچاوے نہ بھیڑ بکری
رکھاوے تو گھٹتے جاوینگے ہر روز اُسکے نیک کام پانچ پانچ جَو کے برابر ف یعنی کُتا پالنا تین کام کے لیے درست ہی ایک تو کھیت رکھانے کو دوسرے بھیڑ بکری
بچانے کو تیسرے شکار کے واسطے چنانچہ یہ مطلب ورحدیث مین آیا ہی ان تین کامون کے سوائے کُتا پالنا نہین درست کہ نیک عمل مٹتے جاتے ہین ۴۳ م جَابِرٌ مَنْ
اَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیاز اور
لہسن اور گندنا کھاوے سو ہماری مسجد کے نزدیک ہرگز نہ آوے اس واسطے کہ فرشتون کو اُس چیز سے یعنی بدبو سے تکلیف ہوتی ہی جس سے آدمیونکو تکلیف
ہوتی ہی ۴۴ ق جَابِرٌ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ بخاری اور مسلم مین روایت ہی جابر رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
لہسن یا پیاز کھاوی وہ ہمسے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر مین بیٹھ رہے ف لہسن پیاز کا کچا کھانا مکروہ ہی اور اُسکو کھا کر مسجد مین جانا اور بھی برا
امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی کہ مولی بھی لہسن پیاز کے برابر ہی کہ اُسکی ڈکار مین بھی بدبو آتی ہی اگر لہسن پیاز کو پکاوے یا سرکے مین ڈال کی بو دور کرے
تو کھانا درست ہی ۴۵ م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهٗ سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ مسلم مین روایت ہی سعد بن ابی
وقاص رضؓ سے کہ جو سات کھجور صبح کو کھاوے اُن درختون کی جو دونون طرف مدینے کے پتھریلی زمین مین ہین تو شام تک اُسکو کوئی زہر ضرر نکرے ف یہ حضرت
کی دعا کی برکت ہی ۴۶ ق اَنَسٌ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْ مَسْجِدَنَا بخاری اور مسلم مین روایت ہے انس رضؓ اور ابوہریرہ رضؓ سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے ۴۷ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهٖ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ
اَوْ مَاشِيَةٍ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضؓ سے جو رکھے کُتا گھٹتے کو اُسکے نیک کام پانچ پانچ جَو کے برابر گھٹتے جاوینگے لیکن کھیت اور گاے بکری کے
رکھانے کے لیے کُتا رکھنا درست ہی چنانچہ اسکا بیان اگلی حدیث مین ہو چکا ۴۸ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ
يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ رضؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار کو فرصت دے تنگ نہ پکڑے یعنی کہے جب میسر ہو تو دینا یا قرض مین سے
کچھ چھوڑ دے تو اُسکو خدا اپنے عرش کے سائے کے نیچے رکھے گا جس دن کہین سایہ نہ رہے گا سوا اُسکے سائے کے یعنی قیامت کے دن ۴۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ
مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ تَقُوْلُ اَيْ قُلْ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

یارسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منہم. بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابوہریرہ
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جوڑا دے گا خدا کی راہ مین بلاوین گے اسکو بہشت کے چوکیدار سب بہشت کے دروازونکے کہین گے او میان فلانے ادھر آئیے
تو ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو انہی لوگون مین سے ہے
جنکو سب بہشت کی فرشتے خوشی سے بلاوین گے ف جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیان اسیطرح
۵۰ ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور بہشتی ہونا انکا ثابت ہوا خ ابن عباسؓ من بدل دینہ فاقتلوہ. بخاری مین روایت ہی عبداللہ بن
عباسؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنا دین بدل ڈالے یعنی مرتد ہو جاوے تو اسکو مار ڈالو ف امام شافعیؒ کے نزدیک مرتد مرد ہو یا عورت بموجب اس
۵۱ حدیث کے واجب القتل ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک مرتد عورت کو قتل کرنا نہین درست اس واسطے کہ اور حدیث مین عورت کا قتل منع ہی ق عثمان من بنی للہ
مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ. بخاری اور مسلم مین روایت ہی عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بنا دوے اور اس سے صرف
۵۲ اللہ کی رضامندی چاہی نام غرض نہو تو اللہ اسکے لیے ویسا گھر بہشت مین بنا دیگا م ابوہریرۃ من تاب قبل طلوع الشمس من مغربہا تاب اللہ علیہ
مسلم مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو توبہ کرے پچھم سے سورج نکلنے کے پہلے تو خدا اسکی توبہ قبول کرتا ہی ف قیامت سے پہلے سورج مغرب کیطرف سے
۵۳ نکلے گا تو قیامت کا ہونا سب پر کھل جائیگا پھر توبہ کا دروازہ بند ہو گا م ابن عباسؓ من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل مسلم مین روایت ہی
عبداللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بے دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے اسپر یہ حکم ہو گا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑ اور یہ کبھی نہو سکیگا ف یعنی
۵۴ نہ دو جو مین گرہ پڑ سکے گی نہ اس سے عذاب موقوف ہو گا ق ابوہریرۃ من تردی من جبل فقتل نفسہ فھو فی نار جھنم یتردی فیہا خالدا مخلدا فیہا
ابدا ومن تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیہا ابدا ومن قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ
یتوجأ بہا فی بطنہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیہا ابدا. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے آپکو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا تو وہ
دوزخ کی آگ مین اونچے مکانون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اسمین سدا اور جو زہر پی کر اپنی جان ماریگا تو اسکے ہاتھ مین زہر رہیگا دوزخ کی آگ مین ہمیشہ اسکو پیا کریگا
مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے مارے گا تو وہ ہتھیار اسکے ہاتھ مین ہو گا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ مین اسکو بھونکا کریگا ہمیشہ ف یعنی جس چیز سے
اپنی جان ماریگا دوزخ مین اسپر اسی چیز کا عذاب ہوا کرے گا اگر جان مارنے کو وہ شخص حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تھا
۵۵ تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا لمبی مدت کو بھی سدا بولتے ہین ق بریدۃ بن الحصیب من ترک صلوۃ العصر فقد حبط عملہ. بخاری اور مسلم مین بریدہؓ
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عصر کی نماز چھوڑی اسکا کیا اکارت ہوا ف قرآن اور حدیث مین نماز عصر کی نہایت تاکید ہی اسواسطے کہ یہ وقت
غفلت کا ہی لوگ اس وقت بازار مین مشغول ہوتے ہین سیر کو نکلتے ہین نماز اکثر قضا ہو جاتی ہی تو مسلمان کو لازم ہی کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکھے ایسا نہو کہ عمل
۵۶ اکارت ہو اس واسطے کہ ہر روز فرشتے عصر کے وقت نامہ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین ق سعد بن ابی وقاص من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم
سم ولا سحر. بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح کو سات کھجور عجوہ کھاوے تو اس دن اسکو کوئی زہر
۵۷ اور جادو ضرر نکرے گا ف عجوہ ایک عمدہ قسم کھجور کی ہے مدینے مین خ ابوہریرۃ من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل
فان اللہ یقبلہا بیمینہ ثم یربیہا لصاحبہا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل. بخاری مین روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو صدقہ دیگا کھجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول بھی نہین کرتا سوا حلال کے تو اسکو خدا قبول فرماتا ہی رحمت کے داہنے ہاتھ سے پھر اسکو پالا کرتا ہے
دینے والے کے واسطے جیسے تم اپنے بچھیڑے کو پالتے ہو یہان تک کہ اس تھوڑی سی چیز کو بڑھاتا ہی کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے ف یعنی اگر حلال مال
تھوڑا بھی راہ خدا مین دے تو اسکا ثواب بیحساب ہے اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوے اول یہ کہ حرام مال سے اگر لاکھون روپے خرچ کرے
خدا اسکو ہرگز قبول نہین کرتا دوسرے یہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا لاکھ روپے کی برابر ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ تیسرے یہ کہ مسلمان اللہ خرچنے مین

حلال مال کا دھیان رکھے تھوڑی بہت کا خیال نہ کرے م اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ
كَانَتْ خُطْوَتَاهُ اِحْدٰهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَّالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو غسل یا وضو کرکے اپنے گھر مین پاک ہوا پھر کسی مسجد
مین گیا نماز فرض پڑھنے کو تو دو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹیگا دوسرے ڈگ سی درجہ بلند ہوگا خ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ تَعَارَّ
مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ بخاری مین روایت ہے عبادہ بن صامت رض سے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو رات کو سوتے سے جاگا اور اُسنے لا الٰہ الا اللہ سے اللہم اغفرلی تک پڑھا اور کوئی دعا کی تو قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز تہجد بھی پڑھی تو نماز بھی اُسوقت
کی نہایت قبول ہوگی لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک کے یہ معنی ہین کہ سوای اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہین اُسی کا سب ملک ہے
اور اُسیکو سب تعریفین ہین اور وہ سب چیز کرسکتا ہے سب خوبیان اللہ کو پاک ہے سب عیبون سے اور سب سے بڑا ہے بدون اُسکی مدد نہ گناہ سی بچاؤ نہ بندگی پر
طاقت اسکے بعد یون کہے اے میرے اللہ مجکو بخش دے م اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ
زِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اچھی طرح سی وضو کیا یعنے وضو کی فرض سنت مستحب سب بجا لایا پھر
مسجد مین آیا پھر خطبہ سنا کیا اور چپکا بیٹھا رہا تو اُسکے گناہ بخشے گئے اُس وقت سے پچھلے جمعے تک اور تین روز اور بھی زیادہ اور جو خطبے کے وقت کنکریان ٹالا کیا
تو اُسنے بیہودہ کام کیا م اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ
جسنے بہت اچھی طرح وضو کیا تو اُس کے تمام بدن سے گناہ نکل جاتی ہین یہانتک کہ ناخونوں کے نیچے سے نکل جاتے ہین خ اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ
وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو وضو کرے تو چاہیے کہ پانی ڈال کر ناک کو صاف کرے اور جو ڈھیلے لے تو
چاہیے کہ طاق لے یعنی تین لے یا پانچ یا سات ق عُثْمَانُ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
قَالَهٗ حِيْنَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عثمان رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرح وضو کرے جیسے مینے یہ وضو کیا ہے پھر کھڑے ہوکر
دو رکعت حضور دل سے نماز پڑھے دل مین واہی تباہی خیال نہ کرے تو اُسکے اگلے گناہ معاف ہو جاوین گے یہ حدیث اُسوقت حضرت نے فرمائی جب تین تین بار وضو کیا ف
حضرت نے ایک دن ایک ایک بار وضو کیا اور فرمایا کہ اسکے بدون حق تعالی نماز نہین قبول کرتا پھر دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ اس وضو سے دونا ثواب ملتا ہے
پھر تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرے وضو کا طریقہ ہی اور اگلے پیغمبرون کا خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَنْ تَوَكَّلَ لِيْ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ
لَهٗ بِالْجَنَّةِ بخاری مین روایت ہی سہل بن سعد سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھسے ضامن ہوا اُسکا جو اُسکے دونون پیرون مین ہے یعنی حرام کاری نکرے اور جو ضامن
ہوا اُسکا جو دونون جبڑون مین ہی یعنی زبان سے جھوٹھ نہ بولے غیبت نکرے حرام مال نہ کھاوے تو مین اُسکے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون ف اکثر گناہ ان ہی
دونون مقام سے ہوتی ہین جسنے انکو روکا بہشت کو پایا ق ابْنُ عُمَرَ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو جمعہ کو آوے وہ نہاوے خ عُثْمَانُ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ بخاری مین روایت ہی حضرت عثمان رض سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی کے لشکر کا سامان درست
کردے گا تو اُسکے لیے بہشت ہے ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینے سے سولہ دن کی راہ حضرت نے وہانکی لڑائی کا ارادہ کیا ستر ہزار لشکر جمع ہوا
سامان کچھ نتھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت نے اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا تو حضرت عثمان رض نے آدھے لشکر کا سامان کر دیا
چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر کین حضرت بہت راضی ہوے اشرفیون کو اپنے دامن مین اُچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان رض کو
اب کوئی کام ضرر نہ کرسکے گا ق زَيْدُ بْنُ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيُّ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا
بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنے والے کا سامان درست کردے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو
غازی کے پیچھے اُسکے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کیا تو وہ بھی مقرر غازی ہوا یعنے غازی کے برابر ثواب پاوے گا خ اَبُوهُرَيْرَةَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ

رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے اللہ کے واسطے حج کیا پھر نہ عورت سی صحبت کی نہ صحبت کی بات کی اور نہ گناہ کیا

نہ راہ مین کسی سے جھگڑا تو گناہون سے پاک ہو کر اپنے گھر ایسا پھر آتا ہی کہ جس دن مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا ف حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ مین گناہون سے بچے

۶۹ ساتھیون کے ساتھ نہ لڑے تب گناہون سے پاک ہو م سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدَبٍ وَالْمُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِیْثٍ وَّھُوَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذِبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ مسلم مین

روایت ہی سمرہ بن جندبؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹھی حدیث ہی تو وہ دو جھوٹھون

مین سے ایک جھوٹھا ہی ف دو جھوٹھے یعنے مسیلمہ کذّاب اور مختار یا اسود عنسی جنھون نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا یہ مطلب کہ ایک جھوٹھا وہ جسنے باندھا حضرت پہ

جھوٹھ باندھا دوسرا جھوٹھا یہ کہ اُس جھوٹھی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجھ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سے ناواقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جنکی کچھ اصل

نہین مسلمان کو لازم ہی کہ حدیث مین بہت احتیاط کیا کرے ہر ایک کتاب کی حدیث کو سچا نجانے جو حدیث کی معتبر کتابون مین ہو اُسکو مانے جیسے کہ یہ کتاب مشارق الانوار ہے

۷۰ کہ سب علمای اہل سنت اسکو بہت صحیح جانتے ہین م عُثْمَانُ مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ مسلم مین روایت ہی حضرت عثمانؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رومہ کا کوان

کھدا کر درست کر دے اُسکے لیے بہشت ہی ف رومہ ایک کوان تھا مدینے مین حضرت جب مدینے مین آئے تو وہان میٹھا پانی سوائے اُس کنوین کے نہ تھا اور وہ کوان

۷۱ بگڑ گیا تھا تو حضرت نے اُسکے درست کرا دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا حضرت عثمانؓ نے اُسکو بنوا دیا م اَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ

۷۲ مسلم مین ابودرداؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو یاد کرے دس آیتین سورہ کہف کے سرے کی سو وہ دجّال کے فتنے سے بچا ق ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاکِ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّۃٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا

فَھُوَ کَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ثابت بن ضحاکؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوائے کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اُسنے

۷۳ کہا ف یعنی جو جھوٹی قسم اس طرح کھاوے کہ مین نے اگر ایسا کیا ہو یا کرون تو وہ شخص نصرانی ہے یا یہودی یا ہندو تو جیسی اُسنے قسم کھائی ویسا ہی ہو گیا ق

ابْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقِّہٖ لَقِیَ اللہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَاَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللہِ اِنَّ الَّذِیْنَ

یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ الاٰیۃ

بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان کا مال ناحق قسم کھا کر لیویگا خدا سے ملیگا اور وہ اُسپر نہایت غضبناک ہوگا

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس بات کا ٹھکانا قرآن شریف سے پڑھ کر بتلایا یعنی جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمین کھا کر تھوڑا سا مال دُنیا

لیتے ہین اُن لوگونکو آخرت مین کچھ حصہ نہین اور خدا اُن سے بات نکرے گا اور رحمت سی اُنکی طرف ندیکھے گا دن قیامت کے اور اُن کو گناہون سے پاک کریگا اور اُنکو دُکھ کی

۷۴ مار ہی ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ ثُمَّ لْیَفْعَلِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی

کہ حضرت نے فرمایا جو قسم کھا بیٹھا کسی بات پر پھر اُسکو اُس بات کے سوائے اور کوئی بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر کرے اُسکو جو بہتر ہے

ف حضرت کی بی بی اُم سلمہؓ نے قسم کھائی کہ مین اپنے غلام کو آزاد نکرون گی پھر اس قسم کھانے سے پچتائین حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ کچھ اس قسم کی

بھی تدبیر ہو سکتی ہے تب حضرت نے فرمایا کہ جو قسم کھا کر پچتاوے وہ پہلے کفارہ دے پھر اُس بات کو کرے آور یہ ہی ہے امام شافعیؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک کفارہ

۷۵ دینا قسم توڑنے کے بعد چاہیے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ حَلْفِہٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزّیٰ کی قسم کھاوے تو چاہیے کہ اُسکے بعد لا الٰہ الا اللہ کہے ف لات اور عزّیٰ عرب مین دو بت تھے کہ کافر اُنکی قسمین

کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتون کی قسم کھا جاتے تو حضرت نے اُسکا علاج یہ بتایا کہ کلمہ پڑھ لیا کرین تو کفر کا شبہہ دور

۷۶ ہو جائے ق اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت

۷۷ نے فرمایا جو ہمارے اوپر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہمسے نہین ف یعنی جو مسلمانون سے لڑے وہ کامل مسلمان نہین م جَابِرٌ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ

اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَہٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ اٰخِرَہٗ فَلْیُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ وَّذٰلِکَ اَفْضَلُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ڈرے کہ مین پچھلی رات کو نہ اُٹھ سکونگا تو اُسکو چاہیے کہ اول رات عشا کے ساتھ وتر پڑھ لے اور جسکو پچھلی رات اُٹھنے کا گمان ہو تو وتر کو

۷۸ پچھلی رات کو پڑے اس واسطے کہ پچھلی رات کی نماز مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور پچھلی رات کی نماز بہت بہتر ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ
فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْا اِلَى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِي
يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهَا فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جو امام کی تابعداری سے نکل گیا اور جسنے مسلمانون کی جماعت کو چھوڑا پھر وہ مرگیا تو کفر کی موت موا اور جو لڑا اندھا دھند جھنڈے کے تلے غصہ ہوا تو
برادری کی واسطے نہ خدا کے لیے لوگون کو گھمار بلایا تو برادری کے واسطے مدد کی تو برادری کی راہ سے نہ خدا کی واسطے پھر وہ اس حالت مین مارا گیا تو اُسکا
قتل بطور کفر ہوا اور جو میری اُمت کی ستانی پر کمر باندھکر بھلا برا نی لگا نیک اور بدکو نہ ایمان دار کو چھوڑا نہ قول و الون سے یعنی مطیع الاسلام لوگون سے قول و اقرار نکلیا نہ تو وہ میرا نہ مین اُسکا
۷۹ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ اٰمِنٌ قَالَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس دن مکہ
فتح ہوا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین گھس جاوے پناہ مین ہے اور جسنے ہتھیار پھینکدیے وہ پناہ مین ہے اور جسنے اپنا دروازہ بند کرلیا وہ پناہ مین ہے ف جب حضرت دس ہزار کا لشکر
لیکر مکہ فتح کرنے کو چڑھ گئے تو ایک روز فتح ہونے سے پہلے حضرت عباس رض کے وسیلے سے ابو سفیان رض راہ مین مسلمان ہوے حضرت عباس رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان اپنی
۸۰ نام آوری کو بہت چاہتا ہے کچھ ایسا کیجیے کہ مکے مین اُسکا نام ہو جاوے تب حضرت نے مکے مین یہ فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر مین ہے وہ پناہ مین آیا م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ دَعَا
اِلَى الْهُدٰى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ
ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خلق کو نیک کام کیطرف بلاوے گا تو اُسکو ثواب ملیگا برابر اُنکے ثواب کے جو نیک
کام مین اُسکے تابع ہونگے اور بتانے والے کا ثواب کرنے والون کے ثواب کو نہ گھٹاویگا یعنی دونون کو پورا ثواب ملیگا یہ نہ ہوگا کہ کچھ بتانیوالے کو
ملے کچھ کرنے والون کو اور جو گمراہی کیطرف لوگون کو بلاوے تو اُسپر اُتنا گناہ ہوگا جتنا اُسکے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنیوالے کا گناہ کرنے والونکے گناہ کو نہین
۸۱ گھٹاویگا یعنے دونو تکو برابر پورا گناہ ہوگا م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسیکو بتلاوے گا تو اُسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا ف مثلاً ایک شخص نے کسیکو نماز سکھلائی تو جب تک وہ نماز پڑھے جائیگا جتنا ثواب
پڑھنے والے کو ہوگا اُتنا بتانے والے کو ہوگا یا کسی محتاج کو کوئی سفارش کر کے کچھ کہین سے دلاوے تو جتنا ثواب دینے والے کو ہوگا اُتنا سفارش کرنے والے کو اسی طرح سب نیک کام
۸۲ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ فَمِيْتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے سردار سے کوئی بری بات دیکھے تو اُسپر صبر کرے سو بیشک بات یہ ہے کہ جو جماعت کو چھوڑیگا اور مرے گا تو اُسکی موت بطور
کفر ہے ف یعنی جس سردار کے ساتھ امامت کی بیعت کی ہو تو اُسکے ظلم اور بری باتون پر صبر کرنا چاہیے اسلام کی ترقی اُنکے پر موقوف ہے آپس مین پھوٹ ڈالنا
۸۳ کافرون کا کام ہے مسلمانون کو ہرگز درست نہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهُ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے
۸۴ روایت ہے کہ حضرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم لوگون مین جسنے خواب دیکھا ہو سو بیان کرے مین اُسکی تعبیر کہون م اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا
فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو تم لوگون مین سے بری بات خلاف شرع کو دیکھے تو چاہیے کہ اُسکو اپنے ہاتھ سے بگاڑ دے اور جو ہاتھ سے بگاڑنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے اُسکی برائی
لوگون کے روبرو بیان کرے اور جو زبان سے بھی نہ کہہ سکے تو اُسکو دل مین برا جانے اور دل مین برا جاننا بہت بودا ایمان ہے یعنی خلاف شرع کام کو اگر دل مین بھی
برا نہ جانے تو اُس مین کچھ بھی ایمان نہین ف ایکبار مروان نے اپنی حکومت مین خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھا تو ایک شخص نے اُس سے کہا کہ تو
بدعت کرتا ہے خطبے کو نماز سے پہلے پڑھتا ہے اُسنے کہا کہ اب جو ہوا سو ہوا آگے نہ کرونگا تو ابو سعید رض صحابی نے کہا کہ اُس نے اُس حدیث پر عمل کیا جو مین نے
حضرت سے سُنی یعنی جو خلاف شرع بات کو دیکھے تو اُسکو منع کر دے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب مسلمانون پر بقدر قدرت فرض ہے کہ خلاف شرع
باتون سے لوگون کو منع کرین خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خواہ دل سے بعضے علما نے کہا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حاکمون کا کام ہے زبان سے عالمون کا دل سے عوام

٨٧ خلقت کا خ اَبُوْسَعِيْدٍ وَّاَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَّنْ رَّاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ بخاری مین ابوسعیدؓ اور ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا
کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اُسنے سچ مچ دیکھا ف یعنی اُسکو واہی تباہی خواب نسمجھ اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ رَّاٰنِيْ
٨٨ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَاٰنِيْ فِي الْيَقْظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جسنے مجکو
خواب مین دیکھا تو وہ مجکو جاگتی دیکھے گا یا اُسنے مجکو جیسے جاگتے دیکھا شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا ف اس حدیث کی راوی کو اسمین شک ہے کہ حضرتؐ نے یہ
فرمایا کہ مجکو جاگتے مین دیکھے گا یا یہ فرمایا کہ جیسے اُسنے جاگتے دیکھا جاگتی مین دیکھے گا آسکے دو معنے ہین ایک یہ کہ قیامت مین دیکھے گا دوسرے یہ کہ یہ بات حضرتؐ کی
٨٩ زندگی تک تھی اب نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ خ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نی فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا تو بیشک اُسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجسا نہین بن سکتا اور صرف بخاری مین یون ہے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا
٩٠ ف حضرتؐ کو خواب مین دیکھنا اسیطرح اور پیغمبرون کا سچ ہی اسمین کچھ شبہ نہین م سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ
عَلٰى فِرَاشِهٖ مسلم مین روایت ہی سہل بن حنیفؓ سی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جو اللہ سے شہادت مانگے گا سچے دل سے تو اللہ تعالی اُسکو شہیدون کے مرتبون پر
٩١ پہونچاویگا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مُوا ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا هِيَ جَمْرٌ
فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لوگون سے مال مانگی جمع کرنے کیلیے اور مالدار ہونے کے واسطے تو وہ مال اُسکے حق مین
٩٢ چنگاریان ہین دوزخ کی چاہی چنگاریان کم کرے چاہی بہت ف فاقے مین سوال کرنا درست ہی جمع کرنے کے واسطے نہین م صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَنْ سَاَلَ
عَرَّافًا لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مسلم مین روایت ہی صفیہؓ ابی عبید کی بیٹی سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو نجومی یا فال دیکھنے والی سے کچھ نیک بد پوچھی تو اُسکی نماز
چالیس رات تک قبول نہوگی ف غیب کی بات خدا کی سوا کوئی نہین جانتا جسنے نجومی یا رمال یا شگونیے یا فال والے سے کچھ پوچھا اُسکے ایمان مین خلل ہے
٩٣ م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہی اور تینتیس بار الحمد للہ کہی اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے بار ہوا اور یہ کہکے پوری سو کری کہ لا اله الا اللہ وحدہ
٩٤ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر تو اسکے گناہ بخشے جاوینگے اگرچہ سمندر کی پھینے برابر ہون م اَنَسٌ مَّنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ
وَيُنْسَاَ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا جسکو خوش لگے یہ بات کہ اُسکی روزی کشادہ ہو اور زندگی اُسکی
بڑھائی جاوی تو اپنی قرابتی لوگون کی خبرگیری کرے ف طول عمر کا یہ مطلب ہے کہ وہ نیک کام مدت تک ہو یا اُسکی نیک اولاد ہو کہ اُسکے واسطے دعاے مغفرت بعد اُسکی روح کو
ثواب پہونچاوی برادر پروری فرض ہی اُسکے دو طریقے ہین یعنی اگر محتاج ہین تو اُنکی کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہین تو اور طرح سلوک کرتا رہی تحفے
٩٥ دیا کرے محبت سے ملا م اَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مَّنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ مسلم مین ابوقتادہؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا جسکو بھلا معلوم ہو کہ خدا اُسکو قیامت کی سختیون سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو فرصت دی قرض مانگنے مین جلدی نکرے
٩٦ یا قرض معاف کردے سب یا تھوڑا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ
دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا اَبَدًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا جو خوشی سے چاہی بہشتی مرد کو دیکھنا
تو اُسکو دیکھے یہ بات حضرتؐ نی اُس مرد کے حق مین فرمائی جسنے کہا تھا یا رسول اللہ مجکو وہ کام تبلائیے جسکے کرنے سی مین بہشت مین جاؤن حضرتؐ نی فرمایا کہ تو اللہ کی
بندگی کر کسیکو اُسکا شریک مت ٹھہرا اور نماز فرض پڑھا کر اور فرض زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر پھر اُس مرد نے کہا اُس پاک ذات
کی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اپنی طرف سی فرض جان کر نہ اسپر کچھ بڑھاؤنگا نہ گھٹاؤنگا ف اس حدیث مین حج کا ذکر نہین فرمایا تو اس شخص پر حج فرض نہوگا

۹۵ یا یہ سبب حج عمر بھر مین ایک بار فرض ہوتا ہی نماز روزہ اور زکوٰۃ ہمیشہ فرض ہے خ ابو ذر و ابو ھریرۃ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا
اِلَى الْجَنَّةِ بخاری مین ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو راہ چلا علم دین کے سیکھنے کو خدا اُسکی برکت سے اُسپر بہشت کی راہ آسان کردے گا ف یہ
بہشت کی بشارت ہی طالب علم اور دیندار عالمون کے حق مین علم دین تفسیر حدیث فقہ ہی اور جو علم کہ تفسیر اور حدیث مین کام آوے جیسے علم صرف نحو فصاحت
۹۶ بلاغت وہ بھی علم دین مین داخل ہے جو نیت خالص ہو م سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
۹۷ فرمایا کہ جو باغی ہو کر ہمپر تلوار کھینچے یعنی مسلمانون پر تو وہ ہماری طریقے پر نہین م ابو ھریرۃ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ اِلَيْكَ
فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو سُنے کسیکو کہ گم ہوئی چیز مسجد مین تلاش کرتا ہی تو اُس سے یون کہ خدا کرے
تیری چیز تجکو نہ ملے مسجدین اسواسطے نہین بنین کہ گم گئی چیز کو اُس مین تلاش کیجیے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین دنیا کے کامون کے لیے نہین م جریر
۹۸ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ
عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو راہ نکالے اسلام مین اچھے طریقے کی تو اُسکو
اُسکا ثواب ملیگا اور جو اُسکے بعد اس طریقے کو کیے جاوینگے اُنکا ثواب بھی اُسکو ملیگا بدون اس بات کے کہ اُنکا ثواب کچھ گھٹے یعنی دونون کو علحدہ علحدہ پورا ثواب ملیگا اور
جو اسلام مین راہ نکالے گا بُرے طریقے کی تو اُسکو اُسکا گناہ ہوگا اور جو اُسکے بعد اُسی راہ پر چلینگے اُنکا بھی گناہ اُسی کی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ
اُنکے گناہون سے گھٹے یعنی دونون کو علحدہ علحدہ پورا عذاب ہوگا ف حضرت مسجد مین بیٹھے تھے کچھ محتاج لوگ آئے حضرت نے لوگون سے کچھ اُنکے دینے کو فرمایا تو
پہلے حضرت عمرؓ اُٹھے یا ایک انصاری صحابی اُٹھے اور مُٹھی بھر درم اُنکے واسطے لائے جب لوگون نے اُنکو لاتے دیکھا تو کوئی کپڑا لایا کوئی کھجور کوئی اناج غرض محتاجون
کا اچھی طرح کام ہوگیا تب حضرت نے فرمایا کہ جو نیک راہ نکالے اُسکو دوہرا ثواب ہے اپنے کرنے کا اور رواج دینے کا خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ کہ جس چیز کی شرع مین
خوبی ثابت ہی اُسکو جو کوئی رواج دیگا تو اُسکو نہایت ثواب ہی جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کی فرمانے سے معلوم ہوئی اور حضرت عمرؓ سے اُسوقت اُسکی راہ نکلی اور
۹۹ یہ مطلب اُسکا نہین کہ جسکی شرع مین کچھ اصل ثابت نہو اُسکو لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھکر رواج دین اور اس حدیث کو اپنی نکالی بدعت پر دلیل پکڑین م عائشۃ مَنْ شَاءَ
فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مسلم مین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورے کے دن یعنی محرم کی دسوین تاریخ کو جو چاہے
روزہ رکھے اور جو چاہے نرکھے ف اول عاشورے کا روزہ فرض تھا جب رمضان کا روزہ فرض ہوا تو عاشورے کا نرہا مستحب ہے حدیث مین آیا ہی کہ اُسکے روزے سے
۱۰۰ ایکسال کے گناہ معاف ہوتے ہین خ ابن عمر مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
۱۰۱ فرمایا کہ جو دنیا مین شراب پیے گا اور بدون توبہ کیے مرجائے گا وہ آخرت مین بہشت کی شراب سے بے نصیب رہیگا م ابو سعید مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ
فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون مین کوئی شیرہ پیے تو چاہیے اکیلی چیز کا پیے
خواہ صرف منقے کا خواہ صرف پکی کھجور کا خواہ فقط گدر کھجور کا ف عرب کا دستور تھا کہ کھجور کو چور کرکے بھگو رکھتے اُسکا شیرہ پیتے اسی کا نام نبیذ ہی سو حضرت نے
دو دو چیز کے ملانے سے منع کیا اس واسطے کہ دو کے ملنے سے نشہ جلد ہو جاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی اور امام اعظم کے نزدیک حلال اور اگر نشہ
۱۰۲ کرے تو حرام م ام سلمۃ مَنْ شَرِبَ فِي اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهٖ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ جسنے سونے چاندی کے برتن مین پیا اُسنے پیٹ مین غٹ غٹ کرکے دوزخ کی آگ بھرلی ف چاندی سونے کا زیور عورت کو درست ہی
۱۰۳ مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو پر چاندی سونے کے برتن مین کھانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہے ق ابو ھریرۃ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ
قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو جنازے پر آیا یہان تک کہ نماز اُسپر پڑھی تو اُسکو قیراط بھر ثواب ہی اور جو حاضر رہا یہان تک کہ دفن ہو چکا تو اُسکو دو قیراط بھر ثواب ہے لوگون نے پوچھا
۱۰۴ یا حضرت دو قیراط کتنے بڑے فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے برابر م عبادۃ بن الصامت مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ

عَلَيْهِ النَّارَ مسلم مین عُبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہے اللہ کا تو اللہ نے اسپر دوزخ حرام کی

۱۰۵ ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ بخاری اور مسلم مین عُبادہ بن صامتؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور گواہی دے کہ محمد اُسکا بندہ ہی اور اُسکا پیغمبر اور گواہی دے کہ عیسیٰ اللہ کا بندہ ہی اور اُسکا پیغمبر اور اللہ کی بات کی بنا ہی جو مریم کی طرف ڈالی تھی یعنی صرف حکم خدا سے بنا اُسکا کوئی باپ نہین اور عیسیٰ اللہ کی بنائی روح ہے اور گواہی دے کہ بہشت اور دوزخ سچ مچ ہے خدا اُسکو بہشت مین لیجائیگا کیسے ہی اُسکے کام ہون ف یعنی جس مسلمان کے عقیدے قرآن اور حدیث کے موافق درست ہوے وہ مقرر بہشتی ہے نیک کام اُسکے ہون یا بد خواہ حق تعالےٰ اپنے کرم سے یا حضرت کی شفاعت سے اُسکے سب گناہ معاف کرے خواہ بقدر گناہ دوزخ مین پڑکے بہشت مین جاوے مسلمان سدا دوزخ مین نہ رہیگا آخر اُسکو نجات ہوگی برکت سے

(حاشیہ: بشارت مغفرت گنہگاران)

۱۰۶ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ مسلم مین ابوہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے رمضان کے روزے رکھے پھر عید کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے جسکو شش عید کہتے ہین تو اُسنے گویا برس روز کے روزے رکھے۔

۱۰۷ ف سبب اسکا یہ کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین اور شرع مین ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی تو چھتیس دن کا دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا اُسکو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور ڈالیگا

۱۰۸ ق اَبُوْ مُوْسٰى مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دونون ٹھنڈے وقت یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھیگا وہ بہشت مین جائیگا ف فجر کو نیند غالب ہوتی ہے عصر کو خرید و فروخت اور دنیا کے بہت کام آگے آتے ہین تو اس واسطے ان نمازون کا زیادہ تر ثواب ہے اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ انکے سوائے اور نماز کی حاجت نہین اسواسطے کہ جب آدمی نے ایسے سخت وقت کی نماز پڑھی تو آسان وقتون کی خواہ مخواہ ہی پڑھے گا

۱۰۹ م عُثْمَانُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو اُسنے جیسے آدھی رات تہجد کی نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز جماعت مین پڑھی تو اُسنے جیسے تمام رات تہجد کی نماز پڑھی ف روایت ہی کہ حضرت ایک بار شب بیداری اور نماز تہجد کی بیان فرماتے تھے اسمین بعضے لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم محنتی لوگ ہین دن بھر محنت مزدوری کرتے ہین ہمسے نہین ہوسکتا کہ ہم شب بیداری کرین تو حضرت نے اُنکے حق مین یہ حدیث فرمائی

۱۱۰ م جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ مسلم مین جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کی امان مین آگیا سو کہین ایسا نہو کہ خدا تمکو ڈھونڈے کسی بات مین اپنی امان کے سبب سے یعنی صبح کی نمازی کو کسی طرح نہ چھیڑو وہ خدا کی امان مین ہی سو بیشک خدا جسکو اپنی پناہ دینے کے سبب سے ڈھونڈھیگا پکڑ لیتا ہی یعنی اُسکا گنہگار کسی طرح بچ نہین سکتا پھر اُسکو اوندھے منھ کے بل دوزخ مین ڈالدیتا ہی ف یعنی صبح نیند اور غفلت کا وقت ہی تو اُسوقت اُٹھکر نماز پڑھنا دلیل ہے اُسکے سچے ایمان کی اسواسطے خدا نے اُسکو اپنی پناہ مین لیا اور اُسکے ناحق رنج دینے والے کو دوزخ کا وعدہ کیا

۱۱۱ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ خِدَاجٌ الخ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ نماز پڑھے جس مین الحمد کی سورۃ نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے ف جب ابوہریرہ نے یہ حدیث روایت کی تو کسی نے کہا اگر ہم امام کے پیچھے ہون تو الحمد کس طرح پڑھین تو کہا اپنے دل مین پڑھ لیا کرو مین نے حضرت سے سُنا ہی فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے بیچ آدھا آدھا بانٹا ہی سو جب بندہ کہتا ہی کہ الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری خوبیان کہین اور جب کہتا ہی کہ الرحمن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری بڑائی کی اور جب کہتا ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ فرماتا ہے

کہ یہ میرے واسطے ہی اور بندی کے واسطے بھی اور میرا بندہ جو مانگی سو پاوی پھر جب کہتا ہی اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین آمین تو اللہ فرماتا ہی کہ یہ بات صرف بندے ہی کے واسطے ہی اور میرا بندہ جو مانگے سو پاوے ف امام شافعیؒ کہتے ہین کہ الحمد پڑھنا نماز مین
فرض ہے اسی حدیث کی دلیل سے امام اعظمؒ کی طرف سے یہ جواب ہی کہ اگر الحمد پڑھنا فرض ہوتا تو الحمد کے چھوڑنے سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ناقص نہ کہلاتی اسکے
ترک سے ناقص ہونا یہ دلیل ہے واجب ہونے کی خ اَنَسٌ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ ١١٢
فِیْ ذِمَّتِہٖ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہماری طرح نماز پڑھے اور نماز کے وقت ہماری قبلے کی طرف منھ کرے اور ہمارا حلال کیا جانور
کھاوے سو وہ ایسا مسلمان ہے کہ جسکے واسطے اللہ اور اسکے رسول کی پناہ ہی سو اللہ کا قول و قرار نہ توڑو اسکی دی امان مین یعنی اسکو کچھ تکلیف دو خدا کا
قول نہ توڑو اسکی پناہ دیے ہوے کو نہ چھیڑو ف یہود اور نصاری کی نماز مین رکوع نہین قبلہ انکا اور ہی اور مجوس مسلمان کا حلال کیا جانور نہین کھاتے تو جسنے ہماری
قبلے کی طرف رکوع والی نماز پڑھی اور مسلمان کا ذبیحہ کھایا تو اسنے وہ باطل دین چھوڑے تو وہ مسلمان ہی اب اسکو رنج دینا درست نہین م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ ١١٣
صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مجھپر ایک بار درود پڑھے گا خدا اسپر دس بار رحمت کریگا ف درود
پڑھنے کا ثواب بحساب ہے اور حدیث مین حضرت نے فرمایا ہے کہ قیامت کی مصیبتون مین جب لوگ گرفتار ہونگے تو مین اول انکو بخشاؤن گا جو مجھپر بہت درود پڑھا کیے
خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اسکو چاہیے ١١٤
کہ دونون کھونٹ جدا جدا کرے یعنی اگر لنبا کپڑا ہے تو ایک کھونٹ سے ستر چھپاوے دوسرے کھونٹ کو مونڈھون پر ڈالے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو اس سے
ستر ہی چھپاوے اور نماز پڑھلے خ اُمُّ حَبِیْبَۃَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَجْدَۃً تَطَوُّعًا بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ بخاری مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے ١١٥
کہ حضرت نے فرمایا جو سنت نماز پڑھے ہر دن بارہ رکعت اسکے لیے بہشت مین گھر بنایا جائیگا ف مراد ان رکعتون سے رات دن کی معمولی سنتین ہین دو فجر کی چھ ظہر کی
دو مغرب کی دو عشا کی خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَھُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ ١١٦
الْقَاعِدِ بخاری مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھڑے نماز پڑھی وہ بہتر ہے اور جسنے بیٹھے پڑھی اسکو کھڑے کا آدھا ثواب ہی اور جسنے
لیٹے نماز پڑھی اسکو بیٹھے کا آدھا ثواب ہی ف یہ حدیث اس بیمار کے حق مین ہے کہ جو بیٹھے نماز فرض پڑھتا ہی لیکن اگر چاہے تو تکلیف اٹھا کر کھڑے بھی پڑھ لی اور
لیٹے فرض پڑھتا ہی لیکن تکلیف سے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہی تو ایسے بیمار کو آدھا ثواب ہی اور جس بیمار سے کسی طرح اٹھا بیٹھا نجاوی اسکا ثواب پورا ہی بیٹھے پڑھے
یا کھڑے اور بعضون کے نزدیک اس حدیث سے نفل نماز مراد ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ مُعَذِّبُہٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْھَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ ١١٧
بِنَافِخٍ فِیْھَا اَبَدًا بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اسپر عذاب کرتا رہیگا یہان تک
وہ اسمین جان ڈالے اور یہ جان ڈالنا اس سے کبھی نہو سکیگا یعنی تو عذاب بھی موقوف نہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہے
اسواسطے کہ یہ کام خدا کا ہی تو تصویر بنانے والا گویا در پردہ خدائی کا دعوی کرتا ہی دوسرا سبب کہ تصویر سازی جڑ ہے بت پرستی کی لیکن درخت اور پہاڑ اور
بیل بوٹا بنانا درست ہی م اِبْنُ عُمَرَ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّہٗ حَدًّا لَّمْ یَأْتِہٖ اَوْ لَطَمَہٗ فَاِنَّ کَفَّارَتَہٗ اَنْ یُّعْتِقَہٗ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو ١١٨
بے کیے حد مارے خواہ حرام کاری کی خواہ شراب پینے کی اسکو یا طمانچہ مارے تو اسکا کفارہ یعنی اتارا یہی کہ اسکو آزاد کر دے ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا
مستحب ہے امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک فرض نہین م اَنَسٌ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَنْ طَلَبَ الشَّھَادَۃَ صَادِقًا اُعْطِیَھَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْہُ مسلم مین انسؓ اور ١١٩
معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مانگے خدا سے شہادت کو سچے دل سے تو اسکو شہادت کا ثواب دیا جائیگا اگرچہ اسنے شہادت نپائی ف معلوم ہوا
کہ نیت خالص کو دین مین بڑا دخل ہے ق سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ مَنْ ظَلَمَ قِیْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَہٗ اللّٰہُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ بخاری مین سعید بن زیدؓ سے روایت ہی ١٢٠
کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لے گا تو خدا اسکے گلے مین سات طبق زمین کا طوق ڈالے گا م ثَوْبَانُ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَّمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَۃِ ١٢١
الْجَنَّۃِ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیمار کو پوچھے گا وہ ہمیشہ بہشت کی باغچے سے میوے چنیگا ف بیمار کا پوچھنا مسلمان کا حق ہے

۱۲۲ حضرت کی سنت ہی لازم ہے کہ بیمار کے پاس تھوڑا بیٹھے زیادہ اسکو نہ بٹھاوے اور دعای خیر کرکے چلا آوی خ اَنَسٌ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دو لڑکیون کو اپنی ہون یا بیگانی پالے گا یہانتک کہ وہ جوانی کو پہونچین تو
قیامت مین وہ شخص آوے گا میرے ساتھ اسطرح ملا ہوا اور حضرت نے اپنی انگلیان ملائین ف یعنی جیسے انگلیان آپس مین خوب ملی ہین کچھ فرق نہین ویسے ہی
۱۲۳ لڑکیون کا پالنے والا بھی قیامت مین میرے ساتھ ملا رہیگا یہ قسمت جسنے لڑکیون کو پالا اور حضرت سے ملا م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ
طَيِّبُ الرِّيْحِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جاوی سو اسکو نہ پھیرے الیوی اسواسطے کہ ہلکا احسان ہے
اور خوشبودار چیز ہے ف یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہین کہ اسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیون رد کرے
۱۲۴ م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیر لگانا سیکھے پھر اسکو چھوڑ دی وہ ہماری راہ پر نہین ف
۱۲۵ یعنی تیر لگانا جہاد کا سبب ہے تو اسکا چھوڑنا گویا جہاد کا چھوڑنا ہی خ عَائِشَةُ مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ بخاری مین حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
۱۲۶ فرمایا کہ جو آباد کرے زمین کو جسکا کوئی مالک نہین تو وہی مالکی کے لائق ہے یعنی پھر اس زمین کا کوئی دعوی نہین کر سکتا ہی م عَائِشَةُ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ
مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی وہ کام کرے کہ جسپر ہمارا حکم نہین تو وہ کام مردود ہی ف اس حدیث سے بدعت جڑ پیڑ سے اکھڑ گئی یعنی
۱۲۷ جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہی مسلمان محمدی کو اس سے بچنا چاہیے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ
لَهٗ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام نماز کو مسجد مین آیا کریگا تو خدا اسکے واسطے مہمانی طیار
۱۲۸ کرے گا بہشت مین ہر صبح شام م اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا مسلم مین عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ہمسے یعنی
مسلمانون سے دغابازی کرے گا وہ مسلمانون مین نہین ف ایکبار حضرت بازار مین گئے ایک گیہون کی ڈھیر مین ہاتھ ڈالا تو اندر گیلا پایا سبب اسکا پوچھا اسنے
کہا کہ یا حضرت پانی سے بھیگ گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ بھیگے گیہون اوپر کیون نہ رکھی کہ سب لوگ دیکھتی پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو دغابازی کرے دھوکھا دے
۱۲۹ وہ مسلمان نہین م اِبْنُ عُمَرَ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ مسلم مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی عصر کی نماز جاتی رہے
تو جیسے اسکے جورو لڑکے اور مال چھن گیا م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ابو ہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کردے دنیا کی مشکلون سے تو اللہ اسکی مشکل آسان کردیگا قیامت کی مشکلون سے ق
۱۳۰ اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اسواسطے لڑے
۱۳۱ کہ خدا کا بول بالا ہو وہ راہ خدا کا غازی ہی ف ایک آدمی نے حضرت سے پوچھا کہ لوگ مال کے واسطے لڑتے ہین نام کے واسطے لڑتے ہین عزت کے واسطے لڑتے ہین سو ان مین
۱۳۱ سے خدا کی راہ کا لڑنے والا کون ہی تب حضرت نے فرمایا کہ جسکی یہ نیت ہو کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ مین ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ
يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کہے مین بہتر ہون یونس پیغمبر سے وہ جھوٹھا ہی ف اس حدیث کے
دو مطلب ایک یہ کہ جو شخص اپنے تئین حضرت یونس سے بہتر جانے یعنی یون سمجھے کہ حضرت یونس اپنی قوم کی تکلیف دینے پر نہ صبر کرسکے اور بے حکم خدا کے وہان سے
چلے گئے اور مچھلی کے پیٹ قید ہوے تو مین ان سے صبر مین بہتر ہون تو وہ شخص جھوٹھا ہی اسواسطے کہ پیغمبر سے کوئی بہتر نہین ہو سکتا دوسرا یہ مطلب کہ حضرت کو
حضرت یونس سے بہتر کہی حالانکہ ہمارے حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہین سو اسکو حضرت نے از راہ انکسار منع کیا یا حضرت اس بات سے ڈرے کہ مبادا
نادان لوگ مجکو افضل کہتے کہتے کہین یونس کو برا نہ کہنے لگین تو کافر ہو جاوین جیسے یہودیون نے حضرت موسیٰ کی بڑائیان کرتے کرتے حضرت عیسیٰ کو برا کہا او
کافر ہوگئے م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
۱۳۲ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو موذن سے اذان
سنکر یون کہے کہ مین بھی گواہی دیتا ہون کہ سوای خدا کے کوئی لائق بندگی کے نہین وہ اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین اور محمد اللہ کا بندہ ہی اور اسکا رسول ہی مین

۱۳۴ راضی ہوں اللہ کی مالکی اور محمد کی پیغمبری سے اور مسلمانی کے دین سے تو اسکے گناہ بخشے جاوینگے خ جابر من قال حین یسمع النداء اللّٰھم رب ھذہ
الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیمۃ. بخاری مین
جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص جب اذان سنے تو یہ دعا یعنی اللّٰھم سے وعدتہ تک پڑھے تو اسکو قیامت مین میری شفاعت پہونچیگی یعنی حضرت اسکو
بخشا دینگے اس دعا کے یہ معنی کہ اے خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب دے محمد کو وسیلہ اور بڑائی پہونچا اسکو سراہے مکان پر جسکا تو نے اس سے
وعدہ کیا ہے پوری پکار یعنی ثواب کی تاثیر مین پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا حکم موقوف نہوگا وسیلہ بہشت مین بہت ایک عمدہ مکان ہے کہ وہ خاص
حضرت کے واسطے ہے مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دینگے کسیکی سفارش کر سکین گے اسوقت ہمارے حضرت
۱۳۵ دیر تک خدا کے سامنے سجدے مین جائینگے پھر لوگون کو بخشائینگے اسکا نام مقام محمود ہے ق ابوھریرۃ من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللّٰہ وبحمدہ مائۃ مرۃ
لم یأت احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو صبح شام سبحان اللہ و
بحمدہ سو بار پڑھا کرے گا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاوے گا مگر وہی شخص جو پڑھا کیا ہو اسی کی طرح یا اسپر کچھ بڑھکر یعنی اسکے پڑھنے والے کی برابر
۱۳۶ وہی شخص ہے جو سبحان اللہ وبحمدہ کو سو بار یا زیادہ پڑھتا ہوگا اسکے سواے اور کوئی اسکے برابر نہین سبحان اللہ کیا رتبہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ کے پڑھنے کا ق
ابو ایوب الانصاری من قال لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر عشر مرار کان کمن اعتق اربعۃ انفس من
ولد اسمعیل. بخاری اور مسلم مین ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار پڑھے گا تو اسکا ثواب اسکے برابر ہوگا
جسنے چار غلام حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے آزاد کیے معنی اسکے یہ کہ نہین کوئی سواے خدا کے لائق بندگی کے وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہین اسی کو بادشاہی ہے
اور اسیکو سب خوبیان اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ف غلام کوئی ہو اسکے آزاد کرنے مین ثواب ہے لیکن حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ذات مین سب سے افضل ہے تو انکو آزاد کرنے مین
۱۳۷ زیادہ تر ثواب ہے اس حدیث سے کلمۂ توحید کی فضیلت اور حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد یعنی عرب کی شرافت ثابت ہوئی ق ابوھریرۃ من قال لا الہ الا اللّٰہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکانت لہ
حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یأت احد بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ ومن قال سبحان اللّٰہ وبحمدہ فی یوم مائۃ مرۃ حطت
خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر. بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کلمۂ توحید کو ایکدن سو بار پڑھے تو اسکو دس غلام
آزاد کرنے کی برابر ثواب ملیگا اور سو نیکیان اسکے لیے لکھی جاوینگی اور سو برائیان اسکی مٹائی جاوینگی اور اسدن شام تک اسکو شیطان سے پناہ رہیگی اور اس سے
بہتر کوئی نہین مگر جسنے کہ اس سے زیادہ پڑھا اور جو سبحان اللہ وبحمدہ کو ایکدن مین سو بار پڑھا کرے گا اسکے گناہ جھڑ جاوینگے اگرچہ سمندر کے
۱۳۸ پھین برابر ہون یعنی اگرچہ بہت ہون معاف ہونگے م طارق بن اشیم من قال لا الہ الا اللّٰہ وکفر بما یعبد من دون اللّٰہ حرم مالہ ودمہ وحسابہ علی اللّٰہ
مسلم مین طارق بن اشیمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سواے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر اس سے
انکار کرے تو اسکا مال اور خون حرام ہے اور اسکا حساب اللہ پر ہے ف یعنی جو مسلمان ہوا اسکا جان اور مال بچ گیا اور اگر اسنے مکر کیا ہوگا اپنے بچنے کے واسطے تو
خدا اسکو سمجھیگا یعنی دل کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہین ہمکو ظاہر کا حکم ہے لا الہ الا اللہ ٹہرا نیا ہے اسلام کا حضرت کے وقت جو لا الہ الا اللہ کہتا وہ محمد رسول اللہ بھی کہتا تھا
قیامت اور ضروریات دین کو مانتا تھا اور یہ اس حدیث کا مطلب نہین کہ جو صرف لا الہ الا اللہ کہے وہ مسلمان ہے خواہ حضرت کو اور قیامت کو مانے یا نہ مانے اسواسطے کہ ایمان
۱۳۹ اسکا نام ہے کہ دین کی سب ضروریات کو مانے اگر ایک بات کا بھی منکر ہو تو کافر ہے خ ابوھریرۃ من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ. بخاری مین
۱۴۰ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی راتون مین نماز پڑھے گا خواہ تراویح خواہ اور نماز تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے خ
ابوھریرۃ من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وفی روایۃ الا قلیلۃ
من قام لیلۃ القدر. بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگیگا اور نماز پڑھے گا تو اسکے اگلے گناہ

معاف ہو جاوین گے اور جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے رمضان کی روزی رکھے گا تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے اور اقلیشی نے جسکی کتاب النجم تصنیف ہے
۱۴۱ اس حدیث مین مَن قام لیلة القدر کی جگہ مَن یقم لیلة القدر کو روایت کیا ہی لیکن مطلب دونون کا ایک ہے صرف لفظ کا فرق ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ
شَهِيْدٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے مال کے ورے یعنی اپنے مال کے بچانے کے سبب مارا جاوے تو وہ شہید ہے ف یہ حدیث بخاری
اور مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ کی روایت سے ہے صرف مسلم کی علامت سہو ہے اور ابوہریرہؓ کی طرف اس روایت کی نسبت خطا ہے کاتب کی مصابیح مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی میرا مال چھینے تو مین کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ اپنا مال کو نہ دے پھر اسنے کہا اگر وہ ہتھیار کرے اور لڑے
حضرتؐ نے فرمایا کہ تو بھی اُس سے لڑ پھر اسنے کہا بھلا اگر وہ مجھے مار ڈالے حضرت نے فرمایا کہ تو شہید ہوگا پھر اسنے کہا کہ اگر مین اسکو مار ڈالون حضرت نے فرمایا کہ وہ ظالم تھا دوزخی
۱۴۲ ہوا اسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ جو اپنے مال بچانے کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین مارا گیا تو وہ شہید ہے اور جو خدا کی راہ یعنی جہاد یا حج مین اپنی موت مر گیا وہ شہید ہے اور جو وبا مین مر گیا وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی
بیماری سے مر گیا جیسے اسہال کی بیماری سے تو وہ شہید ہے اور جو ڈوب گیا وہ شہید ہے ف مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحاب سے پوچھا کہ تم شہید کسکو جانتے ہو
اصحابؓ نے عرض کی کہ جو راہ خدا مین منھ نہ موڑے اور مارا جاوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میری امت کی شہید بہت تھوڑے ہونگے پھر حضرت نے یہ حدیث
فرمائی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ جو آگ مین جلے اور جسپر دیوار گر پڑے اور جو عورت کہ لڑکا پیدا ہونے سے مر جاوے اور جو ذات الجنب یعنی پانجر کے درد سے مرے
اور جسکو سل کی بیماری ہو تو وہ بھی شہید ہے ہر چند اعلی رتبے کا وہی شہید ہے جو خدا کی راہ مین مارا جاوے لیکن ان لوگون کو بھی شہیدون کی طرح کچھ ثواب آخرت مین
۱۴۳ ملے گا اور مرتبہ بلند ہوگا لیکن انکو غسل نہ دینا اور نماز نہ پڑھنا مثل شہید کے درست نہین ق اَبُوْقَتَادَةَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ بخاری اور مسلم مین
ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مسلمان جہاد مین کسی کافر کو مارے اور اسکے مارنے کے گواہ بھی ہون تو اسکے اسباب اور ہتھیار کا مالک مارنے والا ہے ف
۱۴۴ امام اعظمؒ کے مذہب مین قاتل اسباب کو اسوقت پاوے گا کہ جب امام نے اس بات کا حکم دیا ہو اور امام شافعیؒ کے نزدیک امام کا حکم کچھ شرط نہین خ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو قول قرار والے کو مار ڈالے گا وہ بہشت کی بو نہ سونگھے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے ف معاہد اور ذمی اس کافر کو کہتے ہین جو
۱۴۵ مطیع الاسلام ہو اور امام نے اسکو پناہ دی ہو اسکا قتل کرنا نہایت گناہ ہے قول کا توڑنا کسی طرح نہین درست م اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا
حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْاُوْلٰى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مار ڈالے گا گرگٹ کو پہلی بار تو اسکو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو اسکو دوسری بار مین مارے گا تو اسکو اتنا اتنا ثواب ہے مگر پہلی بار سے
کم اور جو تیسری بار مین مارے گا تو اسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم ف یعنی اول بار گرگٹ مارنے کا بڑا ثواب ہے دوسری بار کم تیسری بار اس سے بھی کم گرگٹ
زہردار جانور موذی ہے تو جسنے موذی مارا تو اسنے ایک خلقت کو آرام دیا ثواب پایا چاہے اور بخاری مین روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا تو
۱۴۶ سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بد ذات کے مارنے مین ثواب ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ
مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو حرام کاری کا بدون کیے عیب لگاویگا
تو قیامت کے دن اسکو کوڑے لگینگے اور اگر اسنے حرامکاری کی ہوگی تو نہ لگینگے ف جو کسیکو حرام کا عیب لگاوے اور چار گواہ نہ لا سکے تو حاکم اسکو اسی کوڑے مارے اور
۱۴۷ جو مالک اپنے غلام کو عیب لگاوے گا تو دنیا مین نہ مارا جاویگا لیکن قیامت مین کوڑے کھاوے گا ق اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ
اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات کو سورہ بقر کی تمامی کی دو آیتین پڑھے گا یعنی آمن الرسول سے
۱۴۸ آخر تک تو وہ کفایت کرتی ہین ف یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہے اور برکت کا سبب ہے تو جسنے آمن الرسول پڑھا تو کافی ہے یا بجای تہجد کفایت کرتا ہے ق الرحيم

بنت معوذ بن عفراء من كان اصبح صائماً فليتم صومه ومن كان اصبح مفطراً فليتم بقية يومه بخاری اور مسلم مین ربیع سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ جسنے صبح سے روزہ رکھا ہو وہ اپنا روزہ پورا رکھی اور جسنے صبح سے روزہ توڑا ہو تو باقی دن کو تمام کرے یعنی کچھ نہ کھاوے ف قریش کے مین عاشورے کا
روزہ رکھتے تھے حضرت بھی رکھتے تھی جب مدینے مین حضرت آئی تو عاشورے کی روزے کا حکم کیا لوگون کو اور یہ حدیث فرمائی پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوے
١٤٩ تو عاشورے کا روزہ فرض نہا بعضے رکھتے تھی سنت جان کے اور بعضے نرکھتے تھے ق ابو سعيد من كان اعتكف فليرجع الى معتكفه فاني رايت
هذه الليلة ورايتني اسجد في ماء وطين . بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھا ہو وہ پھر آوے اپنے اعتکاف کے
مقام پر سو مین نے مقرر شب قدر کو خواب مین دیکھا ہی اور مجکو دکھادیا ہی کہ مین سجدہ کرتا ہون پانی اور مٹی مین یعنی شب قدر وہ رات ہی کہ جس مین پانی برسیگا
اور مین کیچڑ مین سجدہ کرونگا ف صحیح بخاری مین اسکا پورا قصہ ابو سعید سے یون روایت ہی کہ ہم ایک سال رمضان مین شب قدر کے واسطے دسوین تاریخ
سے انیسوین تک حضرت کے ساتھ مسجد مین اعتکاف بیٹھے تو حضرت نی بیسوین کی صبح کو فرمایا کہ شب قدر مجکو معلوم ہوئی تھی سو مین بھول گیا اب پچھلے دسوین
تلاش کرو طاق راتون مین اور مین نے خواب مین شب قدر کو دیکھا ہی کہ پانی اور مٹی مین سجدہ کرتا ہون سو جسنے اعتکاف توڑا ہو وہ پھر بیٹھے اور اعتکاف
کرے ابو سعید کہتے ہین کہ اسوقت آسمان پر کہین بدلی کا ٹکڑا بھی نتھا پھر بدلی ہوئی اور برسا تک پانی برسا کہ حضرت کی مسجد کی چھت ٹپکی پھر حضرت نی اسی
١٥٠ کیچڑ مین نماز پڑھی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ شب قدر اکیسوین رات کو ہوئی تھی خ ابو هريرة من كانت عنده مظلمة لاخيه من عرضه او شيء فليتحلله
منه اليوم من قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمته وان لم تكن له حسنات اخذ من
سيئات صاحبه فحمل عليه بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جسپر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی مسلمان کا خواہ اسکی آبرو کا ہو
یا کسی اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اسے بخشا لیوے اس دن سے پہلی کہ جس دن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک کام ہونگے تو اسکی قدر
بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائی جاوینگے اور اگر ظالم کے کچھ بھی نیک عمل نہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے یعنی پھر ان گناہون کو لادے
سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا ف گناہ دو قسم ہین خدا کے گناہ اور بندون کے گناہ سو خدا کی گناہ توبہ کرنے سے یا اسکے فضل سے معاف ہوسکتے ہین اور بندون
گناہ بے انکے بخشے نہین معاف ہوتے تو جسکو قیامت کا ڈر ہو اسکو لازم ہے کہ جنکے قصور کیے ہون ان سے معاف کرائے خواہ منت عاجزی کرکے خواہ روپیہ پیسا
دے کے اگر گھر باغ کسیکا چھین لیا ہو یا کسیکی چوری کی ہو رشوت لی ہو دغابازی سے کسیکا مال دبایا ہو تو اسکو پھیر دے اور اگر کسیکو مارا کوٹا ہو یا تہمت
کیا ہو تو اسکو جسطرح ہوسکے راضی کرے زندگی کو غنیمت جانے ابھی اسکا علاج ممکن ہے قیامت مین کچھ تدبیر نہوسکے گی کہ وہان نہ مال پاس ہوگا
١٥١ نہ اسباب ق ابو هريرة من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابى فليمسك ارضه . بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہیے اسمین کھیتی کرے یا چاہے اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ کھیتی کرے سو اگر وہ عاریت نلے تو اپنی زمین رکھ
چھوڑے ف بخاری مین روایت ہی کہ مدینے کے لوگ زمین کو بٹائی پر دیتے تھے آدھا تہائی چوتھائی ٹھہرا لیتے پھر بانٹتے وقت جھگڑا ہوتا تھا تو حضرت نی اس بٹائی سے
منع کیا اور فرمایا کہ زمین کا مالک یا آپ کھیتی کرے یا مانگے دے یا زمین کو بے کھیتی رکھے یعنی بٹائی پر نہ دے اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی اور ابی یوسف
١٥٢ اور محمد کے نزدیک بٹائی پر زمین دینا درست ہے خ ابن عمر من كان حالفاً فليحلف بالله او ليصمت . بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی کھاوے یا چپ رہے ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کسی کی قسم نہین درست نہ قرآن کی نہ اپنے باپ دادا کی چنانچہ
١٥٣ اور حدیث مین صاف منع کیا ہی ق انس من كان ذبح قبل الصلوة فليعد . بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہو نماز سی
پہلے تو چاہیے کہ پھر کر ذبح کرے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہر مین نماز عید سے پہلے قربانی کرنا نہین درست اور چھوٹی بستیون مین جہان عید کی نماز
١٥٤ نہوتی ہو وہان درست ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظم کا م سبرة بن معبد الجهني من كان عنده شيء من هذه النساء اللاتي يتمتع فليخل سبيلها مسلم مین
سبرہ بن معبد سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جسکے پاس کوئی عورت ہو ان عورتون سے کہ جسنے متعہ کیا ہو تو اسکو چھوڑ دے یعنی متعہ کرنا اب حرام ہوا ف متعہ اسکو

کہتے ہین کہ کسی عورت سے کہے کہ مین صحبت کے واسطے تجسے متعہ کرتا ہون بدلے پانچ یا دس روپے کے دو روز یا سال بھر کے یہ سو اہل سنت و جماعت کے چارون مذہب مین متعہ حرام ہے اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالک کی طرف نسبت کیا ہے سو اسکو غلطی ہوئی ہے اس واسطے کہ امام مالک کی موطا مین اور انکی فقہ کی کتابون مین متعہ کو صاف حرام لکھا ہے اور علماے محدثین کی یہ تحقیق ہے کہ متعہ دو بار حلال ہوا اور دو بار حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا پھر جب خیبر فتح ہوا تو حرام ہو گیا چنانچہ حضرت علیؓ سے موطا اور بخاری اور مسلم اور ترمذی مین اسکی روایت ہے دوسری بار جنگ اوطاس مین تین دن متعہ مباح ہوا پھر فتح مکے مین قیامت تک کو حضرت نے حرام کیا چنانچہ صحیح مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے اس حدیث کی روایت موجود ہے اور سب حضرت کے اصحابؓ کا متعہ کی حرمت پر اجماع اور اتفاق ہے صرف عبد اللہ بن عباسؓ اول اسکو درست کہتے تھے آخر کو جب انکو حدیثین پہونچین تو وہ بھی حرمت کے قائل ہوئے چنانچہ ترمذی مین ثابت ہے اور جب حدیث اور فقہ کی کتابون سے

۱۵۵ متعہ کی حرمت ثابت ہو چکی تو اب شیعہ کا اہل سنت کو الزام دینا محض بیجا ہے انکی بوجھ مین خلل ہے **ق** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ اَوْ كَمَا قَالَ بخاری اور مسلم مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو کھلانے کے واسطے لیجاوے اور جسکے پاس چار آدمی کا کھانا ہو وہ پانچ چھ کو لیجاوے راوی کو شک ہے کہ پانچ چھ فرمایا کہ اسکے بدلے کچھ اور **ف** جب حضرت کافرون کے خوف سے مکہ چھوڑ مدینے مین آئے تو حضرت کے ساتھ اور اصحابؓ بھی آئے مال اسباب وطن مین چھوٹ رہا اصحاب صفہ کو زیادہ تر کھانے کی تکلیف ہونے لگی تب حضرت نے مدینے مین رہنے والون سے یہ فرمایا کہ جسکے پاس دو کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو ہمارے پاس سے لیجاوے اور کھانا کھلاوے

۱۵۶ **خ** اِبْنُ عُمَرَ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اسکا کام بنایا کرے گا **ف** یعنی آدمی ہر دم خدا کا محتاج ہے تو جو چاہے کہ خدا میرا مطلب پورا کرے اسکو لازم ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا مقدور بھر کام بناوے

۱۵۷ اور اسکے واسطے سعی سفارش کیا کرے **ق** جَابِرٌ مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ رَضِيَ اَخَذَ وَاِنْ كَرِهَ تَرَكَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا کوئی شریک ہو خواہ گھر مین یا باغ مین تو اسکو بدون اطلاع شریک کے شراکت کی چیز کا بیچنا نہین درست پھر بعد اطلاع کے اگر شریک چاہے گا تو مول لیگا اور اگر نچاہیگا تو نہ لے گا **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ

۱۵۸ كَانَ لَهٗ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس سواری سے زیادہ اونٹ ہو تو جسکے پاس

۱۵۹ اونٹ نہین ہے اسکو سواری کے واسطے دے اور جسکے پاس کھانا پینا زیادہ ہو تو جسکے پاس کچھ کھانا پینا نہین ہے اسکو دے **ف** یہ حضرت نے سفر مین فرمایا تھا **م** اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ احرام کو کھول ڈالے **ف** حضرت ایکبار سب لوگون کو لیکر حج کو گئے جب مکے مین پہونچے تب حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی ہو وہ احرام باندھے رہے حج کرکے اتارے اور جسکے پاس قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھ کر حج کرے لیکن حضرت کے

۱۶۰ ساتھ قربانی تھی تو حضرت عمرہ کرکے احرام باندھے رہے بعد حج کے احرام اتارا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَّاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ وَلَا اُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهٗ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی ضرور تعریف کیا چاہے تو یون کہے کہ مین فلانے کو گمان کرتا ہون اور خدا ہی اسکو خوب جانتا ہے مین خدا کے سامنے کسیکو بے عیب نہین کہہ سکتا مجکو یہ گمان ہے کہ فلانا شخص ایسا ہے اور ایسا اگر اس بات کو سچ مچ جانتا ہو تو کہے **ف** حضرت کے روبرو ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی حضرت نے فرمایا کہ تونے اپنے یار کی گردن کاٹی یعنی وہ اپنی تعریف سن کر پھول جائیگا اور آپ کو بہتر سمجھے گا تو خدا اس سے ناخوش ہوگا پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تعریف کرنے کا طریقہ سکھایا یعنی اول تو تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنی اس مین کچھ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین اس مین سچی سچی ہون انکو اسطرح سے کہو کہ میرے گمان مین فلانا شخص دیندار ہے سچا ہے سخی ہے خوب آدمی ہے دوستی مین پورا ہے آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ جب مرد فاسق کی کوئی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب مین آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہے اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہے بے فائدہ

تعریف ... (handwritten margin note, partly illegible)

تعریفین کرنے کی خصوصًا امیرون کے مصاحب خوش آمدسے کیا کیا خرافات بکا کرتے ہین جو کام امیر کرے یا کوئی بات زبان سے نکالی خواہ اچھی خواہ بُری تو خوش آمدی کہتے ہین ای سبحان اللہ کیا کہنا ہی یہ ارسطو کو بھی نہ سوجھی تھی ان جھوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت تباہ کرتے ہین اور امیر کی خو بگاڑتے ہین

١٦١ م ابُوهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تم لوگون سے بعد جمعے کی نماز پڑھا چاہی تو چار رکعتین سنت پڑھے اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا اور بعد جمعے کے چھ رکعتون کی بھی روایت آئی ہے

١٦٢ م ابُوهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْ لِيَسْكُتْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور پچھلے دن کا یعنی قیامت کا تو جب کسی کام مین حاضر ہو یعنی کوئی مشورہ پوچھے یا قصہ فیصل کرا دے تو اسکو چاہیے کہ نیک بات بولے یا چپ رہے

١٦٣ م فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ مسلم مین فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا سو چاندی یا سونے کو نہ مول لے مگر برابر برابر وزن مین یعنی اگر چاندی کے بدلے چاندی مول لے تو وزن مین دونون برابر چاہیین اور اسی طرح سونے مین دونون برابر ہون اگر وزن مین کوئی بھی زیادہ ہوگا تو وہ سود ہی ف مصابیح مین فضالہؓ سے روایت ہی کہ مین نے خیبر کی فتح مین سونے کی جڑاؤ ہنسلی بارہ اشرفی کو مول لی پھر جب اسکے جواہرات کو اکھاڑا تو سونا اسکا وزن مین بارہ اشرفی سے زیادہ نکلا مین نے یہ حال حضرت سے کہا حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٦٤ خ ابُوهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت ہونے کا وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے

١٦٥ ق ابُوهُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی آؤ بھگت کرے یعنی خندہ پیشانی سے اُس سے ملے مکان مین اُتارے عمدہ کھانا ہو سکے تو کھلاوے اسکا حال اچھی طرح سے پوچھے مہمان داری کا تین دن تک حق ہے آگے اگر کریگا تو ثواب دیگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو اپنے ہمسائے یعنی پڑوسی کی خاطرداری کیا کرے یعنی اُسکا کام کاج کر دے اُسکو ناحق آزردہ نہ کرے اگر وہ اُسکی دیوار پر کڑیان یا چھپر رکھا چاہے تو منع نہ کرے غرض مقدور بھر اسکو رنج نہ دے آرام پہونچا دے اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے یعنی بے فایدہ باتون مین اپنی اوقات ضایع نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیان جنمین نہ دین کا فایدہ ہو نہ دنیا کا اُنکا کہنا اور سننا دونون منع ہین

١٦٦ ق ابُوهُرَيْرَةَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کسی پر رحم نکریگا تو اُسپر خدا رحم نکریگا ف ایک بار حضرت نے امام حسنؓ کو پیار سے چوما تو ایک آدمی نے حضرت سے کہا کہ میرے دس بیٹے ہین مین کسیکو اسطرح پیار نہین کرتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ جو لڑکون پر رحم نہ کرے اور بڈھون کا ادب کرے وہ ہمارے گروہ مین نہین

١٦٧ ق عُمَرُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دنیا مین ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت مین نہ پہنیگا ف ریشمی کپڑا جسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہون جیسے اطلس اور کمخاب اور تافتہ سو عورتون کو درست ہی اور مردون پر حرام لیکن بقدر سنجاف کی درست ہی اور جسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا تو وہ مردون کو بھی حرام نہین جیسے مشروع اور عکس اسکا حرام ہے

١٦٨ م بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَهُوَ كَمَنْ غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَدَمِهِ مسلم مین بریدہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نردشیر کھیلا سو ویسا ہی جسنے اپنا ہاتھ ڈبویا سوئر کے گوشت اور خون مین ف نردشیر ایک کھیل ہے چوسر کی طرح سو حرام ہی خواہ کچھ بدی یا نہ بدی اسی طرح سب کھیل منع ہین کہ اُن مین ناحق مال ضایع ہوتا ہی یا اوقات

١٦٩ م جَابِرٌ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملا یعنی مرتے دم تک خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک جانتا تھا وہ بہشت مین جاوے گا اور جو مرتے دم تک کسی چیز کو خدا کا شریک جانا کیا تو وہ دوزخ مین پڑے گا یعنی جو خدا ہی کو مالک جانیگا وہ بہشتی ہی اور جو خدا کے سوای کسی اور کو بھی نفع ضرر کا مالک سمجھا کیا وہ مشرک دوزخی ہے حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ بہشت اور دوزخ مین جانے کے کیا کیا سبب ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

١٧٠ م جَابِرٌ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو دو جوتی میسر نہون تو دو موزے پہنے

اور جسکو تہ بند میسر نہو پائجامہ پہنے **ف** یہ حاجیون کو فرمایا کہ جو احرام باندھے تو موزہ اور پائجامہ نہ پہنے اور جسکو نہ میسر ہو تو ناچاری مین درست ہے لیکن موزی کو

۱۷۱ اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پشت پا کھلجائے **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو روزے مین بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتین نچھوڑے اور اُسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اُسکے کھانے پینے چھوڑنے کی کچھ پروا نہین **ف** یعنی روزہ رکھنے سے یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر و باطن پاک ہو اور جب واہی تباہی قول فعل کرتا رہا تو کھانے پینے کی چھوڑ دینے سے وہ غرض

۱۷۲ حاصل نہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف **خ** اَبُوْذَرٍّ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو میری اُمت سے اس طرح پر مریگا کہ خدا کے ساتھ کسیکو ساجھی نجانتا ہو تو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ حرام کاری اور چوری کی ہو **ف** یعنی مسلمان اگرچہ گنہگار ہو لیکن ایمان کی برکت سے ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا یا بعد سزا کے بہشت مین جاویگا یا بے سزا خدا کے فضل سے بہشت پاویگا

۱۷۳ **ف** بہر صورت نجات ہو خاتمہ بخیر چاہیے **ق** عَائِشَةُ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ مرجاوے اور اُسپر روزے ہون قضا نکرسکا ہو تو اُسکی طرف سے اُسکا وارث روزہ رکھے **ف** امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے اور امام اعظمؒ کے مذہب مین ہر روزہ

۱۷۴ کے بدلے صدقہ فطر کے برابر وارث مُردے کی طرف سے ادا کرے چنانچہ امام اعظمؒ کی اور حدیث دلیل ہے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِغَزْوٍ مَّاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اُسنے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین لڑنے کی اپنی نیت کی تو وہ منافقون کے وتیرے پر مرا **ف** یعنی جو سچا مسلمان ہے تو وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافر دشمن اللہ کی واسطے لڑیگا اور اگر سامان نہوگا تو

۱۷۵ دل مین البتہ اُسکا قصد رکھیگا اور جو دل مین بھی جہاد کا کبھی خیال نکریگا تو معلوم ہوا کہ منافقون کی طرح اُسکا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہین **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اسی حالت پر کہ وہ پکارتا تھا اللہ کے سوائے کسی اور کو اُسکا شریک جانکر تو وہ دوزخ مین گیا **ف** یعنی جو خدا کے سوائے کسی اور کو بھی اس عالم کا مالک جانے اور اُسکو نفع یا ضرر کا

۱۷۶ مختار سمجھے وہ مشرک مقرر دوزخی ہے **م** عُثْمَانُ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرگیا اس حالت پر کہ وہ جانتا تھا کہ بیشک یہ بات ہے کہ خدا کے سوائے کوئی نہین جہان کا مالک لائق بندگی اور پوجنے کے وہ بہشت مین گیا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے مین جو اکثر عوام خلقت مُنھ سے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین اور بتون کو پوجتے ہین اولیاؤن کی قبرون کو سجدہ کرتے ہین مصیبت مین اُنکو نفع و ضرر کا مختار جانکر پکارتے ہین وہ مشرک ہین پورے مسلمان نہین اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین صاف فرمادیا کہ جو دل سے سوائے خدا کے کسیکو مالک پوجنے کے لائق نسمجھے وہ بہشتی مسلمان ہے اور یہ نہین کہ زبان سے تو کلمہ توحید کہین اور مسلمانی کا دم مارین پھر شرک بھی کرین تو لازم ہے مسلمان کو

۱۷۷ کہ جیسا زبان سے کہے ویسا دل مین عقیدہ رکھے ویساہی کیا کرے تب محمدی مسلمان ہو **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنْ مَّنَحَ مَنِيْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَا وَغَبُوْقِهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو دودھار اونٹنی یا گائے یا بکری کسیکو دودھ پینے کو عاریت دیگا تو ہر روز اُسکے

۱۷۸ صبح و شام کے دودھ سے دو صدقے کا ثواب دینے والے کو ہوا کرے گا **م** عُمَرُ مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے رات کے وظیفے سے سوگیا یعنی سب وظیفہ نیند کے سبب سے قضا ہوا یا تھوڑا پھر اُسنے صبح سے ظہر تک کسی وقت پڑھ لیا تو اُسکا ثواب ویسا لکھا جائیگا جیسا رات کا **ف** یعنی اُس وقت مین کرنے سے اُسکا ثواب گھٹے گا

۱۷۹ پورا ملیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا پڑھنے کو یہی وقت بہتر ہے **خ** عَائِشَةُ مَنْ نَّذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اُسکو ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کی گناہ کی سو اُسکو نکرے **ف** یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اُسکا ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کی نذر اور منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے نہ بولنا دعوت قبول نکرنا قبرون پر جھنڈے نشان چڑھانا وہان چراغان کرنا پیر شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکون کو فقیر بنانا تعزیے کے سامنے رات بھر لیکے لوٹنے کھڑے رہنا

معمول بجا لانا اسی طرح او خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہین اول توان کامون کی منت نہ مانے اور اگر انکی منت مانی ہو تو بھی اسکا ادا کرنا ہرگز جائز نہیں خ خولۃ

بنت حکیم من نزل منزلا ثم قال اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک مسلم مین خولہ بنت حکیم سے روایت

ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اترے کسی منزل پر پھر پڑھے اعوذ سے خلق تک تو اس منزل مین کوئی چیز اسکو ضرر نہ کریگی جب تک وہان سے کوچ کرے اعوذ کے معنی یہ ہین

مین پناہ مانگتا ہون پورے خدا کے کلام سے جو کامل ہے ہر شے کی برائی سے جو اسنے پیدا کی ف یہ ثابت ہوا کہ ایک شخص نے حضرت سے عرض کیا کہ مجھے بچھو نے کاٹا تب حضرت

نے یہ فرمایا ق ابو ہریرۃ من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کہ جو روزہ دار بھولے سے کچھ کھا گیا یا پی گیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرے یعنی روزہ نہین گیا خدا نے اسکو کھلایا پلایا ف یعنی خدا نے اسکی عادت کی روزہ بھی باقی

رہا بھی بھول سبحان اللہ کیا کرم ہے بھولے چوکے کو نہین پکڑتا ق عائشۃ من نوقش الحساب عذب بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا

کہ جسکے حساب مین جھگڑا پڑا اسپر عذاب ہوا ف حضرت نے بار فرمایا کہ خدا جس سے حساب کیا وہ عذاب مین گرفتار ہوا تو حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا

قرآن مین فرماتا ہے کہ جن نیک لوگون کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین ہونگے انسے بھی آسان حساب لیگا اور آپ فرماتے ہین جسکا حساب ہوا حضرت نے فرمایا کہ انکو تو نامہ اعمال

دکھلا کر چھوڑ دیا جاویگا انسے کچھ پوچھا نہ جاویگا کہ جسکے حساب مین جھگڑا پڑا یعنے فلانا کام کیون کیا تھا اور فلانا کام کیون نہ کیا تو وہ آفت مین پڑا یعنے اسکا بال بال

باقی تقصیر کا جواب دہی کرنا آئی ہے حضرت نے حساب مین جھگڑا یعنی ایکبار سے پاک ہوا ہے ق عمر المیت یعذب ببکاء اہلہ علیہ بخاری و مسلم

روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جس مردے پر نوحہ ہوا تو اسپر عذاب ہوتا ہے نوحہ کے سبب ف عرب کی عادت تھی کہ مرتے وقت وصیت کرتے تھے کہ ہمکو خوب رونا

اور بیان کرنا اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ نوحہ سے عذاب ہوتا ہے یعنی جس نوحہ کی میت وصیت کر جاوے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ جسکے خاندان مین نوحہ کرنے

رونے کی عادت ہو اور وہ منع نہ کر جاوے تو انکے مرنے کے بعد جو اسپر نوحہ ہوگا تو اسپر اسکا عذاب ہوگا اس سبب سے کہ وہ منع کرنے پر قادر تھا کیون نہ منع کر گیا اور اگر بعد اسکے

منع کرجانے کے لوگ نہ مانین گے تو اسکا کچھ قصور نہین اسواسطے کہ خدا عادل ہے ایک کا گناہ دوسرے کی گردن پر نہین ڈالتا ق جریر من یحرم الرفق یحرم الخیر

مسلم مین جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نرمی سے بے نصیب ہوا وہ سب خوبیون سے بے نصیب ہوا ف یعنی مسلمان کو لازم ہے کہ نرمی اختیار کرے اور اگر

کوئی سختی بھی کرے تو وہ بھی نہین جو ہر بات مین سختی کرے وہ آدمی نہین ہے ہم ابو ہریرۃ من یدخل الجنۃ ینعم لا یبأس لا تبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ مسلم مین ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہشت مین جاویگا چین کریگا غم نہ دیکھیگا کبھی اسکے کپڑے نہ میلے ہونگے اور جوانی اسکی ختم نہ ہوگی بڈھا کبھی نہ ہوگا ق ابو ہریرۃ

من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا خیر اور بہتری کیا چاہتا ہے تو اسپر مصیبت ڈالتا ہے ف

مسلمان کو لازم ہے کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اسکو خدا کا کرم جانے کہ مصیبت سے گناہ معاف ہوتے ہین درجے بلند ہوتے ہین اور خدا

یاد آتا ہے آرام مین اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہے اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق مین بہتر نہ ہوتی تو خدا اپنے پیغمبرون اور نیک بندون پر نہ ڈالتا مصیبت مسلمان

کے حق مین اکسیر ہے سونے چاندی کو جو کھرا کیا چاہتے ہین تو اسکو آگ سے گلاتے ہین لیکن اس مصیبت سے خدا کی شکایت نہ کرے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور

اسکا گھر ق ابو ھریرۃ من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ خدا نیکی کیا چاہتا ہو تو اسکو

دین مین سمجھ دیتا ہے شریعت کا بھید اسپر کھولتا ہے ھم ابو ھریرۃ من یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ

واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ وفی روایۃ القضاعی ومن ستر علی اخیہ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو محتاج قرضدار

پر آسانی کریگا تو خدا اسپر دین اور دنیا مین آسانی کریگا اور جو مسلمان کو کپڑا پہناویگا یا اسکے عیب چھپاویگا خدا اسکے عیب دین و دنیا مین چھپاویگا اور خدا بندے کی مدد پر ہے جب تک

بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے اور قضاعی کی روایت مین بجائے ستر مسلما کے ستر علی اخیہ آیا ہے لیکن دونون عبارت کا مطلب ایک ہے لفظ کا فرق ہے ھم جابر من

یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ٹیلے پر چڑھ جاویگا جسکا نام ثنیۃ المرار

ہے اسکے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے گناہ بنی اسرائیل کے گھٹائے گئے ف حضرت ایکبار مدینہ سے مکے کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جس کا ثنیۃ المرار نام تھا

وہان کافر مسلمانون کے مارنے کے واسطے چھپے بیٹھے تھے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ جو اس ٹیلے پر کافرونکے دھمکانے کے واسطے چڑھ جاویگا اُسکے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اُس پر چڑھ گئے بنی اسرائیل حضرت یعقوبؑ کی اولاد جو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھی اُنکو حکم ہوا تھا کہ کافرونکے شہر کے دروازے مین داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہون اُسی قصے کو حضرتؐ نے یہان یاد فرمایا **وَمِنَ الْاِسْتِفْہَامِیَّۃِ** یہان سے وہ حدیثین شروع ہوئین جنکے سر پر مَنْ استفہامیہ ہے یعنی پوچھنے کی لفظ

۱۹۰ **ھم** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ مَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے اصحابؓ سے فرمایا کہ تم لوگو مین کون آج روزہ دار ہے ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ مین ہون یا رسول اللہ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہے ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ مین پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کس نے آج محتاج کو کھلایا ہے ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ مین پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کس نے آج بیمار کو پوچھا ہے ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ مین پھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس مین چارون کام ایک دن مین جمع ہوے وہ بہشت مین گیا **ف** اس حدیث سے ابو بکر صدیقؓ کا کمال اور بہشتی ہونا ثابت ہوا

۱۹۱ **ق** جَابِرٌ مَنْ رَجُلٌ یَتَقَدَّمُنَا فَیَمْدُرُ الْحَوْضَ فَیَشْرَبُ وَیَسْقِیْنَا **قَالَہٗ** حِیْنَ دَنَا مِنْ مَاءٍ مِنْ مِیَاہِ الْعَرَبِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی مرد ایسا ہے جو ہمسے آگے بڑھ جاوے سو گرداگرد ڈھیلے چن کر حوض بناوے پھر آپ پانی پیے اور ہمکو پلاوے یہ حضرتؐ نے فرمایا تھا جب عرب کے ایک پانی کے پاس پہونچے تھے **ف** حضرتؐ ایکبار لڑائی کرکے پھرے تھے ایک منزل پر پانی کم تھا اُبل کر بہہ جاتا تھا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی آگے جاوے اور ڈھیلے باندھ کر حوض بناوے تو پانی اُسمین جمع ہو چنانچہ ایک آدمی نے ویسا ہی کیا پھر حضرتؐ نے اُسمین وضو کیا اُسکی برکت سے پانی بہت ہو گیا سارے لشکر کا کام نکلا

م سَلَمَۃُ بْنُ الْاَکْوَعِ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ یَعْنِیْ عَیْنًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوا ابْنُ الْاَکْوَعِ قَالَ لَہٗ سَلَبُہٗ اَجْمَعُ مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے پوچھا کہ کس نے اس آدمی کو مار ڈالا یعنی کافرونکے جاسوس کو لوگون نے کہا سلمہ نے مارا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکا تمام اسباب سلمہ کا ہے **ف** سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہوازن ایک کافرونکی قوم تھی حضرتؐ سے دغا کی تھی اور لڑتی تھے ایک روز انکا جاسوس خبر لینے کو حضرتؐ کے لشکر مین آیا لوگون کے ساتھ کھانا کھا کر سب حال دریافت کرکے اپنے اونٹ پر سوار ہوکے بھاگا مین نے اُسکو دوڑ کر پکڑا اور تلوار سے اُسکو مار کر اونٹ کو مع اسباب لے آیا تب حضرتؐ نے اُسکا سب اسباب مجکو دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافر مسلمانونکے ملک مین بے امان آوے تو اُسکا قتل کرنا درست ہے

۱۹۲ **ق** جَابِرٌ مَنْ لِکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّہٗ قَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے بیشک اُسنے بہت رنج دیا ہے اللہ اور اُسکے رسولؐ کو **ف** کعب بن اشرف یہودیونکا سردار تھا اور شاعر تھا حضرتؐ کی اور حضرتؐ کے اصحابؓ کی ہجو کرتا تھا کافرونکو حضرتؐ کے ساتھ لڑنے کے واسطے جوش دلاتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے اُسکے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہؓ اور چند اصحابؓ اُسکے قلعے مین جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اُسکو دم دیکر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہؓ نے اُسکا سر کاٹ کر حضرتؐ کے پاس لا ڈالا حضرتؐ بہت خوش ہوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ اور رسولؐ کو بُرا کہے اُسکا قتل کرنا واجب ہے

۱۹۳ **م** اَنَسٌ مَنْ یَّاْخُذُ مِنِّیْ ھٰذَا فَمَنْ یَّاْخُذُہٗ بِحَقِّہٖ یَعْنِیْ سَیْفًا فَاَخَذَہٗ اَبُوْ دُجَانَۃَ **قَالَہٗ** یَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کون مجھسے یہ تلوار لے گا سو اسکو وہ لیوے جو اسکا حق ادا کرے یعنی خوب لڑے پھر اُس تلوار کو ابو دُجانہ نے لیا یہ حضرتؐ نے جنگ اُحد مین فرمایا تھا **ف** جب اُحد مین لڑائی سخت پڑی تو حضرتؐ نے ایک تلوار ہاتھ مین لی اور فرمایا کہ یہ تلوار کون لیگا سب لوگون نے ہاتھ پھیلائے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو وہ لیوے جو خوب گھس کر لڑے تب ابو دُجانہؓ نے حضرتؐ سے لیکر دونون صفون کے اندر پیترے بدلے اور اکڑنے لگا حضرتؐ نے فرمایا کہ اس چال کو خدا سوا جہاد کے اور کہین دوست نہین رکھتا پھر ابو دُجانہؓ نے خوب تلوار کی یہان تک کہ لڑائی آخر ہوئی

۱۹۴ **م** اَنَسٌ مَنْ یَّرُدُّھُمْ عَنَّا وَلَہُ الْجَنَّۃُ **قَالَہٗ** سَبْعَ مَرَّاتٍ یَوْمَ اُحُدٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ کون ہے جو کافرونکو ہمارے اوپر سے ہٹاوے اور اُسکے واسطے جنت ہے یہ حضرتؐ نے سات بار فرمایا جنگ اُحد مین **ف** اُحد ایک پہاڑ ہے مدینے سے تین کوس وہان حضرتؐ سے لڑائی ہوئی مشرکین تین ہزار تھے حضرتؐ کا لشکر ایک ہزار تھا حضرتؐ نے پچاس تیر اندازون کا عبداللہ بن جبیرؓ کو سردار کیا اور پہاڑ کی گھاٹی پر اُنکو مقرر کیا اور فرمایا کہ کچھ ہو تم یہان سے نہ ہٹیو پھر لڑائی ہونے لگی تو حضرتؐ کی فتح ہوئی لوگ کافرونکا اسباب لوٹنے لگے تیر اندازون نے بھی ارادہ لوٹنے کا کیا

عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کہ ہمکو یہاں سے ہلنے کا حکم نہیں لوگوں نے نمانا لوٹ میں پڑے ناکا خالی ہو گیا خالد بن ولید اسوقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے اسی ناکے سے لشکر اسلام
پر گھس پڑے لڑائی بگڑ گئی حضرت پر کافروں کا ہجوم ہوا پیشانی اور رخسار مبارک زخمی ہوا گلے دانتوں پر پتھر لگا گر گئے اسوقت حضرت نے فرمایا کہ جو ہمارے اوپر سے کافروں کو
ہٹاوے وہ بہشت پاوے ایک صحابی نکلے اور کافروں سے لڑکر شہید ہوے پھر کافروں کا ہجوم ہوا پھر حضرت نے فرمایا کہ جو انکو ہٹاوے وہ بہشت پاوے دوسرے صحابی نکلے اور لڑکر شہید ہوے
۱۹۶ اسی طرح سات بار حضرت نے فرمایا تو سات صحابی شہید ہوے اور لڑائی آخر ہو گئی یہ قسمت انکی جو حضرت پر فدا ہوے خ عُثْمَانُ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَكُونُ دَلْوُهُ
فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بخاری میں حضرت عثمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے کہ رومہ کے کوئیں کو مول لیوے پھر اسکا ڈول اس کوئیں میں ایسا ہو جیسا اور
مسلمانوں کے ڈول یعنی مول لیکر اسکو خدا کی راہ میں وقف کردے اپنی ملکیت میں نرکھے ف حضرت جب مکے سے مدینے میں آئے تو وہاں سوائے ایک کوئیں کے میٹھا پانی
نتھا سو وہ کنواں بگڑ گیا تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اس کوئیں کو صاف کرادے اسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان نے اپنا مال لگا کر اسکو صاف کروایا پھر جب ملیا رہا تو
کافروں نے مسلمانوں کو پانی بھرنے سے روکا تب حضرت نے اسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھ ہزار درم اور ایک روایت میں پینتیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی
۱۹۷ راہ میں اسکو وقف کردیا ق أَنَسٌ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ قَالَهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کون ہے جو دیکھ آوے ابوجہل کو کہ اسنے کیا کیا یعنی حقیقت اسکی کیا ہے یہ فرمایا جس دن جنگ بدر ہوئی تھی پھر خبر لینے کو عبداللہ بن مسعود گئے ف بدر ایک کوئیں کا
نام تھا مدینے سے تین منزل دوسرے سال ہجری کے اول اول اسلام کی لڑائی وہاں ہوئی مشرکین مکہ ساڑھے نو سو تھے اور حضرت کے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے جب کافروں کو
شکست ہوئی تب حضرت نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لاوے تو عبداللہ بن مسعود اس واسطے گئے دیکھا کہ زخمی پڑا ہے مرنے کے قریب ہے پھر عبداللہ نے اسکی داڑھی پکڑ کے ہلائی
اسنے پوچھا کہ کس کی فتح ہوئی انھوں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول کی پھر اسکا سر کاٹ کے حضرت کے سامنے لا ڈالا حضرت شکر الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ امت کا فرعون تھا

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي إِنَّ

۱۹۸ دوسرے باب میں وہ حدیثیں ہیں جنکے شروع میں اِنَّ آیا ہے خ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ
وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ كَانَ يَقُولُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِينَ كَانَ يُعَوِّذُهُمَا بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت جب امام حسن اور
امام حسین رضی اللہ عنہما کیواسطے پناہ مانگتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے باپ یعنی حضرت ابراہیم اسی طرح حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق کے واسطے پناہ مانگا کرتے تھے کہ پناہ مانگتا ہوں
۱۹۹ میں بوسیلے اللہ کے کلام کے جسکی پوری تاثیر ہے ہر ایک شیطان سے اور ہر ایک کاٹنے والے کیڑے سے اور ہر ایک بری نظر سے م ابْنُ عُمَرَ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ
الرَّجُلُ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ الْأَبُ مسلم میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہتر نیکوکاری اور نہایت سعادتمندی یہ ہے
۲۰۰ کہ آدمی اپنے باپ کے آشنا دوستوں کے ساتھ سلوک کرے باپ کے مرجانے کے بعد یا اسکی غیبت میں م أَنَسٌ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ
تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ابراہیم میرا بیٹا ہے شیرخوارگی میں مر گیا اور اسکے واسطے دو دائیاں ہیں بہشت میں
دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہیں ف حضرت ابراہیم آٹھویں سال ہجری کے حضرت کی حرم سے جنکا ماریہ قبطیہ نام تھا پیدا ہوئے اور اٹھارہ مہینے کے ہوکر
مر گئے شاید کوئی شبہہ کرتا کہ پیغمبر کا بیٹا حرم سے کیسا تو اس واسطے حضرت نے فرمایا کہ وہ مقرر میرا بیٹا ہے اور خدا کے نزدیک اسکا ایسا رتبہ ہے کہ بہشت میں اسکو دائیاں دودھ
۲۰۱ پلاتی ہیں خ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ يَرَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ
باپ کو دیکھیں گے کہ اسپر خاک دھول پڑی ہے اور سیاہی اسکو لپٹی ہے ف بخاری میں اسکا پورا قصہ یوں ہے کہ جب قیامت میں حضرت ابراہیم اپنے باپ کو جسکا آزر نام تھا
عذاب میں گرفتار دیکھیں گے تو کہیں گے کیوں میں نے کہا تھا کہ بت پرستی نکر میرا کہنا مان تو نے نہ مانا آزر کہیگا جو ہوا سو ہوا اب میں تمہارا کہنا مانونگا تب حضرت
ابراہیم جناب الٰہی میں عرض کرینگے کہ اے میرے رب تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ میں تجھکو قیامت میں فضیحت نکرونگا اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے باپ کا
یہ حال ہے خدا فرمائیگا کہ میں بہشت کو کافروں پر حرام کرچکا یعنی یہ ممکن نہیں کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت میں جاوے پھر حضرت ابراہیم کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤں
کے تلے دیکھو تو وہ دیکھیں گے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہو گیا پھر فرشتے اسکے پاؤں کو پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دینگے یعنی تبدیل صورت سے عار دور ہوجاویگی کہ کوئی

اسکو پہچانیگا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بغیر ایمان کے ناتا رشتہ کچھ کام نہ آویگا سبحان اللہ جسکا ابراہیم خلیل اللہ سا بیٹا ہو وہ دوزخ مین پڑے ق عَائِشَةُ اِنَّ ٢٠٢
اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب لوگون مین سے زیادہ تر دشمن وہ ہے کہ جھگڑالو ہے

م جَابِرٌ اِنَّ اِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ ٢٠٣
شَيْئًا ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ فَيَقُولُ نِعْمَ اَنْتَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر
شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکرونکو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہے سو اس کو مرتبے مین زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان
اُن مین سے آکر کہتا ہے کہ مین نے فلانا فلانا کام کیا یعنے فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے کہ تونے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہے کہ مین نے
فلانے کو نہ چھوڑا یہان تک کہ جدائی ڈالی آدمی مین اور اسکی جورو مین تو اسکو اپنے پاس کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہان تونے بڑا کام کیا ہے تو میرا بہت پیارا ہے ف جورو خاوند
کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام کی ہوئی تو بے برکتی پھیلی اس واسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند ہے مسلمانونکو
اسمین احتیاط لازم ہے ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اسکے مانند کوئی اور بات منھ سے نکل جاوے اور پھر اولاد حرام کی پیدا ہو ق اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ اِنَّ اَبْوَابَ ٢٠٤
الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت کے دروازے تلوارونکی چھاؤن تلے ہین ف
یہ راہ خدا مین لڑنے والون کو اور شہیدونکو بشارت ہے کہ غلبۂ دین کے واسطے راہ خدا مین اپنی جان قربان کرتے ہین کیونکہ بہشت پاوینگے م اَنَسٌ اِنَّ ٢٠٥
اَبِي وَاَبَاكَ فِي النَّارِ قَالَهُ لِرَجُلٍ سَاَلَهُ اَيْنَ اَبِي مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دوزخ مین ہے ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ
کہان ہے تب حضرتؐ نے یہ فرمایا ف اس آدمی کو پہلے فرمایا تھا کہ تیرا باپ دوزخ مین ہے جب وہ غمگین ہو کر چلا تو حضرتؐ نے اسکو بلا کر فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا دونون دوزخ
مین ہین تاکہ اسکے دل کو تسلی ہو یعنی تاکہ وہ یون سمجھے جب پیغمبر کے باپ کا یہ حال ہوا تو مین کیا چیز ہون سبحان اللہ کیا اخلاق تھے حضرتؐ مین اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ کافرونکو مغفرت نہین بعضی احادیث مین آیا ہے کہ حضرتؐ کی خاطر سے حضرتؐ کے والدین کو حق تعالیٰ نے پھر زندہ کیا سو وہ ایمان لائے لیکن
محدثین کے نزدیک وہ احادیث معتمد نہین واللہ اعلم ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ٢٠٦
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے نامون مین بہت پیارا نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے ف یہ نام مقبول اسواسطے ہوئے کہ ان نامون مین بندگی اور خدا کی خداوندی
کا اقرار ہے اور عبدالنبی بندہ علی مدار بخش نام رکھنا ہرگز درست نہین خدا کی بندگی چھوڑ کے بندونکا بندہ ہونا ایمان دار کو لائق نہین م اَبُو ذَرٍّ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ ٢٠٧
اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہت پیارا کلام بندونکا خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے یعنے پاکی ہے خدا کو
خوبیونکے ساتھ ف کمال ہر چیز کا دو بات پر موقوف ہے ایک تو سب عیبون سے پاک ہونا دوسرے سب خوبیونکے ساتھ ہونا تو جب آدمی نے سبحان اللہ کہا تو اسکو سب
عیبون سے پاک جانا یعنی کبھی اسکو موت اور زوال نہین کھاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تھکتا نہین کسی سے ڈرتا نہین کسی کا محتاج نہین کوئی اسکا مددگار نہین
اور جب الحمد للہ کہا تو اسکو سب خوبیون سے سراہا یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہے سب چیز جانتا ہے ہر چیز کر سکتا ہے جہان کا تھامنے والا ہے جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے تو جسنے
سبحان اللہ وبحمدہ کہا تو وہ خدا کو خوب سمجھا اس واسطے خدا کے نزدیک یہ کلام بہت پیارا ہے اور اسکے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے چنانچہ پہلے باب مین گذرا کہ جو اسکو سو بار
صبح و شام پڑھے کا قیامت مین اس سے کوئی افضل نہوگا ق اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ٢٠٨
فَاِنْ وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک جب تم مین سے
کوئی نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اسکے پاس آتا ہے پھر اسپر دھوکا ڈال دیتا ہے یہان تک کہ اسکو نہین یاد رہتا کہ کے رکعتین پڑھین تو جسکو ایسا دھوکا پڑے
وہ بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کرے ق ابْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً ٢٠٩
مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا اِلٰهَ
غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ

اَحَدَکُم لَیَعمَلُ بِعَمَلِ اَھلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُونَ بَینَہٗ وَبَینَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسبِقُ عَلَیہِ الکِتَابُ فَیَعمَلُ بِعَمَلِ اَھلِ الجَنَّۃِ فَیَدخُلُھَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر ایک آدمی کا نطفہ اُس کی ماں کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہی پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہوجاتا ہی پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہی پھر خدا اُس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اُس مین روح پھونکتا ہی اور چار باتوں کا اُس کو حکم ہوتا ہے کہ اُسکی روزی لکھتا ہی یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اُسکی عمر لکھتا ہی کہ کتنا جیے گا اور اُس کے عمل لکھتا ہی کہ کیا کیا کرے گا اور یہ لکھتا ہی کہ نیکبخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کھاتا ہون اُسکی کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ اُس مین اور بہشت مین ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہی یعنی بہت قریب ہوجاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اُس پر غالب ہوجاتا ہی سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر دوزخ مین جاتا ہی اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہی یہان تک کہ دوزخ مین اور اُس مین سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہین رہتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب ہوتا ہی سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت مین جاتا ہی **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہی عوام لوگ اس کا مطلب نہ سمجھین تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتے اس کے بوجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہے کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی جانیا شاید کہ مرتے وقت اُس کا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہین کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی مین عیش کر لیا چاہیے ضعیفی مین توبہ کر لین گے سو یہ شیطان نے اُنکو دھوکا دیا ہی اس واسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سے یقین ہوا شاید جوانی مین موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اُسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہین اس واسطے کہ شاید ہمین نفس نفس واپسین ہو دے الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین **ح** اِبنِ عَبَّاسٍ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذتُم عَلَیہِ اَجرًا کِتَابُ اللّٰہِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جن کامون پر تم مزدوری لیتے ہو تو قرآن کی مزدوری لینا اُن سے زیادہ تر لائق ہے **ف** حضرت کے اصحابؓ ایک گانون مین گئے کسی نے اُنکی ضیافت نہ کی اُن کے زمیندار کو سانپ نے کاٹا جھاڑ پھونک بہتیری کی آرام نہوا تو وہ لوگ اصحاب کے پاس آئے کہ تم مین کسی کو منتر آتا ہو تو اُسکو جھاڑے ابو سعید خدری صحابی نے کہا کہ ہان ہمکو منتر آتا ہی بغیر کچھ لیے ہم نہ پڑھین گے تمنے ہماری ضیافت نکی تیس بکریون کا وعدہ ٹھہرا ابو سعیدؓ نے الحمد اُسپر پڑھی وہ فوراً اچھا ہوگیا تیس بکریان لے آئے بعضے اصحابؓ نے اُنکے کھانے مین تامل کیا اور قرآن پر محنت لینا درست نجانا حضرت کے روبرو یہ سب قصہ کہا حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا قرآن پر مزدوری لینا زیادہ تر درست ہی اُن بکریون مین ہمارا بھی حصہ لگاؤ پھر حضرت نے فرمایا کہ تمکو بھلا معلوم ہوگیا کہ الحمد سانپ کا منتر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہی اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا اور پچھلے حنفی مذہبون کا **م** عِمرَانُ بنُ حُصَینٍ وَجَابِرٌ اِنَّ اَخَاکُم قَد مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَیہِ مسلم مین عمران بن حصینؓ اور جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے اصحابؓ سے فرمایا کہ آج تمہارا بھائی مرگیا اُٹھو اُسکے جنازے کی نماز پڑھو **ف** ملک حبش کا بادشاہ نجاشی نصرانی مذہب اور انجیل کا عالم تھا مسلمانون سے حضرت کا حال دریافت کرکے قرآن سنکر حضرت کا دیکھے ایمان لایا مسلمانون کے ساتھ بہت سلوک کیا کرتا تھا جس دن وہ حبش مین مرگیا اُسی دن حضرت نے مدینہ مین خبر دی اور یہ حدیث فرمائی پھر عیدگاہ مین صف باندھکر اُس کی نماز پڑھی معجزہ ہی حضرت کا کہ دور کی خبر دی اور مطابق پڑی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب پر نماز پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا حنفی مذہب کہتے ہین کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی شاید زمین طے ہوگئی ہو اور دور نزدیک ہوگیا ہو اور نکو غائب پر نماز پڑھنا درست نہین **م** اَبُو ھُرَیرَۃَ اِنَّ اَخنَعَ اسمٍ عِندَ اللّٰہِ رَجُلٌ تَسَمّٰی مَلِکَ الاَملَاکِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بڑا کمبخت نام خدا کے نزدیک اُس مرد کا نام ہی جسنے شاہنشاہ اپنا نام رکھا **ف** سب بادشاہون کا بادشاہ خدا ہی بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہے کہ شاہنشاہ کہلاوے **ق** اَنَسٌ اِنَّ اِخوَانَکُم قَد قُتِلُوا وَاِنَّھُم قَالُوا اللّٰھُمَّ بَلِّغ عَنَّا نَبِیَّنَا اَنَّا قَد لَقِینَاکَ فَرَضِیتَ عَنَّا وَرَضِینَا عَنکَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اصحابؓ سے کہ تمہارے بھائی مارے گئے شہید ہوئے اُن لوگون نے وہان خدا سے عرض کی کہ خداوندا ہماری طرف سے ہمارے پیغمبر کو یہ پیغام پہونچا دے کہ ہم تجھسے ملے سو تو ہم سے راضی ہوا اور ہم تجھسے راضی ہوئے **ف** کافرون کا ایک گروہ حضرت کے پاس آیا اور جھوٹا اسلام لایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ کچھ اصحاب کو بھیجیے کہ ہمکو قرآن سکھاوین حضرت نے ستر قاری قرآن کے جو رات بھر نماز پڑھا کرتے اور دن کو لکڑیان لاکر بیچتے آپ کھاتے اور محتاجون کو کھلاتے تھے انکے ساتھ کیے اُن کافرون نے راہ مین دغا سے اُنکو شہید کیا شہیدون نے بعد شہادت کے خدا سے عرض کیا کہ ہماری خبر حضرت کو پہونچا دے تو جبرئیلؑ نے یہ قصہ حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث

٢١٤ اپنے اصحابؓ سے فرمائی اور چالیس روز اُن کافرون پر بددعا کی ق جابرؓ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَىٰ اُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ
٢١٥ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بڑا خوف جسکا مجکو اپنی امت پر ڈر لگا ہو قوم لوط کے کام کا یعنی لونڈے بازی کا امت مین بڑا ڈر ہے ف ابوداؤد مین عبداللہ بن عباسؓ سے
٢١٥ روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم اغلام کرتے دیکھو تو دونون کو مار ڈالو م اَبُوسَعِيدٍ اِنَّ اَدْنَىٰ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ
مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا عذاب کی راہ سے کمترین سب دوزخیون سے وہ شخص ہوگا کہ دو آگ کی جوتیان پہنے ہوگا جس سے بھیجا اُبلے گا ہانڈی کی
٢١٦ طرح جوتیون کی گرمی کے سبب ف الٰہی تیری پناہ دوزخ کا کمتر اور ہلکا عذاب یہ ہو سخت عذاب کو اسی پر قیاس کیا چاہیے م اَبُوهُرَيْرَةَ اِنَّ اَدْنَىٰ مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ
مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّىٰ وَيَتَمَنَّىٰ فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ قدر تم لوگون مین کم سے کم بہشتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اُس سے خدا کہیگا کہ اے مانگ جو تیری آرزو ہو سو بندہ مانگے گا پھر دوسری بار مانگے گا پھر خدا
فرمائیگا کہ کیا مانگ چکا بندہ کہیگا کہ ہان مانگ چکا جتنا مجکو مانگنا تھا پھر خدا اُس سے فرمائیگا کہ مینے تجکو دیا جتنا تو نے مانگا بلکہ اُسکے ساتھ اتنا اور بھی ف ادنی بہشتی کا
٢١٧ یہ مرتبہ ہو کہ جتنا مانگے گا اُسکا دونا پاوے گا تو بڑے بڑے مرتبے والون کو خدا ہی جانے کہ کیا کیا کچھ ملیگا م اِبْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ طَيْرٌ خُضْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ
هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْاُقْلِيشِيُّ وَاخْتَصَرَهُ وَالرِّوَايَةُ اِنَّ اَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِي اِلَىٰ تِلْكَ
الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ اَنْ يُسْئَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِي اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ
لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ شہیدونکی روحین سبز چڑیان ہین بہشت کے درختون کے میوے کھاتی ہین
اُقلیشی نے اتنی ہی روایت کی ہے کم کرکے اور پوری روایت یہ ہو کہ مقرر شہیدونکی روحین سبز چڑیون کے پیٹ مین ہین اُنکے واسطے عرش کے نیچے قندیلین لٹکی ہین
کھاتی پھرتی ہین بہشت مین جہان اُنکا جی چاہتا ہو اور رات کو اُن ہی قندیلون مین آکر ٹھہرتی ہین سو اُنکے رب نے اُنکو دیکھا اور فرمایا کہ بھلا کوئی چیز کو تمہارا جی بھی چاہتا
ہو شہیدون نے کہا کس چیز کو ہمارا جی چاہے ہم تو اسی چین مین ہین کہ بہشت مین کھاتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر خدا نے تین بار اسی طرح سے پوچھا جب شہیدون نے
دیکھا کہ بدون کچھ مانگے نہین چھٹتی تو کہا اے رب ہم چاہتے ہین کہ ہماری روحین ہمارے بدنون مین پھر ڈالی جاوین تو ایکبار اور بھی تیری راہ مین مارے جاوین
اور ٹکڑے ٹکڑے ہون پھر جب خدا نے دیکھا کہ اُنکو اب کسی چیز کی ہوس اور آرزو باقی نہین رہی تو پھر اُن سے پوچھنا چھوڑا ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو
کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ یا حضرت قرآن مین حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ شہیدون کو مُردہ مت سمجھو وہ زندہ ہین روزی پاتے ہین خوشیان کر رہے ہین خدا کے فضل سے
سو اس آیت کا کیا مطلب ہو اور شہیدون کا مفصل حال کیونکر ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ روح کو فنا نہین
بدن کے مرنے سے روح نہین مرتی دوسرے یہ کہ شہید مرتے ہی بہشت مین داخل ہوتے ہین اور زندونکی طرح کھاتے پیتے اور اورون کو یہ مرتبہ حاصل نہین کہ وہ
قیامت مین بعد حساب کتاب کے بہشت مین جاوینگے تیسرے یہ کہ بہشت بالفعل موجود ہو اور یہی مذہب ہو اہل سنت کا چوتھے یہ کہ بعد پیغمبرون کے شہیدون کے
٢١٨ نہایت بڑے رتبے ہین م ثَوْبَانُ اِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ اَهْلِي مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا نام محمد ہو جو میرے لوگون نے
میرا نام رکھا ہو ف ثوبانؓ سے روایت ہو کہ مین حضرت کے پاس کھڑا تھا ایک یہودی ان کا عالم آیا اُسنے کہا السلام علیک یا محمد مین نے اُسکو دھکیل دیا کہ اے بےادبی سے
نام کیون لیتا ہو یا رسول اللہ کیون نہین کہتا ہو یہ حضرت نے یہ فرمایا کہ میرے لوگون نے میرا یہی نام رکھا ہو یعنی کیا ہوا جو اُسنے میرا نام لیا سبحان اللہ کیا اخلاق تھے
٢١٩ حضرت مین ق اِبْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُونَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
٢٢٠ کہ بیشک سب لوگون سے نہایت سخت عذاب خدا کے نزدیک قیامت مین تصویر بنانے والون کو ہوگا ق عائشہؓ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون کے بنانے والون پر
عذاب ہوگا قیامت کے دن اور اُنکو حکم ہوگا کہ جلاؤ جو بنایا تم نے ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ مین نے ایک چادر مول لی جس پر تصویرین تھین اُس کو

بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت نے جو اُسکو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر مین نہ آئے تو مجکو معلوم ہوا کہ حضرت کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی ہے تب مین نے کہا کہ یا رسول اللہ
مین توبہ کرتی ہون جس چیز سے کہ آپ کو ملال ہے تب حضرت نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہے مین نے کہا کہ مول لی ہے آپ کے تکیے کے واسطے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان مین تصویرین ہون اُس مین جانا مکروہ ہے مسلمانون پر واجب ہے کہ اپنے مکانون مین تصویرین نہ رکھین اور نفیس مباح چیزین کیا کم ہین
جو تصویرون سے مکان کو تماشا بنائیے اور اُسپر خدا کی لعنت بر پائیے ق سعد بن ابی وقاص انَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ ۴۴۱
مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِہٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب مسلمانون مین بڑا گنہگار مسلمان وہ ہے کہ جسنے وہ
بات پوچھی کہ حرام نہ تھی پھر اُسی کے پوچھنے سے حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچھنا دو قسم ہے ایک تو وہ ہے کہ اُسکی حاجت پڑے اور وہ بات معلوم نہین تو دریافت کرنے کے واسطے
پوچھے یہ تو درست ہے بلکہ اسکا حکم ہے کہ دریافت کرے دوسرے یہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہ منع ہے سو اسیکو حضرت نے منع کیا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو
شاید حلال چیز تمھارے بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم گنہگار ہو م عمران بن حصین انَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّۃِ النِّسَاءُ مسلم مین عمران بن حصینؓ سے ۴۴۲
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہشت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین ف یعنی بہشت مین مرد بہت ہین دنیا کی عورتین نہایت کم ہین اس واسطے
کہ عورتون مین دینداری اور عقلمندی کم ہوتی ہے اور خاوندون کا کہنا کم مانتی ہین خ انس انَّ اَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِیْنَۃِ مَا سَلَکْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِیًا اِلَّا وَھُمْ ۴۴۳
مَعَنَا حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کچھ لوگ ہمسے چھوٹ کر مدینے مین رہ گئے تھے پہاڑون کی اونچی نیچی راہ
چلنے مین جو ہمکو ثواب ہوا اُس مین وہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہوئے ناچاری نے اُنکو روکا تھا ف حضرت نے جنگ تبوک کا ارادہ کیا تو چند مسلمانون کے پاس
سواری اور سفر کا سامان نہ تھا وہ حضرت کے ساتھ نہ جاسکے ناچار ہو کر مدینے مین رہ گئے جب حضرت وہان سے پھرے تب راہ مین یہ حدیث فرمائی یعنی اس سفر کی
تکلیف مین جتنا ہمارے ساتھیون کو ثواب ہوا اُنکو بھی ہوا اس واسطے کہ وہ دل سے ساتھ تھے اگرچہ ناچاری سے ظاہر مین چھوٹ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھی
نیت کو دین مین بڑا دخل ہے ق ابو موسیٰ انَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ بِالْمَدِیْنَۃِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَھُمْ فِیْ ۴۴۴
ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَیْنَھُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِیَّۃِ فَھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ
جب لڑائی مین محتاج ہو جاتے ہین یا مدینے مین اُنکے جورو لڑکون کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو ایک کپڑے مین جو اُنکے پاس ہوتا ہے یکجا کرتے ہین پھر ایک برتن سے آپس مین
برابر برابر بانٹتے ہین سو وہ میرے طور پر ہین مین اُن سے راضی ہون ف اشعری ایک یمن کی قوم ہے جن مین ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین اُنکی یہ حضرت نے
عادت بیان کرکے پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین خ ابو ذر انَّ الْاَکْثَرِیْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا بخاری مین ۴۴۵
ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بہت مالدار ہین وہی قیامت مین ثواب سے مفلس ہین پر جسنے مال کو خرچ کیا اسطرح اور اسطرح اور اسطرح یعنے داہنے اور بائین
اور آگے سب طرف خرچ دیا ف یعنی جس مالدار نے راہ خدا مین خوب دیا وہ البتہ بہت ثواب پاوے گا اور جسنے بخیلی کی اور مال کو دبا رکھا وہ قیامت مین مفلس
ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا نہ ثواب خ ابو ھریرہ انَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ۴۴۶
فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹے گا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹتا ہے اپنے بل کی طرف ف مدینہ ایمان کا گھر ہے ہر وقت مین ایمان دارون کو وہان جانے کی حاجت رہی
جب تک حضرت جیتے رہے تو مسلمان ہر طرف سے دین سیکھنے کو جاتے تھے پھر خلیفون کے وقت مین اسی طرح لوگ جایا کیے اور وہان بڑے بڑے عالم ہوا کیے ہر زمانے
لوگ علم سیکھنے کو جایا کیے پھر حضرت کی قبر مبارک کی زیارت کو ہمیشہ لوگ جاتے ہین غرض مسلمانون کو مدینے جانے کی ہمیشہ حاجت ہے اور قیامت کے قریب کفر کا
غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار لوگ سب طرف سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع ہونگے تو جہان سے ایمان نکلا تھا وہین سمٹ کر جاویگا ق
جابر و عائشہ انَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بخاری اور مسلم مین جابرؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس گھر مین تصویرین ۴۴۷
ہوتی ہین وہان فرشتے رحمت کے نہین جاتے ف جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اُس گھر مین بے برکتی پھیلے گی ق ابن عمر و عائشہ انَّ التَّلْبِیْنَۃَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِیْضِ ۴۴۸
وَتُذْھِبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کا حریرہ مقرر بیمار کے دل کو راحت پہونچاتا ہے اور کچھ غم بھی مٹاتا ہے ف تلبینہ

بے چھنی جَو کے آٹے کے حریرے کا نام ہے دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور معدے کو مواد سے صاف کرتا ہے تو ناتوان بیمار کو راحت بھی ہوگی اور غم بھی دور ہوگا سفر السعادۃ

۲۱ مین روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کا معمول تھا کہ اہل ماتم کو جَو کا حریرہ کھلاتی تھین تا کہ ٹھنڈک پڑے اور غم دور ہو **ق** النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفہ ملتی ہوئین شبہے کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنے یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے قریب ہے کہ کبھی رمنے کو بھی چر لیگے جانو کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے جان لو کہ خدا کا رمنہ اسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے **ف** یہ حدیث بڑے کام کی ہے اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہے اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہین وہ بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل شراب سود جوا حرامکاری چوری دغابازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین انکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور جو شبہہ دار چیز ہے یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہے اور حرام سے بھی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہے یا کسی اور کی اسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہ حلال ہے یا حرام ہے یا عالمون کا اسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اسکو چھوڑ دے ہرگز نکرے اسی مین دین کا بچاؤ ہے اس واسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہہ والی چیزون مین آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہے تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے کہ آدمی شبہون سے بچے پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوے فقط ظاہری کی صفائی کا نام نہین تقوے کا مقام دل ہے یعنی جب دل مین ایمان رچا اور اسکی نارضامندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکھ کان ہاتھ پاؤن سب خود بخود سنور جاتے ہین اس واسطے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنی حرص اور فسق و فجور اس مین جا تو سارا بدن بگڑا آنکھ رنڈیان گھورتی ہے کان غیبت اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمہ حرام چٹ کرتی ہے نہ موت کا کچھ غم ہے نہ قیامت کا کچھ ڈر الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سے ہمکو نکال آمین

۲۲ **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعْدُ قَالَهُ حِينَ جَاءَهُ ضِمَادٌ لِلْاَزْدِيِّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ وَاِنَّ اللّٰهَ يَشْفِي عَلَى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ مسلم مین عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب خوبیان اللہ کے واسطے ہین ہم اسکو سراہتے ہین اور اسی سے ہر کام مین مدد مانگتے ہین جسکو اسنے راہ پر لگایا اسکو کوئی نہین بہکا سکتا اور جسکو اسنے بہکایا اسکو کوئی راہ پر نہین لا سکتا اور ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق پوجنے کے نہین خدا کے سوا وہ اکیلا مالک ہے کوئی اسکا ساجھی نہین اور بیشک محمد اسی کا بندہ ہے اور اسی کا پیغام پہونچانے والا اسکے بعد یہ خطبہ حضرت نے اسوقت فرمایا تھا جب حضرت کے پاس ضماد نام منتر والا آیا تھا سو اسنے کہا تھا کہ مجکو آسیب اور دیوانگی جھاڑنے کا منتر آتا ہے اور میرے ہاتھ سے خدا جسکو چاہتا ہے آرام دیتا ہے سو تجکو بھی اگر خواہش ہو تو مین تجھے جھاڑون **ف** ضماد ازدی یمن کا ایک شخص تھا جھاڑ پھونک مین اسکو دخل تھا جب وہ مکہ مین آیا تو مکے کے کافرون نے اس سے کہا کہ معاذ اللہ محمد دیوانہ ہو گیا ہے کچھ آسیب کا اسپر خلل ہے سو اسکو اپنے منتر سے جھاڑ وہ حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے جھاڑنے کو پوچھا تب حضرت نے اما بعد تک خطبہ پڑھا بعد حمد اور نعت کے کچھ اور فرمایا چاہتے تھے اسنے حضرت کو روکا اور کہا کہ اس کلام کو پھر پڑھیے حضرت نے اسکو دوبارہ پڑھا اسنے کہا پھر پڑھیے حضرت نے اسکو تین بار پڑھا پھر ضماد نے کہا کہ مین نجومیون کے اور جادوگرون اور شاعرون کے بہت کلام سن چکا ہون ایسا عمدہ کلام تو مین نے کبھی نہین سنا واللہ اس کلام کی فصاحت کی سمندر کی طرح تھاہ نہین ملتی یا حضرت اپنا ہاتھ بڑھائیے مین بیعت اور توبہ کرتا ہون پھر ضماد مسلمان ہوا سبحان اللہ آسیب جھاڑنے آئے تھے آپ ہی جھاڑے گئے

م اَبُو سَعِيدٍ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ

مشارق الانوار

فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دنیا میٹھی ہری بھری ہے اور خدا مقرر ایک گروہ کے بعد دوسرے کو لاتا ہے پھر تاکتا ہے
کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو ف یعنی جیسے شیرینی دل کو اور سبزی آنکھ کو بھلی معلوم ہوتی ہے ویسے ہی دنیا کی لذت اور اسباب پر آدمی لوٹ پوٹ ہے اور خدا ایک دم
دنیا سے اٹھا کر دوسرے گروہ کو وہان جاتا ہے جانچنے کے واسطے پھر جو دنیا کی عیش و آرام مین پھنسا اُس نے دھوکا کھایا و خدا کو بھولا اور جو دنیا کی بیوفائی سوچا کہ اگلے لوگون
یا ان کب ہی جو ہمارے پاس ہیگی پھر اُسکو لڑکون کا کھلونا جانکر اور یہان ہی کا سوانگ سمجھ کر اُسکے جال مین نہ پھنسا اور اپنے مالک کو نہ بھولا وہی دور اندیش ہوشیار ہے
اور اُسی کا نام دیندار ہے حضرت نے ایک بار عصر کے بعد خطبہ پڑھا اور قیامت تک جو ہونا تھا سو فرمایا جسکو یاد رہا سو یاد رہا اور جو بھولا سو بھولا اسکے یہ حدیث فرمائی تاکہ مسلمان
سوچین اور دنیا کی پھندے سے نکلین م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَءَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ الَّذِيْنَ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسلام
پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاوے گا جیسا پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافرون کو ف مطلب یہ کہ اسلام اول اول بہت کم تھا کوئی اُس کا یار
اور مددگار نہ تھا جیسے مسافر کو سفر مین کوئی نہین پوچھتا پھرتے پھرتے ہوتے اسلام سارے عالم مین پھیلا سو حضرت نے فرمایا کہ آخر کو قیامت کے قریب اسلام پھر کم ہو جاویگا
جیسے پہلا تھا تو اُس وقت کے مسلمان مسافرون کی طرح بے یار و مددگار ہو جاوین گے جیسا اس وقت مین کہ جو دینداری پر کمر باندھتا ہے کوئی اُسکی نہین سنتا ہے کافر تو
ایک طرف کلمہ گو اُسکو ہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو ایسے سخت وقت مین اسلام پر مضبوط رہا اُسکو خوشی ہو جیو بہشت کی ق عَائِشَةُ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ
وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آدمی جب قرضدار ہو باتین کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور قرضدارون سے وعدہ کرتا ہے
تو پورا نہین کرتا ف حضرت نماز مین قرض سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے کہا کہ یا حضرت آپ قرض سے کیون بہت پناہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی م
اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
آدمی سچ بولا کرتا ہے یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولا کرتا ہے یہان تک کہ بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے یعنی جب آدمی کو سچ یا جھوٹ بولنے کی عادت
پڑی پھر آخر کو اُس مین کامل ہو جاتا ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ
وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک
مدت دراز تک بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے پھر اُسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہے اور بعضا آدمی مدت دراز تک دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے پھر اُس کا خاتمہ
بہشتیون کے کام پر ہوتا ہے ف یعنی خاتمے کا اعتبار ہے اول کامون پر کچھ اعتماد نہین تو علم و عبادت پر گھمنڈ نہ چاہیے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ
مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رحم کی لفظ رحمٰن
کی لفظ سے نکلی ہے پھر خدا نے اُس سے کہا کہ جسنے تجھسے میل رکھا اُس سے مین نے میل رکھا اور جسنے تجکو توڑا اُسکو مین نے توڑا ف رحم کے معنے برادر پروری ہین سو فرمایا
کہ یہ لفظ رحمٰن سے نکلی ہے یعنی جو حرف رحم مین ہین وہی رحمٰن مین ہین پھر فرمایا کہ جو برادر پروری کرے گا اُسپر مین کرم کرونگا اور جو برادر پروری نہ کرے گا خدا اُسپر
کرم نکرے گا خ عَائِشَةُ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے
جیسے پیدائش کا رشتہ حرام کرتا ہے ف یعنی جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودھ پینے کی جہت سے بھی نکاح نہین درست جیسے مان اور بہن سے
نکاح حرام ہے ویسے دایہ اور دایہ کی بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور بھی قیاس کر لیا چاہیے دودھ پلائی کا بڑا حق ہے دایہ اور اُس کے لوگون سے سلوک کرنا
سنت ہے م اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکھ بھی اُس کے
پیچھے لگی چلی جاتی ہے ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ابو سلمہؓ مر گئے تو حضرت تشریف لائے دیکھا تو آنکھ کھلی رہ گئی ہے جیسے مُردون کی ہوتی ہے پھر حضرت نے
اپنے ہاتھ سے آنکھ بند کر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی آنکھ بند کر دینا چاہیے ق اَبُوْبَكْرَةَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ
يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ
وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا

۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹

اُس دن تھا کہ جب خدا نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اُن مین سے چار مہینے حرام ہین یعنی اُن مین لڑنا بھڑنا درست نہین تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہین سو ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین اور چوتھا مُضر کا رجب جو جمادی الاخری اور شعبان کے بیچ مین ہے **ف** ان چار مہینونکی حرمت سے مدت چلی آتی تھی سو مکہ کے کافرون کا دستور تھا کہ جب اُنکو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کا محرم نام رکھتے اسی طرح اُن کمبختون نے مہینون کو گھال میل کر ڈالا تھا مہینون کا اصل حساب ٹھیک نہین رہا تھا جس سال حضرت نے آخر عمر مین حجۃ الوداع کیا تو ذی الحجہ کا مہینا دونون حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافرون کے حساب سے بھی تب حضرت نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمی کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر

۲۴ اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے عرب مین مُضر ایک قوم کا نام تھا وہ رجب کو بہت مانتی تھی اس واسطے رجب کو اُنکی طرف نسبت کیا **م** حُذَیْفَۃُ بْنُ اُسَیْدٍ الْغِفَارِیُّ اِنَّ السَّاعَۃَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰی تَکُوْنَ عَشْرُ اٰیَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّۃُ الْاَرْضِ وَیَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ الْعَدَنِ تُرَحِّلُ النَّاسَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْعَاشِرَۃَ وَھِیَ فِیْ غَیْرِہٖ نُزُوْلُ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ مسلم مین حذیفہ بن اُسید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت نہین ہونے کی جب تک دس نشانیان پہلے نہولیوین گی ایک تو پورب مین زمین کا دھنس جانا دوسرے پچھم مین زمین کا دھنسنا تیسرے عرب کے ٹاپو مین زمین کا دھنسنا چوتھے دھوان کہ عالم مین پھیلے گا پانچوین دجال کا نکلنا چھٹے زمین کا جانور نکلنا ساتوین یاجوج ماجوج کا نکلنا آٹھوین سورج کا پچھم کی طرف سے نکلنا نوین آگ جو شہر عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگون کو ہانکتی ہوئی شام کے ملک مین لیجاویگی مسلم نے اس حدیث مین دسوین نشانی روایت نہین کی لیکن اس حدیث مین دسوین نشانی حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اُترنا ہے **ف** حضرت کے اصحاب قیامت کا کچھ ذکر کرتے تھے اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے دھوان عالم مین پھیلے گا مسلمانون کو زکام ہو جاوے گا اور کافرون کا دم گھٹا سا جاوے گا مکے مین زمین سے ایک جانور نکلے گا ساٹھ گز کا لمبا سر اُسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا اور پاؤن جیسے اونٹ کے اُسکے پاس حضرت موسیٰ کا عصا

۲۴ اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو منہ پر بتلاوے گا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہین **ق** المُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَادْعُوا اللّٰہَ وَصَلُّوْا حَتّٰی یَنْجَلِیَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین خدا کی نشانیون سے کسی کے مرنے جینے سے اُن مین گہن نہین پڑتا پھر جب تم گہن کو دیکھا کرو تو اللہ سے دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ روشن ہو جاوے **ف** جس دن ابراہیم حضرت کے بیٹے کا انتقال ہوا اُسی دن گہن پڑا لوگون نے کہا کہ گہن ابراہیم کی موت سے پڑا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی قدرت ہے تمہارا گمان غلط ہے کسی کے مرنے جینے پر گہن موقوف نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگون مین مشہور ہے کہ جب گہن پڑا تو کوئی سو رہا مر جاتا ہے سو غلط بات ہے گہن کی نماز دو رکعت سنت ہے بڑی سورتین اُسمین پڑھے جب تک روشنی نہو ذکر اور دعا مین مشغول رہے اور صدقہ دینا بھی سنت ہے

۲۱ **م** جَابِرٌ اِنَّ الشَّھْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے **ف** ایکبار حضرت نے قسم کھائی کہ مہینا بھر بیبیون کے پاس نجاوین پھر انتیس دن کے بعد اُنکے پاس تشریف لیگئے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

۲۰ آپنے مہینے بھر کی قسم کھائی تھی حضرت نے فرمایا کہ کیا ہوا مہینا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے **م** جَابِرٌ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَاءِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان جب اذان سنتا ہے تو وہان سے بھاگ جاتا ہے جتنی دور روحا ہے **ف** روحا ایک

۲۱ مکان ہے مدینے سے چھتیس کوس **م** جَابِرٌ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَھُمْ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اُسکو پوجین لیکن اُن مین فتنہ و فساد ڈالنے کا قابو ہے **ف** یعنی عرب مین اسلام قائم رہیگا بت پرستی وہان نہوگی شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہے سو سچ ہے کہ عرب مین اب تک خدا کے فضل سے بت پرستی کوئی نہین جانتا البتہ فتنہ و فساد بہت ہوے اس سے آدمی کافر نہین ہو جاتا اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی

۲۱ **ق** اَنَسٌ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ

بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ شیطان آدمی کے بدن مین پھرتا ہی خون کی طرح **ف** یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہی بدخیال

۲۴۶ ڈالنے مین **م** حُذَیْفَۃُ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَاءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ لِیَسْتَحِلَّ بِھَا فَاَخَذْتُ بِیَدِھَا فَجَاءَ بِھٰذَا

الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا مسلم مین حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر

شیطان حلال جانتا ہی اُس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور شیطان اُس لڑکی کو لے آیا تھا کہ اُسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو مین نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا

پھر اِس جنگلی گنوار کو لے آیا کہ اِسکے سبب سے کھانے کو حلال کرے سو اُسکا بھی ہاتھ مین نے پکڑ لیا قسم ہی اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہے

اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ **ف** حذیفہ رضؓ سے روایت ہی کہ ہمارا دستور تھا کہ جب کھانا آتا تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے جب تک حضرت نہ کھاتے سو ایکبار کھانا آیا ایک لڑکی دوڑتی

آئی جیسے اُسکو کوئی کھینچے لاتا ہی سو اُسنے چاہا کہ کھانے مین بدون بسم اللہ کہے ہاتھ ڈالے حضرت نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار اُسی طرح دوڑتا آیا اُسکا بھی ہاتھ

حضرت نے پکڑ لیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شیطان نے چاہا تھا اگر یہ لڑکی اور گنوار بے خدا کا نام لیے کھانے لگی تو مین بھی کھاؤن اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا

۲۴۷ کھاتے اول بسم اللہ کہنا ضرور ہے نہین تو شیطان ساتھ کھاتا ہی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ

لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہی اور نیکی بہشت مین پہونچاتی ہی اور البتہ مرد سچ بولا کرتا ہے

یہان تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہی اور جھوٹھ بولنا نافرمانی کو پہونچاتا ہی اور نافرمانی دوزخ مین پہونچاتی ہی اور مرد جھوٹھ بولا کرتا ہی یہان تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹھا

لکھا جاتا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچ بولنے کا انجام بہشت ہی اور جھوٹھ بولنے کا انجام دوزخ ہی مسلمان کو اسکا خیال ضرور چاہیے جھوٹھ بولنے کو [illegible]

۲۴۸ **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِّضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَاتٍ وَّاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا

یَھْوِیْ بِھَا فِیْ جَھَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اُسکو کوئی بڑی چیز

نہین سمجھتا حالانکہ اُسی بات کے سبب سے خدا اُسکے درجے بلند کرتا ہی اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اُسکو کچھ بُری بات نہین سمجھتا

۲۴۹ حالانکہ اُسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بدون سوچے ہر ایک بات کو بکا نکرے **م** اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ

اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ یَنْزِلُ بِھَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مسلم مین ابوسعید اور ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک بندہ کوئی بات ایسی

۲۵۰ بولتا ہی کہ جسکے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہی اتنی دور کہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ بخاری اور مسلم مین

۲۵۱ ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نظر کی تاثیر سچ ہے **ف** یعنی بعضی نظر لگ جاتی ہی خدا نے اُسمین تاثیر رکھی ہے **ق** اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ

اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَّلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا بخاری اور مسلم مین ابی بن کعب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک

جس لڑکے کو خواجہ خضر نے مار ڈالا تھا وہ پیدائشی کافر تھا اور اگر جیتا رہتا تو اپنے مان باپ کو بلا مین ڈالتا کفر اور نافرمانی سے **ف** حضرت موسیٰ اور خضر کا قصہ قرآن مین

۲۵۲ مذکور ہی اُسکی طرف حضرت نے اشارہ کیا یعنی خضر نے جو لڑکے کو بحکم خدا مارا تھا بدون حکمت نہ تھا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ

قَالَ الصَّغَانِیُّ مُؤَلِّفُ ھٰذَا الْکِتَابِ ھٰذَا حَدِیْثٌ سَمِعْتُہٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ **قَالَہٗ** وَھُوَ یُشِیْرُ اِلَی الْمَشْرِقِ

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتنہ فساد اُدھر ہی جہان سے شیطان کا سینگ یعنی آفتاب نکلتا ہی کہا حسن صغانی اس کتاب کے جمع

کرنے والے نے کہ مین نے خواب مین یہ حدیث حضرت کی زبانی سُنی اور حضرت اشارہ کرتے تھے پورب کی طرف **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب آفتاب نکلتا ہے

تو شیطان اپنے دو سینگ اُسمین لگا دیتا ہی تاکہ کافرون کا سجدہ اُسی کی طرف ہو سو حضرت نے پورب کی طرف اشارہ کیا یعنی جو ملک مدینے سے پورب کی طرف ہین

وہان بڑے بڑے فساد ہون گے یاجوج ماجوج دجال اُسی طرف سے نکلین گے خارجی اور رافضی بھی پورب کی طرف سے نکلین گے یعنی عراق کے ملک سے

۲۵۳ **م** اَنَسٌ اِنَّ الْکَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَۃً اُطْعِمَ بِھَا طُعْمَۃً مِّنَ الدُّنْیَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰہَ یَدَّخِرُ لَہٗ حَسَنَاتِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ وَیُعْقِبُہٗ رِزْقًا

فِی الدُّنیا علٰی طاعَتِہٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہو تو اُسکے سبب سے دنیا مین کچھ اُسکی روزی کی کشائش ہو جاتی ہے
اور ایماندار کی نیکیون کو خدا اُسکی آخرت کے واسطے جمع کر رکھتا ہے اور اُسکے بعد دنیا مین بھی روزی دیتا ہو اُسکی بندگی پر **ف** یعنی خدا کسیکی نیکی برباد نہین کرتا
وہ عادل ہے لیکن کافر کو تو آخرت مین کچھ ثواب نہین تو اس واسطے اُسکا بدلہ دنیا مین کر دیتا ہو اور ایماندار کا بدلہ دونون جہان مین **خ** اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْھُرَیْرَۃَ
اِنَّ الْکَرِیْمَ بْنَ الْکَرِیْمِ بْنِ الْکَرِیْمِ بْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے
روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اُسکا باپ بھی کریم ہو دادا بھی کریم ہو پردادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسفؑ ہین حضرت یعقوبؑ کے بیٹے حضرت اسحٰقؑ کے پوتے
حضرت ابراہیمؑ کے پروتے **ف** یعنے سواے حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت پیغمبر ہوتے آئے ہون کسیکو حاصل نہین **م** وَاثِلَۃُ بْنُ
الْاَسْقَعِ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ
مسلم مین واثلہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے کنانہ کو حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے شرافت مین چن لیا اور گروہ قریش کو کنانہ کی اولاد سے
چن لیا اور ہاشم کی اولاد کو قریش سے چن لیا اور مجکو ہاشم کی اولاد سے چن لیا **ف** کنانہ حضرتؐ کی چودھوین پشت مین ہین اُن سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوے
اور قریش لقب ہو نضر بن کنانہ کا حضرتؐ کی چودھوین پشت مین ہین اور ہاشم حضرتؐ کے پردادا ہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ کنانہ کی اولاد حضرت اسمٰعیل کی اور اولاد
سے شرافت مین افضل ہے پھر اُن مین سے قریش افضل ہین اور قریش سے بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرتؐ افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے
عطر ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سادات حسنی اور حسینی شرافت مین سارے عالم سے افضل ہین اس واسطے کہ حضرتؐ کی اولاد سواے حضرت فاطمہؓ کے
اور کسی سے باقی نہین رہی حضرتؐ کا پشت نامہ یون ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ
ابن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اہل حدیث اور اہل تاریخ
کا عدنان تک اتفاق ہے آگے اختلاف ہے **ق** اَنَسٌ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَءَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا **قَالَہٗ** لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَقَالَ اُبَیٌّ
وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے اُبی بن کعبؓ سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہو کہ مین تیرے آگے لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
کی سورہ پڑھون سو اُبی بن کعبؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان پھر اُبی بن کعبؓ خوشی کے مارے رونے لگے **ف**
اُبی بن کعبؓ انصاری صحابی ہین قرآن کے بڑے قاری سو حضرتؐ نے اُنکی اُستادی سند کر دی تاکہ اور مسلمان اُنکو اُستاد جانکر اُن سے قرآن سیکھین اس حدیث سے
اُنکی بڑی بزرگی ثابت ہوئی **خ** اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ
تَارِکُوْنَ لِیْ صَاحِبِیْ بخاری مین ابو درداؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدا نے تمہاری طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہو اور ابوبکرؓ نے
کہا کہ سچا ہو اور اُس نے میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑ دوگے یعنی کسی طرح کا اُسکو رنج نہ پہونچاؤ **ف**
بخاری مین ابو درداؓ سے روایت ہو کہ ایک بار ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ مین کچھ گفتگو سے رنج آگیا صدیق اکبرؓ حضرتؐ کے پاس حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
میرے اور عمرؓ کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی مین اُن پر غصے ہوا پھر مین شرمندہ ہوا تو مین نے اپنا قصور معاف کرایا سو اُنھون نے معاف نہ کیا سو مین آپ کی
خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا معاف کرے گا اور تجکو بخشے گا پھر عمرؓ بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو صدیق اکبرؓ کے گھر گئے وہان سُنا کہ وہ حضرتؐ
پاس گئے ہیں جب عمرؓ حضرتؐ پاس آئے تو حضرتؐ کے چہرے پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبرؓ ڈرے تو گھٹنون کے بل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرتؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ
عمرؓ کا کچھ قصور نہین زیادتی میری طرف سے ہوئی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اُس دن سے صدیق اکبرؓ کا حضرتؐ کے اصحابؓ بہت خیال رکھنے لگے کسی نے
اُنکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبرؓ کی ثابت ہوئی اور حضرتؐ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردون مین پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان
و مال سے حضرتؐ پر فدا ہو سو جسنے صدیق اکبرؓ سے عداوت رکھی اُسنے مقرر حضرتؐ کو رنج دیا **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِیْ عَمَّا حَدَّثَتْ
بِہٖ اَنْفُسُھَا مَا لَمْ تَتَکَلَّمْ بِہٖ اَوْ تَعْمَلْ بِہٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ جو خطرے اور خیال دل مین آتے ہین

سو خدا نے انکے گناہ میری امت سے معاف کر دیے جب تک اسکو نہ بولے یا اسپر عمل نکرے ف یعنی جس برے کام کا خطرہ دل مین آوے سو معاف ہے اور اگر
اسکو منہہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا هم ابو الدرداء اِنَّ اللهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ جُزْءًا مِنْ اَجْزَاءِ الْقُرْآنِ مسلم مین ابو درداء
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے قرآن کو تین ٹکڑے کیا ہے سو قل ہو اللہ احد کو قرآن کے حصون سے ایک حصہ ٹھہرایا ف قرآن کا مطلب تین
قسم ہے ایک قسم مین خدا کی وحدانیت اور اسکی صفات ہین دوسری قسم مین قصے ہین تیسری قسم مین حلال اور حرام کے حکم ہین اس حساب تو قل ہو اللہ احد تہائی قرآن
ٹھہرا کیونکہ اس مین توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے ق ابو هريرة اِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ
قَبْلِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ
فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُقَادَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِيْ قُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ
اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
خدا نے مکے سے ہاتھی والون کو روکا تھا اور اپنے رسول اور مسلمانون کو اسپر غالب کیا اور مقرر مجھ سے پہلے کسی کو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا صرف میرے واسطے ایک ساعت
کچھ حلال ہوا دن مین میرے بعد قیامت تک کسی پر مکہ حلال نہوگا سو اسکا شکار کوئی جانور نہ ہانکا جاوے اور اسکا درخت نہ کاٹا جاوے اور اسکی گری پڑی چیز کسیکو لینا
درست نہین مگر اسکو جو ڈھونڈھ کے مالک کو پہونچا دیوے اور جسکا کوئی آدمی مار ڈالا جاوے وہ دو باتون مین سے ایک بات جو بہتر جانے سو اختیار کرلے یا تو خون بہا
قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت کے چچا عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اسواسطے کہ ہم مکے والے لوگ
اس گھاس کو قبرون مین اور اپنی چھتون پر ڈالتے ہین سو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کاٹنا درست ہی سو ایک مرد ابو شاہ نام یمن کا رہنے والا کھڑا ہوا پھر اسنے
کہا کہ یہ سب حکم مجھکو لکھوا دیجیے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لکھ دو ابو شاہ کے واسطے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثون کا کتاب مین لکھنا درست ہی بلکہ سنت ہے هم
ابو سعيد اِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
خدا نے شراب کو حرام کیا سو جسکو یہ شراب کی حرمت کی آیت پہونچ گئی ہوا اور اسکے پاس کچھ شراب باقی ہو سو اسکو نہ پیوے اور نہ بیچے ف جب شراب کی حرمت مین آیت اتری
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی هم عائشة اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی پھر اسکے واسطے بھی لوگ بنائے اور اسکے واسطے بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا
ہو چکی ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا ق ابو هريرة اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ
قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاكِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ
تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ البتہ خدا نے خلق کو بنایا پھر جب انکے بنانے سے فراغت پائی تو آدمیون کی قرابت یعنی ناتا ناتے نے خدا کے روبرو کھڑے ہو کر زبان حال سے کہا کہ یہ مقام اسکا ہے
جو قطع برادری سے فریاد چاہے خدا نے فرمایا کہ ہان کیا تو اس بات سے راضی نہین کہ مین اس سے ملون جو تجھے ملے اور اس سے کاٹون جو تجھے کاٹے قرابت نے کہا
کہ اب راضی ہون پھر حضرت نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ لو خدا منافقون سے فرماتا ہی کہ اگر تم حاکم ہو تو زمین مین فساد کرو اور برادری کا
ناتا توڑو یہ لوگ وہ ہین کہ جن پر خدا نے لعنت کی ہے پھر انکو بہرا کر دیا ہی حق بات کے سننے سے اور اندھا کیا ہی ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رشتہ دارون سے سلوک کرنا
فرض ہے جب سے کہ خدا نے دنیا بنائی هم عائشة اِنَّ اللهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ
لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اس وقت سے انکو بہشتی ٹھہرایا جب کہ وہ انکے
باپون کی پشت مین تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اسوقت سے انکو دوزخی ٹھہرایا جب کہ وہ اپنے باپون کی پشت مین تھے ف یعنی روز ازل
مین بہشتی اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے تھے پر مسلمان ایمان لاوے اسکے بھید کو دنیا مین تلاش نکرے حضرت نے اسکی وجہ معلوم

۲۶ ہوگئی دنیا سب ایک بڑا اندھیرا ہے مین کچھ نظر نہین آتا **ق** ابُو سَعِیدٍ اِنَّ اللّٰہَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ ذٰلِکَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ
بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مختار کیا اپنے بندے کو دنیا اور آخرت مین سو اُس بندے نے آخرت کو لیا **ف** ابو سعیدؓ
سے یون روایت بخاری اور مسلم مین یون ہے کہ ایکبار حضرت نے خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی تو ابو بکر صدیقؓ رونے لگے ہمکو تعجب آیا اُنکے رونے سے
کہ یہ رونے کا کون مقام تھا سب بعد حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اُنکا مطلب سمجھے یعنی بندے سے [illegible] کی حضرت ہی مین تھی اصحاب مین سوا صدیق اکبرؓ کے
کوئی [illegible] سمجھا ہم سب سے زیادہ وہ عالم تھے تب صدیق اکبر روئے تب [illegible] ابو بکر سے دوستی زیادہ رفاقت اور مال [illegible]
مجھپر احسان ہے اگر خدا کے سوا کسے اپنی دوستی [illegible] ہوتی تو ابو بکر سے کرتا لیکن [illegible] اسلام کی برادری اور محبت ہے **م** عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ
رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نرمی کا سب
[illegible] نرمی کو بہت پسند کرتا ہے اور [illegible] **م** ثَوْبَانُ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ
فَرَأَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْھَا [illegible] حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے
زمین کو [illegible] یعنی سمیٹ دیا کو بہت [illegible] کی حکومت [illegible] دیکھ سے
[illegible] امت کی بادشاہت پہونچے گی **ف** [illegible] جب [illegible] حضرت
[illegible] خدا نے [illegible] زمین کو جہان تک اسلام پہونچا [illegible] حدیث فرمائی یہ حضرت کا [illegible] الشان [illegible]
۲ آیندہ [illegible] ہو اُسی طرح بالتفاوت واقع ہوئی **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَۃَ اِنَّ اللّٰہَ سَمّٰی الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
نے مدینہ کا نام طابہ رکھا یعنی پاک ہے اس مین ناپاکی نہین **ف** ایک گنوار مسلمان ہوا [illegible] مرتد ہو کر مدینہ سے نکل گیا تب حضرت نے فرمایا
۲ کہ مدینہ [illegible] ناپاک کو [illegible] **ق** اَنَسٌ اِنَّ اللّٰہَ عَنْ تَعْذِیْبِ ھٰذَا نَفْسَہٗ لَغَنِیٌّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک
خدا اسکی تکلیف دینے سے بے پروا ہے **ف** حضرت نے ایکبار دیکھا کہ ایک بڈھا اپنے دو بیٹون کے کندھون پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جاتا ہے حضرت نے پوچھا کہ یہ اس طرح
کیون رنج اُٹھاتا ہے معلوم ہوا کہ اُسنے پیادہ حج کرنے کی نذر مانی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسنے جو اپنی ذات کو تکلیف مین ڈالا خدا کو [illegible] حاجت
۲ نہین یعنی جو پیادہ نہ چل سکے اگرچہ نذر مانی ہو تو سوار ہولیوے **خ** اَبُوْ قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِیٍّ اِنَّ اللّٰہَ قَبَضَ اَرْوَاحَکُمْ حِیْنَ شَاءَ وَرَدَّھَا
عَلَیْکُمْ حِیْنَ شَاءَ یَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلٰوۃِ بخاری مین ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بند کر رکھا تمھاری جانون کو جب
چاہا اور چھوڑ دیا جب چاہا اے بلال اُٹھ اور لوگون کو خبر کر دے نماز کی یعنی اذان کہہ **ف** ایکبار حضرت نے رات کو سفر کیا جب تھوڑی رات رہی تو اصحاب نے
عرض کی کہ اگر حضرت ٹھہرین تو لوگ تھوڑا سو لیوین حضرت نے فرمایا کہ کہین نماز قضا نہو جاوے تب بلالؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مین جاگتا رہون گا نماز کے
وقت جگا دونگا پھر لوگ سو گئے بلال بیٹھے جاگا کئے جب نیند کا بہت غلبہ ہوا تو کجاوے کو ٹیک دیکر بیٹھ گئے پھر سو گئے سب کی فجر کی نماز قضا ہو گئی جب
دھوپ نکلی تو حضرت پہلے سب سے جاگے پھر فرمایا کہ اے بلال کدھر گیا جو تو نے کہا تھا بلالؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسی نیند مجھکو کبھی نہین آئی تھی ناچار ہون
پھر حضرت نے فرمایا کہ یہان سے اُٹھو یہ شیطان کا مقام ہے کہ سب غافل ہو گئے پھر آگے بڑھکر قضا کی نماز جماعت سے پڑھی اُس رات کو لیلۃ التعریس کہتے ہین
۲۷ **م** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَرَّأَھَا مِنْ ذٰلِکَ یَعْنِیْ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ امْرَأَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا نے اسکو پاک کیا ہے اُس سے یہ حدیث اسماءؓ کے حق مین فرمائی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھین **ف** ایکبار صدیق اکبر اپنے گھر مین
گئے دیکھا کہ چند بنی ہاشم بی بی کے پاس بیٹھے ہین صدیق اکبر کو برا معلوم ہوا یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے فرمایا کہ اسماءؓ کو خدا نے بدکاری سے پاک
کیا ہے یہ حدیث اُسوقت کی ہے جب عورتون کو پردے کا حکم نہوا تھا اسماء پہلے جعفر طیارؓ کے نکاح مین تھین جب وہ شہید ہوئے تو صدیق اکبر کے نکاح
۲۸ مین آئین پھر اُنکے بعد علی مرتضیٰؓ کے نکاح مین آئین **ق** زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَدَّقَکَ قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ نَزَلَتْ سُوْرَۃُ الْمُنَافِقِیْنَ وَقَدْ کَانَ

أَخْبَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَقَوْلِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ بخاری اور مسلم میں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے تجکو سچا کیا یعنی حضرت نے زید بن ارقم سے فرمایا جب سورۂ منافقین اتری اور زید بن ارقم نے حضرت کو خبر دی تھی کہ عبداللہ بن ابی منافق نے لوگوں سے کہا تھا کہ حضرت کے ساتھیوں کو خرچ نہ دو تاکہ چھوٹ پھوٹ کر چلے جاویں اور کہا تھا کہ ہم جب مدینے کو پلٹ جاوینگے تو عزت والا ذلیل کو نکال دیگا عزت والا اپنے تئیں کہا اور ذلیل حضرت کو ف زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ نبی مصطلق ایک کافر قوم کی قوم تھی حضرت ان سے لڑنے کو گئے وہاں پانی پر [illegible] والے لوگوں سے جھگڑا ہوا عبداللہ بن ابی منافق [illegible] کا سردار [illegible] والوں پر بہت غصے ہوا اور کہنے لگا کہ ہماری تمہاری وہی مثل ہے کہ کتے کو پال [illegible] کاٹ کھاوے اور اپنے لوگوں سے کہا کہ محمد کے ساتھیوں کو کھانا پانی مت دو تاکہ وہ بھاگ جاویں اور کہا کہ اگر اب ہم مدینے کو پھر جاوینگے تو [illegible] نکال دیوینگے زید بن ارقم کہتے ہیں کہ میں نے یہ خبر حضرت کو سنائی عمر فاروق نے کہا حضرت اگر حکم ہو تو میں اس منافق کی گردن اڑا دوں حضرت نے فرمایا کہ ہم نہیں چاہتے کہ لوگ کہیں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو مار ڈالتے ہیں پھر عبداللہ بن ابی اور [illegible] نے قسم کھائی کہ ہم نے نہیں کہا حضرت نے انکو سچا جانا مجکو جھوٹا جانا اس بات کا مجکو بہت رنج ہوا تب [illegible] سورۂ منافقین [illegible] سب حال [illegible] حضرت نے مجکو بلایا اور یہ حدیث فرمائی م شداد بن اوس إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ مسلم میں شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے [illegible] فرض کیا ہے ہر چیز پر سو جب تم [illegible] قتل کیا کرو [illegible] اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لیا کرے اور چاہیے کہ راحت پہنچاوے [illegible] کرنے کے جانور کو ف یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہے یہاں تک کہ قتل اور ذبح میں بھی احسان چاہیے [illegible] جلد فراغت کے واسطے [illegible] چھری تیز کر لیوے تاکہ [illegible] ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے آدمی کے واسطے حرام کاری کا حصہ مقرر کیا ہے ضرور اسکو پاوے گا سو آنکھ کی حرام کاری بیگانی عورت کو دیکھنا اور زبان کی حرام کاری اس سے شہوت سے بات کرنا اور جی حرام کاری کی آرزو کرتا ہے اور چاہا کرتا ہے اور شرم گاہ کبھی اسکو سچا کر دیتی ہے اگر اس نے بھی حرام کاری کی یا کبھی اسکو جھوٹا کرتی ہے جو اس نے حرام کاری نہ کی ف شہوت سے دیکھنے اور بات کرنے کو اس واسطے زنا فرمایا کہ یہ زنا کا وسیلا اور سبب ہیں م عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک خدا کو نہیں بھاتا گالی بکنا اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس یہودی آئے سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان دبا کے السام علیک کہا یعنی تجپر مرگ پڑے حضرت عائشہؓ نے غصے ہو کر ان سے کہا کہ السام علیکم واللعنۃ یعنی تم پر خدا کی مار اور لعنت پڑے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم نے گالی کے بدلے کیوں گالی دی اور بڑھ کے لعنت کیوں کی خدا کو یہ پسند نہیں ہے ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا علم کو اس طرح نہ اٹھاوے گا کہ لوگوں سے علم نکال کے کھینچ کر لیکن علم اٹھا دیگا عالموں کو اٹھا کر یہاں تک کہ جب کسی عالم دیندار کو نہ چھوڑیگا تو لوگ جاہلوں کو عالم اور پیر مرشد ٹھہراوینگے پھر وہی پوچھے جاوینگے یعنی انہی جاہلوں سے لوگ مسئلہ پوچھینگے سو وہ فتوے دینگے مسئلہ بتا دینگے بے علمی اور نادانی سے سو آپ وہ گمراہ ہوئے اور اوروں کو گمراہ کیا م أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ إِنَّ اللهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ مسلم میں ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت

نے فرمایا کہ بےشبہہ خدا نہین سوتا ہے اور اُسکی شان کے مناسب بھی نہین سونا جھکاتا ہے ترازو کو اور اُٹھاتا ہے یعنی بندون کے عمل تولتا ہے بعضے قبول کرتا ہے
بعضے رد کرتا ہے یا روزی کم یا زیادہ کرتا ہے اُٹھ جاتے ہین اُسکی طرف رات کے کام دن کے کامون سے پہلے اور دن کے کام رات کے کامون سے پہلے خدا کا پردہ
نور ہے اگر اُس پردے کو اُٹھا دے تو اُسکی ذات پاک کی روشنیان جلا دیوین ساری خلق کو جہان تک خدا کی نظر کام کرے یعنی تمام عالم کو ف اس حدیث
٢٧ مین خدا کے علم اور اُسکی عظمت اور جلال کا بیان ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمہاری صورتون اور تمہارے مالون کو نہین دیکھتا ہے لیکن تمہارے دلون کو اور کامون کو دیکھتا ہے
ف یعنی بدون صفائی دل اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی کا کچھ اعتبار نہین اس حدیث مین تقوی اور درویشی کے مضمون بھرے ہین آدمی غور کرے
٢٧ تو بوجھے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَّجُرُّ اِزَارَهٗ بَطَرًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نظر رحمت سے نہین دیکھتا
اُسکی طرف جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکائے کھینچتا جاتا ہے ف یعنی جسنے غرور سے پائجامہ یا ازار یعنی تہبند ٹخنے سے نیچے لٹکایا وہ خدا کی رحمت سے دور رہا پائجامہ
٢٨ نیچا کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بےغرور حرام ہے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهٗ فَوْقَ
عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب خدا نے خلق کو پیدا کیا عرش پر اپنے پاس لکھا کہ مقرر
میری رحمت آگے بڑھ گئی میرے غصے پر ف یعنی غصے سے خدا کی رحمت زیادہ ہے اسی سبب سے کافرون اور گنہگارون کو جلد نہین پکڑتا اور عذاب مین شتابی
٢٨ نہین کرتا گناہ دیکھتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے روزی بند نہین کرتا ق عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا اَنْ نَّكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے ہمکو اسکا حکم نہین کیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہناوین ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ایکبار لڑائی کو تشریف
لیگئے اور مین نے دروازے کو کپڑے سے منڈھا جب حضرت تشریف لائے تو اُسکو حضرت نے پھاڑ ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ قبرون
٢٨ پر چادر ڈالنا اور اُسکے گرد فرش کرنا شریعت محمدی مین بہتر نہین م عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو نہین بھیجا سختی کرنے والا ولیکن مجکو بھیجا ہے سکھانے والا آسانی کرنے والا ف ایکبار حضرت کی ازواج طاہرات نے
نان نفقہ فراغت کے ساتھ مانگا تب آیت تخییر ازواج کی اتری حکم ہوا کہ یا دنیا قبول کرین یا آخرت اور اللہ اور اُسکے رسول کو تو پہلے حضرت نے عائشہ صدیقہؓ سے یہ
پیغام کہا اور فرمایا کہ جواب مین جلدی نکرو اپنے ماں باپ سے صلاح لیلو عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے مقدمے مین ماں باپ سے پوچھنے کی کیا حاجت ہے
مین نے دنیا کو چھوڑا اور اللہ اور رسول اور آخرت کو قبول کیا لیکن عرض یہ ہے کہ اور ازواج سے اسکی خبر نکیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی میرا کام تو یہی ہے
٢٨ کہ مین آسانی سے سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھسے پوچھے گی کہ عائشہ نے قبول کیا مین بتلا دونگا تاکہ وہ بھی قبول کرے م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ
يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَّاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو مٹایا یا عذاب کیا پھر انکی نسل کو باقی نہین رکھا اور البتہ بندر اور سور اس سے آگے بھی تھے ف ایک شخص نے پوچھا کہ اگلی امت کو خدا نے
٢٨ بندر اور سور کر ڈالا تھا یہ بندر اور سور کیا اُنہی کی اولاد ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالنُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ
هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ بخاری مین ابوہریرہؓ اور نعمان بن مقرنؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایکبار فرمایا کہ مقرر خدا اس دین کی مدد گنہگار آدمی سے کرتا ہے ف
حنین کی لڑائی مین ایک شخص کافرون سے خوب لڑا پھر جب اُسکے زخمون مین بہت درد ہوا تو اپنا پیٹ مار کے مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور جو بادشاہ
کہ نام اور طمع دنیا کے واسطے ملک فتح کرتے ہین یا فقیر اور عالم جو اپنی نمود کے واسطے خلق کو وعظ اور نصیحت کرتے ہین انکے حق مین بھی اس حدیث کو سمجھا چاہیے
١ م اَنَسٌ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ
٢٨ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا بہت راضی ہوتا ہے اُس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیے تو الحمد للہ کہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَضْحَكُ
مِنْ رَّجُلَيْنِ وَيُرْوٰى يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے

کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا راضی ہوتا ہے دو مردون سے کہ اُن مین سے ایک اپنے ساتھی کو مار ڈالے پھر وہ دونون بہشت مین جاوین اور ایک روایت مین
ہنساہے یضحک بدلے یعجب کے لفظ کے یضحک اللّٰہ الی رجلین آیا ہے مطلب دونون عبارت کا ایک ہے **ف** اصحابؓ نے پوچھا یا حضرت یہ کیونکر ہوگا کہ قاتل اور مقتول
دونون بہشتی ہون حضرت نے فرمایا کہ کافر مسلمان کو مارے پھر وہ کافر توبہ کرکے مسلمان ہووے پھر خدا کی راہ مین مارا جاوے تو وہ دونون بہشتی ہونگے **ق** ابو موسیٰ
۲۸۷ اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ بخاری اور مسلم
مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ظالم کو فرصت اور ڈھیل دیا کرتا ہے پھر جب اسکو پکڑتا ہے تو نہین چھوڑتا پھر حضرت نے اس حدیث کی سند مین
قرآن کی آیت پڑھی یعنی خدا فرماتا ہے کہ اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب ظالم بستیون کے لوگون کو پکڑا بیشک اسکی پکڑ سخت دردناک ہے **ف** یعنی ظالم کو خدا
فرصت دیتا ہے تاکہ اور بھی ظلم ثابت ہو یا کہ سمجھے اور توبہ کرے اور جب اسنے پکڑا پھر نہین چھوڑتا آخرت کا عذاب تو ہونا ہی ہے پر دنیا مین بھی خاک سیاہ ہو جاتا ہے **ق**
جابرٌ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ قَالَہٗ عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَکَّۃَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا اور اسکے
۲۸۸ رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سؤر اور بتون کا بیچنا یہ حدیث مکے مین فرمائی جس سال مکہ فتح ہوا یعنی آٹھوین سال ہجری کے **ق** ابو ھریرۃ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
۲۸۹ یُصَدِّقَانِکُمْ وَیَعْذِرَانِکُمْ قَالَہٗ لِلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا انصاری اصحاب سے کہ مقرر خدا اور اسکا رسول تمکو
سچا جانتے مین اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین **ف** جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر گیا اسکو پناہ ہے تو بعضے انصاریون نے کہا کہ حضرت کو اپنے
وطنی برادرون کی محبت غالب ہوئی خدا نے حضرت کو اس بات سے آگاہ کیا تب حضرت نے انصاریون کو بلایا اور فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ مجکو برادریون کی محبت غالب
ہوئی ہے مین خدا کا بندہ ہون اور اسکا رسول اپنا وطن چھوڑ کر مین تمہاری بستی مین گیا میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے میری موت تمہاری موت کے
ساتھ ہے انصاریون نے عرض کی یا رسول اللّٰہ قسم ہے خدا کی کہ ہماری تو بات طعنے کی راہ سے نہ تھی فقط ہمکو یہی خوف ہوا کہ کہین حضرت ہماری بستی مدینہ چھوڑ کر
مکے مین نہ رہ جاوین سو اب ہماری خاطر جمع ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم سچ کہتے ہو تمہاری بات مین بناوٹ نہین **م** ابو موسیٰ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ
۲۹۰ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے
یہان تک کہ سورج پچھم سے نکلے **ف** یعنی جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہین نکلتا تو دروازہ توبہ کا کھلا ہے رات دن جس وقت چاہے توبہ کرے **م**
ابو ھریرۃ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ رِیْحًا مِّنَ الْیَمَنِ اَلْیَنَ مِنَ الْحَرِیْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ وَیُرْوٰی ذَرَّۃٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْہُ
۲۹۱ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چلاوے گا ہوا کو یمن کے ملک سے ریشم سے بھی زیادہ نرم سو جسکے دل مین دانہ برابر بھی
ایمان ہوگا اور ایک روایت مین ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اُس کو نہ چھوڑے گی بے مارے یعنی سب ایماندار مر جاوینگے **ف** یہ قیامت کے قریب
ہوگا چنانچہ اور حدیث مین آیا ہے کہ قیامت بدکارون کافرون پر قائم ہوگی اُسوقت ایماندار کوئی نہ ہوگا **ق** عائشۃ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ
۲۹۲ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو نرمی پسند آتی ہے ہر کام مین **ف** اس حدیث کا قصہ اگلی حدیث
مین ہو چکا یعنی یہودیون کا سخت کہنا اور حضرت عائشہؓ کا جواب دینا پھر حضرت کا منع کرنا اور یہ حدیث فرمانا **م** سعد بن ابی وقاص اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ
۲۹۳ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا دوست رکھتا ہے پرہیزگار مالدار چھپے گمنام بندے کو
ف یعنی مالداری کے ساتھ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل چیز ہے اسواسطے خدا کو پسند ہے جب اسلام مین فتنہ فساد پھیلا تو سعد بن ابی وقاصؓ
صحابی نے شہر چھوڑا اپنے اونٹ بکریان لیکر جنگل مین جا بسے اُنکے بیٹے نے کہا کہ تم جنگلی کیون ہوئے تب انھون نے یہ حدیث پڑھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہے **خ** ابو ھریرۃ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یُّشَمِّتَہٗ
۲۹۴ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو برا جانتا ہے سو جو چھینکے پھر الحمد للّٰہ کہے

تو جو مسلمان اُسکو سُنے اُسپر واجب ہی کہ اُسکے حق مین دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے ف چھینکنے سے بدن ہلکا ہوتا ہی تو آدمی بندگی کر سکتا ہے اِس واسطے
خدا کو پسند ہی اور جمھائی گرانی سے آتی ہے اور غفلت اور سُستی لاتی ہے اس واسطے خدا کو بُری معلوم ہوتی ہی ق ابن عمر انّ اللہ یدنی المؤمن فیضع
علیہ کنفہ ویسترہ ویقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورای فی نفسہ انہ ہلک قال
سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہ واما الکافر والمنافقون فیقول الاشہاد ہؤلاء الذین
کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا ایماندار کو نزدیک کریگا یعنی قیامت
مین پھر اُسکو اپنی رحمت کے سایہ سے چھپا لیگا اور فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہی فلانا پہچانتا ہی سو مسلمان کہیگا کہ اے میرے رب ہان یاد ہی یہان تک کہ
اُس سے اُسکے گناہ قبول کرا لیوے گا اور وہ اپنے جی مین جانے گا کہ اب مین برباد ہوا خدا فرماویگا کہ تیرے گناہ ہمنے دنیا مین چھپائے اور آج بھی انکو بخشتے ہین پھر نیکیون
کا نامہ اعمال اُسکو دیا جاویگا اور کافر اور جو فقط زبانی مسلمان تھے سو اُنکے گواہ یعنی پیغمبر اور فرشتے یا اُنکے ہاتھ پاؤن اُنکو کہین گے کہ یہ لوگ ہین جو خدا پر جھوٹھ
باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالمون پر یعنی جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی ہم ابو ہریرۃ انّ اللہ یرضی لکم ثلثا ویکرہ لکم ثلثا ویرضی و
یسخط لکم ثلثا فرضی لکم ان تعبدوہ ولا تشرکوا بہ شیئا وان تعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا وان تناصحوا من ولاہ اللہ امرکم ویکرہ لکم
قیل وقال وکثرۃ السوال واضاعۃ المال مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تمھارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہے اور مکروہ
جانتا ہی تمھارے واسطے اور ایک روایت مین یون ہے کہ غصے ہوتا ہی تین چیز سے سو جو تین چیزین تمھارے واسطے پسند کی ہین ان مین سے اول یہ ہی کہ تم اُسکی بندگی
کرو اور کسیکو اُسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسری یہ ہی کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو یعنی قرآن اور حدیث ہی پر چلو اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی قرآن اور حدیث کی خلاف کوئی اور
راہ نہ نکالو اور تیسری چیز یہ کہ خیر خواہی کرو اُسکی جسکو خدا نے تمپر حاکم کیا یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور جو تین چیزین خدا نے تمھارے واسطے مکروہ رکھی ہین سو
اُن مین سے اول قیل و قال ہے یعنی بیفائدہ باتین کرنا اور دوسری بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین پوچھنا تیسری بے موقع مال کو ضائع کرنا جیسے بہت عمارت
بے حاجت بنانا یا ناچ رنگ آتشبازی مین مال کا برباد کرنا ہم عمر انّ اللہ یرفع بہذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر خدا اونچا اور بلند کرتا ہے اس قرآن سے بعضے لوگون کا اور بعضون کو اسی سے گرا دیتا ہے ف یعنی جن لوگون نے قرآن کو پڑھا اور اُسپر عمل کیا انکا مرتبہ بلند ہوا
اور جن لوگون نے اُسپر عمل نہ کیا وہ بے قدر ہوئے ہم ہشام بن حکیم بن حزام انّ اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا مسلم مین ہشام
ابن حکیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا عذاب کریگا اُن پر جو لوگون پر عذاب ناحق کرتے ہین دنیا مین ق ابو سعید انّ اللہ یقول لاہل الجنۃ
یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط
احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط
علیکم بعدہ ابدا بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا فرماوے گا بہشتی لوگون سے کہ اے بہشتیو سو وہ کہین گے اے رب ہم حاضر
ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیری قابو مین ہے پھر خدا فرماویگا کہ کیا تم راضی ہوے سو وہ کہین گے کیون نہ ہم راضی ہون اے رب اور تو نے ہمکو اتنا کچھ
دیا ہے کہ کسیکو نہ دیا پھر خدا فرماویگا کہ بھلا ہم تمکو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دیوین سو وہ کہین گے اے رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہی پھر خدا فرماوے گا
اس مین نے اُتاری تمپر اپنی رضامندی سو اسکے بعد اب مین تم پر کبھی غصہ نہ کرونگا ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتون سے عمدہ خدا کی رضامندی ہے جو سب
نعمتون کے بعد ملیگی ہم ابن عباس انّ الذی حرم شربہا حرم بیعہا مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جس نے
اُسکا پینا حرام کیا اُسنے بیچنا بھی حرام کیا یعنی شراب کا ف ایک شخص حضرت کے واسطے مشک بھر شراب لایا حضرت نے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہین کہ شراب
حرام ہے اُسنے کہا نہین [illegible] واسطے [illegible] کہ آپ [illegible] لیوین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ق ام سلمۃ انّ الذی یشرب فی آنیۃ الفضۃ
انما یجرجر فی بطنہ نار جہنم بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو پیتا ہے چاندی کے برتن مین وہ اپنے پیٹ

٣٠٢ مین جہنم کی آگ غث غث کرے گی الناہ م ابوالدرداءِ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُہَدَآءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین ابو درداء سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہون مین ہون گے نہ سفارش کرنے والون مین ف مسلمان پر لعنت کرنا کسی
طرح درست نہین ہے جن لوگون کی عادت پڑ گئی لعنت کرنے کی انکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہو گی اس واسطے کہ جب آدمی کو لعنت کرنے
کی عادت ہو گئی تو وہ فاسق ہوا اور فاسق کی گواہی درست نہین اور سفارش کرنے کو رحمت درکار ہے سو ان مین رحمت کہان انکو لعنت کی عادت پڑ گئی ق
٣٠٣ اَنَسٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ تَحْتَ قَدَمِہٖ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب نماز مین ہوتا ہے تو اپنے رب سے بات چیت کرتا ہے سو نہ تھوکے اپنے آگے اور نہ اپنے داہنے لیکن اپنے بائین طرف پیر کے نیچے
تھوکے ف اول تو نماز مین تھوکنا مناسب نہین اور اگر تھوک آجاوے تو آگے نہ تھوکے اس واسطے کہ قبلہ ہے اور داہنے فرشتہ ہے تو بائین قدم کے نیچے تھوکے
٣٠٤ اگر جنگل مین ہو اور اگر مسجد مین ہو یا بائین طرف اور نمازی کھڑا ہو تو اپنے کپڑے مین تھوک لے ق اَبُوْہُرَیْرَۃَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مسلمان ناپاک نہین ہوتا ف ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مجھکو ایکبار نہانے کی حاجت ہوئی راہ مین حضرت ملے مین اس راہ سے
پلٹ کر نہا کے حضرت کے پاس حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ تو کہان تھا مین نے عرض کی کہ مجھکو غسل کی حاجت تھی بے غسل خدمت مین حاضر ہونا مجھکو برا معلوم ہوا
٣٠٥ تب حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ ایمان دار ناپاک نہین ہوتا یعنی نماز پڑھنا اور مسجد مین جانا البتہ بے غسل درست نہین لیکن ملاقات درست ہے م جابر اِنَّ
الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے ف پوری حدیث یون ہے
کہ عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت مین پھرتی ہے تو جو کوئی عورت کو دیکھے وہ اپنی جورو سے صحبت کرے تاکہ دل سے انکا
٣٠٦ خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کی صورت اس واسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسے عورت بھی ق اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ
اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَہْلِہٖ نَفَقَۃً وَّہُوَ یَحْتَسِبُہَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً بخاری اور مسلم مین ابومسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مسلمان جب اپنے جورو
لڑکون کے کھانے پینے کا کچھ مال خرچ کرتا ہے ثواب کی نیت سے تو وہ مال صدقے کے برابر ہے ثواب مین ف یعنی اپنے گھر کے خرچ مین اگر یون نیت کرے کہ خدا نے
٣٠٧ مجھپر فرض کیا ہے اسی کے حکم سے مین خرچ کرتا ہون تو انمین بھی خیرات کے برابر ثواب ملیگا اور اگر بے نیت خرچ کیا تو نہ ثواب نہ عذاب م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو
اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ یَّمِیْنِ الرَّحْمٰنِ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ اَلَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِہِمْ وَاَہْلِیْہِمْ وَمَا وَلُوْا مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر انصاف کرنے والے خدا کے نزدیک نور کے منبرون پر ہونگے رحمٰن کے داہنی طرف اور خدا کے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنی
خدا کے کرم مین نقصان نہین ہے منصف وہ لوگ ہین جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے قریب لوگون مین اور جسپر حاکم ہوئے ہین ف یعنی منصف وہین
٣٠٨ جو اپنے برادرون کی رو رعایت نہین کرتے اپنے بیگانے مین برابر انصاف کرتے ہین خ عَائِشَۃُ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَنْزِلُ فِی الْعَنَانِ وَہُوَ السَّحَابُ
فَتَذْکُرُ الْاَمْرَ قُضِیَ فِی السَّمَآءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّیَاطِیْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُہٗ فَتُوْحِیْہِ اِلَی الْکُہَّانِ فَیَکْذِبُوْنَ مَعَہَا مِائَۃَ کَذْبَۃٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِہِمْ
بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ فرشتے اترتے ہین بدلی مین سو آپس مین بات چیت کرتے ہین اس کام کی جس کا آسمان مین
خدا کی طرف سے حکم ہوا ہے سو شیطان وہان جا کر چھپکے سن آتے ہین پھر اسکو کاہنون یعنی جو غیب کی بات بتلاتے ہین انکے قلب مین ڈال دیتے ہین سو
اپنے دل سے سو جھوٹی باتین جوڑ کے اسکے ساتھ کہتے ہین ف عرب مین ایک قوم تھی جن اور شیطانون سے راہ رکھتے تھے کچھ ان سے حال دریافت کر کے لوگون سے
کہتے تھے لوگ ان سے بہت اعتقاد رکھتے تھے سو لوگون نے حضرت سے انکا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ انکی کچھ حقیقت نہین پھر لوگون نے عرض کی کہ انکی
٣٠٩ کبھی بات سچ بھی ہوتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی خ جَابِرٌ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا بخاری مین جابر سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ موت ڈرنے کی چیز ہے سو جب تم جنازہ دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو ف اول جنازہ دیکھ کر اٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب
٣١٠ جنازہ دیکھکر اٹھنا سنت نہین م اَنَسٌ اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِہِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا مسلم مین انس سے روایت ہے

۳۱۱ خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو جوتون کی چپ چپ سنتا ہے جب لوگ اسکو دفن کرکے پھرتے ہین
بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مُردے پر عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے ف یہ اُس صورت مین ہے کہ مردہ اپنی رونے پیٹنے کی وصیت
کر گیا ہو چنانچہ اسکا بیان گذرا ۳۱۲ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللهُ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر عذاب
نہین کرتا آگ سے مگر خدا یعنی آگ سے جاندار کو جلانا ہرگز نہین درست یہ خدا کو خاص ہے ف حضرت نے ایکبار کہین لشکر بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلانا شخص ملے تو اسکو جلا دیجیو
پھر جب وہ روانہ ہوے تو انکو بلایا اور جلانے سے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی اور اُسکے قتل کا حکم کیا ۳۱۳ م اَنَسٌ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَلَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ
مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور ہمیشہ تم نماز ہی مین ہو جب تک تم نماز کے منتظر رہو گے ف ایکبار حضرت نے
عشا کی نماز دیر کرکے پڑھی تہائی یا آدھی رات گذری تب اصحابؓ سے یہ حدیث فرمائی ۳۱۴ ق مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ
بخاری اور مسلم مین مجاشع بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وطن چھوڑنا ختم ہو چکا مہاجرین پر لیکن بیعت کرنا اسلام کی اور جہاد کی اور نیک کامون
کی ف مجاشعؓ سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو مین نے چاہا کہ مین ہجرت کی بیعت کر دن تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب اسلام غالب ہوا اس طرح کی ہجرت
اب فرض نہین رہی ۳۱۵ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہودی اور نصاری خضاب
نہین کرتے ہین تم انکا خلاف کرو ف یعنی تم خضاب کیا کرو مہندی کا خضاب قولی سنت ہے اور وسمہ بھی درست ہے لیکن اور خضاب جو سیاہ بال کر دیوین سو
درست نہین ۳۱۶ ق ابْنُ عُمَرَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے
آگے یعنی قیامت مین ایک حوض ہے یعنی حوض کوثر اتنا بڑا جتنا فرق ہے درمیان جربا اور اذرح کے ف جربا اور اذرح دو گانون ہین شام مین تین رات دن
کی راہ انکے درمیان مین ہے مطلب یہ کہ وہ حوض بہت لنبا چوڑا ہے ۳۱۷ ق اَنَسٌ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جن چیزون سے تم دوا کرتے ہو اُن مین بہتر دو ہین پچھنے لینا اور دریائی کوٹ ہے ف کوٹ ہندوستان مین پیدا ہوتا ہے اس واسطے اسکو عود
ہندی بھی کہتے ہین ہندوستان سے جہاز پر عرب مین جاتا تھا اسواسطے حضرت نے اسکو دریائی فرمایا اسکا مزاج گرم خشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے
اور سردی کی بیماریون کو دور کرتا ہے اور پچھنون سے خون فاسد نکل جاتا ہے اسواسطے حضرت نے انکی تعریف کی اور حدیث مین آیا ہے کہ جبکہ درد سر ہوتا تھا اُس کو
حضرت پچھنے فرماتے تھے اور تیرھوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ اور منگل اور بدھ اور ہفتے مین خون نکالنا حدیث مین منع ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علاج کرنا
درست ہے توکل کے خلاف نہین ۳۱۸ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهٗ بِمُوْقِهَا
فَغُفِرَ لَهَا وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایک حرام کار عورت نے گرمی کے دن مین ایک کتے کو دیکھا کہ کوئین کے آس پاس گھومتا ہے اور زبان نکالے ہے پیاس کے مارے
سو اُسنے اپنا موزہ اُسکے واسطے اُتارا یعنی پانی پلانے کو پھر اُسکے گناہ معاف ہوگئے اور بخاری نے یون روایت کی ہے کہ اُس عورت نے اپنا موزہ اُتارا
پھر اُسکو اپنی اوڑھنی سے باندھا پھر پانی نکال کے اُسکو پلایا سو اُسکے گناہ معاف ہوگئے اس کام کے سبب سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سختی کی حالت مین
جاندار کے ساتھ احسان کرنا خدا کے نزدیک بڑی عمدہ چیز ہے ع دل بدست آور کہ حج اکبر است ۳۱۹ ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ
الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ قَالَ لَهَا حِيْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَعْتَدَّ وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا
اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ اَلْبَتَّةَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ام شریک پاس پہلے مہاجرین آتے جاتے ہین سو تو جا عبداللہ
ابن ام مکتوم اندھے کے گھر مین سو تو اپنی اوڑھنی جب اُتار رکھے گی وہ تجکو نہ دیکھے گا یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیسؓ سے فرمایا جب اُس نے عدت بیٹھنے کا ارادہ کیا اور
اُسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اُسکو تین بار طلاق دی تھی ف فاطمہ بنت قیس کو اُن کے خاوند نے طلاق دی حضرت نے فاطمہؓ سے اول کہا کہ تو ام شریک کے
گھر مین عدت بیٹھ پھر حضرت نے فرمایا کہ اُسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین وہان نہین عبداللہ اندھا ہے اُسکے گھر مین جا یعنی اُسکو کچھ سوجھتا نہین تو آرام سے

۳۲۰ وہان رہتی ق ابوسعیدؓ انّ اُمّةً من بنی اسرائیل مُسِخَتْ فلا ادری ایّ الدّوابّ مُسِخَتْ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہر کہ
حضرت نے فرمایا کہ پسر حضرت یعقوب نبی اولاد سے ایک گروہ کی خدا نے صورت بدل ڈالی ہے مجھو مین نہین جانتا کہ وہ کون جانور کی صورت پر ہوگئے ف
بخاری اور مسلم مین پوری روایت یون ہے کہ ایک گنوار حضرت کی پاس آیا اُسنے کہا کہ یا حضرت مین اُس جنگل مین رہتا ہون کہ وہان کے لوگون کی خوراک سوسمار
ہی سوسمار وہ جانور ہو جسکو ہندی مین گوہ کہتے ہین حضرت نے اسکا کچھ جواب ندیا پھر اُسنے پوچھا پھر حضرت چپ ہی تیسری بار مین حضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے
ایک گروہ پر خدا نے لعنت کی اور انکی صورت بدل ڈالی مجکو نہین معلوم کہ وہ گوہ کی صورت بن گئے یا کوئی اور جانور ہوگئے سو مین تو اُسکو نہین کھاتا
۳۲۱ اور منع بھی نہین کرتا امام اعظمؒ کے نزدیک سوسمار کھانا درست نہین اسی دلیل سے امام شافعیؒ کے مذہب مین درست ہر ق عائشةؓ انّ اُولٰئک اذا کان
فیھم الرّجل الصّالح فمات بنوا علٰی قبرہ مسجدًا وصوّروا فیہ تلک الصّور اُولٰئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیٰمة یعنی کنیسة
بالحبشة کان یقال لھا ماریة بخاری اور مسلم مین حضرت عائشةؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ وہ لوگ جب اُنمین کوئی نیکبخت آدمی مرتا تھا
تو اسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اُس مسجد مین یہ تصویرین بناتے تھے وہ خدا کے نزدیک قیامت مین بدترین خلق ہین یہ ملک حبش کے نصاریٰ کو فرمایا اُن لوگون نے
وہان ماریہ نام عبادتخانہ بنایا تھا ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہر کہ جب حضرت کو مرض الموت ہوا تو ایک بی بی نے حبش کے عبادتخانی کی تعریف کی یعنی اگر حکم ہو تو
۳۲۲ حضرت کی قبر پر ویسا ہی بناوے تب حضرت نے تکیے سے سر اُٹھا کر یہ حدیث فرمائی یعنی وہ برا کرتے ہین تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ ٹھہرانا م عبد اللہ بن عمروؓ انّ
اوّل الاٰیات خروجًا طلوع الشّمس من مغربھا وخروج الدّابّة علی النّاس ضحًی وایّھما ما کانت قبل صاحبتھا فالاُخرٰی علٰی اثرھا قریبًا مسلم مین
عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ظاہر ہونے کی راہ سے قیامت کی نشانیون سے پہلے آفتاب کا نکلنا ہر مغرب کی طرف سے اور دن چڑھے
لوگون کے روبرو زمین سے جانور کا نکلنا اور ان دو سے جو پہلے ہوگی تو دوسری بھی اُسکے پیچھے جلد ظاہر ہوگی ف دس نشانیان قیامت کی آگے بیان ہوچکین
۳۲۳ م ابو ہریرةؓ انّ اوّل زمرة تدخل الجنّة علٰی صورة القمر لیلة البدر والّتی تلیھا علٰی اضوء کوکب درّیّ فی السّماء لکلّ امرئ منھم
زوجتان اثنتان یُرٰی مخّ سوقھما من وراء اللّحم وما فی الجنّة اعزب مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین
جاویگا وہ چودھوین رات کے چاند کی صورت ہوگا اور جو گروہ اُسکے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے روشن ستارے کے برابر ہوگا اُن مین سے ہر مرد کے واسطے
۳۲۴ دو دو جورو ہین جنکی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پردے نظر آتا ہر اور بہشت مین کوئی بے جورو نہین ف یعنی انکی پنڈلیان مثل بلور کے شفاف ہین کہ اندر تک صاف
دکھلائی دیتا ہر پھر جب پنڈلیون کا یہ حال ہر تو انکے باقی بدن کا حسن اسی پر قیاس کیا چاہیے ق ابو سعیدؓ انّ اھل الجنّة لیتراءون اھل الغرف
من فوقھم کما تتراءون الکوکب الدّرّیّ الغابر فی الاُفق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینھم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء
لا یبلغھا غیرھم قال بلٰی والّذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللہ وصدّقوا المرسلین بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ مقرر بہشتی لوگ دیکھتے ہین اونچے محل والون کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے پر دور خواہ پورب کی طرف خواہ پچھم کی طرف
اتنا فرق اُن مین زیادتی مراتب کے سبب سے ہر اصحابؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے اُنکے سوا کوئی وہان
نہ پہنچ سکے گا حضرت نے فرمایا کہ کیون نہین قسم ہر اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اُن مکانون مین وہ مرد پہنچین گے جو ایمان لائے ہین اللہ کا اور
۳۲۵ سچا جانا ہر پیغمبرون کو ق النّعمان بن بشیرؓ انّ اھون اھل النّار عذابًا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منھما دماغہ کما
یغلی المرجل ما یرٰی انّ احدًا اشدّ منہ عذابًا وانّہ لاھونھم عذابًا بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ
مقرر دوزخیون مین نپٹ ہلکا عذاب والا وہ ہے جسکے پیرون مین آگ کی دو جوتیان ہین جن سے اسکا دماغ اُبلتا ہر جیسے دیگچی اُبلتی ہر اور وہ جانتا ہر کہ
۳۲۶ مجھسے زیادہ کسی پر عذاب نہین اور حال آنکہ اورون سے اُسپر بہت ہلکا عذاب ہر م ابو سعیدؓ انّ بالمدینة جنًّا قد اسلموا فاذا رأیتم منھم شیئًا فاٰذنوہ ثلثة
ایّام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوہ فانّما ھو شیطان مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینے مین جن ہین کہ مسلمان ہوئے ہین پھر

جب تم دیکھو اُن سے کوئی چیز یعنی وہ اگر سانپ بن جاوے تو اُسکو تین دن اطلاع کر دو پھر بھی اگر ظاہر ہو اُسکے بعد تو اُسکو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے یعنی وہ کافر
جن ہے **ف** مدینے مین ایک صحابی کی نئی شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر گئے دیکھا کہ بی بی دروازے پر کھڑی ہے سبب پوچھا اُسنے کہا کہ گھر مین سانپ نکلا ہے اُس
صحابی نے اُسکو مار ڈالا پھر صحابی بھی گر پڑے اور مر گئے جب حضرت نے یہ قصہ سُنا تو یہ حدیث فرمائی اور ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ جب سانپ کو اپنے گھر مین دیکھو تو

٣٢ تین دن یون کہو کہ ہم بوسیلہ قول و قرار نوح اور سلیمان بن داؤد کے تم سے یہ مانگتے ہین کہ ہمکو رنج نہ دو پھر اسکے بعد بھی اگر سانپ نکلے تو مار ڈالو **ق** عَائِشَةُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ
بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھایا پیا کرو
جب تک عبداللہ بن ام مکتوم اذان نہ دیوے **ف** بلالؓ کچھ رات رہے اذان دیتے تھے تاکہ لوگ تہجد کی نماز کو اُٹھ کر پڑھین اور جو جاگا کیے ہون وہ سو رہین اور عبداللہ
صبح کو اذان کہتے تھے وہ اندھے تھے جب تک لوگ نہ کہتے کہ فجر ہوئی وہ اذان نہ کہتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ روزہ دار سحری کھایا کرین بلال کی اذان کا خیال

٣٢ نہ کرین **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے ایسے دن ہونگے کہ اُن مین جہالت اُتریگی یعنی پھیلے گی اور علم اُٹھے گا اور قتل بہت ہوگا **ف** یعنی دنیا کی
حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگون کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نہ رہے گی رات دن سواے طلب دنیا کے اور کچھ مطلب اُنکا نہ ہوگا بلکہ قیامت یہ ہے کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی

٣٢ دنیا ہی کے واسطے تو درحقیقت وہ علم نہین ہے وہ جہالت ہے اس واسطے کہ علم وہی ہے جس سے دنیا سرد ہو اور آخرت یاد پڑے **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ہونگے اُن سے بچیو **ف** مراد اِس
حدیث سے مسیلمہ کذاب اور اسود اور سجاح اور طلیحہ اور مختار ہین جنھون نے جھوٹے پیغمبری کے دعوے کیے پھر خدا نے اُنکو برباد کیا یا وہ لوگ ہین جنھون نے وضعی

٣٣ حدیثین بنائین اور حضرت کی طرف نسبت کین اور علماے حدیث نے اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکال ڈالا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ ثَلٰثَةً فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى
فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ
قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ
اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ
اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا وَّقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرُ
بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا
وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْـَٔتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ
بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ
عَلَيْهِ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهٗ كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا
وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْـَٔتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ
مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا قَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ
وَهَيْـَٔتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَّابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ
رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ
شَيْئًا اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ وَيُرْوٰى لَا اَحْمَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت یعقوب کی اولاد مین تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اُنکو

آزماوے تو اُنکے پاس فرشتہ بھیجا اُسکو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اسنے کہا کہ تجکو کون چیز بہت پیاری ہے اُسنے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجسے یہ بیماری دور ہو جاوے جسکے سبب لوگ مجسے گھناتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اسپر ہاتھ ملا سو اُسکی گھن دور ہو ئی اور اُسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجکو بہت پسند ہے اُسنے کہا اونٹ یا کہا گاے اسحٰق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اُسنے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید داغ والے یا اندھے نے انمین سے ایکنے اونٹ کہا دوسرے نے گاے سو اُسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی پھر کہا خدا تیرے واسطے اسمین برکت دے حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو کہا کون چیز تجکو بہت پسند آتی ہے اُسنے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب سے لوگ مجسے گھناتے ہین پھر اُسنے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکی بیماری دور ہو گئی اور اُسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجکو بہت بھاتا ہے اُسنے کہا گاے سو اُسکو گابھن گاے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال مین برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجکو کون چیز بہت پسند ہے اُسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ مین روشنی دے تو مین اُسکے سبب لوگون کو دیکھون حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اُسپر ہاتھ ملا سو اُسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجکو بہت پسند ہے اُسنے کہا بھیڑ بکری تو اُسکو گابھن بکری ملی سو اونٹنی اور گاے بھی بیائی اور بکری بھی جنی پھر بہت ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گاے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریان ہو گئین حضرت نے فرمایا بعد مدت کے فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو اُس سے کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب سبب کٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا مجکو ممکن نہین بدون خدا کی مدد پھر بدون تیرے کرم کے مین تجسے مانگتا ہون اُسی کے نام پر جسنے تجکو خوبصورت رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اُسنے کہا لوگون کے حق مجپر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گھر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجکو دون پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجکو کچھ پہچانتا سا ہون بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجسے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے یہ مال دیا پھر اُسنے جواب دیا کہ مین نے یہ مال پایا ہے اپنے باپ دادا سے جو پشت بہ پشت کے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اُسی اپنی صورت اور شکل مین پھر اُس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اُسنے بھی جواب دیا جیسا اُسنے جواب دیا تھا فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے پاس گیا اپنی اُسی صورت اور شکل مین پھر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو مجکو آج پہونچنا بغیر مدد الٰہی اور اُسکے بعد بدون تیرے کرم کے مشکل ہے سو مین تجسے اُس خدا کے نام پر جسنے تجکو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اُسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تھا سو خدا نے مجکو آنکھ دی سو لیجا ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا مین لیوے گا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑونگا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ للہ لینے مین اگر کچھ تو چھوڑیگا تو مین تیری تعریف نکرونگا یعنی مین نہ لینے سے کچھ خوش ہونگا اور تیری بے پرواہی کی تعریف بھی نہ کرونگا سو فرشتے نے کہا اپنا مال رکھ تم تینون آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجسے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور تیرے دونون ساتھیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین بندۂ شکر گزار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال مین ہے یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اُسکے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کا کرم بوجھ کر شکر گزار رہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہو تو خدا سے دور ہے ۳۳۱ م مَيْمُونَةَ اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ وَعَدَنِي اَنْ يَّلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ مسلم مین حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جبرئیلؑ نے مجسے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجسے ملاقات نہین کی یہ جانو کہ قسم خدا کی کہ اُسنے مجسے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا **ف** حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ایک روز غمگین اور ملول اُٹھے مین نے عرض کی یا رسول اللہ آج حضرت کو کیون رنج ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو وہ دن اُسی طرح گذرا پھر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہے پھر حضرت نے اُسکو نکلوا دیا پھر اپنے ہاتھ سے وہان پانی چھڑکا جوان ہوئی جبرئیلؑ سے ملاقات ہوئی حضرت نے اُنکے نہ آنے کا سبب پوچھا جبرئیلؑ نے کہا کہ ہمکو حکم نہین اُس گھر مین جانے کا جہان تصویر اور کتا ہووے پھر حضرت نے صبح کو

کتّون کے مار ڈالنے کا حکم دیا م اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ حَمْزَةَ اَخِيْ مِنَ الرِّضَاعَةِ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر حمزہؓ میرا دودھ شریک بھائی ہے **ف** امیر حمزہؓ حضرت کے چچا تھے لوگون نے حضرتؐ سے کہا کہ آپ حمزہؓ کی بیٹی سے نکاح کیجیے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ف** یعنی دودھ کے رشتہ سے وہ میری بھتیجی ہوئی تو نکاح درست نہین م حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اِنَّ حَوْضِيْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ مسلم مین حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ میرا حوض کوثر کافرون سے بہت دور رہوگا جیسے شہر ایلہ شہر عدن سے دور ہی قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مین مقرر کافر لوگون کو اُس حوض سے ہانکونگا جیسے مرد اپنے حوض سے بگانی اونٹ کو ہانکتا ہے **ف** ایلہ شام مین ایک شہر کا نام ہے اور عدن یمن مین ایک شہر کا نام ہے یعنی جیسے ایلہ عدن سے بہت دور ہے ویسے کافر میرے حوض سے دور رہینگے اُسکا پانی اُنکے نصیب مین نہین یا یہ مطلب کہ میرا حوض اتنا لنبا چوڑا ہے جیسے ایلہ سے عدن تک یعنی باوجود اس وسعت کے کافر اُس سے بے نصیب ہین م عَائِشَةُ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ قَالَ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین نہین لگا ہی یہ حضرت نے عائشہؓ سے فرمایا **ف** ایکبار حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ مجکو چٹائی کی جانماز لادے مسجد سے حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجکو حیض کی حالت ہے یعنی اس حالت مین مسجد کے اندر کیون کر جاؤن تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قدم مسجد سے باہر رکھ ہاتھ بڑھا کر جانماز اُٹھا لے خ اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ قَالَهٗ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ بخاری مین مسورؓ اور مروان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جس سال صلح حدیبیہ ہوئی کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کی لیے غمیم مین آگاروکے پڑا ہی سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ کو **ف** غمیم اور حدیبیہ دو مقام ہین مکے کے پاس حضرتؐ نے فتح مکّہ سے پہلے عمرے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ بے اطلاع قریش کے مکے مین اچانک داخل ہو وین راہ مین حضرتؐ کو خالدؓ کا حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی پھر اُس سال کافرون نے حضرتؐ کو مکے جانے سے روکا صلح کر کے حضرتؐ پلٹ آئے صلح کا قصہ آگے معلوم ہوگا خالد بن ولید اُسوقت تک ایمان نہ لائے تھے ہر چند مروان ناصبی مذہب یعنی مخالف اہل بیت تھا لیکن بخاری مین اُسکی روایت ضمناً آئی ہے یعنی مسورؓ کے ساتھ چنانچہ اس حدیث مین علاوہ اسکے یہ قصہ حدیبیہ کی روایت ہے کچھ مقام تہمت نہین خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ كَانَ لَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی کام سے **ف** روایت ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اُسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈھی عورت سے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اُس نے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی آدمی تو خوب ہے اگر اپنے ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اُسوقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اُنکے واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے اُسکی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے م جَابِرٌ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَّرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَّاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَّلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حج مین عرفے کے دن حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہین جیسے اس تمہارے دن کو حرمت ہے اس تمہارے مہینے مین اس تمہاری بستی مین یعنی جیسے مکے مین اور ذی الحجہ کے مہینے مین عرفے کا دن حرام ہے اسمین زیادتی کسی طرح درست نہین اسی طرح اپنی جانون اور مالون کو حرام جانو کسیکو دوسرے مسلمان کا ناحق جان مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہین پہچان رکھو کہ حالت کفر کی ہر چیز میرے دونون قدمون کے نیچے دب گئی

یعنی کفر کی باطل رسمین جیسے نوحہ کرنا نجومی کو پوچھنا نسب مین طعنہ کرنا موقوف ہوگئین اور جو کفر کی حالت مین خون ہوئے دبا ڈالے گئے یعنی اب انکا دعوی
کرنا درست نہین اور البتہ اپنی برادری کے خونون سے پہلا خون جسکو مین دبائے ڈالتا ہون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہو جو دودھ پیتا تھا بنی سعد کی قوم مین
اور اسکو مار ڈالا تھا ہذیل کی قوم نے اور وقت کفر کا بیاج دبا یا گیا اور اپنے خاندان کے بیاجون سے جو اول بیاج کو مین دباتا ہون سو بیاج عباس بن
عبد المطلب کا بیاج ہو سو وہ سب دبا ڈالا گیا یعنی بیاج کا اب لینا دینا حرام ہوگیا بلکہ صرف اصل قرض لینا دینا چاہیے سو ڈرو اللہ سے عورتون کی مقدمہ مین یعنی انکو ناحق
رنج نہ دو اسواسطے کہ تمنے انکو اپنے قابو مین کیا ہو خدا کی امان سے اور انکی شرمگاہ کو تمنے حلال کیا ہو خدا کے حکم سے اور تمہارا حق ان پر یہ ہو کہ جسکو تم نہ چاہو اسکو تمہارے
گھر مین نہ آنے دیوین سو اگر وہ ایسا کرین سو انکو ایسی مار مارو جس سے ہلاک نہو جاوین اور عورتون کا تم پر دستور کے موافق کھانا کپڑا دینے کا حق ہو اور مقرر مین تم لوگون
مین وہ چیز چھوڑے جاتا ہون کہ اسکے بعد تم کبھی گمراہ نہوگے اگر اسکو خوب پکڑے رہوگے اور اسپر عمل کروگے وہ چیز خدا کی کتاب ہو یعنی قرآن شریف اور تم لوگ
قیامت مین مجھسے پوچھے جاوگے سو تم کیا کہتے ہو لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نے خدا کا پیغام ہمکو پہونچایا اور بخوبی ادا کیا اور نصیحت کی پھر حضرت نے
کلمے کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اور لوگون کی طرف جھکا کر فرمایا کہ خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو خداوندا گواہ رہیو **ف** ہجرت کے دسوین سال حضرت نے
حج کیا عرب کے ہزارون آدمی جمع تھے اسوقت حضرت نے یہ خطبہ پڑھا ناحق خون اور پرائے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمون سے منع کیا اور پچھلے خون کے
دعوے اور اگلے بیاج باطل کیے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے انکو موقوف کیا پھر جورو خاوند کے حق بتلائے پھر اشارہ اپنی موت کا کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلوگے
تو گمراہ نہوگے پھر لوگون سے اپنی پیغام رسانی کا اقرار لیا اور خدا کو اسپر گواہ کیا اس خطبے کے بعد حضرت دو مہینے اور بیس دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر مین
بیمار ہوئے بارھوین ربیع الاول کو انتقال کیا اللّٰھم صلّ وسلّم علیہ **خ** خَوْلَةُ بِنْتُ ثَامِرٍ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ ٣٣٨
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بخاری مین خولہ بنت ثامر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جو لوگ کہ گھسے پڑتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنی ناحق لوٹے کھاتے ہین انکے لیے قیامت مین
آگ ہو **ف** یعنی بیت المال سے سوا مستحقون کے اور کسیکو لینا درست نہین **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّ رَجُلًا رَاٰی کَلْبًا یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ ٣٣٩
خُفَّهٗ فَجَعَلَ یَغْرِفُ لَهٗ بِهٖ حَتّٰی اَرْوَاهُ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد نے کتے کو دیکھا کہ پیاس کے
مارے کیچڑ کھاتا تھا سو اس مرد نے اپنا موزہ لیکر اسمین پانی بھر کر اسکو پلایا یہان تک کہ اسکو چھکا دیا سو خدانے اسکی محنت ٹھکانے لگائی پھر اسکو بہشت مین داخل کیا
م اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَکًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ ٣٤٠
الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ایک مرد تھا اسنے اپنے بھائی مسلمان کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدانے
اسکی راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اسکے پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدھر جایا چاہتا ہے اسنے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون
فرشتے نے کہا کچھ تیرا اسپر احسان ہو جسکو بڑھایا چاہتا ہے اسنے کہا نہین صرف مین اس سے خدا کے واسطے محبت رکھتا ہون فرشتے نے کہا مین خدانے
بھیجا ہون تیرے پاس پیغام یہ ہو کہ خدانے بھی تجکو دوست رکھا جیسا تو اسکو خدا کے واسطے دوست رکھتا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے
لگاو کسی سے دوستی اور محبت رکھنا بڑی عمدہ بات ہو **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ اَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ ٣٤١
قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَاَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَتَکْوِیْرُهٗ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَکَ
یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بہشتی مرد نے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت
مانگی سو خدا نے فرمایا کہ کیا تجکو حاصل نہین جو تیرا جی چاہتا ہو اسنے کہا کیون نہین سب کچھ موجود ہے لیکن کھیتی ہی کرنا بہت بھاتا ہو پھر اسنے جلدی کی اور بیج
بویا سو اسکے جمنے اور زور پکڑنے اور کٹنے اور پہاڑون برابر ڈھیر لگ جانے نے پلک مارنے سے بھی شتابی کی یعنی ہنوز پلک نہ جھپکی تھی کہ یہ سب کام
ہوگئے پھر خدا فرماوے گا اسکو لے اے آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہ بھر سکے گی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

۱۴۳۱

بہشتی جو چاہے گا سو پاویگا **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَاءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ فَأْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِيْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰى بِهَا اِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَأَلَنِيْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِيْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِيَ بِكَ وَاِنِّيْ جَهَدْتُّ اَنْ اَجِدَ مَرْكَبًا اَبْعَثُ اِلَيْهِ الَّذِيْ لَهٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّي اسْتَوْدَعْتُكَهَا فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَّخْرُجُ اِلٰى بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاَتٰى بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِّاٰتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُّ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ اَتَيْتُ فِيْهِ قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ اُخْبِرُكَ اَنِّيْ لَمْ اَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ جِئْتُ فِيْهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَدّٰى عَنْكَ الَّذِيْ بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ دِيْنَارٍ رَاشِدًا۔ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک مرد نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اُسنے کہا گواہون کو لا کہ انکو قرض کا گواہ کردون تو اُسنے کہا خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی کو لا اُس نے کہا خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے اُسنے کہا تو نے سچ کہا پھر اُسکو ہزار اشرفیان کچھ مدت ٹھہرا کر دین سو وہ سوداگری کے واسطے سمندر کو سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اُسنے جہاز کی تلاش کی تا سوار ہو کر مقرر مدت کے اندر قرض دینے والے پاس آوے سو اُسنے کوئی جہاز نہ پایا تو ایک لکڑی کو لیکر کُریدا پھر اُسمین ہزار اشرفیون کو بھرا اور ایک پرچہ خط قرض دینے والے کے نام کا اُسمین ڈالا پھر اُسکے مُنھ کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا پھر کہا کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ مین نے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لی تھین سو اُسنے مجھسے ضامن مانگا تھا مین نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری ضامنی پر راضی ہو گیا تھا پھر اُسنے گواہ مانگا مین نے کہا کہ خدا کی گواہی کفایت کرتی ہے سو وہ تیری گواہی سے راضی ہو گیا تھا اور مین نے بہت دوڑ دھوپ کی کہ کوئی جہاز پاؤن تا اُسکا قرض بھیجون سو مین نے نپایا اب تجکو مین اس لکڑی کو امانت سپرد کرتا ہون پھر اُسکو سمندر مین اُسنے ڈال دیا یہان تک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہان سے پلٹ آیا اور لوٹنے کے وقت بھی جہاز کی تلاش مین رہا تھا تا اُسکے سر کو جاوے سو دیکھنے نکلا وہ مرد جسنے قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اُسکا قرض مالی لایا ہو سو اُسنے یکایک اُس لکڑی کو دیکھا جس مین مال تھا سو اُسکو اپنے گھر والون کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اُسکو چیرا مال اور خط کو پایا پھر بعد مدت کے جسپر قرض تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین دوڑا دھوپا کیا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اسوقت کے آنے سے پہلے مین نے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا کہ کیا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اُسنے کہا مین تجکو خبر دیتا ہون کہ مین نے اپنے آنے سے پہلے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا خیر جان معلوم ہوا سو البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی کے ساتھ بھیجا تھا سو پہونچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پھر جا **ف** اس حدیث مین راست معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے معلوم ہوا کہ جسنے سچا بھروسا خدا پر کیا اُسکو ٹوٹا نہین پڑتا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرض مین وعدہ مقرر کرنا درست ہے لیکن امام اعظمؒ اور شافعیؒ کا یہ مذہب ہے کہ قرض کی مدت لازم نہین بالک اگر چاہے تو مدت سے پہلے قرض مانگ لیوے اور امام مالکؒ کے نزدیک مدت کی قبل تقاضا درست نہین

۱۴۳۲

ق عَائِشَةُ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ **قَالَهٗ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل تیری ہمیشہ مدد کیا کرتا ہے جبتک کہ تو نے خدا اور اُسکے رسول کی طرف سے جوابدہی کی ہے یہ حضرتؐ نے حسانؓ بن ثابت سے فرمایا **ف** کافرون نے حضرتؐ کی ایکبار ہجو کی تھی حضرتؐ نے حسانؓ صحابی سے جو بڑے شاعر تھے فرمایا کہ تم انکو جواب دو حسانؓ نے چند بیتون مین اُن کی خوب ہجو کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا درست ہے بشرطیکہ اُسکا مضمون شرع کے مخالف نہو

۱۴۳

ق اَبُوْذَرٍّ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ۔ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش اور اُبال سے ہے سو جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو **ف** یعنی اس عالم کی گرمی دوزخ کی گرمی کا نمونہ ہے اور جوش غضب کا وقت ہے تو ٹھنڈے

وقت نماز پڑھنا چاہیے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز اول وقت مستحب نہین ٹھنڈے وقت پڑھے یہی مذہب ہے امام اعظم کا **ق** عَائِشَۃُ (۳۴۵)
اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْھَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون سے
بدتر قیامت مین خدا کے نزدیک وہ بندہ ہی کہ غیر شخص کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت کو برباد کرے **ف** جیسے جھوٹی گواہی دیکر کسیکو مال دلادیوے تو اُسکو دنیا ملی
اُسکی آخرت ناحق برباد ہوئی **ق** عَائِشَۃُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ فَرَقَہُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِہٖ وَیُرْوٰی مَنْ تَرَکَہٗ بخاری اور مسلم (۳۴۶)
مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بدتر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن وہ آدمی ہی جسکا لوگ ملنا چھوڑدین اسکی
زبان درازی اور گالی کے ڈر سے اور ایک روایت مین مَنْ فَرَقَہُ کی جگہ مَنْ تَرَکَہٗ آیا ہی مطلب دونون کا ایک ہی **م** عَمَّارٌ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِہٖ (۳۴۷)
مَئِنَّۃٌ مِّنْ فِقْھِہٖ فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوۃَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَۃَ مسلم مین عمارؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ نماز کو بڑھانا مرد کا اور خطبے کو گھٹانا پتا ہے اُسکی دانائی
اور عقلمندی کا سو تم نماز کو بڑھایا کرو اور خطبے کو مختصر اور کم کرکے پڑھا کرو **ف** خطبہ مسلمانون کی نصیحت کے واسطے ہی کہ عبادت پر مستعد ہین اور نماز خود عبادت ہے
تو جسنے بقدر ضرورت تھوڑا خطبہ پڑھا اور نماز کو بڑھایا تو وہ عقلمند ہے کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبے کو بہت لنبا چوڑا پڑھا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانے مین
اکثر ناواقف امام کرتے ہین وہ نادان ہی کہ لوگون کو تو خطبے مین اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہی اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سی عمدہ عبادت مین جلدی
مچاتا ہی اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لنبا چوڑا پڑھنا اور نماز مین جلدی کرنا نہایت مکروہ ہی اور صاف حماقت ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ عَاشُوْرَاءَ یَوْمٌ (۳۴۸)
مِّنْ اَیَّامِ اللّٰہِ فَمَنْ شَاءَ صَامَہٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ محرم کی دسوین تاریخ خدا کے دنون سے ایک وہ بھی دن ہے سو جو چاہی
اُسکا روزہ رکھے **ف** یعنی اس دن کا روزہ فرض نہین سنت ہی **م** عُثْمَانُ وَعَائِشَۃُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَّاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ (۳۴۹)
اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِہٖ مسلم مین حضرت عثمانؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عثمان نہایت مرد شرم والا ہی اور مین اس حالت مین ڈرا
کہ اُسکو بلاؤن شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت ایک روز گھر مین دونون پنڈلیان کھولے لیٹے تھے اتنے مین
صدیق اکبرؓ دروازے پر آئے حضرت نے اُنکو بلایا اور ویسے ہی لیٹے رہے پھر عمر فاروقؓ آئے اُنکو بھی اُسی حال مین بلایا پھر حضرت عثمانؓ آئے تو حضرت نے اُٹھ کر اپنے
کپڑے پہن کے اُنکو بلایا جب وہ سب باہر گئے تو مین نے پوچھا یا حضرت صدیق اکبرؓ آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروقؓ آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے عثمانؓ کے
آتے ہی آپ نے کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عثمانؓ حیا کے سبب اتنا بدن نہین کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا
مطلب حیا سے نہ کہہ سکے **م** اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِھَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِّیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْھِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ (۳۵۰)
قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ فَلَمْ یَسْتَاْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَّلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ
اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا کا دشمن شیطان ایک شعلہ آگ کا لایا تھا کہ میرے مُنھ مین لگادے سو مین نے تین بار
کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تجھسے پھر مین نے تین بار کہا کہ مین خدا کی پوری لعنت تجھپر بھیجتا ہون پھر بھی نہ ہٹا پھر مین نے اُسکا پکڑنا چاہا قسم خدا کی اگر ہمارے سلیمان
بھائی دعا مانگ گئے ہوتے تو وہ صبح کو بندھا پڑا ہوتا کہ مدینے کے لڑکے اُس سے کھیلتے **ف** حضرت سلیمانؑ کی دعا کا مطلب اگلی حدیث مین آتا ہی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ (۳۵۱)
اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَیَّ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ
حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ سُلَیْمٰنَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جنون مین سے ایک راکس رات کو میرے آگے گھس پڑا میری نماز توڑ دینے کو سو خدا نے اُسکو میرے
قابو مین کر دیا پھر مین نے اُسکو پکڑ لیا سو مین نے چاہا کہ مسجد کے کھنبون سے کسی کھنبے مین باندھ دون تاکہ تم سب لوگ اُسکو دیکھو پھر مجکو یاد پڑگئی اپنے سلیمان بھائی
کی دعا وہ یہ دعا تھی کہ ای میرے رب میری مغفرت کر اور دے مجکو ایسی بادشاہی کہ میرے بعد پھر کسیکو ویسی نہ ملے حضرت نے فرمایا پھر مین نے اُسکو ڈھکیل دیا دُتکار
کے **ف** جن اور دیو حضرت سلیمانؑ کے قابو مین تھے اور اُنھون نے خدا سے دعا مانگی تھی کہ ایسی بادشاہی میرے بعد کسیکو نہ ملی اسواسطے حضرت نے اُس شیطان کو

چھوڑدیا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ ولی کامل ہو شیطان کے غلبے سے نڈر نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اس مردود کی اتنی جرأت ہے کہ حضرت کے ساتھ بے ادبی کو طیار ہوا تھا اللہ بچاوے تو اُس سے بچے آدمی بیچارے کی کیا طاقت ہے **خ** عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری دونون آنکھین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ ایک رات حضرت نے وضو کیا اور نماز تہجد پڑھ کر سو گئے جب بلالؓ نے صبح کی اذان کہی تو حضرت نے نماز پڑھی اور وضو نکیا تب مین نے عرض کی یارسول اللہ آپ سو گئے تھے وضو کیون نکیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی لیعنی مین سونے مین اپنے بدن کے حال سے غافل نہین ہوتا سب کا سونا وضو توڑتا ہی مگر حضرت اسمین خاص ہین **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَاِنِّي اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِي دِيْنِهَا وَاِنِّي لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ میری ہے اور البتہ مجکو خوف آتا ہی کہ کہین اُسکے دین مین فتنہ نہ ڈالا جاوے اور مقرر مین ایسا نہین ہون کہ حلال چیز کو حرام کردون اور حرام کو حلال بتلاؤن لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان مین کبھی جمع نہون گی **ف** ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوئی تھی حضرت علیؓ نے اُسکے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی لیعنی ہر چند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ حضرت فاطمہؓ سوت کی رنج سے کہین حضرت علیؓ کی اطاعت مین توقف نہ کرین تو دین مین خلل پڑے اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہے اسواسطے حضرت نے منع کیا **م** عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ مسلم مین عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارے روزون مین اور کتاب والون کے روزون مین سحری کھانے کا فرق ہی **ف** کتاب والے لیعنی یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزے مین سحری کا کھانا درست نہین اور اسلام مین درست ہو بلکہ سنت ہو **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر محتاج وطن چھوڑنے والے مالدار وطن چھوڑنے والون سے قیامت کے دن چالیس برس بہشت مین آگے جاوینگے **ف** حضرت کے اصحاب دو قسم تھے ایک مہاجرین دوسرے انصار مہاجرین وہ ہین جو مکّہ فتح ہونے سے پہلے اپنے وطن چھوڑکے اللہ کے واسطے مدینے مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انصار وہ ہین جو مدینے کے رہنے والے تھے سو مہاجرین انصار سے افضل ہین اور مہاجرین مین محتاج افضل ہین مالدارون سے اسواسطے کہ محتاجون نے پردیس مین محتاجی کے سبب خدا کے واسطے بڑی بڑی تکلیفین اُٹھائین اسواسطے وہ چالیس برس بہشت مین مالدارون سے آگے جاوین گے دوسری حدیث مین آیا ہی کہ پانچ سو برس آگے بہشت مین جاوینگے اسکا مطلب یہ کہ مہاجر کے سواے اور مالدار مسلمانون سے پانچ سو برس آگے جاوین گے تو دونون حدیثون مین کچھ خلاف نرہا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہین لیعنی چھکا دینے والا پیاس بجھانے والا اُسمین روزہ دار جاوین گے قیامت کے روز کوئی اُس سے نجاویگا اُنکے سوا کہا جاویگا کہان ہین روزہ دار سو وہ اُٹھ کھڑے ہونگے نجاوے گا کوئی اُس سے اُنکے سوا جب وہ جا چکین گے تو وہ دروازہ بند کیا جاویگا سو کوئی اُس سے نجاویگا **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک درخت ہی کہ اچھے گھوڑے پلے ہوئے تیز قدم کا سوار سو برس مین چلے اُسکو تمام نکرسکے **ف** مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرة المنتہی ہے جسکے بیر مٹکے برابر اور پتّے ہاتھی کے کان برابر ہین اور بعضے اُسکو طوبےٰ کہتے ہین **م** اَنَسٌ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِي وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین ایک بازار ہی جسمین بہشتی لوگ ہر جمعے کے دن جمع ہوا کرینگے پھر اُتّر کی ہوا چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہی اُنکے چہرون اور کپڑون پر پڑے گا سو اُنکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پھر پلٹ آوینگے اپنے گھر والون کی طرف اور گھر والون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اُنسے اُنکے گھر والے کہین گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت

بڑھ گیا ہی پھر وہ جواب دیوین گے کہ خدا کی قسم تمھارا بھی حُسن وجمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون کا حُسن ہمیشہ بڑھا کریگا

۳۵۹ **خ** ابُوھُرَیرَۃَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ کُلُّ دَرَجَتَیْنِ مَا بَیْنَھُمَا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ وَاَعْلَی الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْہُ تَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین سَو درجے ہین کہ خدا نی اپنی راہ مین لڑنے والون کے واسطے طیار کر رکھے ہین دو دو درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین مین سو تم جب خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو اس واسطے کہ فردوس عمدہ بہشت درمیانی اور اونچی بہشت ہی اور اسکے اوپر خدا کا عرش ہی اور اُسی سے بہشت کی نہرین پھوٹ نکلتی ہین **ف** فردوس اُس باغ کو کہتے ہین جس مین رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے ہون بہشت کی نہرین چار ہین ایک نہر پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوتھی عمدہ شراب کی حدیث اول باب کی اول حدیث کا ٹکڑا ہی

۳۶۰ **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ مقرر نماز مین تو ایک دھُن ہی یعنی نماز مین سوائے نماز کے اور کسی طرف توجہ نہ چاہیے **ف** عبداللہ بن مسعودؓ نے روایت ہی کہ ہم پہلے حضرت کو نماز مین سلام کیا کرتے تھے حضرت جواب دیا کرتے تھے جب ہم مدت کے بعد حبش کے سفر سے آئے حضرت نماز مین تھے ہمنے سلام کیا حضرت جواب نہ دیا بعد نماز کے یہ حدیث فرمائی یعنی وہ حکم اب موقوف ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بات کرنا سلام کرنا جواب دینا بے سبب کھانسنا ادھر اُدھر دیکھنا نماز مین درست نہین

۳۶۱ **م** عَمَّارٌ وَحُذَیْفَۃُ شَکَّ شُعْبَۃُ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَھَا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ثَمَانِیَۃٌ مِّنْھُمْ تَکْفِیْھِمُ الدُّبَیْلَۃُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ یَظْھَرُ فِیْ اَکْتَافِھِمْ حَتّٰی یَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِھِمْ مسلم مین عمارؓ یا حذیفہؓ سے روایت ہی شک ہوا اسمین شعبہ کو جو راوی ہے اس حدیث کا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر میری اُمت مین بارہ منافق ہین یعنی دل کے کافر زبان کے مسلمان وہ بہشت مین نجاوین گے اور اُسکی بو بھی نہ سونگھنے پاوین گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین گھُسے یعنی انکو کبھی بہشت نصیب نہو گی اُن مین سے آٹھ کو تو پھوڑا تمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ اُنکے مونڈھون مین پیدا ہو گا انکی چھاتیان توڑ کر نکل آویگا یعنی اُس مین ایسی سوزش ہو گی جیسے چراغ رکھ دیا چنانچہ ایسا ہی ہوا

۳۶۲ **م** اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ اِنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ مُبِیْرًا وَکَذَّابًا مسلم مین اسمار بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک ثقیف کی قوم مین ایک ظالم خونریز ہو گا اور ایک بہت جھوٹھا **ف** ثقیف ایک قوم ہے جو مکے کے پاس طائف مین رہتی تھی اُس قوم سے حجاج بن یوسف خونریز پیدا ہوا جسکا ظلم عالم مین مشہور ہی روایت ہی کہ اُسنے سوا لاکھ آدمی ناحق مارے اور جھوٹھا مختار ثقفی تھا جسنے بعد شہادت امام حسینؓ کے کوفے مین محمد بن حنفیہ کی طرف سے اول جھوٹھا دعوی کیا امام کے خون کا اور اس بہانے سے سردار بنا بعد اسکے پیغمبری کا دعوی کیا آخر کو خدا نے اُسکو فضیحت اور برباد کیا سو یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہی جیسا فرمایا تھا ویسے ہی اُس قوم سے دو آدمی پیدا ہوئے

۳۶۳ **ق** اَنَسٌ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میری حوض مین اتنے ٹونٹی دار آبخورے ہین جتنے آسمان مین تارے **ف** یہ حوض کوثر کی وسعت کا بیان ہی کہ حضرت کو قیامت مین ملے گا

۳۶۴ **م** عَائِشَۃُ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَآءً اَوْ اِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مدینہ اور اُسکے آس پاس کے عجوہ مین شفا ہی یا یون فرمایا کہ وہ عجوہ صبح کے اول وقت تریاک ہی یعنے زہر کی تاثیر کو دور کرتا ہی **ف** مدینے مین عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور کی بڑی ہوتی ہے سیاہی مارتی اُسکی یہ تاثیر ہے حضرت کی دعا سے

۳۶۵ **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ قَالَہٗ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تجھ مین دو خوبیان ہین جنکو خدا دوست رکھتا ہی ایک تو غصے کا بچاؤ دوسرے گرواؤ یہ حضرت نے اُس آدمی سے کہا جسکا قوم عبدالقیس مین اشجّ لقب تھا **ف** عبدالقیس ایک قوم کا نام ہے وہ قوم حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اُسکے سب آدمی اپنی سواریان چھوڑ جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آئے لیکن اشجّ نے جلد بازی نہ کی اپنے اونٹ کو پہلے باندھا پھر کپڑے پہن کے حضرت پاس خاطر جمع سے حاضر ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اُسکی تعریف کی ذرہ خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہو جانا اور ہر کام مین بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانورون کی خو ہے اس واسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور گرواؤ پسند رہے

٣٦٦ ق اَنَسٌ اِنَّ قُرَیْشًا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِیَّةٍ وَّمُصِیْبَةٍ وَّاِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَکْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے انصاریون سے فرمایا کہ البتہ قریش کی قوم کو نئی مصیبت پڑی ہے تازہ کفر کو چھوڑا ہے سو مین نے چاہا کہ اُنکو انعام دوون اور اُنسے لگاوٹ کرون تم کیا اس بات سے راضی نہین کہ لوگ دنیا کا مال لیکر پھرین اور تم اپنے گھرون کی طرف خدا کے رسول کو لیکر پھرو اگر اور لوگ ایک راہ چلین اور انصاری اصحاب اور راہ چلین تو مین انصاریون ہی کی راہ چلون ف مصابیح مین انسؓ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کے بعد جنگ حنین فتح ہوئی تو مال اسباب بہت ہاتھ آیا حضرت نے قریش یعنی مکہ کے رہنے والون کو سو سو اونٹ دیے تب بعضے نوجوان انصاریون نے کہا کہ خدا حضرت کو بخشے قریش کو آپ دیتے ہین ہمکو چھوڑتے ہین حال آنکہ اُنکے خون ہماری تلوارون سے ٹپک رہے ہین یعنی ہماری تلوارون کے زور سے وہ مسلمان ہوئے ہین جب یہ خبر حضرت کو معلوم ہوئی تب صرف انصاریون کو حضرت نے ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حال پوچھا تو انصاریون کے رئیسون اور عقلمندون نے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے دانا لوگون نے یہ ہرگز نہین کہا لیکن ہمارے نوجوانون نے البتہ کہا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش نو مسلم ہین اُنکو تازہ مصیبت پڑی ہے بھائی بند اُنکے لڑائیون مین مارے گئے ہین اسلام کی خوبی اُنکے دل مین ابھی نہین جمی لگاوٹ کے واسطے دُنیا کا مال دینا اُنکو مناسب تھا اور تم ایماندار لوگ ہو تمکو دنیا لینا مناسب نہین قریش نے دنیا پائی تمنے مجکو پایا زہے قسمت اُسکی جسکے حصے مین حضرت آوین اس حدیث سے انصاریون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

٣٦٧ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّهَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُصَرِّفُهٗ حَیْثُ یَشَاءُ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر آدمیون کے سب دل خداے مہربان کے ایسے قابو مین ہین جیسے ایک دل اُسکو پھیرتا ہے جدھر چاہتا ہے ف انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت یہ دعا بہت مانگتے تھے کہ اے دلون کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھ سو مین نے کہا کہ یا حضرت ہم آپ پر ایمان لائے ہین اسلام کے دین کو ہم سچ جانتے ہین کچھ ہمارے بچلنے کا بھی آپ کو ڈر ہے جو آپ یہ مانگا کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مسلمان کو نڈر ہونا نچاہیے خدا سے ڈرا کرے اور ایمان ثابت رہنے کی دعا مانگا کرے کہ مسلمان کو کافر ہونا اور کافر کو مسلمان ہونا کچھ دور نہین

٣٦٨ ق اَلْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ عَلٰی اَحَدٍ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرے اوپر جھوٹ باندھنا اورون پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہین جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا جان بوجھ کر سو اپنی ٹھیک ٹھہرالیوے دوزخ مین ف یہ حدیث متواتر ہے یعنی اتنے لوگون نے روایت کی کہ اسکے سچ ہونے کا یقین کامل حاصل ہوا پچاس سے بھی زیادہ حضرت کے اصحاب نے اسکو روایت کیا ہے ہر چند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہے لیکن حضرت پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے اور سخت گناہ کبیرہ کہ انجام اُسکا دوزخ ہے اس واسطے علماے حدیث نے حدیثون کے پرکھنے مین بڑی محنتین اور جانفشانیان کین موضوع حدیثون کو جانچ کر علیحدہ کر ڈالا صحیح اور ضعیف کو جدا کیا جیسے صراف کھرے اور کھوٹے کو پہچان جاتا ہے ویسے علماے حدیث بھی پہچان گئے تو مسلمان پر فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سُنے یا کسی کتاب مین دیکھے اُس حدیث کو سچا نجانے جب تک کہ اُسکو حدیث کی مشہور کتابون مین نہ دیکھے یا علماے حدیث سے اُسکی صحت نہ سُنے

٣٦٩ ق عَائِشَةُ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق والے کو کہنا پہونچتا ہے ف حضرت پر کسی کا قرض تھا اُسنے کڑا تقاضا کیا اصحاب نے اُسکے مارنے کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی قرض دینے والا حق دار ہے کہا چاہے اُسکی بات کا بُرا ماننا نچاہیے

٣٧٠ خ اِبْنُ عُمَرَ اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهٗ قَالَهٗ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے عثمان بن عفانؓ سے فرمایا کہ مقرر تجکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ غنیمت کے مال کا اُن لوگون سے جو جنگ بدر مین تھے ف حضرت جب جنگ بدر کو چلے تو حضرت عثمانؓ کی بی بی حضرت کی بیٹی بیمار تھین تب حضرت نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نہ چلو اُنکی تیمار داری کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہین اُن مین سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت مین اور حصہ مال کا دنیا مین ملیگا

٣٧١ ق اَنَسٌ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنًا وَّاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا معتمد امانت دار اے امت میری ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا ف ابو عبیدہ بہشتی حضرت کے دس یارون مین ہین اُنکو اس امت کا امانت دار فرمایا ہر چند سب

اصحابؓ امانت دار تھے لیکن جسمین جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت اُسی صفت سے اُسکی تعریف کرتے تھے جیسے صدیقؓ کو رحم دل اور فاروقؓ کو خدا کی راہ مین کڑا اور حضرت عثمانؓ کو حیامند اور علی مرتضیٰؓ کو قاضی اور زبیرؓ کو دلی جان نثار فرمایا **ق** جابرؓ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّحَوَارِیِّ الزُّبَیْرُ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور فدائی جان نثار زبیر ہے **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ جب مدینے مین جنگ خندق ہوئی اور کافرون کے گروہ پھوٹ پھٹک گئے تب حضرت نے فرمایا کہ کفار کے لشکر کی کوئی خبر لاوے زبیرؓ نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اُنکی فضیلت بیان کی زبیرؓ حضرت کے پھوپھی زاد بھائی تھے بہادر سپاہی حضرت پر فدا رہتے تھے چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہوا **ق** انسؓ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃً وَّاِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ مقرر ہر پیغمبر کی ایک خاص دعا ہے اور مین نے اپنی دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن **ف** اس حدیث مین بشارت ہے امت کی بخشش کی جو بیان سے باہر اور معلوم ہوا کہ حضرت کو اپنی امت پر بڑا رحم تھا کہ اپنی خاص دعا امت کے واسطے رکھی اپنی ذات کے واسطے نکی قربان اس نبی رحیم اور کریم پر **م** اُبَیّ بْنُ کَعْبٍ اِنَّ لَکَ مَا احْتَسَبْتَ قَالَہٗ لِرَجُلٍ کَانَ یَمْشِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا یَرْکَبُ وَیَرْجُوْ فِیْ اٰثَارِہِ الْاَجْرَ مسلم مین اُبی بن کعبؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو ملیگا جو تو ثواب چاہتا ہے یہ حضرت نے اُس مرد کو فرمایا جو پیدل حضرت کی مسجد مین آتا تھا اور سوار نہوتا تھا اور اپنے قدم مین ثواب کی امید رکھتا تھا **ف** ایک شخص تھا اُسکا گھر بہت دور تھا حضرت کی مسجد سے اور وہ ہمیشہ ہر وقت مسجد مین آتا تھا کسی نے اُس سے کہا کہ اندھیرے اور گرمی مین سوار ہوکر آیا کر اُسنے کہا مین پیادہ آنے مین ثواب کی امید رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھکو اس نیت اور اس محنت کا ثواب ملیگا **م** جابرؓ اِنَّ لَکُمْ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ دَرَجَۃً قَالَہٗ لِرَھْطٍ اَرَادُوْا اَنْ یَّبِیْعُوْا بُیُوْتَھُمْ فَیَقْرُبُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تمھارے واسطے ہر ڈگ پر درجہ ہے یہ حضرت نے جابرؓ کی قوم سے فرمایا اور اُن لوگون نے اپنے گھرون کے بیچ ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اور چاہتے تھے کہ حضرت کی مسجد کے قریب آ رہین **ف** یعنی جتنا تم دور رہوگے اور مسجد مین آیا کروگے اُتنا ثواب زیادہ پاؤگے کہ ہر قدم پر درجہ بلند ہوگا **خ** ابوہریرہؓ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِّائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَّنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا کی ننانوے ۹۹ نام ہین ایک کم سو ۹۹ جو کوئی یاد کر لیوے یا اعتقاد سے شمار کر رکھے یا اُنکے معنی بوجھے اور اُسپر عمل کرے وہ بہشت مین جاویگا **ف** حق تعالیٰ کے نام بیشمار ہین اس واسطے کہ صفات الٰہی کی حد نہین چنانچہ سواے ان ننانوے ۹۹ نام کے قرآن اور حدیث مین بہت اسماء الٰہی ثابت ہین جیسے رب فاطر محیط علام ملیک قدیم رفیع ذی الطول ذی المعارج مولیٰ نصیر تام شدید العقاب قابل التوبۃ غافر الذنب حنان منان وغیر ذلک تو مطلب اس حدیث کا یہ نہین کہ اسماے حسنیٰ ان ہی ننانوے ۹۹ نام مین منحصر ہین بلکہ یہ مطلب ہے کہ اس قدر نامون کی یہ تاثیر ہے کہ انکے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہے نود ۹۹ نہ نام بموجب روایت حصن حصین کے یہ ہین مع الترجمہ **ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ** یعنی وہ اللہ پاک ایسا ہو کہ اُسکے سواے کوئی معبود برحق نہین **اَلرَّحْمٰنُ** بڑا ہی مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھائی **اَلرَّحِیْمُ** نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمان دارون پر مخصوص ہے **اَلْمَلِکُ** سب کا بادشاہ **اَلْقُدُّوْسُ** ہر عیب اور نقصان سے پاک **اَلسَّلَامُ** خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا **اَلْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا **اَلْمُھَیْمِنُ** نگہبان یا محافظ **اَلْعَزِیْزُ** غالب یا عزت **اَلْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا **اَلْمُتَکَبِّرُ** عظیم الشان گھمنڈ والا **اَلْخَالِقُ** عدم سے پیدا کرنیوالا **اَلْبَارِئُ** بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا **اَلْمُصَوِّرُ** صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا عطا کرنیوالا **اَلْغَفَّارُ** اپنے بندون کے عیب اور گناہ کا ڈھکنے والا **اَلْقَھَّارُ** سب پر غالب **اَلْوَھَّابُ** بے عوض کثرت سے دینے والا **اَلرَّزَّاقُ** روزی بخش **اَلْفَتَّاحُ** رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا **اَلْعَلِیْمُ** ہر چیز کا دانا **اَلْقَابِضُ** بند کرنے والا ارواح اور روزی کا **اَلْبَاسِطُ** کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا ارواح کا ابدان مین **اَلْخَافِضُ** پست کرنیوالا مغرورونکا **اَلرَّافِعُ** بلند کرنے والا مومنین متواضعین کا **اَلْمُعِزُّ** عزت دینے والا **اَلْمُذِلُّ** ذلیل کرنے والا **اَلسَّمِیْعُ** ہر آواز کو سُنتا **اَلْبَصِیْرُ** ہر چیز کو دیکھتا **اَلْحَکَمُ** فیصلہ کرنیوالا **اَلْعَدْلُ** منصف حاکم **اَللَّطِیْفُ** مہربان باریک دان **اَلْخَبِیْرُ** کھلی چھپی ہر چیز سے خبردار **اَلْحَلِیْمُ** بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلد نہین پکڑتا **اَلْعَظِیْمُ** بزرگ جسکی بڑائی وہم و

خیال سے باہر **اَلغَفُورُ** پردہ پوش **اَلشَّکُورُ** شکر گذارون کا قدردان **اَلعَلِیُّ** سب سے اونچا **اَلکَبِیرُ** سب سے بڑا **اَلحَفِیظُ** اپنی مخلوقات کا نگہدار اور محافظ **اَلمُقِیتُ** محافظ با قدرت خلائق کا قوت دینے والا **اَلحَسِیبُ** تمام عالم کو کافی اُسکے سواے دوسری کی حاجت نہین **اَلجَلِیلُ** بڑی شان والا **اَلکَرِیمُ** صاحب کرم جسکے عطا کی انتہا نہین **اَلرَّقِیبُ** ہر شی کا نگہبان **اَلمُجِیبُ** حاجت روا دعا کا قبول کرنیوالا **اَلوَاسِعُ** کشادہ رحمت کشادہ عطا **اَلحَکِیمُ** حاکم با حکمت استوار کار **اَلوَدُودُ** نیکون کا محبوب اہل معرفت کا محب **اَلمَجِیدُ** بزرگ ذات نیکوکار **اَلبَاعِثُ** قیامت مین قبرون سے مُردون کا اُٹھانے والا **اَلشَّهِیدُ** ہر چیز اُسکے سامنے حاضر **اَلحَقُّ** سچ مچ جسکی ذات اور صفات مین کچھ بھی دھوکا نہین **اَلوَکِیلُ** ساری عالم کا کارساز روزی کا ضامن **اَلقَوِیُّ** زبردست **اَلمَتِینُ** اُستوار کار جسکو تھکاوٹ اور ماندگی نہین **اَلوَلِیُّ** مددگار عالم کا کارساز **اَلحَمِیدُ** کام سراہا ساری عالم کا محمود **اَلمُحصِی** ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اُسکے علم سے باہر نہین **اَلمُبدِئُ** بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا **اَلمُعِیدُ** دنیا مین زندوں کا مارنے والا آخرت مین مُردون کو زندگی بخشنے والا **اَلمُحیِی** جلانے والا **اَلمُمِیتُ** مارنے والا **اَلحَیُّ** بذات خود زندہ **اَلقَیُّومُ** بذات خود قائم جہان کا تھامنے والا **اَلوَاجِدُ** غنی جسکو کچھ احتیاج نہین **اَلمَاجِدُ** بزرگی والا **اَلوَاحِدُ** اکا جسکا کوئی دوسرا نہین **اَلصَّمَدُ** سردار دائمی جو نہ کھاوے نہ پیوے سب اُسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز **اَلقَادِرُ** صاحب قدرت **اَلمُقتَدِرُ** بڑے اقتدار والا **اَلمُقَدِّمُ** تقدیم بخشنے والا **اَلمُؤَخِّرُ** پیچھے ڈالنے والا **اَلاَوَّلُ** پہلا کوئی اُسکے قبل نہین **اَلاٰخِرُ** پچھلا جسکے بعد کچھ نہین **اَلظَّاهِرُ** قدرت کی راہ سے کھلا جسمین کچھ شک نہین **اَلبَاطِنُ** خلق کی نظر اور وہم سے چھپا **اَلوَالِی** مالک صاحب حکومت **اَلمُتَعَالِی** بلند شان جسکا وصف نہو سکے **اَلبَرُّ** اپنے بندون پر مہربان نیکوکار **اَلتَّوَّابُ** توبہ قبول کرنے والا **اَلمُنتَقِمُ** بدکارون کا سزا دینے والا **اَلعَفُوُّ** گناہون کا مٹانے والا گنہگارون کا بخشنے والا **اَلرَّءُوفُ** نہایت مہربانی والا **مَالِكُ المُلكِ** سب جہان کا مالک جو چاہے سو کرے **ذُوالجَلَالِ وَالاِکرَامِ** جلال والا صاحب تعظیم و تکریم **اَلمُقسِطُ** عادل با انصاف **اَلجَامِعُ** قیامت مین خلائق کا جمع کرنے والا **اَلغَنِیُّ** سب سے بے نیاز **اَلمُغنِی** جسکو چاہے بے پروا بنا وے **اَلمَانِعُ** روکنے والا **اَلضَّارُّ** ضرر پہونچانے والا **اَلنَّافِعُ** نفع رسان **اَلنُّورُ** بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جسکے نور سے ایمان کا ظہور ہے **اَلهَادِی** نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانے والا **اَلبَدِیعُ** خوب بے نظیر اور نئی اوپج کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا **اَلبَاقِی** موجود دائمی ہمیشہ قائم **اَلوَارِثُ** فناے عالم کے بعد قائم رہنے والا **اَلرَّشِیدُ** راہ نما **اَلصَّبُورُ** بڑا سہار والا جو بدکارون کو جلد نہین پکڑتا

۳۶ **ق** اُسَامَةُ بنُ زَیدٍ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعطٰی وَکُلُّ شَیءٍ عِندَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّی بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا ہی کا تھا جو اُسنے لیا اور اُسی کا ہے جو اُسنے دیا اور ہر چیز کی اُسکے نزدیک مدت مقرر ہے **ف** اُسامہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے پاس تھے حضرت کی کسی بیٹی نے حضرت سے کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرتا ہے آپ تشریف لائیے تب حضرت نے یہ کہلا بھیجا یعنی لڑکا خدا کی امانت تھا خدا نے لیا تو صبر کیا چاہیے بگانی چیز پر کچھ دعوی نہین اور اس لڑکے پر کیا موقوف ہے ہر چیز کی ایک مدت ہے آخر اُسکو فنا ہے **م** سَلمَانُ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحمَةٍ فَمِنهَا رَحمَةٌ یَتَرَاحَمُ بِهَا الخَلقُ بَینَهُم وَتِسعٌ وَتِسعُونَ لِیَومِ القِیٰمَةِ مسلم مین سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی ننانوے رحمتین ہین اُن مین سے ایک رحمت کی سبب سے تمام خلق آپس مین الفت اور محبت کرتی ہے اور ننانوے رحمتین خدا کی قیامت کے دن کے واسطے ہین **ف** یعنی خدا نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اُسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچون کو پالتے ہین آپ بھوکے رہتے ہین اُنکو کھلاتے ہین اُسی کا اثر ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اُنکی مصیبتین اُٹھاتے ہین اور ننانوے حصے خدا کی رحمت قیامت مین ظاہر ہوگی حضرت کی شفاعت اور گنہگارون کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتین اُن ہی رحمتون کا اثر ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خدا کی رحمت کی کچھ حد نہین

۳۷ **ق** اَبُو هُرَیرَةَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِکَةً یَطُوفُونَ فِی الطُّرُقِ یَلتَمِسُونَ اَهلَ الذِّکرِ فَاِذَا وَجَدُوا قَومًا یَذکُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوا هَلُمُّوا اِلٰی حَاجَتِکُم قَالَ فَیَحُفُّونَهُم بِاَجنِحَتِهِم اِلَی السَّمَاءِ الدُّنیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا اِلَی السَّمَاءِ قَالَ فَیَسئَلُهُم رَبُّهُم وَهُوَ اَعلَمُ بِهِم مِنهُم مِن اَینَ جِئتُم فَیَقُولُونَ جِئنَا مِن عِندِ عِبَادِكَ فِی الاَرضِ قَالَ فَیَسئَلُهُم رَبُّهُم وَ

هُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْهُمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالُوْا يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ
رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَكَ
تَمْجِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْئَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ
مَا رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً
قَالَ فَمِمَّا يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا
قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالُوْا وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ
فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ
الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ متعدد خدا کے فرشتے ہین کہ گھومتے پھرتے ہین راہون مین ڈھونڈتے ہین
خدا کے یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین اُس گروہ کو جو خدا کو یاد کرتے ہین تو آپس مین پکارتے ہین جلد آؤ اپنے مطلب کو حضرت نے فرمایا - سو اُنکو وہ
چھالیتے ہین اپنے پرون سے پہلے آسمان تک جب لوگ ذکر کرکے جدا ہو جاتے ہین تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہین حضرت نے فرمایا پھر اُن سے اُنکا رب
پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُن کا حال اُن سے زیادہ جانتا ہے کہ تم کدھر سے آئے تو وہ کہتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے ہین جو زمین پر ہین
حضرت نے فرمایا پھر اُنکا رب اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُنکا حال اُن سے زیادہ جانتا ہے کہ کیا کہتے ہین میرے بندے فرشتے کہتے ہین کہ سبحان اللہ
کہتے ہین یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجھکو پاک بتلاتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین یعنی تجھکو سب سے بڑا جانتے ہین اور الحمد للہ کہتے ہین یعنی تیری
خوبیان بیان کرتے ہین اور لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین یعنی تیرے سوائے کسی کو لائق بندگی کے نہین جانتے ہین اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہین یعنی بدون تیری مدد کے
اپنا کسی بات مین اختیار نہین جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہین حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کہ کیا اُنھون نے مجھکو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر فرشتے
کہتے ہین خدا کی قسم نہین دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر خدا فرماتا ہے کیا اُن کا حال ہو جو مجھکو دیکھین حضرت نے فرمایا سو وہ کہتے ہین اگر وہ تجھکو دیکھین
تو بہت تیری بندگی کرین اور نہایت تیری بڑائی بیان کرین اور بہت تیری پاکی بولین حضرت نے کہا پھر حق تعالے فرماتا ہے سو
وہ کیا مجھسے مانگتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ وہ بہشت مانگتے ہین حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ کیا اُنھون نے بہشت کو دیکھا ہو حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین قسم خدا کی اے رب
نہین اُسکو دیکھا ہے حضرت نے فرمایا پھر حق تعالے فرماتا ہے سو اُن کا کیا حال ہو جو اُسکو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ اگر وہ
اُس کو دیکھ پاوین تو اُس کے بڑے لالچی بن جاوین اور بہت اُس کو مانگین اور نہایت اُس کی خواہش کرین خدا فرماتا ہے پھر
کس سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہین حضرت نے فرمایا حق تعالے فرماتا ہے کہ کیا اُنھون نے دوزخ کو
دیکھا ہے حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین خدا کی قسم اے رب نہین اُنھون نے اُسکو دیکھا حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے سو کیا اُن کا حال ہو
جو اُس کو دیکھین حضرت نے فرمایا فرشتے کہتے ہین اگر وہ دوزخ کو دیکھین تو بہت اُس سے بھاگین اور بہت اُس سے ڈرین فرشتون نے
کہا کہ تجھسے وہ گناہون کی بخشش چاہتے ہین حضرت نے فرمایا پھر حق تعالے فرماتا ہے سو تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ مین نے اُن کو بخشا حضرت نے
فرمایا کہ اُن فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے رب اُن مین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ اُس گروہ مین نہین صرف اپنے کسی کام کو
آیا تھا حق تعالے نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہین کہ اُنکے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنی اُن کے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ
وہ ذاکر نہ تھا **ف** اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور اولیا کی اور جو رات دن ذکر خدا مین رہتے ہین اُنکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی
٣٨٠ اور ثابت ہوا کہ نیکون کی صحبت آخرت مین کام آوے گی **ق** ابو موسیٰ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ
مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فِي السَّمَآءِ وَيُرْوٰى عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا اَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرٰى

بَعْضُهُمْ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ایماندار کے واسطے بہشت مین ایک خیمہ ہو ایک پورے موتی کا لنبا اُسکا
آسمان مین آور روایت ہو کہ چوڑا اُسکا ساٹھ کوس کا ایمان دار کی اُس مین بیبیان ہونگی کہ اُن مین گھوما کریگا سو ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا یعنی
۳۸ کشادگی کے سبب سے م اَنَسٌ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا قَالَهٗ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلٰى بَدْرٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ ہمارا ایک مطلب ہے یعنی ہم کسی تاک مین جاتے ہین سو جسکے پاس سواری موجود ہو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو چلے یہ حضرت نے
جب جنگ بدر کو چلے تھے تب فرمایا ف قریش کا قافلہ جب شام کی سوداگری سے پھرا تو حضرت نے وہان جاسوس لگا رکھے تھے جب جاسوس نے
۳۸ حضرت کو اُنکے آنے کی خبر دی تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی لیکن صاف مطلب نہ کہا تاکہ خبر مشہور نہو جاوے ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا
قَالَهٗ حِيْنَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس مین چکنئی ہو یہ حضرت نے
۳۸ فرمایا جب دودھ کو پیا تھا پھر پانی منگا کر کُلّی کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چکنی چیز کھاوے تو کُلّی کرنا سنت ہے ق رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ
اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ یہ چوپایے پلاؤ مین بھی
بھڑکنے والے ہوتے ہین جیسے جنگلی بھڑکنے والے ہوتے ہین ف روایت ہے کہ کسی کا اونٹ بھاگ گیا تھا پکڑائی نہ دیتا تھا کسی نے اُسکو تیر سے
مارا پھر اُسکا مسئلہ حضرت سے پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب پلاؤ جانور وحشی ہو جاوے اور ہاتھ نہ لگے کہ اُسکو ذبح کیجیے تو بسم اللہ کہکر
جہان زخم لگا دے تو وہ حلال ہو جاتا ہے جیسا کہ جنگلی جانور مین یہی حکم ہے اور اسی طرح جو جانور کنوین مین اوندھا گر پڑے تو جہان قابو پڑے حلال ہے
۳۰ م اَنَسٌ اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر منی مرد کی گاڑھی سفید ہے اور عورت کی منی پتلی زرد ہے سو ان دونون مین سے جو غالب پڑ گئی یا جو پہلے نکلی تو اُسی سبب سے
مشابہت ہوتی ہے ف یہودیون نے حضرت سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی مان کی صورت پر ہوتا ہے کبھی باپ کی تب حضرت نے یہ حدیث
۳۰ فرمائی یعنی جسکی منی غالب پڑی یا جسکی پہلے نکلی اوسی کی صورت پر لڑکا ہوتا ہے ق اَبُوْمُوْسٰى اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ
غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا
النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِيْ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ بخاری
اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر کہاوت اُسکی جس واسطے خدا نے مجکو اُٹھایا ہے رہنمائی اور علم سکھانی کو جیسے کہاوت مینہ کی
جو پہونچا زمین پر سو اُس مین سے جو تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو شوک گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جایا اور اُس زمین سے جو کڑی سخت تھی اُسنے پانی کو سمیٹ رکھا
یعنی جیسے تالاب اور جھیل سو خدا نے اُس سے آدمیون کو نفع پہونچایا پھر آدمیون نے اُس سے پانی پیا اور جانورون کو پلایا اور کھیتون کو سینچا اور کچھ
دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہونچا سو وہ تو چٹیل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے نہ چارا اجاوے سو یہ کہاوت ہو اُسکی جو خدا کی دین کو بوجھا اور خدا نے اُس کو
میری پیغمبری سے نفع دیا سو اُسنے علم سیکھا اور غیر کو سکھایا اور کہاوت ہو اُسکی جسنے ادھر کو سر نہ اُٹھایا یعنی علم دین پر کچھ دھیان نہ کیا اور خدا کی ہدایت کو نہ لیا
جسکے واسطے مین بھیجا گیا ف یعنی پیغمبر کی ہدایت کا اور مینہ کا ایک حال ہے اسواسطے کہ زمین تین طرح پر ہے آدمی بھی تین قسم کے ہین ایک قسم زمین
کہ جو عمدہ ہے اُسمین پانی برسنے سے چارا سبزہ خوب جمتا ہے اسی طرح جو دانا لوگ ہین وہ قرآن حدیث کو خوب سمجھتے ہین اور نیک کام کرتے ہین
دوسری قسم زمین کی وہ جسمین سبزہ نہین جمتا لیکن پانی بھر رہتا ہے تو ہر چند اُسکو خود نفع نہین لیکن اورون کو فائدہ ہے اسی طرح بعضے آدمی
وہ ہین کہ علم دین اُنکو یاد ہے لیکن تیز فہم نہین جو اُس مین سے مطالب نکالین تو اُن سے اورون کو فائدہ ہے خود کو اُتنا نہین تیسری قسم
زمین کی چٹیل میدان ہے کہ اُس مین نہ پانی ٹھہرے نہ سبزہ جمے اسی طرح وہ لوگ ہین جنھون نے دین کی طرف کچھ دھیان نہ کیا نہ خود کو نفع نہ غیر کو

تو معلوم ہوا کہ ہدایت پیغمبر اور مینہ اپنی تاثیر مین خوب پورے ہین اگر کسی آدمی اور زمین کو فائدہ نہو تو اُسکی استعداد اور لیاقت کا قصور ہے شعر
باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ٭ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ٭

٣٨٦ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ مِّنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میری مثل اور مجھسے اگلے پیغمبرون کی مثل جیسے اُس مرد کی مثل جسنے ایک مکان بنایا سو اُسکو بہت ستھرا اور اچھا بنایا مگر اُسکے کونون مین سے کسی کونے کو ایک اینٹ کے برابر ناتمام رکھا سو آدمی اُس مین دیکھنے کو گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیون نہین جمائی گئی سو وہ اینٹ مین ہون اور مین ہون پیغمبرون کا تمام اور پورا کرنے والا ف یعنی نبوت کا گھر میرے بغیر ناتمام تھا میرے ہونے سے سب کمالات ختم ہو چکے اس مین اشارہ ہے کہ حضرت کے بعد کوئی پیغمبر نہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام جو قیامت کے قریب آوینگے تو اپنا دین نہ جاری کرینگے حضرت کے دین کے تابع ہونگے تو جیسے حضرت کے اور خلیفہ ہوگئے ہین ویسے ہی وہ بھی ہوئے

٣٨٧ ق اَبُوْمُوْسٰى اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور میری پیغمبری اور دین کی مثل جیسے اُس مرد کی مثل ہے جو ایک قوم کے پاس آیا پھر اُس نے کہا اے قوم مین بیشک لوٹنے والے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھ آیا ہون اور مین ننگا ڈرانے والا ہون سو جلدی بھاگو سو اُسکی قوم سے کچھ لوگون نے اُسکا کہنا مانا سو وہ شام ہوتے ہی بھاگے سو آرام سے چلے گئے اور کچھ لوگون نے جھوٹا جانا وہ فجر تک اپنے مکانون مین ٹھہرے رہے سو صبح ہوتے اُن پر لشکر ٹوٹ پڑا تو اُنکو ہلاک کیا اور اُنکو جڑ سے اُکھاڑا سو یہی مثل ہے اُسکی جس نے میرا کہنا مانا اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اُسکی جسنے میرا کہنا نمانا اور جھٹلایا سچے دین کو ف عرب مین دستور تھا کہ جسنے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہی تو وہ ننگا ہو کے اپنے کپڑے لکڑی پر اُٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اُسکو لوگ بڑی آفت سمجھین اور اُسکو سچا جان کر جلد بھاگین

٣٨٨ ق حُذَيْفَةُ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ وَّمَاؤُهٗ نَارٌ ۔ بخاری اور مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو اُسکی آگ تو پانی ہے اور پانی آگ ہے ف قیامت کے قریب ایک کافر یہودی نکلے گا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا اُسکا نام دجال ہے اُسکے ساتھ آگ اور پانی ہوگا ڈسٹھ بندی سے آگ پانی معلوم ہوگا اور پانی آگ معلوم ہوگی آگ کا نام دوزخ رکھے گا اور پانی کا نام بہشت رکھے گا جو اُسکا تابع ہوگا اُسکو بہشت مین ڈالے گا اور منکر کو دوزخ مین سو حضرت نے فرمایا کہ اُسوقت کے مسلمان اُسکی آگ سے نہ ڈرین اسواسطے کہ اُسکی آگ حقیقت مین پانی ہے اور اُسکا پانی آگ ہے

٣٨٩ ق اَبُوْشُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اُذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ۔ بخاری اور مسلم مین ابوشریح رضی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مکہ خدا نے حرام کیا ہے آدمیون نے اُسکو نہین حرام کیا سو جو مرد کہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو وہ اُسمین خون کو نہ بہا دے یعنی کسی کو نہ مارے اور وہان کا درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی مکے مین خون کرنا درست جانے پیغمبر خدا کے قتل کرنے کی دلیل سے سو اُس سے کہدو کہ البتہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہین دیا اور مجکو بھی دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اُسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اس وقت حاضر ہین وہ غائب لوگون کو یہ حکم پہنچا دیوین

٣٩٠ ق اَنَسٌ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ

يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنٰى وَتُشْرَبُ الْخَمْرُ وَتَذْهَبُ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ
امْرَأَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ. بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے یہ ہے کہ علم اُٹھالیا جاویگا یعنی علماء مر جاوینگے
اور جہالت ظاہر ہوگی اور حرام کاری پھیل جاوے گی اور شراب پی جاوے گی اور مرد جاتے رہین گے اور عورتین باقی رہین گی یہانتک کہ پچاس عورتون کا
ایک خبر لینے والا رہ جاوے گا خ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰى اَنْ يَّدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ
عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا لَمْ يَقُلْ. بخاری مین واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین سے
بڑا بہتان یہ ہے کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کے اور سے رشتہ ناتا لگاوے اور اپنی آنکھون کو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنی جھوٹا خواب بنا کر
٣١ کہے یا خدا کے پیغمبر پر کہے وہ بات جو پیغمبر نے نہین کہی یعنی حضرتؐ کی طرف سے جھوٹی حدیث بنا کر کہے خ عَلِيٌّ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا. بخاری مین
حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بعضا بیان تو جادو ہوتا ہے یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ویسی بعضے آدمی کی تقریر
ہوتی ہے ف مصابیح مین روایت ہے کہ مشرق سے دو آدمی آئے اُنھون نے حضرتؐ کے روبرو خطبہ پڑھا لوگون کو اُن کی خوش تقریری سے
بڑا تعجب ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی علما نے حدیث سے کہا ہے کہ اگر باطل بات مین خوش تقریری کرے تو حرام ہے اور حق بات
٣ مین پسند ہے خ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ. بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ البتہ درختون سے ایک ایسا درخت ہے جسکے پتے نہین جھڑتے اور البتہ وہ درخت مسلمان کی مثل ہے ف عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے کہ ایکبار حضرتؐ نے پوچھا کہ وہ کون درخت ہے کہ جسکے پتے نہین جھڑتے اصحابؓ کا دھیان جنگلی درختون مین گیا میرے دل مین آیا
کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن شرم سے کہہ نسکا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے اور مراد اُس سے مسلمان ہے کہ اُسکا نقصان کسی طرح
٣ نہین ہوتا راحت مین شکر کرتا ہے اور رنج مین صبر کرتا ہے تو اُس کو دونون طرح ثواب ہوتا ہے م جَابِرٌ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ
يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَيُرْوٰى خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ. مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ رات مین ایک ساعت وہ ہے کہ مسلمان بندہ خدا سے بہتری مانگے اور اُس ساعت کے موافق پڑ جاوے تو خدا اُسکو
ضرور دیوے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ جو دین و دنیا کی بہتری مانگے تو خدا اُسکو ضرور دیوے اور یہ ساعت ہر رات ہے ف یعنی وہ ساعت
جسمین دعا ضرور قبول ہوتی ہے وہ ہر رات مین ہوتی ہے بعضون نے کہا ہے کہ وہ ساعت پچھلی رات کو صبح کے قریب ہوتی ہے بعضون نے کہا
٣ جب تہائی رات رہتی ہے تب ہوتی ہے حضرتؐ نے اسواسطے صاف نہ فرمایا تاکہ لوگ اُسکے شوق مین رات بھر عبادت کرین ق اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ
اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا
يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِيْ بَكْرٍ. بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجھپر بڑا
احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابو بکر ہے اور اگر مین اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست
کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اُسکے درمیان ہے مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند کر دیے جاوین مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے ف
مسجد کے صحن سے لگے لگے اصحابؓ کے دروازے تھے سو حضرتؐ نے وفات کے قریب سب دروازے بند کروا دیے صرف حضرت ابی بکرؓ کا دروازہ
٣ کھلا رہا اس حدیث سے ابی بکر صدیقؓ کی سب اصحابؓ پر فضیلت ثابت ہوئی اور اسمین صاف اشارہ کیا اُنکی خلافت کا م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ مِنْ
شَرِّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةَ. مسلم مین عائذ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہت برا چرانے والا وہ ہے جو بھیڑ بکری کے مار مار ہاتھ پانون توڑے ف مراد
٣ اس حدیث سے حاکم ظالم ہے جو رعیت پر رحم نہ کرے م اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُرْوٰى مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ
عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلَى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا. مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

کہ البتہ سب آدمیون سے بہت بُرا آدمی خدا کے نزدیک مرتبے مین قیامت کے دن اور ایک روایت مین یون ہو کہ امانت کا بڑا خیانت کرنے والا خدا
کے نزدیک قیامت کے دن وہ مرد ہے کہ جو اپنی جورو سے صحبت داری کرے اور جورو اُس سے صحبت داری کرے پھر اُسکے بھید کو مشہور کرے **ف** یعنے
٣٩٨ لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا کہ یہ کمال بیحیائی ہو اور نہایت گناہ **ق** اَبُوْسَعِیْدٍ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمًا یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ
لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ
قَتْلَ عَادٍ **قَالَہٗ** لِلَّذِیْ الْخُوَیْصِرَۃِ حِیْنَ قَالَ اتَّقِ اللّٰہَ یَا مُحَمَّدُ حِیْنَ قَسَمَ ذُھَیْبَۃً فِیْ تُرْبَتِھَا کَانَ بَعَثَ بِھَا عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ بَیْنَ الْاَقْرَعِ وَعُیَیْنَۃَ
وَعَلْقَمَۃَ وَزَیْدِ الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اسکی اصل اور نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ قرآن کو
پڑھین گے کہ اُنکے گلون سے نیچے نہ اُترے گا یعنے دل مین قرآن کی تاثیر نہوگی زبان سے پڑھین گے اُسپر عمل نہ کرین گے مسلمانون کو قتل کرین گے
بت پرستون کو چھوڑینگے وہ لوگ نکل جاوینگے اسلام سے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے اگر مین نے انکو پایا تو مقرر انکو قتل کرونگا قوم عاد کا سا قتل
یہ حدیث اُسکے حق مین فرمائی کہ جسکا نام ذی الخویصرہ تھا جب اُسنے کہا تھا خدا سے ڈر اے محمد جب حضرتؐ کچا سونا مٹی ملا ہوا جسکو حضرت علیؓ نے یمن سے بھیجا تھا بانٹتے
تھے چار آدمیون کے درمیان ایک اَقرع دوسرا عُیینہ تیسرا عَلقمہ چوتھا زید خیل **ف** یہ چارون عرب مین سردار تھے تازہ اسلام لائے تھے اسواسطے وہ کچا سونا حضرتؐ نے
اُن ہی کو دیا دلداری کے واسطے بنی تمیم کی قوم مین ایک شخص منافق تھا ذوالخویصرہ اُسکا نام اُسنے کہا اے پیغمبر خدا سے ڈر عدل کر برابر بانٹ ہمکو بھی دے
تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اے کمبخت اگر مین عدل نہ کرونگا تو پھر دنیا مین کون عادل پیدا ہوگا عمرؓ فاروق نے کہا کہ یا حضرتؐ اگر حکم ہو تو مین گردن اسکی کاٹ ڈالون
یہ منافق ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مارو لوگ بدنام کرینگے کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو مارتا ہے جب وہ وہان سے اُٹھ گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے
اُسکی نسل سے بیدین لوگ پیدا ہونگے ابوسعیدؓ اس حدیث کے راوی سے بخاری مین روایت ہو کہ وہ قوم خارجی پیدا ہوئی جنھون نے حضرت علیؓ کی
امامت نہ مانی اور حضرت علیؓ نے اُنکو قتل کیا اور مین بھی اُس لڑائی مین موجود تھا جو حضرتؐ نے نشانی فرمائی تھی وہ اُن مین موجود تھی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ایسے بھی لوگ ہوتے ہین کہ قرآن پڑھتے ہین ظاہر کی عبادت کرتے ہین اور دل مین اُنکے ایمان نہین یعنے دل مین شرک اور بدعت بھرا ہے
٣٩٩ تو اُنکی عبادت کا کچھ اعتبار نہین دانا مسلمان کو چاہیے کہ اُنکی ظاہری عبادت پر دھوکا نہ کھاوے **خ** اَنَسٌ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ
لَاَبَرَّہٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین خدا کے بھروسے پر تو خدا اُن کی قسم کو
سچا کر دیوے یعنی جس چیز پر قسم کھاوین کہ فلانی بات ایسی ہوگی تو ویسی ہی خدا کر دیتا ہے **ف** بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ ہماری پھوپھی نے
ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اُس سے معاف کروایا اُسنے معاف نہ کیا پھر خون بہا دینے کا اقرار کیا اُسکو بھی نہ مانا پھر اُسنے حضرتؐ سے فریاد کی حضرتؐ نے
اُسکے بدلے دانت توڑنے کا حکم کیا تب انسؓ بن نضر ہمارے چچا نے حضرتؐ سے کہا کہ قسم ہے اُس خدا کی جسنے تجکو سچا نبی کیا ہے کہ میری بہن کا دانت
نہ توڑا جاویگا حضرتؐ نے فرمایا اے انس خدا کا حکم تو بدلہ لینا ہے آخر اُس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسنے
٤٠٠ خدا کے بھروسے پر قسم کھائی تھی سو خدا نے اسکی قسم سچی کی **خ** اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّۃِ
الْاُوْلٰی اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ بخاری مین ابومسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگلی پیغمبری کے کلام سے جو لوگون نے باتین پائی ہین اُن مین سے
ایک بات یہ ہو کہ جب تجکو شرم نہ رہے نہ خدا سے نہ خلق سے تو جو تیرے دل مین آوے سو کر **ف** یعنی حیا اور شرم سب پیغمبرون کے دین مین پسند ہے اسکا حکم
٤٠١ کبھی موقوف نہین ہوا طبیعت آدمی کی بد کامون کو چاہتی ہے شرم کے سبب بد کامون سے رُکتا ہو آدمی مین اگر شرم نہین تو جانور ہے **ق** اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ
اِنَّ مُوْسٰی قَامَ خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَیْہِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنَّ لِیْ عَبْدًا
بِمَجْمَعِ الْبَحْرَیْنِ ھُوَ اَعْلَمُ مِنْکَ فَقَالَ مُوْسٰی یَا رَبِّ وَکَیْفَ لِیْ بِہٖ قَالَ تَاْخُذُ مَعَکَ حُوْتًا فَتَجْعَلُہٗ فِیْ مِکْتَلٍ فَحَیْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَھُوَ ثَمَّ
فَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَہٗ فِیْ مِکْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَہٗ بِفَتَاہُ یُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ حَتّٰی اِذَا اَتَیَا الصَّخْرَۃَ وَضَعَا رُؤُوْسَھُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِکْتَلِ

فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا
اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ اَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَاۤءَنَا
لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا
اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسٰى وَلِفَتَاهُ
عَجَبًا فَقَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى فَقَالَ الْخَضِرُ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسٰى اِنِّي عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَ اللّٰهُ
لَا اَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسٰى سَتَجِدُنِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِي لَكَ اَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْاَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ
مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ اَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ
وَلَمْ يَفْجَاْ اِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا قَالَ وَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتِ الْاُولٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ
نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ
عَلَى السَّاحِلِ اِذْ اَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهِ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ
نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهِ اَشَدُّ مِنَ الْاُولٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا
تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ اَنْ يَنْقَضَّ
قَالَ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَاَقَامَهُ فَقَالَ مُوسٰى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي
وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا اَنَّ مُوسٰى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا

بخاری اور مسلم مین اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم مین کھڑے خطبہ پڑھتے تھے سو کسی نے پوچھا
کہ آدمیون مین کون بڑا عالم ہے موسےٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین ہون سو خدا نے اُنپر غصہ کیا اسواسطے کہ خدا کی طرف علم کو نہ پھیرا یعنی یون نہ کہا کہ واللّٰہ اعلم
پھر خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم بھیجا کہ مقرر میرا ایک بندہ ہے دو دریاون کے سنگم پاس وہ تجھسے زیادہ عالم ہے سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب میرا اور اُسکا کیونکر ملاپ
ہو خدا نے فرمایا کہ تو اپنے ساتھ ایک بھُنی مچھلی کو لے پھر اُسکو ایک زنبیل یعنی ٹوکری مین رکھ سو جہان وہ مچھلی تجھسے چھوٹ رہے تو وہ اُسی مکان مین ہوگا سو موسیٰ علیہ السلام
نے ایک مچھلی لی پھر اُسکو زنبیل مین رکھا پھر روانہ ہوئے اور ساتھ اپنے خادم یعنی یوشعؑ بن نون کو بھی لے چلے یہانتک کہ سنگم کے پتھر پاس آئے اور دونون صاحب
وہان سر ٹیک کر سو گئے اور مچھلی آب حیات کی تاثیر سے زنبیل مین پھڑکی اور اُس سے نکل آئی پھر گر پڑی دریا مین اور اُسنے دریا مین اپنی راہ لی سرنگ بنا کر اور خدا نے
جہان سے مچھلی گئی تھی پانی کا بہاو بند کر رکھا سو وہ طاق سا ہو گیا پھر جب موسیٰ علیہ السلام جاگے تو اُنکے ساتھی یعنی حضرت یوشعؑ مچھلی کا قصہ کہنا اُنسے بھول گئے اور
حضرت یوشعؑ جب مچھلی نکل گئی تھی جاگتے تھے پھر دونون چلے جتنا کہ رات اور دن باقی رہا تھا جب دوسرا دن ہوا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا
دن چڑھے کا ہمکو کھانا دو البتہ ہمنے اس سفر مین تکلیف پائی حضرتؐ نے فرمایا کہ موسیٰؑ جب تک اُس مکان سے جسکو خدا نے فرمایا تھا نہ بڑھے نہ تھکے تھے کہا
اُنکے خادم نے یہ تو بتلایئے کہ جب ہم آئے تھے پتھر پاس سو مین بھول گیا مچھلی کا آپ سے قصہ کہنا اور نہین بھلایا مجھکو مچھلی کی یاد سے مگر شیطان نے اور راہ لی
مچھلی نے مجکو تعجب ہے یعنی بھُنی مچھلی کا زندہ ہو کر چلا جانا عجب کی بات ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ مچھلی کو تو راہ ہوئی اور موسیٰ اور اُنکے خادم کو تعجب ہوا سو موسیٰ علیہ السلام نے کہا

کہ یہی تو ہم چاہتے تھے پھر اُلٹے قدموں پلٹے حضرتؐ نے فرمایا سو دونون پھرے قدم پر قدم ڈالتے یہانتک کہ پتھر پاس پہونچے تو اچانک وہان دیکھا کہ ایک مرد ہی کپڑے سے سر لپیٹے پھر سلام کیا اُسکو موسیٰ علیہ السلام نے سو خضر نے کہا کہ تیرے مُلک مین سلام کہان یعنی اُس مُلک مین سلام کی رسم نہین تو نے سلام کیونکر کیا موسیٰؑ نے کہا کہ مین موسیٰ ہون خضرؑ نے کہا کہ تو کیا قوم بنی اسرائیل کا موسیٰ ہی موسیٰؑ نے کہا کہ ہان مین تیری پاس آیا ہون کہ مجکو تو سکھلا دی جو خدا نے تجکو علم سکھایا ہی خضرؑ نے کہا کہ میری ساتھ تو مقرر نہ ٹھہر سکے گا اے موسےٰ خدا کے بشیار علم سے مجکو ایک علم ہے خدا نے مجکو سکھایا ہی کہ تو اُس علم کو نہین جانتا اور تجکو خدا کے علم سے ایک علم ہے خدا نے تجکو سکھایا ہے کہ مین اُسکو نہین جانتا پھر موسیٰؑ نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مجکو تو ثابت پاویگا مین تیرے حکم کے خلاف نہ کرونگا پھر خضرؑ نے اُنسے کہا کہ اگر میری پیروی کرتا ہی تو مجھسے کوئی بات نہ پوچھیو جب تک مین اُسکا ذکر نہ کرون پھر دونون روانہ ہوئے کنارے کنارے دریا کے چلے جاتے تھے سو اُدھر سے ایک ناؤ گذری تو ناؤ والون سے تینون آدمی کے چڑھا لینے کی بات چیت کی سو وہ پہچان گئے خضرؑ کو تو وہ بدون کرایہ لیے چڑھالے گئے پھر جب موسیٰؑ اور خضرؑ ناؤ پر سوار ہوئے تو کچھ دیر نہ لگی تھی کہ خضرؑ نے بسولے سے ناؤ کا ایک تختہ نکال ڈالا تو موسیٰؑ نے اُنسے کہا ان لوگون نے ہمکو بے کرایہ چڑھا لیا تو نے انکی ناؤ کو قصد کرکے پھاڑ ڈالا تاکہ لوگون کو تو ڈبو دیوے البتہ عجیب بات تجھسے ہوئی خضرؑ نے کہا مین نے تجھسے نہ کہا تھا کہ مقرر تجکو میرے ساتھ رہا نہ جاویگا موسیٰؑ نے کہا مجکو میری بھول چوک پر نہ پکڑ اور مجھپر مشکل نہ ڈال یعنی مین نے بھولے سے کہا معاف کیجیے تنگ نہ پکڑیے راوی نے کہا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پہلی بار کا پوچھنا موسیٰؑ سے بھولے سے ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک چڑا آیا سو ناؤ کے کنارے پر بیٹھا پھر اُسنے چونچ ڈبائی دریا مین ایکبار سو خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا نہین ہی میرا علم اور تیرا علم خدا کے علم سے مگر اسکے برابر جتنا اس چڑے نے دریا سے پانی گھٹایا یعنی خدا کا علم مثل سمندر ہی اور ہمارا تمھارا علم قطرہ کے برابر جتنا چڑے نے اپنی چونچ مین اُٹھایا پھر دونون ناؤ سے نکلے سو جس حال مین کہ وہ دریا کے کنارے پر چلے جاتے تھے کہ یکایک خضرؑ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ کھیل رہا ہی لڑکون کے ساتھ سو خضرؑ نے اُسکے سر کو اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا پھر اُسکا سر اپنے ہاتھ سے اُکھاڑ ڈالا سو اُسکو مار ڈالا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تو نے مار ڈالا معصوم جان کو بدون بدلے جان کے یعنی اُسنے کسی کا خون نہ کیا تھا جسکے بدلے تو اُسکو مارتا البتہ بُرا کام تجھسے ہوا خضرؑ نے کہا بھلا مین نے تجھسے نہ کہدیا تھا کہ تو میرے ساتھ نہ ٹھہر سکے گا حضرتؐ نے فرمایا کہ دوسرا سوال پہلے سے بہت کڑا ہی موسیٰؑ نے کہا کہ اگر اب مین تجھسے کوئی بات پوچھون اُسکے بعد تو مجکو اپنے ساتھ نہ رکھیو تو نے میرا عذر بہت مانا پھر دونون چلے یہان تک کہ ایک بستی والون پاس پہونچے اُن لوگون سی کھانا مانگا اُن لوگون نے اُنکی مہمانی نہ کی سو دونون نے ایک دیوار کو پایا کہ گرا چاہتی تھی راوی نے کہا کہ وہ جھک رہی تھی سو خضرؑ نے اپنے ہاتھ سے اُسکی طرف اشارہ کیا سو اُسکو سیدھا کھڑا کر دیا تو موسیٰؑ نے کہا کہ یہ قوم ہین کہ ہم اُنکے پاس آئے سو ہمکو نہ کھانا کھلایا نہ ہماری ضیافت کی اگر تو چاہتا تو دیوار سیدھی کر دینے کی مزدوری لیتا خضرؑ نے کہا اسی وقت میرے تیرے درمیان جدائی ہی سو اب مین بتلاؤن بھید اُن تینون باتون کا جسپر تو صبر نہ کر سکا پھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے جی نے چاہا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور ہر بات کی وجہ نہ پوچھتے تو بہت قصہ اُنکا ہمکو معلوم ہوتا اور خدا کے کامون کی حکمتین بہت لوگون کو معلوم ہوتین **ف** پورا قصہ قرآن شریف مین یون ہی کہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سی کہا کہ ناؤ کا حال تو یہ ہی کہ وہ ناؤ محتاج لوگون کی تھی کہ دریا مین محنت کرکے اُسکے کرایے سے اوقات بسر کرتے تھے سو مین نے چاہا کہ اُسمین عیب لگا دون اسواسطے کہ وہان ایک ظالم بادشاہ تھا کہ درست ناؤ کو زبردستی چھین لیتا تھا تو اُسکو ناقص جان کر نہ لیوی اور لڑکے مارنے کا سبب یہ ہی کہ وہ لڑکا پیدایشی کافر تھا اور اُس کے ماں باپ ایماندار تھے سو ہم ڈرے کہ کہین اُن بیچارون کو اپنے کفر اور بدذاتی سے بلا مین نہ ڈالے سو ہمنے چاہا کہ خدا اُسکے بدلے اُس سے اچھا نیک بیٹا اُنکو دیوی اور دیوار کا قصہ یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیم لڑکون کی تھی اور اُسکے نیچے بہت مال تھا اور اُنکا باپ نیک آدمی تھا سو خدا نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو جب پہونچین تو اُس مال کو نکال کے خرچ کرین اگر ابھی دیوار گر پڑتی تو اور لوگ اُس مال کو لے جاتے اور یہ کام مین نے اپنی طرف سے نہین کیا یعنے بحکم خدا کیا مجکو اسمین کچھ دخل نہ تھا **ف** خواجہ خضرؑ کا نام ایلیا بن ملکان ہے اور خضر اُنکا لقب ہی کہ خشک زمین اُنکے قدم کی برکت سے سبز ہو جاتی تھی فریدون بادشاہ کے وقت مین تھے اور سکندر کے ساتھ بھی رہے ہین بعضے کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کی قوم مین تھے بعضے کہتے ہین کہ شاہزادے تھے دنیا چھوڑ کر فقیری اختیار کی اُنکی پیغمبری مین اختلاف ہی ولی کامل ہونے مین کچھ شبہ نہین اور حضرت یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہ السلام

حضرت موسیٰ کے عمدہ شاگرد تھے ہمیشہ اُنکے ساتھ رہے اُنکے مرنے کے بعد خلیفہ ہوئے اور پیغمبر بھی تھے ف حضرت موسےؑ اور حضرت خضرؑ کے قصے مین بہت فائدے ہین اول یہ ہی کہ علم کے واسطے سفر کرنا مستحب ہی دوسری یہ کہ طلب علم مین صبر کرنا اور سختیان سہنا اور مکروہا اُٹھانا شرط ہی بدون اسکے علم نہین آتا جلدبازی سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے تیسرے یہ کہ عالم کو کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو گھمنڈ نہ چاہیے کہ جہان مین ایک سے ایک زیادہ موجود ہی چوتھی یہ کہ اُستاد شاگرد کی تین خطائین تک معاف کرے بعد اُسکے اختیار رکھتا ہی چاہے اُسکو ساتھ رکھے چاہے جدا کرے پانچوین بڑی عمدہ بات یہ ہی کہ یقین کرے کہ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہین اگرچہ اُسکی حکمت ہماری بوجھ مین نہ آوے جیسے ناؤ کو توڑنا اور لڑکے کا مار ڈالنا اور گرتی دیوار کو اُٹھا دینا سراسر حکمت تھا تو مسلمان کو لازم ہی کہ خدا کے کام پر راضی رہے خواہ اُسکے موافق مرضی کے ہو خواہ نہو اسواسطے کہ اُسکا کوئی کام بے حکمت کے نہین

۴۰۱ ق ابْنُ عُمَرَ اِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ اُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے بعضے آدمیونکو گمان ہی کہ شب قدر پہلے دہے کی پہلی سات راتون مین ہی اور بعضونکو گمان ہے کہ پچھلی سات راتون مین ہی سو تم اُسکو پچھلی دسون راتون مین تلاش کرو ف یعنی وہ کام کرو جسمین شبہہ نہ رہے اگر دس رات تلاش کروگے تو سات راتین بھی اُسمین موجود ہین خواہ پہلی خواہ پچھلی

۴۰۲ ق عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین عدیؓ بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا تکیہ بہت چوڑا ہی یعنے تو احمق ہی خدا کا مطلب سیاہ و سفید ڈوری سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے یہ حضرتؐ نے عدی سے فرمایا ف بخاری مین عدی بنؓ حاتم سے روایت ہی کہ جب قرآن کی یہ آیت اُتری کہ رمضان مین کھایا پیا کرو جب تک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مین نے اونٹ باندھنے کی رسّی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے کے نیچے رکھی پھر آخر رات مین مین نے اُسکو دیکھا مجکو کچھ صاف نظر نہ آئی صبح کو مین نے حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے تو نادان ہی کہ خدا کا یہ مطلب نہین جو تو سمجھا ہے سفید و سیاہ ڈوری سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہی یعنی جب تک رات کی سیاہی سے صبح کی سفیدی نمودار ہووے اُسوقت تک سحری کھانا درست ہے

۴۰۳ ق ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ بِمُزْدَلِفَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ دو نمازین یعنی مغرب اور فجر کی ٹالی گئین اپنے وقت سے اس مکان مین یعنے مزدلفہ مین ف مزدلفہ نام ہی ایک مکان کا مکّے سے چھ کوس سو حضرتؐ نے حج کے موسم مین وہان مغرب کی نماز عشا کے ساتھ پڑھی اور فجر کی نماز نہایت اندھیرے مین اول وقت فجر ہوتے ہی پڑھی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی سو مغرب کا وقت تو بالکل جاتا رہا تھا اور صبح کا وقت ہر روز کے معمول سے خلاف ہوا ہرچند صبح کی نماز اپنے وقت پر ہوئی لیکن معمول سے خلاف ہوئی کہ ہر روز اتنی جلدی نہوتی تھی تو اسواسطے فرمایا کہ مغرب اور فجر کی نماز اپنے وقت سے ٹالی گئی سنت یہی ہے کہ حج مین ایسے وقت پڑھے تا کہ اور کام حج کے کرسکے

۴۰۴ ق اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ بَلْ اٰذَنُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَهٗ لِاَبِيْ شُعَيْبٍ الْاَنْصَارِيِّ لَمَّا دَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ ابو شعیب انصاری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی چار صحابی پانچوین حضرتؐ تو ایک آدمی حضرتؐ کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرتؐ نے ابو شعیب انصاری سے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے ساتھ لگا چلا آیا ہی تو اگر چاہے تو اُسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر چاہے تو یہ پلٹ جاوے ابو شعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت کھانے کی دیتا ہون ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمیونکی دعوت ہو اُتنے ہی جاوین زیادہ اُس سے نہ جاوین اگر کوئی ساتھ چلا جاوے تو دعوت کرنے والے سے اُسکی اطلاع کرے چاہے وہ آنے دے چاہے نہ آنے دے

۴۰۵ ق جَابِرٌ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس آدمی نے مجپر میری تلوار کھینچی سو مین جاگ پڑا اور اُسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تجکو اب کون بچاویگا میرے ہاتھ سے مین نے تین بار کہا اللہ بچاویگا ف عرب مین نجد ایک مُلک ہی حضرتؐ وہان جہاد کو گئے تھے جب اُدھر سے پھرے تو ایک جنگل مین جسکے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اُترے، حضرتؐ

ایک درخت کے نیچے تلوار اُسمین لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب اور درختون کے نیچے جا کر سو رہے اتنے مین ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچکر حضرت سے
کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو خوف کے مارے اُسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اُٹھالی اور اُس سے کہا کہ بھلا
تجکو اب کون بچاویگا اُسنے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کر دیا پھر اصحاب کو بلا کر یہ حدیث فرمائی خ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ ۴۰۷ھ
فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ بخاری مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ چیز یعنی خلافت
اور سرداری قریش کی قوم مین رہیگی جب تک یہ لوگ دین کو قائم رکھینگے جو انسے دشمنی کریگا خدا اُسکو منہ کے بھل دھکیل دیگا ف یعنی سرداری قریش کا حق ہے
دوسری قوم کو دین کی سرداری درست نہین سو حضرت کا فرمانا سچ ہوا جب تک قریش دین پر مضبوط رہے کوئی اُنپر غالب نہوا ہجری چھ سو برس تک سلطنت
خلفاے عباسیہ کی قائم رہی جب وہ دین مین سست ہوے تو ہلاکو خان کے ہاتھ سے برباد ہوگئے ق عُمَرُ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ۴۰۸ھ
فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قرآن اُتارا گیا عرب کی سات بولیون مین سو اُسمین سے پڑھو جو
تمکو سہل معلوم ہو ف عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ مین نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا اور مجکو اور طرح سے یاد تھا سو مین
اُسکو حضرت کے پاس لایا کہ مجکو آپ نے جسطرح سورۂ فرقان سکھایا ہے اُسکے خلاف ہشام پڑھتا ہے حضرت نے کہا اے ہشام پڑھ اُسنے پڑھا جس طرح اُسکو
معلوم تھا حضرت نے فرمایا اسی طرح قرآن اُترا ہے پھر مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ مجکو جسطرح معلوم تھا مین نے پڑھا حضرت نے فرمایا کہ اسی طرح قرآن اُترا ہے
بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی عرب کی سات بولیان عمدہ جن مین قرآن اُترا ہے وہ یہ ہین پہلی قریش کی بولی دوسری ہذیل کی بولی تیسری ہوازن کی بولی
چوتھی یمن کی بولی پانچوین طی کی بولی چھٹی ثقیف کی بولی ساتوین بنی تمیم کی بولی اس حدیث کے مطلب مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ سات قرآتین
مراد ہین بعضے کچھ اور کہتے ہین لیکن ٹھیک بات یہی ہے کہ سات بولیان مراد ہین ق عَائِشَةُ اِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي ۴۰۹ھ
الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي قَالَهُ لَهَا حِيْنَ حَاضَتْ بِسَرِفَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ حیض ہونا وہ چیز ہے کہ خدا نے آدم کی بیٹیون پر ٹھہرا دیا ہے یعنے اسمین کچھ اختیار نہین پیدائشی بات ہے سو تو ادا کر جو حاجی ادا کرتے ہین مگر اتنا ہے کہ بغیر
غسل کے خانۂ کعبہ کا طواف نہ کیجیو یعنی اُسکے گرد نہ گھومیو یہ بات حضرت نے حضرت عائشہ سے فرمائی جب اُنکو حیض آیا سرف کی منزل مین حجۃ الوداع کے سال ف
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ حج کو چلے جو سرف کی منزل مین پہونچے تو مجکو حیض ہوا تو مین رونے لگی کہ میری محنت برباد ہوئی کہ اس
حالت مین حج کیونکر ہوگا حضرت نے مجھسے پوچھا کہ کیون روتی ہو مین نے یہ حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی حیض کی حالت مین حج کے سب کام
درست ہین سواے طواف کے سو اُسکو بعد غسل کے کر لینا ق اَبُو مُوسٰى اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَهُ لِاَبِي مُوسٰى وَبِلَالٍ حِيْنَ قَالَ ۴۱۰ھ
الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اس شخص نے بشارت کو نہ لیا تم دونون بشارت کو
قبول کرو یہ بات حضرت نے ابو موسیٰؓ اور بلالؓ سے فرمائی جب ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ بہت مجھسے بہت کہتے ہو کہ ابشر یعنے بشارت لے ف
ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت سے کہا کہ جو دینے کا وعدہ کیا تھا سو پورا کرو حضرت نے فرمایا کہ تو بہشت کی بشارت لے اُسنے کہا کہ بشارت
بہت دیا کرتے ہو کچھ مال دو تب حضرت نے یہ حدیث ابو موسیٰؓ اور بلالؓ سے فرمائی دونون نے کہا کہ یا حضرت ہمنے بشارت قبول کی پھر حضرت نے ایک
پانی کا پیالہ منگوایا اور ہاتھ منہ اُسمین دھویا کلی اُسمین ڈالی پھر اُن دونون سے فرمایا پی جاؤ سو وہ پی گئے حضرت ام سلمہؓ نے پردے کے اندر سے کہا
کہ اس مین سے کچھ تبرک اپنی مان کو بھی دو جو باقی رہا تھا سو اُنکو دیا ق زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا ۴۱۱ھ
لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي اَسْمَعُ مِنْهُ قَالَهُ لَمَّا مَرَّ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِيْنَ مسلم مین زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرت
جب مشرکونکی قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبرون کے اندر بلا مین گرفتار ہین اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر دیکھکر مُردون کا دفن کرنا
کہین نہ چھوڑ دو تو مین خدا سے دعا کرکے تمکو عذاب قبر کا سنوا دیتا جیسا مین سنتا ہون ف حضرت مدینے کے ایک باغ مین خچر پر سوار چلے جاتے تھے قبرونکے پاس

۱۴۰ عذاب قبر دیکھکر خچر بھڑکا حضرتؐ نے فرمایا یہ کس کی قبرین ہین ایک آدمی نے کہا کہ یہ کافرونکی قبرین ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی م اَبُوْبَصْرَۃَ الْغِفَارِیُّ اِنَّ هٰذِہِ الصَّلٰوۃَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا کَانَ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَهَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاهِدُ یَعْنِیْ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ مسلم مین ابوبصرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ عصر کی نماز اُنپر بھی فرض ہوچکی ہی جو لوگ تم سے آگے ہوچکے ہین سو انھون نے ضائع کیا یعنی دنیا کے کاروبار مین رہے اُسکو نہ پڑھا سو جو اُسکی محافظت کریگا اور اُسکو تاکے رہیگا اُسکو اور نماز دن سے اسکا دوسرا ثواب ملے گا اور اس عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ تارا نہ نکلے

۱۴۱ م مُعٰوِیَۃُ بْنُ الْحَکَمِ السُّلَمِیُّ اِنَّ هٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَا یَصْلُحُ فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ مسلم مین معاویہ بن حکمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ نماز ہی اسمین مناسب نہین کچھ آدمیون کی سی بات کرنا نماز تو صرف تسبیح اور تکبیر اور قرآن پڑھنے ہی کا نام ہے ف مصابیح مین معاویہ بن حکمؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اتنے مین ایک آدمی نے چھینکا مین نے کہا یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورا مین نے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہی جو مجکو دیکھتے ہو تو وے لوگ اپنی رانین کوٹنے لگے تب مین سمجھا کہ مجکو چپکاتے ہین تو مین چپ ہو رہا پھر جب حضرتؐ نماز پڑھ چکے تو حضرتؐ کے قربان مین نے ایسا نرمی سے بتانے والا نہین دیکھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نرمی سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھینک کا جواب دینا بات کرنا نماز مین درست نہین

۱۴۲ م اَبُوْهُرَیْرَۃَ اِنَّ هٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ ظُلْمَۃً عَلٰی اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِیْ عَلَیْهِمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر یہ قبرین اندھیرے سے بھری ہین مُردون کے حق مین اور البتہ خدا اُنکو روشن کردیتا ہی میری دعا سے ف ایک آدمی رات کو مرگیا اصحابؓ نے اُسکی حضرتؐ کو خبر نہ کی صبح کو جب آپ نے اُسکی قبر کو دیکھا تو پوچھا یہ کسکی قبر ہے لوگون نے حال کہا کہ فلانے آدمی کی ہے حضرتؐ نے فرمایا ہمکو کیون نہ خبر کی بعد اسکے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مُردے کی نماز کے واسطے بلانا لوگون کو مستحب ہی

۱۴۳ ق اَنَسٌ اِنَّ هٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ یہ مسجدین اس لائق نہین کہ اسمین کچھ پیشاب اور ناپاکی ہو مسجدین تو صرف یاد خدا اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے ہین ف ایک گنوار مسجد مین آیا نماز کے بعد مسجد کے کونے مین پیشاب کرنے لگا اصحابؓ نے اُسکو للکارا حضرتؐ نے اصحابؓ کو منع کیا یعنی نادانی سے اسنے کیا پھر فرمایا کہ تم آسانی کرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہو سختی کے واسطے نہین پھر پانی سے اُس مکان کو دُھلا ڈالا پھر اُس گنوار کو بلاکر یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرتؐ کی ذات کیا رحمت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد کو پاک صاف رکھنا چاہیے اور مسجد مین سوائے عبادت کے اور کچھ مناسب نہین اور معلوم ہوا کہ جو مسئلہ نہ جانتا ہو اُسپر غصہ نہ کرنا چاہیے

۱۴۴ ق اَبُوْمُوْسٰی اِنَّ هٰذِہِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْکُمْ بخاری اور مسلم مین ابوموسٰیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر آگ تو تمھاری دشمن ہی یعنے جلادیتی ہے تو تم جب سو رہنے کا ارادہ کیا کرو تو اپنے پاس سے اُسکو بجھادیا کرو ف ایک بار مدینے مین ایک گھر مع گھر والونکے جل گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ بجھادینا سُنت ہے لیکن اگر چراغ قندیل مین ہو اور آگ نکلنے کا اُس سے خوف نہو تو بجھانا کچھ ضرور نہین

۱۴۵ م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ هٰذِہٖ مِنْ لِبَاسِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ رَاٰی عَلَیْهِ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ اُمُّکَ اَمَرَتْکَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہ لباس کافرون کا ہی سو تو اُسکو نہ پہن یہ حضرتؐ نے عبد اللہ بن عمروؓ سے فرمایا جب اُنپر دو کپڑے کُسم کے رنگ کے دیکھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ حضرتؐ نے عبد اللہؓ سے کہا کہ کیا تیری مان نے تجکو کُسم کا رنگا کپڑا پہننا بتلایا ہے عبد اللہؓ کہتے ہین کہ مین نے کہا کہ مین اُنکو دھو ڈالون حضرتؐ نے فرمایا بلکہ اُنکو جلادے ف جلانے کا حکم مصلحت کی راہ سے تھا تا اُسکی بُرائی خوب دل مین ثابت ہوجاوے جلادینا کچھ ضرور نہین چنانچہ دوسری روایت مین آیا ہی کہ تو نے اُسکو کیون جلادیا اپنی عورتون کو دیتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کُسم کا رنگا کپڑا مرد کو حرام ہی عورت کو درست

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنّیِ کی لفظ ہی م اَبُوْهُرَیْرَۃَ اِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ

اخر المساجد مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین سب پیغمبرون سے پچھلا پیغمبر ہون اور مقرر میری مسجد سب پیغمبرونکی مسجد
سے پچھلی مسجد ہے ف یعنی مین سب پیغمبرونکے بعد آیا ہون میرے بعد کسی اور پیغمبر کا دین نہ جاری ہوگا تو میرا دین اور میری ہی مسجد کی تعظیم
قیامت تک باقی رہیگی م جندب بن عبد اللہ اِنّی اَبْرَأُ اِلَی اللہِ اَنْ یَکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلٌ فَاِنَّ اللہَ قَدِ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاہِیْمَ ۴۱۹
خَلِیْلًا مسلم مین جندب ابن عبد اللہ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین انکار کرتا ہون خدا کے روبرو کہ تم لوگون مین سے کوئی میرا جانی
پیارا ہووے اسواسطے کہ خدا نے مجکو اپنا دوست بنالیا ہو جیسا ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا ف خلیل اُس دوست کو کہتے ہین جسکی محبت
بالکل دل کے اندر جم گئی ہو سو اسطرح کی محبت پیغمبر کے دل مین سوا سے خدا کے کسی کی نہ تھی لیکن اُمت پر شفقت اور رحمت سو بے حد و حساب تھی نقل
روایت مین آیا ہو کہ جب حضرتؐ کی وفات کے پانچ دن باقی رہے تو کسی نے کہا یا رسول اللہ مین آپکو بہت چاہتا ہون آپ بھی مجکو کچھ چاہتے
ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی م سعد بن ابی وقاص اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاہُہَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُہَا مسلم مین ۴۲۰
سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین مدینے کے دونون طرف پتھریلی زمین کے اندر کانٹے والے درخت کا کاٹنا اور اُسمین
شکار کا مارنا حرام کیے دیتا ہون یعنی جیسے مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا درست نہین ویسے ہی مدینے مین بھی درست نہین بعضے عالمون کا یہی مذہب
ہے امام اعظمؒ کے نزدیک مراد اس حدیث سے مدینے کی تعظیم ہو وہان کا درخت کاٹنا اور شکار کرنا مکے کی طرح حرام نہین انکے مذہب کی اور دلیلین ہین
م انس اِنِّیْ اَرْحَمُہَا قُتِلَ اَخُوْہَا مَعِیْ یعنی اُمّ سُلَیْم اُمّ انس بن مالک بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین مقرر ام سلیم پر ۴۲۱
رحم کرتا ہون اسکا بھائی میرے ساتھ مارا گیا ہو ام سلیم انس بن مالک کی مان کا نام تھا ف حضرت مدینے مین سوائے ام سلیم کے کسی عورت کے گھر
نہ جاتے تھے کسی نے اسکا سبب پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ام سلیم کے بھائی کا نام حرام بن ملحان تھا ق ابو سعید اِنِّیْ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ ۴۲۲
الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ثُمَّ اعْتَکَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّہَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّعْتَکِفَ فَلْیَعْتَکِفْ بخاری اور مسلم مین
ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین رمضان کی پہلی دس راتون مین اعتکاف بیٹھا تلاش کرتا اُس رات کو یعنے شب قدر کو پھر مین درمیان
کی دس راتین اعتکاف بیٹھا پھر حکم ہوا مجکو کہ شب قدر پچھلی دس راتون مین ہو سو تم لوگون مین جو اعتکاف بیٹھا چاہے وہ اعتکاف بیٹھے ف شب قدر کا
بیان پہلے باب مین ہو چکا ق عَائِشَۃ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَّکِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْکِ اَنْ تَسْتَعْجِلِیْ حَتّٰی تَسْتَأْمِرِیْ اَبَوَیْکِ قَالَہٗ لَہَا بخاری اور مسلم مین حضرت ۴۲۳
عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تجھسے ایک بات کہتا ہون سو تجکو اُسکے جواب مین جلدی مناسب نہین بدون اپنے مان باپ کی صلاح لیے
یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے فرمائی ف حضرتؐ کی بیبیون نے کھانا کپڑا معمول سے ایکبار زیادہ مانگا حضرتؐ کو رنج ہوا تب اس مضمون کی آیت
اُتری کہ بیبیان یا دنیا اختیار کرین یا دین کو تب حضرتؐ نے پہلے یہ بات حضرت عائشہؓ سے کہی حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ اسمین مان باپ کی اصلاح
کی کیا حاجت ہو مین نے دنیا کو چھوڑا اللہ و رسول کو اختیار کیا حضرتؐ اس بات سے نہایت خوش ہوئے پھر اور بیبیون نے بھی اسی طرح کہا م عَائِشَۃ اِنِّیْ ۴۲۴
عَلَی الْحَوْضِ اَنْظُرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ وَاللہِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا
بَعْدَکَ مَا زَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰٓی اَعْقَابِہِمْ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اپنے حوض کوثر پر دیکھونگا یا دیکھتا ہون
اُنکو جو تم لوگون سے میرے پاس آوینگے قسم خدا کی کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے سو مین کہونگا اے رب یہ لوگ میرے ہین میری
اُمت سے ہین سو خدا فرماویگا تو نہین جانتا ہو کہ انھون نے تیرے بعد کیا چیز نئی نکالی ہے سدا پھرتے رہے ایڑیون کے بل یعنے دین سے پھر گئے ف
اس حدیث سے وہ لوگ مراد ہین جو چند گروہ عرب کے حضرتؐ کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو ابی بکر صدیقؓ نے قتل کیا یا وہ لوگ مراد
ہین جنھون نے دین مین نئی باتین نکالین اور بدعتین عالم مین پھیلائین ق عُقْبَۃ بن عَامِر اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ وَاَنَا شَہِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی ۴۲۵
حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْٓ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْہَا

بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین تمھاری واسطے ہراول وپیشوا ہون یعنی مجکو سفر آخرت کا قریب ہے
تمھاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہون اور تمھارا گواہ ہون قیامت مین اور مین خدا کی قسم البتہ اپنے حوض کوثر کو آپ دیکھ رہا ہون اور مجکو زمین کے
خزانون کی کُنجیان دی گئین اور ایک روایت یون ہو کہ زمین کی کُنجیان یعنی میری امت کا سب ملکون مین عمل ہوگا اور مین واللہ تمپر اس سے نہین ڈرتا
کہ تم مشرک ہوجاؤ گے میرے بعد لیکن اس سے ڈرتا ہون کہ دنیا کے لالچ مین کہین نہ پڑو اور آپس مین حسد نہ کرنے لگو **ف** وفات کے قریب حضرتؐ نے
۳ یہ حدیث منبر پر فرمائی **ق** اِنِّیْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اِنْ زِدْتُّ عَلَی السَّبْعِیْنَ یُغْفَرُ لَہٗ لَزِدْتُّ عَلَیْھَا بخاری او مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ
سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو منافقون کی مغفرت مانگنے کا اختیار دیا گیا تھا سو مین نے اختیار کیا مغفرت مانگنا اور اگر مجکو معلوم ہوتا کہ اگر مین ستر
بار سے زیادہ مغفرت مانگون تو اُسکی مغفرت ہو تو مین ستر بار سے زیادہ مانگتا **ف** عبداللہ بن اُبی مدینے مین ایک منافق تھا حضرتؐ کو بہت رنج دیتا تھا
جب وہ مرگیا اُسکے بیٹے نے حضرتؐ کا کُرتا اُسکے کفن کے واسطے مانگا حضرتؐ نے دیا پھر اُسنے جنازے کی نماز کے واسطے کہا حضرتؐ نماز کے واسطے
اُٹھے تب عمر فاروقؓ نے حضرتؐ کا دامن پکڑا کہ آپ نماز کا ارادہ کرتے ہین حال آنکہ خدا قرآن مین فرماتا ہو اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ اِنْ
تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ یعنی منافقون کی تو بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر تو ستر بار بخشش مانگیگا خدا اُنکو کبھی نہ بخشیگا تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی خدا نے مجکو اس آیت مین مغفرت مانگنے اور نہ مانگنے مین اختیار دیا ہے صاف منع نہین کیا آیت مین تو خدا نے یہی فرمایا ہو کہ ستر بار
مغفرت مانگنے سے مغفرت نہو گی مین ستر بار سے زیادہ مانگونگا اگر اُسکی مغفرت جانون پھر حضرتؐ نے اُس منافق پر نماز پڑھی تو یہ آیت اُتری وَلَا
۴ تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا یعنی نماز مت پڑھ کبھی اُسپر جو کافر مرا معلوم ہوا کہ کافر کے حق مین پیغمبرؐ کی بھی دعا کچھ فائدہ نہین کرتی **م** اَبُوْذَرٍّ اِنِّیْ
قَدْ وُجِّھَتْ لِیْ اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَّا اُرَاھَا اِلَّا یَثْرِبَ فَھَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّیْ قَوْمَکَ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّنْفَعَھُمْ بِکَ وَیَاْجُرَکَ فِیْھِمْ **قَالَہٗ** لَہٗ عِنْدَ انْصِرَافِہٖ
اِلٰٓی اَھْلِہٖ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میرے خواب مین کھجورون والی زمین نمودار ہوئی ہو یعنی اُسی زمین مین ہم جاکر
رہین گے سوا ے مدینے کے ویسی کوئی اور زمین میرے گمان مین نہین آتی سو تو کیا میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچا ویگا کہ وہ ایمان
لاوین شاید خدا اُنکو تیرے سبب سے فائدہ پہونچاوے اور تجکو اُن مین ثواب دے یہ حدیث حضرتؐ نے ابوذرؓ سے فرمائی جب وہ اپنے گھر کو چلے تھے **ف**
ابوذرؓ کی قوم کا نام غفار ہو اُنکا ملک مکّہ و مدینے کے درمیان ہے جب ابوذرؓ نے حضرتؐ کی پیغمبری کی خبر سُنی تب حضرتؐ پاس مکّے مین آئے اور ایمان لائے
۴ جب گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر شخص کو ضرور ہے کہ اپنی برادری کو خدا کا حکم سُنا دیوے **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ
کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَّ اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْھُمَا فَاقْتُلُوْھُمَا قَالَ الصَّغَانِیْ مُؤَلِّفُ ھٰذَا الْکِتَابِ اَحَدُ الرَّجُلَیْنِ
ھَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰخَرُ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْقَیْسِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین نے تمکو حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے
آدمی کو جلا دیجیو اور مقرر آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا ے خدا کے کسی کو نہین چاہیے سو تم اگر اُن دونون کو پانا تو قتل کرنا کہا صغانی اس کتاب کے بنانیوالے نے
کہ اُن دونون آدمیون سے ایک تو ہبار بن اسود بن عبدالمطلب تھا اور دوسرا نافع بن عبدالقیس تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا
۴۱ داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن بیماری مین داغنا جب کوئی اور علاج نہوسکے تو ناچاری سے درست ہے **م** جابرؓ اِنِّیْ لَا اَشْھَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین گواہ نہین ہوتا مگر حق پر **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا حضرتؐ آپ گواہ رہیے کہ مین نے اپنے اس
بیٹے کو غلام دیا حضرتؐ نے فرمایا تیرا اسکے سوا ے کوئی اور بیٹا بھی ہے اُسنے کہا کہ ہان حضرتؐ نے فرمایا تو نے اُسکو بھی کوئی غلام دیا ہے اُسنے کہا
۴۲ نہین حضرتؐ نے فرمایا جا مین ناحق پر گواہ نہین ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جو کچھ دے تو برابر دے **ق** عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَعَائِشَۃُ
اِنِّیْ لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَخْشَاکُمْ لَہٗ وَیُرْوٰی وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِہٖ بخاری اور مسلم مین عمرو بن ابی سلمہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ مقرر مین تمسے زیادہ پرہیزگار ہون خدا کا اور بڑا ڈرنے والا اُس سے اور ایک روایت یون ہے اور خدا کے حکمون کو تمسے زیادہ جانتا ہون

ف حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت ص سے پوچھا کہ مجکو غسل کی حاجت ہوتی ہی وہ نماز کا وقت آجاتا ہی اور اسیطرح روزی کا حال ہی حضرت ص نے فرمایا کہ مجکو بھی اکثر ایسا ہوتا ہی اُسنے کہا کہ مین اور آپ برابر نہین یا رسول اللہ خدا نے آپکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے تب حضرت ص نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند خدا نے میری بخشش کی ہی لیکن مین تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون عبادت مین مجھسے زیادتی کا ارادہ نہ کرو

شعر بورع و تقی کوش و صدق و صفاء ولیکن میفزاے بر مصطفےٰ

اور اَعلَمُکُم بِحُدُودِہٖ کی روایت مسلم مین نہین امام مالک کی موطا مین ہی ق ۴۳۱

اَنَسٌ اِنِّی لَاَدخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اُرِیدُ اِطَالَتَہَا فَاَسمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِی صَلَاتِی مِمَّا اَعلَمُ مِن شِدَّۃِ وَجدِ اُمِّہٖ مِن بُکَائِہٖ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت ص نے فرمایا کہ البتہ مین نماز مین داخل ہوتا ہون اور چاہتا ہون کہ لنبی نماز پڑھون پھر سنتا ہون لڑکے کا رونا تو اپنی نماز مین تخفیف کر دیتا ہون اس سببسے کہ مین جانتا ہون اُسکی مان کے شدت رنج اور قلق کو اُسکے رونے کے سبب ف حضرت ص کے وقت مین عورتین بھی جماعت کی نماز مین حاضر ہوتی تھین اور عورت کو محبت اولاد کی بہت ہوتی ہی اُنکا رونا اُن پر نہایت شاق ہوتا اسواسطے حضرت نماز کو ہلکا کر دیتے تھے کہ مبادا عورتین طول نماز سے اپنے لڑکون کا رونا سنکر بیقرار ہوکے کہین نماز توڑ دیوین یا اجماعت کا ثواب چھوڑین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام پر قوم کی رعایت کرنا واجب ہی بڈھے اور لڑکے اور بیمارون کا ضرور خیال رکھے اتنی لنبی نماز نہ پڑھے کہ انکو تکلیف ہو م ابنُ مَسعُودٍ ۴۳۲

اِنِّی لَاَعرِفُ اَسمَاءَ ھُم وَاَسمَاءَ اٰبَائِھِم وَاَلوَانَ خُیُولِھِم ھُم خَیرُ فَوَارِسَ عَلٰی ظَھرِ الاَرضِ یَومَئِذٍ اَو مِن خَیرِ فَوَارِسَ عَلٰی ظَھرِ الاَرضِ یَومَئِذٍ یَعنِی عَشرَۃَ فَوَارِسَ یَبعَثُونَ طَلِیعَۃً بَعدَ فَتحِ قُسطُنطِینِیَّۃَ حِینَ یُقَالُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَد خَلَفَھُم فِی ذَرَارِیِّھِم مسلم مین عبد اللہ ابن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت ص نے فرمایا کہ مقرر مین پہچانتا ہون اُنکے نام اور اُنکے باپون کے نام اور اُنکے گھوڑون کے رنگ کو جانتا ہون وہ زمین پر بہتر سوار ہونگے اُس دن یا زمین پر اُس دن وہ بہترین سوارون سے ہین مراد اُن سوارون سے وہ دس سوار ہین جو طلایے کے واسطے بھیجے جاوینگے قسطنطینیہ کے فتح ہونے کے بعد جب اُنکو خبر ہوگی کہ دجّال اُنکے پیچھے لڑکے بالون پر آپڑا ف مصابیح وغیرہ مین روایت ہی کہ ایک بار کوفے مین سرخ آندھی آئی کسی نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ قیامت آئی عبد اللہ بن مسعود رض نے کہا کہ قیامت اسوقت آویگی کہ جب لوگون مین بہت مال بٹیگا اور اُنکو کچھ خوشی نہوگی اُسکا قصہ یہ ہی کہ کافرون کا لشکر یعنی فرنگیون کا شام کے ملک مین جمع ہوگا اور مسلمانونکا بھی لشکر وہان جمع ہوگا یعنی قیامت کے قریب پھر شام تک لڑائی ہوگی کوئی غالب نہوگا اسی طرح تین دن لڑائی ہوگی لوگ بہت مارے جاوینگے چوتھے دن مسلمان بہت تھوڑے ہونگے موت پر کمر باندھکر خوب لڑینگے خدا اُنکو فتح نصیب کریگا مال بہت ہاتھ لگے گا ایک جدّی برادرون سے سَو آدمیون مین ایک باقی رہیگا مال ملنے کی کچھ خوشی نہوگی قسطنطینیہ بڑا شہر ہے روم کی تخت گاہ جب وہ فتح ہو چکے گا تو دجّال کے آنیے کی خبر پہونچے گی تو دس سوار اُسکی خبر لانے کے واسطے مقرر ہونگے اُنکی حضرت ص نے اس حدیث مین تعریف فرمائی اور فرمایا کہ مین اُنکو خوب پہچانتا ہون ق ۴۳۳

ابُو مُوسٰی اِنِّی لَاَعرِفُ اَصوَاتَ رُفقَۃِ الاَشعَرِیِّینَ بِالقُراٰنِ حِینَ یَدخُلُونَ بِاللَّیلِ وَاَعرِفُ مَنَازِلَھُم مِن اَصوَاتِھِم بِالقُراٰنِ بِاللَّیلِ وَاِن کُنتُ لَم اَرَ مَنَازِلَھُم حِینَ نَزَلُوا بِالنَّھَارِ وَمِنھُم حَکِیمٌ اِذَا لَقِیَ الخَیلَ اَو قَالَ العَدُوَّ قَالَ لَھُم اِنَّ اَصحَابِی یَأمُرُونَکُم اَن تَنظُرُوھُم بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت ص نے فرمایا کہ مین البتہ آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کے قرآن پڑھنے کی جب وہ رات کو مدینے مین داخل ہوتے ہین اور مین اُنکے مکان پہچانتا ہون رات کو اُنکی قرآنی آواز سے اگرچہ دن کو مین نے اُترتے وقت اُنکے مکان نہین دیکھے اور اُسی قوم سے ایک شخص حکیم ہی کہ جب کافرونکے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہی تو اُنسے کہتا ہی کہ ہماری لوگ تمسے کہتے ہین کہ ذرہ ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی طیار ہین لڑنے کو آتے ہین ف اشعری یمن کی ایک قوم ہی جسکے ابو موسیٰ اشعری رض اس حدیث کے راوی ہین وہ قوم خوش آواز تھی قرآن خوب پڑھتی تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو تہجد مین قرآن پکار کے پڑھنا درست ہی بشرطیکہ ریا نہو اور کسیکو تکلیف بھی نہو قول حکیم کے دو مطلب ایک تو یہ کہ ہماری قوم بہادر ہی لڑنے کو طیار تم جلدی نہ کرو دوسرا مطلب یہ کہ حکمت سے آپ کو بچالیتا ہی یعنی ہماری قوم پیچھے آتی ہی تمسے لڑیگی تم تھوڑا انتظار کرو غرض یہ کہ وہ قوم سے ڈرکے اُسکو نہ مارین م جابِرُ بنُ ۴۳۴

سُمْرَةَ اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین مکہ مین
اُس پتھر کو پہچانتا ہون جو پیغمبر ہونے سے پہلے مجکو سلام کرتا تھا اور بیشک اب بھی اُسکو مین پہچانتا ہون **ف** علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ مین حضرتؐ
کے ساتھ مکے مین کسی طرف گیا سو جو پتھر اور درخت راہ مین ملتا تھا وہ حضرتؐ کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ اِنِّي لَاُعْطِي الرَّجُلَ　۴۱
وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین
بعضے آدمی کو دیتا ہون اور میرے نزدیک اُسکے سواے اور شخص بہت پیارا ہوتا ہی اس ڈر سے دیتا ہون کہین وہ دوزخ مین اوندھا نہ ڈالا جاوے
ف یعنے اگر اُسکو مین نہ دون تو وہ کافر ہو جاوے تو دوزخی ہو مراد اس سے وہ لوگ ہین جو نو مسلم تھے اور ایمان اُنکے دلون مین خوب نہین رچا تھا
ق سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ بخاری　۴۲
اور مسلم مین سلیمان بن صردؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین وہ بات جانتا ہون کہ اگر اُسکو وہ کہے تو اُسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے کہ
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنی اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے تو اُسکا غصہ جاتا رہی **ف** دو شخص آپس مین لڑتے تھے اُن مین سے ایک کا
چہرہ غصے کے سبب سے سرخ ہوا اور رگین گردن کی پھول گئین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ناحق غصہ شیطان سے ہی پناہ مانگنے سے
دفع ہوتا ہی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّي لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا اَلْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ　۴۳
اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ
اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَكَ
مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِيْ اَوْ تَضْحَكُ بِيْ اَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون کہ دوزخ والون سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیون مین جو سب کے بعد بہشت مین جاویگا ایسا مرد
ہوگا جو دوزخ سے نکلے گا گھٹنون کے بل گھسلتا یعنے جیسے چھوٹا لڑکا چلتا ہی سو خدا اُس سے کہے گا جا بہشت مین داخل ہو تو وہ بہشت مین آویگا
اُسکے خیال مین ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہی یعنے کہین اُسمین جگہ نہین سو پھر آویگا پھر کہیگا یا رب مین نے تو اُسکو بھرا پایا خدا فرماویگا اُس سے کہ جا بہشت
مین داخل ہو پھر وہ بہشت مین آویگا تو اُسکے خیال مین بھری معلوم ہوگی تو پلٹ آویگا پھر کہے گا اے میرے رب مین نے اُسکو بھرا پایا سو اُس سے خدا فرماویگا جا بہشت
مین سو البتہ تیرے لیے تو دنیا برابر جگہ ہے اور دس گنی دنیا کی یا یون فرمایا مقرر تیرے لیے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہی سو وہ کہے گا اے رب کیا تو مجھ سے
ٹھٹھا کرتا ہی یا تو مجھسے ہنستا ہی بادشاہ ہو کر کہا عبد اللہ بن مسعودؓ اس حدیث کے راوی نے کہ البتہ مین نے دیکھا حضرتؐ کو کہ یہ حدیث فرماکر ہنسنے لگے یہانتک کہ
اندر کے دانت حضرتؐ کے کھل گئے سو حضرتؐ کے زمانے مین یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبے مین ادنیٰ بہشتی ہی یعنی جب ادنیٰ بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اس
جہان کا دس گنا اُسکا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والون کے مکان خدا جانے کہ کتنے بڑے اور کیسے ہونگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگرچہ گناہون کے
سبب دوزخ مین پڑیگا لیکن آخر کو اُسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد و بیحساب ہے آدمی کے خیال مین نہین آسکتی **ق**　۴۴
عَائِشَةُ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ
لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ مین البتہ جانتا ہون جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہی اور جب تو مجھسے ناخوش ہوتی ہی کہا حضرت عائشہؓ نے کہ مین نے کہا بھلا کس طرح
آپ اُسکو پہچانتے ہین تو حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو مجھسے راضی ہوتی ہی تو بات چیت مین یون قسم کھاتی ہی کہ مین قسم کھاتی ہون محمدؐ کے رب کی اور جب تو ناخوش ہوتی ہی تو کہتی
ہی کہ قسم کھاتی ہون ابراہیمؑ کے رب کی مین نے کہا کہ ہان سچ ہی مین ناخوشی مین آپ کا نام لینا زبان سے چھوڑ دیتی ہون یعنی دل سے نہین چھوڑتی **ف**

مراد دنیاوی ناخوشی ہی گھربار کے معاملات مین معاذ اللہ دینی ناخوشی نہین جو ایمان مین خلل ڈالی سوتون کی سبب سے کبھی رنج آتا تھا سوتون کی غیرت
یعنے جہل اور جلن عورتون مین پیدائشی بات ہی شرع مین اسپر پکڑ نہین سوا اسکے میان بی بی کی راز و نیاز مین کسیکو کیا دخل ہے خصوصًا وہ بی بی جو
میان کی بہت پیاری ہو ۴۳۹ م عَائِشَۃ اِنِّی لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَھٰذِہٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین اور
یہ یعنے عائشہ ایسا کرتا ہون پھر ہم نہاتے ہین ف کسی نے حضرتؐ سے مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت اور مرد صحبت کرین اور انزال نہو تو غسل واجب ہی یا نہین
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی غسل واجب ہی صحبت سے انزال ہو یا نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے کے بیان مین حیا نہ کرے شعر در طلب
کردن حقیقت کار ٭ از خدا شرم دار و شرم مدار ۴۴۰ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنِّی لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِی فَاَجِدُ التَّمْرَۃَ سَاقِطَۃً عَلٰی فِرَاشِی اَوْ فِی بَیْتِی فَاَرْفَعُھَا لِاٰکُلَھَا
ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَۃً فَاُلْقِیْھَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین اپنے گھر والون پاس پلٹ
جاتا ہون تو کھجور کو اپنے بچھونے یا اپنے گھر مین پڑے پاتا ہون سو اسکو اٹھا لیتا ہون کہ کھاؤن پھر ڈرتا ہون کہ کہین زکوٰۃ کی نہو تو اسکو پھینک دیتا ہون
ف زکوٰۃ کا مال حضرتؐ پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا ہر چند یقینی ثابت نہ تھا کہ وہ کھجور زکوٰۃ کی ہی لیکن احتیاط سے حضرتؐ اسکو نہ کھاتے تھے معلوم ہوا کہ
تقویٰ اور پرہیزگاری شبہہ والی چیز چھوڑ دینے کا نام ہی ۴۴۱ خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنِّی لَاَوَّلُ مَنْ یَّرْفَعُ رَأْسَہٗ بَعْدَ النَّفْخَۃِ فَاِذَا مُوْسٰی مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر پہلے مین سر اٹھاؤنگا دوسری بار صور پھونکنے کے بعد پھر یکایک دیکھونگا کہ موسیٰؑ عرش کو لپٹے ہین ف
قیامت مین صور دو بار پھونکا جاویگا پہلی بار مین سب لوگ مر جاوینگے دوسری بار مین سب زندہ ہونگے تو پہلے حضرتؐ ہوش مین آوینگے اور حضرت
موسیٰؑ کو عرش مین لپٹا پاوینگے بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک یہودی اور مسلمان مین لڑائی ہوئی مسلمان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب عالم سے بہتر ہین یہودی نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام سب سے بہتر ہین مسلمان نے یہودی کو طمانچہ مارا حضرتؐ پاس اسکی فریاد آئی حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو موسیٰؑ سے
افضل نہ کہو بعد اسکے یہ حدیث فرمائی ہر چند مین سب پیغمبرون سے افضل ہون لیکن ہر بات مین نہین چنانچہ مین قیامت مین پہلے اٹھونگا اور موسیٰؑ کو
ہوشیار پاؤنگا نہین معلوم کہ موسیٰؑ بیہوش ہو کر مجھسے پہلے ہوشیار ہو گئے یا انکے طور کی بیہوشی یہان مجرا ہو گئی ۴۴۲ ق حَفْصَۃُ اِنِّی لَبَّدْتُّ رَأْسِیْ وَ
قَلَّدْتُّ ھَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے اپنے سر کے بالونکو گوند سے چپکایا ہے
اور اپنے قربانی کے اونٹ کی گردن مین پٹا ڈالا ہے سو مین احرام کو نہ توڑونگا جب تک کہ قربانی نہ کرونگا ف حجۃ الوداع مین لوگون نے عرض کیا کہ آپنے
اورون سے فرمایا کہ عمرہ کرکے احرام توڑین حضرتؐ نے احرام کیون نہین توڑا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قربانی میرے ساتھ ہی اور قربانی والا
محرم بدون قربانی کیے کیونکر حلال ہو اور قربانی کرنا ذی الحجہ کی دسوین تاریخ سے پہلے جائز نہین اسواسطے مین احرام کو نہین توڑ سکتا احرام مین سر کے بالونکو
گوند سے اسواسطے حضرتؐ نے چپکایا کہ بال گرد و غبار سے خراب نہون ۴۴۳ ق اِبْنُ عُمَرَ اِنِّی لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ اِنِّی اُطْعَمُ وَاُسْقٰی بخاری اور مسلم مین عبداللہ
ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون مجکو دن مین کھانا پینا ملتا ہی یعنے جسطرح آدمی کو کھانے پینے سے طاقت ہوتی ہی
مجکو بدون اسکے خدا طاقت دیتا ہی یا سچ مچ کھانا خدا حضرتؐ کو کھلاتا ہو ف حضرتؐ نے اصحابؓ کو طے کے روزے سے منع کیا یعنی دو دو روز یا زیادہ برابر
روزہ رکھنا اور رات کو بھی نہ کھانا کسی کو درست نہین اصحابؓ نے پوچھا کہ آپ جو طے کا روزہ رکھتے ہین اسکا کیا سبب ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنے مجکو اپنی طرح نہ سمجھو مجکو درست ہی تمکو درست نہین ۴۴۴ ق اَبُوْسَعِیْدٍ اِنِّی لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَھُمْ بخاری اور مسلم
مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو اسکا حکم نہین ہوا ہی کہ مین لوگون کے دلون مین سوراخ کرون اور نہ اسکا حکم ہے کہ انکے
پیٹون کو چیرون یعنے مجکو ظاہر کا حکم ہے دل اور پیٹ کی بات دریافت کرنا میرا کام نہین ف اسکا قصہ ہو چکا ہی کہ حضرتؐ کچھ مال بانٹتے تھے ذو الخویصرہ
خارجی نے کہا کہ انصاف سے بانٹو تو خالدؓ نے کہا یا حضرتؐ حکم ہو تو مین اسکی گردن کاٹون حضرتؐ نے فرمایا شاید کہ نمازی ہے خالدؓ نے کہا کہ بہت لوگ
نماز پڑھتے ہین اور انکے دل مین کچھ ہے اور زبان مین کچھ اور ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دل کا حساب خدا کرے گا ہمکو ظاہر کا حکم ہے

معلوم ہوا کہ نمازی پر پناہ ہی اور لوگون کے دلون کا حال دریافت کرنا ضرور نہین **م** ابو ہریرۃ اِنّی لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مجکو خدانے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین لوگون کو لعنت اور بد دعا کیا کرون مین تو صرف رحمت کیواسطے
بھیجا گیا ہون **ف** جب کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحابؓ نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ انکے واسطے بد دعا کیجیے کہ یہ غارت ہون تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی حضرتؐ کی ذات تمام جہان کی واسطے رحمت ہی مسلمانون کے تو دین و دنیا دونون حضرتؐ کے سبب سے درست ہوئے اور کافرون کو ہرچند
آخرت مین عذاب ہی لیکن دنیا مین ایسا عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی اُمتون پر جو عذاب ہوا تھا تو سب پر ہوا تھا **ق** انسؓ اِنّی لَمْ اَبْعَثْہَا اِلَیْکَ
لِتَلْبَسَہَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِہَا اِلَیْکَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِہَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ مین نے ریشمی کرتا تیرے پاس اسواسطے
نہین بھیجا کہ تو اُسکو پہنے مین نے تو صرف اسواسطے بھیجا تھا کہ تو اُسکو بیچ کر اُسکی قیمت سے فائدہ پاوی **ف** حضرتؐ نے ریشمی کرتا عمر فاروقؓ کو بھیجا عمر فاروقؓ
نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ آپ تو ریشمی کپڑی کو حرام فرماتے ہین مجکو کیون بھیجا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ریشمی پہننا حرام ہی بیچنا درست ہی لیکن
شراب اور سور کا کھانا پینا اور بیچنا دونون حرام ہین **ق** ابو حمید الساعدیؓ اِنّی مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْکُمْ فَلْیُسْرِعْ مَعِی وَمَنْ شَاءَ فَلْیَمْکُثْ **قَالَہٗ** مُنْصَرَفَہٗ
مِنْ تَبُوْکَ بخاری اور مسلم مین ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا جنگ تبوک سے پھرکر کہ مین جلد جانے والا ہون یعنی مدینے کو سو جو تم
لوگو نمین چاہی سو میری ساتھ جلد چلے اور جو چاہی سو ٹھہر جاوی یعنی پیچھے سے آوی **خ** زیدؓ اِنّی وَاللّٰہِ مَا اٰمَنُ یَہُوْدَ عَلٰی کِتَابِیْ **قَالَہٗ** لَہٗ لَمَّا اَمَرَہٗ اَنْ
یَّتَعَلَّمَ کِتَابَ الْیَہُوْدِ بخاری مین زید بن ثابتؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ مجکو قسم ہی خدا کی خط لکھانے پڑھانے مین یہودیون پر اعتماد نہین
یہ حضرتؐ نے زید بن ثابتؓ سی فرمایا جب اُن سے حکم کیا کہ یہودیون سے خط لکھنا پڑھنا سیکھین **ف** مدینے کے گرد و نواح مین یہود بہت رہتی تھی حضرتؐ سے
اور اُنسے خط کتابت اکثر رہتی تھی حضرتؐ یہودیونکو بلا کر لکھاتے پڑھاتے تھی سو حضرتؐ کو خوف آیا کہین یہ لوگ عداوت کے سبب سے خط لکھنے پڑھنے مین تفاوت
نہ کردین تب زید بن ثابتؓ انصاری سے فرمایا کہ تم انکا خط لکھنا پڑھنا سیکھ لو انھون نے پندرہ[۱۵] روز مین سب سیکھ لیا پھر وہی لکھا پڑھا کرتے تھی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ عربی کے سوای اور بولیونکا لکھنا پڑھنا سیکھنا درست ہی بشرطیکہ اُسمین کچھ دین کا فائدہ ہو **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اَنَّا ہے
م الشَّرِیْدُ بْنُ سُوَیْدٍ الثَّقَفِیُّ اِنَّا قَدْ بَایَعْنَاکَ فَارْجِعْ **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ مَّجْذُوْمٍ مِّنْ وَّفْدِ ثَقِیْفٍ مسلم مین شرید بن سویدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ہم نے تیری بیعت مانی یعنی تیرا مسلمان ہونا قبول کیا تو اپنے گھر کو پلٹ جا یہ حضرتؐ نے ثقیف کی قوم کے کوڑھی کو فرمایا **ف** ثقیف کی قوم مسلمان ہوکر حضرتؐ
پاس آئی اُنمین ایک کوڑھی تھا حضرتؐ نے اُسکو اپنے پاس نہ بلایا بلکہ کہلا بھیجا کہ تو اپنے گھر جا تیرا اسلام قبول ہی حضرتؐ نے اسواسطے اُسکو نہ بلایا کہ کہین اُسکو
لوگ حقیر نہ جانین تو اُسکو رنج ہو اور یہ جو بعضے لوگ سمجھتے ہین کہ یہ بیماری لگ جاتی ہی اسواسطے حضرتؐ نے نہ بلایا سو غلط بات ہی اسواسطے کہ اور حدیث مین ثابت
ہوا ہی کہ حضرتؐ نے کوڑھی کو اپنے ساتھ کھلایا ہی اور اگر کسی کو نفرت آوے اور وہ اُسکی صحبت سی پرہیز کری تو درست ہے اسکا حکم بھی اور حدیث مین
ثابت ہی **ق** المِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ فِیْ ذٰلِکَ مِمَّنْ لَّمْ یَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاؤُکُمْ اَمْرَکُمْ
بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ تم لوگون مین کس نے اجازت دی ہی اور کس نے نہین دی
سو تم پلٹ جاؤ تاکہ تمھاری چودھری تمھارا حال ہمسے ظاہر کرین **ف** بعد فتح مکہ کے جنگ حنین مین قوم ہوازن کی جورو لڑکے پکڑ آئے اور انکا مال قابو مین آیا حضرتؐ
نے قیدی اور مال انکا اصحابؓ مین تقسیم کردیا بعد اُسکے اُس قوم نے اسلام قبول کیا اور حضرتؐ سے کہا کہ ہمارا مال اور قیدی ہمکو پھیر دیجیے حضرتؐ نے فرمایا ایک بات اختیار کرو
خواہ قیدی خواہ مال دونون چیزین تمکو نہ ملین گی اُس قوم نے قیدیونکو مانگا تب حضرتؐ نے اصحابؓ کو جمع کر کے فرمایا کہ تمھارے بھائیون نے اسلام قبول کیا ہے مجکو
یہ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ اُنکے قیدیون کو تم پھیر دو جو خوشی سے دیتا ہو تو دیوی اور جو اپنا حصہ نہ دیا چاہتا ہو تو اُسکو ہم اور کہین سے جو قیدی پاوینگے تو اُسکا بدلا دین گے
اصحابؓ نے کہا کہ ہم سب راضی ہین ہماری حصے آپ خوشی سے اُنکو دیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہمکو ہر ایک شخص کی خوشی مفصل نہین معلوم جب تک کہ تمھارے واقف
چودھری اپنی سب لوگونکا حال ظاہر نہ کرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد تقسیم غنیمت کے اگر لوگ مسلمان ہون تو انکی قیدی اور مال پھیرنا واجب نہین حضرتؐ نے انکو احسان کی

۴۵۱ م عَائِشَۃَ اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِمُشْرِکٍ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم مدد نہین چاہتے اور دوسری روایت مین یون ہی کہ ہم کبھی مشرک بت پرست سے مدد نہ مانگین گے **ف** حضرتؐ جب جنگ بدر کو چلے تو ایک پہلوان آیا اور کہنے لگا کہ مین تمہاری مدد کو آیا ہون حضرتؐ نے پوچھا کہ تو مسلمان ہوا ہے اُسنے کہا کہ نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ امام کافرون سے مدد نہ چاہے شاید کہ دغا کرین

۴۵۲ **ق** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ اِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَلٰکِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِیْنَ وَاِنَّ قُرَیْشًا قَدْ نَھِکَتْھُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِھِمْ فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْتُھُمْ مُدَّۃً وَیُخَلُّوْا بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْبَیْتِ فَاِنْ اَظْھَرْ فَاِنْ شَاءُوْا اَنْ یَّدْخُلُوْا فِیْمَا دَخَلَ فِیْہِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ ھُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاُقَاتِلَنَّھُمْ عَلٰی اَمْرِیْ ھٰذَا حَتّٰی تَنْفَرِدَ سَالِفَتِیْ وَلَیُنْفِذَنَّ اللّٰہُ اَمْرَہٗ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ ہم کسی سے لڑنے کو نہین آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور مقرر قریش کو لڑائی نے سست کر ڈالا اور انکو ضرر پہونچایا ہے سو اگر وے صلح چاہین تو مین اُنکے لیے ایک مدت مقرر کر دون اور مجھکو وہ کعبہ جانے سے نہ روکین پھر صلح کی مدت مین اور کافرون پر اگر غالب ہو جاؤن تو اگر قریش داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین یعنی مسلمان ہوا چاہین تو مسلمان ہون اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہو تو صلح کی مدت مین انھون نے آرام ہی پائی اور اگر قریش یہ بھی نہ مانینگے تو قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ لڑا کرونگا اُنسے اپنے اس کام پر یعنی دین پر یہانتک کہ میری گردن جُدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے **ف** چھٹے سال ہجری کہ حضرتؐ مدینہ سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو جب مکے کے پاس اُس منزل کو پہونچے جسکا حدیبیہ نام ہے کفار مکہ نے بدیل بن ورقا کو بھیجا یہ پیغام دیکر کہ ہم تمکو مکے مین نہ جانے دیوینگے تمسے لڑینگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر دس برس کی صلح ہوئی حضرتؐ بدون عمرہ کیے پھر آئے دوسرے سال عمرہ کی قضا کو تشریف لے گئے

۴۵۳ **ق** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّہٗ عَلَیْکَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ قَالَہٗ لَہٗ بخاری اور مسلم مین صعب بن جثامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ ہمنے گورخر تجکو نہین پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوے ہین **ف** حضرتؐ حج یا عمرہ کو احرام باندھے جاتے تھے صعب بن جثامہؓ نے گورخر کا شکار کیا اور اُسکو زندہ حضرتؐ کے پاس لائے حضرتؐ نے اُسکو قبول نکیا اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہین ہان شکار کا گوشت کھانا احرام والے کو درست ہی بشرطیکہ شکار کو اشارہ سے بتلایا نہو

۴۵۴ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّہٗ ہی **م** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّہٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمُ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُہٗ اِلَّا خَیْرًا مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حال یون ہی کہ جب کوئی تم مین مرگیا عمل اُسکا کٹ گیا اور البتہ ایماندار کی زندگی تو نیکی ہی کو بڑھاتی ہی **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تکلیف سے تنگ ہوکر موت نہ مانگو اسواسطے کہ جب آدمی مرگیا تو عمل اُسکے قطع ہوگئے کوئی نیک کام نہین کرسکتا اور ایماندار کی زندگی سے تو نیکی ہی بڑھتی ہے یعنی اگر زمانہ اسکی عمر تکلیف مین گذری تو صبر کا بڑا ثواب پاویگا اور اگر خوشی مین گذری تو شکر کا ثواب پاویگا تو ایماندار کی زندگی مین ہر طرح سے بہتری ہی

۴۵۵ **م** عَائِشَۃَ اِنَّہٗ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلٰثِمِائَۃِ مَفْصِلٍ فَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَھَلَّلَ اللّٰہَ وَسَبَّحَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْکَۃً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَھٰی عَنْ مُّنْکَرٍ عَدَدَ تِلْکَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثِمِائَۃِ السُّلَامٰی فَاِنَّہٗ یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَہٗ عَنِ النَّارِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ آدم کی اولاد سے ہر آدمی تین سو ساٹھ جوڑ پر بنایا گیا ہی سو جو شخص اللہ اکبر کہے اور الحمد للہ کہے اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے اور لوگون کی راہ سے اینٹ پتھر پھینک دے یا کانٹے کو یا ہڈی کو لوگون کی راہ سے علیحدہ کردے یعنی تاکہ خلقت کو آرام پہونچے یا نیک بات سکھلادی یا بُری کام سے روکے ان تین سو ساٹھ جوڑ والی ہڈیونکی گنتی برابر تو وہ آدمی اُسدن شام کریگا اس حال پر کہ اُسنے اپنی جان دور ڈالی دوزخ سے اور ایک روایت مین بجاے شام کریگا کے چلے گا آیا ہے دونون روایت کا مطلب ایک ہی **ف** یعنی آدمی مین تین سو ساٹھ جوڑ مین جسنے اتنی بار خدا کا نام لیا اور ذکر کیا تو اُسنے شکر گزاری کی خالق کا حق ادا کیا تو دوزخ سے دور پڑا خواہ ہر ایک ذکر کو تین سو ساٹھ بار کہا خواہ سب کو ملا کر تین سو ساٹھ بار کہا

۴۵۶ **م** عَرْفَجَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ اِنَّہٗ سَتَکُوْنُ ھَنَاتٌ وَّھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَھِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَّنْ کَانَ مسلم مین عرفجہ بن شریحؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بات یون ہے کہ عنقریب نامناسب کام

ہونگے یعنی فتنے اور فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس اُمت کی امامت اور ریاست جمی جمائی میں پھوٹ ڈالے تو مار و اُسکو تلوار سے کوئی کیون نہو **ف** یعنے
جب مسلمانون نے ایک اپنا امام اور سردار بنایا پھر جو کوئی اُس سے باغی ہو تو اُسکا قتل کرنا حلال ہی جماعت مین پھوٹ ڈالنا بڑا گناہ ہے اگر مسلمانون مین پھوٹ
نہ پڑتی تو کافر کبھی غالب نہوتے **ق** عَائِشَةُ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
اپنی بیبیون سے کہ البتہ تمکو حکم ہوا ہی کہ جاے ضرور کے واسطے نکلا کرو **ف** حضرتؐ کی بیبیان جاے ضرور کو رات کے وقت باہر جاتی تھین جب پردہ کرنیکا حکم ہوا
تو شبہہ ہوا کہ شاید جاے ضرور کے واسطے بھی نکلنا درست نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **خ** عَلِيٌّ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اَنْ يَّكُوْنَ
قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ يَعْنِي حَاطِبَ بْنَ اَبِي بَلْتَعَةَ بخاری مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ مقرر حاطب بدر کی لڑائی مین موجود تھا شاید کہ خدا بدر والونکے ایمان کو خوب جان چکا ہی سو کہا خدا نے اُنسے کہ کرو جو تمہارا جی چاہے مین تو تمکو بخش چکا
یہ حدیث حضرتؐ نے حاطب بن ابی بلتعہ کے حق مین فرمائی **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہی کہ ایک بار حضرتؐ نے ارادہ کیا کہ مکے مین اچانک جا پہونچین اور ہے
کافرونکو غافل پاکر مارلین حاطبؓ نے یہ حال مکے والون کو خط مین لکھ بھیجا حضرتؐ کو یہ حال وحی سے معلوم ہوا علی مرتضیٰؓ اور زبیرؓ کو بھیجا وہ دونون راہ سے خط کو چھین
لائے حضرتؐ نے حاطبؓ سے پوچھا کہ اس خط لکھنے کا کیا سبب ہے حاطبؓ نے کہا یا رسول اللہؐ قسم خدا کی مین مسلمان ہون کافر نہین میرے لڑکے بالے مکے مین ہین میرا وہان کوئی
بھائی بند نہین جو انکی خبرگیری کرے مین نے اس خط سے چاہا کہ اُن کافرون سے راہ و رسم پیدا کرون تاکہ وہ میرے لڑکے بالون کو نہ ستاوین عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ
یہ منافق ہی اسکو مار ڈالیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدری صحابیؓ کے جو تین سو تیرہ تھے بڑے درجے ہین اگر انسے کوئی گناہ بھی ہوا تو بالکل
معاف ہی حضرتؐ کی چارون خلیفہ بھی بدری ہین جسنے انپر طعنہ کیا اُسنے اپنے ایمان مین خلل ڈالا **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ
وَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ فَاِنَّهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین انمین
ٹھیک اٹکل والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہی **ف** محدّث اسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اُسکی اٹکل
بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کسی ولی کا رتبہ محدّث کی برابر نہین اور جب حضرتؐ سب پیغمبرون سے افضل ہوئے تو حضرتؐ کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہی تو جس صورت مین
اگلی امتون مین محدّث ہوے ہین تو حضرتؐ کی اُمت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروقؓ کا بڑا عمدہ کمال ثابت ہوا **ق** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَىٰ
بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ يَعْنِي الْحَذْفَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر ٹھیکری مارنے سے نہ شکار حاصل
ہوتا ہی نہ دشمن زخمون سے چور ہوتا ہی پر ناحق ٹھیکری دانت توڑتی ہی اور آنکھ پھوڑتی ہی **ف** بعضے لوگون کی عادت ہوتی ہی کہ ٹھیکری اور کنکری انگوٹھے اور انگلی سے پھینکتے
ہین سو حضرتؐ نے اسکو منع کیا کہ بیفائدہ چیز ہی بلکہ اُس سے دانت اور آنکھ کو ضرر ہی **ق** عَائِشَةُ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بات یون ہی کہ کوئی نبی ہرگز نہین مرا جب تک کہ اپنا مکان بہشت مین نہین دیکھ لیتا پھر جینے مین اُسکو
اختیار دیا جاتا ہی **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ یہ حدیث حالت صحت مین فرماتے تھے جب حضرتؐ بیمار ہوئے اور انتقال قریب ہوا تو حضرتؐ کو غش آیا
اور حضرتؐ کا سر میری ران پر تھا پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کہ الٰہی مین عمدہ فرشتونکی رفاقت چاہتا ہون تو مجکو یہ حدیث یاد آئی اور معلوم ہوا کہ حضرتؐ موت اختیار کی
پھر حضرتؐ کا انتقال ہوا حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ موت کے قریب آخر کلام حضرتؐ کا یہی تھا کہ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى یعنی الٰہی مین عمدہ فرشتونکی رفاقت
چاہتا ہون **ق** عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَاِنَّ
اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَسَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ
مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ
جَاءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ کوئی نبی مجھسے

پہلے نہوا مگر اُسپر ضرور تھا کہ بتلادیوے اپنی اُمت کو جو اُنکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے اُنکو اُس سے جو اُنکے حق مین بُرا جانے اور مقرر اس تمہاری اُمت کے
شروع مین عافیت خدا کے نزدیک ٹھہر چکی اور پچھلی اُمت کو بلا لگے گی اور وہ کام ہونگے جنکو تم بُرا جانوگے اور ایک فساد آویگا تو پہلا حال کرویگا بعض بعضے کا یعنی پچھلا فساد
کر و بر و پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا اور دوسرا فتنہ فساد آویگا تو کہے گا ایماندار کہ اسمین میری بربادی ہے پھر وہ مشکل کھل جاویگی اُسکے بعد تیسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہے گا یہی
میری موت ہے یہی میری موت سو جو چاہے کہ آپ کو دور کرے دوزخ سے اور بہشت مین جاوے تو چاہیے کہ اُسکی موت اُس حالت مین آوے کہ وہ خدا کا اور قیامت کا ایمان رکھتا ہو یعنے
ایماندار مرے اور چاہیے کہ لوگون کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے یعنے جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہے ویساہی لوگون کے واسطے چاہے اور جس نے کسی امام
سے بیعت کی ہو سو اُسکے قول قرار پر ٹھہر رہا ہو اور اُسکے ساتھ دلی خالص عہد کیا ہو تو چاہیے کہ اُسکی تابعداری کرے اگر اُسکو طاقت ہو پھر اگر دوسرا شخص
آوے اور پہلے امام کی سرداری مین جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مار و **ف** حضرتؐ کو اپنی اُمت پر بہت کرم تھا اسواسطے جو اُمت مین فتنے اور فساد ہونیوالے تھے
اُنکی خبر دی پھر اُسکے علاج بتلائے اور پہلے سردار کی اطاعت کی تاکید کی اور باغیون کا قتل فرمایا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَقْضِيَ
مَقَالَتِيْ ثُمَّ يَجْمَعَهٗ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ اِلَّا وَعٰى مَا اَقُوْلُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ جو پھیلا رکھے گا اپنا کپڑا جب تک کہ مین اپنی
بات تمام کرلون پھر اپنے کپڑے کو اپنی طرف سمیٹ لیوے تو یاد رکھیگا جو مین کہتا ہون یعنی میری حدیث کبھی نہ بھولے گا **ف** ابوہریرہؓ کو حضرتؐ کی ہزارون
حدیثین یاد تھین لوگون کو اُنکی یاد پر تعجب ہوا تب اُنہون نے لوگون سے اسکا سبب بتلایا کہ خدا خوب جانتا ہے کہ مین مرد محتاج تھا حضرتؐ کی خدمت
کیا کرتا تھا ہر دم حضرتؐ پاس موجود رہتا تھا سوائے اپنے پیٹ کے اور مجھکو کچھ فکر نہ تھی اور مہاجرین اصحابؓ بازارمین خرید فروخت مین مشغول رہتے تھے اور انصاری اصحابؓ
اپنی کھیتی مین مصروف تھے سو حضرتؐ نے ایک دن فرمایا کہ جو اپنا کپڑا پھیلا دے جب تک کہ مین کلام کرتا ہون تو وہ میری سُنی حدیث کوئی نہ بھولیگا پھر مین نے اپنا کپڑا پھیلایا پھر جب
حضرتؐ کلام کرچکے تو مین نے اُس کپڑے کو اپنے بدن مین لگا لیا پھر اُس روز سے مین کوئی حدیث حضرتؐ کی نہین بھولا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حال یون ہے
کہ البتہ بڑا موٹا مرد قیامت مین آویگا خدا کے نزدیک اُسکی مچھڑ کے پر برابر قدر نہوگی اُسکی سند قرآن سے پڑھ لو کہ خدا فرماتا ہے کہ نہ اُٹھاوینگے ہم اُنکے واسطے ترازو **ف**
یعنے اُنکے کچھ نیک کام نہین جنکو ترازو سے تولے یہ معلوم ہوا کہ دنیا کی بڑائی اور موٹاپا بدون ایمان اور نیک عمل کے خدا کے نزدیک کچھ چیز نہین **ق** عَائِشَةَ اِنَّهٗ لَيُبْكٰى
عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا يَعْنِيْ يَهُوْدِيَّةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حال یہ ہے کہ لوگ اُس یہودی
عورت پر روتے ہین اور اُسکی قبر مین اُسپر عذاب ہو رہا ہے **ف** ایک یہودی عورت مرگئی تھی لوگ اُسکے روتے تھے حضرتؐ اُدھر سے نکلے تب یہ حدیث فرمائی **م**
وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَاءٌ يَعْنِي الْخَمْرَ مسلم مین وائل بن حُجر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر شراب تو دوا نہین ہے ولیکن وہ تو خود روگ ہے
ف مصابیح مین روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرتؐ سے شراب کا حال پوچھا حضرتؐ نے اُسکو منع کیا پھر اُسنے کہا کہ مین تو شراب کو دوا کے واسطے بناتا ہون تب حضرتؐ
نے یہ حدیث فرمائی یعنے شراب دوا نہین ہے بلکہ یہ تو خود روگ ہے کہ آدمی کی عقل کھو کر جانور بنا ڈالتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور علاج پینا بھی
درست نہین **م** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ مسلم مین حضرت اُم سلمہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ البتہ تیرے خاوند پر کچھ تیری خواری اور بے قدری نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور اگر تیرے پاس
سات دن رہونگا تو سات سات دن اور اپنی بیبیون پاس بھی رہونگا **ف** حضرتؐ نے اُم سلمہؓ سے نکاح کیا اور ایک رات اُنکے پاس رہے صبح کو اُم سلمہؓ نے
کہا کہ مین پہلے خاوند کے گھر مین بہت عزت والی تھی وہ خاوند نکاح کے بعد میرے پاس سات دن برابر رہا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو میرے نزدیک بھی
کچھ بے قدر نہین ہے لیکن خدا کا حکم یون ہے کہ اگر مین تیرے پاس سات دن رہون تو اور بیبیون پاس بھی رہونگا یعنے جسکی کئی بیبیان ہون وہ سب کی باری
برابر رکھے نہین تو گنہگار ہوگا **م** الْاَغَرُّ الْمُزَنِيُّ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین اغر مزنیؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہے اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون **ف** بعضے عالمون نے یون کہا ہے کہ ہر دم خدا کی

حضوری حضرتؐ کی شان تھی لیکن اُمت کے سمجھانے بجھانے سے اُس حالت مین کچھ فرق ہوجاتا تھا اسواسطے حضرتؐ سو بار استغفار کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جب حضرتؐ کو استغفار کرنے کی حاجت تھی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل ہون زیادہ تر ضرور ہے استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا **خ** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ
عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ تمھارے اوپر حاکم مقرر کیے جاوینگے پھر تم اُنکو بعضے کام مین بھلا جانوگے اور بعضے مین بُرا جانوگے یعنی بعضے کام موافق شرع کے کرینگے اور بعضے مخالف
شرع سو جو دل سے بُرا جانے گا اُنکے بُرے کام کو تو وہ گناہ سے بچا اور جسنے اُنکی بُرائیان کھلکر بیان کین وہ سلامت رہا لیکن گنہگار وہ ہی جو اُنکے خلاف شرع کامون پر
راضی ہوا اور اُنکا تابعدار رہا **ف** پورا قصہ یون ہی کہ لوگون نے کہا کہ یا حضرتؐ ہم اُن ظالم حاکمون کو مار ڈالین یا کہ نہ ماریں حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ مارنا جب تک
وہ نماز پڑھا کرین یعنے خلاف شرع کام مین حاکم کی اطاعت حرام ہی اور جب تک اُس سے صریح کفر نہو تو اُس سے لڑنا بھی درست نہیں یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا فرمایا
ویسے ہی اکثر ظالم بادشاہ ہوگے جیسا یزید اور مروان کی اکثر اولاد **فصل** اس فصل مین وہ حدیث ہی کہ جسکے سرے پر اِنَّهُمْ ہی **م** عُمَرُ اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّسْئَلُوْنِيْ
بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ **قَالَهُ** حِيْنَ قَسَمَ قَسْمًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ اُن نو مسلمون نے مجکو اختیار دیا اسمین کہ مجھسے ہٹ بُری طرح سوال کرین یا مجکو بخیل مشہور کرین اگر نہ پاوین اور مین تو بخیل نہیں یہ حدیث اُس وقت
فرمائی جب حضرتؐ نے کچھ مال بعضے نو مسلمون کو دیا تھا تو عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ اس مال کے سزاوار انکے سوائے اور لوگ محتاج ایمان دار تھے خلاف مطلب
حضرتؐ کے جواب کا یہ ہی کہ اگر نو مسلم مال کو نہ پاتے تو مجکو بخیل مشہور کرتے اسواسطے مین نے اُنکو دیا اور محتاجون کو نہ دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جدجاہل کو دینا اپنی آبرو بچانے
کے واسطے درست ہی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اِنَّهَا ہی **ق** عَائِشَةُ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِيْ بَكْرٍ **قَالَهُ** عِنْدَ انْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَيْنَبَ
بِنْتِ جَحْشٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہے یہ حدیث حضرتؐ نے
فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت کے وقت حضرت زینبؓ کی گفتگو سے **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ اصحاب حضرت عائشہؓ کی باری کے دن حضرتؐ
پاس تحفہ بھیجا کرتے تھے حضرتؐ کی خوشی کے واسطے حضرتؐ کی بیبیون نے حضرت ام سلمہؓ سے کہا کہ تم رسول اللہ سے کہو کہ اصحاب سے کہدیوین کہ حضرتؐ جس بی بی کے
پاس ہون وہین لوگ تحفہ بھیجا کرین عائشہؓ کی کون خصوصیت ہی ام سلمہؓ نے حضرتؐ سے یہ کہا حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو عائشہ کے مقدمے مین رنج نہ دے سوائے
عائشہ کے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہیں آتی ام سلمہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے آپکے رنج سے توبہ کی پھر حضرتؐ کی بیبیون نے حضرت فاطمہؓ کو حضرتؐ کے پاس اسیواسطے
بھیجا حضرتؐ نے فرمایا اے بیٹی تو کیا نہ چاہیگی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ البتہ مین اسکو ضرور چاہونگی جسکو آپ چاہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا تو عائشہؓ سے
محبت رکھو پھر حضرت فاطمہؓ چلی گئین پھر بیبیون نے حضرت زینبؓ کو جو حضرتؐ کی پھوپھی کی بیٹی اور بی بی بھی تھین حضرتؐ پاس بھیجا سو حضرت زینبؓ نے حضرتؐ
کے سامنے بہت سخت باتین کین اور کہا کہ یا رسول اللہ آپکی بیبیان عائشہؓ کے مقدمے مین عدل اور انصاف چاہتی ہین اور حضرت عائشہؓ نے اب تک کچھ
جواب نہیں دیا حضرتؐ کی طرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرتؐ کچھ جواب دین جب حضرت عائشہؓ نے دیکھا کہ حضرتؐ چپ ہین تو حضرت زینبؓ کو جواب دینا
شروع کیا اور حضرت زینبؓ کو جواب مین بند کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے عائشہؓ ابی بکر کی بیٹی ہی ایسی ویسی نہیں جو دب کے جواب ہی نہ کرسکے
یعنے جیسا اسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہی ویسی ہی وہ بھی دانا اور خوش تقریر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب بیبیون سے حضرت عائشہؓ کو حضرتؐ بہت
چاہتے تھے تو جس نے حضرت عائشہؓ کو بُرا کہا اور اُنسے عداوت رکھی اُسنے بیشک حضرتؐ کو رنج دیا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ
وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا انصاری صحابیون سے کہ میرے بعد تمپر غیرون کو تقدیم ہوگی اور وہ کام ہونگے جو تمکو بُرے معلوم ہونگے اصحابؓ نے کہا
کہ یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ جو تمپر حاکم کی اطاعت کا حق ہی اُسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو **ف** یعنے اگر حاکم تم پر ظلم
کرے اور تمھارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نہ کرنا کہ اُسکی اطاعت چھوڑ دو صبر کا ثواب تمکو خدا دیگا علما کہتے ہین کہ ایسی زیادتی سلطنت مروانیہ مین

۴۷۳ ہوئی ق زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنَّهَا طَیْبَۃُ وَاِنَّهَا تَنْفِی الْخَبَثَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّۃِ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابت سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہو اور البتہ مدینہ میل اور کیٹ والے کو اسطرح نکال دیتا ہو جیسے آگ چاندی کا میل نکال دیتی ہو ف ایک شخص مدینے مین حضرت پاس آیا اور مسلمان ہوا پھر بیمار پڑا حضرت سے کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دو حضرت نے نہ مانا پھر اُسنے کہا پھر نہ مانا آخر کو وہ مدینے سے چلا گیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۷۴ ق اُمُّ عَطِیَّۃَ وَاسْمُهَا نُسَیْبَۃُ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا قَالَہٗ حِیْنَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ اِلَیْهَا مِنَ الصَّدَقَۃِ فَبَعَثَتْ اِلٰی عَائِشَۃَ مِنْهَا بِشَیْءٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ شَیْءٍ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَۃَ بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاۃِ الَّتِیْ بَعَثْتَ بِهَا اِلَیْهَا بخاری اور مسلم مین اُم عطیہ سے جنکا نُسیبہ نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر وہ بکری اپنے مقام کو پہونچ چکی ف حضرت نے ایکبار زکوٰۃ کی بکری نسیبہ کو بھیجی نسیبہ نے اُس بکری کا تھوڑا گوشت حضرت عائشہ کو بھیجا پھر حضرت گھر مین حضرت عائشہ پاس آئے اور فرمایا کہ کچھ تمھارے پاس کھانے کی چیز ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ کچھ نہین ہو مگر نسیبہ نے اُس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہو جو آپنے اُسکو بھیجی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی زکوٰۃ کا مال ہر چند حضرت پر حرام تھا لیکن جب محتاج کو پہونچ گیا اور اُس نے پھر کچھ اُسمین سے حضرت کے گھر بھیجا تو اُسکا کھانا درست ہوگیا معلوم ہوا کہ جب ملکیت بدلی تو حکم بھی بدل گیا

۴۷۵ خ عَائِشَۃُ اِنَّهَا کَانَتْ وَکَانَتْ وَکَانَ لِیْ مِنْهَا وَلَدٌ یَعْنِیْ خَدِیْجَۃَ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدیجہ ایسی تھی اور ایسی تھی یعنی اُسمین بہت خوبیان تھین اور میرے اولاد اُسی سے ہوئی ف حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ مجکو حضرت کی کسی بی بی پر رشک نہین آیا اسواسطے کہ حضرت مجھی کو سب سے زیادہ چاہتے تھے لیکن حضرت خدیجہ پر البتہ مجکو رشک آتا تھا اسواسطے کہ حضرت اُنکو یاد بہت کیا کرتے تھے حالانکہ مین نے اُنکو دیکھا نہ تھا ایک روز مین نے حضرت سے کہا کہ آپ خدیجہ کو یاد بہت کرتے ہین شاید اُنکے برابر دنیا مین کوئی عورت نہین ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت خدیجہ بہت مالدار تھین جب اُنکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر اُٹھایا اور عورتون مین سب سے پہلے وہی ایمان لائین حضرت اُنسے بہت راضی رہے حضرت کی اولاد سب اُن ہی سے پیدا ہوئی یعنی حضرت قاسم حضرت طیب حضرت طاہر تینون بیٹے لڑکپن مین مر گئے چار بیٹیان زندہ رہین یعنی حضرت رقیہ حضرت زینب حضرت اُم کلثوم حضرت فاطمہ سوا حضرت فاطمہ کے کسی کی اولاد باقی نہین رہی لیکن صرف حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ سے جو حضرت کی حرم تھین پیدا ہوئے وہ بھی لڑکپن مین مر گئے خلاصہ مطلب حضرت کی حدیث کا یہ ہو کہ مجکو دو سبب سے خدیجہ کی محبت ہو ایک تو یہ کہ اُسمین خوبیان بہت تھین دوسرے یہ کہ میری نسل قیامت تک اُسی سے باقی رہے گی

۴۷۶ م عَلِیٌّ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِیْ اِنَّهَا ابْنَۃُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ یَعْنِیْ بِنْتَ حَمْزَۃَ مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر امیر حمزہ کی بیٹی مجکو حلال نہین وہ تو میرے دودھ شریکے بھائی کی بیٹی ہو ف حضرت امیر حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا تو بھائی ہو گئے اور اُنکی بیٹی بھتیجی حضرت کی ہوئی علی مرتضیٰ سے روایت ہو کہ مین نے حضرت سے کہا کہ آپ قریش کی عورتون سے اکثر نکاح کرتے ہین ہماری خاندان سے کیون نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ تمھاری خاندان مین کوئی ہو مین نے کہا کہ ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۴۷۷ م اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّهَا مُبَارَکَۃٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ یَعْنِیْ زَمْزَمَ مسلم مین ابو ذر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر زمزم کا پانی برکت والا ہو کھانا ہو آسودگی کا ف یعنے جیسے کھانا کھانے سے آسودگی حاصل ہوتی ہو ویسے ہی زمزم کا پانی سو اگر آسودگی کی نیت سے پیوے ابتدا اسلام مین جو ابو ذر غفاری نے حضرت کی پیغمبری کی خبر سُنی تو مکے مین آئے کافرونکے غلبے سے حضرت کا حال پوچھ نہ سکتے تھے جب بعد مدت حضرت سے ملاقات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کتنے دنون سے تم آئے ہو کہا تیس دن ہوئے حضرت نے پوچھا کیا کھاتے تھے کہا سوائے زمزم کے پانی کے اور کچھ کھانا نہ تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن پر اِنَّکَ ہے

۴۷۸ ق اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّکَ امْرُءٌ فِیْکَ جَاهِلِیَّۃٌ هُمْ اِخْوَانُکُمْ وَخَوَلُکُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ یَدَیْهِ فَلْیُطْعِمْهُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْهُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا تُکَلِّفُوْهُمْ مَا یَغْلِبُهُمْ فَاِنْ کَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِیْنُوْهُمْ عَلَیْهِ قَالَہٗ حِیْنَ عَیَّرَ غُلَامَہٗ بِاُمِّهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ذر سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر تو ایسا مرد ہے کہ تجھ مین جہالت کی خو ہو تمھارے غلام تمھارے بھائی ہین یعنی آدم کی اولاد ہین اور تمھارے خدمتگار ہین خدا نے اُنکو تمھارے ہاتھ کے نیچے

ڈالا ہی یعنے اُنکا مالک کیا ہی سو جسکا بھائی جسکی مِلک مین ہو سو اُسکو کھلاوے جو آپ کھاتا ہو اور اُسکو پہناوے جو آپ پہنتا ہو اور اُنپر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اُنکو دبا ڈالے
سو اُنپر اگر کسی کام کا بوجھ ڈالو تو خود بھی اُنکی مدد کرو یہ حدیث حضرت نے ابو ذرؓ سے فرمائی جب ابو ذرؓ نے اپنے غلام کو ماں کی گالی دی **ف** ابو ذر غفاریؓ جیسا آپ
لباس پہنتے تھے ویسا ہی اُنکا غلام پہنے تھا کسی نے اُن سے سبب پوچھا تب یہ حدیث بیان کی لونڈی غلام کو کھانا کپڑا دستور کے موافق بقدر مقدور دینا واجب ہی اپنے برابر
۴۷۹ کھانا کپڑا دینا مستحب ہی فرض نہین اور گالی دینا درست نہین اگر کام بگاڑے جھڑکنا درست ہی اور بھاری کام کو نہ کہے اگر کہے تو آپ بھی اُس کام مین شریک ہووے **ق** سَعْدُ بْنُ
اَبِي وَقَّاصٍ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا
حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ
دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ
لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ **قَالَهُ** لَهٗ لَمَّا عَادَهٗ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو اپنے وارثون
کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ اُنکو محتاج چھوڑے کہ مانگین لوگون سے ہتھیلی پھیلا کر اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا خدا کی رضامندی کے واسطے اُسکا ضرور ثواب
پاویگا یہانتک کہ جو اپنی جورو کے مُنھ مین ڈالے گا یعنی اُسکا بھی ثواب ملیگا کہا سعدؓ نے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے
کے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو بیماری کے سبب مکے مین چھوڑا جاویگا اور کوئی کام خدا کی رضامندی کا کرتا رہیگا تو مقرر تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو چھوڑا
جاویگا یعنے تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھ سے بہت گروہ اور ضرر تجھ سے پاوینگے اور لوگ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو
ضرر الٰہی اللہ جاری اور قائم رکھہ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر اُنکو ایڑیونکے بل لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہی یعنے باوجود ہجرت کے پھر مکے مین آکر مر گیا یہ حضرتؐ
نے سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا جب اُنکی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے **ف** صحیح بخاری مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ مین حجۃ الوداع مین بیمار ہوا
حضرتؐ میرے دیکھنے کو آئے مین نے کہا کہ مین بہت بیمار ہون زندگی کی توقع نہین اور مین مالدار ہون اور ایک میری بیٹی ہی اُسکے سواے کوئی میرا وارث نہین حکم ہو تو
ایک حصہ بیٹی کو دون دو حصے خیرات کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین پھر مین نے کہا آدھا مال خیرات کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین پھر مین نے کہا کہ تہائی مال خیرات
کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان تہائی خیرات کر واسطے بہت ہے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت
درست نہین اور جورو لڑکون کو کھانے کپڑے دینے مین بھی ثواب ہی اگر خدا کا حکم جان کر دیوے اور سعدؓ کو مکے مین رہنے کا اسواسطے رنج تھا کہ مہاجرین نے مکے کا رہنا خدا کے واسطے
چھوڑا تھا تو اُسمین پھر رہنا مکروہ جانتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر عذر سے رہنا ہو تو عبادت کے ثواب مین نقصان نہین پھر اُنکی زندگی کا اشارہ فرمایا چنانچہ سعدؓ اتنا جیے
کہ عمر فاروقؓ کی خلافت مین ملک عراق کو فتح کیا پھر باقی مہاجرین کے واسطے دعا کی کہ ایمان اور ہجرت پر ثابت رہین بعد اسکے سعد بن خولہ پر جو حجۃ الوداع مین مر گئے تھے
۴۸۰ افسوس کیا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَّشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ
اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ
صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا
وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے جب معاذ بن جبلؓ کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا تو فرمایا کہ البتہ تو عنقریب اُس قوم پاس
آویگا جو کتاب والے ہین یعنی یہود اور نصاریٰ تو جب تو اُنکے پاس جاتا تو اُنکو بلا اسطرف کہ گواہی دیوین اسکی کہ کوئی خدا کے سواے لائق پوجنے کے نہین اور مقرر محمد
خدا کا رسول ہی سو اگر وہ اس بات مین تیرا کہنا مانین تو اُنکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اُنپر ہر ایک دن رات مین پانچ نمازین فرض کی ہین سو اگر وہ اسمین بھی تیرا کہنا مانین
تو اُنکو خبردار کر اس سے کہ خدا نے اُنپر زکوٰۃ فرض کی ہی کہ اُنکے مالدارون سے لی جاوے سو اُنکے محتاجون پر پھیر کر دی جاوے سو اگر وہ اسکو بھی مانین تو الگ رہنا اُنکے
عمدہ مال سے یعنے زکوٰۃ مین جانور چُن چُن کر عمدہ قسم نہ لینا اور ڈرا کیجیو مظلوم کی بد دعا سے سو بات یون ہے کہ مظلوم کی دعا مین اور خدا مین کچھ آڑ نہین یعنے مظلوم کی دعا
۴۸۱ جلد قبول ہوتی ہی کسی پر ظلم نہ کرنا **شعر** بترس از آہِ مظلومان کہ در وقتِ دعا کردن ؛ اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید **سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ** اِنَّكَ كَالَّذِيْ

قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ ابْغِنِي حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي قَالَهُ لَه مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ حضرت نے مجھسے فرمایا کہ مقرر تو ویسا ہے جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہی کہ ای خدا مجکو ایسا دوست دی جو میرے نزدیک میری جان سے پیارا ہو یہ حضرت نے سلمہ بن اکوع سے فرمایا **ف** حضرت نے کسی لڑائی مین سلمہ بن اکوع کو ڈھال دی سلمہؓ نے کسی اور اپنے دوست کو دی حضرت نے پوچھا کہ تیری ڈھال کہان ہی سلمہؓ نے کہا کہ مین نے اپنے دوست کو دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی جان پر دوست کو مقدم رکھنا عمدہ بات ہی

۸۲ **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلٰى اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي قَالَهُ لَه حِيْنَ قَالَ اِنِّي مُتَّبِعُكَ مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک میرا ساتھ دینا تجھسے نہو سکے گا اسوقت مین کیا تو نہین میری حال اور لوگون کے حال کو دیکھتا ہی یعنے ابھی کفر غالب ہی اور اسلام مغلوب لیکن پھر جا اپنے لوگون مین پھر جب تو میرا حال سُنیو کہ مین کافرون پر غالب ہوا تو میری پاس آئیو یہ حضرت نے عمرو بن عبسہؓ سی فرمایا جب اُسنے کہا کہ مین آپکا ساتھ دونگا تابعداری کرونگا **ف** پورا قصہ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سی یون روایت ہی کہ مین کفر کے وقت مین بھی کافرون کو گمراہ اور بُت پرستی کو بُرا جانتا تھا پھر مین نے سُنا کہ ایک شخص مکے مین غیب کی خبرین دیتا ہی مین اسی اشتیاق سے مکے گیا تو دیکھا حضرت کافرونکے غلبے سے اپنے مکان سی نہین نکل سکتے مین حضرت کے پاس گیا پھر مین نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون مین نے پوچھا کہ پیغمبر کسکو کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اپنے بندونکو میری زبانی پیغام بھیجا ہی مین نے پوچھا کہ وہ پیغام کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادرون سے سلوک کرنا اور بتونکو توڑنا اور صرف خدا کو مالک جاننا اور کسی کو اُسکا شریک نہ جاننا پھر مین نے کہا کہ حضرت کا ساتھ کسنے دیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ایک میان اور ایک غلام نے یعنی صدیق اکبرؓ اور بلالؓ پھر مین نے کہا کہ مین بھی حضرت کا ساتھ دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر مین رخصت ہوکر اپنے گھر کو گیا جب حضرت مدینے مین آئے تب مین خدمت مین حاضر ہوا

۸۳ **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَهُ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي اسْتِرْخَاءَ الْاِزَارِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تو اُسکو غرور کی راہ سے نہین کرتا یہ حضرت نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا یعنی تیری ازار کا زمین پر لٹک جانا غرور سے نہین **ف** حضرت نے ایکبار فرمایا کہ جسکی ازار یعنی تہ بند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکے سو دوزخ مین ہی صدیق اکبرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میری ازار ایک طرف بے اختیار لٹک جاتی ہی مین کیا کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ازار اور پائجامے کو ٹخنے کے نیچے لٹکانا اگر غرور یا آرایش کی راہ سے ہی تو سخت حرام ہی اور نہین تو مکروہ ہے لیکن اگر بدون قصد بے اختیاری سی لٹک جاوی تو معاف ہی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین کہ جنکے سرے پر اَنَّکُمْ ہے

۸۴ **ق** اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِي لَهُ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تم جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو میرے پاس اور شاید کہ تم لوگون مین بعضا آدمی ہوشیار اور خوش تقریر ہوتا ہی اپنی ملکیت کی دلیل کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کردیتا ہون مین جیسا کہ اُس سے سُنتا ہون سو جس شخص کو مین اُسکے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کے دلادون تو وہ شخص نہ لیوے پرائے حق کو سوائے اُسکے کچھ نہین کہ اُسکو مین دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہی سو اگر کوئی خوش تقریری سے دعوا کرکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا حق چھینے تو وہ مال اُسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہے اور اُسکا انجام دوزخ ہی اگرچہ ظاہر مین درست ہے

۸۵ **م** اَبُوْ قَتَادَةَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا قَالَهُ قَبْلَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ بیچ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم چلوگے دوپہر ڈھلے شام تک اور رات بھر اور کل پانی پر جاؤگے جو خدا نے چاہا یہ حضرت نے ایک دن پہلے اُس رات سے فرمایا تھا جب پچھلی رات کو سو گئے تھے **ف** یہ حدیث حضرت نے جنگ خیبر یا تبوک مین فرمائی دن گرمی کے تھے پانی کم ملتا تھا اور اُس رات کو چلتے چلتے آخر شب سو گئے تھے نماز فجر فوت ہوگئی پھر قضا جماعت سے پڑھی

۸۶ **م** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَ مسلم مین معاذ بن جبلؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تم کل تبوک کے چشمے پر پہونچوگے اور تم اُس چشمے پر نہین پہونچنے کے جب تک کہ دن نہ چڑھیگا سو تم لوگون مین جو اُسپر جاوے تو اُسکے پانی کو کچھ بھی

ہاتھ نہ لگاوے جب تک مین نہ آؤن **ف** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ جنگ تبوک کو چلے ایک رات حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی جیسا کہ
حضرتؐ نے فرمایا تھا اُسی وقت ہم اُس چشمے پر پہونچے دو آدمیون نے لشکر سے نکلکر اُس پانی مین ہاتھ لگایا حضرتؐ نے پوچھا کہ کسی نے ہاتھ لگایا ہے معلوم ہوا دو آدمی تھے
حضرتؐ اُنپر ناخوش ہوئے پانی چشمے مین نہایت کم تھا پھر ہاتھون سے لوگون نے پانی جمع کیا اتنا بمشکل جمع ہوا کہ حضرتؐ نے ہاتھ اور منھ دھو کر اُس پانی کو چشمے مین ڈالا پھر تو

۴۰ چشمے نے خوب جوش مارا سب آدمی اور جانور چھک گئے یہ حضرتؐ کا معجزہ ہوا اُس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت مین ستر ہزار تھے **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّكُمْ
سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ آگے
حرص کروگے حکومت پر اور حال آنکہ حکومت کا قیامت مین پچتاوا ہوگا یعنے کیون ہم حاکم ہوئے تھے جو آج حساب اور عذاب مین گرفتار ہوئے سو دودھ پلانے والی تو
اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بُری **ف** یعنے حکومت کی ابتدا خوب ہوتی ہے کہ آدمی عیش و آرام مین رہتا ہے جیسا عورت جب تک دودھ پلائے جاتی ہے لڑکا خوش رہتا ہے

۴۱ اور انجام حکومت کا بُرا ہے اُسکے زوال سے آدمی رنج اور افسوس مین گرفتار ہوتا ہے جیسے عورت دودھ چھڑانے والی لڑکے کو بُری معلوم ہوتی ہے **ق** جَرِيْرٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ
رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین دیکھوگے اپنے رب کو جیسا اِسکو دیکھتے
یعنی چاند کو ہجوم نہ کر سکوگے اُسکے دیکھنے مین یعنی ہجوم سے اُسکے دیدار مین کچھ حجاب اور آڑ نہ ہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل نہیں ڈالتا سو اگر تم سے ہو سکے کہ غافل
ہو نماز سے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تو کیا کرو پھر حضرتؐ نے قرآن سے اسکی دلیل پڑھی کہ پاکی بول تعریف کے ساتھ اپنے رب کی سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے
سے پہلے **ف** مصابیح مین جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے پاس بیٹھے تھے حضرتؐ نے چودھوین رات کے چاند کو دیکھا پھر یہ حدیث فرمائی اِس حدیث
سے معلوم ہوا کہ خدا کا دیدار قیامت مین ایماندارون کے نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سُنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت اُنکے نصیب ہی مین نہین

۴۲ انکار ہی کیا چاہیے معلوم ہوا کہ نماز فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہے **م** اَبُوْذَرٍّ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ وَفِيْ رِوَايَةٍ
سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم آگے
فتح کروگے اُس زمین کو جسمین قیراط کا چرچا ہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمین قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت مانو
وہان کے لوگون کے ساتھ نیکی کرنے کی سو البتہ اُنکے لیے امان ہے اور اُنسے برادری ہے **ف** قیراط نصف دانگ ہے سونے کی ہوتی ہے وزن مین پانچ
جَو کے برابر ملک مصر مین اُسکی بہت چال تھی مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہؓ کو حضرتؐ کے واسطے بھیجا تھا اُنسے حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے سو اسواسطے مصر والون کو
امان اور پناہ ہوئی اور حضرت ہاجرہؑ حضرت اسمٰعیلؑ کی ماں مصر کی تھین اور حضرت اسمٰعیلؑ عرب کے جد ہین تو مصر والون سے عرب کو ننہالی رشتہ ہوا سو اسواسطے اُنکے ساتھ نیکی اور احسان

۴۳ کرنے کو حضرتؐ نے فرمایا **خ** اَنَسٌ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصار سے
فرمایا کہ البتہ میرے بعد تم پاؤگے اپنے سوا اور ونکو مقدم یعنی تمھارے سوا اور لوگونکو حکومت ملے گی تو تم صبر کرتے رہیو تا وقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک
ف حضرتؐ نے ایکبار انصاریون کو بُلایا ملک بحرین مین جاگیر دینے کو انصار نے کہا کہ مہاجرین کو بھی اتنی جاگیر دیجیے کہ وہ اگلے مسلمان ہین تب حضرتؐ نے

۴۴ یہ حدیث فرمائی یعنی اگر نہین لیتے ہو تو میرے بعد بھی حکومت اور ریاست کا حوصلہ نہ کرنا **م** اَبُوْسَعِيْدٍ اِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ قَالَهٗ
حِيْنَ دَنَا مِنْ مَّكَّةَ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّكُمْ مُّصَبِّحُوْا عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَاَفْطِرُوْا فَكَانَتْ عَزْمَةً فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ لَقَدْ
رَاَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم اپنے دشمن سے
قریب ہوئے ہو روزہ توڑنا تمکو بہت مضبوط کر دیگا یہ حضرتؐ نے جب فرمایا کہ مکے سے قریب ہوئے کہا ابوسعیدؓ نے پھر ہم اُترے دوسری منزل پر پھر حضرتؐ نے فرمایا
کہ البتہ تم صبح کو لڑوگے اپنے دشمن سے اور روزہ توڑنا تمکو نہایت مضبوط کر دیگا سو توڑو روزے کو سفر مین توڑنا مباح تھا حضرتؐ کے حکم سے فرض ہو گیا ہمنے روزہ توڑا پھر
اس سفر کے بعد مقرر ہمنے اپنے تئین دیکھا کہ ہم سفر مین روزہ رکھتے تھے حضرتؐ کے ساتھ **ف** جس سال مکہ فتح ہوا حضرتؐ مدینے سے رمضان مین روزہ رکھے جہاد کو چلے

جب مکے کے قریب پہونچے تب یہ حدیث فرمائی خلاصہ مطلب یہ کہ سفر مین روزہ رکھنا اور توڑنا دونون درست ہے لیکن اگر طاقت رکھنا افضل ہو اگر جہاد مین
توڑنا افضل ہو کہ وہان طاقت کا کام ہو کیونکہ اُس سال جن لوگون نے روزہ نہ توڑا حضرتؐ نے انکو گنہگار فرمایا ق حُذَیْفَۃُ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ　۴۹۲
اَنْ تُبْتَلُوْا بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم نہین جانتے ہو شاید تم بلا مین ڈالے جاؤ ف حذیفہؓ سے روایت ہے
کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ گنو تو کتنے مسلمان کلمہ گو ہین ہمنے کہا کہ یا حضرتؐ کیا ہمارے واسطے کچھ آپ کو خوف ہے ہم لوگ تو چھ سو سے سات سو تک
ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی سو جیسا حضرتؐ نے فرمایا تھا ہم بلا مین پڑے کافرونکے غلبے سے نماز نہ پڑھ سکتے تھے اکثر چھپکر اور ابتداے اسلام مین
بہت اصحاب حبش وغیرہ کی طرف مکہ چھوڑکر نکل گئے تھے ق اَنَسٌ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ مِثْلِیْ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَمَادَیٰ لِیَ الشَّھْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ　۴۹۳
تَعَمُّقَھُمْ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک تم لوگ میرے برابر نہین جان تو قسم خدا کی اگر رمضان کا مہینا مجکو زیادہ ہو جاتا
تو برابر اتنے طی کے روزے رکھتا جاتا کہ چھوڑ دیتے شدت سے محنت کرنے والے اپنی شدت کو ف ایکبار حضرتؐ نے آخر رمضان مین طی کے روزے رکھے بعضے اصحاب بھی
حضرتؐ کے ساتھ طی کے روزے رکھنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی چاند بلند ہو گیا اگر مہینا زیادہ بڑھتا تو مین اتنے طی کے روزے رکھتا کہ لوگ عاجز آکر طی کا روزہ
چھوڑ دیتے یہ بات حضرتؐ نے غصے سے فرمائی طی کا روزہ حضرتؐ کو درست تھا اور انکو نہین م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰہِ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا　۴۹۴
مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے پیدا جیسے ننگے پیر ننگے بدن بے ختنہ ہوے ف یعنی دنیا کے سامان مین شب و روز
مشغول رہتے ہو سو اور پوشاک پر مرتے ہو قیامت مین یہ کچھ نہ ہوگا ایک بھی ساتھ نہ ہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبر سے اٹھوگے فصل
اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر اِنَّکُنَّ کی لفظ ہو ق عَائِشَۃُ اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَہٗ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ　۴۹۵
تُوُفِّیَ فِیْہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر تم یوسفؑ کے ساتھ والی عورتونکی طرح ہو یعنی کیون خلاف نمائی کرتی ہو کہو
ابی بکرؓ سے کہ لوگونکو خود امام ہوکر نماز پڑھاوے حضرتؐ نے اس بیماری مین فرمایا جس مین انتقال ہوا ف بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے
مرض الموت مین فرمایا کہ ابی بکرؓ سے لوگونکو نماز پڑھاوے مین نے کہا کہ ابوبکرؓ نرم دل مرد ہین جب حضرتؐ کے مقام پر نماز پڑھانے کھڑے ہونگے رونے لگینگے قرآن کی آواز لوگ
نسنینگے عمرؓ کو فرمائیے کہ نماز پڑھاوے حضرتؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز لوگونکو پڑھاوے پھر مین نے حفصہؓ سے کہا کہ تم حضرتؐ سے کہو حفصہؓ نے حضرتؐ سے یہی کہا
تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ حضرتؐ کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبرؓ نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرتؐ کا
خاص تھا یعنی نماز کی امامت کا سو اپنی زندگی مین صدیق اکبرؓ کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسی کو تخت اور چتر شاہی دیوے تو یہ علامت ہو کہ بادشاہ نے اُسکو ولی عہد کیا
فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اِنَّمَا ہو ق اِبْنُ عُمَرَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ کَمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ　۴۹۶
الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ
الْیَھُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی
صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوۃِ
الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
وَھَلْ ظَلَمْتُکُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا سواے اسکے کوئی مثل نہین ہوسکتی
کہ عمر اور مدت تمہاری اے مسلمانو اگلی اُمتونکی عمر اور مدت کے مقابلے مین ایسی ہو جیسے عصر کی نماز سے شام تک یعنی اگلی اُمتونکی زندگی زیادہ تھی جیسے صبح سے
عصر تک اور مسلمانونکی عمر کم جیسے عصر سے شام تک اور نہین ہو مثل تمہاری اے مسلمانو اور مثل یہود اور نصاری کی مگر جیسے مثل اس مرد کی جسنے کام کروایا
کارندونسے سو اُسنے کہا کہ جو میرا کام کرے صبح سے دوپہر تک اُسکو ایک ایک قیراط ملیگا سو کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پھر کہا اُس مرد نے کہ جو میرا کام کرے دوپہر سے
عصر کی نماز تک اُسکو ایک ایک قیراط مزدوری ملیگی تو نصاری نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر مزدوری کی پھر اُس مرد نے کہا کہ جو میرا کام کرے عصر کی نماز سے شام تک

اُسکو دو دو قیراط مزدوری ملیگی جانو اے مسلمانو سو وہ لوگ تم ہو جنہوں نے عصر سے شام تک کام کیا دو دو قیراط پر جان رکھو کہ تمھاری مزدوری دونی ہے
سو غصے ہو نگے یہود اور نصاریٰ قیامت مین پھر کہین گے کہ ہم کام مین تو زیادہ ہین اور مزدوری مین کم یعنے یہ عجب ہی کہ کام بہت محنت کم خدا فرماویگا کیا مین نے تمپر کچھ ظلم کیا
یعنے جو مزدوری ٹھہر گئی تھی اُس سے کچھ کم دیا کہین گے کہ جو ٹھہرا تھا اُس سے کم نہین ملا فرمائیگا سو یہ تو یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہی جسکو چاہون اُسکو دون
ف یعنے یہود اور نصاریٰ کی ہر چند عمرین زیادہ تھین اور عبادت بہت لیکن اُمت محمدیؐ کو باوجود کم عمری اور قلت عبادت کے اُنسے ثواب دونا ہے یہ خدا کا فضل
ہے اپنے حبیب کی ضعیف اُمت پر اور اسی حدیث کے مطابق مضمون انجیل مین بھی موجود ہے چنانچہ متّی کی انجیل باب ۲۰ آیت ا مین عیسیٰ علیہ السلام نے
فرمایا کہ ایک مالک نے صبح کے وقت سے ایک دینار پر مزدور مقرر کیے اور اپنے باغ مین بھیجے پھر چند ساعت کے بعد یعنی چار گھڑی اور پہر اور دوپہر کے بعد اور مزدور اتنی مزدوری
پر باغ مین بھیجے شام کو ہر ایک مزدور کو ایک ایک دینار دیا پہلون نے شکوہ کیا کہ ہم دن بھر کے محنتی اور یہ تھوڑی دیر کے محنتی برابر ہوگئے مالک نے جواب دیا کہ کیا مین نے
تمپر ظلم کیا جو تمھاری مزدوری مقرر ہوئی تھی سو تمنے پائی مجکو اپنے مال مین اختیار ہے جتنا جسکو چاہون دون علی ہذا القیاس پہلے پچھلے ہو جاوینگے اور مقدم
مؤخر ہوجائے گئے تو بہت لوگ ہین لیکن مقبول او برگزیدہ کم ہین فقط اس انجیل کی تقریر سے صاف ثابت ہوا کہ اُمت محمدیؐ اُمت موسوی و عیسوی سے برگزیدگی اور
ثواب مین افضل ہے اسواسطے کہ سب سے پچھلی اُمت ہی یہ خدا کا کرم ہی یہود او نصاریٰ کے شور اور غل سے کیا ہوتا ہے الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ اپنے حبیب کی اُمت مین ہمکو

۴۹ کیا ق سہل بن سعد اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ بخاری او مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین اعتبار کامون کا مگر خاتمے پر ف
ایک شخص جہاد مین کافرون سے خوب لڑا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہی لوگون کو تعجب ہوا آخر کو اُس شخص نے اپنے تئین آپ ہلاک کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

۴۹ یعنے ابتدا کا کچھ اعتبار نہین جب تک انجام بخیر ہو م ابو ھریرۃ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ
اَجْرٌ وَاِنْ يَّأْمُرْ بِغَيْرِهٖ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا نہین ہی سردار مگر جیسے ڈھال کہ اسکی آڑ مین لڑے اور اپنے
تئین بچائے اُسکے سبب سے یعنی لڑائی سردار کی ہمت و تدبیر سے ہوتی ہی اسکی حفاظت و اطاعت لشکر کو ضرور ہی سو اگر سردار خدا کی پرہیزگاری کا حکم کرے اور انصاف

۴۹ کرے تو اُسکے سبب سے اُسکو ثواب ملیگا اور اگر اسکے سوا حکم کرے یعنی خلاف شرع تو اُسکے سبب اُسپر عذاب ہوگا ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ بخاری
اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خالہ تو مان ہی یعنی مان کے برابر ہی ف علی مرتضیٰؓ اور جعفر طیارؓ اور زیدؓ مین گفتگو ہوئی حضرت حمزہؓ کی بیٹی کی
پرورش مین کہ اُسکے مان باپ مر گئے تھے ہر ایک شخص چاہتا تھا کہ اُسکو ہم پالین حضرتؐ نے پوچھا کہ اسکی خالہ کس کے نکاح مین ہی معلوم ہوا کہ جعفرؓ کے نکاح مین ہے
حضرتؐ نے جعفرؓ کو دلائی پھر یہ حدیث فرمائی علما نے اسی حدیث سے نکالا ہی کہ اگر چھوٹے لڑکے کی مان مر جاوے تو اُسکی مان کی رشتہ دار عورتین اُسکو پالین جیسے خالہ

۵ اور نانی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہؓ بن زید سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیاج تو صرف وعدے مین ہے
ف بیاج نام ہی ایک جنس وزنی مین زیادہ لینے کا خواہ دست بدست ہو خواہ وعدے سے اور اگر دو جنسین ہون تو وعدہ بیاج ہے زیادہ سود نہین اور اس حدیث
سے ظاہر امعلوم ہوا کہ دست بدست مین زیادہ لینا بیاج نہین سو مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب دو جنس ہون جیسے چاندی کو سونے سے بیچے تو دست بدست

۵ زیادہ لینا بیاج نہین ہی مین وعدہ بیاج ہی اور بعض علما اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین واللہ اعلم خ عَائِشَةُ اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ بخاری مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شیرخوارگی تو صرف بھوک سے ہے ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اُسکا اعتبار طفلی تک

۵ ہی کہ چھوٹے لڑکے کی بھوک بے دودھ نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اُسکا کچھ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا م اَبُوْ سَعِيْدٍ
اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانی تو صرف پانی نکلنے سے ہے یہ حدیث منسوخ ہے
ف یعنی جب منی نکلے تو پانی سے غسل واجب ہوتا ہی اس حدیث کا حکم منسوخ ہے چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب ہوتا ہے

۵ منی نکلے یا نہ نکلے ق جَابِرٌ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتُنَصِّعُ طِيْبَهَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ تو
جیسے بھٹی ہے لُہار کی چھانٹتا ہے میل کچیل کو اور نکھارتا ہی ستھرے کو ف ایک گنوار مدینے مین آکر مسلمان ہوا جب اُسکو تپ چڑھی تو مرتد ہو کر نکل گیا

تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی منافق اور بے ایمان مدینے مین نہین رہ سکتا ایماندار اُسمین ٹھہرتا ہے هم رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ
٥٠٤ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مسلم مین رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین بھی آخر
آدمی ہون جب مین تمکو تمھارے دین کی بات کچھ بتلاؤن تو اُسکو پکڑ لیا کرو یعنی اُسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو کچھ اپنی عقل سے دنیا کی صلاح بتلاؤن تو مین بھی
تو آخر آدمی ہی ہون **ف** جب حضرتؐ مدینے مین آئے تو وہان کے لوگونکا دستور تھا کہ نر کھجور کا مادہ کھجور مین پیوند کیا کرتے تھے حضرتؐ نے اُسکو
بیفائدہ جانکر منع کیا اُس سال کھجور نہ پیدا ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی میری اطاعت تمپر دین کے کامون مین واجب ہی دنیا کے کام مین واجب نہین
اسواسطے کہ مین بھی آدمی ہون دنیا کے کام مین اگر میری اٹکل مین کچھ چوک پڑے تو کیا عجب ہے دین وہ ہی جسمین عذاب ثواب کا ذکر ہو اور آخرت کے نفع نقصان
٥٠٥ کا جسمین بیان ہو **ق** اِبْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي بخاری اور مسلم مین عبد اللہؓ بن مسعودؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون بھول جاتا ہون جیسا تم بھول جاتے ہو تو جب مین بھی بھولا کرون تو مجکو یاد دلا دیا کرو **ف** مصابیح مین عبد اللہؓ
ابن مسعودؓ سے پوری روایت یون ہی کہ حضرتؐ نے ایکبار ظہر کی پانچ رکعت پڑھین اصحابؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ کیا نماز خدا کے حکم سے بڑھائی گئی
حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو اصحابؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت پڑھین تو حضرتؐ نے بعد سلام کے سہو کے دو سجدے کیے پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا
کہ نسیان مقتضائے بشریت ہی پیغمبرون کو بھی ہوتا ہی لیکن پیغمبر کا نسیان حکمت سے خالی نہین چنانچہ سہو کا مسئلہ ہی معلوم ہو گیا **ق** اُمِّ سَلَمَةَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَ
٥٠٦ إِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ
فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا بخاری اور مسلم مین ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین بھی آدمی ہی ہون اور البتہ آتا ہی میرے پاس مدعی اور مدعی علیہ سو شاید
بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور خوش تقریر ہوتا ہے تو مین جانتا ہون کہ وہ سچا ہے تو فیصلہ کر دیتا ہون اُسکے موافق سو دھوکے سے جسکو مین کسی مسلمان کا
حق دلا دون تو وہ تو اُسکے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اُسکو اُٹھا لیوے یا چاہے چھوڑ دیوے **ق** عَائِشَةَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ
٥٠٧ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسی نے تو کھپا ڈالا انکو جو تم سے پہلے تھے کہ جب اُن مین کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا تو
اُسکو چھوڑ دیتے بے سزا دیے اور جب اُنمین کوئی بیچارا غریب چوری کرتا تو اُسپر چوری کی سزا کرتے اور قسم ہی خدا کی کہ اگر فاطمہؓ محمدؐ کی بیٹی چرا وے تو مقرر اُسکا ہاتھ
کاٹون **ف** فاطمہ قیس کی بیٹی قریش مین شریف زادی تھی اُسنے چوری کی لوگون نے اُسکی سفارش کی حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی سزا مقرر کی ہوئی مین
سفارش کرتے ہو کسی کی سفارش حضرتؐ نے نہ مانی بعد اُسکے یہ حدیث فرمائی پھر اُسکے ہاتھ کو کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسی کی رو رعایت نہ چاہیے اگلی
اُمتین اسی کے سبب سے ہلاک ہوئین پچھلے زمانے مین اسلام کی بھی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے سست ہو گئی اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ ہرچند سینہ زنی
اور نوحہ گری حرام ہی لیکن سبط مصطفےؐ اور جگر گوشۂ فاطمہ زہراؓ یعنے حسینؓ کے غم مین درست ہے سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہی اسواسطے کہ حکم شرع سب کے واسطے برابر
جو چیز حرام ہو سب کے واسطے برابر ہی شریف و رذیل کا اسمین کچھ فرق نہین **ح** اِبْنُ عُمَرَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ
٥٠٨ الشَّمْسِ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھاری زندگی کی تو مدت جو تم سے آگے اُمتین ہو چکی ہین اتنی ہی جتنی مدت عصر کی نماز سے ہی شام تک
یعنے اگلی اُمتونکی عمر بہت ہوتی تھی اور تمھاری کم یعنی اس تھوڑی زندگی مین جسقدر عبادت ہو سکے سو کر لو دنیا کی ہوس مین زیادہ نہ پھنسو **خ** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنَّمَا
٥٠٩ بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ بخاری مین جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مطلب کی اولاد اور ہاشم کی اولاد تو ایک ہی چیز ہین **ف** عبد مناف کے
چار بیٹے تھے ایک ہاشم دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس چوتھے نوفل سو جبیر بن مطعم نوفل سے اور حضرت عثمانؓ عبد شمس سے ہین سو حضرتؐ نے خیبر کا پانچوان حصہ ہاشم و مطلب کی
اولاد کو دیا عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہ دیا تب جبیر بن مطعم اور عثمانؓ نے حضرتؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ بنی ہاشم کی شرافت اور بزرگی کو تو ہم قائل ہین لیکن
اسکا کیا سبب ہے کہ مطلب کی اولاد کو حضرتؐ نے دیا اور عبد شمس اور نوفل کی اولاد کو نہین اگر برابری کی جہت سے دیا ہی تو ہم اور وہ حضرتؐ کے ساتھ برابر ہین تب حضرتؐ نے

یہ حدیث فرمائی یعنے ہاشم اور مطلب کی اولاد کبھی جدا نہیں رہی کفر اور اسلام مین رنج اور غم مین ہمیشہ شریک رہی یہ سبب ہے انکی خصوصیت کا اسی سبب سے امام شافعیؒ بنی مطلب کو آل مین داخل جانتے ہین

۵۱۰ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آنے کی اجازت مانگنا تو صرف نظر ہی کے سبب سے ٹھہرائی گئی ہے ف مصابیح مین روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے گھر مین جھانکنے لگا حضرت نے فرمایا کہ اگر مین تجھکو جھانکتے دیکھتا تو تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی شرع مین جو حکم ہے گھر مین داخل ہونے کی اجازت مانگنے کا تو صرف اتنے واسطے ہے کہ آدمی کی نظر نامحرم پر نہ پڑے اور جب تو نے جھانکا تو اذن مانگنے کا کیا فائدہ ہوا معلوم ہوا کہ بگانے گھر مین جھانکنا سخت حرام ہے

۵۱۱ تق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ امام تو اسی واسطے مقرر ہوا ہے کہ اسکی پیروی کیجیے سو امام کے خلاف نہ کرو یعنے جو امام کرے سو مقتدی بھی کرین ف اسمین اختلاف ہے کہ اگر امام بیٹھے عذر سے نماز پڑھاوے تو مقتدی کیا کرین امام احمدؒ کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تو مقتدی بھی امام کے ساتھ بیٹھکر نماز پڑھین اور امام مالکؒ کے نزدیک بیٹھکر نماز مین امامت کرنا درست نہین اور امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر امام عذر سے بیٹھا ہو تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھین چنانچہ حضرتؐ نے آخر عمر مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہو کر اقتدا کی تو حضرتؐ کے پچھلے فعل سے یہ حدیث قولی منسوخ ہوئی

۵۱۲ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ اَكْلُهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مردے کا تو صرف کھانا ہی حرام ہے ف حضرتؐ نے ایک مردہ بکری دیکھی کہ پھینک دی ہے فرمایا کہ اسکی کھال کیون نہ کھینچ لی اور مصالحے سے کیون نہ پاک کر لی کہ تمھارے کام آتی لوگون نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے کا کھانا البتہ حرام ہے کھال لینا تو منع نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردے کی ہڈی اور دانت اور بال اور روئین اور پھا لینا درست ہے

۵۱۳ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهٗ خَضْرَاءَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ [illegible] فرمایا کہ خضر اسی واسطے خضر مشہور ہوا کہ صاف چٹی زمین انکے بیٹھنے سے نیچے سرسبز ہوگئی ف خضرؑ کا نام الیا ہے خضر کہتے ہین سرسبز کو جیسے انکی برکت سے زمین سرسبز ہوگئی تو وہ خضر مشہور ہوگئے یعنی ہرے بھرے

۵۱۴ ق عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ وَيُرْوٰى ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ قَالَهٗ بخاری اور مسلم مین عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تجھکو تو بس یہی کفایت کرتا تھا کہ تو اشارہ کرتا اپنے دونون ہاتھون سے اسطرح پھر حضرتؐ نے اپنے دونون ہاتھ زمین پر ایک بار مارے پھر ملا بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر اور ظاہر دونون اپنی ہتھیلیون پر اور اپنے منھ پر اور دوسری روایت یون ہے کہ پھر اپنے دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اس سے ملا اپنے منھ اور دونون ہتھیلیون کو یہ حضرتؐ نے عمارؓ سے فرمایا ف روایت ہے عمارؓ سے کہ حضرتؐ نے مجکو کسی کام کو بھیجا تو مجکو نہانے کی حاجت ہوئی اور مین نے پانی نہ پایا تو مین زمین پر لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے یعنی یہ سمجھے کہ جیسے غسل مین پانی سب جگہ پہونچانا ضرور ہے ویسے ہی مٹی بھی ضرور ہوگی عمارؓ کہتے ہین کہ یہ قصہ مین نے حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تیمم وضو اور غسل دونون کا بدلہ ہے جب پانی نہو یا بیماری ہو امام احمدؒ کے مذہب مین تیمم ایک ضربہ ہے اور یہی حدیث انکی دلیل مضبوط ہے امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے مذہب مین تیمم مین دو ضربے ہین انکی دلیل وہ حدیثین ہین چنانچہ طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے جابرؓ سے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیمم دو ضربے ہین ایک ضربہ منھ کو اور دوسرا ضربہ ہاتھون کو کہنیون تک اور سنن ابی داؤد مین عمارؓ سے اسی طرح کی روایت ہے حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن بخاری اور مسلم مین نہین باقی اسکی تفصیل صراط مستقیم سفر السعادۃ کی شرح مین مذکور ہے

۵۱۵ م اِبْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ يَعْنِي الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکی تو مثل یعنی جو اپنے سر کے بالون کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے جیسے مثل اس آدمی کی جو مشکین بندھا نماز پڑھے ف بالون کا جوڑا باندھکر نماز پڑھنا مرد کو مکروہ ہے بلکہ کھلا رہنے دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین

۵۱۶ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مثل اور میری امت کی مثل جیسے مثل اس مرد کی جسنے آگ جلائی پھر اسمین کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمھاری کمرون کو اور تم بے تامل اندھا دھند اسمین گرے پڑتے ہو ف یعنے

لوگ حرص اور گناہون مین بے تامّل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرتؐ کمال شفقت سے اُن نادانون کو بہت
روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پر افسوس کہ نادان حرص نہین رُکتے **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِنَّمَا ھٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُھَّانِ قَالَہٗ لِحَمَلِ بْنِ (۵۱۷)
مَالِکِ بْنِ النَّابِغَۃِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے حمل بن مالک بن نابغہ کو فرمایا کہ یہ تو کاہنون کے بھائیون سے ہی **ف** ایک عورت
نے دوسری عورت کو پتھر مارا اُسکے پیٹ کا بچہ گر پڑا حضرتؐ نے اُسکے عوض مین ایک غلام دلایا تو حمل بن مالک نے تک جوڑ کے یون کہا کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا
شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَھَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِکَ یُطَلُّ یعنی کیون عوض دیجیے اُسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلّایا ایسے کا بدلا تو عبث دلایا تب حضرتؐ نے اُسکے
حق مین یہ حدیث فرمائی کاہن عرب مین وہ لوگ تھے جو ہونے والی باتین جنّون سے سیکھ کر بتلاتے تھے ایک سچّی بات مین سَو جھوٹھ ملا کر سجع یعنے تک جوڑ کے
نادانون کو بہکاتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص بھی واہی تباہی بات کو تک بندی سے کاہنون کی طرح سے کہتا ہی یہ بھی اُن مین داخل ہی اسی طرح ہندوستان
مین بھی واہی تباہی خلاف شرع باتون مین نادانون کے بہکانے کے واسطے بعضے بیدین تک بندی کرتے ہین جیسا کسی مردود نے یون کہا ہی معاذ اللہ کہ خدا کی جارِ بیٹے
بھنگ بوزہ نماز روزہ کسی نے بھنگ بوزہ لیا کسی نے نماز روزہ اسی طرح اور بہتیری خرافاتین جاہلون مین مشہور ہین یہ لوگ بھی کاہنون مین داخل ہین اور خدا اور
رسولؐ کے دشمن **م** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِھِمْ فِی الْکِتَابِ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو لوگ (۵۱۸)
تم سے آگے تھے صرف کتاب الٰہی مین اختلاف کرنے سے برباد ہوئے **ف** عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ دو مرد مسجد مین ایک قرآن کی آیت مین
اختلاف کرتے تھے حضرتؐ انکی گفتگو سنکر غصہ ہوے پھر یہ حدیث فرمائی مطلب یہ کہ جب آیت کی قرأت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اُسمین اختلاف نہ کرے یہ نہین کہ ایک کو تو
مانے اور دوسری قرأت کا انکار کرے بلکہ دونون کو مانے **ق** زَیْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ اِنَّمَا ھِیَ اَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ وَّعَشْرٌ وَّقَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ (۵۱۹)
تَرْمِیْ بِالْبَعْرَۃِ عَلٰی رَأْسِ الْحَوْلِ بخاری اور مسلم مین زینب بنت جحشؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیوہ عورت پر خاوند مرنے کے بعد تو چار مہینے اور دس ہی
دن کی تو عدت ہی اور کفر کے وقت تم عورتون مین ہر ایک مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرتؐ سے ایک عورت نے کہا
کہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہی سو وہ عدت بیٹھی ہی اور اُسکی آنکھ درد کرتی ہی مین اُسمین سُرمہ لگاؤن حضرتؐ نے منع کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفر کے زمانے مین
دستور تھا کہ جب خاوند مرتا تو عورت تنگ مکان مین عدت بیٹھتی اور بُرے کپڑے پہنتی سُرمہ اور خوشبو نہ لگاتی جب ایک برس گذر جاتا تو ایک بکری یا چڑیا کو شرمگاہ سے ملکر
چھوڑتی اور مینگنیان سر پر سے پشت پر پھینکتی تب عدت سے باہر ہوتی شرع مین یہ مصیبت موقوف ہوئی چار مہینے دس دن کی عدت ٹھہری کہ اتنے دن خاوند کے گھر مین رہے
اور کچھ سنگار نہ کرے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام مین برس دن کی مصیبت گئی آسانی ہوئی سو یہ بھی تم سے نہین ہو سکتا **م** حَفْصَۃُ اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ غَضْبَۃٍ یَغْضَبُھَا (۵۲۰)
یَعْنِی الدَّجَّالَ مسلم مین حضرت حفصہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجّال تو نکلے گا قہر سے کہ غصہ کیا کریگا **ف** حضرتؐ کے وقت مین مدینے مین ایک
شخص تھا ابن صیاد نام عجائب باتین اُس سے ظاہر ہوتی تھین بعضے لوگون کو شبہہ تھا کہ وہ دجّال ہی ایک روز عبد اللہ بن عمرؓ کو ملا عبد اللہؓ نے اُسکو غصہ دلایا غصے
سے اتنا اُسکا بدن پھولا کہ راہ بند ہوگئی حضرت حفصہؓ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمرؓ کو تب یہ حدیث سُنائی یعنی دجال مظہر قہر الٰہی ہی تو نے ابن صیاد کو کیون
غصہ دلایا شاید کہ یہی دجّال ہو تحقیق یہ ہی کہ اسکے سوا دجّال اور شخص ہی چنانچہ اُسکا مفصل حال اور حدیث مین مذکور ہی اور تمیم صحابی نے اُسکو بچشم دیکھا اور اُسکا
قصہ حضرتؐ سے کہا **خ** اُمُّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا یَکْفِیْکِ اَنْ تَحْثِیَ عَلٰی رَأْسِکِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْکِ الْمَآءَ فَتَطْھُرِیْنَ بخاری مین حضرت ام سلمہؓ سے (۵۲۱)
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجکو تو یہی کفایت کرتا ہی کہ تو تین چلّو اپنے سر پر ڈالے پھر تمام بدن پر پانی بہاوے تو پاک ہو جاوے **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت
ام سلمہؓ نے حضرتؐ سے پوچھا کہ یا حضرتؐ مین اپنے سر کی چوٹی بہت مضبوط باندھتی ہون کیا مین غسل کی حالت مین چوٹی کھول ڈالا کرون تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی جب بالون کی جڑون مین پانی پہونچا تو چوٹی کھولنا ضرور نہین اور یہی مذہب ہی سب اماموں کا لیکن مرد کو غسل مین جوڑا کھولنا ضرور ہی **م** عُمَرُ اِنَّمَا یَلْبَسُ (۵۲۲)
الْحَرِیْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریشمی کپڑا تو وہ پہنتا ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے

اَلْبَابُ الثَّالِث

۵۲۳ تیسرے باب مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر لاَ آیا ہی ق اَبُوْمُوْسٰی لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَہٗ مِنَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یُشْرَکُ بِہٖ وَیُجْعَلُ لَہٗ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ یُعَافِیْهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایذا سُنکے خدا سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا اور غصے کا روکنے والا نہین حال تو یہ ہی کہ لوگ اُسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور اولاد اُسکی ٹھہراتے ہین تسپر بھی ان کافرون کو آرام مین رکھتا ہی اور روزی دیتا ہی

۵۲۴ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ وَلِذٰلِکَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ وَلِذٰلِکَ مَدَحَ نَفْسَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ لَا شَیْءَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہین اور اسی واسطے اُسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے خواہ چھپے جیسے شراب اور حرام کاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہین جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسی واسطے اُسنے اپنی ذات کی تعریف کی ہی اور اسماء بنت ابی بکر کی روایت مین یون ہی کہ کوئی چیز خدا سے زیادہ غیرت دار نہین

۵۲۵ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ عَلَیْکَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ قَالَہٗ لِاَعْرَابِیٍّ دَخَلَ عَلَیْہِ یَعُوْدُہٗ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھپر کچھ حرج نہین یہ تپ گناہون سے پاک کرنے والی ہی اگر خدا نے چاہا یہ حضرتؐ نے ایک گنوار سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو گئے تھے ف یعنی بیماری سی مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین کچھ حرج کی بات نہین سُنت ہی کہ جب بیمار کو دیکھنے جاوے یون کہے کہ لَا بَأْسَ عَلَیْکَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ خواہ اسکا مطلب پارسی یا ہندی زبان مین کہے

۵۲۶ م جَابِرٌ لَا تَاْکُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِالشِّمَالِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بائین ہاتھ سے نہ کھایا کرو کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہی ف سُنت ہی کہ شریف کام اپنے ہاتھ سے کرے جیسے وضو کرنا کھانا کھانا کپڑے پہننا اور کمتر کام بائین ہاتھ سے جیسے استنجا کرنا ناک جھاڑنا

۵۲۷ م اَبُوْهُرَیْرَۃَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امام سے آگے جلدی نہ کیا کرو جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہا کرو اور جب وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تب تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم کہا کرو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ف حاصل یہ کہ امام کی اطاعت واجب ہے جب امام تکبیر اور رکوع اور سجدہ پہلے کر لیوے تب تم کیا کرو امام پر سبقت نہین درست

۵۲۸ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْهَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سی پھر بیان کرے اُسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اسطرح کہ گویا اُسکو دیکھتا ہی ف جب عورت دوسری عورت کی نوک پلک اپنے خاوند سے کہے گی تو اُسکو اُسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کیا کیا فساد ہون اسواسطے حضرتؐ نے اسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہی چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھ سفر اور تنہائی شرع مین منع ہے

۵۲۹ م اَبُوْهُرَیْرَۃَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ بیچو نہ مول لو کھجور کو جب تک اُسکی صلاحیت ظاہر نہ ہو یعنے جب تک گدر نہ ہو اور نہ مول لو نہ بیچو پھل کو دوسرے پھل سے زیادہ کم کرکے یا ایک میوہ درخت پر لگا ہو اور دوسرا ٹوٹا ہو ف امام شافعیؒ کے نزدیک جب تک کہ پھل گدر نہ ہو بیچنا نہین درست بموجب اس حدیث کے اور ایک پھل سے پھل کو بیچنا اسواسطے منع کیا کہ شاید ایک کم ہو اور دوسرا زیادہ تو بیاج ہوگیا

۵۳۰ م اَبُوْهُرَیْرَۃَ لَا تَبْدَءُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْہُ اِلٰی اَضْیَقِہٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کو تم پہلے نہ سلام کیا کرو اور جب تم اُن مین سے ملا کرو کسی سے راہ مین تو اُسکو بہت تنگ راہ کی طرف دبایا کرو ف یہود اور نصاریٰ کو آپ سلام کرنا تو حرام ہی اور اگر وہ سلام کرین تو جواب مین کہے وَعَلَیْکُمْ یعنے تمپر وہ ہی جسکے تم لائق ہو اور تنگ راہ مین دبانا اسواسطے فرمایا کہ جب اُن لوگون نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوے

۵۳۱ ق اَبُوْ بَشِیْرٍ لَا تُبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَۃِ بَعِیْرٍ قِلَادَۃٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَۃٌ اِلَّا قُطِعَتْ بخاری اور مسلم مین ابو بشیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا مگر کاٹ ڈالا جاوے ف گنڈا کاٹنا اسواسطے فرمایا کہ اُسمین گھنٹا باندھتے تھے اور گھنٹا رکھنا حرام ہی یا اسواسطے کہ دوڑانے مین یا چرنے مین کہین اٹک نہ جاوے یا وہ لوگ نظر نہ لگنے کے واسطے باندھتے تھے جیسے ہندوستان مین عوام لوگ نیلا گنڈا جانور کے اسی خیال سے باندھتے ہین

۵۳۲ م اِبْنُ عُمَرَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو کھجور کو

۵۳۳ جب تک اُسکی خوبی ظاہر ہو یعنی گدر ہو اور زرد یا سرخ ہو اور جھڑنے سے بچے م عُثْمَانُ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ مسلم مین حضرت
عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کے دینار کو دو سونے کے دینارون سے اور نہ چاندی کے درم کو چاندی کے دو درمون سے ف یعنی چاندی سونے
۵۳۴ مین زیادہ لینا اور دینا بیاج ہے ق ابُو سَعِيدٍ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا
مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بیچو سونے کو سونے کے
ساتھ مگر برابر کو برابر سے اور زیادہ نہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی کو چاندی سے مگر برابر کو برابر سے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو غائب چاندی سونے
کو موجود سے ف حاصل یہ کہ تول ناپ کی چیز مین جب کہ ایک ہی جنس ہو تو اُسکا برابر برابر بیچنا دست بدست درست ہی اور زیادہ دینا لینا اور مدت ٹھہرانا بیاج ہی
اور جب دو جنس ہون جیسے سونے کو چاندی سے بیچے تو زیادہ کمی درست ہی بشرطیکہ دست بدست ہو یعنی وعدہ نہ ہو اور اگر سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے
بیچے اسطرح پر کہ ایک تو اُسوقت موجود ہو اور دوسرا غائب یعنی اُسکے دینے کا وعدہ ہو تو یہ بھی بیاج ہی نہین درست چاندی سونے مین کھوٹا کھرا برابر ہی لیکن اگر بہت
۵۳۵ میل ہو تو اُسکو حساب کر لیوے م ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بناؤ روح دار
چیز کو نشانہ ف عبداللہ بن عباسؓ نے چند جوانون کو دیکھا کہ مرغی کو ایک جگہ باندھا ہی تیرون سے اُسکو نشانہ مارتے ہین تب یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ حضرتؐ نے
اِسپر لعنت کی ہی معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو چونگ بناتے ہین نہایت حرام ہی اور کمال بے دردی اور سخت دلی ہی کہ ناحق عذاب کرتے ہین اور شکار پر
۵۳۶ نشانہ لگانا البتہ درست ہی ق ابْنُ عُمَرَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
۵۳۷ نہ رکھا کرو آگ کو اپنے گھرون مین جب سویا کرو ف اسواسطے منع کیا کہ اکثر آگ لگ اُٹھتی ہی بلکہ مدینے مین ایکبار یون ہی آدمی اور گھر جل گئے تھے خ ابُو هُرَيْرَةَ
لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگ مین دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کیا کرو اور
جب دشمن سے ملجاؤ تو جم جایا کرو بھاگا نہ کرو ف بعضے نوجوان اصحابؓ کہتے کہ اگر ہم کافرون سے ملین تو خوب اُنکو مارین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی
۵۳۸ (م در نسخہ قدیمہ ۱۲) دعوی کرنا بہتر نہین اگر شاید بھاگے تو گنہگار ہو گئے خ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ
بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے گھرون کو قبرین نہ بنایا کرو مقرر شیطان اُس گھر سے بھاگتا ہی جسمین سورہ بقرہ پڑھی جاوی ف
۵۳۹ یعنی گھرون مین مُردون کی طرح بےعمل نہ پڑے رہا کرو بلکہ گھر مین قرآن پڑھا کرو تاکہ شیطان بھاگے م ابُو مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا
إِلَيْهَا مسلم مین ابو مرثدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبرون پر نہ بیٹھا کرو اور اُنکی طرف نماز نہ پڑھا کرو ف یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نہ کرو
کہ اُسپر بیٹھو اور جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نہ کرو کہ اُنکو قبلہ بنا کر اُدھر نماز پڑھو یا اُن سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز درست نہین
۵۴۰ خ ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَحَاسَدُوا وَيُرْوَى لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ
مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپس مین حسد اور ڈاہ نہ کیا کرو اور ایک روایت یون ہی کہ حسد کرنا لائق نہین مگر دو آدمی مین ایک تو وہ مرد جسکو
خدا نے قرآن دیا ہی سو وہ اُسکو رات اور دن کی ساعتون مین پڑھا کرتا ہی تو وہ کہے کہ اگر مجکو بھی قرآن آتا یا توفیق ہوتی جیسے اسکو ہی تو مین بھی کرتا جیسا یہ کرتا ہے
دوسرا وہ مرد جسکو خدا نے مال دیا ہی سو وہ اُسکو بجا خرچ کیا کرتا ہی تو یون کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا جیسا اسکے پاس ہی تو مین بھی کیا کرتا جیسا یہ کرتا ہی ف
حسد یہ ہی کہ دوسرے کا بھلا نہ دیکھ سکے اور چاہے کہ جاتا رہے یہ نہایت حرام ہی اور اکثر خلق اسی رنج و بلا مین گرفتار ہی گویا حسد کرنے والا خدا سے غصے ہوتا ہے کہ کیون
۵۴۱ اُسکو دیا مجکو نہ دیا لیکن کسی دیندار کو دیکھکر آرزو کرنا کہ خدا ہمکو بھی ایسا کرے تو درست ہی یہ حسد نہین اسکو غبطہ کہتے ہین ق ابُو هُرَيْرَةَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا
تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آپس مین حسد
نہ کرو اور دام دیکر قیمت نہ بڑھاؤ یعنی لالڑھیاپن نہ کرو اور آپس مین بغض اور عداوت نہ رکھو اور ایک دوسرے کی جڑ نہ نکالو اور آپس مین پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بن جاؤ

ای خدا کی بندو **ف** یعنی جیسے سگے بھائیون مین محبت اور پاسداری ہوتی ہی ویسی سب مسلمانون سے کرو اور کفر کی بری عادتین چھوڑو **م** اُمُّ الْفَضْلِ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ مسلم مین ام الفضل رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دودھ کا ایکبار یا دو بار چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا **ف** امام شافعیؒ کے مذہب مین پانچ بار دودھ چوسنے سے نکاح منع ہی ایک دو بار سے نہین بموجب اس حدیث کے اور امام اعظمؒ کے نزدیک ایک بار دو بار سے بھی نکاح منع ہے اس واسطے کہ قرآن مین مطلق ہی ایک بار دو بار کی قید نہین واللہ اعلم **م** عَائِشَةُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک بار دو بار دودھ کا چوسنا نکاح حرام نہین کرتا **م** اَبُو جُرَيِّ ن الْهُجَيْمِيُّ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَا تُوَاعِدْ اَخَاكَ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ مسلم مین ابو جری رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نیک کام اور احسان کو کوئی نیکی ہو کمتر اور تھوڑا نہ سمجھ یعنی ثواب سے خالی نہین اور اپنے بھائی مسلمان سے ایسا وعدہ نہ کر کہ پھر اُسکے خلاف کرے **م** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِاٰبَائِكُمْ مسلم مین عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم نہ کھایا کرو بتون کی اور نہ اپنے باپون کی **ف** سوای خدا کے کسی کی قسم نہین درست **م** عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ مسلم مین عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین زکوٰۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو زکوٰۃ کا مال تو آدمیون کا میل ہے **ف** بعضے بنی ہاشم نے حضرت سے کہا کہ ہمکو بھی تحصیل زکوٰۃ کا حاکم کر کے بھیجیے تاکہ ہمکو بھی منفعت ہو جیسے اورونکو ہوتی ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمھارے لائق نہین کہ لوگون کا میل کچیل اور صدقہ لو یہ اُنکی تسکین کے واسطے فرمایا اور دوسرا سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ اگر حضرت زکوٰۃ اپنی آل اور اولاد کے واسطے حلال کرتے تو کافر تہمت لگاتے کہ پیغمبر نے زکوٰۃ اپنے نفع کے واسطے مقرر کی ہی **م** اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِي صَوْمٍ يَّصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب راتون مین سے جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کے واسطے خاص نہ کرو اور سب دنون مین سے جمعے کے دن کو روزہ رکھنے کے واسطے خاص نہ کرو مگر اسطرح مضائقہ نہین کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اُسمین جمعہ بھی آپڑے **ف** جمعے مین غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد مین جانا اور نماز جمعے کی پڑھنا ضرور ہے سو اسواسطے اُسکی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اُن کامون مین خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہی کہ عبادت کے واسطے سب دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہین کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے کسی دن مین خصوصیت لگاوے **خ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا بخاری مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اختلاف نہ کیا کرو اسواسطے کہ جو لوگ تمسے آگے تھے اُنھون نے اختلاف کیا پھر برباد ہوگئے **ف** عبد اللہ بن مسعودؓ سے مصابیح مین روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اور مجکو اور طرح سے معلوم ہوا مین اُسکو حضرت پاس پکڑ لایا حضرت نے فرمایا کہ تم دونون خوب پڑھتے ہو پھر یہ حدیث فرمائی یعنے قرآن کی قرأت جس طرح ثابت ہو اُسکا انکار نہ کرو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بہتر نہ کہو **ف** یعنے اصل پیغمبری مین سب برابر ہین یہ نہ جانو کہ کوئی کمتر ہے کوئی بہتر اسواسطے کہ سب پیغمبرون کا ایمان لانا فرض ہی باقی جسقدر جسکی تفضیل دلیل سے ثابت ہی اُسکے بیان اور اعتقاد مین مضائقہ نہین **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَاءِ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَفَاقَ قَبْلِيْ اَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون مین مجکو بہتر نہ کہو سو البتہ سب لوگ صور کی آواز سے قیامت مین بے ہوش ہو جاوینگے تو اول مین ہوش مین آؤنگا تو مین موسیٰ کو اس طرح پر دیکھونگا کہ عرش کا پایہ پکڑے ہین سو مین نہین جانتا کہ موسیٰ مجھسے پہلے ہوش مین آئے یا کوہ طور کی بیہوشی اُنکی مجرا ہوگئی **ف** اس حدیث کا قصہ آگے ہو چکا کہ ایک مسلمان حضرتؐ کو سب پیغمبرون سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اصل نبوت مین سب پیغمبر برابر ہین اگر حضرتؐ کو فضیلت ہی تو اور راہ سے ہی خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبرون کی حقارت نکلے **خ** اَبُوْ طَلْحَةَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ

۵۵۲ نَمَاثِيلُ بخاری مین ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رحمت کے فرشتے نہین جاتے اُس گھر مین جسمین کُتّا ہو اور جاندار کی تصویر ہو **ق** اِبْنُ عُمَرَ
لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ نہ جاؤ اُنکے مکانون مین جن لوگون نے اپنی جان پر ظلم کیا کہین تمپر نہ عذاب پڑے جیسا اُنپر پڑا اگر وہان خوف سے روتے جاؤ تو مضائقہ نہین **ف**
بخاری اور مسلم مین ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ ہم ایکبار حضرتؐ کے ساتھ قوم ثمود کے مُلک مین جسکا نام حِجر ہے گذرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور وہان سے
جلد نکل گئے اور وہان کے پانی پینے سے منع کیا اور جس نے اُس پانی سے آٹا گوندھا تھا اُسکو پھکوا دیا معلوم ہوا کہ جس قوم پر عذاب ہوا وہان قیامت تک خدا
کی مار اور بے برکتی رہتی ہو قوم ثمود مین حضرت صالحؑ پیغمبر تھے جب اُن لوگون نے پیغمبر کو نہ مانا تو اُنپر عذاب آیا سب مرگئے اُنکا مکان شام اور حجاز کے درمیان ہے
۵۵۳ **م** اُمُّ سَلَمَةَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
نہ دعا کیا کرو اپنی جانون کے واسطے سوا نیک دعا کے اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے کہنے پر **ف** حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میرا
پہلا خاوند یعنی ابو سلمہؓ مر گیا لوگ اُسکے غم مین اپنے واسطے بد دعا کرنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت فرشتے موجود ہین بد دعا نہ کرو نہین تو اُنکے
۵۵۴ آمین کہنے سے وہی کام ہوگا **م** جَابِرٌ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ تَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ نہ حلال کرو قربانی مین مگر ایک سال کی بکری مگر یہ کہ تمپر مشکل ہو یعنی اگر نہ ملے تو سات مہینے کا دنبہ حلال کرو **ف** بکری اور بھیڑ ایک برس سے کم درست
۵۵۵ نہین لیکن سات مہینے کا دنبہ قربانی کرنا درست ہو **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ جَهْجَاهٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رات اور دن نہ آخر ہونگے جب تک بادشاہ نہوگا وہ مرد جسکا نام جہجاہ ہوگا **ف** یعنے بدون جہجاہ کی سلطنت کے
۵۵۶ قیامت نہ ہوگی قیامت سے پہلے اس نام کا بادشاہ ضرور ہوگا مگر معلوم نہین کہ کب ہوگا اور کہان ہوگا **ق** اَبُوْ بَكْرَةَ وَجَرِيْرٌ وَّابْنُ عُمَرَ لَا تَرْجِعُوْا
بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ اور جریرؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد
پلٹ کر کافر نہ ہو جائیو کہ تم لوگون سے بعضے بعضون کی گردنین مارین **ف** حضرتؐ نے آخر عمر مین حجۃ الوداع مین یہ حدیث فرمائی یعنے آپس مین ایک دوسرے کو
۵۵۷ قتل کرنا کافرون کی عادت ہو تم ایسا نہ کرنا **ق** اَنَسٌ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ
وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہو کچھ اور بھی زیادہ ہے یہان تک کہ عزت والا پروردگار
اپنا قدم قدرت رکھے گا تو دوزخ کہے گی کہ بس بس تیری عزت کی قسم پھر سمٹ جاویگی **ف** یعنے باوجودیکہ لاکھون کافر اُس مین پڑین گے اُسکی بھوک
نہ مٹے گی اور ہمیشہ زیادہ طلبی کیا کریگی جب خدا قدم قدرت اُس مین رکھے گا تب اُسکا پیٹ بھریگا اور جوش مٹے گا خدا جانے کہ وہ قدم کیا ہے اور کیسا
۵۵۸ ہے یہان قدم عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا روایت مین آیا ہو ویسا ہی ماننا چاہیے اور کہنا چاہیے واللہ اعلم **م** جَابِرٌ لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ
يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ
تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ میری اُمت مین سے ایک گروہ لڑتا رہیگا دین حق پر غالب ہو کر قیامت تک پھر اُتریگا
عیسےٰ مریم کا بیٹا تو کہے گا مسلمانون کا سردار یعنی امام مہدیؑ کہ آئیے امام بنکر ہمکو نماز پڑھائیے تو عیسیٰؑ کہین گے کہ نہین تم ہی آپس مین ایک دوسرے کے سردار ہو
یہ خدا نے بزرگی دی ہو اس امت کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اسلام غالب رہیگا اگر ہندوستان مین ہماری شامت سے اسلام مغلوب ہے
۵۵۹ تو کیا ہوا اور ولایتون مین جیسے روم اور توران اور مغرب الحمد للہ کہ اسلام غالب ہو اور جہاد جاری ہو **ق** اَنَسٌ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ يَعْنِي الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ
بَالَ فِي الْمَسْجِدِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹو اُسکے پیشاب کرنے کو چھوڑ دو اُسکو تاکہ پیشاب کر لیوے مراد اس سے وہ گنوار ہے
جسنے مسجد مین پیشاب کیا **ف** ایک گنوار مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحابؓ نے اُسکو للکارا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے اب تو اُس نے نادانی سے
۵۶۰ پیشاب کیا اب کر لینے دو پھر حضرتؐ نے اُسکو سمجھایا کہ مسجد عبادت کا مقام ہو یہان نجاست نہ چاہیے پھر اُس مکان کو دھلوا ڈالا **م** زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ سَلَمَةَ

زَيْنَبَ رَبِيبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ مسلم مین زینب ابو سلمہ کی بیٹی حضرتؐ کی پالی ہوئی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے تئین تم آپ پاک نہ ٹھہراؤ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون پاک ہے تم مین **ف** مصابیح مین زینبؓ سے روایت ہے کہ میرا نام پہلے برّہ تھا اُسکے معنی تھے پاک پھر حضرتؐ نے میرا نام بدل کر زینب رکھا اور یہ حدیث فرمائی اسی طرح حضرتؐ نے بہت نام بدلے جنمین اپنی پاکی یا شرک تھا جیسے عبد الشمس **م** اِبْنُ عُمَرَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْاٰنِ فَإِنِّي لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر نہ کیا کرو قرآن کو لیکر مین نڈر نہین ہون کہین دشمن اُسکو پا جاوے **ف** یعنی اگر لشکر کم ہو تو کافرون کے ملک مین قرآن نہ لیجاؤ کہ کافر اُس سے بے ادبی کرینگے اور اگر لشکر اسلام زیادہ ہو تو قرآن لیجانا منع نہین **ق** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا بخاری اور مسلم مین عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مانگ حکومت اور سرداری کو اگر حکومت تجھکو بدون مانگے ملے تو تیری غیب سے اُس پر مدد ہوگی اور اگر تجھکو حکومت مانگنے سے ملی تو تجھی پر سونپی جاویگی یعنی خدا کی طرف سے تیری مدد نہ ہوگی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ مَا فِي صَحْفَتِهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ مانگے عورت اپنی مسلمان بہن کے طلاق کو تاکہ اونڈیل لیوے جو اُسکے تغار اور پیالے مین ہے یعنی جو اُسکو خاوند سے ملتا تھا سو آپ لیوے اور چاہیے کہ بدون شرط طلاق اُسکے خاوند سے نکاح کر لیوے سو اُسکو تو وہی ملیگا جو اُسکی قسمت مین ہے **ف** یعنے جو عورت کہ جورو والے مرد سے نکاح کیا چاہے تو وہ پہلی جورو کا طلاق نہ چاہے کہ اُسکا مال سب مجھکو ملے بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے **ق** عَائِشَةُ لَا تُخْبِرِ امْرَأَةً مِّنْهُنَّ أَلَّا أَخْبَرْتُهَا يَعْنِي بِاخْتِيَارِ عَائِشَةَ إِيَّاهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُنمین سے جو عورت پوچھے گی اُسکو بتلا دونگا یعنے یہ بات کہ عائشہ نے مجکو اختیار کیا **ف** جب قرآن مین آیت تخییر اتری یعنی حکم ہوا کہ پیغمبر کی بیبیان یا اللہ اور رسول کو اختیار کرین اور فقر فاقے پر صبر کرین یا دنیا اختیار کرین اور جدا ہون تو پہلے عائشہؓ نے اللہ اور رسول کو اختیار کیا اور دنیا کو چھوڑا اور عرض کی کہ یا حضرت میرا اللہ اور رسول کا اختیار کرنا اپنی اور بیبیون سے نہ فرمائیے گا یعنے وہ بیری حرص کرینگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث کا قصہ آگے بھی گذرا **خ** عَائِشَةُ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردونکو گالی مت دو اور برا مت کہو سو وہ تو پہونچ گئے اپنے کیے کو **ف** یعنی مردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب اُنکو پہونچ گیا اب اُنکو بد کہنا بیفائدہ ہے بلکہ ناحق اُنکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَّا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بد کہو میرے اصحاب کو نہ بد کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین خرچ کرو تو اُنکی تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملیگا اور نہ اُسکے آدھے کے برابر **ف** یعنی اصحابؓ نے اُسوقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت ضعیف تھا اور کمال تنگی تھی اُن ہی کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے اور جانفشانی سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہے تو معلوم ہوا کہ اُنکی عبادت کے برابر کسی کی عبادت تاقیامت نہین ہوسکتی پھر ایسے دین کے سردارونکو بد کہنا کیونکر درست ہوگا خدا سمجھے اُن بے ادبون سے جو حضرتؐ کے اصحابؓ کو بد کہتے ہین دیدہ و دانستہ اُنکے کمالات کو مٹاتے ہین **م** سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَّلَا نَجِيحًا وَّلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدَنَّ عَلَيَّ مسلم مین سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے غلام کا نام مت رکھ یسار یعنی آسانی والا اور نہ رباح رکھ یعنی نفع والا اور نہ نجیح رکھ یعنی مطلب والا اور نہ افلح رکھ یعنی نجات والا سو تو یون کہیگا کہ یہان فلانا غلام ہے پھر وہان وہ نہوا تو جواب دینے والا کہیگا کہ یہان نہین ہے یہ نام تو چار ہین سو اس سے زیادہ مجھپہ نہ باندھنا یعنی اپنی طرف سے نہ بڑھائیو **ف** دستور یون ہے لوگونکا کہ غلامونکے اکثر نام بہتر رکھتے ہین مبارکی کے واسطے جیسے نفع اور آسان اور مطلب و نجات اور اسی طرح مبارک اور وفادار اور حالانکہ کبھی اسکا مطلب اُلٹا ہو جاتا ہے تو اُسکو بدفالی جانکر غمگین ہوتے ہین جیسا پوچھا کہ نجات یا مبارک ہے کسی نے جواب مین کہا کہ نہین یعنی نجات اور مبارک نہین تو مطلب اُلٹا ہوا اسواسطے حضرتؐ نے منع کیا یعنی ایسے نام رکھنا کیا ضرور جسمین رنج ہو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا جب اعتقاد ٹھیک ہوا اور لوگ تقدیر کو سمجھے تو ایسے نام رکھنا درست ہو گیا **ق** عُمَرُ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهٖ

قَالَ لَهٗ حِیْنَ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَہٗ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَہٗ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مول لے اُسکو اور نہ پھیر لے اپنے صدقے کو اگرچہ تجکو وہ ایک درم کو دیوے سو مقرر اپنے صدقے کا پھیر لینے والا ویسا ہی جیسا اپنی قے کو کوئی پیٹ مین ڈال لیوے یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے کہا جب اُنھون نے ایک گھوڑا چڑھنے کو راہ خدا مین کسی کو دیا تھا پھر اُسنے اُسکو ضائع کیا دُبلا کر ڈالا پھر عمر فاروقؓ نے اُس کو مول لینا چاہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کی راہ مین دیوے اُسکو پھر مول بھی نہ لیوے

٥٦٩ **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سوائے تین مسجد کے نہین درست ایک تو ادب والی مسجد یعنی کعبہ دوسری مدینے مین حضرتؐ کی مسجد تیسرے ملک شام مین مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد داؤدؑ اور سلیمانؑ کی بنائی **ف** اکثر احتیاط والے عالم بوجب اس حدیث کے اولیا اور بزرگون کی قبرون پر جانا اگر تین منزل ہو یا زیادہ درست نہین جانتے اور بعضے کہتے ہین کہ اس حدیث مین فقط مسجدونکا ذکر ہے یعنے عبادت کے واسطے سب مسجین برابر ہین سوائے ان تین مسجدون کے اور کسی شہر کی مسجد مین سفر کرکے جانا درست نہین ہے سوائے مسجدونکے اور مکانات کو متبرک جان کر جانا اس حدیث مین منع نہین واللّٰہ اعلم اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایک بار نماز پڑھنا اور مسجدون کی ہزار بار سے افضل ہے اور کعبے مین نماز میری مسجد سے سو بار افضل ہے تو معلوم ہوا کہ کعبے کی نماز اور مسجدون سے لاکھ بار افضل ہے

٥٧٠ **م** اَبُوْبَرْزَۃَ لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَۃٌ عَلَیْھَا لَعْنَۃٌ مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جسپر لعنت ہو **ف** حضرتؐ سفر مین تھے ایک عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ جھڑکی کے واسطے فرمایا تا لعنت کرنے کی عادت چھوڑ دے تو معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا نہین درست

٥٧١ **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا کَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ساتھ نہین دیتے رحمت کے فرشتے اُن لوگون کا جن مین کتّا اور گھنٹا ہوتا ہے

٥٧٢ **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تُصَدِّقُوْا اَھْلَ الْکِتَابِ وَلَا تُکَذِّبُوْھُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا الاٰیۃ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کتاب والون یعنی یہود اور نصاریٰ کو نہ سچا جانو اُنکو نہ جھٹلاؤ اور کہو کہ ہمنے مانا خدا کو اور اُسکو مانا جو ہمپر اُترا یعنی قرآن اور جو آگے پیغمبرون پر اُترا **ف** حضرتؐ کے وقت مین یہود توریت کو عبرانی زبان مین پڑھتے تھے اور مسلمانونکے واسطے عربی مین اُسکا ترجمہ کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے اُنکو سچا نہ جانو شاید کہ مضمون بدل ڈالا ہو اور جھوٹا بھی نہ جانو شاید کہ سچی بات ہو اور مجمل یون کہو کہ ہم قرآن اور توریت اور انجیل کو مانتے ہین مگر ہمکو تمہارا اعتماد نہین خدا جانے کہ تمنے کیا رکھا ہے اور کیا بگاڑا

٥٧٣ **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَھَا فَاِنَّہٗ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلُبَھَا اِنْ شَآءَ اَمْسَکَ وَاِنْ شَآءَ رَدَّھَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بند رکھا کرو کئی دن کا دودھ اونٹ اور بکری اور بھیڑ کے تھنون مین سو جو اُنکو مول لیوے دودھ دوہنے کے بعد دو کام مین مختار ہے خواہ رکھے خواہ اُنکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلہ دیکر **ف** دستور ہے دغابازون کا کئی دن کا دودھ گائے بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دھوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد مول لینے کے اُسکو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دے بدلہ دیکر اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا امام اعظمؒ کے مذہب مین بدلہ دینا نہین اسواسطے کہ جانور کا دانہ اور چارا دودھ کا عوض ہوگیا چنانچہ باب اول مین یہ مضمون مذکور ہو چکا

٥٧٤ **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَۃُ وَبَعْلُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَلَا تَاْذَنْ فِیْ بَیْتِہٖ وَھُوَ شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَمَآ اَنْفَقَتْ مِنْ کَسْبِہٖ مِنْ غَیْرِ اَمْرِہٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِہٖ لَہٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نفل روزہ عورت نہ رکھے خاوند کے ہوتے بدون اُسکے حکم کے اور خاوند کے ہوتے بدون اُسکے حکم کسیکو کسی کام کے واسطے گھر مین نہ آنے دیوے اور عورت جو خاوند کی کمائی سے بدون اُسکے حکم خدا کی راہ مین دیوے گی تو اُسکا آدھا ثواب خاوند کو ہوگا **ف** اس حدیث مین خاوند کے حق عورت پر فرمائے فرض روزے مین خاوند کی اجازت کی حاجت نہین نفل روزہ بغیر اُسکی مرضی درست نہین کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہو اور خاوند کی کمائی سے راہ خدا مین جب دینا درست ہے کہ اُسکی اجازت ہو صریحًا یا اُسکو رنج نہو جب سُنے اور اگر ناخوش ہو یا منع کیا ہو تو عورت کو کسی طرح دینا درست نہین

٥٧٥ **ق** عُمَرُ لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَآ اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نہ کیا کرو جیسے بیحد عیسیٰؑ مریم کے بیٹے کی تعریف ہوئی اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول **ف** یعنی جیسا نصاریٰ نے عیسیٰؑ کی بیحد تعریف بہت بڑھا کر کی بعضون نے اُنکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم اے مسلمانو ویسی تعریف نہ کیجیو کافر ہو جاؤگے میری تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہے

کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانے والا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوائے خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم سے بہتر خدا کا امانت دار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی سوائے پیغمبر کے اب کون سی تعریف باقی رہی ہے جو مجکو کہو گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو جاہلون مین مشہور ہی کہ نبی ہر کام کے مختار ہین جو چاہین سو کر ڈالین سو یہ شرک ہی اسمین تو پیغمبر کو خدائی ثابت کی اور جس بات سے حضرتؐ نے منع کیا تھا وہی بات بے ادب جاہلون نے کہی

۵ **ق** عَائِشَةُ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَاِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي **قَالَهُ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی نکر سو البتہ ابوبکر قریش کا نسب سب سے زیادہ ترجانتا ہی اور البتہ میرا اُنمین رشتہ ہی تو ہو نہ کہ جب تک ابوبکر میرا نسب اُنکے نسب سے تجکو الگ کردے یہ حضرتؐ نے حسانؓ بن ثابت سے کہا **ف** روایت ہی کہ کفار قریش نے حضرتؐ کی اور حضرتؐ کے اصحابؓ کی ہجو کہی تھی حضرتؐ نے حسانؓ سے کہ بڑے شاعر تھے یہ حدیث فرمائی یعنی قریش میرے رشتہ دار ہین اس طرح اُنکی ہجو نہ کرنا کہ میرے باپ دادے بھی اُسمین آجاوین ابی بکر سے اسکو تحقیق کر لے وہ قریش کے نسب کا بڑا عالم ہے

۵ **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عذاب نکرو خدا کے خاص عذاب سے یعنے آگ سے کسی کو نہ جلاؤ **ف** علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے زندیق یعنی بیدین لوگون کو جلوا ڈالا جب عبداللہ بن عباسؓ نے یہ سُنا تو یہ حدیث پڑھی اور کہا کہ اگر مین اُسوقت ہوتا نہ جلاتا بلکہ اُنکو قتل کرتا اسواسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو اسلام کو چھوڑ کر اور دین بدلے اُسکو مار ڈالو

۵ **م** عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي اُمَرَائِي اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ اِبِلًا وَغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ **قَالَهُ** لَمَّا اَخْبَرَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ حِمْيَرٍ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ وَمَنْعِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اِيَّاهُ سَلَبَهُ لَمَّا اسْتَكْثَرَهُ بَعْدَ قَوْلِهِ لِخَالِدٍ بِاَنْ ادْفَعْهُ اِلَيْهِ فَلَمَّا مَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَاَغْضَبَهُ وَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَدِيثَ

مسلم مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ دے اُسکو اے خالد نہ دیو اُسکو اے خالد بھلا تم چھوڑنے والے ہو میرے بنائے حاکمون کو تمھاری مثل اور اُن حاکمون کی مثل تو ایسی ہی جیسے مثل اُس مرد کی جسنے اونٹ اور بکریان چرانے کو لین سو اُنکو چرایا پھر اُنکے پیاس کا وقت تاکتا رہا سو لیگیا اُنکو حوض پر سو اُسمین وہ گھسین پھر اُنھون نے صاف صاف پانی کو پیا اور تلچھٹ کو چھوڑا سو صاف صاف تو تمکو ہی اور تلچھٹ امیر یعنی غنیمت کا مال تو لشکر کو ہے اور سب لشکر کی فکر اور قصور ہو تو بدنامی اور مؤاخذہ حاکمون پر یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب عوفؓ بن مالک نے حضرتؐ کو خبر کی قوم حمیر سے ایک شخص کے مارنے کی کافر کو جنگ موتہ مین اور خبر کی خالد بن ولید نے اسباب نہ دینے کی اُسکو جبکہ خالدؓ نے اُس اسباب کو بہت مال جانا تھا بعد فرمانے حضرتؐ کی خالدؓ سے کہ دے اسباب قاتل کو پھر جب خالدؓ عوفؓ پاس نکلے تو عوفؓ نے خالدؓ کو غصہ دلایا اور حضرتؐ نے اُسکو سُنا تو یہ حدیث فرمائی **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ یون ہی کہ ہجری آٹھوین سال زیدؓ کو تین ہزار لشکر اسلام کا سردار کر کے مُلک شام مین بھیجا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہی چنانچہ مؤتہ کے مکان مین نصاری سے لڑائی ہوئی لشکر نصاری ایک لاکھ تھا تینون سردار شہید ہوئے پھر خالد بن ولید مسلمانون کی صلاح سے سردار بنے آٹھ تلوارین اُس دن اُن کے ہاتھ مین ٹوٹ گئین خوب لڑے خدا نے فتح نصیب کی اسی لڑائی مین قوم حمیر سے ایک مسلمان نے ایک کافر کو مارا اُس کافر کا اسباب مانگا خالدؓ نے کہ اُسوقت حاکم تھے نہ دیا عوفؓ بن مالک اس حدیث کے راوی نے خالدؓ سے کہا کہ اگر تم قاتل کو اسباب نہین دیتے ہو تو مین تمھارا گلہ حضرتؐ سے کرونگا جب مدینے مین لشکر آیا تو عوفؓ نے حضرتؐ سے خالد کا گلہ کیا حضرتؐ نے خالدؓ سے فرمایا کہ قاتل کو تونے اسباب کیون نہ دیا خالدؓ نے کہا کہ وہ اسباب بہت قیمتی تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکا اسباب دے پھر خالدؓ جو عوفؓ کے پاس ہوکر نکلے تو عوفؓ نے خالدؓ کی چادر پکڑ کر کہا کہ کیون جو ہمنے تمسے کہا تھا سو کر دکھلایا خالدؓ کو بہت غصہ آیا جب یہ حال حضرتؐ نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی اور خالدؓ کی خاطرداری کی کہ اب اسباب نہ دیو اور حاکمون کی قدردانی کی معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سردارون کی خاطرداری ضرور ہی تا لشکر پر رعب ہی ہر ایک سپاہی سردار پر جرأت نہ کرے

۵ **خ** اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَغْضَبْ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ اَوْصِنِي بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچھ نصیحت کیجیے حضرتؐ نے فرمایا کہ غصہ نہ کیا کر **ف** اُس شخص نے تین بار نصیحت مانگی وہ شخص غصہ ور بہت تھا اس واسطے ہر بار حضرتؐ نے یہی نصیحت کی غصہ دو قسم ہے بہتر اور بُرا سو جو غصہ خدا کے واسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس کے واسطے ہو وہ بُرا حضرتؐ نے اسی غصے کو منع کیا

۵ **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ

وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ الْعِشَاءَ وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ وَيُرْوٰى صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ وَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ بخاری مین عبداللہ بن مغفل رضی سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمپر غلبہ نہ کرنے پاوین عرب کے جنگلی لوگ تمھاری مغرب کی نماز کے نام پر حضرتؐ نے فرمایا کہ جنگلی لوگ مغرب کو عشا کہتے ہین اور روایت کی مسلم نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ غالب نہوین جنگلی لوگ تمھاری نماز کے نام پر جان رکھو کہ البتہ اُسکا نام عشا ہی اور جنگلی لوگ دیر کرکے اندھیرے مین اونٹ کا دودھ دوہتے ہین اور دوسری روایت یون ہے کہ تمھاری نماز کا نام عشا ہے سو البتہ اُس نماز کا نام خدا کی کتاب مین عشا ہی اور جنگلی لوگ اندھیرے مین اونٹون کا دودھ دوہتے ہین **ف** عرب کے جنگلی لوگ نماز مغرب کو عشا کہتے تھے اور عشا کی نماز کو عتمہ کہتے تھے یعنی اندھیری کی دودھ والی نماز اسواسطے کہ عشا کے وقت وہ لوگ اپنے اونٹونکا دودھ دوہتے تھے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا کہین نہو کہ نمازون کے شرعی نام بدل جاوین اور جنگلی لوگون کی بولی مشہور ہوجاوے اسواسطے منع کیا

٥٨١ **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا **قَالَهُ** لِاَخِيْ بَنِيْ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ قَدِ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مت بیچ ناقص کھجور کو چاندی کے درمون سے بیچ ڈالا کر پھر مول لیا کر درمون سے عمدہ قسم کی کھجور یہ حضرتؐ نے قوم بنی عدی انصاری کے بھائی سے کہا اور حضرتؐ نے اُسکو خیبر کا عامل کرکے بھیجا تھا **ف** حضرتؐ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل کرکے بھیجا وہان سے وہ عمدہ قسم کھجور جسکو جنیب کہتے ہین حضرتؐ کے واسطے لایا حضرتؐ نے پوچھا کہ کیا تمام خیبر کی کھجور ایسی عمدہ ہوتی ہے اُسنے کہا کہ نہین بلکہ ہم ناقص کھجور دو سیر دیکر ایک سیر عمدہ قسم بدل لیتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک جنس مین زیادہ دینا لینا بیاج ہے ایسا نہ کیا کر بلکہ اُسکی تدبیر یہ ہو کہ ناقص کو بیچ ڈالا کر اُسکی قیمت سے عمدہ قسم کو مول لیا کر یہی حکم ہے سب تول ناپ کی چیزون مین جیسے گیہون اور جو اور نمک اور چنے مین کرنا چاہیے

٥٨٢ **م** اِبْنُ عُمَرَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بدون طہارت اور پاکی کے نماز نہین قبول ہوتی اور صدقہ نہین قبول ہوتا غنیمت کی چوری سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون غسل اور وضو نماز قبول نہین اور حرام مال کو خدا کی راہ مین دینے سی کچھ ثواب نہین

٥٨٣ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کا وضو ٹوٹے اُسکی نماز قبول نہین جب تک وضو نکر لیوے **ف** وضو ٹوٹتا ہو اُس سے جو آگے اور پیچھے سے نکلے اور تکیہ لگا کر سونے سی اور خون پیپ بدن پر بہنے سے اور مستی اور دیوانگی سے

٥٨٤ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار کے برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین بعد میری بیبیونکے خرچ کے اور کارندے کی محنت کے سو صدقہ ہی خدا کی راہ مین **ف** حضرتؐ کے پاس کچھ زمین مدینے مین تھی اور کچھ فدک اور خیبر مین سو حضرتؐ کا معمول تھا کہ اُسکے حاصلات سے اپنی بیبیونکو سال بھر کا خرچ دیتے جو باقی رہتا تو اُسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ میرے وارث تو ایک دینار برابر بھی کچھ نہ بانٹین گے باقی رہی یہ زمین سو بعد بیبیون کے اور کارندے کے خرچ کے یہی راہ خدا مین صدقہ ہے کارندے سے یا مراد خلیفہ ہے یا اُس زمین کا عامل پیغمبر کے مال مین جو وراثت نہین ہے سو اُسکی یہ حکمت ہے کہ خلق کو معلوم ہو کہ پیغمبرون کی محنت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی دنیا کا کچھ لگاؤ نہین یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بھی کچھ اُنکا حصہ نہین ملتا اور حضرت فاطمہؓ کو اول یہ حال معلوم نہ تھا اسی واسطے صدیق اکبرؓ سے باپ کا حصہ مانگا جب معلوم ہوا کہ پیغمبرونکے مال مین وراثت نہین تو خاموش ہو رہین اصل تقریر تو اتنی ہی باقی جھگڑے ہین بیفائدہ

٥٨٥ **ق** اَلْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ **قَالَهُ** حِيْنَ سَاَلَهُ الْمِقْدَادُ عَنْ قَتْلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْكُفَّارِ بَعْدَ اَنْ قَطَعَ يَدَهُ فِي الْحَرْبِ بخاری اور مسلم مین مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مت مار اُس کافر کو جو اب مسلمان ہوگیا سو اگر تو اُسکو ماریگا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہوگیا ہے اور تو واجب القتل اُسکے برابر ہو جائیگا جیسے وہ تھا کافر کلمہ پڑھنے سے پہلے یہ حضرتؐ نے فرمایا جب مقدادؓ نے پوچھا اُس شخص کا حال جو کافر تھا پھر لڑائی مین مقدادؓ کا ہاتھ کاٹ کر مسلمان ہوگیا **ف** یعنے اگر تو اُسکو حالت کفر مین مار ڈالتا تو درست تھا اور اب وہ مسلمان ہوا اُسکا خون بچگیا اگر تو اُسکو اب ماریگا تو اُسکے بدلے تو مارا جائیگا

٥٨٦ **ق** عَائِشَةُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے چور کا ہاتھ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ مین **ف** دینار ساڑھے چار ماشے سونے کی ہوتی ہی تو اُسکی چوتھائی ایک ماشہ اور ایک رتی
ہوئی یعنی جب چور ایک ماشہ اور ایک رتی سونے کے برابر یا اس سے زیادہ مال چُرا دی تب اُسکا ہاتھ کاٹا جاوی اور اگر اس سے کم چرا وی تو نہ کاٹا جاوے اور یہی مذہب ہے
امام شافعیؒ کا اور امام مالکؒ کے نزدیک جب تین درم چاندی کے برابر یا زیادہ چوری کری تو اُسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور امام اعظمؒ کے نزدیک جب دس درم کے برابر یا
زیادہ چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جاوی اس سے کم مین نہین اُنکی دلیل دوسری حدیث ہی جسمین دس درم کی حد ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ
الشَّيْطَانَ **قاله** حِيْنَ قَالَ رَجُلٌ اَخْزَاكَ اللّٰهُ لِسَكْرَانَ ضُرِبَ الْحَدَّ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو شیطان کی
اُسکے اوپر مدد نہ کرو یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا کہ جب کسی نے اُس شرابی کو جو حد مارا گیا تھا یون کہا کہ خدا تجکو فضیحت اور رسوا کرے **ف** یعنی جب گنہگار
کی سزا ہو چکی تو اُسکو بُرا نہ کہو اسواسطے کہ شیطان خوش ہوتا ہی مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تمنے شیطان کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے
خ اَلرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ لَا تَقُوْلِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ بخاری مین ربیع بنت معوذؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو
مت کہہ اور وہ بات کہہ جو لگے گاتی تھی **ف** بخاری ابن ربیعؓ سے پوری روایت یون ہی کہ میری شادی ہوئی حضرتؐ میرے پاس آئے چھوٹی لڑکیاں جنگ بدر کے
کڑکے گاتی تھین دف بجا کر اسمین ایک لڑکی نے یہ کہا کہ ہم مین ایسا پیغمبر ہے جو کل کی ہونے والی بات جانتا ہو تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور منع کیا یعنے
غیب کی بات سواے خدا کے کوئی نہین جانتا مجکو بھی نہین معلوم **تنبیہ** علما کے نزدیک خوشی کے دنون مین راگ دف کے ساتھ بشرطیکہ اور باجے نہ ہون
اور مضمون اُسکا خلاف شرع نہ ہو اور گانے والا لڑکا اور اجنبی عورت نہو تو درست ہی **م** اَنَسٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی مگر نہایت بُرے لوگون پر **ف** یعنی جسوقت قیامت آویگی کوئی ایماندار نہ رہے گا سب کافر ہونگے **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ اُمَّتِيْ مَاخَذَ الْقُرُوْنِ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ قَالَ وَمَنِ النَّاسُ
اِلَّا اُولٰئِكَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ نہ کرنے لگے میری اُمت اگلے زمانونکے طریقونکو بالشت
بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یعنی بے تفاوت جو اگلے زمانے کے کافرونکی رسمین تھین سو میری اُمت بھی کریگی لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ مجوسی اور نصاری کی طرح لوگ
ہوجاوینگے حضرتؐ نے فرمایا اور کون لوگ ہین سوا اُنکے یعنی اُن ہی کے قدم بقدم چلین گے **ف** مجوس اور نصاری کی یہ رسمین تھین کہ ریشمین کپڑا پہننا چاندی سونے
کے برتنو مین کھانا پینا نجومی سے پوچھکر کام کرنا داڑھی مُنڈانا گناہون پر اڑ جانا توبہ نہ کرنا شریعت کے حکمون پر خیال نہ کرنا شراب پینا سو افسوس کہ یہ سب رسمین مسلمانو مین
جاری ہوگئین خصوصًا ہندوستان مین حضرتؐ نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ
بِبُصْرٰى بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلے آگ حجاز کی زمین سے روشن کردیگی بُصری کے اونٹون کی
گردنون کو یعنی ایسی اُسکی روشنی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچے گی **ف** حجاز عرب مین اُس زمین کا نام ہے جسمین مکہ اور مدینہ ہی اور بُصری ایک شہر کا نام ہے
تاریخ مدینہ مین مذکور ہی کہ اول چند روز مدینے مین برابر زلزلہ رہا لوگون نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اُسمین سے سر بلند آگ نکلی چالیس دن
قائم رہی لوہا اور پتھر اُس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سیکڑون کوس تک اُسکی روشنی گئی آنحضرتؐ سنہ عیسوی یہ بات اگرچہ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرتؐ
نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرتؐ کا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی قوم دوس کی عورتین بت کے گرد جسکا ذی الخلصہ نام ہے **ف**
دوس ایک قوم کا نام ہی یمن مین ابوہریرہؓ بھی اُسی قوم سے ہین ذی الخلصہ اُس قوم کے بُت کا نام تھا اُسکو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جب وہ قوم مسلمان ہوئی
تب حضرتؐ نے اُس بُت کو تڑوا ڈالا سو حضرتؐ نے یہ فرمایا کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوجاویگی اُس بُت کو پھر نیا بنا دینگے اور اُنکی عورتین اُسکے گرد
طواف کرینگی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا رَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا
اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گا سورج اپنے ڈوبنے کے مکان سے

پھر جب اُسکو دیکھینگے لوگ تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اُسوقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اُسکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تھا **ف** یعنی بن دیکھے کا ایمان
معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہوا تو ایمان لانا کیا فائدہ اسی واسطے اگر کافر مرتے دم ایمان لاوے تو معتبر نہین کہ اُسوقت بھی عذاب آخرت سامنے آجاتا ہے **ق**

۵۹۴ عَائِشَۃُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لات اور
عُزّیٰ پوجے جاوین **ف** لات اور عُزّیٰ عرب مین دو بُت تھے حضرتؐ کے وقت مین توڑے گئے سو فرمایا کہ قیامت کے قریب پھر لوگ کافر ہوجاوینگے اور اُنکو پوجینگے

۵۹۵ **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْھَارًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ
ہوجاوے عرب کی زمین چراگاہ سبزہ زار نہرون والی **ف** عرب کی زمین مین نہ سبزہ ہے نہ نہر سو فرمایا کہ آخر زمانہ مین اُسمین سبزہ اور نہرین ہونگی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین
عرب سے مدینہ مراد ہے یعنے آخر زمانے مین لوگ عمارت اور آبادی پر زیادہ مصروف ہونگے دنیا کی محبت غالب ہوگی **خ**

۵۹۶ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا
الْیَھُوْدَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَاءَہُ الْیَھُوْدِیُّ یَا مُسْلِمُ ھٰذَا یَھُوْدِیٌّ وَّرَائِیْ فَاقْتُلْہُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم اے مسلمانو یہودیون کو قتل کروگے یہانتک کہ کہے گا پتھر جسکے پیچھے یہودی چھپا ہوگا اے مسلمان یہ یہودی ہے میرے پیچھے سو تو
اُسکو مار ڈال **ف** قیامت کے قریب دجال نکلے گا اُسکے لشکر مین اکثر یہودی ہونگے جب عیسیٰؑ کے ہاتھ سے دجال مارا جاویگا تو مسلمان اُسوقت یہودیون کو قتل
کرینگے **خ**

۵۹۷ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّکِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْہِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْیُنِ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ
نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ اے مسلمانو تم لڑوگے خوز اور کرمان سے جو دو گروہ ہین عجم
کے سُرخ منھ والے چپٹی ناکون والے چھوٹی آنکھون والے اُنکے منھ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ چمڑا لگا یعنے اُنکے گول منھ مین موٹی موٹی جوتیان اُنکی بال کی **ف** خوزستان
اور کرمان دو شہر ہین ایران اور توران مین وہانکے رہنے والے مراد ہین یا قوم ترک مراد ہین اُنکی صورتین ایسی ہی ہوتی ہین جیسا حضرتؐ نے فرمایا اُسی طرح صحابہ
حضرتؐ کے بعد اُنسے لڑے اور فتحیاب ہوئے **ق**

۵۹۸ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکے منھ جیسے ڈھالین ہین تہ بتہ جمی ہوئین یعنی موٹے منھ گول گول **ق**

۵۹۹ اَبُوْھُرَیْرَۃَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہین **ف** قوم ترک مراد ہین جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہوچکا **ق**

۶۰۰ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی
تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاھُمَا وَاحِدَۃٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ آپس مین لڑینگے
دو گروہ دعویٰ دونون کا ایک ہی ہوگا **ف** علی مرتضیٰؓ اور معاویہؓ کی لڑائی مراد ہے دونون کا دین اسلام تھا اور ایک ہی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر تھے

۶۰۱ **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْھِمْ جَیْشٌ مِّنَ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ خِیَارِ اَھْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا
تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْھُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰہِ لَا نُخَلِّیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَھُمْ فَیَنْھَزِمُ ثُلُثٌ
لَا یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ اَبَدًا وَّیُقْتَلُ ثُلُثُھُمْ اَفْضَلُ الشُّھَدَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ فَبَیْنَمَا ھُمْ یَقْتَسِمُوْنَ
الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَھُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْھِمُ الشَّیْطَانُ اِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَکُمْ فِیْ اَھْلِیْکُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِکَ بَاطِلٌ فَاِذَا
جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَمَا ھُمْ یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّھُمْ فَاِذَا رَاٰہُ عَدُوُّ اللّٰہِ ذَابَ
کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ فَلَوْ تَرَکَہُ لَانْذَابَ حَتّٰی یَھْلِکَ وَلٰکِنْ یَّقْتُلُہُ اللّٰہُ بِیَدِہٖ فَیُرِیْھِمْ دَمَہٗ فِیْ حَرْبَتِہٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق مین یا دابق مین اُتریگا پھر اُنکی طرف مدینے سے لشکر اسلام نکلے گا وہ
لوگ اُسدن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے مراد حضرت امام مہدیؑ کا لشکر ہے پھر جب صف باندھین گے دونون لشکر تو نصاریٰ کہینگے
کہ چھوڑو ہمارا درمیان اور اُن مسلمان لوگونکا جنھون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑکے لونڈی غلام بنائے ہین تاکہ ہم اُن سے لڑین تو مسلمان کہینگے کہ خدا کی قسم ہم تمھارا

اور اپنے بھائی مسلمان کا درمیان نچھوڑینگے یعنی تم اس فریب سے مسلمانون مین پھوٹ ڈالا چاہتے ہو سو یہ ممکن نہین پھر ان کافرون سے لڑنے لگین گے تو تہائی
مسلمانون کا لشکر بھاگ جاویگا اُنکی توبہ خدا کبھی قبول کریگا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وہ سب شہیدون مین افضل ہونگے خدا کے نزدیک اور تہائی لشکر فتح کریگا وہ عمر بھر
کبھی فتنے اور بلا مین نہ پڑینگے پھر وہ قسطنطنیہ کو جو شہر روم کا تخت گاہ ہی فتح کرین گے سو جسوقت وہ لوٹ کا مال بانٹتے ہونگے اپنی تلوارونکو زیتون کے درخت مین
لٹکا کر کہ اچانک اُن مین شیطان پکاریگا کہ دجّال تو تمہارے پیچھے تمہارے لڑکون بالون پر آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلین گے اور حالانکہ یہ خبر جھوٹھ ہوگی پھر جب لشکر اسلام
شام کے ملک مین آویگا تب دجّال نکلے گا سو جسوقت مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندھتے ہونگے کہ نماز کی طیاری ہوگی پھر عیسیٰ مریمؑ کے بیٹے اُترین گے پھر
اُنکو نماز پڑھاوین گے پھر جب عیسیٰؑ کو خدا کا دشمن یعنی دجال دیکھے گا تو خوف سے گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گلتا ہی سو اگر اُسکو خدا چھوڑدے تو وہ خود بخود گل جاوے
یہانتک کہ مرکے مٹ جاوے لیکن اُسکو خدا قتل کرواویگا عیسیٰؑ کے ہاتھ سے پھر عیسیٰؑ دجال کے تابعدارونکو یا سب لوگون کو اُسکا خون دکھاوین گے اپنی برچھی مین لگا ہوا
ف اعماق اور دابق دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطنیہ بہت مدت سے اب تک مسلمانون کے عمل مین ہی چنانچہ اب روم کا بادشاہ مسلمان ہی وہین رہتا ہی اس
حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے قریب نصاریٰ کا اُسمین عمل ہوجاویگا پھر امام مہدیؑ کے وقت مین فتح ہوگا چنانچہ اس حدیث مین اسکا ذکر ہی **م** اَنَسٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نہ کہا جاوے گا اللہ اللہ **ف** اس حدیث کے
دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ قیامت اُسوقت آویگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ نہ کہے گا یعنی سب کافر ہوجاوینگے دوسرا مطلب یہ کہ قیامت اُسوقت ہوگی کہ گناہ پر کوئی انکار
نکریگا یعنی اُسوقت کوئی اتنا بھی گنہگار بد کار سے نہ کہیگا کہ ارے خدا سے ڈر بندے ڈر **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ
يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ دریا فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنی اُسمین نمود ہوگا اُسپر لوگ لڑمرین گے سو قتل ہوگی ہر ایک سیکڑہ مین ننانوے اور کہیگا ہر ایک آدمی
اُنمین سے کہ شاید مین قتل سے بچ رہون یعنی تو سب کا مین ہلا شرکت پاؤن **ف** فرات کوفہ اور کربلا کے دریا کا نام ہی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ
مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلیگا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ ہانکیگا لوگون کو
اپنی لاٹھی سے **ف** قحطان ایک شخص تھا یمن کا اصل عرب اُسکی اولاد ہین سو فرمایا کہ اُس قوم سے ایک بادشاہ پیدا ہوگا بڑا حکم والا لوگ اُسکے ایسے قابو مین ہونگے جیسے بکریان
چرانے والے کے قابو مین کہ جدھر چاہے اُدھر ہانک لیجاوے شاید کہ اُس بادشاہ کا نام جہجاہ ہو جیسے کہ اول حدیث مین گذرا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ
الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہان تک
کہ تم مین مال بہت ہوجاویگا تو ابل پڑیگا یہانتک کہ مالدار فکر مین رنجیدہ ہوگا کہ کون اُسکی زکوۃ کا مال لیوے **ف** یہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کے وقت مین ہوگا
کہ سب مالدار ہوجاوین گے کوئی محتاج نہ ملے گا جو زکوۃ کا مال قبول کرے یا قیامت کی نشانیان دیکھکے ایسا خوف پیدا ہوگا کہ مال لینے کی فرصت نہو گی **ق**
اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَالَيْتَنِيْ مَكَانَهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت
نہ قائم ہوگی یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر تو کہے گا کسی طرح مین اسکی جگہ پر ہوتا **ف** یعنی قیامت کے قریب ایسے فتنے اور فساد عالم مین پھیلین گے کہ لوگ موت کی
تمنا کرین گے قبرون کو دیکھکر یہ حدیث اور اسکے پہلے کی حدیثون مین حضرتؐ نے قیامت سے جو پہلے ہونے والی چیزین ہین اُنکی خبرین دی ہین اب تک بعضی چیزین
ہو چکی ہین اور بعضی آگے ہونگی یہ معجزہ ہے حضرتؐ کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہوا اور آگے ہوگا **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ وَمَنْ كَتَبَ عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهُ
وَحَدِّثُوْا عَنِّيْ وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ صَدْرُهُ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث کو
سو جس نے مجھسے سُنکر سوائے قرآن کے جو لکھا ہو سو اُسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی جو بات مجھسے سُنو وہ لوگون کو سکھاؤ اور مجھپر جھوٹھ نہ باندھو کہا **صغانی**
اس کتاب والے نے کہ اس کا اول مضمون یعنی حدیث کو لکھنے کو منع فرمانا منسوخ ہے **ف** اصحاب قرآن اور حدیث کو ایک کاغذ مین لکھتے تھے حضرتؐ ڈرے کہ کہین قرآن
اور حدیث ناواقفون کے نزدیک نہ مل جاوے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کی لفظ کون ہے اور حدیث کی کون اسواسطے حضرتؐ نے حدیث کا لکھنا

منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہو گیا اور اشتباہ کا شبہہ گیا تو حدیث لکھنے کی بھی اجازت دی چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث اس کتاب مین ہو چکی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث لکھوا دی یہ بندوبست جو دین محمدی مین ہی کسی دین مین نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ پھر حدیث کے مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ حسن علیحدہ ضعیف علیحدہ اور صحابہ کے اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاری کے کہ انکی کتابون مین عجب گھال میل ہی چنانچہ انکی توریت اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ انکے اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہے کہ عاقل متحیر ہوتا ہی گویا تاریخ کی کتابین ہین صرف آسمانی کلام نہین ق عَلِيٌّ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ

۶۰۸ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھپر جھوٹھ نہ باندھیو سو مقرر یہ بات ہے کہ جو مجھپر جھوٹھ باندھے گا

۶۰۹ وہ دوزخ مین جاویگا ق عُمَرُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا

۶۱۰ کہ نہ پہنو ریشمی کپڑے کو سو مقرر جو ریشمی پہنیگا دنیا مین وہ آخرت مین اسکو نہ پہنے گا ق حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ بخاری اور مسلم مین حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنو ریشمی کو اور نہ دیبا کو اور نہ پیو سونے چاندی کے برتنون مین اور نہ کھاؤ انکے پیالون مین ہو اسطے کہ یہ چیزین کافرون کے واسطے دنیا مین ہین اور تمھارے واسطے مسلمانو آخرت مین ملین گی ف دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہی اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمخاب اور تافتہ اور دریائی اور اطلس اور گلبدن اور رضائی یا مردونکو حرام ہی اور چاندی سونے کی برتنونمین کھانا پینا یا عطردان پاندان بنانا حرام ہی اگر تکلف ہی منظور ہی تو اور عمدہ کپڑے اور عمدہ قسم کی چینی اور بلور اور شیشے کے برتن کیا کم ہین جو ریشمی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنون کو استعمال کرکے خدا اور رسول کو ناخوش کیجیے م مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ

۶۱۱ فَوَاللهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مسلم مین معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم مین کوئی مجھسے کچھ مانگے گا اور کچھ مجھکو ناخوش کرکے پاویگا تو جو مین اسکو دونگا اسمین برکت نہو گی ف یعنی جو چمٹ کر سوال کرکے کچھ مجھسے پاویگا وہ مال بے برکت ہوگا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہی خصوصاً چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہی م أَبُو هُرَيْرَةَ

۶۱۲ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ آگے بڑھکر ناج کی کھیپ مول لیا کرو سو جس بیپاری کی کھیپ آگے بڑھکر مول لیجاوے تو جب وہ بیپاری کھیپ کا مالک بازار مین آوے تو اسکو اختیار رہے یعنی اگلے بیچنے کو چاہی درست رکھی اور چاہی تو نہ درست رکھی بلکہ اپنا اچھا ناج بازار مین بیچ لیوے ف شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھ کے اناج کی کھیپ مول لینا حرام ہے اسواسطے کہ اسمین دو نقصان ہین ایک نقصان بیپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ بکتا دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار مین کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے سو اسواسطے حضرت نے اسمین بیپاری کو اختیار دیا م جَابِرٌ لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ

۶۱۳ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ چلا کر ایک جوتی پہن کر اور ایک تہبند مین زانو اٹھا کر اکڑو نہ بیٹھ یعنی بدن کھل جاویگا اور نہ کھا بائین ہاتھ سے اور اس طرح کپڑے کو سب بدن پلیٹ کر نہ اوڑھ کہ نماز یا اور کسی کام مین ہاتھ نہ نکل سکین اور نہ رکھ ایک پاؤن کو دوسرے پاؤن پر جب تو چت لیٹے یعنی اگر تہبند ہوگا تو بدن کھلے گا یہ حضرت نے مسلمانون کو ادب سکھائے ق ابْنُ عُمَرَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ بخاری اور مسلم مین عبد الله

۶۱۴ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منع کرو خدا کی باندیون کو خدا کی مسجدون سے ف یعنی اگر عورتین مسجدین نماز کے واسطے جاوین تو منع نکرو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر حضرت دیکھتے جو اب عورتون نے خلاف شرع وضع نکالی ہی تو مسجدون مین انکا جانا منع کرتے اسی واسطے مجتہدون نے کہا ہے کہ حضرت کے

۶۱۵ زمانے مین عورت کا مسجد مین جانا درست تھا اور اب زمانے مین فساد بہت ہی اب درست نہین ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ روکو زیادہ پانی کو تا اسکے حیلے سے زیادہ چارا روکو ف یعنی اگر تمھارا کنوان یا حوض یا تالاب ہو اور تم اس سے اپنا کام کر چکے ہو تو لوگون کو اسکے باقی پانی پینے سے یا کھیت سینچنے سے نہ منع کرو اور اگر پانی روکوگے تو جانور کو زمین کا چارا بھی جو تالاب اور حوض کے گرد ہوتا ہے اس حیلے سے نہ چرنے دوگے یہ اور بھی زیادہ بدکام ہے یعنی پانی روکنے سے غرض تمھاری یہ ہے کہ اس تدبیر سے

۶۱۶ چارا چاہیے کہ آدمی اور جانور دونوں آسودہ ہوں تو نگاہ جاری رکھیں قاعدہ ابُو قَتَادَۃَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ
جَمِيعًا وَلٰكِنْ تَنْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَتِهٖ مسلم میں ابو قتادہ حارث سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پانی میں تر رکھا کرو گدر اور پکی کھجور کو ملا کر اور نہ تر رکھو انگور اور منقیٰ
کو ملا کر لیکن تر کیا کرو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ **ف** عرب کھجور اور منقیٰ تر کر کے اسکا شیرہ پیا کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ دو قسم کی چیز ملا کر نہ تر کیا کرو کہ اسمیں جلد نشا ہو جاتا ہے
۶۱۷ **ق** اَنَسٌ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میوہ تر نہ کیا کرو تونبی میں اور نہ مرتبان میں
۶۱۸ **ف** یہ شراب کے برتن تھے اس واسطے انکے استعمال دل منع ہوئے م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَنْذُرُوا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ
مِنَ الْبَخِيلِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو سو مقرر نذر ماننا تقدیر کو کچھ نہیں ٹالتا اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ
۶۱۹ ہوتا ہے **ف** یعنی اس اعتقاد سے کہ نذر سے تقدیر ٹل جاتی ہے نذر کرنا بے فائدہ ہے اور درست نہیں اور اگر یہ اعتقاد نہو تو نذر کرنا درست ہے **ق** جَابِرٌ لَا
تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتّٰى اَجِيءَ **قَالَہٗ لَہٗ** بخاری اور مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا تم اتار لیو اپنی ہانڈی کو اور
روٹی نہ پکائیو اپنے آٹے کی جب تک میں آؤں **ف** مصابیح میں جابر سے روایت ہے کہ جنگ خندق میں کسی نے تین دن سے کھانا نہ کھایا تھا اور حضرت نے بھوک سے
اپنے پیٹ میں پتھر باندھے میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ حضرت بہت بھوکے ہیں سو اس نے تین سیر جو کا آٹا نکالا اور اسکو گوندھا اور ایک بکری کا بچہ تھا اسکو ذبح کر کے
ہانڈی میں رکھا پکانے کو پھر میں نے حضرت کو چپکے سے خبر کی کہ حضرت اور دو تین آدمی چلیں حضرت نے سب سے پکار کے کہا کہ اے خندق کھودنے والو اس مرد نے
تمھاری دعوت کی ہے چلو پھر حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب تک میں نہ آؤں ہانڈی نہ اتارنا اور آٹے کو نہ پکانا پھر حضرت میرے گھر تشریف لائے اور آٹے اور ہانڈی
میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ روٹیاں پکاؤ سو قسم کھاتا ہوں میں خدا کی کہ ہزار آدمی نے اس تین سیر آٹے کو کھایا اور ہانڈی اسی طرح
۶۲۰ گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا یہ حضرت کا معجزہ نہایت مشہور ہے اسکی سند بہت معتبر ہے **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى
تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح
نہ کیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لیجاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کنواری عورت کا جب تک اسکا اذن نہ لیا جاوے لوگوں نے کہا کہ کنواری کا اذن
کس طرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہے کو بتلاوے گی حضرت نے فرمایا کہ اسکا چپ رہنا ہی اذن ہے **ف** یعنی کنواری سے یوں کہا جاوے کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہیں
اگر وہ اجازت دے تو بہتر ہے نہیں تو اسکا چپ رہنا ہی اجازت ہے امام اعظمؒ کے نزدیک چھوٹی لڑکی کا والی مختار ہے جہاں چاہے وہاں کرے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور
۶۲۱ جوان عورت خود مختار ہے خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور امام شافعیؒ کے نزدیک بیوہ خود مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا والی مختار ہے چھوٹی ہو یا جوان م اَبُو هُرَيْرَةَ
لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى ابْنَةِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہ نکاح کیا جاوے پھوپھی کا بھتیجی پر اور نہ بھانجی کا خالہ پر **ف** یعنی جسکے
نکاح میں ایک عورت ہو تو اسکی زندگی میں اس عورت کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح نہیں درست اگر وہ مر جاوے تو درست ہے اسی حدیث سے مجتہدوں نے
۶۲۲ قاعدہ نکالا ہے کہ جو ایسی دو عورتیں ہوں کہ اگر ان میں کوئی مرد ہوتی تو ان میں باہم نکاح درست نہوتا تو انکا جمع کرنا نہیں درست م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى
۶۲۳ عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نہ کیا جاوے عورت کا اسکی پھوپھی پر اور نہ اسکی خالہ پر **ق** اَبُو سَعِيْدٍ لَا تُوَاصِلُوْا
فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ بخاری اور مسلم میں ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملے کا روزہ نہ رکھو سو جو تم میں سے کوئی چاہے اور روزہ
ملانے کا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک ملاوے **ف** یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نہ کھاوے اور سحری کھاوے تو البتہ درست ہے، اور اگر چاہے برابر دو یا تین
۶۲۴ روزے رکھو اور رات کو کچھ نہ کھاوے یہ نہیں درست **ق** اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ لَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ لَا
تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ بخاری اور مسلم میں اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا نہ بند کر رکھ تو خدا بھی بند کریگا کچھ راہ خدا میں دیا کر جتنا تجھ سے
ہو سکے نہ باندھ رکھ کہ خدا بھی باندھ رکھیگا اور گن کے مال کو نہ رکھ تو خدا بھی تجکو گن کے دیگا **ف** یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع کر راہ خدا میں دیا کر خدا بھی تجکو
۶۲۵ دیے جاویگا اور اگر تو روکے گی تو خدا بھی روکے گا م جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً

مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زمانۂ کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا اسلام مین کچھ اعتبار نہین اور جو عہد و پیمان نیک کام مین تھا کفر کے
وقت تو اسلام نے اُسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہمقسم ہوتا اور ایک دوسرے کے حق او ناحق مین مدد کیا
کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہین رہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اسکی زیادہ تر تاکید ہے
٦٢٦ م اِبْنُ عُمَرَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام مین شغار درست نہین ف شغار یہ ہی کہ ایک شخص
اپنی بہن کا دوسرے سے نکاح کرتا اس شرط سے کہ تو بھی اپنی بہن کا نکاح میرے ساتھ بے مہر کرے گویا بدلائی کرتے تھے اور اس تدبیر سے مہر بچاتے تھے سو دین اسلام مین
٦٢٧ یہ حرام ہوا ق اَبُو سَعِيدٍ لَا صَاعَيْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْنِ حِنْطَةً بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہین بیچنا درست دو صاع کھجور کو ایک صاع سے اور نہ دو صاع گیہون کو ایک صاع سے اور نہ ایک درم کو دو درم سے ف صاع تین سیر کا ہوتا ہے
٦٢٨ یعنی ایک ہی جنس مین زیادہ دینا اور لینا نہین درست کہ بیاج ہی م اَبُو هُرَيْرَةَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز
٦٢٩ نہین ہوتی بدون قرآن پڑھے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنا نماز مین فرض ہی م عَائِشَةُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ
يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ نماز نہین کھانا موجود ہوتے اور نہ اُسوقت کہ جب جائے ضرور اور پیشاب
غالب ہو ف یعنی جب کھانا طیار ہو تو پہلے کھانا کھالے تب نماز پڑھے تا کہ نماز مین کھانے کی طرف دل نہ لگا رہی اور اسی طرح جب جائے ضرور یا پیشاب زیادہ لگی ہو تو اس سے
٦٣٠ فراغت کرکے نماز پڑھے تا نماز مین خلش باقی نہ رہی ق عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بخاری اور مسلم مین عبادہؓ بن صامت
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین نماز اُسکی جسنے الحمد کی سورۃ نہ پڑھی ف امام شافعیؒ کے مذہب مین بدون الحمد پڑھی نماز نہین ہوتی یہ حدیث
٦٣١ اُنکی دلیل ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک نماز بے الحمد کامل نہین ہوتی ق عَلِيٌّ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کسی کی اطاعت نہ چاہیے خدا کے گناہ مین اطاعت تو صرف نیک کام مین ہے ف یعنی بادشاہ یا مان باپ یا اُستاد کی نیک کام
٦٣٢ مین اطاعت کرے اور خلاف شرع کام مین اطاعت نہ چاہیے خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شگون بد
لینا بے حقیقت بات ہے اور بہتر ہے نیک فال لینا ف عرب کا دستور تھا چڑیان اور جانورونکی آوازون پر شگون بد لیتے تھے سو اسکو حضرتؐ نے منع کیا کہ نرا
وہم اور خیال ہی بے حکم خدا کے کچھ نہین ہو سکتا اور فال اُسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ سُنکے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سُنے تو یون
گمان کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہونگا اور جو یہ فال نامے بے علمون مین مشہور ہین ان مین فال دیکھنا ہرگز درست نہین ان مین تو خوف کفر ہی غیب کی
٦٣٣ بات سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہین ق جَابِرٌ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے
کو نہین لگ جاتی اور شگون بد لینا کچھ حقیقت نہین اور دیو بھوت بھی ضرر دینے کا مالک نہین ف کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو
لگ جاتی ہی سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہی اور یہ گمان تھا کہ جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ سے بہکاتے ہین اور ضرر رسانی کرتے
ہین سو فرمایا حضرتؐ نے کہ یہ بھی غلط بات ہی بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہین کر سکتا تم تمام جہان کے مالک خدا کو کیون بھولتے ہو اور ادھر اُدھر جی بھٹکاتے ہو
٦٣٤ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب جنگل مین تمکو دیو بھوت نظر پڑین تو تم اذان کہا کرو کچھ ضرر نہو گا ق اَبُو هُرَيْرَةَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین درست اونٹنی کے پہلے بچے کو بتون کے واسطے ذبح کرنا اور نہ رجب کے مہینے مین دسوین تاریخ تک قربانی کرنا
ف کفار عرب مین دستور تھا کہ جب اونٹنی کا پہلا بچہ ہوتا تو اُسکو ذبح کرکے اُسکا خون بُتون پر چھڑکتے اور ماہ رجب کی تعظیم کے واسطے اول دس روز کے
٦٣٥ اندر قربانی کرتے سو حضرتؐ نے دونونکو حرام کیا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ
كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَاعَنَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھکو مال نہ ملے گا اگر تو نے اپنی جورو کی بدکاری کا سچ دعوی کیا تھا تو جو تو نے اس عورت سے صحبت داری کی اُسکی بدلے مین مال گیا اور

اگر تونے اُسپر جھوٹھ باندھا تھا تو تجکو اُس سے مال پھیر لینا زیادہ تر بعید ہے یہ حضرتؐ نے اُس انصاری مرد سے کہا جسنے بے گواہ اپنی جورو کو عیب لگایا جھوٹھی بد دعا کرکے چھوڑا پھر حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا مال جورو سے دلوا دیجیے

٦٣٦ ق اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَّعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور علی مرتضیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہین چھوڑتے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ مین صدقہ ہے ف بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ابی بکر صدیقؓ پاس کسی کو بھیجا اپنے باپ کا حصہ مانگنے کو جو مدینے اور خیبر مین زمین تھی تب صدیقؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے مال مین میراث نہین جو ہم چھوڑین سو صدقہ ہے خدا کی راہ مین اور البتہ محمدؐ کی آل یعنی بیبیان اور اولاد اس مال سے بقدر کھانے کے پاوینگے اور صدیقؓ نے کہا کہ جو حضرتؐ اس مال مین کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی اسمین نہوگی اس حدیث کا مضمون کئی بار اس کتاب مین مذکور ہو چکا ہے خلاصہ مطلب یہی ہے کہ اول حضرت فاطمہ علیہا السلام کو معلوم نہ تھا کہ پیغمبرونکا مال مین وراثت نہین ہوتی اسی سبب سے مانگا تھا جب معلوم ہوا تو چپ ہو رہین اور اس حدیث کو صرف صدیقؓ ہی نے روایت نہین کی جو کوئی بد اعتقاد طعنہ کرے بلکہ علی مرتضیٰؓ بھی اسکے راوی ہین غرض ایماندار کو اتنا کفایت کرتا ہے اور بدگمانی کی تو پیغمبر پاس بھی دوا نہین

٦٣٧ خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَّفْسِكَ قَالَهٗ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ فَقَالَ اَلْاٰنَ يَا عُمَرُ بخاری مین عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون مین اس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تیرا ایمان نہین ہونے کا یہان تک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا پھر عمر فاروقؓ نے کہا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیاری ہو گئے تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمرؓ اب تیرا ایمان پکا ہوا ف عبد اللہ بن ہشامؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ تھے اور حضرت عمر فاروقؓ کا ہاتھ پکڑے تھے عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سوا اپنی جان کے مین ہر چیز سے آپ کو زیادہ چاہتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب تک حضرتؐ کو اپنی جورو اور اولاد اور مان باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نہ رکھے گا اُسکا ایمان پکا نہین ہوا ہے اور حضرتؐ کی محبت کا پتا یہ ہے کہ حضرتؐ کی سُنت پہ چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور شریعت محمدی کے خلاف کسی کا کہنا نہ مانے اور جو شادی یا غمی مین برادری کے ڈر سے خلاف شرع رسمین کرے یا نوکری چاکری مین آقا کی خاطر کو خلاف شرع کامو نمین مقدم رکھے اُسکا ایمان پکا نہین وہ حضرتؐ کی محبت مین کچا ہے الٰہی اپنے کرم سے ہمکو اپنے حبیب کی محبت مین پکا کر آمین یا رب العالمین

٦٣٨ خ اَنَسٌ لَا وَاللّٰهِ لَا تَذَرُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا يَعْنِيْ مِنْ فِدَاءِ الْعَبَّاسِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ایک درم بھی اُسمین سے یعنی عباسؓ کی خلاصی کے بدلے سے نچھوڑنا ف جب جنگ بدر مین فتح اسلام کی ہوئی تو ستر کافر مارے گئے اور ستر قید ہو آئے اُن مین عباسؓ حضرتؐ کے چچا بھی تھے حکم ہوا کہ قیدی اپنے بدلے مال دیوین تو چھوٹین انصاریون نے حضرتؐ سے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ہم عباسؓ کو بدون مال لیے چھوڑ دین غرض اُنکی یہ تھی کہ حضرتؐ اس بات سے خوش ہونگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے سب مال کیا ایک درم بھی نچھوڑنا معلوم ہوا کہ حق بات مین خویش و بیگانہ برابر ہے برادری کی رعایت چاہیے

٦٣٩ م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهٗ قَالَهٗ لِرَجُلٍ نَّشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ مسلم مین بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کرے تو نہ پاوے مسجدین تو بنائی گئی ہین جس واسطے بنائی گئین یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جو مسجد مین تلاش کرتا تھا سُو اُسنے یون کہا کہ کوئی سُرخ اونٹ بتلاوے کہ کہان ہے ف یعنی مسجدین عبادت کے واسطے ہین کوئی چیز اُسمین تلاش کرنا یا دنیا کی اُسمین بات کرنا درست نہین اسی واسطے حضرتؐ نے اُس تلاش کرنے والے کو بددعا دی مسجد مین سوال کرنا درست نہین بلکہ دینا بھی مسجد مین درست نہین

٦٤٠ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وطن چھوڑنے کا ثواب بعد مکہ فتح ہونے کے نرہا ف جب تک مکہ فتح نہوا تھا تو مکے کے رہنے والونکو بلکہ اور گرد و نواح کے لوگون پر وطن چھوڑنا اور مدینے مین حضرتؐ پاس آنا کافرون سے لڑنے کو فرض تھا جب مکہ فتح ہوا تو دار الاسلام ہوا تو اُس ہجرت خاص کا حکم باقی نہ رہا لیکن کافرون کے ملک سے ہجرت کرنا قیامت تک باقی ہے چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ہجرت اور توبہ کرنا قیامت تک باقی ہے

٦٤١ م اَبُوْ قَتَادَةَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ اُطْلُقُوْا لِيْ غُمَرِيْ قَالَهٗ ظُهِيْرَةً لَيْلَةَ التَّعْرِيْسِ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمپر ہلاکی نہوگی کھول لاؤ میرے پاس

میرا چھوٹا پیالہ کہ حضرت نے جس رات آخر شب لشکر اترا تھا اُسدن دوپہر ڈھلتے فرمایا **ف** جنگ تبوک سے جب حضرت پھری تو موسم گرمی کا تھا پانی کہین نہ تھا
جب وہ پہر گذری صحابہ نے عرض کیا کہ ہم ہلاک ہوتے ہین پیاس کے مارے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہلاک نہو گے پھر پیالہ منگوایا جو کجاوے مین بند تھا اور
وضو کے برتن سے تھوڑا پانی اُسمین ڈالا پھر اسکو اپنے مُنھ سے لگایا خواہ پیا یا کچھ اُسمین پھونکا پانی مین اتنی برکت ہوئی کہ سارے لشکر نے پیا تیس ہزار کا لشکر تھا یا ستر
ہزار کا یہ حضرت کا معجزہ ہوا **م** ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ اَحَدٌ مِّنَ الْاُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَنْسُوْخٌ نَسَخَهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ [٦٤٢]
الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ الْخَامِسِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کھاوے کوئی اپنی قربانی سے
تین دن سے زیادہ کہا اس کتاب کے مصنف نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث نے منسوخ کیا اور ہمنے اُسکا پانچوین باب
مین ذکر کیا ہے **ق** اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے [٦٤٣]
فرمایا کہ نہین پورا ایمان دار ہونے کا تم مین سے کوئی جب تک مین اُسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اُسکے باپ اور بیٹے اور سب آدمیون سے **ف** یعنے
سب سے مجکو زیادہ چاہے اور سب کی رضا مندی پر میری رضا مندی مقدم رکھے تب پورا ایماندار ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے اپنی جی کی ہوا اور رسوم سب
مٹائی اور شریعت محمدی کی تعظیم اطاعت کی اور ظاہر اور باطن سے حضرت پر فدا ہو گیا وہی پورا ایماندار ہے اور اُسی کا نام ولی ہے اور وہی فقیر کامل ہے اور سچا
مسلمان ہے اور جسکو یہ بات حاصل نہین وہ شغال رنگین ہے مولوی ہو یا فقیر الٰہی ہمکو سچا مسلمان اپنے کرم سے کرے آمین **ق** اَنَسٌ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ [٦٤٤]
مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا یہانتک کہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہتا ہے
ف اس حدیث مین حق اسلام کا بیان ہے یعنی جیسے اپنی جان کو بلا اور مصیبت سے بچاتا ہے ویسی ہی دوسرے کو بھی بچاوے اور جو بہتری اور خوبی اپنے واسطے چاہتا ہے ویسی ہی دوسرے مسلمان
کے واسطے چاہے اس حدیث پر عمل اُس سے صاف دل سے ہو وے جسکے دل مین کینہ اور حسد نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے [٦٤٥]
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنا مال دوسرے کے بیچتے ہوئے پر نہ بیچے **ف** یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز بیچتا ہو اور قیمت چکتی ہو تو اسکی چیز کو برا بتلا کر اپنی چیز
نہ بیچے اسمین دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر اُسکی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اُس وقت دوسرے کو بیچنا درست ہے **م** جَابِرٌ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ [٦٤٦]
بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو چھوڑ دو لوگونکو اُسمین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہے ایک کو
دوسرے سے **ف** یعنی اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اُس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے
پاس رکھ جا مین تجکو مہنگا بیچ دونگا اُسکو حضرت نے منع کیا کہ اسمین خلق کو ضرر ہے اگر قحط ہو تو کسی کے نزدیک درست نہین ہے اور اگر ارزانی ہو اور کسیکو ضرر نہو
تو بعضونکے نزدیک درست ہے **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے اور مسلم مین ابو ہریرہؓ [٦٤٧]
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انصار سے عداوت نہ رکھے گا جو مرد خدا اور قیامت کو مانتا ہے **ف** انصار مدینہ کے لوگ ہین جنھون نے حضرت کو اپنے شہر مین کہا اور
حضرت پر اپنا جان اور مال فدا کیا اور اسلام کی مدد کی اسواسطے اُنکی محبت حضرت نے ایمان مین داخل کی **خ** عَائِشَةُ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا [٦٤٨]
اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی نہ باقی رہے گھر مین بے دوا لگائے حلق مین اور مین
دیکھتا جاؤن عباس کے سوائے کہ وہ تمھارے ساتھ موجود نہ تھے **ف** حضرت کو بیماری مین غش آیا حضرت کی بیبیون نے حضرت کے حلق مین بے اجازت دوا کو لگایا
تھا جب حضرت ہوش مین آئے دوا کڑوی معلوم ہوئی تب یہ حدیث فرمائی حضرت نے اسواسطے بدلہ لیا کہ خدا میری تکلیف کے سبب سے کہین انپر عذاب کرے انہین تو
حضرت کا یہ کرم تھا کہ کافرون سے بھی عوض نہ لیتے تھے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت [٦٤٩]
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشاب کرے کوئی بندھے پانی مین پھر اُس سے نہاوے **ف** یعنی جو پانی بندھا ہو بہتا نہو جیسے حوض اُس مین پیشاب کرنا
نہین درست کہ نجس ہو جاویگا وضو اور غسل کے لائق نہ رہے گا **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا [٦٥٠]
بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قصد کیا کرے تم مین کا کوئی تو نماز پڑھے سورج نکلتے اور نہ سورج ڈوبتے **ف** یعنی صبح اور

عصر کی نماز افضل وقت پڑھنا چاہیے یہ نہین کہ قصد کیا کرے کہ اب پڑھتا ہون اب پڑھتا ہون پھر دیر کر کے مکروہ وقت یا عین طلوع اور غروب مین نماز پڑھے

۶۵۱ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پیشوائی کوئی کرے رمضان کی ایکدن یا دو دن کا روزہ رکھ کے مگر وہ مرد جو اپنی عادت سے کوئی روزہ رکھا کیا کرتا ہو سو روزہ رکھے اُسکا ف یعنی جیسے بطور سنت کسی کو دوشنبے یا پنجشنبے کے روزے کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے متصل پڑے تو اسکو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی کے لیے ایک دو روزے رکھنا درست نہین

۶۵۱ ق اَنَسٌ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کیا کرے کسی رنج اور تکلیف سے جو اُسپر آئی ہو ف اس حدیث مین اتنا مطلب اور باقی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آرزو کرنا ضرور ہو تو یون کہے کہ الٰہی زندہ رکھ مجھکو جب تک زندگی میرے حق مین بہتر ہو اور موت مجھکو دے جب میرے حق مین بہتر ہو ف موت کی آرزو رنج دنیا کے سبب سے اسواسطے منع فرمائی کہ دلیل ہے بے صبری کی اور نا امیدی کی اور اگر فساد زمانہ سے دین مین خلل پڑتا ہو تو موت کی آرزو کرنا درست ہے

۶۵۱ ق عُثْمَانُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّيْ صَلٰوةً اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے یعنی تین تین بار سب جگہ خوب پانی پہونچاوے پھر نماز پڑھے کوئی نماز ہو تو خدا اُسکے گناہونکو معاف کریگا وضو کے وقت سے پچھلی نماز تک ف یہ بشارت ہے تحیۃ الوضو کے نماز کی

۶۵۱ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جمع نہو گا کافر اور اُسکا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ مین ہمیشہ ف یعنی جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا

۶۵ م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَّالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کام نہین آتا بیٹا باپ کے مگر جب باپ کو کسی کا غلام پاوے تو اُسکو مول لیوے پھر آزاد کرے ف امام اعظمؒ کے نزدیک اسی طرح جب محرم برادری والے کا کوئی شخص مالک ہو مول لیکر یا غنیمت کے حصے سے سو برادری والا آزاد ہو جاتا ہے

۶۷ ق اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی کوڑا مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین خدا کی حدون سے ف حد وہ ہے جو سزا خدا نے مقرر کی جیسے گناہ کے حرام کار پر سو کوڑے اور تعزیر وہ جو کسی قصور پر حاکم مارے مصلحت جان کر سو فرمایا کہ تعزیر کرنا دس کوڑے سے زیادہ نہین درست اور یہی مذہب ہے امام احمدؒ کا اور امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک انتالیس کوڑے تک تعزیر مین مارنا درست ہے اسواسطے کہ تعزیر خوف کے واسطے مقرر ہوئی ہے سو حضرت کے زمانے مین ایمان اور حیا غالب تھی تو اُسوقت مین دس کوڑے کفایت کرتے تھے اور اس وقت مین کہ شرم کم ہے تو زیادہ تعزیر مناسب ہے

۶۵ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح مین ایک عورت کو اور اُسکی پھوپھی کو ساتھ ہی جمع کرنا نہ چاہیے اور نہ بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا چاہیے

۶۷ خ اَبُوْبَكْرٍ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ بخاری مین ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ملائیے جدا جدا جانورونکو اور نہ جدا کیجیے ملے جانورونکو زکوٰۃ کے ڈر سے ف یعنی جیسے چالیس بکری سے ایک سو بیس تک کی زکوٰۃ ایک بکری ہے تو مثلاً دو شخصونکی چالیس چالیس بکریان علیحدہ علیحدہ ہین تو زکوٰۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کرین کہ اُن سب اپنی بکریونکو ملا کر ایک شخص کی بتلاوین تا ایک بکری زکوٰۃ مین جاوے اور اگر علیحدہ علیحدہ رہین تو دو بکریان زکوٰۃ مین جائین یا کہ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریان ہین تو ایک بکری دینا لازم تھا اُسنے زکوٰۃ دینے کے وقت بیس بیس دو جگہ کر دین تا کہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے اسواسطے کہ چالیس بکری سے کم مین زکوٰۃ نہین تو فرمایا کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نکرے اور نہ عامل زکوٰۃ لینے والا بھی اسی طرح زیادہ لینے کا حیلہ کرے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بچانے کا حیلہ کرنا درست نہین جیسے بعضے ظاہری مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک برتن مین رکھکر اُسکو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہین اور فقیر کو نہین معلوم کہ اُسمین کیا ہے پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہین کہ زیادہ قیمت دیکر اُس فقیر سے وہ برتن اور اناج مول لیوے یہ لوگ خدا کو دم دیتے ہین بازی بازی با ریش بابا بازی ایسے نادرست حیلے یہودی لوگ کرتے تھے جنپر خدا نے غضب اور عذاب کیا

۶۷ م عَائِشَةُ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین بھوکے رہینگے وہ گھر والے جنکے پاس کھجورین ہین

ف یہ انکی حق مین فرمایا جنکی غذا کھجورین ہین جیسی مدینہ کے لوگ ق اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ

اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ يَعْنِي الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین برا بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے انصار کی حق مین فرمایا کہ نہ انکو دوست رکھیگا سوا ایماندار کے اور نہ انسے

عداوت رکھیگا سوا منافق کے جو انکو دوست رکھیگا خدا اسکو دوست رکھیگا اور جو انسے عداوت رکھیگا خدا اس سے عداوت رکھیگا ف مدینے والون نے حضرت کی

مدد کی اسواسطے انکو انصار کہتے ہین یعنی رسول کے مددگار اسی واسطے انکی محبت مسلمانون پر فرض ہوئی ق اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ

٦٦١ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ حج کرے اس برس کے بعد کوئی کافر شریک کرنے والا اور نہ گھوم

کیسے کے گرد ننگا آدمی ف نوین سال ہجری حضرت نے صدیق اکبر کو حاجیون کا سردار کرکے مکے مین حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم سہو نچا دو

کہ دوسرے سال کوئی کافر حج کو نہ آوے کافرون کا دستور تھا کہ طواف ننگے کرتے تھے انکا گمان یہ تھا کہ کپڑون مین ہمنے گناہ کیے ہین انسے کیا طواف کرین شرع

٦٦٢ مین برہنہ ہونا حرام ہے خصوصاً کعبے اور مسجد مین ق اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ نہ حکم کرے کوئی دو آدمیون مین غصے کی حالت مین ف یعنی جب حاکم اور قاضی غصے مین ہو اسوقت نہ فیصل کرے اسواسطے کہ قضیہ فیصل کرنے کو عقل اور

ہوش چاہیے کہ سچ اور جھوٹھ کو پہچانے اسی طرح جب بہت بھوکھا ہو یا اسکا پیٹ بہت بھرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو

٦٦٣ حکم کرنا نہین درست کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین م اِبْنُ عُمَرَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى

مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ مسلم مین عبداللہ

بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی دوہے کسی کے جانور کو بے اسکی اجازت بھلا کوئی تم مین یہ چاہتا ہے کہ کوئی اسکی کوٹھری مین آکے اسکا خزانہ توڑ

اسکے کھانے کا غلہ نکال لیجاوے سو انکے جانورون کے تھن تو انکے کھانے کے دودھ کو حفاظت مین رکھتے ہین یعنی تھن کوٹھری کی طرح ہین حفاظت کے واسطے سو ہرگز نہ دوہے

٦٦٤ کوئی کسی کے جانور کو بدون اسکی اجازت کے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ

اَلثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہین حلال ہے

خون اس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوا خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو بیاہا مرد یا نکاحی

عورت جو زنا اور حرام کاری کرے دوسرے جان بدلے جان کے تیسرے مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑا مسلمان کے گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا قتل تین

٦٦٥ صورت سے ہے ایک تو حرام کار نکاح والا دوسرے خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جسنے اسلام کا دین چھوڑا م جَابِرٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ مسلم مین

جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین حلال ہے تم مین کسی کو کہ ہتھیار اٹھاوے مکے مین قتل کے واسطے ف عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت بڑے

غمخوار اور نہایت رحیم اور کریم تھے باوجودیکہ کفار مکہ سے حضرت نے بڑی بڑی تکلیفین اٹھائین لیکن جب حضرت نے مکہ فتح کیا تو ان کافرون سے پوچھا کہ اب تم ہمارے

حق مین کیا گمان کرتے ہو اور کیا ہمکو کہتے ہو ان لوگون نے کہا کہ ہم بہتر گمان کرتے ہین اور بہتر کہتے ہین تو سردار بھائی کرم والا اور کرم والے کا بیٹا ہے اب تیرا قابو ہے جو چاہے سو کر

حضرت نے فرمایا کہ مین بھی وہی کہتا ہون جو میرے یوسف بھائی نے اپنے بھائیون سے کہا تھا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی آج تمپر کچھ الزام نہین اور گلہ شکوہ نہین پھر

٦٦٦ انکے خون معاف کیے اور اصحاب سے یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

وَلَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ وَيُرْوٰى اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اس عورت کو جو مانتی ہو اللہ کو

اور قیامت کو یہ کہ سفر کرے ایک رات دن کی منزل اور اسکے ساتھ اسکا کوئی محرم نہووے اور ایک روایت مین یون ہے کہ عورت کو سفر نہین درست مگر محرم کے

ساتھ ف عورت کا محرم وہ مرد ہے جسکے ساتھ اس عورت کا کبھی نکاح درست نہو جیسے باپ بھائی چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا عورت کو سفر کرنا بدون اپنے خاوند

٦٦٧ یا محرم کے حرام ہے درست نہین اسواسطے کہ اسمین بڑی بڑی فساد ہین م اُمُّ سَلَمَةَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا بخاری اور مسلم مین ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہین اس عورت مسلمان کو جو خدا کو اور قیامت کو مانتی ہو کہ

تین دن سے زیادہ کسی کے غم مین سوگ کرے اور اپنا سنگار چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا اور سنگار چھوڑنا فرض ہی **ف** یعنی
کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین روز سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ
اور برس دن خاوند کے غم مین بوریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہی یا محرم مین غم امام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ
حلال نہین حرام ہی **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ بخاری اور مسلم مین سعدؓ بن ابی وقاص سی روایت ہی کہ حضرت نے ٦٠
فرمایا کہ حلال نہین کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سی زیادہ **ف** یعنی اگر معاملۂ دنیاوی مین کسی مسلمان سی رنج ہوجاوے تو تین روز تک
ترک ملاقات درست ہی تین دن سی زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام وکلام چھوڑنا حلال نہین اور اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین دن سی زیادہ بھی چھوڑنا درست
چنانچہ حضرت پچاس دن جہاد کے نجانے والون سی نہ بولتے تھے اور اسی طرح باپ کو بیٹے سے نہ بولنا اور خاوند کو جورو سے نہ بولنا واسطے ادب کے تین دن سی زیادہ بھی درست ہی **ق**
اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَخْطُبُ اَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ منگنی کرے تم مین سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر ٦٠
ف یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہان اپنا پیغام دینا حلال نہین کہ اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی اور اگر ابھی تک ٹھہری
نہو تو پیغام دینا مضائقہ نہین **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ ٦٠
اِلَّا اُرِيَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین کوئی مگر اسکو دکھا
جاویگا اسکی دوزخ کا مکان اگر وہ برائی کرتا تاکہ زیادہ شکر کرے اور نہ داخل ہوگا کوئی دوزخ مین مگر دکھایا جاویگا اسکو اسکا بہشت کا مکان اگر وہ نیکی کرتا تاکہ اسکو
افسوس ہو **ف** یعنی بہشتی کو دوزخ دکھلاوینگے کہ اگر تو برائی کرتا تو دوزخ کے فلانے مقام مین رہتا تو وہ زیادہ تر شکر ادا کریگا کہ خدا نے اپنے کرم سی مجکو ایسی بلا سے بچایا اور
دوزخی کو بہشت دکھلاوینگے کہ اگر تو نیکی کرتا تو فلانے مقام مین رہتا تو اسکو افسوس پر افسوس ہوگا **م** جَابِرٌ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ ٦٧
النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کسی کو اسکا عمل بہشت مین نہ لیجاویگا اور نہ اسکو دوزخ سے بچاویگا
اور نہ میرا عمل بہشت مین لیجاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدون خدا کی رحمت اور کرم کے **ف** اس حدیث کا یہ مطلب نہین کہ نیک کام کچھ کام نہ آویگا جیسا
بعضے بددین کہتے ہین اسواسطے کہ قرآن مین ہی کہ خدا نیکو نکے ثواب اور محنت کو ضائع نہ کریگا بلکہ یہ مطلب ہے کہ آدمی اپنے نیک کام پر گھمنڈ نہ کرے اسواسطے کہ
نیک کام خالص نیت سے بدون خدا کی توفیق دیے نہین ہوتا تو نیک کام مین بھی اصل خدا کی رحمت ٹھہری یعنے اصل سبب بہشت مین جانیکا اور دوزخ سے بچنے کا
خدا کی رحمت ہے اور نیک عمل اسکی نشانی ہے **م** اَنَسٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٦٧
بہشت مین وہ بندہ نجاویگا جسکا ہمسایہ اور پڑوسی اسکی بدی اور ظلمون سی امن نپاوے **ف** ہمسایے کو رنج دینا ایسا حرام ہی کہ بہشت سے محروم رکھتا ہی **ق** جُبَيْرُ ٦٧
ابْنُ مُطْعِمٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا برادری کاٹنے والا یعنی جو برادر ونسے
احسان اور سلوک نکرے **خ** حُذَيْفَةُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ چغلخور بہشت مین نجاویگا۔ ٦٧
ف یعنی جو فساد کروانے کے واسطے ادھر کی بات ادھر کہے وہ بہشت سے محروم ہے کہ شیطان کی خو اُسنے اختیار کی **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ ٦٧
كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ
بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دلمین ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ
ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر مرد دوست رکھتا ہی یہ کہ اسکا کپڑا اچھا ہووے اور اسکا جوتا اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی نیک صفت ہے
جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہی یعنی اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ غرور نہین بلکہ گھمنڈ اور غرور یہ ہی کہ حق کو باطل کرنا واجبی بات کا انکار کرنا لوگونکو ذلیل اور حقیر
جاننا **خ** اَبُوْبَكْرَةَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ بخاری مین ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ ٦٧
حضرت نے فرمایا کہ مدینے مین نہ آویگا خوف مسیح دجال کا اسدن مدینے کے سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے چوکیدار ہونگے **ف** یعنی تمام

نعت غرور و ثنا جمالی

٦٧٧ عالم مین دجال کا ڈر ہوگا سواے مدینے کے یہ حضرتؐ کی برکت سے مدینے کو فضیلت ہوئی م ام مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ مسلم مین
ام بشرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخ مین نجاویگا کوئی جس نے درخت کے نیچے بیعت کی ف چھٹے سال ہجری جنگ حدیبیہ مین ببول کے درخت کے نیچے پندرہ
یا چودہ سو صحابہؓ نے حضرتؐ سے بیعت کی اور اقرار کیا کہ ہم مرجاوین گے حضرتؐ کے ساتھ سے نہ پھرین گے خدا اُن سے راضی ہوا قرآن مین اُنکا ذکر کیا ہے سو اُنکو
٦٧٨ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُن مین سے کوئی دوزخی نہین وہ سب بہشتی ہین م ام مُبَشِّرٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ نِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا
تَحْتَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۔ مسلم مین ام بشرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا نے چاہا تو نہ داخل ہوگا
دوزخ مین درخت والے صحابہ سے کوئی جنھون نے اُسکے نیچے بیعت کی تو حضرت حفصہؓ نے کہا کہ کیون نہ داخل ہونگے یا رسول اللہ سو حضرتؐ نے اُنکو جھڑکا پھر حضرت
حفصہؓ نے کہا کہ خدا قرآن مین فرماتا ہو کہ تم مین سے ہر ایک دوزخ پر وارد ہوگا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا قرآن مین اُسکے آگے فرماتا ہو کہ پھر ہم بچالیوین گے پرہیزگارون کو اور
دوزخ مین ڈالینگے ظالم کافرون کو گھٹنون کے بھل ف حضرت حفصہؓ کو یہ شبہ ہوا کہ حضرتؐ فرماتے ہین کہ اُن لوگون سے کوئی دوزخ کی طرف نہ جاویگا اور قرآن سے ثابت ہوتا ہو
کہ سب کا گذر دوزخ پر ہوگا حضرتؐ نے یہ جواب دیا کہ ہر چند دوزخ پر سب کا گذر ہوگا لیکن پرہیزگار لوگ بچ نکلین گے کافر اُسمین گر پڑین گے تو دوزخ مین داخل ہونا نہ ثابت ہوا
٦٧٩ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ ۔ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہ آیا کرے کوئی مرد میرے اس دن کے بعد اُس عورت پاس جسکا خاوند سفر کو گیا ہو یا مرگیا ہو مگر کہ اُسکے ساتھ ایک اور مرد ہو یا دو مرد ہون ف یعنی
جس عورت کا خاوند غائب ہو اُسکے پاس کوئی مرد اکیلا نہ جایا کرے اور اگر دو تین مرد ہون تو مضائقہ نہین مرد اور عورت کی تنہائی مین بڑے بڑے فساد ہین اسواسطے
٦٨٠ حضرتؐ نے خلوت سے منع فرمائی ق اُمُّ سَلَمَةَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ يَعْنِي الْمُخَنَّثِيْنَ ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہ اندر آیا کرین تمھارے پاس یعنی یہ مخنث زنانے مرد ف حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہو کہ ہمارے گھر مین ایک زنانہ مرد آیا حضرتؐ نے اُسکو دیکھ کے
٦٨١ یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورتون کو زنانے مرد سے پردہ کرنا ضرور ہو مخنث اُسکو کہتے ہین جو ہیجڑا اور زنانہ مرد ہو خ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ
اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ قَالَهُ لَمَّا رَاٰى شَيْئًا مِّنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ ۔ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین داخل ہوتا ہو یہ کھیتی کا اسباب
کسی قوم کے گھر مین مگر اُس قوم مین ذلت اور خواری داخل کرتا ہو یہ حضرتؐ نے فرمایا جب کھیتی کا اسباب دیکھا ف یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی مین مشغول
ہوئی وہ بیشک ذلیل اور بے قدر ہوئی کہ حاکم اُنکو محصول کے واسطے پکڑتا ہو اور مارتا ہو اور ہر طرح سے ذلیل کرتا ہو حدیث مین اشارہ ہو کہ مسلمان جہاد نہ چھوڑین
٦٨٢ اور دنیا کے کمانے مین نہ مشغول ہون نہین تو ذلیل اور خوار رہین گے اور کافر غالب ہو جاوین گے چنانچہ اس زمانے مین ویسا ہی ہوا ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرِثُ
الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ۔ بخاری اور مسلم مین اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میراث نہ پاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی ف یعنی
٦٨٣ کافر اور مسلمان مین وراثت نہین ہو اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اُسکا حصہ نہ لیوے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پاوے اور یہی مذہب ہے چارون اماموں کا خ
جَرِيْرٌ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ ۔ بخاری مین جریرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ رحم کریگا خدا اُسپر جو لوگون پر رحم نہین کرتا ف یعنی ظالم پر جو
٦٨٤ آدمیون کو ناحق ستاوے خواہ ہاتھ سے خواہ زبان سے خدا کی رحمت نہوگی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ
يَنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ ۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر کوئی نماز ہی مین ہو جب تک اُسکو نماز ہی روکے رہی نہین کوئی چیز
اُسکو اپنے گھر والون کی طرف آنے سے روکے ہو سواے نماز کے ف یعنی مسجد مین جتنی دیر جماعت کے انتظار مین گذرتی ہو وہ سب نماز مین داخل ہو نماز کے برابر
٦٨٥ وقت انتظار کا بھی ثواب ملے گا بشرطیکہ سواے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد مین نہ ٹھہرا ہو خ اِبْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا
بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے کشایش اور امن و امان مین ہے جب تک ناحق خون نہ کیا ہو
ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہو جسکے سبب سے دین مین تنگی ہو جاتی ہو مسلمان اور گناہون سے اسکا زیادہ تر خیال رکھے کہ قیامت مین

٦٨٦ خدا ایسے خون کا معاملہ فیصل کریگا اور قرآن مین خونی کو دوزخ کا وعدہ ہی خ سَہْلُ بْنُ سَعْدٍ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ بخاری مین سہل ابن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جب تک روزہ جلد کھولا کرینگے ف سورج ڈوبتے اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہی

٦٨٧ اور سبب ہی خیر کا اسواسطے کہ حضرتؐ کی سنت ہی دیر کرنا جیسے بعضے ناواقف شیعیون کی صحبت سے کرتے ہین مکروہ ہی م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہین گے حق دین پر قیامت تک ف بعضے کہتے ہین شام کے لوگ مراد ہین یا مغرب کے ملک کے یا جہاد کرنے والے غرب کو ڈول والا اسواسطے فرمایا کہ اُنکے ملک مین دریا نہین

٦٨٨ کھیتون کو وہ لوگ ڈول اور چرسون سے سینچتے ہین واللہ اعلم ق الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک گروہ میری امت سے ہمیشہ قائم اور غالب رہین گے جب تک قیامت آویگی ور وہ غالب ہی رہینگے ف مراد اس گروہ سے جہاد کرنے والے لوگ ہین اور امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ علماے حدیث مراد ہین اسواسطے کہ سب علماے دین کو حدیث کی حاجت ہی علم تفسیر اور فقہ اور تاریخ والے سب حدیث کے محتاج ہین اور بدعتی لوگون پر اہل حدیث غالب رہتے ہین جو وہ لوگ نئی بدعت نکالتے اُسکو اہل حدیث پیغمبرؐ کی حدیث سے مٹاتے ہین

٦٨٩ م أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ تجھسے پوچھتے ہین اے ابی ہریرہ کہ بھلا یہ تو خدا نے پیدا کیا سو خدا کو کس نے پیدا کیا ف ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شیطان دل مین خیال ڈالتا ہی کہ زمین و آسمان کس نے بنایا تو کہتا ہی خدا نے تو شیطان پوچھتا ہی کہ خدا کو کس نے بنایا تو اُسوقت تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھا کو یعنی شیطان قرآن سے دفع ہوگا اور دوسری روایت ابوہریرہؓ سے ہے کہ چند گنوار لوگ مسجد مین آئے مجھسے پوچھا کہ بھلا خدا کو کس نے پیدا کیا مین وہان سے اُٹھا اور مین نے کہا سچ فرمایا تھا حضرتؐ نے کہ ایسے سوال کرنے والے احمق بھی ہوتے ہین ف ہر انسان صاف طبیعت کی یہ پیدایشی بات ہی کہ وہ جانتا ہی کہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا خدا ہی اُسکے پہلے کوئی چیز ہی نہین جو اُسکو بناوے اور ہزار دن دلیل عقلی سے بھی یہی ثابت ہی ایسا سوال وہی کریگا جسکی اصل پیدایش مین خلل ہی اور عقل مین نقصان اور یہ عجب حماقت کا سوال ہی کہ جب اُسکو خدا کہا تو پھر اُسکے پیدا کرنیوالے کو پوچھنا عجب نادانی ہی کہ اگر خدا کا پیدا کرنیوالا کوئی ہو تو وہ خدا کاہیکو باقی رہا وہ بھی مخلوق ہوگیا مثل اور مخلوقات کے جب ایسا وا ہی کسی کو خیال آوے تو أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے

٦٩٠ خ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَّا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ اس خلافت اور سرداری کا حق قوم قریش کے واسطے ہی جبتک اس قوم مین دو آدمی بھی باقی رہین گے ف یعنی سوا قریش کے کسی قوم کو اسلام کی سرداری کا حق نہین یا یہ مراد ہی کہ قیامت تک قریش کی حکومت قائم رہیگی اگرچہ بعضے ملک مین ہو چنانچہ اب بھی یمن کا اور مغرب کا حاکم سید ہی

٦٩١ م أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ عیب چھپاویگا کوئی بندہ کسی بندے کا دنیا مین مگر خدا اُسکے عیب قیامت مین چھپاویگا ف اور دوسرا مطلب حدیث کا یہ کہ جو کپڑے سے کسی کا بدن چھپاوے یعنی ننگے آدمی کو کپڑا دیوے خدا اُسکے گناہ آخرت مین چھپاویگا

٦٩٢ م سَلْمَانُ لَا يَسْتَنْجِ أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ مسلم مین سلمانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین بدون تین پتھر یا ڈھیلے کے استنجا نہ کیا کرے ف جا ضرور کے بعد تین ڈھیلے لینا سنت ہی اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا امام اعظمؒ کے نزدیک اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی حاصل ہو تو کفایت کرتا ہی اور تین ڈھیلے لینا مستحب ہے فرض نہین

٦٩٣ ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا نہ مول ٹھہراوے مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے مول ٹھہرے پر ف یعنی اگر چیز کا مول ٹھہر گیا ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو دوسرا آدمی زیادہ قیمت دیکر اُسکو مول نہ لیوے اسمین دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہی

٦٩٤ خ أَبُو سَعِيدٍ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جہان تک موذن کی آواز پونہچتی ہی وہان تک جو جن اور آدمی اور کوئی چیز سُنے گا وہ اذان دینے والے کے واسطے قیامت مین گواہی دیگا ف یعنی اُسکے ایمان کی اور اس بات کی کہ وہ لوگون کو نماز کے واسطے بلایا کرتا تھا گواہی دینگے سب سُننے والے جن اور آدمی اور فرشتے اور جانور اور درخت اور زمین اور پہاڑ اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے اذان کہے

٦٩٥ ق أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ

مِنْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ اشارہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اُسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین ف یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے مین یہ خوف ہے کہ ہاتھ سے چھوٹ پڑے اور مسلمان مر جاوے تو قاتل دوزخ مین پڑے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَّسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ ٦٩٦

مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پیوے کوئی تم مین سے کھڑے ہو کر سو جو بھول کر پی جاوے وہ قے کر ڈالے ف کھڑے ہو کر پینا بعضون کے نزدیک حرام ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ اسواسطے کہ کھڑے اچھی طرح آرام سے پیا نہین جاتا اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ اس سے درد جگر پیدا ہوتا ہے اور طب مین بھی منع ہے کہ بیماری پیدا کرتا ہے اسی واسطے شاید قے کرنیکو فرمایا عبداللہ بن عمرؓ اگر کھڑے ہو کر بھولے سے پی جاتے تو قے کر ڈالتے اور اکثر علما کے نزدیک قے کرنا درست نہین م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوْ شَهِيْدًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے ٦٩٧

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور شدت اور سختی پر صبر کریگا اور ٹھہرا رہے گا مین اُسکو قیامت کے دن بخشا دونگا یا اُسکا گواہ ہونگا ف یہ فضیلت ہے مدینے کی اور بشارت ہے وہان کے رہنے والون کو اور اشارہ ہے کہ اگر وہان تکلیف بھی ہو تو لوگ وہان کا رہنا نہ چھوڑین م اَبُوْسَعِيْدٍ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَّمَضَانَ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ رکھنا درست نہین دو دنون مین ایک تو عید قربانی کے دن ٦٩٨

دوسرے رمضان کی عید لفطر مین ف دونون عیدون مین روزہ رکھنا حرام ہے سب مجتہدون کے نزدیک ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يُصَلِّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ٦٩٩

لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین نماز نہ پڑھا کرے ایک کپڑے مین اس طرح کہ کندھے پر اُس کپڑے سے کچھ بھی نہو ف کھلے کندھے نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ بے تعظیمی ہے نماز کی اگر لمبا کپڑا ہو تو آدھے کا لُنگ باندھے اور آدھے سے کندھے چھپاوے اور اگر چھوٹا کپڑا ہو تو ناچاری ہے صرف لُنگ باندھ کے نماز پڑھے معلوم ہوا کہ جسکے پاس اور بھی کپڑا ہو تو صرف پائجامے سے نماز پڑھنا کندھے کھولکر مکروہ ہے ق اِبْنُ عُمَرَ لَا ٧٠٠

يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَهٗ مُنْصَرَفَهٗ مِنَ الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت مین عصر کی مگر بنی قریظہ مین یہ حضرتؐ نے کفار کے گروہون کے لوٹتے وقت فرمایا ف بنی قریظہ یہودی لوگ تھے مدینے کے قریب دو تین کوس انکی بستی اور گڑھی تھی حضرتؐ مین اور اُن مین صلح تھی جب پانچوین سال ہجری کے بعد جنگ اُحد کے کفار قریش عرب کی بہت قومون کو مدینے پر چڑھالائے تو یہودی بنی قریظہ نے بھی حضرتؐ سے قول توڑا اور کافرون کو شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہین کافرون کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرتؐ کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینے کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹھہر سکے ناامید پلٹ گئے تب حضرتؐ کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑو تب حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم مین باقی قصہ حدیث کا یون ہے کہ اصحاب حضرتؐ کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ مین جانے لگا بعضون نے راہ مین نماز پڑھ لی اور کہا حضرتؐ کی یہ غرض تھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ مین سوائے بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرتؐ کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ مین نماز نہ پڑھی اور کہا کہ ہم تو بنی قریظہ مین جا کر پڑھین گے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرتؐ نے ہمسے وہین نماز کو فرمایا ہے پھر یہ حال یعنی بعضون کے نماز پڑھنے کا اور بعضون کے نماز نہ پڑھنے کا حضرتؐ کے روبرو ذکر ہوا حضرتؐ کسی پر ناخوش نہوئے یعنی دونون کو اچھا سمجھے ف جیسا حضرتؐ کے اصحابؓ اس حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہ قرآن اور حدیث کے کئی طرح مطلب سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسی واسطے اہل سنت وجماعت چارون اامون کے مذہب کو حق جانتے ہین اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ کیون ایک محمدی دین مین اختلاف کیا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان ہین ایسے اختلاف مین کچھ حرج نہین حضرتؐ کے روبرو ایسا اختلاف حضرتؐ کے اصحابؓ مین ہوا اور حضرتؐ نے درست رکھا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ يَوْمًا بَعْدَهٗ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ کوئی روزہ رکھے فقط جمعے کے دن ٧٠١

مگر یون مضائقہ نہین کہ جمعے سے پہلے بھی ایک روزہ رکھے یا بعد ف یعنی صرف جمعے کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملا کر رکھے تاکہ یہودیون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتے کو روزہ رکھتے ہین خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ٧٠٢

وَهُوَ جُنُبٌ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نہاوے کوئی ٹھہرے ہوے پانی مین ناپاک ہو کر ف یعنی اگر حوض چھوٹا ہوگا تو
ناپاکی کے غسل سے ناپاک ہوجاویگا حنفی مذہب مین وہ دردہ حوض یعنی چارون طرف دس دس ہاتھ کا حوض مانند دریا کے ہو کہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہین ہوتا
جب تک اُسکا رنگ اور مزہ اور بو نہ بگڑے اور شافعی مذہب مین قلتین مانند دریا کے ہو جب تک رنگ و مزہ اور بو نہ بگڑے قلتین دو بڑے مٹکے جسمین پانچسو رطل بغدادی

۷۰۳ پانی سماوے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمان مرد مسلمان جورو سے
دشمنی نہ رکھے اگر برا جانتا ہو اسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے ف یعنی ایسی عورت جسکی سب خو بہتر ہو تو کہان تو چاہیے کہ اگر عورت کی کوئی خو بری معلوم ہو تو
دوسری کوئی خو اُس مین نیک بھی ہوگی اُسی خو سے اپنے دل کو تسکین دیکر راضی رہے جورو خاوند کی دشمنی اور ناموافقت مین بڑے فساد ہین سو اسواسطے حضرت نے موافقت رکھنی

۷۰۴ کو فرمایا خ اَبُوْبَكْرَةَ لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَاَةٌ بخاری مین ابوبکرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ بھلا ہوگا اُس قوم کا جن پر حاکم اور مالک عورت
ہو ف جب شیرویہ نوشیروان کا پوتا مر گیا اُسکی بہن جسکا نام بوران تھا ایران کی بادشاہ ہوئی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بادشاہی اور حکومت کے واسطے
عقل اور تدبیر چاہیے عورت ناقص عقل سے بندوبست ممکن نہین تو رعیت برباد ہوجاتی ہو اسی واسطے شرع مین عورت کا امام اور قاضی ہونا درست نہین اور یہ مطلب بھی

۷۰۵ اس حدیث سے نکلتا ہو کہ جو مرد جورو کے قابو مین ہوا خراب گیا م مُطِيْعُ بْنُ الْاَسْوَدِ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مسلم مین مطیع بن اسود سے
روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد یہ حضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا ف ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اسنے بہت رنج
دیا تھا فتح مکہ کے دن کسی نے حضرت سے کہا کہ فلانا شخص کعبے کے پردے مین چھپا ہو حضرت نے فرمایا اُسکو پکڑ لاؤ لوگ اُسکی مشکین باندھکر پکڑ لائے پھر وہ قتل ہوا تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہونگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہوگا جو اس طرح قید ہوکر مارا جاوے اور یہ مطلب نہین کہ کوئی قریشی ظلم سے مارا نجاویگا اسواسطے کہ بہت
قریشی ظلم سے شہید ہوے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہو اور فضل بن روزبہان اصفہانی نے اپنی شرح مین امام حافظ اسمٰعیل کی کتاب السیر سے یون نقل کیا ہو کہ یہ حدیث حضرت نے

۷۰۶ جنگ بدر کے بعد جب نضر بن حارث قتل ہوا تھا فرمائی واللہ اعلم م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ
عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو انکو فرشتے
چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت انکو چھا لیتی ہو اور انپر آرام اور چین اُترتا ہو اور خدا اُنکا ذکر کرتا ہو اُن مین جو خدا کے پاس ہین یعنی فرشتون اور پیغمبرون کی
روحون مین ف یعنی ذکر خدا کی اتنی بڑی فضیلت ہو کہ ذکر کرنیوالونکو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تا کہ ذکر کی برکت مین شریک ہون اور خدا کی بیشمار رحمت اُنپر نازل
ہوتی ہو اور دل مین لذت اور چین حاصل ہوتا ہو اور عرش پر اُنکا ذکر خدا کرتا ہو کہ فلانے میرے بندے ایسے ہین جو مجھکو یاد کرتے ہین زہے قسمت ذکر کرنیوالون کی اور زہے قدر دانی

فضیلت ذکر الٰہی

۷۰۷ خدا کی قرآن اور حدیث پڑھنا خدا کا نام لینا لوگون کو وعظ اور نصیحت کرنا درود اور کلمہ پڑھنا نماز پڑھنا یہ سب ذکر مین داخل ہو خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ
رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اِسْقِ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّيْ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی تم مین
نہ کہا کرے یعنی غلام سے کہ کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کروا اپنے رب کو پانی پلا اپنے رب کو اور نہ کوئی غلام یون کہے کہ فلانا میرا رب ہو اور چاہیے کہ یون کہے کہ فلانا
میرا سید ہو اور مولی ہو یعنی میرا میان ہو ف عرب کی زبان مین غلام کے مالک کو رب بھی کہتے تھے سو حضرت نے اسکو منع کیا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے

۷۰۸ رب سوا خدا کے کسیکو بولنا مناسب نہین خ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ
لَا مُكْرِهَ لَهٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ کوئی یون کہا کرے کہ یا اللہ مجھکو بخش دے اگر تو چاہے اے خدا مجھپر رحم کر جو تو چاہے بلکہ چاہیے
کہ یکا قصد کرکے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو دعا قبول ہونے دیوے ف یعنی خدا مالک مختار ہو کہ کوئی اُسکا روکنے والا نہین پھر یہ
کہنا کہ اگر تو چاہے تو میری دعا قبول کر اسمین بے پروائی نکلتی ہو اور تردد اور احتمال بوجھا جاتا ہو تو شرط کرنا اور قید لگانا نہ چاہیے بلکہ خدا کے کرم پر بھروسا کرکے

۷۰۹ یقین کرے کہ میری دعا ضرور قبول ہوگی شک اور تردد نہ کرے اسواسطے کہ خدا کے نزدیک کچھ مشکل نہین اسکا روکنے والا کون ہو خ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ
اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ حضرت نے

فرمایا کہ ہرگز کوئی یون نہ کہے کہ البتہ مین بہتر ہون حضرت یونسؑ پیغمبر متیؑ کے بیٹے سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ لائق نہین کسیکو کہ یونسؑ بن متیؑ سے بہتر ہے ۷۱۰
ف سب پیغمبر سارے جہان سے افضل ہین انپر کوئی افضل نہین ہوسکتا ق عَائِشَةُ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی میرا نفس خبیث ہوا یعنی پلید اور نجس ہوا ولیکن چاہیے کہ یون کہے
کہ میرا نفس دین مین کاہل اور سست ہوا ف یعنی خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئین نہ کہے سست اور کاہل کہنا مضائقہ نہین حضرتؐ کا
معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ ۷۱۱
لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہے کوئی اپنے غلام کو میرا بندہ اور لونڈی کو میری
بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور عورتین تمھاری خدا کی بندیان ہین ولیکن چاہیے کہ یون کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی اور میرا جوان مرد اور میری
جوان عورت ف یعنی سچی بندگی کے لائق سوا خدا کے اور کوئی نہین اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین شرک کی بو نکلتی ہے اور تاکہ غلامون کے مالک غرور
اور گھمنڈ سے بچین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبدالنبی اور بندہ علی اور بندہ حسن نام رکھنا درست نہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ ۷۱۲
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی یون ہرگز نہ کہے ارے کمبختی زمانے کی اسواسطے کہ زمانے کا پھیرنے والا خدا ہی ہے ف
زمانے کو بد کہنا اسواسطے منع کیا کہ زمانہ خدا کے قبضۂ قدرت مین ہے اسکا پھیرنے والا خدا ہے تو زمانے کو بد کہنا گویا خدا سے بے ادبی کی اسکی تقدیر کو بد کہا اور اگر زمانے کو خود مالک مختار جانکر
بد کہتا ہی تو صاف کافر اور مشرک ہوا معلوم ہوا کہ زمانے اور فلک کو بد کہنا جیسے کہ شاعرون کی عادت ہے شرع مین ہرگز درست نہین م جَابِرٌ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ ۷۱۳
الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدَ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ تَفَسَّحُوْا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہ اٹھاوے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو
جمعے کے دن پھر پیچھے سے اسکے بیٹھنے کے مکان پر جاکر بیٹھے ولیکن یون کہے کہ کھل بیٹھو ف مسجد مین نماز کو جو جہان آکر بیٹھا اسکو اٹھانا اپنے بیٹھنے کے واسطے نہین
درست لیکن یون کہنا درست ہی کہ کھل بیٹھو صاحبو تاکہ سب کو جگہ ہو جاوے ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ۷۱۴
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز کوئی نہ اٹھاوے کسی مرد کو اسکے مکان سے پھر وہان آپ بیٹھے ف اگلی حدیث خاص مسجد کے ذکر مین تھی اور
یہ حدیث عام ہے مسجد ہو یا کوئی اور مکان معلوم ہوا کہ جو شخص مدرسے مین یا خانقاہ مین رہتا ہو یا کوئی شخص کسی مکان پر بازار مین بیٹھا ہو تو وہی اگلا شخص
وہان کا حقدار ہے اگرچہ وہ ایک روز کہین گیا بھی ہو م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے ۷۱۵
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہ کہا کرے کوئی انگور کو کرم سو کرم تو حقیقت مین ایماندار کا دل ہے ف کرم کے معنی سخاوت ہین عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے سو واسطے
کہ اسکی نبی شراب کے پینے سے آدمی کے مزاج مین سخاوت ہوتی ہی سو حضرتؐ نے منع کیا کہ جس سے حرام ناپاک چیز بنے اسکو یہ عمدہ لفظ کرم کی بولنا ہرگز لائق نہین بلکہ
کرم مناسب ہوا ایماندار کے دل کو کہنا جسمین نور ایمان اور سخاوت ہی پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ انگور کے باغون کو حدائق الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا
نام نہ رکھے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے ۷۱۶
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو مدینے والون کو مکر اور حیلہ کرکے رنج دیگا وہ گل جاویگا جیسے نمک پانی مین گل جاتا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ ۷۱۷
وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا
اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ پہنے حج کا احرام باندھنے والا کرتا اور نہ پگڑی اور نہ کنٹوپ
اور نہ پائجامہ اور نہ جس کپڑے مین ورس یعنی زرد خوشبودار گھاس اور زعفران لگی ہو اور نہ موزے پہنے مگر جب چپل جوتا نہ پاوے تو دونون موزون کو وہانتک
کاٹے کہ پشت پا سے نیچے ہو جاوین ف اس حدیث پر سب اماموں کا عمل ہی کہ احرام والے کو یہ چیزین درست نہین م عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ ۷۱۸
صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مسلم مین عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نجاویگا دوزخ مین جسنے سورج نکلنے اور ڈوبنے
سے پہلے نماز پڑھی ف فجر آرام کا وقت ہی اور عصر کاروبار دنیا کا وقت ہی اسواسطے ان وقتون کی نماز کا اتنا اثر اور ثواب ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ لَا يُلْدَغُ ۷۱۹

الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دو بار **ف** یعنی ایماندار
دین کے کام مین ایکبار دھوکھا اور فریب کھاکر دوسری بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اُس سے ہوگیا اور پھر پچھتا کر اُسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ
اُس گناہ کے گرد نہین جاتا یہ تعریف ہے کامل ایماندار کی روایت ہے کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر مین پکڑا آیا حضرتؐ سے اُسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب مین دوسری بار
کافرون کا ساتھ نہ دونگا حضرتؐ نے اُسکو چھوڑا دیا دوسری بار وہ کافرون کے ساتھ جنگ اُحد مین آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے لگا کہ اس قصور کو معاف کیجیے

٧٢٠ اب ہرگز کافرون کا ساتھ نہ دونگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اب ہم دو بار فریب مین نہین آتے پھر وہ قتل ہوا **ق** ابْنُ عُمَرَ لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ
ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ فِي الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ذکر اپنے داہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھ سے پاخانے مین ڈھیلے پونچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن مین یعنی
پانی پینے کے وقت شاید ناک یا منھ سے کچھ ٹپک پڑے اور گھن آوے اور داہنا ہاتھ کھانے پینے کے لیے ہے جاے ضرور پیشاب کی جگہ اُسکا لگانا مناسب نہین **خ**

٧٢١ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ روکے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار مین

٧٢٢ لکڑی گاڑنے سے **ف** اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکھا چاہے تو اُسکو نہ روکے کہ ہمسایہ کا حق ہے **ق** ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ
سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ لَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَجَمَعَ بَعْضُ الرُّوَاةِ كَفَّيْهِ حَتَّى يَقُولَ هٰكَذَا
وَمَدَّ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلالؓ کی اذان اُسکی سحری کھانے سے
اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا کہا راوی نے کہا کہ بانگ دیتا ہے رات سے تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑھتا ہو وہ آرام کرے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کھانے کے واسطے جاگے
اور فجر کا وقت وہ نہین جو اس طرح اشارہ کرے اور بعضے اس حدیث کے راوی نے اپنی دونون ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکھلایا یعنی جو لمبی اونچی روشنی اول ہوتی ہے
اُسکا نام صبح نہین حضرتؐ نے فرمایا جب تک اس طرح نہ اشارہ کرے اور حضرتؐ نے اپنے کلمے کی دو اُنگلیون کو ملاکر پھیلایا داہنے اور بائین یعنی صبح وہ ہے جسکی روشنی
چوڑی ہو **ف** یعنی صبح دو قسم کی ہے ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہے اُسوقت تک روزہ دار کو کھانا اور پینا حرام نہین اور فجر کی نماز اُسوقت درست نہین

٧٢٣ دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی پھیلی ہوتی ہے اُسوقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ
مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمانون مین سے جسکے تین لڑکے مرینگے اُسکو دوزخ کی
آنچ نہ لگیگی مگر بقدر قسم سچی کرنے کے **ف** یعنی خدا قرآن مین بطور قسم فرماتا ہے کہ سب کا مقرر دوزخ پر گذار ہوگا بس اتنا تو ضرور ہوگا کہ دوزخ کے پل پر چلنا ہوگا
باقی کچھ عذاب نہین اور حدیث مین آیا ہے کہ دو یا ایک چھوٹا لڑکا بھی مر گیا تب بھی وہ دوزخ سے بچیگا اسواسطے کہ لڑکے کی موت کا مان باپ پر سخت داغ ہوتا ہے اور پھر

٧٢٤ اُسنے باوجود اس مصیبت کے صبر کیا اور خدا کی تقدیر سے راضی رہا تو خدا نے اُسکے بدلے اُسکو دوزخ سے بچایا **م** جَابِرٌ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ
بِاللّٰهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ مرے کوئی مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو **ف** ایمان کے دو پر ہین خوف اور
امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رکھے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نکرے کہ وہ وقت گناہ کرنے کا نہین بلکہ اُسوقت خدا کو
رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی اُمید دل مین رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نہ چراوے اور جو مسلمان اُسوقت موجود ہون

٧٢٥ وہ بھی خدا کی رحیمی اور کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ مرنے والے کا ڈھارس بندھے اور خدا سے گمان نیک مضبوط ہو جاوے **م** أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِي لِلصِّدِّيقِ أَنْ
يَكُونَ لَعَّانًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صدیق کو لائق نہین کہ بہت لعنت کیا کرے **ف** ابو بکر صدیقؓ نے ایک بار اپنے غلام پر
لعنت کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی صدیق اُس ولی کامل کو کہتے ہین جسکے دل مین ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے
جیسے مشہور ہے کہ ابی بکر صدیقؓ نے کچھ حضرتؐ سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرتؐ کو پیغمبر جان کر ایمان لائے بعد پیغمبری

٧٢٦ کے رتبے کے ولایت کے درجون مین صدیقی کے برابر کوئی مرتبہ نہین **ق** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ **قَالَهُ** عِنْدَ نَزْعِهِ فَرُّوجَ حَرِيرٍ لَبِسَهُ

بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسکا پہننا لائق نہین پرہیزگار لوگون کو یہ حضرت نے خود ریشمی قبا اتارتے ہوئے جو آگے پہنے تھے فرمایا **ف** فروج اُس قبا کو کہتے ہین جسکا پیچھے سے دامن چاک ہو سواری کے واسطے خوب ہوتی ہے سو ویسی ریشمی قبا کسی نے حضرت کو بھیجی تھی اُس وقت تک ریشمی کپڑا پہننا حرام نہ تھا حضرت نے اُسکو پہنکر نماز پڑھی بعد نماز کے اُسکو بُرا جان کر اُتار ڈالا پھر یہ حدیث فرمائی اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ متقی اور پرہیزگار دنیا کی آرایش اور زینت نہین کرتے اگرچہ حلال اور مباح بھی ہو

۲۷ خ ابن عباس لا ینفرن احد حتی یکون آخر عھدہ بالبیت بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ پھرے حج کرکے یہان تک کہ پچھلا کعبے کا طواف کر لے **ف** یعنی جب حج کے سب کام کر چکے تو آخر کو دوسرا طواف کعبے کا کرکے اپنے گھر آوے اسکا طواف الصدر نام ہے امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت

۲۸ م عائشۃ لا ینفعہ انہ لم یقل یوما رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین قالہ لھا حین قالت یا رسول اللہ ابن جدعان کان فی الجاھلیۃ یصل الرحم و یطعم المسکین فھل ذلک نافعہ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُسکے کچھ کام نہ آویگا اسواسطے کہ اُسنے کسی دن نہین کہا کہ اے رب میرا گناہ بخشیو قیامت کے دن یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ ابن جدعان کفر کے زمانے مین برادری سے سلوک کرتا تھا اور محتاج کو کھانا دیا کرتا تھا بھلا یہ اُسکے کچھ کام آویگا **ف** یعنی وہ شخص کافر تھا قیامت کا ایمان نہ رکھتا تھا اسی واسطے اُسنے کبھی قیامت کے دن کی مغفرت نہ مانگی اور کافر کے نیک کام آخرت مین کچھ کام نہ آوینگے نیکیون کے واسطے ایمان شرط ہے

۲۹ م ابن عمر لا ینقشن احد کم علی نقش خاتمی ھذا مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہے **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھین اور اُنکو اسلام کے دین پر بلاوین لوگون نے عرض کی کہ بادشاہ بغیر مُہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مُہر کھُدوائی چاندی کے نگ پر تین سطرین اُس مین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابی بکر صدیقؓ پاس رہی اُنکے بعد عمر فاروقؓ پاس رہی اُنکے بعد حضرت عثمانؓ پاس رہی پھر اُنکے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور نہ ملی سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مُہر مین محمد رسول اللہ نہ کھُدا وے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ یہ حضرت کی مُہر ہے یا کسی اور کی

۳۰ م عثمان لا ینکح المحرم و لا ینکح و لا یخطب مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ خود اپنا نکاح کرے حج کا یا عمرے کا احرام باندھنے والا اور نہ کوئی وکیل ہو کر اُسکا نکاح کر دیوے اور نہ خود منگنی کرے **ف** امام شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ محرم کا نکاح نہین درست جب تک حج سے فراغت نہ پاوے اور امام اعظمؒ کے نزدیک درست ہے لیکن صحبت نہ کرے اُنکے نزدیک اس حدیث کے معنی یہ ہین کہ نکاح نہ کرے یعنی صحبت نہ کرے اسواسطے کہ حضرت نے اپنا نکاح حضرت میمونہؓ سے احرام مین کیا

۳۱ ق ابو ھریرۃ لا یوردن ممرض علی مصح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے جانور بیمار ہون وہ اُسکے گھاٹ پر جسکے جانور تندرست ہین پانی پلانے کو نہ لاوے **ف** اسواسطے حضرت نے منع نہین کیا کہ تندرستون کو اُنکی بیماری لگ جاویگی جیسا کہ عوام خلقت کا اعتقاد ہے اسواسطے کہ حضرت نے خود فرمایا ہے کہ بیماری کسی کی کسیکو نہین لگتی چنانچہ اسی باب مین حدیث ہو چکی ہے بلکہ حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ اگر تندرست جانور شاید بیمار جانورون کے ملنے خدا کی تقدیر سے بیمار ہو گئے تو عوام کا بد اعتقاد زیادہ تر مضبوط ہو جاویگا بیماری لگ جانے کا تو ناحق شرک مین گرفتار ہووینگے اور خدا کو بھول جاوینگے

الباب الرابع

۳۲ م جابر اذا ابتعت طعاما فلا تبعہ حتی تستوفیہ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو غلہ اور اناج مول لیوے تو اُسکو مت بیچ جب تک اُسکو اپنے قبضے مین نہ کر لیوے اور تول نہ لیوے **ف** سب اماموں کے نزدیک بدون قبضہ کیے اناج بیچنا نہین درست

۳۳ م جریر اذا ابق العبد لم تقبل لہ صلوۃ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا اُسکی نماز قبول نہین ہوتی

۳۴ م جریر اذا اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوۃ لینے والا عامل آوے تو چاہیے کہ تم سے راضی پھرے **ف** اسلام کی سلطنت مین امام کی طرف سے بستیون مین بعد سال کے عامل زکوۃ کی تحصیل کو جاتا تھا اور اب بھی ولایت مین جاتا ہے سو فرمایا کہ وہ ناراض نہ پھرے خوشی سے مال کی زکوۃ نقد اور جانورون کی ادا کیا کرو اسواسطے کہ وہ امام کا بھیجا ہوا ہے

۷۳۵ اور امام کی اطاعت سب پر واجب ہے م اَبُو سَعِيدٍ اِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتّٰى تُوضَعَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب تم پیچھے جنازے کے چلو تو نہ بیٹھا کرو جب تک گردنون سے زمین پر رکھا نہ جاوے ف سنت یہی ہے کہ بدون جنازہ رکھے نہ بیٹھے اکثر جنازہ اُٹھانے والون کی
مدد کی حاجت ہوتی ہے بے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے ق

۷۳۶ اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جمعے کو آوے تو چاہیے کہ غسل کرے م

۷۳۷ اَبُو سَعِيدٍ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ مسلم مین ابو سعیدؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی جورو سے صحبت کرے اور دوسری بار پھر ارادہ صحبت کا کرے تو چاہیے کہ وضو کر لیوے ف یعنی اوّل
ناتر دھوئے پھر وضو کرے کہ اُسوقت وضو سے قوّت اور رغبت زیادہ ہوتی ہے اور بدن ہلکا ہو جاتا ہے خ

۷۳۸ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَتٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ
فَلْيُجْلِسْهُ مَعَهُ فَاِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ اَوْ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ فَاِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ. بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے پاس اُسکا خدمتگار کھانا لاوے تو اُسکو بھی کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے اور اگر ساتھ اپنے نہ بٹھلاوے تو اُسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دے
اسواسطے کہ خدمتگار کھانا پکانے اور اُسکی گرمی سے ملا رہا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کھانا پکانے والے کو کچھ تھوڑا کھانا دینا ضرور ہے اگرچہ اُسکا کھانا مقرر
ہو یعنی مروت سے بعید ہے کہ وہ محنت کرے اور پکانے کی گرمی اُٹھاوے اور اُس کھانے سے کچھ بھی نہ پاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہین اگر کھلاویگا تو بہتر ہے ایا غرور کھویگا ق

۷۳۹ اَبُو اَيُّوبَ
اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَلَا بِغَائِطٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوا بخاری اور مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ جب تم جاے ضرور کو جایا کرو تو قبلے کے سامنے نہ بیٹھا کرو اور نہ اُسکو پیٹھ دیا کرو نہ پیشاب کے وقت نہ جاے ضرور کے وقت بلکہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو ف جاے ضرور اور
پیشاب کے وقت قبلے کے سامنے بیٹھنا اور پیٹھ دیکر بیٹھنا امام اعظمؒ کے نزدیک درست نہین نہ جنگل مین نہ آبادی مین اور شافعیؒ کے نزدیک جنگل مین منع ہے اور آبادی مین درست ہے
چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ کی اسمین روایت بھی ہے لیکن زیادہ احتیاط امام اعظمؒ کے مذہب مین ہے اور یہ جو فرمایا کہ پورب یا پچھم بیٹھا کرو یہ مدینے والون کو فرمایا کہ انکا قبلہ دکن کی طرف ہے
ہند وستان کا قبلہ پچھم کی طرف کو ہے تو یہان اُتر دکھن بیٹھنا چاہیے خ

۷۴۰ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ
جِبْرِيلُ فَيُنَادِي فِي اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب محبت کرتا ہے اللہ کسی بندہ سے تو پکارتا ہے جبرئیلؑ کو اور یہ فرماتا ہے کہ مقرر خدانے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اُسکو دوست رکھ تو جبرئیلؑ اُس سے
محبت رکھتا ہے پھر پکار دیتا ہے جبرئیلؑ آسمان والون مین یعنی فرشتون مین کہ مقرر خدانے فلانے کو دوست رکھا ہے سو تم بھی اُسکو دوست رکھو تو آسمان والے اُس سے محبت
رکھتے ہین پھر اُس محبوب بندے کی زمین مین قبولیت اُتاری جاتی ہے یعنی زمین کے نیک لوگ اُسکو مقبول جانتے ہین اور اُس سے محبت رکھتے ہین ف یعنی خدا جس بندے کی
محبّت ظاہر کیا چاہتا ہے تو اُسکو آسمان اور زمین مین مشہور کر دیتا ہے تاکہ فرشتے اُسکے واسطے استغفار کیا کرین اور زمین کے لوگ اُسکے واسطے نیک دعا کرین اُس سے محبت رکھین اُسکی
تعریفین کرین اُسکی نیک راہ پر چلین یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ سے اکثر لوگ محبت رکھتے ہین لیکن ایسی محبت بھی نہین اچھی کہ عوام جاہل کرتے ہین کہ اُنکو نفع اور نقصان کا مختار جان کر
اُنکو خدائی مین شریک کرتے ہین یہ محبت نہین بحقیقت مین اُس سے عداوت ہے م

۷۴۱ جَابِرٌ اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَاَتِهِ
فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی کو بھلی معلوم ہو کوئی اجنبی عورت پھر دل مین اُسکی صورت ٹھہر گئی ہو یعنی اُسکا
خیال بندھا ہو تو اپنی جورو کی طرف آوے اور اُس سے صحبت کرے سو مقرر یہ اپنی جورو کا جماع کرنا دور کر دیگا جو اُسکے جی مین دوسری عورت کا خیال ہے ف بگانی عورت
کی اگر دل مین محبت آجاوے تو اُسکا کامل علاج یہی ہے کہ اپنی جورو سے صحبت کرے اگر ایک بار دو بار مین خیال گیا تو بہتر ہے نہین تو کئی بار صحبت کرے تو اُسکا بالکل خیال دفع ہو
عشق کی حکیم لوگ بھی جماع ہی دوا لکھتے ہین اسواسطے کہ شہوت کا سبب منی کی زیادتی ہے جب صحبت کی تو منی کم ہوئی تو شہوت اور عشق بھی دور ہوا حضرتؐ نے
یہ دوا اسواسطے فرمائی کہ کہین حرام مین نہ گرفتار ہو جاوے ق

۷۴۲ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى
سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے
کسی نے اپنا اسلام سنوارا اور اپنا دین ستھرا بنایا پھر جو نیک بات کریگا تو دس گنی لکھی جاویگی سات سو کے برابر تک اور جو بدی کریگا تو وہ اُتنی ہی لکھی جاویگی جتنی کی ہے یہان تک

ار رحمت الٰہی
ملا گنہگار

کہ خداسے ملے یعنی موت تک یہی حال ہے **ف** یعنی جب اسلام سنوارا تو ہر نیکی کو دس سے سات سو تک خدا بڑھاتا ہو دس سے تو کوئی کم نہین آگے نیت پر موقوف ہو
جیسی نیت خالص ہوگی ویسی ہی زیادتی بھی ہوگی اور بدی اگر کریگا تو اتنی ہی رہیگی اُسمین ترقی نہین اس حدیث سے خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ اپنے بندے مسلمان
کی بدی کو اُتنا ہی رکھے اور نیکی کو سات سو تک بڑھاوے اسلام سنوارنا یہ کہ قرآن اور حدیث کے موافق اعتقاد درست کرے شرک اور بدعت چھوڑے شریعت محمدی کی
کمال تعظیم سے اطاعت کا ارادہ کر لیوے اور ظاہر اور باطن سے محمدی بنے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتبار عمل کا صحیح اعتقاد پر ہے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي ۷۴۳
الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمکو راہ اور گلی کے مقدمے مین جھگڑا اور اختلاف ہو تو راہ کی چوڑائی
سات ہاتھ کی ٹھہرائے **ف** یعنی اگر راہ ڈالتا ہو جس مین شہر والون کی آمد و رفت ہو اور راہ کی زمین کا مالک وہان عمارت بنایا چاہے اگر لوگ منع کرتے ہون تو اُسمین
شرع کا حکم یہ ہو کہ سات ہاتھ چوڑائی راہ کی چھوڑ کر عمارت بناوے تاکہ اونٹ اور گاڑی اور لوگون کی آمد و رفت مین حرج نہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلے کے لوگ آتے
جاتے ہون تو اُسکی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جس مین محلے والون کا حرج نہو اور زنانی سواری اور جنازہ جانے کو تنگی نہو **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً ۷۴۴
مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ مسلم مین
ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی ایک رکعت عصر کی نماز سورج ڈوبنے سے پہلے پاوے تو اپنی نماز پوری کر لیوے یعنی تین رکعتین باقی غروب
کے وقت پڑھے اور جب ایک رکعت نماز فجر کی سورج نکلنے سے پہلے پاوے تو اپنی باقی نماز کو پورا کرے یعنی ایک رکعت سورج نکلنے کے وقت پڑھے **ف** یعنی ہرچند طلوع
غروب کے وقت سجدہ حرام ہو لیکن اگر ایک رکعت طلوع اور غروب سے پہلے پاوے تو باقی نماز کو طلوع و غروب ہوتے پڑھے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا سوا امام اعظم کے کہ اُنکے
نزدیک عصر کی نماز تو اسی طرح سے درست ہو اس واسطے کہ وقت ناقص تھا ادا بھی ناقص ہوئی لیکن فجر کی نماز طلوع کے وقت درست نہین کیونکہ وقت کامل تھا تو ادا
ناقص نہ چاہیے حنفی کہتے ہین کہ اس حدیث پر عمل اول تھا پھر حضرت نے وہ حدیث فرمائی جس مین طلوع و غروب کے وقت سجدہ حرام ہو واللہ اعلم **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَذَّنَ ۷۴۵
الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب موذن اذان دیتا ہو تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے گوز کرتا ہوا
ف یعنی اذان کی آواز سے شیطان پر ایسا صدمہ ہوتا ہو کہ خوف سے گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے اسی واسطے حضرت نے اور حدیث مین فرمایا ہو کہ جب کسیکو جنگل مین شیطان اور بھوت
ستاوین یا نظر پڑین تو اُس وقت اذان پکار کے کہے تاکہ بھاگ جاوین اور مجرب عمل ہے **م** اَبُوْمُوْسٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا ۷۴۶
قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَنَبِيُّهَا يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ
كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہو اللہ کسی امت پر اپنے بندون سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اُس اُمت کے
پیغمبر کی روح قبض کرتا ہو یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہو پھر اُس پیغمبر کو اپنی اُمت کا ہراول بناتا ہو اور پیشوا بھیجتا ہو امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور
بربادی چاہتا ہو تو امت پر عذاب بھیجتا ہے اُس امت کی پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہو امت کو پیغمبر کے سامنے تو پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈھک اور روشنی بخشے امت کو مٹا کر جب کہ
اُسکو اُن کافرون نے جھوٹھا کہا اور اُسکے حکم کو نمانا **ف** یعنی جس امت پر خدا کرم اور رحمت کیا چاہتا ہو تو اُسکے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہے تاکہ امت اُس کے
غم مین صبر کرے اور ثواب پاوے اور اُسکے بعد اُسکی شریعت پر عمل کرے تو دونا ثواب حاصل کرے اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اُس عالم مین اور گواہ ہو
امت کے ایمان کا گویا حضرت نے اس حدیث سے اپنی امت کو دلاسا دیا کہ میرے فراق مین زیادہ پریشان دل نہون میری وفات کو غضب الٰہی نجانین خدا کی رحمت سمجھین
اسی واسطے اس امت کو امت مرحومہ کہتے ہین اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہو تو اُسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہو تا پیغمبر کے دل کے پھپھولے پھوٹین اس واسطے کہ
اُس امت کمبخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نجانی اُسکو رنج دیا اور جھٹلایا جیسے حضرت نوح اور حضرت لوط اور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام کی امتون کا حال ہوا کہ پیغمبر اُنکے
زندہ رہے اور وہ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے **ق** عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قُلْتُ ۷۴۷
وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيْبُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ
فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْهُ بخاری اور مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے سکھائے شکاری کتے کو

(حاشیہ: وفی ہو ورسنہ ال... قدسیہ ۱۲)

چھوڑے اور خدا کا نام اسپر لیوے تو شکار کو کھا عدی بن حاتم نے کہا کہ مین نے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بھی کیا شکار حلال ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر مار بھی
ڈالین تو بھی حلال ہے جب تک دوسرا کتا غیر شکاری اُسکے ساتھ مارنے مین شریک نہوا ہو عدی بن حاتم نے کہا مین نے کہا کہ مین بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار کرتا ہون
اور شکار کو حاصل کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ جب تو بے پر بے گانسی کے تیر کو مارے پھر وہ تیر شکار کے جسم مین گھس کر چیر پھاڑ دیوے تو اسکو کھا اور اگر تیر شکار کی بینڈ ہو کر لگے تو
اسکو مت کھا **ف** اس حدیث سے بہت مسئلے شکار کے معلوم ہوئے اول یہ کہ کتے کا شکار کھیلنا درست ہے دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چھوڑا ہو تو حلال ہے اور اگر کتا
خود بخود چھوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین تیسرے یہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی یہ علامت ہے کہ اسکو تین بار شکار پر چھوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لاوے اور خود نہ کھاوے
چوتھے یہ کہ کتے کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصداً بسم اللہ نہ بولا شکار مردار ہوا اور اگر بھولے سے نہ کہا تو حلال ہے یہ مذہب ہے امام اعظم کا اور امام شافعی کے نزدیک
بسم اللہ زبان سے کہنا واجب نہین خدا کا نام ہر مسلمان کے دل مین ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بھی جاوے تو بھی شکار حلال ہے چھٹے یہ کہ اگر شکاری
کتے کے ساتھ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہووے تو شکار مردار ہوا اس واسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین جمع ہوئے تو حرام ہی احتیاط کے سبب سے
غالب ہو جاتا ہے ساتوین یہ کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکل جاوے اور اگر بے زخم صدمے سے مرجاوے تو شکار حلال نہین جیسے غلہ غلیل کا یا اینٹ
پتھر جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار حلال اُس چیز سے ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پھاڑ ڈالے جیسے تلوار چھری تیر گانسی دار

۷۴۸ **ق** اَبُوْمُوْسٰی اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کسی سے اُسکے گھر مین جانے کی اجازت مانگے تین بار سو اُس کو
اجازت نہ ملے تو پلٹ آوے **ف** اجازت مانگنے کا یون طریق ہے کہ دروازے مین کھڑے ہو کر سلام کرے پھر کہے کہ مین آؤن تین بار کہے اگر کوئی بلاوے تو اندر جاوے نہین تو پھر آوے
اور کہا سنا اور دستک دینا بجاے اجازت مانگنے کے ہے شرع مین اجازت کا اسواسطے حکم ہوا کہ نہین معلوم آدمی اپنے گھر مین کس طرح سے بیٹھا ہے

۷۴۹ **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ امْرَاَةُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی سے اُسکی جورو
مسجد مین جانے کی نماز کے واسطے اجازت مانگے تو اُسکو منع نکرے

۷۵۰ **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَاْذَنَکُمْ نِسَاؤُکُمْ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ بخاری مین
عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتین رات کو مسجد مین نماز کے واسطے جانے کی اجازت مانگین تو اُنکو اجازت دو **ف** اس مضمون کا
بیان مفصل آگے ہو چکا کہ اب عورتون کے نکلنے کا فتویٰ نہین مانہ دوسرا ہو گیا

۷۵۱ **م** جَابِرٌ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُوْتِرْ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق لے یعنی تین یا پانچ یا سات

۷۵۲ **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ
یَبِیْتُ عَلٰی خَیَاشِیْمِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی نیند سے جاگے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان اُسکو
ناک کی جڑ مین رہتا ہے **ف** سوتے مین بلغم اور رطوبت دماغ سے اُتر کے ناک کی جڑ مین جمع ہوتی ہے اُسکے سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالے
تاکہ سستی دور ہو جاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اُس سے سستی اور غفلت ہوتی ہے عبادت مین سویہ عین آرزو ہے شیطان کی یا سچ مچ وہان رات کو شیطان
رہتا ہو واللہ اعلم

۷۵۳ **م** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی جاگے اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ پانی مین جب تک اُسکو تین بار نہ دھولیوے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ کہان اُسکا
ہاتھ رات کو رہا یعنی پاک جگہ یا ناپاک جگہ **ف** اکثر عرب جاے ضرور سے پھر کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سو رہتے تھے اس واسطے حضرت نے ہاتھ دھونے کو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہو
اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ بھر جاوے غرض کہ یہ مستحب ہے کہ تین بار پہلے ہاتھ دھو لیوے تب پانی کے اندر ڈالے

۷۵۴ **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ
یَوْمًا صَائِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جب کوئی صبح کرے کسی دن اس حال مین کہ روزہ دار ہو تو نہ فحش بکے اور نہ جہالت کرے اور اگر کوئی مرد اُسکو گالی دیوے یا اُسکو سے اُس پر بغت کرے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین تو روزہ دار
ہون مین تو روزہ دار ہون **ف** یہ بات یا زبان سے کہے کہ شاید وہ شخص شرما کر چپ رہے یا اپنے دل مین کہے کہ مین تو روزہ دار ہون مجکو مناسب نہین کہ اسکا جواب دیکر
جاہل ہون اور اپنے روزے کا لطف کھوؤن

۷۵۵ **ق** جَابِرٌ اِذَا اَطَالَ اَحَدُکُمُ الْغَیْبَةَ فَلَا یَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَیْلًا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے

فرمایا کہ جب کوئی سفر مین گھر سے زیادہ غائب رہا ہو تو اپنے گھر والون مین رات کو نہ آوے یعنی دن کو گھر مین آوے **ف** دن کے آنے مین بہت فائدے ہین کہ عورت
اُسکی پاکی لے ڈالے غسل کرے کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو نفرت نہو اور خاوند بھی نہا دھو کر صفائی حاصل کرے کہ عورت کو نفرت نہو اور دن مین عمدہ کھانے کا سامان
ہو سکتا ہے رات کے آنے مین یہ کچھ نہین ہو سکتا **نقل ہے** کہ ایک شخص اپنی عورت کو حاملہ چھوڑ کر سفر کو گیا سولہ برس کے بعد رات کے وقت گھر مین آیا بیٹا جوان ہو گیا تھا اپنی ماں
کے پاس بیٹھا تھا اس شخص کو گمان بد ہوا کہ عورت حرام کار ہے اپنے یار کو لیے بیٹھی ہے اُس کمبخت نے بے تامل اپنے بیٹے کو مار ڈالا پھر جب حقیقت حال معلوم ہوا تو اپنے سر کو پیٹا
سو اگر دن کو آتا تو یہ حال نہوتا اسواسطے حضرت نے مسافر کو منع فرمایا کہ رات کو وقت گھر مین نہ آوے اسی طرح کے شریعت کی حکمون مین ہزارون فائدے دینی اور دنیوی ہین وقت
۷۵۶ پر انکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین **م** اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ **قَالَهٗ** لِعِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ
مَنْسُوْخٌ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب عورت سے صحبت کرنے مین تو جلدی اور شتابی مین ڈالا جاوے یا جماع کرے بدون انزال کے تو غسل تجھ پر نہین
اور وضو تجکو لازم ہے یہ حضرتؐ نے عتبان بن مالکؓ سے فرمایا اور یہ حدیث منسوخ ہے **ف** حضرت ایکبار عتبان بن مالکؓ کے گھر گئے وہ اپنی عورت سے صحبت کرتے تھے حضرتؐ کی خبر سُنکے
جلدی سے بدون فراغت ہوئے حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حضرتؐ کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اول اسلام مین یہی حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب نہ تھا
۷۵۷ پھر یہ حکم منسوخ ہوا اب صرف صحبت سے بے انزال کے بھی غسل واجب ہے **ق** عُمَرُ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ بخاری اور مسلم مین حضرت عمرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تجکو بدون مانگے کچھ ملے تو اُسکو کھا اور خدا کی راہ مین دے **ف** عمر فاروقؓ کو حضرتؐ کچھ دینے لگے عمر فاروقؓ نے کہا جو مجھسے زیادہ تر
محتاج ہو اُسکو دیجیے مجکو کچھ حاجت نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب بے مانگے کچھ ملے تو اُسکو خدا کی دی ہوئی روزی سمجھے نہ پھیرے اگر حاجت ہو تو اپنے کام مین
لاوے اور نہین تو کسی اور محتاج کو دے لیکن سوال کرنا دو طرح ہے ایک تو زبان سے مانگنا یہ تو صاف حرام ہے دوسرے دل مین کسی چیز کی کسی شخص سے تاک لگانا یہ دلی سوال ہے
۷۵۸ تقویٰ کی راہ سے یہ بھی حرام ہے **ق** عُمَرُ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے
۷۵۹ کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سامنے آوے سیاہی رات کی پورب سے اور جاوے دن اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ
رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب آلگے تو نہین لگتا ہے کہ ایماندار کا خواب جھوٹھ ہووے
ف اس حدیث کے تین مطلب ہین ایک تو یہ کہ جب قیامت قریب آوے گی تو مسلمان کا خواب سچا ہوا کریگا اسواسطے کہ قیامت مین سب چھپی چیزین ظاہر ہونگی دوسرے یہ کہ جب
عمر آدمی کی آخر ہوتی ہے تو خواب بھی سچا ہوتا ہے اسواسطے کہ عالم آخرت قریب ہوتا ہے اور آخر عمر مین اکثر آدمی کا دل صاف ہوتا ہے اور دنیا سے دل سرد ہوتا ہے تیسرے یہ کہ
۷۶۰ بہار کے موسم مین جب رات و دن برابر ہوتے ہین تو خواب سچا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہوا نہ گرم ہوتی ہے نہ سرد حواس صاف رہتے ہین **ق** اَبُوْقَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ
رِبْعِيٍّ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز
کی تکبیر ہو تو اُٹھا نکرو جب تک مجکو آتے دیکھ نہ لیا کرو **ف** حضرتؐ کا گھر مسجد سے ملا تھا سنت آپ گھر مین پڑھتے تھے جب فرض کی تکبیر ہوتی تھی تب حضرتؐ گھر مین سے
تشریف لاتے تھے لوگ تکبیر کے ہوتے اُٹھ کھڑے ہوتے تھے سو فرمایا کہ بدون میرے آئے نہ اُٹھا کرو امام شافعیؒ کے نزدیک جب تکبیر تمام ہو تو لوگ نماز کو اُٹھین اور امام اعظمؒ کے
۷۶۱ نزدیک حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت امام اور مقتدی کھڑے ہون اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت نماز شروع کرین **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا
صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوائے فرض کے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت کی نماز ہوتی ہو تو سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازے کے قریب
پڑھ کے جماعت مین ملے اور اگر جانے سنت پڑھنے سے جماعت کی ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو سنت نہ پڑھے جماعت مین ملے اور اگر کوئی آگے سے پڑھتا ہوا اور ایک رکعت
پڑھ چکا تو دوسری رکعت ملا کر سلام پھیر کے جماعت مین شریک ہووے اور اگر اول رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اُس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملے دو رکعت کی نیت
۷۶۲ کی ہو یا چار کی **خ** اَبُوْاُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ بخاری مین ابو اُسید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب
کافر تمہین گھیر باندھ کر آوین تو انکو تیرون سے مارو اور اپنے تیر باقی رکھو **ف** یہ حدیث حضرتؐ نے جنگ بدر مین لشکر کی صف باندھ کر فرمائی یعنی قریب جھنڈ مین

تیر خطا نکریگے بہت دور سے مارنا بے فائدہ ہے اور سب تیرون کو ایک بارگی مارنا اور ترکش خالی کرنا کام کی بات نہین

۷۶۳ م اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَکْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین کسی پر ضرور پلٹ پڑتی ہے ف یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت مین جسکو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین تو اُس وقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنی زبان کو روکے رہے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اُسی پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین گرفتار ہووے ہان یون کہنا مضائقہ نہین کہ فلانا شخص کافرون کے کام کرتا ہے اگر اُس کے عمل دین کے خلاف ہون اور اگر کسی کا کفر بدلیل قطعی ثابت ہوگیا ہو اور ضروریات دین سے وہ انکار کرتا ہو تو اسکو شوق سے کافر کہے تاکہ کوئی اُسکی راہ پر نہ چلے اور شریعت محمدی پر عمل نہ چھوڑے جیسے کہ اس زمانے مین ملحد نیچر ظاہر ہوتے ہین کہ شریعت محمدی کو ہنستے ہین بیشک وہ کافر ہین

۷۶۴ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلَا یَمْسَحْ یَدَهُ حَتّٰی یَلْعَقَهَا اَوْ یُلْعِقَهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ کسی چیز مین نہ پونچھے جب تک ہاتھ کو نہ چاٹے یا کسی کو چٹا دے ف یہ حکم اسواسطے ہوا کہ انگلیان بعد کھانے کے نہ چاٹنا مغرور لوگون کی عادت ہے اور چاٹنے مین برکت ہے علمانے لکھا ہے کہ کھانے مین چار باتین فرض ہین حلال رزق کھانا اسکو خدا کی عنایت جاننا اسپر راضی ہونا اسکو کھاکے گناہ نہ کرنا اور پانچ باتین سنت ہین اوّل بسم اللہ کہنا ہاتھ دھونا الحمد للہ کہنا اور داہنے ہاتھ سے کھانا اور داہنا زانو اُٹھا کر بائین پیر پر بیٹھنا اور کبھی حضرتؐ نے اکڑو بیٹھکر بھی کھایا ہے اور آداب بھی چار ہین اپنے آگے سے کھانا لقمہ چھوٹا لینا خوب چبا کر نگلنا اور لوگون کو کھاتے ہوئے نہ دیکھنا اور علاج غرور کا یہ ہے کہ دسترخوان پر سے گرے کھانے کو کچھ اُٹھا کر کھانا اور بعد کھانے کے انگلیان چاٹنا اور مکروہ دو چیزین ہین کھانے کو سونگھنا اور پھونکنا

۷۶۵ م اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو اپنے داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیے تو چاہیے کہ اپنے داہنے سے پیے اسواسطے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائین سے پیتا ہے

۷۶۶ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِهِنَّ الْبَرَکَةُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھاوے تو چاہیے کہ اپنی انگلیان چاٹے اسواسطے کہ اسکو نہین معلوم کہ کس اُنگلی مین برکت ہے

۷۶۷ ق اَبُوْ بَکْرَةَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان سامنا کرین تلوارین لیکر تو قتل کرنے والا اور جو قتل ہوا دونون دوزخ مین ہین ف پوری حدیث یون ہے کہ ابوبکرہؓ اس حدیث کے راوی نے حضرتؐ سے پوچھا کہ بھلا قتل کرنے والا تو اس واسطے دوزخی ہوا کہ ظالم تھا مگر جو قتل ہوا اُسکا کیا قصور تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے مارنے پر حریص اور مستعد تھا یعنی اُسکا قابو نہوا نہین تو ضرور مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاتل اور مقتول مسلمان دوزخی اُس صورت مین ہین جب دونون ایک دوسرے کے مارنے کا قصد رکھین اور عداوت سے لڑین جس طرح خانہ جنگی ہوتی ہے تو اگر ایک مسلمان کو دوسرا مسلمان ناحق مارنے کا ارادہ کرے یا چور اور راہزن سامنا کرے تو وہ مسلمان اپنی جان جس طرح ہوسکے بچا دے اور اگر یقین جانے کہ بدون اُسکے مارے مین کسی طرح بچ نہین سکتا تو شوق سے مارے اسواسطے کہ اپنی جان بھی بچانا فرض ہے اس طرح کا قاتل دوزخی نہین اور جو مسلمان کہ امام سے باغی ہون اُنکا قتل بھی درست ہو

۷۶۸ م عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیُّ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز مین امام ہو کسی قوم کا تو ہلکی نماز اُنکے ساتھ پڑھ ف سب امامون کا یہی مذہب ہے کہ امام کو لازم ہے کہ نماز کو بہت لنبا نکرے زیادہ دیر نہ لگادے اسواسطے کہ مقتدی بیمار اور ضعیف بھی ہوتے ہین اُنکو تکلیف ہوگی جماعت کم ہوا کریگی لیکن ایسی جلدی بھی درست نہین کہ فرض اور واجب نماز کے ناقص ہون اور رکوع وسجدہ پورا نہو اور اگر قوم چند گنے لوگ ہین اور وہ طول نماز سے راضی ہین تو نماز کو طول کرنا اس صورت مین درست ہے

۷۶۹ ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز مین امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جیسے فرشتے کہتے ہین اسواسطے کہ جسکا آمین کہنا فرشتون کے آمین کہنے کے موافق پڑ جاویگا تو اُس کے اگلے گناہ بخشے جاوینگے ف آمین کے معنی یہ کہ دعا ہماری قبول کر یعنی جس طرح فرشتے خدا کی رحمت پر بھروسا کرکے حضور دل سے آمین کہتے ہین ویسے تم بھی آمین کہو کہ جب تمھارا اور اُنکا آمین کہنا موافق پڑیگا گناہونکی مغفرت ہوگی

۷۷۰ م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ

وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے کوئی تو چاہیے کہ شروع داہنے پانون سے کرے
اور جب اُتارے تو چاہیے کہ بائین پانون سے پہلے اُتارے اور چاہیے کہ دونون جوتون کو ساتھ پہنے یا دونون کو ساتھ اُتارے یعنی یون نہ کرے کہ ایک پانون مین جوتا پہنے
اور دوسرا پانون ننگا ہو کہ اسمین تکلیف بھی ہے اور معیوب بھی ہے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ ۷۷۱
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اُتارتا ہی تو جتنے اُس قوم مین ہوتے ہین سب پر عذاب ہوتا ہی پھر قیامت مین
اُٹھائی جاوینگے اپنے عملون پر ف یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہین لیکن نیکون پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہی آخرت مین
نیک لوگ اپنی نیکیون کا ثواب پاوینگے نیک عذاب مین اسواسطے شریک ہوئے کہ اپنی قوم کو گناہون سے کیون نہ روکا اور اگر وہ کہنا نہ مانتے تھے تو اُنکے ساتھ کیون رہے ق ۷۷۲
عَائِشَةُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ
مِنْ اَجْرِ بَعْضٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے خدا کی راہ مین کھانا کسی کو دیوے بدون لٹائے تو اُسکو
ثواب دینے کا ہے اور اُسکے خاوند کو کمانے کا اور اناج رکھنے والے کو بھی اُتنا ثواب ہی نہ گھٹاوے گا ایک دوسرے کے ثواب کو یعنی تینون کو پورا ثواب ملے گا ف بدون لٹائے یعنی
اتنا نہ دیڈالے کہ اُسکے لڑکے فاقہ کرین اور یہ ثواب جب ہے کہ خاوند نے دینے کو منع نہ کیا ہو م عَائِشَةُ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهِ ۷۷۳
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب راہ خدا مین عورت اپنے خاوند کی کمائی سے خرچ کرے بدون اُسکے کہے تو عورت کو خاوند کے آدھے ثواب کے
برابر ثواب ملیگا ف خرچ کرے بدون کہے یعنی اُسکے خاوند نے منع کیا تھا دینے کو نہ اجازت دی تھی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ
فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب ٹوٹ جاوے کسی کی جوتی کا تسمہ تو نہ چلے دوسری ایک جوتی پہنے
جب تک اُسکو درست نہ کرلے ف عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤن ایک جوتا پہننا اسواسطے منع کیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہی اور موجب تکلیف ہے
اور معیوب بھی ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ ۷۷۵
رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی اپنے بچھونے پر آوے یعنی سونے کے واسطے تو جھاڑے اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کے اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اُسکو معلوم نہین کہ
اُسکے پیچھے اُسپر کیا پڑا ہے پھر یہ دعا پڑھے یعنی بِاسْمِكَ رَبِّيْ سے آخر تک دعا کے یہ معنی کہ ای میرے رب تیرے نام پر مین نے اپنا پانجر رکھا اور تیری مدد سے پھر اُسکو اُٹھاؤنگا اگر تو نے
میری جان کو بند کیا یعنی نیند مین اگر مر گیا تو اُسپر رحم کیجیو اور اگر تو نے جان کو چھوڑا یعنی زندہ رکھا تو اُسکو بچائیو گناہون سے اور بلاؤن سے جس سے تو نیکون کو بچاتا ہے ف
سنت یہ ہی کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑے تاکہ کیڑا اور گرد و غبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے اور قبلے کی طرف منھ کرکے سو رہے بستر جھاڑ لینا خصوصًا اندھیرے مین نہایت حکمت کی بات ہے
ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کو ۷۷۶
علیحدہ سوتی ہے عورت خاوند کا بستر چھوڑ کر یعنی خاوند سے روٹھکر تو فرشتے اُسکو فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف اسواسطے لعنت کرتے ہین کہ عورت پر خاوند کی اطاعت
اور رضامندی فرض ہے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو مول لیا کرے تو کہہ دیا کر ۷۷۷
مجکو دھوکا نہ دینا دغابازی نکرنا ف لوگون نے عرض کی حضرت سے کہ فلانا شخص بھولا آدمی ہے مول لینے مین فریب بہت کھاتا ہے نقصان اُسکا ہوتا ہی حضرت نے اُسکو منع کیا
کہ تو مول نہ لیا کر اُسنے کہا کہ یہ تو مجسے نہ چھوٹے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ مول لیتے وقت اُس سے کہہ دیا کر کہ مجکو دھوکا نہ دینا یعنی اگر دھوکا دیگا تو چیز پھیر دی جاوے گی گویا
مول لینا بشرط پسند ہوا ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ ۷۷۸
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب نکل آوے اور جب ڈوبے سورج کا
کنارہ تو نماز نہ پڑھو دیر کرو جب تک کہ سب ڈوب جاوے ف سورج کے طلوع اور غروب مین نماز پڑھنا حرام ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا ۷۷۹
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیعت لی جاوے دو اماموں اور بادشاہون کے واسطے تو اُن مین سے دوسرے کو قتل کیجیو یعنی جسوقت وہ سامنا کرے

ف یعنی جسوقت ایک امام سے مسلمانون نے بیعت کی ہو اور اُسکو اپنا سردار بنایا ہو اُسکے بعد دوسرے امام سے بیعت کچھ اور مسلمانون نے کی ہو تو دوسرے امام کی امامت باطل ہے ایک شہر مین ہون یا دو شہرون مین دار الاسلام چھوٹا ہو یا بڑا اول امام کی خبر سُنکے بیعت ہوئی یا ناواقفی مین اور یہ جو فرمایا کہ دوسرے امام کو قتل کرو یعنی اُسکو مردہ شمار کرو اُسکی اطاعت نکرو اُسکا حکم جاری ہونے دو اور اگر دوسرا امام امامت اپنی نچھوڑے اور لڑے اس صورت مین اُسکو قتل کرو اسواسطے کہ دو حاکم ہونے مین بڑے بڑے فساد ہین مثل مشہور ہے کہ دو تلوارین ایک میان مین نہین سماتین اور دو بادشاہ ایک مُلک مین نہین رہ سکتے اور اگر ساتھ ہی ایک ہی وقت مین دو امام ہوے ہون تو دونون کی امامت درست نہین پھر اسکے بعد جسپر اکثر معتبر لوگون کا اجماع ہو وہ امام ہے اور اگر دو امام بہت دور دور ملکون مین ہون جیسے مشرق اور مغرب کہ ایک مُلک سے دوسرے مُلک مین آنا جانا مشکل ہو اور ایک دوسرے کی مدد نکر سکتا ہو تو اس صورت مین دو امام ہونا بھی درست ہے ساتھ ہی بیعت ہوئی ہو یا آگے پیچھے اہل سنت و جماعت کا یہ مذہب ہے کہ مسلمانون پر واجب ہے کہ ایک اپنا امام ٹھہراوین اور اُسکی اطاعت شرع کے موافق اپنے اوپر واجب جانین تا کہ امام کافرون سے جہاد کرے مسلمانون پر کافرون کو غالب نہونے دیوے بدکارون کو سزا دیوے احکام شرع کے جاری کرے کوئی ظلم نکرنے پاوے محتاجون اور یتیمون کی خبرگیری کرے لیکن شرط یہ ہے کہ امام احکام شرعی کو خوب جانتا ہو بہادر اور ہوشیار ہو تا کہ بخوبی مُلک کا بندوبست کرے لڑائی نہ بگاڑے قریش کی قوم سے ہو کہ سواے قریش کے اور کسی قوم کا امامت مین حق نہین باقی مسائل مفصل امامت کی عقائد اور فقہ کی کتابون سے دریافت کیا چاہیے

۷۸۰ م ابو سعید اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِهٖ عَلٰی فِیْهِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی جمہائی لیوے تو اپنے مُنہ کو اپنے ہاتھ سے بند کر لیا کرے اسواسطے کہ شیطان گُھس جاتا ہے ف شیطان فرمایا موذی چیز کو جیسے مکھی اور مچھر اور گرد و غبار کہ جمہائی لیتے اکثر انمین سے کوئی چیز مُنہ کے اندر گُھس جاتی ہے یا سچ مچ شیطان ہی گُھس جاتا ہو اسواسطے کہ جمہائی بہت پیٹ بھرنے مین آتی ہے اور بدن مین سُستی لاتی ہے اُس وقت عبادت بخوبی نہین ہو سکتی یہی اثر ہے شیطان کا

۷۸۱ م ابو هُرَیْرَةَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَیُرْوٰی اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِیْرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی التحیات پڑھے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون کی پناہ مانگا کرے یون کہے کہ ای خداوند مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے اور دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جب فراغت کرے پچھلی التحیات سے تو چاہیے کہ خدا سے چار چیزون کی پناہ مانگے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ یہ کہ آدمی گناہ کرے یا کافرون کا علیہ یا محتاجی یا بہت دولت جو خدا کو بھلاوے اور موت کا فتنہ موت کے وقت کی سختیان خاتمہ خراب ہونا سُنت ہے کہ بعد التحیات اور درود کے یہ دعا پڑھے

۷۸۲ ق ابو هُرَیْرَةَ وَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِذَا تَنَخَّمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھنکھار کر تھوکے تو اپنے مُنہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے اور چاہیے کہ اپنے بائین طرف بائین پانو تلے تھوکے ف ایکبار حضرتؐ نے مسجد مین قبلے کی دیوار طرف تھوک لگا دیکھا تو لکڑی سے اُسکو کھرچ ڈالا تب یہ حدیث فرمائی نماز مین قبلے کیطرف تھوکنا اس واسطے منع ہوا کہ نمازی خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور داہنی طرف فرشتہ ہے حضرتؐ کے وقت مسجد مین فرش نہوتا تھا اسواسطے قدم کے نیچے تھوکنے کو فرمایا اسوقت مین اگر نماز پڑھے اور تھوک آوے تو کپڑے مین لے لیوے چنانچہ اور روایت مین کپڑے کا ذکر بھی آیا ہے

۷۸۳ م ابو هُرَیْرَةَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ کُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ یَّدَیْهِ کُلُّ خَطِیْئَةٍ کَانَ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا ایماندار یہ شک ہے راوی کا کہ حضرتؐ نے مسلم کی لفظ فرمائی یا مومن کی سو دھوتا ہے اپنے مُنہ کو تو نکل جاتی ہین اُسکے مُنہ سے سب گناہ جنکو اپنی آنکھ سے دیکھا پانی گرنے کے ساتھ ہی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ اور جب اپنے دونون ہاتھ دھوئے تو اُسکے ہاتھون سے سب گناہ نکل جاتے ہین جنکو ہاتھ سے پکڑ کے کیا پانی گرنے کے ساتھ ہی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ پھر جب اپنے دونون پانون دھوئے تو نکل جاتے ہین سب گناہ جنکو پیرون سے چل کر کیا پانی کے ساتھ ہی یا پچھلے پانی کے قطرے کے ساتھ

۷۸۴ یہان تک کہ گناہون سے پاک صاف ہوجاتا ہی ف اس حدیث مین فضیلت ہی وضو کی معلوم ہوا کہ وضو سی گناہ دور ہوتی ہین یعنی صغیرہ گناہ اور کبیرہ گناہ توبہ سے ق جابرؓ
إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جب کوئی آوی جمعے کی دن
اور امام خطبے کے واسطے نکل چکا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتین پڑھ لیوی ف یہ حدیث دلیل ہے امام شافعیؒ کی کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا ضرور ہی اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہو
امام اعظمؒ کے مذہب مین خطبے کے وقت کوئی نماز درست نہین خطبہ کا سننا فرض ہی سنت پڑھنے مین فرض فوت ہوتا ہی اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ جب امام خطبے کے
۷۸۵ واسطے نکلے تو کوئی نماز اور کوئی بات کرنا درست نہین ق أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینا آتا ہی تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ کی دروازے بند کیے جاتے ہین
اور شیطان زنجیرون مین باندھے جاتے ہین ف اس حدیث مین رمضان کی برکت اور فضیلت کا بیان ہی اس واسطے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا
اکثر گناہون سے بچا تو رحمت الٰہی کا جوش ہوا بہشت کی دروازے کھلے دوزخ بیکار ہوئی شیطان بند ہوئے اسواسطے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے مین ہوتا ہے
۷۸۶ اور اکثر بے نمازی لوگ بھی رمضان مین روزہ رکھتی ہین اور نماز شروع کرتے ہین یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی غرض رمضان کی برکت مین کچھ شبہہ نہین م
أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی جا ضرور کیو اسطے
۷۸۷ بیٹھے تو قبلے کا سامنا نکری اور نہ اسکو پیٹھ دیوے م عَائِشَةُ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ مسلم مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مرد بیٹھا عورت کی چو شاخے مین اور لگا ختنہ مرد کا عورت کے ختنے مین تو ضرور واجب ہو گیا غسل کرنا ف عورت کا چو شاخا
یعنی دو پنڈلیان اور دو رانین یعنی صرف دخول سے غسل واجب ہے منی نکلے یا نہ نکلے اول حکم تھا کہ بدون منی نکلے غسل واجب تھا اس حدیث سی وہ حکم منسوخ ہوا اور
۷۸۸ یہی مذہب ہی سب امامون کا م ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب خدا جمع کریگا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کی دن ہر ایک دغا باز قول توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جاویگا پھر کہا جاویگا یہ دغا بازی
۷۸۹ ہی فلانے کی فلانے کی بیٹے کی ف یعنی جس نے امام سے بیعت کی پھر قول توڑا اسکو خدا قیامت مین فضیحت کریگا سب کے آگے م طَلْحَةُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ بِشَيْءٍ
فَخُذُوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ مسلم مین طلحہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مین تمکو خدا کی طرف سے کوئی چیز بتلایا کرون تو اسکو پکڑ لیا کرو یعنی عمل کرو اسواسطے
کہ مین مقرر خدا پر کبھی جھوٹھ نہ باندھونگا یعنی خدا کے حکم پونہچانے مین حضرتؐ معصوم ہین اسمین چوک پڑنا چال چل ہونا ممکن نہین ف اس حدیث کا قصہ ہی کہ حضرتؐ نے
ایکبار انصاریون کو نر کھجور کے پھول کو مادہ کھجور کی اندر ڈالنے سے منع کیا اس سال کھجور نہوئی تب یہ حدیث فرمائی یعنی دین مین تمکو میری اطاعت کرنا فرض ہے
۷۹۰ دنیا کی مصلحت اپنی تم ہی خوب جانتے ہو ق مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا قَالَهُ لَهُ وَلِصَاحِبٍ لَّهُ
بخاری اور مسلم مین مالک بن حویرثؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت آوی تو اذان دیا کرو اور اقامت کہو اور چاہیے کہ تم دونون مین بڑا امام ہووے
یہ حضرتؐ نی مالک اور انکی ساتھی سے فرمایا ف مالک بن حویرثؓ سے روایت ہی کہ ہم دو آدمی حضرتؐ پاس حاضر ہوئے جب ہمنی گھر جانے کا ارادہ کیا تب حضرتؐ نی یہ حدیث فرمائی اس
۷۹۱ حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر مین بھی اذان کہنا چاہیے اور جماعت دو آدمیون مین بھی ہوتی ہے اور جب علم مین برابر ہون تو بڑی عمر والا امام بنے م أُمُّ سَلَمَةَ إِذَا
حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلٰى مَا تَقُولُونَ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جب تم مردے کے پاس
جمع ہو تو اسکے حق مین نیک بات بولا کرو اسواسطے کہ فرشتے آمین کہتی ہین جو تم کہتے ہو ف یعنی جب آدمی مر گیا تو اسوقت فرشتے موجود ہوتی ہین تمہارے قول پر آمین
کہتی ہین تو اسکے حق مین نیک بات بولو دعا کرو معلوم ہوا کہ مردے کی خوبیان ذکر کرنا اور اسکے واسطے دعا کرنا مستحب ہے اسکے بد کامون کا ذکر کرنا نہ چاہیے
۷۹۲ ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جب حاکم اور قاضی نے کسی مقدمے مین حکم کرنے کا ارادہ کیا سو مقدور بھر اس بات کے دریافت مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات
پا گیا تو اسکو دو ثواب ہین یعنی ایک محنت کا دوسرے ٹھیک بات پا جانے کا اور جب حکم کا ارادہ کیا اور مقدور بھر کوشش کی پھر اس مین چوک گیا یعنی حق بات اسکو

نہ معلوم ہوئی تو اسکو ایک ثواب ہے یعنی صرف محنت کرنے کا ف یعنی جب حاکم یا قاضی نے قصہ فیصل کرنے مین خوب غور کیا اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے
اسکا حکم نکالا اگر وہ حکم ٹھیک ہے تو اسکو دو ثواب ہین اور اگر چوک ہے تو ایک ثواب ہے بعد کوشش کے چوک پر پکڑ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور
حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور نہین اسکو اپنے قیاس سے قرآن و حدیث مین غور کر کے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہین اور
اگر چوک ہے اُس مین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے اسی واسطے
اہل سنت مین چار مجتہد امامون کے مذہب مقرر ہو گئے انکے برابر اب تک کسی کو علم اور فہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے انکا زمانہ حضرت کے زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی
۷۹۲ رسم اور عادت اور اسوقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اسوقت کے عالمون کو سمجھنا نہایت مشکل ہے م جابرؓ اِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ حُلُمًا فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ
الشَّیْطٰنِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی بُرے پریشان خواب دیکھے تو کسی سے نہ کہے شیطان کے کھیل کو ف یعنی آدمی کے دق کرنے کو
۷۹۱ شیطان کچھ واہی خواب دکھلاتا ہے سو اسکا کسی سے کہنا کیا ضرور م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاھَا مَلَکَانِ یُصْعِدَانِھَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَکَرَ
مِنْ طِیْبِ رِیْحِھَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ وَیَقُوْلُ اَھْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَیِّبَۃٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکِ وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَہٗ
فَیُنْطَلَقُ بِہٖ اِلٰی رَبِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُہٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَکَرَ مِنْ نَتْنِھَا وَذَکَرَ لَعْنًا
وَیَقُوْلُ اَھْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِیْثَۃٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَیُقَالُ انْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَیْطَۃً کَانَتْ عَلَیْہِ عَلٰی اَنْفِہٖ ھٰکَذَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب
بدن سے ایمان دار کی روح نکلتی ہے تو اسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اسکو آسمان پر چڑھا لیجاتے ہین کہا حماد اس حدیث کے راوی نے کہ حضرت نے یا ابوہریرہ نے
اُس روح کی خوشبو کا ذکر کیا اور مُشک کا اور کہتے ہین آسمان والے یعنی فرشتے پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے اللہ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تو نے
آباد رکھا پھر اسکو اسکے رب تک لیجاتے ہین پھر خدا فرماتا ہے کہ لیجاؤ اسکو پچھلی مدت تک یعنی قیامت تک اور فرمایا حضرت نے اور کافر کی روح جب بدن سے نکلتی ہے کہا حماد نے اور
حضرت نے یا ابوہریرہ نے اسکی بدبو کو ذکر کیا اور اسپر لعنت یاد کی اور کہتے ہین آسمان والے ناپاک روح آئی زمین کی طرف سے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہوتا ہے کہ لیجاؤ اسکو پچھلی
مدت تک یعنی قیامت تک کہا ابوہریرہ نے سو پھیر کر رکھا حضرت نے باریک کپڑا جو آپ کے پاس تھا اپنی ناک پر اس طرح یعنی حضرت نے اس روح کافر کی بدبو کا خیال کر کے
کپڑے سے ناک بند کی ف یہ جو حکم ہوا کہ لیجاؤ اسکو قیامت تک یعنی ایماندار کی روح کو ایماندارون کے عمدہ مقام پر رکھو جسکا نام علیین ہے اور کافر کو کافرون کے بدتر مکان پر
۷۹۵ رکھو جسکا نام سجین ہے م ابن عباسؓ اِذَا دُبِغَ الْاِھَابُ فَقَدْ طَھُرَ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب صاف ہو گیا چام مصالح وغیرہ سے
تو پاک ہوا ف یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ سب چمڑے دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تو تعظیم اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے
۷۹۶ اور امام شافعیؒ کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسی طرح پاک نہین ہوتا خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ بخاری
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو دو رکعتین پڑھے بیٹھنے سے پہلے ف اس نماز کا نام تحیۃ المسجد ہے سنت یہی ہے کہ اول
تحیۃ المسجد پڑھے تب مسجد مین بیٹھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو لوگون کی عادت ہے کہ اول تھوڑا بیٹھ لیتے ہین خصوصًا جمعے کے دن پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہین سو
۷۹۷ نہ چاہیے م ابو حمیدؓ او ابو اسیدؓ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ
مسلم مین ابو حمیدؓ یا ابو اسیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد مین جاوے تو چاہیے کہ یون کہے کہ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور جب
۷۹۸ مسجد سے نکلے تو یون کہے کہ اے اللہ مین تیرا فضل اور رزق چاہتا ہون ف مسجد مین جاتے اور نکلتے یہ دعا پڑھنا مستحب ہے م جابرؓ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ
عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَآءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا
لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَآءَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر مین آیا یعنی شام کو پھر یاد کیا خدا
کو داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان اور شیطانون سے کہتا ہے کہ یہان نہ تمکو رات کے رہنے کا مقام ہے اور نہ رات کا کھانا اور جب مرد گھر مین داخل ہوا سو خدا کو نہ یاد کیا تو

شیطان کہتا ہی کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب اُسنے کھانے کی وقت بھی خدا کا نام نہ لیا تو شیطان کہتا ہی تو تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونون ملا **ف** یعنی گھر مین آتے اور کھانا کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہی گھر مین اور کھانے مین بسم اللہ کی برکت سے شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نہ کہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین شریک ہوتا ہی

٧٩٩ **م** صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ يَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ مسلم مین صہیبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب داخل ہو چکین گے بہشتی لوگ بہشت مین تو حق تعالیٰ فرماویگا کہ تم چاہتے ہو کہ اور بھی زیادہ کچھ تمکو دون بہشت والے کہینگے کہ کیا روشن نہین کر چکا تو ہمارے مونھون کو کیا بہشت مین ہمکو نہین داخل کر چکا اور دوزخ سے بچا چکا یعنی سب کرم تو تو نے کیے اس سے زیادہ کون سے کرم کا ارادہ ہی تو پردہ اُٹھایا جاویگا یعنی دیدار الٰہی ہوگا سو بہشت کی کوئی نعمت پائی ہوئی اُنکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت مین ایمانداروں کو دیدار الٰہی بیچون وبیچگون نصیب ہوگا اور بہشت کی کوئی نعمت اور لذت اُسکو لگا نہ کھانے گی اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا جو اس نعمت سے بے نصیب ہین وہ انکار کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خارجی اور رافضی

٨٠٠ **ق** اَنَسٌ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ وَلَا يَقُوْلَنَّ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ فَاِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھے اور یون نہ کہے اے خدا دے مجکو اگر تو چاہے اسواسطے کہ خدا پر کوئی جبر کرنیوالا نہین جو نکرنے دیوے یعنی اُسکو قبول کرنی کیا چاہیے

٨٠١ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهِ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْئَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بلایا مرد نے اپنی جورو کو اپنے بچھونے پر پھر اُسنے آنے سے انکار کیا سو خاوند رات بھر غصے مین رہا تو اُس عورت کو رات بھر فرشتے لعنت کرتے ہین

٨٠٢ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی کے کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو وہان جانا چاہیے **ف** ولیمہ اُس کھانے کا نام ہی کہ بعد نکاح کے جورو خاوند کے گھر آوے تو اُسوقت دوستون اور برادرون کو جمع کرکے کھلاوے طعام ولیمہ سنت ہی حضرت اور اصحابؓ کیا کرتے تھے بعضے علما کے نزدیک ولیمے مین جانا واجب ہی نجاوے تو گنہگار ہووے اور بعضون کے نزدیک مستحب ہے کھانا ضرور نہین کچھ عذر ہو تو نہ کھاوے

٨٠٣ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین روزہ دار ہون **ف** یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہی لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنی روزے کے عذر سے مین معذور ہون نہین تو کھاتا تا اُسکو رنج نہو

٨٠٤ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے سو اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنے والے کو نیک دعا کرے اور اگر نہ روزہ ہو تو کھانا کھاوے **ف** یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہی کھانے مین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکے جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہوسکے تو نہ جاوے اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہی

٨٠٥ **م** جَابِرٌ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلٰثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی خواب دیکھے جو اُسکو بُری معلوم ہو تو اپنے بائین طرف تھُک تھکاوے تین بار اور پناہ مانگے خدا کی شیطان سے تین بار یعنی یون کہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور جس کروٹ لیٹا ہوا اُسکو بدل ڈالے **ف** یعنی خواب مکروہ اور غمگین شیطان کی طرف سے ہی موافق اس حدیث کے عمل کرے تو اُسکا ضرر اور وسوسہ دور ہو جاوے

٨٠٦ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص خواب مین مکروہ چیز دیکھے تو اُٹھ کھڑا ہو پھر نماز پڑھے اور خواب کو کسی سے نہ کہے **ف** یعنی اگر مکروہ خواب دیکھا اور دل مین اُسکا کچھ کھٹکا پیدا ہو تو یہ تدبیر ہے کہ نماز پڑھے اور خدا سے خیر مانگے اسواسطے کہ کوئی بات بدون خدا کے حکم نہین ہوسکتی اور مکروہ خواب کا کہنا اسواسطے منع فرمایا کہ نادان لوگ اُسکو سُن کے خدا جانے کیا وسوسہ ڈالین اور روایت مین آیا ہی کہ اگر بہتر خواب دیکھے تو دانا دوست سے کہے تا کہ بہتر تعبیر کہے اور بد خواب کسی سے نہ کہے

٨٠٧ **ق** عَائِشَةُ اِذَا رَاَيْتِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مجسے کہ جب تو انکو دیکھے

جو پیچھے پڑی جاتے ہین قرآن کی دھوکھے والی آیتون کے تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہے تو اُن سے بچو یعنی پرہیز کرو اُنکی صحبت سے **ف** قرآن کی آیتین دو طرح کی ہین محکم اور متشابہ محکم وہ ہے جسکا مطلب صاف کھلا ہے اور متشابہ وہ ہے جسکے مطلب مین دھوکھا ہے صاف مطلب نہین سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اُن ہی پر عمل کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کھوج کرنا اور اُسکی اصل بات کو دریافت کرنیکا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا ہے کہ جنکے دلو مین کپٹ اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کھوج کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کھوج کرین تو وہ لوگ اُن ہی کپٹ اور گمراہی والون مین ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا اور بتلا سو اُنکی صحبت سے کنارہ کرو تا کہ اُنکی بُری صحبت کا اثر تمکو نہو جاوے مسلمان پر واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کے اصل مطلب کو خدا پر حوالے کرے جس بات کو مالک والا منع کرے ہمکو کیا ضرور جو اُسمین کھوج کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون **ق** عامر بن ربیعۃ بن عامر إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوخٌ. بخاری اور مسلم مین عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اُٹھ کھڑے ہو یہان تک کہ تم سے آگے بڑھ جاوے یہ حدیث منسوخ ہے **ف** اول یہ حکم تھا پھر حضرت نے موقوف کیا **م** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَقُولُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کسی مرد کو کہ کہتا ہے کہ سب لوگ برباد ہوئے ستیاناس گئے تو وہ سب سے زیادہ تر اور نہایت ستیاناس ہوا اُسنے لوگون کو ستیاناس کیا **ف** اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ لوگون کو خدا کی رحمت سے نا امید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے ستیاناس گئے مقرر دوزخ مین پڑینگے بخشے نجاوینگے تو حقیقت مین یہ شخص خود برباد گیا اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے نا امید کیا اور بندگی چھڑائی اور دوسرا مطلب یہ کہ لوگون کے عیب اور بُرائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو حقیقت مین یہ خود برباد ہوا کہ لوگون کی غیبت کی اور آپکو بہتر سب سے سمجھا امام مالکؒ نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یون کہے کہ ہائے کیا لوگ بگڑ گئے ہین برباد ہوئے ہین تو کچھ مضائقہ نہین اور اگر یہ بات غرور سے کہے آپکو تو بہتر سمجھے اور سب کو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہین حدیث کے موافق **م** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلٰثِينَ يَوْمًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اُسکو دیکھو یعنی عید کے چاند کو تو روزہ کھولو اور اگر بدلی گھر آوے تو تیس دن رمضان کے روزہ رکھو **م** أُمُّ سَلَمَةَ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم دیکھو ذی الحج کا چاند اور ارادہ کوئی رکھتا ہو قربانی کا تو چاہیے کہ باز رہے اپنے بال اور ناخونون سے یعنی بال اور ناخن نہ کاٹے **ف** امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ چاند دیکھے سے قربانی کرنے والے کو بال اور ناخن کاٹنا حرام ہے اور شافعیؒ اور مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک جائز ہے **م** أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ مسلم مین ابو ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے تیر سے شکار کو مارا پھر شکار غائب ہو گیا یعنی کہین چھپ گیا یا چلا گیا پھر تو نے اُسکو پایا تو اُسکا کھا جب تک بدبو نکرے **ف** اگر شکار زخمی ہو شکاری کتے سے یا تیر سے اور کہین چلا جاوے تو اگر شکاری اُس سے نا امید ہو کے نہ بیٹھا ہو تلاش کی حالت مین اُسکو مردہ پاوے تو امام اعظمؒ کے نزدیک اس شرط سے شکار حلال ہے اور نہین تو حرام اور امام مالکؒ کے نزدیک اگر اُسی دن پاوے تو حلال ہے اور اگر دوسرے تیسرے دن پاوے تو حرام ہے اور بدبودار گوشت کھانا حرام نہین لیکن مکروہ ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ وَيُرْوٰى ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھاری کسی کی لونڈی حرام کاری کرے پھر ظاہر ہو جاوے اُسکی حرام کاری خواہ اُسکے اقرار سے خواہ گواہون سے تو اُسکو مالک حد مارے یعنی پچاس کوڑے اور اُسکو جھڑکی ندیوے پھر اگر دوسری بار حرام کرے تو چاہیے کہ دوسری بار بھی حد مارے اور اُسکو جھڑکی ندیوے پھر اگر تیسری بار حرام کرے سو اُسکا حرام ظاہر ہو جاوے تو چاہیے اُسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اُسکی قیمت ملے یعنی پوری قیمت کا خیال نکرے جتنے کو بکے بیچ ڈالے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ چوتھی بار اُسکو بیچے **ف** عرب کا دستور تھا کہ لونڈیون کی حرام کاری کو عیب جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھڑکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہہ ہندوستان مین سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اُسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے گھڑکی اُنکو کچھ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظمؒ کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے **م** أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا

الطُّرُقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم سفر کیا کرو ارزانی اور سرسبزی کے سال تو اونٹون کا حصہ زمین سے دیا کرو یعنی اونٹون کو زمین پر چرنے کو چھوڑ دیا کرو منزل پر اترکے اور جب تم سفر کرو قحط اور خشکی کے سال تو جلدی خشکی کی منزلون کو طے کر ڈالو اونٹون کا گودا رہتے یعنی اونٹون کی ہڈیون کو گودا نہ سوکھنے پاوے طاقت انکی نہ جانے پاوے کہ تم منزل پر پہونچ جاؤ اور بڑی بڑی منزلین کرکے خشکی سے نکل جاؤ اور حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم پچھلی رات کو منزل پر اترا کرو تو راستون کو چھوڑکے علیحدہ اترا کرو اس واسطے کہ راستے جانورون کی آمد و رفت کی راہین ہین اور کیڑون کے مقام ہین رات کو **ف** اس حدیث مین حضرتؐ نے سفر کی حکمتین امت کو بتلائین **م** اَلْعَبَّاسُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ مسلم مین حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سجدہ کرتا ہے بندہ تو اسکے ساتھ بدن کے سات عضو سجدہ کرتے ہین اسکا منہ اور اسکی دونون ہتھیلیان اور دونون اسکے گھٹنے اور دونون اسکے قدم **ف** منہ سجدہ کرتا ہے یعنی ماتھا اور ناک **م** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ مسلم مین برا ابن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو رکھ زمین پر اپنی دونون ہتھیلیون کو اور اونچا رکھ دونون اپنی کہنیون کو **ف** یعنی سجدے مین کہنیان زمین پر رکھنا کتے اور لومڑی کی طرح مکروہ ہے **ق** اَنَسٌ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سلام کرین تمکو کتاب والے یعنی یہود اور نصاریٰ تو اسکے جواب مین کہو کہ علیکم یعنی تم پر بھی **ف** سلام دعا ہے اس واسطے منع کیا کافرون کو بلکہ علیکم کہنے کو فرمایا یعنی تم پر وہ بات ہے جسکے تم لائق ہو **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم نماز کی تکبیر اور قد قامت الصلوٰۃ سنو تو چلو جماعت کی نماز کے واسطے ٹھہرے ہوئے آہستگی اور آرام سے اور نہ جلدی کرو سو جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ اتنی پڑھو اور جو چھوٹ رہی اسکو آپ تمام کرو **ف** معلوم ہوا کہ جماعت کے واسطے جھپٹنا مکروہ ہے اس واسطے کہ جلدی مین دم پھول جاتا ہے نماز چین سے نہین ہوتی اور یہی مذہب ہے امام احمدؒ کا اور بعضے علما کے نزدیک پہلی تکبیر کے واسطے جلدی کرنا درست ہے **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین مین وبا سنو تو اسمین نجاؤ اور جب اسی زمین مین وبا پڑی جس مین تم ہو تو اس سے نہ نکلو **ف** جس ملک مین وبا ہو نہ جاوے کیونکہ اپنے تئین ہلاکی اور بلا مین ڈالا اور اگر اسی ملک مین وبا پڑی ہو تو اس مین سے نہ بھاگے صبر اور توکل خدا پر کرے اور خدا سے بھاگ کے کہان بچیگا حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وبا مین صبر کرنے والا شہید کا ثواب پاویگا اور وہان سے بھاگنے والا گنہگار ہے جس طرح کافرون کی صف سے بھاگا **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم اذان دینے والے کی آواز سنو تو کہتے جاؤ جس طرح موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود پڑھو اس واسطے کہ جو میرے اوپر ایکبار درود پڑھے گا خدا اسکے سبب سے دس بار اسپر رحمت کریگا پھر میرے واسطے وسیلہ مانگو سو البتہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے عمدہ مقام کا نام ہے نہین لائق ہے وہ مقام مگر ایک بندے کے واسطے خدا کے بندون سے اور امیدوار ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا یعنی وہ عالی مقام مجھی کو ملےگا سو جو شخص خدا سے میرے واسطے وہ وسیلہ مانگا کریگا یعنی اذان کے بعد اسپر میری شفاعت ضرور ہوگی **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بعد اذان کے اوّل حضرتؐ پر درود پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جس مین وسیلے کا ذکر ہے تاکہ حضرتؐ کی شفاعت اسکے گناہ بخشادے اور درود کی بڑی فضیلت اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ جو حضرتؐ پر ایکبار درود پڑھے اسپر دس بار خدا رحمت کرتا ہے اور صاف معلوم ہوا کہ سب پیغمبرون سے ہمارے حضرتؐ افضل ہین اس واسطے کہ وہ عالی مقام یعنی وسیلہ سواے حضرتؐ کے اور کسی پیغمبر کو نہ ملیگا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى عَبْدِكَ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ **ق** اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم اذان سنا کرو تو کہا کرو جیسا موذن کہتا ہے **ف** مگر دوسری حدیث مین ہے کہ بجاے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

٨١٥ ٨١٦ ٨١٧ ٨١٨ ٨١٩ ٨٢٠ ٨٢١ ٨٢٢

فَاِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا وَّ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سنو گدہون کا رینکنا تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اس واسطے کہ اُس نے شیطان دیکھا ہے اور جب تم مرغونکی بانگ سُنو تو خدا سے اُسکا فضل
و کرم مانگو اس واسطے کہ اُس نے فرشتے کو دیکھا ہے **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھے شیطان کو دیکھکر بولتے ہین اور مرغ فرشتے کو دیکھ کے بولتے ہین گدھا بسبب حماقت
٨١ اور بہت کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے اور مرغ سخاوت اور شجاعت اور کم خوابی سے فرشتے سے مناسبت رکھتا ہے واللّٰہ اعلم **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ
ابْنُ رِبْعِيٍّ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ وَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی چیز پیے تو دم نہ چھوڑے پانی مین اور جب پاخانے مین آوے تو نہ چھوئے اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے اور نہ ڈھیلے پونچھے
داہنے ہاتھ سے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کُتا تمہارے
کسی کے برتن مین پی جاوے تو چاہیے کہ سات بار اُسکو دھو ڈالے **ف** امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے کہ کُتے کی جھوٹھی برتن کو سات بار دھوئے تو پاک ہووے لیکن ایکبار
مٹی اور پانی سے اور سات بار صرف پانی سے اور امام اعظمؒ کے نزدیک تین بار دھونے سے پاک ہوتا ہے سات بار دھونے کا اوّل حکم تھا کہ عرب لوگ کُتون کو ناپاک
٨٢ نہ جانتے تھے **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ
قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلَاتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شک کرے اپنی نماز مین سو نہ جانے کہ کتنی پڑھی تین رکعت یا چار رکعت تو شک اور تردد کو چھوڑے اور جسپر یقین رکھتا ہو اُسی پر بنا کرے
پھر دو سجدے کرے سلام کرنے سے پہلے تو اگر پانچ رکعتین پڑھی ہونگی تو وہ سجدے سہو سے جوڑا ہو جاوین گی یعنی چھ ہونگی اور اگر نماز پڑھے چار ہی پورا کرنے کو
تو دو سجدون نے شیطان پر خاک ڈالی **ف** یعنی جب شک پڑے کہ تین رکعت ہوئین یا چار تو شک چھوڑے یقین کو لیوے یعنی کمتر کو اعتبار کرے اکثر کو چھوڑے جیسے
اس صورت مین تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو چھوڑے اور چوتھی رکعت پڑھکے سجدہ سہو کا کرے پھر اگر حقیقت مین پانچ رکعتین ہوئی ہونگی تو دو سجدے سہو کے
ملکر چھ ہوگئین اور اگر حقیقت مین چار ہی رکعتین ہوئین تو دو سجدے سے شیطان پر خاک پڑی یعنی شبہہ تو شیطان ڈالتا ہے جب نماز پوری ہوئی تو سجدون کا ثواب
زیادہ ملا شیطان کے منھ مین خاک پڑی کہ اُسکا مطلب نہوا معلوم ہوا کہ سہو کا سجدہ نقصان پورا کرنے کے واسطے مقرر ہوا ہے یہ حدیث امام شافعیؒ کی دلیل ہے
٨٢ کہ شک مین کمتر کو اعتبار کرے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا کرے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَبْنِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب کسی کو شک پڑے اپنی نماز مین تو چاہیے کہ اٹکل کرے ٹھیک بات کی پھر اُسی پر بنا کرے پھر دو
سجدے کرے **ف** پوری روایت مصابیح مین یون ہے کہ اوّل سلام کرے پھر دو سجدے کرے یہ حدیث ظاہر مین امام اعظمؒ کی دلیل ہے کہ شک مین گمان غالب اور اٹکل پر
عمل کرے اور بعد سلام کے سجدہ سہو کا کرے یہ اُسکے واسطے ہے جسکو شک بہت پڑتا ہو اور جسکو اوّل بار شک پڑے اُس نماز کو چھوڑ کے سے نماز شروع کرے
٨٢ **م** زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ الثَّقَفِيَّةُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا مسلم مین زینبؓ
عبداللہ بن مسعود کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم عورتون مین سے کوئی عشا کی نماز کو آوے تو خوشبو نہ لگاوے **ف** خوشبو عورت کو اسواسطے منع کی
٨٢ کہ جماعت مین کسی کو برا خیال نہ آوے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی
جمعے کی فرض پڑھ چکے تو اُسکے بعد چار رکعتین پڑھے **ف** یہی مذہب ہے امام اعظمؒ اور شافعیؒ کا کہ جمعے کے بعد چار رکعتین سنت ہین اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک
٨٢ جمعے کے بعد چھ رکعتین سنت ہین چنانچہ یہ روایت علی مرتضیٰؓ سے ہے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ
وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی آدمیون کو نماز پڑھاوے
یعنی امام بنے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھے اس واسطے کہ آدمیون مین ضعیف اور بیمار اور بڈھے بھی ہوتے ہین اور جب اکیلا اپنے واسطے نماز پڑھے تو طول کرے
٨٣ جتنا چاہے **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى

اَنْ تَحْضُرَ الْعَصْرُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ يَّسْقُطَ الشَّفَقُ وَاِذَا صَلَّيْتُمُ
الْعِشَآءَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰی نِصْفِ اللَّيْلِ مسلم مین عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم فجر کو نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہے جب تک کہ سورج کا
پہلا کنارہ نکلے یعنی اوپر کا کنارہ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہی جب تک کہ عصر آوی اور جب تم عصر پڑھو تو اُسکا وقت ہے یہان تک کہ سورج ڈوبنے کو
جھکے اور جب تم مغرب کی نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہی جب تک سُرخی ڈوبے اور جب تم عشا کی نماز پڑھو تو اُسکا وقت ہی آدھی رات تک **ف** ہر چند عصر کا وقت سورج
ڈوبنے تک اور عشا کا وقت صبح تک ہی مگر اس حدیث مین مستحب وقت فرمایا یعنی جب سورج ڈوبنے کے قریب ہوا اور دھوپ زرد ہو تو وہ وقت مکروہ ہوا اور عشا کی
بعد آدھی رات کے مکروہ ہے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ قَالَ مَتَی السَّاعَةُ فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا ٨٣١
وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے تو انتظار کر قیامت کی
یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جسنے کہا تھا کہ قیامت کب آویگی پھر اُس مرد نے کہا کہ امانت کا ضائع ہونا کیسا حضرتؐ نے فرمایا کہ جب سپرد ہو حکومت اور سرداری
نالائق کو تو منتظر رہ قیامت کا **ف** یعنے بے علم کم عقل ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی **م** اَبُوْ مُوْسٰی اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ فَاِنْ لَّمْ ٨٣٢
يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے پھر الحمد للہ کہے تو اُسکو نیک دعا دو یعنے یرحمک اللہ کہو اور اگر الحمد للہ
نہ کہے تو اُسکو مت دعا دو **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ ٨٣٣
اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اُسکا بھائی یا مصاحب جواب
مین یرحمک اللہ کہے یعنی خدا تجھپر رحمت کرے اور جب اُسکو یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا اون کے دوسرے سے کہ یہدیکم اللہ و یصلح بالکم یعنے خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور
تمھارے دل کو سنوارے **ف** چھینک صحت کی دلیل ہی اسواسطے الحمد للہ کہنا سُنت ہوا اور جواب دینا بعضون کے نزدیک واجب ہے اور بعضونکے نزدیک مستحب **م** ٨٣٤
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ فَقَالَ صلعم اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ
تَتَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُوْنَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ فِيْ مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَحْمِلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰی رِقَابِ بَعْضٍ
مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمپر فتح ہوگا ایران اور روم کا ملک تو کون قوم ہوگی یعنی شکر گزار ہوگی یا ناشکر کہا عبدالرحمن بن
عوفؓ نے ہم شکر گزار ہونگے کہین گے جیسا ہمکو خدا نے حکم کیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ یا اسکے سوا کہوگے یعنی شکر گزاری نہ کروگے بلکہ ہونس کروگے پھر آپس مین حسد
کروگے پھر آپس مین ایک دوسرے کی جڑ کاٹوگے برادری کا حق نہ مانوگے پھر آپس مین بغض اور عداوت رکھوگے راوی کو شک ہی کہ حضرتؐ نے یہ لفظ فرمائی یا اسکے مانند
کوئی اور پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر تم چلوگے محتاج مہاجرین مین سو چڑھاؤگے اُنکے بعضون کو بعضون کی گردنون پر یعنی ایک کو دوسرے کے قابو مین کروگے یا اُن کو
تکلیف مالا یطاق دوگے **ف** حضرتؐ نے اس حدیث مین روم اور ایران کے فتح ہونے کی آگے سے خبر دی اور زیادتی مال اور دولت کی خرابیان اور
فساد بیان کیے سو صدیقؓ اور فاروقؓ کی خلافت مین اُنکے بندوبست سے کچھ فساد نہوا حضرت عثمانؓ کی آخر خلافت مین مسلمانون مین فساد شروع ہوا علی
مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خلافت مین زیادہ بڑھا پھر تو یزید پلید اور مروان اور اُسکی اولاد کی حکومت اور سلطنت مین مہاجرین اصحابؓ پر زیادتیان اور جو جو فساد اور
خرابیان ہوئین سارا عالم جانتا ہی جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرتؐ کا **خ** اِبْنُ عُمَرَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے ٨٣٥
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی لڑے تو چاہیے کہ مُنھ کو بچاوے **ف** یعنے جب مسلمان سی مار کوٹ ہو یا کوئی مسلمان ناحق قتل کا ارادہ کرے تو اپنے بچاؤ کے
واسطے اُسکو مارے لیکن مُنھ مین زخم نہ لگاوے اسواسطے کہ آدمی کا مُنھ اشرف چیز ہے یا کافر سے لڑائی ہو تو جب تک اور جگہ مارنے سے کام نکلے تو اُس کے مُنھ کو
نہ مارے لیکن یہ فرض نہین ہے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ ٨٣٦
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جسوقت کسی نے آمین کہی اور فرشتون نے آسمان مین آمین کہی پھر
موافق پڑگئی ایک آمین دوسری سے تو اُس آمین کہنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے **ف** یعنی جب ایک ہی وقت مین آدمی اور فرشتے کے

آمین کہی تو مغفرت ہوتی ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب کسی نے اپنے بھائی مسلمان کو کہا کہ یا کافر تو اُن دونون مین سے ایک پر کفر پلٹ پڑتا ہی یعنی اگر وہ حقیقت مین کافر ہے تو اُسی پر ثابت رہا اور اگر وہ کافر نہین تو
کہنے والے پر پلٹ پڑا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امام کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ تو تم کہو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اسواسطے کہ جس کا قول
فرشتون کے قول سے موافق پڑا تو اُسکے پچھلے گناہ معاف ہوجاوینگے ف امام اعظمؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہی کہ امام صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے
اور مقتدی صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہین اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونون قول کو امام بھی جمع کرے اور مقتدی بھی جمع کرین لیکن اس حدیث سے اوّل مذہب قوی معلوم
ہوتا ہی خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو اسواسطے کہ جسکا قول فرشتونکے قول کے موافق پڑجاویگا اُسکے پچھلے گناہ معاف
ہوجاوینگے م عُمَرُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ
قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین عمرؓ فاروق سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کوئی تم مین سے
جواب مین کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ تو سُننے والا کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پھر مؤذن جب کہے اشہد ان محمدًا رسول اللہ تو سُننے والا کہے
اشہد ان محمدًا رسول اللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الصلوٰۃ تو سُننے والا کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پھر جب مؤذن کہے حی علی الفلاح تو سُننے والا کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ
پھر جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو سُننے والا کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب مؤذن کہے لا الٰہ الا اللہ تو سُننے والا کہے لا الٰہ الا اللہ اپنے سچے دل سے کہے تو بہشت مین جاوے
ف اس حدیث مین حضرتؐ نے اذان کا جواب دینا سکھایا اور سچے دل سے جواب دینے والے کو بہشت کا وعدہ کیا جب مسلمان اذان سُنے تو سب کاروبار چھوڑکر
اذان کا جواب دیوے تاکہ بہشت کی بشارت مین داخل ہو اکثر علما کے نزدیک اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اگر ایک مکان مین کئی اذانون کی آواز آتی ہو تو اپنے محلے کی
مسجد کی اذان کا جواب دیوے باقی کا جواب دینا واجب نہین اور اگر قرآن پڑھتا ہو تو چپ رہے جواب اذان کا دیکر پڑھے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ
فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات سو اُٹھے یعنی تہجد کی نماز کے واسطے
پھر قرآن اُسکی زبان سے صاف نہ پڑھا جاوے سو نیند سے ایسا غافل ہو کہ نجانے کہ کیا کہتا ہی تو چاہیے کہ لیٹ رہے ف یعنی تہجد کی نماز سرور اور حضور سے چاہیے
نیند کے غلبے مین یہ بات حاصل نہین اسواسطے سونے کو فرمایا پھر جب غلبہ نیند کا دفع ہو تب نماز مین قرآن پڑھے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ
فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی رات سے اُٹھے یعنی تہجد کو تو چاہیے کہ دو رکعت ہلکی نماز پڑھے ف
حضرتؐ نے خوب حکمت بتائی کہ اول نیند کا خمار اور سُستی بدن مین ہوتی ہی جب اول اُسنے ہلکی نماز پڑھی تو باقی تہجد کی نماز بخوشی طول قراءت سے پڑھے گا یا یہ دو رکعت
تحیۃ الوضو کی مراد ہون اور ہلکی رکعتین اسواسطے فرمائین تاکہ بے وسوسہ ادا ہون اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو وضو کرکے دو رکعتین بے وسوسہ پڑھیگا اُسکے
پچھلے گناہ معاف ہونگے بہرصورت اوّل دو رکعتین ہلکی پڑھے پھر طول کرے جب تک کہ حضور دل حاصل رہے بعد فرض کے سب نفلون سے تہجد کی نماز افضل ہی اللہ اسکا مزہ
مسلمانون کو دیوے آمین م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی
اُٹھ جاوے اپنی جگہ سے پھر وہ پلٹ آوے تو اُس جگہ کا وہی شخص زیادہ ترحق دار ہی ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسجد کی صف مین بیٹھا پھر وضو
کرنے کو یا کسی اور کام کو جاوے اور دوسرا شخص اُسکی جگہ پر بیٹھ گیا ہو تو اُسکو وہان سے اُٹھادیوے اور پہلا شخص اپنی جگہ پر بیٹھے اسی طرح اور مجلس مین بھی م اَبُوْذَرٍّ
اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ

وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھڑا نماز پڑھتا ہو تو اُسکی آڑ ہو جاتی ہو جب اُسکے آگے کجاوی کی پچھلی لکڑی
کے برابر کوئی چیز ہو اور اگر اُسکے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز نہو تو اُسکی نماز توڑتا ہو گدھا اور عورت اور کالا کتا **ف** جب دیوار کی آڑ نہو تو نمازی اپنے
سامنے ایک ہاتھ کے برابر لمبی لکڑی اور اُنگلی برابر موٹی لکڑی کھڑی کرے پھر اگر کوئی اُسکے آگے سے نکل جاوے تو کچھ مضائقہ نہین اگر امام کے روبرو ہو تو مقتدیون کو
بھی کفایت کرتی ہو اور سب امامونکے نزدیک گدھے اور سیاہ کُتّے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز نہین جاتی لیکن امام احمدؒ کے نزدیک صرف سیاہ کُتّے سے نماز ٹوٹتی ہے
سب علماکے نزدیک ابو سعیدؓ کی حدیث دلیل ہو کہ نماز کسی چیز سے نہین جاتی اور بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ مین حضرتؐ کے سامنے سویا کرتی تھی
اور حضرتؐ نماز پڑھا کرتے تھے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُوْلُ يَا وَيْلِي أُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ ٨٤٥
وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب پڑھتا ہو آدم کا بیٹا قرآن مین سجدے کی آیت پھر
سجدہ کرتا ہے الگ ہو جاتا ہو شیطان روتا ہوا کہتا ہے کہ ای میری کمبختی حکم ہوا آدمؑ کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا سو اُسنے سجدہ کیا تو اُسکے لیے بہشت ہو اور مجکو سجدہ کا
حکم ہوا مین نے نہ مانا تو مجکو دوزخ ہے **ف** اس حدیث مین سجدے کی فضیلت اور شیطان کے حسد اور افسوس کا بیان ہے **م** جَابِرٌ إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فَلْيَجْعَلْ ٨٤٦
لِبَيْتِهِ نَصِيْبًا مِّنَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کر چکے تو چاہیے کہ اپنے
گھر کے واسطے بھی نماز مین سے کچھ حصہ رکھے اسواسطے کہ خدا اُسکے گھر مین نماز کے سبب بہتری اور برکت کرنیوالا ہو **ف** یعنی جب مسجد مین فرض پڑھے تو سنت اور نفل گھر
مین پڑھے اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہو کہ سوائے فرض کے سب نمازین گھر مین افضل ہین تاکہ خیر اور برکت گھر مین ہو اور شیطان کا دخل نہو **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِذَا قَعَدَ ٨٤٧
أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ + اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ +
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی
نماز مین بیٹھے تو التحیات پڑھے یعنی سب زبان کی عبادتین جیسے تعریف اور ذکر اور بدن کی عبادتین جیسے نماز اور حج وغیرہ اور مال کی عبادتین جیسے زکوٰۃ اور
خیرات صرف خداہی کے واسطے ہین سلام تجکو ای پیغمبر اور خدا کی رحمت اور برکت اور سلام ہو ہمکو اور سب خدا کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی
لائق بندگی کے نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ ہو خدا کا اور اُسکا رسول ہو **ف** عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ ہم نماز مین بیٹھکر کہا کرتے تھے خدا کو سلام جبرئیل
کو سلام میکائیل کو اور فلانی اور فلانے کو سلام تب حضرتؐ نے ہمکو التحیات سکھلائی اور فرمایا کہ جب تمنے کہا کہ خدا کے نیک بندون پر سلام ہے تو جتنے خدا کے بندے
آسمان اور زمین مین ہین خواہ فرشتے خواہ پیغمبر خواہ اولیا خواہ جن خواہ آدمی سب کو تمہارا سلام پہونچ گیا اب ہر ایک کا نام لینا کچھ ضرور نہین نماز مین التحیات پڑھنا
امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہو اور امام مالکؒ کے مذہب مین سنت ہو **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ ٨٤٨
فَقَدْ لَغَوْتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چپ رہ جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے نکمی بات اور لغو کیا
کی **ف** خطبہ سُننا واجب ہو اُسوقت بولنا درست نہین اور جب دوسرے بولنے والے سے کہا کہ چپ رہ تو اُسکا بولنا بھی ثابت ہوا زبان سے نہ منع کرے اشارہ سے کے
ق ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو ٨٤٩
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کو بیٹھے تو جلدی نہ کرے جب تک کھانے سے فراغت نہ کر لیوے اگرچہ نماز کی تکبیر بھی ہو گئی ہو **ف** جلدی کرنا اسواسطے منع فرمایا
کہ کھانے کی طرف دل لگا رہے گا حضور دل سے نماز نہوگی اور اگر جانے کہ غلبہ بھوکھ کا نہین ہو اور کھانا کھاتے تک جماعت ہو چکے گی تو نماز مین شریک ہو روایت ہو کہ
عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہؓ کباب کھاتے تھے اتنے مین جماعت کی تکبیر ہوئی عبد اللہ بن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ جلدی نہ کرو اسکو کھالو تاکہ نماز مین دل نہ لگا رہے
ق ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٨٥٠
جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو نہ تھوکے اپنے مُنھ کے سامنے اسواسطے کہ خدا کا قبلہ ہو اُسکے روبرو **ق** ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ ٨٥١
وَاحِدٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہون تو دو آدمی چپکے کان مین بات نہ کرین ایک کو چھوڑ کے **ف**

اسواسطے منع کیا کہ تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ وہ خیال کریگا کہ مجکو مشورے کے لائق نہین جانتے ہین یا کچھ میری برائی کی فکر مین ہین اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ چار آدمی ہوں تو دو آدمی کا چپکے بات کرنا مضائقہ نہین یعنے اس صورت مین رنج نہ آویگا م اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک اُنکی امامت کرے اور لائق تر امامت کے واسطے اُن مین وہ ہی جو قرآن خوب پڑھ جانتا ہو ف حضرتؐ کے وقت مین جو بڑا قاری ہوتا تھا وہ مسائل بھی خوب جانتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے قاری کو عالم پر مقدم رکھا اور اب اکثر اماموں کا یہ مذہب ہی کہ عالم مسئلہ دان قاری پر مقدم ہی کہ نماز مین اگر کچھ خلل ہوگا تو عالم درست کریگا نہ قاری اور حافظ کیا جانے کہ کس چیز سے نماز ٹوٹتی ہی اور کس سے مکروہ ہوتی ہی ق جَابِرٌ اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْ عَلٰى حَقْوَيْكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کپڑا لنبا چوڑا ہو تو اُسکے دونوں کھونٹوں کو جدا جدا باندھ یعنی آدھا کندھوں پر ڈال اور آدھے سے شرمگاہ چھپا اور اگر کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو صرف اپنی کمر ہی پر باندھ یعنے شرمگاہ چھپانا مقدم ہے یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰٓئِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب جمعے کا دن ہوتا ہی تو مسجد کے سب دروازوں پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اُسکے بعد فلانا پھر جب امام خطبے کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ دالتے ہین اُن کاغذونکو جن مین لوگون کے نام لکھتے جاتے تھے اور مسجد مین آتے ہین خدا کے ذکر سننے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا تو آنے والون کو فرشتے لکھتے ہین تو اُنکو زیادہ ثواب بھی ہوگا اور جب خطبہ شروع ہوا تو اُسوقت آنے والے کا نام فرشتے اپنے دفتر مین نہین لکھتے حدیث مین اشارہ ہی کہ مسلمان جلد مسجد مین حاضر ہوں م اَبُوْمُوْسٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَّهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیویگا پھر فرماویگا کہ یہ تیری دوزخ کی مخلصی کا بدلہ ہی یعنی تیرے بدلے یہودی یا نصرانی دوزخ مین جاویگا تو چھٹ گیا ف یہودیوں نے بہت پیغمبرون کو نہ مانا اور قتل کیا اور نصرانیون نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور ہمارے حضرتؐ کا انکار کیا اور مسلمانوں نے حضرتؐ کو مانا تو اگلے سب پیغمبرون کو بھی مانا سو اسواسطے خدا نے مسلمانون کا بدلہ یہودیون اور نصرانیون کو مقرر کیا یہ ظلم نہین یہ انصاف ہی کہ تابعدار کو شکر اور موذی منکر کو تکر لیکن یہ اُن مسلمانون کے حق مین ہی جو بے عذاب بہشت مین جاوینگے اسواسطے کہ حضرتؐ اکثر مسلمانون کو شفاعت کرکے دوزخ سے نکلواوینگے اگر سب دوزخ سے بچتے تو شفاعت کی پھر کیا حاجت تھی م جَابِرٌ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے اچھا ستھرا کفن دیوے ف یہ مطلب نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہے اور اُسکے قدر اور لیاقت سے کمتر نہو م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْلَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب آدمی مرگیا تو اُسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوا مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی اُنکا ثواب نہین موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیکبخت بیٹا جو باپ کے واسطے دعا کرے ف یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی بعد موت کے نہ عمل ہی نہ ثواب مگر ان تین عملون کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام جسکا فائدہ خلقت کو سدا حاصل ہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرا اور معافی کی زمین اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنی لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہوجاوین اور نیک بیٹا یعنے بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ موت ہر دم سامنے ہی ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مرجاوے ان تین کامون مین سے جو ہو سکے اُسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اُسکے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہے تو اُسکے باقی رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہی تو اُنکو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور بری کامون سے بچاوے تاکہ موت کی بعد اُنکی دعا سے فائدہ اُٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہی جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا بیت

٨٥٨ زندۂ جاوید گشت ہر کہ نکونام زیست + کز عقبش ذکرِ خیر زندہ کند نام را ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مرجاتا ہی مرد تو اُسکا اصلی مکان صبح و شام سامنے کیا جاتا ہی اگر وہ بہشتی ہی تو بہشت دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہی پھر اُس سے فرشتے کہتے ہین یہ تیرا وہ مقام ہی کہ قیامت کے دن وہین تو بھیجا جاویگا ف کھلانے کا یہ فائدہ کہ یا ندا خوش اور مشتاق ہو اور کافر کو رنج اور وحشت زیادہ ہو ق

٨٥٩ اَبُوْمُوْسٰى اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا وَسُوْقِنَا وَبِيَدِهٖ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا بخاری اور مسلم مین ابو موسٰیؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد یا بازار مین گذرے اور ہاتھ مین تیر ہون تو چاہیے کہ اُنکی گانسی اپنے ہاتھ مین پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے ف گانسی پکڑ لینے کو اس واسطے فرمایا کہ کسی شخص کو نہ لگ جاوے اور تین بار اسواسطے فرمایا کہ لوگ اس حکم کو سہج نہ سمجھین اور مسجد اور بازار کو اسواسطے خاص کر کیا کہ وہان اکثر ہجوم ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجمع مین چقماقی بندوق اور طمنچہ کو دونون پاؤن پر چڑھا کر لیجانا درست نہین کہ اکثر دغا ہو گئی ہی م

٨٦٠ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَجَلُهٗ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ رِزْقُهٗ فَيَقُوْلُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى اَمْرٍ وَلَا يَنْقُصُ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نطفے پر بیالیس دن گذر جاتے ہین تو اُسکی طرف خدا فرشتے کو بھیجتا ہے سو وہ اُسکی صورت بناتا ہے اور اُسکے کان اور آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈیان جدا جدا بناتا ہی پھر فرشتہ کہتا ہی کہ اے رب مرد ہوگا یا عورت سو تیرا رب حکم دیتا ہی جیسا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اے رب اسکی زندگی کتنی ہے اور موت کب ہے سو فرما دیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ پوچھتا ہی کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہی سو خدا فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اُسکو لکھ لیتا ہی پھر فرشتہ اُس حساب کی بند کو باہر نکال لاتا ہے اپنے ہاتھ مین پھر اُسمین نہ کچھ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ف فرشتے خدا کی طرف سے عالم کے سب کامون پر مقرر ہین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے سر کا بھی انکو ایسا اختیار نہین ہی کہ جو چاہین سو کرین بلکہ ہر ایک کام مین ذرہ ذرہ بات کو خدا سے پوچھتے ہین سبحان اللہ مالک اور حاکم اُسکا نام ہی کہ عرش سے فرش تک لاکھون فرشتے داروغہ ہین لیکن بدون اُسکے حکم نہ کوئی پتا ہلے نہ قطرہ گرے اور یہ جو عالم مین مشہور ہی کہ آدمی کی کھوپڑی مین ماتھے پر جو نقش ہین وہ قسمت کا لکھا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا اس بات کی کچھ اصل نہین اسواسطے کہ قسمت کے حساب کو فرشتہ باہر نکال لاتا ہی واللہ اعلم دوسرے باب کی حدیث مین تھا کہ چالیس دن نطفہ رہتا ہی اور چالیس دن خون بستہ ہوتا ہی اور چالیس دن کے بعد گوشت بنتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیالیس ہی دن کے بعد گوشت اور ہڈیان بنتی ہین تو مطلب کہ بیالیس دن کے بعد بدن بطور خاکا ہوتا ہی اور کمال پوری صورت بعد چار مہینے کے ہوتی ہی تو دونون حدیثون کا ایک ہی مطلب ہے واللہ اعلم خ

٨٦١ اَبُوْمُوْسٰى اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا بخاری مین ابو موسٰیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو اُسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہی جیسا وہ اپنے وطن مین اور صحت کی حالت مین کرتا تھا ف یعنی بیمار کی عبادت اور نماز خواہ بیٹھے ہو خواہ لیٹے خواہ تیمم سے تو اُسکا ثواب صحت کی نماز کی برابر ہی جو کھڑے ہو کر پڑھتا تھا وضو سے اور سفر کی دو رکعتون کا ثواب چار رکعت کے برابر ہی جیسا وطن مین پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وظیفے اور نفلون کا بھی ثواب دیگا جو حالت صحت اور وطن مین کرتا تھا اور اب بیماری و سفر سے نہین کر سکتا م

٨٦٢ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهٗ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ وَيُرْوٰى مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ وَيُرْوٰى عَدِيْمٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب آدھی رات جاتی ہی یا تہائی رات باقی رہے خدائے تعالیٰ بڑی برکت والا اترتا ہی پہلے آسمان تک پھر فرماتا ہی کہ کوئی ہی مانگنے والا جو دیا جاوے کوئی ہی دعا کرنیوالا تو اُسکی دعا قبول ہووے کوئی ہی گناہ بخشانے والا کہ گناہ بخشے جاوین اسی طرح فرماتا ہے صبح تک اور ایک روایت مین یون ہے کہ خدا فرماتا ہی کہ کون قرض دیتا ہی اسکو جو مفلس قلاش اور ظالم نہین یعنی خدا کو اور ایک روایت مین بجائے عدوم کے عدیم ہی لیکن مطلب ایک ہی ہے ف خدائے تعالیٰ جسم سے پاک ہے اترنا چڑھنا اُسکی شان نہین تو مطلب ہی کہ آدھی رات سے صبح تک رحمت الٰہی

اپنے بندون پر نہایت متوجہ ہوتی ہے یہان تک کہ خود سوال و دعا کا تقاضا فرماتا ہی تا کہ قبول کرے معلوم ہوا کہ وہ وقت نہایت برکت اور رحمت اور قبولیت کا
ہے اسی واسطے اس وقت کی نماز یعنی تہجد بعد فرض کے سب نفلون سی بہتر ہے افسوس صد افسوس کہ یہ دولت ہیرات کو ہوا اور اہل غفلت اسوقت نیند مین یا ناچ رنگ
مین اس دولت سے محروم رہین اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اسوقت کی نماز کا شوق ہمارے دلون مین ڈالے اور اسکی قدر ہمکو سمجھاوے اور یہ جو فرمایا کہ کون قرض دیوے اسکو
جو مفلس اور ظالم نہین یعنی قرض اس خیال سے مفلس کو نہین دیتے کہ یہ کہان سے ادا کریگا اور بد معاملہ کو نہین دیتے کہ یہ کھا جاویگا دغا باز ہے نہ ادا کریگا سو خدا فرماتا
ہے کہ مین مفلس نہین کہ جو نہ دے سکون اور ظالم نہین جو دیتے ہو وہ دیتے ہو یعنی میری صفت غنی اور کریم ہے ایک کے عوض دس سے سات سو تک دیتا ہون پھر میری
راہ مین دیتے ہوئے تمکو کیا تامل ہے م اَبُو بَكْرَةَ اِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ
لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ
بِحَجَرٍ ثُمَّ لْيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى
اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ
مسلم مین ابو بکرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب فتنہ اور فساد میری امت مین اترے یا پڑے تو جسکے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے
اور جسکی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جسکی کھیتی کی زمین ہو وہ اپنی زمین پاس جا رہی پھر ایک مرد نے کہا کہ بھلا فرمائیے تو جس کے
نہ اونٹ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ اپنی تلوار کا قصد کرے سو پتھر سے اسکی باڑھ کو کوٹ ڈالے یعنی لڑنے کی چیز کوئی باقی
نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا الٰہی مین تیرا حکم پہونچا چکا اسکو تین بار
فرمایا پھر ایک مرد نے کہا بھلا بتلائیے تو کہ اگر مجھسے زبردستی کرین یہان تک کہ دو صفون مین یا دو گروہون مین کسی طرف کھینچ لیجاوین پھر وہان کوئی مجکو تلوار مارے یا کوئی
تیر آوے اور مجکو قتل کرے حضرت نے فرمایا کہ تیرا اور اسکا گناہ اسی پر پلٹ پڑیگا اور وہ دوزخیون مین داخل ہوگا ف حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے
اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسوقت مین گوشہ گیری بتائی اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبد اللہ بن عمر و سعد بن ابی
وقاص اور ابو بکرہ مسلمانون کی جنگ مین شریک نہوئے بموجب اسی حدیث کے ق اِبْنُ عُمَرَ اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ
مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام نے اپنے مالک کی خیر خواہی کی اور اپنے خدا کی اچھی عبادت کی تو اسکے
دوہرے ثواب ہونگے ف یعنی ایک ثواب مجازی مالک کی اطاعت کا اور دوسرا ثواب حقیقی مالک کی اطاعت کا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى
مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے مال و صورت
مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ اپنے سے کمتر کو دیکھے ف یعنی جب کسی زیادہ مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہے کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال و شکل مین اسکو
دھیان کرے تا کہ اسکو حسرت اور افسوس اور ناشکری نہ حاصل ہو اس واسطے کہ دنیا مین جو شخص ہے اس سے ہزارون بدتر بھی عالم مین موجود ہین مثلاً اگر کوئی
محتاج ہے تو ہزارون محتاج بھی ہین اور بیمار بھی ہین اور اگر کوئی محتاج اور بیمار ہے تو سیکڑون محتاج بھی ہین بیمار بھی ہین اور کافر بھی تو ان سے ہزار درجہ بہتر ہے
سبحان اللہ حضرت نے عجیب مجرب علاج بتلائے کہ اگر اسکا دھیان کرے تو کبھی رنج دل مین نہ آوے اور خدا کا شکوہ زبان سے نہ نکلے بلکہ شکر گزاری کیا کرے اور مصابیح
مین یوں روایت یون ہے کہ دنیا مین کمتر لوگون کو دیکھے اور دین مین اپنے سے بہتر لوگون کو دھیان کرے تا کہ اپنی عبادت اور خوبیون سے غرور نہ دل مین
سماوے مثلاً اگر یہ شخص نماز پنجگانہ پڑھتا ہے تو دوسرا تہجد بھی پڑھتا ہے تو وہی افضل ہوا اسی طرح لاکھون بندے ایک سے ایک عبادت و پرہیزگاری مین بہتر
موجود ہین اگر یہ دھیان کیا کریگا تو دینداری مین آپ کو کمتر اور پست جانے گا اور اگر دینداری مین اپنے سے کمتر لوگون کو خیال کریگا کہ فلانا نماز نہین پڑھتا
فلانا مقدور دار ہو کر حج نہین کرتا زکوٰۃ نہین دیتا تو آپ کو یہ شخص بہتر سمجھے گا اور یہی اسکے حق مین زہر ہے خ اَنَسٌ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ
فَلْيَنَمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین اونگھنے لگے تو اسکو چاہیے کہ سو رہے یہان تک کہ جانے

جو پڑھے ف یعنی سونے کے بعد جب ایسا ہوش ہو کہ اپنے پڑھنے کو سمجھے تب نماز پڑھے نیند کی حالت میں نماز اسواسطے منع فرمائی کہ ایسی حالت میں آدمی کہتا ہے کچھ اور نکلتا ہے کچھ ق عَائِشَةَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی اونگھے نماز پڑھتے تو چاہیے کہ سو رہے یہانتک کہ نیند جاتی رہے اسواسطے کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے گا اونگھتا تو اسکو نہ معلوم ہوگا شاید وہ تو مغفرت مانگنے کا قصد کرے سو اپنی جان کو کوسنے لگے م اَبُوْهُرَيْرَةَ ٨٦٧

اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ گڑگڑاہٹ پاوے سو اسکو شبہہ پڑے کہ اسکے پیٹ سے کچھ نکلا یا نہین تو مسجد سے نہ نکلے یہانتک کہ آواز سنے یا بدبو پاوے ف یعنی جب قراقر سے وضو ٹوٹنے کا شبہہ پڑے تو نماز نہ توڑے اور مسجد سے باہر نہ نکلے اور جب حدث کی آواز سنے اور بدبو پاوے تو اس صورت مین وضو گیا غرضکہ شبہے سے وضو نہین جاتا یقین سے جاتا ہے م طَلْحَةُ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ ٨٦٨

مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ مسلم مین طلحہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کسی نے اپنے آگے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھی تو چاہیے کہ نماز پڑھے اور کچھ خیال نہ کرے کہ اسکی اُس طرف سے کون گذر گیا ف یعنی اگر میدان مین نماز پڑھے تو ہاتھ کے برابر ایک لکڑی اپنے آگے گاڑ لیوے پھر بے دغدغہ نماز پڑھے جو چاہے آمدورفت ٨٦٩

کرے خ اَبُوْسَعِيْدٍ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور اسکو لوگ اپنے مونڈھون پر اُٹھاتے ہین تو اگر نیک روح ہوتی ہے تو کہتی ہے مجھکو آگے لے چلو اور اگر نیک نہین ہوتی تو کہتی ہے اے خرابی تم کدھر اسکو لیے جاتے ہو ہر چیز اسکی آواز سُنتی ہے سواے آدمی کے اور اگر آدمی اسکو سُنے تو چیخ مارے ف نیک آدمی کو ثواب نمود ہوتا ہے تو مشتاق ہوتا ہے اور بد آدمی عذاب قبر کے خوف سے گھبراتا ہے م ثَوْبَانُ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي اُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب سے کہ میری اُمت مین تلوار ڈالی جاویگی تو اُمت سے قیامت تک نہ اُٹھے گی ف حضرت بیٹھے تھے اور حضرت عثمانؓ اس طرف سے نکلے حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مظلوم مارا جاویگا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی جب سے اس اُمت مین خونریزی اور فساد شروع ہوگا قیامت تک موقوف ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرت نے فرمایا اب تک ویسا ہی ہوا ق عَائِشَةَ اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب رات کا کھانا تیار ہو اور عشا کی نماز کی اقامت ہو تو تم کھانے کی ابتدا کرو ف یعنی اول کھانے سے فراغت کرو پھر نماز پڑھو تاکہ تسکین نماز ہو کھانے کی طرف نہ دل لگا رہے ف حسن صغانی اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ مجھکو مدت سے آرزو تھی کہ مین حضرت کو خواب مین دیکھون اور کسی حدیث کی صحت حضرت سے تحقیق کرون تاکہ مجھکو اعلیٰ رتبے کی سند حاصل ہو اور اس آرزو مین بہت برس گزرے آخرش ہفتے کی شب ذیقعدہ کی اٹھارھوین تاریخ سن چھ سو گیارہ ہجری مین فجر کے قریب مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا مین نے چھت پر مغرب کی نماز شروع کی اور حضرت بیٹھے رات کا کھانا کھاتے ہین اور حضرت کے ساتھ اور چند لوگ ہین سو حضرت نے مجھکو کھانے کے واسطے بلایا مین نے چاہا کہ نماز پڑھ کے جاؤن تو مجھکو ابو سعید بن معلّی کی وہ بات یاد آئی کہ حضرت نے انکو پکارا تھا اور وہ نماز پڑھتے تھے سو انھون نے بے نماز پڑھے جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا خدا نے کیا نہین فرمایا کہ جواب دو خدا کو اور اسکے رسول کو جب تمکو بلاوے اس خیال سے مین حضرت کے پاس گیا تو مین نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ جب رات کا کھانا طیار ہو تو اول کھانا شروع کرو حضرت نے فرمایا کہ ہان یعنی یہ حدیث صحیح ہے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ ٨٧٠

اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِي اِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاُخْرٰى شِفَاءً بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے پانی مین مکھی گر پڑے تو چاہیے کہ اسکو ڈبو دے پھر اسکو نکال ڈالے اسواسطے کہ اسکے ایک پر مین مرض ہے اور دوسرے پر مین شفا ہے ف دوسری روایت یون ہے کہ مکھی اپنے شفا کے پر کو بچا رکھتی ہے اور بیماری کے پر کو نیچے رکھتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے خون کے حیوان مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا م جَابِرٌ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حتے ٨٧٢ ٨٧٣

يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اُسکو اُٹھا لیوے اور جو گرد و غبار اُسپر لگا ہو اُسکو دور کرے اور چاہیے کہ اُسکو کھاوے اور اُسکو شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال مین نہ پونچھے جب تک کہ اپنی اُنگلیان نہ چاٹ لے اس واسطے کہ وہ نہین جانتا کہ اُسکے کھانے کی کس چیز مین برکت ہے ف گرا لقمہ لینا غرور کی دلیل ہے کیا حق ضائع کرنا ہے اور اُنگلیان چاٹنے سے غرور دفع ہوتا ہے اور برکت کی اُمید علاوہ ہے م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ مسلم مین عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب برتن مین کتا منھ ڈالے تو اُسکو سات بار دھو ڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو ق اَبُو هُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اُسکے بعد کوئی وہان کا بادشاہ نہوگا اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اُسکے بعد وہان کا بادشاہ نہوگا اور قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ مقرر اُن دونون مُلکونکے خزانے خدا کی راہ مین بانٹے جاوین گے ف یعنی روم اور ایران کے بادشاہ ہونگے خاندان مین سلطنت نہ رہیگی اسلام کا عمل وہان ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ایران عمر فاروقؓ کی خلافت مین فتح ہوا چھتیس ہزار لشکر اسلام تھا ہر سپاہی کو بارہ ہزار درم ملے تھے تو اس حساب سے سب خزانہ ایران کا بیالیس کروڑ ہوا اور اسی طرح روم بھی مسلمانون کے ہاتھ سے فتح ہوا اور وہان کا خزانہ بھی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا خ جابرؓ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ اللّٰهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ دو رکعتین فرض کے سوائے پڑھے یعنی نفل کی نیت کرے پھر یہ دعا پڑھے اللّٰهم سے آخر تک یعنی الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیری قدرت کے وسیلے سے اور سوال کرتا ہون تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہے مجھکو قدرت نہین اور تو جانتا ہے اور مین نہین جانتا اور تو سب چھپی چیزونکا دانا ہے الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام بہتر ہے میرے واسطے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اُسکو میرے واسطے مقدر کر اور اُسکو میرے واسطے آسان کردے پھر اُسمین میرے واسطے برکت دے الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق مین بُرا ہے میرے دین اور دنیا مین اور انجام کار مین یا یون فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت مین تو اُسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اُس سے اور مقدر کردے میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجھکو اُس سے راضی کردے ف جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ہمکو استخارہ سکھلایا جیسے قرآن سکھلایا یعنی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہے کہ دو رکعت پڑھ کے یہ دعا کرے اور اُس کام کا نام لیوے تین روز یا سات روز اسی طرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا یا نہ کرنا جم جاویگا غرضکہ جسنے کہ جس کام مین اس طرح استخارہ کیا اُسکا نقصان نہین ہو سنت استخارہ اسی طرح ہے اور یہ جو شیعہ تسبیح سے استخارہ کرتے ہین یا بعض لوگ اور طریقون سے استخارہ کرتے ہین سو بے اصل ہے غیب دریافت کرنے کا شرع مین کوئی قاعدہ مقرر نہین فصل اس فصل مین وہ حدیث ہے جسکی سری پر إِذْ ہے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب اونٹنی کی کونچین کاٹنے کو قوم ثمود کا بڑا بدبخت اُٹھا اُسکی طرف ایک مرد اُٹھا جو اپنی قوم مین سردار اور بے شرم بڑا دبنگ تھا ابو زمعہ کے برابر ف ابو زمعہ ایک بڑا کافر تھا حضرتؐ کو بہت تکلیف دیتا تھا آخر کو اندھا ہو گیا تھا اور اُسکے بیٹے جنگ بدر مین مارے گئے حضرتؐ نے اس حدیث مین اُس ملعون کی قوم ثمود کی بدبخت سے مثال دی یعنی قدار بن سالف قوم ثمود کا شقی ایسا ناپاک تھا جیسے ابو زمعہ ہے اس امت مین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ

۸۷۹ پانچوین باب مین چند قسم کی احادیث ہین اوّل قسم وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ما ہے ق اَنَسٌ مَّا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ قَالَهٗ لِرَهْطٍ مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةٍ اِجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْغِنَا رِسْلًا بخاری اور مسلم مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تمہارے واسطے کوئی علاج نہین پاتا سوا اسکے کہ تم اونٹون مین جا کر ملو یہ حضرتؐ نے قوم عکل کے آٹھ آدمیون سے فرمایا انکو مدینے کی آب ہوا ناموافق پڑی تھی سو انھون نے کہا کہ یارسول اللہ ہمارے واسطے دودھ تلاش کیجیے ف چند لوگ مسلمان ہوکر مدینے مین بیمار ہوئے جلندھر کی بیماری انکو تھی حضرتؐ کے اونٹ چرائی پر تھے انکو وہان بھیج دیا جب وہ دودھ سے اچھے ہو گئے تو چرانے والے کو اندھا کر اُسکو قتل کر کے اونٹ ہانک لے چلے حضرتؐ نے اُنکو پکڑ منگوایا اور گرم سلائی اُنکی آنکھون مین ڈال کے اندھا کیا پھر اُنکے ہاتھ پانون کٹوا ڈالے آخر ش کو مر گئے شرع مین قطاع الطریق اور ڈاکہ مارنے والونکی یہی سزا ہی

۸۸۰ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَّا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی چیز رضامندی سے نہین سُنی پیغمبر کی قرارت کے برابر جبکہ پیغمبر خوش آوازی سے قرآن پڑھی پکار کے یعنی پیغمبر کا قرآن پڑھنا آواز سے خدا کو بہت پسند ہی ف قرآن خوش آوازی سے پڑھنا درست ہی بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ حروف کی کمی زیادتی نہ ہو اور راگ راگنی کی رعایت نہ رہے اور معانی مین خلل نہ پڑے

۸۸۱ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَّا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ بخاری مین ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تمکو نہین دیتا اور تمسے نہین روکتا مین تو صرف تقسیم کرنے والا ہون رکھتا ہون جہان مجکو حکم ہوتا ہی ف حضرتؐ نے ایکبار مال تقسیم کیا بعضے لوگون نے زیادہ مانگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دینا اور نہ دینا میری طرف سے نہین خدا کی طرف سے ہے

۸۸۲ خ اَلْمِقْدَامُ ابْنُ مَعْدِيْكَرِبَ مَّا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ بخاری مین مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہین کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤدؑ اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا ف بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہی اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہی حضرت داؤدؑ رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیلؑ آدمی کی صورت ہو کر سامنے ہوئے حضرت داؤدؑ نے پوچھا کہ داؤدؑ کیسا آدمی ہی انھون نے کہا کہ خوب آدمی ہی لیکن اُسمین یہ خصلت اچھی نہین کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہی اور بہتر آدمی وہ ہی جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤدؑ نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی مجکو کوئی پیشہ سکھا دے خدا نے اُنکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤدؑ اسی کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے

۸۸۳ م مُسْتَوْرِدٌ الْفِهْرِيُّ مَّا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ مسلم مین مستورد سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین ہی دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی اپنی کلمے کی اُنگلی دریا مین ڈالے پھر دیکھے کہ کس قدر پانی لگا لاوے گی ف یعنی آخرت کے روبرو دنیا نہایت حقیر اور قلیل ہے جیسے دریا کے روبرو قطرہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۸۸۴ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَّا الْعَمَلُ فِيْ اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ يَعْنِيْ اَيَّامَ الْعَشْرِ بخاری مین عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمل کرنا کوئی دنون مین افضل نہین ہی ان دنون سے یعنی ذیحجہ کے دس دنون سے اصحاب رضؓ نے کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین فرمایا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہین مگر اُس مرد کا جہاد افضل ہی کہ جو نکلا اپنا جان اور مال نثار کرتا پھر نہ پلٹا کچھ لیکر یعنے شہید ہو گیا ف معلوم ہوا کہ عشرہ ذیحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہین

۸۸۵ خ عَائِشَةُ مَّا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَهٗ لِلْمَلَكِ الَّذِيْ جَاءَهٗ بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ بخاری مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تو پڑھا نہین یہ حضرتؐ نے اُس فرشتے سے فرمایا جو حضرتؐ پاس حرا پہاڑ کے غار مین آیا تھا سو اُسنے حضرتؐ سے کہا کہ پڑھ حضرتؐ نے فرمایا پھر اُسنے مجکو پکڑا اور سخت دبایا یہانتک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اُسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ مین نے کہا کہ مین تو پڑھا نہین سو اُسنے مجکو پکڑا اور دوسری بار دبایا یہانتک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اُسنے مجکو چھوڑا اور کہا کہ پڑھ

میں نے کہا کہ میں تو پڑھا نہیں سو اُسنے مجکو پکڑا اور تیسری بار دبایا یہانتک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اُسنے مجکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جسکی اُسکو خبر نہ تھی **ف** حضرت جب چالیس برس کے ہوئے اور پیغمبری کا زمانہ قریب ہوا تو حضرت نے گوشہ گیری اختیار کی مکے میں ایک حرا پہاڑ ہے اُسکے غار میں ذکر اور فکر میں رہتے اور غیب کی آوازیں سُنتے درخت اور پتھر حضرت کو سلام کرتے جو خواب دیکھتے سو ٹھیک ہوتے چھ مہینے اسی حالت میں گذرے پھر سورہ اقرأ کی پانچ آیتیں حضرت جبرئیلؑ لائے ریشمی کپڑے پر لکھی تھیں حضرتؐ حرف شناس نہ تھے پڑھ نہ سکے حضرت جبرئیلؑ نے حضرتؐ کو دبایا اور علم لدنی دیا پھر حضرتؐ گھر میں تشریف لائے دل حضرتؐ کا کانپتا تھا حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ مجکو اُڑھاؤ جب حضرتؐ کو تسلی ہوئی حضرت خدیجہؓ سے یہ سب حال کہا اور فرمایا کہ مجکو اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہؓ نے کہا یہ نہیں ہوسکتا آپ خوش ہو جیے خدا آپ کو ہرگز برباد نہ کریگا آپ تو راست گو ہیں اور بردبار ہیں محتاج کو دیتے ہیں عاجز کا کام کر دیتے ہیں مہمانداری کرتے ہیں لوگونکے مصائب میں کام آتے ہیں پھر حضرت خدیجہؓ حضرتؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اسواسطے کہ وہ شخص انجیل کا عالم تھا اور بڈھا اور اندھا ہو گیا تھا اُسنے جب حضرتؐ سے یہ سب حال سُنا تو کہا کہ یہ فرشتہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر اُترا تھا یعنے جبرئیلؑ کاش میں جوان ہوتا کاش میں زندہ ہوتا جسوقت کہ تیری قوم تجکو نکالے گی حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا میری قوم مجکو نکال دیگی ورقہ نے کہا کہ ہاں یہی سنت ہے سب پیغمبرونکی کی پھر اسکے بعد تین برس وحی نہ اُتری پھر سورہ مدثر اُتری اور قرآن اُترنا متواتر ہوا **ق** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا هٰذِهِ الْاٰیَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝ **قَالَهٗ** حِیْنَ سُئِلَ عَنِ الْحُمُرِ بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے اس مقدمے میں میرے اوپر کچھ نہیں اُتارا مگر یہی ایک آیت جو سب کو شامل ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کریگا سو دیکھے گا اور جو ذرہ برابر بدی کریگا سو دیکھے گا **ف** لوگوں نے حضرتؐ سے سوال کیا کہ گدھوں میں زکوٰۃ ہے یا نہیں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے ہر چند ان میں زکوٰۃ واجب نہیں لیکن اگر کوئی راہ خدا میں دیگا مقرر ثواب پاویگا اسواسطے کہ اندک نیکی کا ثواب اور اندک بدی کا عذاب روبرو آویگا ہدایہ میں لکھا ہے کہ گدھوں میں زکوٰۃ نہیں لیکن سوداگری کی نیت سے زکوٰۃ واجب ہے **م** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِیْنَ یُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَیْثَ فَیَقُوْلُوْنَ بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں اُتاری خدا نے کوئی برکت آسمان سے مگر بعضے لوگ اُسکے منکر ہوتے ہیں خدا تو مینہ برساتا ہے سو لوگ کہتے ہیں کہ فلانے اور فلانے ستارے کی تاثیر سے برسا **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَآءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں اُتارا خدا نے کوئی مرض مگر اُسکی شفا بھی اُتاری ہے **ف** حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے دواؤں کے خواص الہام کیے اکثر طب اُنہی سے معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ علم طب سیکھنا درست ہے خدا کو شافی جان کے دوا علاج کرنا توکل کے مخالف نہیں اسواسطے کہ حضرتؐ نے بہت علاج کیا ہے **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ خَلِیْفَةً اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا اور نہ کوئی خلیفہ مقرر کیا مگر اُسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہیں ایک رفیق تو اُسکو نیک کام بتلاتا ہے اور اُسپر رغبت دلاتا ہے اور دوسرا رفیق بدکام سکھلاتا ہے اور اُسپر رغبت دلاتا ہے اور گناہوں سے تو وہی معصوم ہے جسکو خدا بچاوے **ف** یعنی فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے بھی ساتھ ہوتا ہے لیکن پیغمبر تو معصوم ہیں اس واسطے حق تعالےٰ شیطان کو مغلوب کرتا ہے پیغمبر پر اُسکا قابو نہیں چلتا چنانچہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ شیطان میرے تابع ہو گیا ہے مجکو بدکام کا وسوسہ نہیں دیتا ہے خلاصہ یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہیں اگرچہ امام اور ولی ہو شیطان سے نڈر نہیں ہو سکتا یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا **خ** اَبُوْهُرَیْرَةَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ فَقَالُوْا وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ بخاری میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جسنے بکریاں نہ چرائی ہوں اصحابؓ نے کہا اور کیا آپنے بھی بکریاں چرائی ہیں حضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں میں نے بھی مکے والوں کی بکریاں چند قیراط کی مزدوری پر چرائی ہیں **ف** بکریاں چرانے میں یہ حکمت ہے تا پیغمبر گلہ بانی سیکھیں تا کہ آدمیوں کی سرداری کریں قیراط پانچ جو کے برابر ہوتا ہے سونے کے **م** هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیُّ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ مسلم میں ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمؑ کی

خلقت سے قیامت تک کوئی مخلوق شر و فساد مین دجال سے بڑا نہین **ف** یعنی سب مفسدون اور گمراہ کرنے والون سے دجال زیادہ تر ہے عالم مین کوئی بلا اسکے برابر نہین

٨٩٢ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ بخاری او مسلم مین اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین چھوڑا مین نے اپنے بعد کوئی فتنہ جو زیادہ ضرر پہونچانے والا ہو مردون پر عورتون سے **ف** یعنے مردون کے حق مین عورتون کے برابر کوئی بلا اور فتنہ نہین اسواسطے کہ انکا گھورنا اور حرام کاری اور انکی اطاعت دین مین خلل ڈالتی ہے غرض کہ اکثر فساد عورتون کے سبب سے ہوتے ہین اسواسطے حضرت کو زیادہ تشویش تھی

٨٩٣ **ق** اِبْنُ عُمَرَ مَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ بخاری او مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرنا آدمی کا یہ نوبت پہونچا دیگا کہ خدا کو ملیگا کہ منھ پر ایک بوٹی بھی نہوگی **ف** یعنی لوگون سے سوال کرنے والا قیامت مین نہایت ذلیل ہوگا

٨٩٤ **ق** اِبْنُ عُمَرَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلٰثُ لَيَالٍ إِلَّا وَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ بخاری او مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین لائق ہے مسلمان مرد کو کہ گذرین اُسپر تین راتین بے وصیت کے **ف** یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسی کی امانت ہو اُسپر لازم ہے کہ اپنے پاس اُسکی وصیت لکھ رکھے تا کہ اُسکے بعد اُسکے وارث اُسپر عمل کرین اسواسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکھا اس صورت مین تو واجب ہے اور اگر کسی کا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہے

٨٩٥ **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین تھک گئی اونٹنی جسکا قصوا نام ہے اور یہ اسکی خو نہین و لیکن اُسکو بند کیا ہے ہاتھی کے بند کرنے والے نے یعنی خدا نے قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مکے والے نہ مانگین گے کوئی کام جسمین آداب کی تعظیم کرین مگر کہ مین اُنکو دونگا یعنے وہ بات قبول کرونگا **ف** حضرت چھٹے سال احرام باندھ کے مدینے سے مکے کو چلے عمرہ کرنے کو راہ مین اونٹنی حضرت کی بیٹھ گئی اصحابؓ نے کہا کہ اونٹنی تھک گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو اونٹنی کھڑی ہوئی پھر حضرتؐ صلح کرکے پلٹ آئے چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین ہوچکا

٨٩٦ **ق** اَنَسٌ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا يَعْنِي فَرَسَ أَبِي طَلْحَةَ الَّذِي كَانَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا مراد ابو طلحہ کا گھوڑا ہے جسکو مندوب کہتے تھے **ف** ایک بار مدینے مین بڑی ہول پڑی رات کو حضرتؐ ابو طلحہ کا گھوڑا عاریت لیکر سوار ہوکے تنہا سب سے آگے نکل گئے اصحاب پیچھے دوڑتے جب معلوم ہوا کہ کچھ نہ تھا تو حضرتؐ وہان سے پھرے تب یہ حدیث فرمائی یہ گھوڑا نہایت سست قدم مشہور تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہوگیا چنانچہ حضرتؐ نے اسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرتؐ کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت مین رات کو تنہا آگے بڑھ جانا کمال شجاعت پر دلیل ہے

٨٩٧ **ق** اَبُو سَعِيدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا أَوْسَعَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّبْرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین **ف** یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہین اسواسطے کہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی شعر اے قناعت توانگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست

٨٩٨ **ق** زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ بخاری اور مسلم مین زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ رہا تمھارے ساتھ تمھارا عمل یعنے تراویح کے واسطے جمع ہونا یہان تک کہ مین نے گمان کیا کہ وہ تمپر قریب ہے کہ فرض ہو جاوے سو لازم پکڑو نماز کو اپنے گھرون مین اسواسطے کہ بہتر نماز مرد کی اپنے گھر ہی مین ہے مگر فرض نماز یعنی فرض نماز مسجد مین افضل ہے **ف** حضرتؐ نے ایک سال رمضان مین مسجد کے اندر چٹائی کا حجرہ بنایا عبادت اور اعتکاف کے واسطے حضرتؐ نے اُسکے اندر رات کو تراویح کی نماز پڑھی چند اصحابؓ بھی ساتھ ہوئے ایک رات بہت لوگ مسجد مین جمع ہوئے حضرتؐ نے اُس رات نماز نہ پڑھی اصحاب سمجھے کہ حضرتؐ سو گئے بعضے اصحابؓ کھانسنے لگے تا کہ حضرتؐ جاگین اور نماز پڑھاوین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین ڈرتا ہون کہ تراویح کی نماز تمپر فرض نہو جاوے پھر اگر نہ ہو سکے گی تو گنہگار ہوگے اپنے گھرون مین جاکر پڑھو حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت مین تراویح کی نماز مسجد مین جاری کی اسواسطے کہ نماز کی خوبی حضرتؐ کے فعل سے ثابت تھی صرف فرض ہونے کے خوف سے حضرتؐ نے موقوف کروادی تھی اور حضرتؐ کے بعد وحی موقوف ہوئی فرض ہونیکا ڈر نہ رہا شیعہ کہتے ہین

کہ تراویح عمرؓ کی ایجاد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے بلکہ حضرتؐ کی سُنت ہے ق عَائِشَةُ مَازَالَ جِبْرَئِيلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ
سَيُوَرِّثُهٗ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیلؑ مجکو ہمسایے کے احسان کی وصیت کرتا ہے یہانتک کہ میرے
گمان مین کیا کہ جبرئیلؑ ہمسایے کو وارث کر دیگا ف یعنی یہانتک ہمسایے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایے
کا وارث ہو جاویگا اس حدیث مین حق ہمسایگی کی کمال تاکید ہے م اَبُو الدَّرْدَاءِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يَقُوْلَانِ اللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ
خَلَفًا وَعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا مسلم مین ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نہین طلوع کرتا آفتاب کبھی مگر کہ اُسکے دونون کنارون پر دو فرشتے کہتے
ہین کہ الٰہی جلدی دے خرچ کرنے والے سخی کو بدلا اور جلدی دے بخیل کو نقصان ف یہی سبب ہے کہ سخی کا ہاتھ خالی نہین رہتا اور بخیل کا خواہ مخواہ نقصان
ہوتا ہے ق اَبُو سَعِيْدٍ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا يَعْنِي الْعَزْلَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمپر کچھ مضائقہ نہین اسمین کیا کرو
ف بعضے اصحابؓ نے پوچھا کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو انزال کے وقت ہم اُنسے علیحدہ ہو جایا کرین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
م اَنَسٌ مَا كَانَ الرِّفْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ وَمَا كَانَ الْخُرْقُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین ہوئی نرمی کسی
چیز مین کبھی مگر کہ اُسکو زینت دیتی ہے اور نہین ہوئی سختی کسی چیز مین ہرگز مگر کہ اُسکو ناقص اور معیوب کر دیتی ہے ف یعنی نرمی ہر چیز کو سنوارتی ہے اور سختی بگاڑتی ہے
نرمی سے دشمن دوست بن جاتا ہے اور سختی اور بدمزاجی سے دوست دشمن ہو جاتا ہے ق اَنَسٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذٰلِكِ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَهٗ
لِصَاحِبَةِ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا ایسا نہین کہ تجکو اسپر قادر کر دیتا یا یون فرمایا کہ مجھپر قادر کر دیتا یہ حضرتؐ
نے زہردار بکری والی سے فرمایا ف خیبر مین ایک یہود یہ عورت نے بکری مین زہر ڈال کے حضرتؐ کی دعوت کی حضرتؐ نے اور اصحابؓ نے کھانا شروع کیا پھر ہاتھ اُٹھا لیا
اور اصحابؓ کو منع کیا اور فرمایا کہ اسمین زہر ہے پھر اُس عورت کو بلایا اُسنے زہر ڈالنے کا اقرار کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ کو اس زہر کی ہمیشہ تکلیف
ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی صدمہ سے حضرتؐ کا انتقال بھی ہوا تھا ق كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَوْ يُرْوٰى بِكَ مَا اَرٰى اَمَا تَجِدُ
شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَاْسَكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین
کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو گمان نہ تھا کہ تجکو ایسی تکلیف پہونچی ہوگی اور ایک روایت یون ہے کہ مجکو معلوم نہ تھا کہ تجکو ایسی تکلیف ہوگی
جیسا کہ اب مین دیکھتا ہون کیا تجکو ایک بکری نہ ملے گی مین نے کہا کہ نہین حضرتؐ نے فرمایا تو تین روز روزے رکھ یا چھہ محتاجون کو کھانا دے ہر محتاج کو ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک
گیہون اور اپنا سر مونڈ ڈال یہ حضرتؐ نے کعب بن عجرہؓ سے فرمایا ف کعب بن عجرہ احرام باندھے ہانڈی پکاتے تھے اور سر کی جوئین اُنکے منھہ پر جھڑتی جاتی تھین تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اس عذر سے احرام والے کو سر مونڈنا درست ہے کفارہ دیکر یا قربانی کرے اور اگر مقدور نہین تو تین روزے رکھے یا چھہ محتاجون کو
کھانا کھلاوے ہر ایک کو ڈیڑھ ڈیڑھ سیر اور آدھی چھٹانک گیہونکے برابر خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِيَ الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ قَالَهٗ لِامْرَاَةٍ
عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو تو آج عورتون کی طرف کچھ حاجت اور ضرورت نہین یہ حضرتؐ نے اُس
عورت سے کہا تھا جسنے اپنی ذات کو حضرتؐ کے سامنے کیا ف خدا نے حکم کیا تھا کہ جو عورت بے خاوند والی بدون مہر کے اپنی ذات پیغمبر کو بخشے تو حضرتؐ پر وہ عورت حلال تھی
ایکبار ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین نے اپنی ذات حضرتؐ کو بخشی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عورت کی کچھ مجکو حاجت نہین ہندوستان مین نصارے
اسوقت مین مسلمانون پر طعنہ دیتے ہین کہ تمہارے پیغمبر کی نو بیبیان تھین بلکہ تمام عالم کی عورتین اپنے واسطے حلال کر لی تھین اور حالانکہ پیغمبرون کو عورتون کی طرف
خواہش نہین ہوتی اُنکا جواب یہ ہے کہ اگر عورت سے نفرت کرنا عمدہ کمال آدمی کا ہوتا تو سب جہان کے نامرد اور ہیجڑے پیغمبر بن جاتے بلکہ خود آدمی کا نشان دنیا
مین نہ ہوتا اسواسطے کہ اول حضرت آدمؑ سے نکاح کی سُنت جاری ہوئی بلکہ خود انجیل کے اندر پولس حواری نے اُس مکتوب مین جو عبریون کو لکھا یون کہا ہے
کہ تمام خلق مین نکاح کرنا معزز اور افضل ہے اور مشہور ہے کہ حضرت داؤدؑ کی ننانوے بیبیان تھین اور توریت مین موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی تین تھین سارہ اور ہاجرہ
اور قطورا اور حضرت موسیٰؑ کی دو عورتین تھین ایک صفورا اور دوسری حبشی عورت اور حضرت یعقوبؑ کی چار عورتین تھین دو بیبیان اور دو حرم سو اگر عورتین کرنا

پیغمبرون کی شان کے مخالف ہوتا تو حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد کیون کرتے اور باوجودیکہ خدا نے ہمارے پیغمبر پر بے خاوند والی
عورتین جو خوشی سے بدون مہر اپنی ذات بخشتین حلال کی تھین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھر بھی حضرت قبول نکرتے تھے پھر تو باوجود میسر ہونے اور اجازت الٰہی کے
کنارہ کرنا دلیل ہے کمال عفت اور پاکیزگی کی غرض کہ نصاریٰ کے اور اعتراضات بھی جو دین محمدی پر کرتے ہین اسی طرح واہی تباہی ہین اگر تھوڑا بھی شعوردار
آدمی ہو تو بخوبی انکی جوابدہی کرے اسکے واسطے کچھ زیادہ علم کی حاجت نہین ق اَنَسٌ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا ٩٠٦
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا
آدمی نہین جو اسکی گواہی دیتا ہو اپنے سچے دل سے کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوای خدا کے اور بیشک محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے مگر کہ خدا اسپر دوزخ حرام
کرے گا ف یعنی سچے ایماندار کو دوزخ سے نجات ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ ٩٠٧
وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا پیغمبرون مین سے کوئی پیغمبر نہین مگر کہ اسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اسپر ایمان لاوین اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہے یعنی قرآن جسکو
خدا نے میری طرف بھیجا سو مین امید رکھتا ہون کہ قیامت کے دن سب پیغمبرون سے زیادہ تر میرے فرمان بردار ہونگے ف یعنی ہر ایک پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے
کہ جس قدر سے انکی راستی اور پیغمبری ثابت ہوجاوے اور لوگ انکا ایمان لاوین لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزون سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت
تک باقی ہے اور پیغمبرون کے معجزے باقی نہین رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر دم حضرت کے معجزے کی دلیل قائم رہی تو ہر زمانے مین تا قیامت لوگ مسلمان ہوتے
چلے جاوین گے اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب پیغمبرون کی امت سے محمدی لوگ زیادہ ہون گے اور ہر چند ہمارے حضرت سے ہزارون معجزے ہوئے لیکن قیامت تک
باقی رہنے والا معجزہ قرآن ہی ہے اسواسطے حضرت نے صرف اسی کو ذکر کیا عادت الٰہی یون جاری ہے کہ جس زمانے مین جس ہنر کا بہت چرچا ہوتا ہے تو انکے پیغمبر کو بھی اسی قسم کا
معجزہ بدرون سکے عنایت ہوتا ہے تاکہ انکو بلاشبہہ پیغمبری کی راستی معلوم ہوجاوے چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جادو کا چرچا تھا تو انکو اسی قسم کا معجزہ ملا یعنی عصا سانپ بن جاتا تھا
اور حضرت عیسیٰ کی معجزات مین اکثر شفای امراض تھی کہ طب کا بہت چرچا تھا اور ہمارے حضرت کے وقت مین فصاحت اور بلاغت کا عرب مین بہت چرچا تھا اسواسطے حضرت کو
قرآن ملا اور حکم ہوا کہ اگر تمکو پیغمبری مین شبہہ ہو تو ایک سورۃ کے برابر کہو کسی سے نہو سکا سب فصحای عرب عاجز ہو گئے اگر یہ ہو سکتا تو ضرور کہتے سہل کام چھوڑ کر اپنی جان دینا کیون اختیار کرتے
اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن شریف مین اختلاف نہین پڑا اسواسطے کہ اسلام مین بہت مذہب ہو گئے ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنا لیتا برخلاف توریت اور انجیل کے
کہ ان مین اعجاز نہ تھا اسی واسطے ان مین تحریف اور اختلاف ہو گیا خ اَنَسٌ مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ ٩٠٨
اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ بخاری مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین سے کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مر گئے ہون جو جوانی کو
نہین پہونچے مگر کہ خدا اسکو بہشت مین داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت باپ کے لڑکون پر ف یعنی باپ کو لڑکون کی کمال محبت ہوتی ہے اور جتنی محبت زیادہ اتنی ہی انکے
موت کی مصیبت زیادہ پھر جب باپ نے ایسی مصیبت مین صبر کیا تو لائق بہشت کے ہوا م مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَّلِيْ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ ٩٠٩
وَيَنْصَحُ لَهُمْ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا حاکم نہین کہ جو مسلمانون کے کامون کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے
انکے واسطے اور نہ انکی خیرخواہی کرے مگر وہ حاکم مسلمانون کے ساتھ بہشت مین نہ داخل ہوگا ف معلوم ہوا کہ حاکم پر فرض ہے کہ رعیت کے واسطے محنت اور
جانفشانی کرے اور جو انکے حق مین بہتر ہو سو عمل مین لاوے اور اگر حاکم اپنی رعیت سے غافل رہا اور اپنے عیش و آرام مین پڑا تو بہشت سے محروم ہوا م ابْنُ عَبَّاسٍ ٩١٠
مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مرد مسلمان جو مر جاوے پھر اسکے جنازے پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہون مگر کہ خدا انکی سفارش
اسکے حق مین قبول کرتا ہے ف معلوم ہوا کہ چالیس مسلمان موحد کا نماز پڑھنا سبب ہے میت کی مغفرت کا عبداللہ بن عباس رض تلاش کر کے جنازے کی نماز کے واسطے
چالیس مسلمان جمع کرتے تھے بموجب اس حدیث کے اور حضرت عائشہ رض کی روایت مین سو مسلمانون کا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے سو کی زیادہ تر قبول ہوگی

اور بعضی حدیث مین آیا ہی کہ تین صفین کرین م جابرٌ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَّا یَفْعَلُ فِیْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ
قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَیْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَّا یَفْعَلُ فِیْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهٗ
بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَّا یَفْعَلُ فِیْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا
وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا لَیْسَ فِیْهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَّا یَفْعَلُ فِیْهِ حَقَّهٗ اِلَّا جَاءَ كَنْزُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَتْبَعُهٗ فَاتِحًا فَاهُ
فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَیُنَادِیْهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِیْ خَبَأْتَهٗ فَاَنَا عَنْهُ غَنِیٌّ فَاِذَا رَاٰی اَنْ لَّا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ یَدَهٗ فِیْ
فِیْهِ فَیَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اونٹون کا کوئی ایسا مالک نہین جسنے اُنکا حق نہ ادا کیا یعنی اُنکی زکوٰۃ
نہ دیگا مگر کہ قیامت کے دن وہ اونٹ آوینگے جتنے کبھی تھے اُن سے زیادہ ہو کر یعنی شمار مین زیادہ ہونگے یا ڈیل مین اور اُنکا مالک برابر میدان مین
بیٹھیگا اس طرح کہ وہ اونٹ اُسپر دوڑکر اپنے پانؤن اور تلیون سے کچلینگے اور کوئی ایسا گای بیلون کا مالک نہین جو اُنکی زکوٰۃ نہین دیتا مگر کہ وہ گای بیل قیامت کے دن
آوینگے جتنے کبھی تھے اُن سے زیادہ تر ہو کر اور اُنکا مالک برابر میدان مین بیٹھیگا اس طرح پر کہ گای بیل اپنی سینگون سے اُسکو بھونکینگے اور اپنی پانؤن سے اُسکو روندینگے
اور کوئی مالک بھیڑ بکریون کا ایسا نہین جو اُنکی زکوٰۃ نہین ادا کرتا مگر وہ کہ بھیڑ بکریان آوینگی قیامت کے دن جتنی کبھی تھین اُن سے زیادہ تر ہو کر اور اُنکا مالک
میدان مین بیٹھیگا اس طرح کہ وہ اُسکو اپنے سینگون سے بھونکینگی اور اپنی کھرون سے اُسکو روندینگی کوئی اُن مین مُنڈی اور سینگ ٹوٹی نہین اور چاندی سونے کا
مالک کوئی ایسا نہین جو اُسکی زکوٰۃ نہین دیتا مگر کہ قیامت مین وہ مال اور گنج گنجا اژدہا بنکے آویگا مالک کے پیچھے دوڑیگا اپنا مُنھ کھول کر پھر جب اپنے مالک پاس آویگا تو اُسکو دیکھکر
وہ بھاگیگا تو فرشتہ اُسکو پکاریگا کہ لے اپنا گنج اور مال جسکو تو نے چھپا رکھا تھا مجکو اُسکی کچھ پروا نہین پھر جب مالک دیکھیگا کہ اُس سے بچاؤ کی کچھ تدبیر نہین تو ناچار ہو کر اپنا
ہاتھ اُس اژدہے کے مُنھ مین ڈالدیگا سو وہ اُسکے ہاتھ کو چبا ڈالیگا اونٹ کیطرح ف یعنی جو جانورون کی اور مال کی زکوٰۃ نہ دیگا اُسپر ایسا ایسا عذاب ہوگا اور اژدہا
گنجا اس واسطے ہوگا کہ جب سانپ بہت پُرانا اور نہایت زہردار ہوتا ہی تو اُسکے سر کے بال زہر کے مارے جھڑ جاتے ہین م اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ
لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُكْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ
كُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہین جو اُسکا حق نہین ادا کرتا یعنی زکوٰۃ نہین دیتا مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا
تو آگ سے پگھلا کر اُس چاندی سونے کے پتّر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ مین وہ پتّر دہکائے جاوینگے پھر اُن سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغی جاویگی
جب وہ پتّر سرد ہو جاوینگے تو پھر دہکا کر داغی جاوینگے یہ عذاب اتنے بڑے دن مین ہوا کریگا جسکا لنباؤ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہان تک کہ جب بندون کے درمیان فیصلہ ہو چکیگا پھر
اُسکو اُسکی راہ دکھلائی جاویگی بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف ف ان دونون حدیثون مین زکوٰۃ نہ دینے والے مالدارون کے عذاب کا حال مفصل بیان ہی ہندوستان
مین نماز روزے کا جابجا کچھ چرچا ہی لیکن افسوس ہی زکوٰۃ دینے کی عادت بالکل چھوٹ گئی بعد برس دن کے چالیسوان حصہ نکالتے جان نکلی جاتی ہی اور بحال آنکہ شادی غمی اور تمام نشان کے
کامون مین ہزارون روپے برباد کرتے ہین کیسا ہی بخیل کیون نہو لیکن کچھ نہ کچھ آخر اُسکا بھی خرچ ہوتا ہی لیکن زکوٰۃ کے نام سے روح قبض ہوتی ہی اکثر مالدار
بخیلون کو دیکھا کہ اُنھون نے کس کس محنت اور مشقت سے مال جمع کیا نہ آپ کھایا نہ کسی کو خدا کی راہ مین دیا پھر جب وہ بدنصیب مر گئے تو اُنکے لڑکون اور وارثون
نے اُس مال کو چند روز مین اُڑا دیا تو غور کیا چاہیے کہ کتنی بڑی حماقت اور نادانی ہی کہ خود تو ہزار مشقت سے مال جمع کیجے اور غیر اُسکو اُڑاوین اور پچاس ہزار برس کے
دن مین ایسے سخت عذابون مین جس کے صرف خیال کرنے سے روح قبض ہوتی ہی گرفتار ہوجیے مالدار مسلمان کو لازم ہی کہ ان باتون مین خوب غور کرے اور موت کو ہردم
حاضر جان کر قیامت کی سختیان دھیان کر کے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے اور اپنے مال کی زکوٰۃ نکالا اور شیطان کے وسوسے کو نمانے کہ زکوٰۃ دینے سے مال کم ہو جاویگا
اسواسطے کہ خدا نے زکوٰۃ والے مال مین برکت دینے کا وعدہ کیا ہی شعر زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور م اَبُو الدَّرْدَاءِ
مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یَّدْعُوْ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ مسلم مین ابو درداؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ مسلمان نہین

جو اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پیٹھ پیچھے دعا کرے مگر کہ فرشتہ کہتا ہے کہ تجکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ہے ف معلوم ہوا کہ مسلمان کو پیچھے اُسکے واسطے دعا کرنا ایسی عمدہ
خدا کے نزدیک بات ہے کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے واسطے دعا کرتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ غائب مسلمان کے حق مین دعا مقبول ہے اسواسطے کہ خوشامد اور ریا سے
دور ہے م اُمُّ حَبِيبَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ ۹۱۴
لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مسلم مین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان بندہ نہین جو ہر روز فرض کے سوای بارہ رکعتین سنت کی
خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اُسکے واسطے بہشت مین گھر بناویگا راوی کو شک ہے کہ اس طرح فرمایا کہ یون فرمایا کہ مگر اُسکے واسطے بہشت مین گھر بنایا جاویگا مطلب
ایک ہے کچھ لفظ کا فرق ہے اس حدیث مین بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہے یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی ق ۹۱۵
مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین معقل
ابن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہین مرتا ہے جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا تو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہے مگر کہ خدا
نے اُسپر بہشت کو حرام کیا ف یعنی ظالم حاکم بہشت سے محروم ہے م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ۹۱۶
ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو جماعت
غازیون کے لشکر کی کافرون سے لڑے پھر کافرون کا مال لوٹے اور سلامت رہے تو اُن لوگون نے دو تہائیان اپنی مزدوریون کی پائین اور جو لوگ بدون غنیمت
پائے کام آئے یعنی شہید ہوئے تو اُنکی مزدوریان پوری ہوگئین ف یعنی زندہ غازیون کو دو فائدے تو سردست ہین ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا
باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور شہیدون کو تو دنیا مین کچھ فائدہ نہین تو اُنکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے
نہایت افضل ہے ق عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ۹۱۷
ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ
مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ
خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک
رکھے پھر کلی کرے پھر ناک مین ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتی ہین گناہ اُسکے چہرے کے اور اُسکے منھ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا منھ دھوتا ہے جیسا کہ خدا نے
اُسکو فرمایا ہے تو اُسکے چہرے کے گناہ گر پڑتے ہین پانی کے ساتھ داڑھی کے دونون طرفون سے پھر دھوتا ہے دونون ہاتھون کو دونون کہنیون تک تو اُسکے دونون
ہاتھون کے گناہ اُنگلیون کی پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہے تو اُسکے گناہ بالون کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہے
اپنے دونون پانون کو دونون ٹخنون تک تو اُسکے پاؤن کے گناہ پورون سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف
اور خوبیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہے ویسی اُسنے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کے واسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھی تو اپنے گناہون سے پھرتا ہے
اُس دن کی سی حالت پر جس دن اُسکی مان نے اُسکو جنا تھا ف یعنی وضو اور حضور دل سے نماز پڑھنے کی تاثیر ہے کہ سب صغیرہ گناہون سے آدمی کٹ جاتا ہے باقی اسکا بیان آگے ہو چکا
ح عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ ۹۱۸
فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ
بخاری مین عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اُس سے قیامت مین خدا کلام کریگا اس طرح پر کہ اُسکے اور خدا کے درمیان
کوئی درمیانی دو بھاشیا نہوگا یعنی دو بدو بلاواسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر
اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوای دوزخ کے کہ اُسکے منھ کے سامنے ہے سو لوگو بچو دوزخ سے اگرچہ آدمی کھجور ہی دیکر سہی پھر جسکو آدھی کھجور بھی نملی

تو نیک بات کے سبب دوزخ سے بچو **ف** یعنی ایسا سخت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنے والا ہے کہ خدا تو بلاواسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہی ہوگی پھر حضرت نے اُس نازک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی خدا کی راہ مین کچھ دینا اگرچہ تھوڑا ہو پھر اگر دینے کا کچھ بھی مقدور نہو تو نیک بات سے مسلمان کے دل ہی کو خوش کردے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچا لینے کی بڑی تاثیر ہے **ق** عَلِیٌّ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسا نہین کوئی مگر اُسکا مکان بہشت سے اور اُسکا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا یعنی بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیون نہ اعتماد کرین یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بے فائدہ ہے جو قسمت مین ہے سو ہوگا تو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اس واسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا تو جو اہل سعادت یعنی نیکبختون سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جاویگا اور جو اہل شقاوت یعنی بدبختون سے ہوگا تو وہ شتابی سے بدکام پر طیار ہو جاویگا پھر حضرت نے اپنے اس کلام کی قرآن سے سند پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا سو اُسپر ہم آسان کردینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور نیک دین کو اُسنے جھوٹھا جانا تو اُسپر ہم آسان کردینگے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بیفائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہین اسواسطے کہ خدا نے عالم مین چیزون کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھ ہے سبب بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بدعمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہین اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اُس کا سبب ہے اور کوئی اسکو مخالف تقدیر کے نہین جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر کا ایمان لانا واجب ہے اور اسمین بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بھید نہین سمجھ سکتی اکثر بہک جاتی ہے کسی نے علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ سے تقدیر کا حال پوچھا فرمایا کہ اندھیری رات کو سمندر مین مت بیٹھ یعنی تقدیر کی حقیقت دریافت کرنا آدمی کا مقدور نہین **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اُسکے ساتھ ایک شیطان اُسکا ساتھی نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اُسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے کہا کہ کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اُسپر میری مدد کی ہے سو وہ مسلمان ہو گیا ہے فرمان بردار ہے سو مجکو سوای نیکی کے اور کچھ نہین بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا کہ سوای پیغمبرون کے اور کوئی گناہون سے معصوم نہین **م** عُمَرُ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص وضو کرے تو کمال مرتبے کو پونہچا دے یا پورا وضو کرے پھر یون کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ سوای خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسکا بندہ ہے اور اُسکا پیغام پونہچانے والا تو کھول دیے جاتے ہین اُسکے واسطے بہشت کے آٹھون دروازے جس دروازے سے کہ اُسکا جی چاہے بہشت مین جاوے **ف** اس حدیث مین اچھی طرح پوری وضو کرنے اور بعد اُسکے توحید اور رسالت کی گواہی دینے کی تاثیر اور فضیلت کا بیان ہے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِنَ الْوَلَدِ اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایسی کوئی عورت نہین جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی جسکے تین لڑکے مر گئے ہون مگر وہ اُس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی دوزخ سے بچا دینگے **ف** عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مرد آپکی صحبت مین ہر دم حاضر رہتے ہین اور دین سیکھتے ہین

تو ہمارے واسطے بھی کچھ باری مقرر کیجیے حضرت نے اُنکے واسطے بھی باری مقرر کی اور عورتون سے یہ حدیث فرمائی پھر ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت اگر کسی کے دو لڑکے مر گئے ہون حضرت نے فرمایا وہ بھی دوزخ سے بچاوین گے م اُمُّ سَلَمَۃَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

۹۲۳ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ لَہٗ خَیْرًا مِّنْھَا مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جسکو مصیبت پونہچے پھر وہ کہے جو خدا نے اُسکو فرمایا ہے کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم خدا کے ہین اور اُسی کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور مجھے اُس سے بہتر بدلہ دے مگر کہ خدا اچھے سے بہتر بدلہ اُسکو دیتا ہے **ف** جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا مستحب ہے ایک بار چراغ گل ہو گیا حضرت نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اصحاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہے جو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فرمایا حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کو جس سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہے یعنی ہر رنج اور تکلیف مین کم ہو یا زیادہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا چاہیے م عُثْمَانُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَطَھَّرُ فَیُتِمُّ الطُّھُوْرَ الَّذِیْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَیُصَلِّیْ ھٰذِہِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ

۹۲۴ اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَاتٍ لِّمَا بَیْنَھُنَّ مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی ایسا مسلمان جو طہارت کرے غسل ہو یا وضو پھر پوری طرح طہارت کرے جو خدا نے اُسپر فرض کی پھر نماز پڑھے یہی پنجگانہ نماز تو وہ نمازین اپنے درمیان کے گناہون کی کفارہ ہو جاوینگی یعنی صغیرہ گناہونکو مٹا دینگی ق

۹۲۵ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُہٗ اَذًی مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاہُ اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ بِہٖ سَیِّاٰتِہٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین ایسا کوئی مسلمان جسکو کچھ رنج اور تکلیف پونہچے بیماری سے یا سواے بیماری کے کسی اور سبب سے مگر کہ خدا اُسکے سبب سے اُسکے گناہون کو جھاڑ ڈالتا ہے جیسے درخت اپنے پتّے جھاڑتا ہے **ف** یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے مسلمان کے گناہ دور ہوتے ہین بشرطیکہ رنج مین صبر کرے اور خدا کا گلہ شکوہ نہ کرے م جَابِرٌ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا کَانَ مَا اُکِلَ مِنْہُ لَہٗ صَدَقَۃً وَّمَا سُرِقَ مِنْہُ لَہٗ صَدَقَۃً وَّلَا یَرْزَؤُہٗ

۹۲۶ اَحَدٌ اِلَّا کَانَ لَہٗ صَدَقَۃً مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہین جو بووے کسی درخت کو مگر کہ جو چیز کہ اُس سے کھائی جاویگی سو اُسکے لیے خیرات ہوگی اور جو اُسمین سے چوری جاویگا خیرات ہوگی اور نہ نقصان کریگا کوئی اُس درخت سے مگر کہ مالک کے واسطے خیرات ہوگی **ف** حدیث مین درخت لگانے کے ثواب کا بیان ہے کہ اُسکے پھل کھانے مین اور اُسکے پھل وغیرہ چرا جانے مین اور کسی طرح درخت کے نقصان کرنے مین درخت والے کو خیرات کرنے اور راہ خدا مین دینے کے برابر ثواب ہی معلوم ہوا کہ درخت لگانا خواہ باغون مین خواہ راہون مین مستحب ہے اسواسطے کہ اُسکا ثواب مدتون تک باقی رہتا ہے اور اگر نیت ہو خلقت کو نفع رسانی کی تو وہ سب سے بہتر ہے ق عَائِشَۃُ مَا مِنْ مُصِیْبَۃٍ تُصِیْبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا عَنْہُ حَتَّی الشَّوْکَۃُ یُشَاکُھَا بخاری

۹۲۷ اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی مصیبت نہین جو مسلمان کو پونہچے مگر کہ اُسکے سبب سے خدا اُسکے گناہ دور کرتا ہے یہانتک کہ کانٹا چبھنے سے بھی **ف** یعنی اگرچہ کمتر مصیبت اور تکلیف ہو مثل کانٹا چبھ جانے کے تسپر بھی ثواب سے خالی نہین سبحان اللہ کیا کریمی کی شان ہے نکتہ نوازی اسکا نام ہے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ مَّکْلُوْمٍ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَکَلْمُہٗ یَدْمٰی اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّیْحُ رِیْحُ مِسْکٍ بخاری اور مسلم مین

۹۲۸ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایسا گھائل نہین جو خدا کی راہ مین زخمی ہوا ہو مگر کہ آویگا قیامت کے دن اور اُسکا زخم جاری ہوگا رنگ اُسکا تو خون کا رنگ اور بو اُسکی مشک کی سی بو **ف** زخم سے خون اس واسطے جاری ہوگا تو اُنکی بزرگی اور کمال سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگون نے اللہ کے واسطے جان دی اور زخم کھائے ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ اِلَّا وَالشَّیْطَانُ یَمَسُّہٗ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّیْطَانِ اِیَّاہُ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَھَا بخاری اور مسلم

۹۲۹ مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہین ہوتا مگر کہ شیطان اُسکو چھو لیتا ہے جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ روا اُٹھتا ہے چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریمؑ کو اور اُنکے بیٹے کو شیطان نے نہین ہاتھ لگایا **ف** حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو شیطان نے اسواسطے ہاتھ نہین لگایا کہ مریمؑ کی مان نے حضرت مریمؑ اور اُنکی اولاد کے واسطے خدا سے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا اُنپر دخل نہو چنانچہ قرآن شریف مین وہ دعا مذکور ہے اور جب حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے حضرت جبرئیلؑ نے اُنکو اپنے پرون سے ملا تھا اسی واسطے اُنکا لقب مسیح ہے یعنی ملا ہوا اور اسی واسطے شیطان اُنکو نہ چھو سکا م عَائِشَۃُ مَا مِنْ مَّیِّتٍ تُصَلِّیْ

۹۳۰

مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی مُردہ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ نہین جسپر مسلمان کا گروہ کہ شمار مین سَو کو پہنچ گئے ہون جنازے کی نماز پڑھین اور سب لوگ اُسکی مغفرت کی سفارش کرین مگر کہ اُنکی سفارش قبول ہوگی اُسکے حق مین **ف** عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت مین چالیس خالص مسلمان کی سفارش کا ذکر ہے اور اس حدیث مین سَو کا ذکر ہے تو مطلب یہ کہ اگر خالص مسلمان ہون تو چالیس ہی کی دعا کفایت کرتی ہے اور نہین تو سَو مسلمان کی دعا مقبول ہے **ق** اَنَسٌ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مگر اُسنے اپنی امت کو ڈرایا ہی کانے بڑے جھوٹے سے یعنی دجال سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمھارا رب کانا نہین اُسکی دونون آنکھون کے درمیان لکھا ہے ک ف ر یعنی کفر کی لفظ **ف** حضرت نے ایک بار خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہرچند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اُسکے ماتھے پر لکھا ہوگا یعنی ایسا صاف پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اُسکا جھوٹھ ہر ایک پر کھل جاوے اسواسطے کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا اور کانا ہوگا اور حال آنکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اُسکے کفر کا اُسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود ہے مسلمانون کو نظر آوے گی کافرون کو نہ سوجھے گی **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین جسکو خدا نے کسی امت مین مجھسے پہلے بھیجا مگر اُسکی بعضی امت سے خالص جان نثار لوگ اور اُسکے اصحاب ہوا کیے ہین کہ اُسکی سنت اور اُسکی راہ کو پکڑے رہتے ہین اور اُسکے حکم کی پیروی اور فرمانبرداری کیا کرتے ہین بعد چندی تو یہ حال ہوتا ہے کہ اُنکے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوتے ہین کہ کہتے ہین جو کرتے نہین اور وہ کام کرتے ہین جنکا اُنکو حکم نہین سو جو شخص کہ اُن ناخلفون سے لڑے اپنے ہاتھ سے وہ ایماندار ہی اور جو اُن سے اپنی زبان سے لڑے تو وہ بھی ایماندار ہی اور جو اُن سے اپنے دل سے لڑے وہ بھی ایماندار ہے ان تین کامون کی سوای پھر تو رائی کی دانے برابر بھی ایمان نہین **ف** یعنی یہ قدیم دستور ہے کہ سب پیغمبرون کے دین اور سنت کو اُنکے اصحاب اور مددگار لوگ چندمدت خوب جاری رکھتے ہین پھر اُنکے بعد ناخلف لوگ اُنکی دین کو برباد کر دیتے ہین اور اپنی طرف سے بدعتین نکالتے ہین تو ایماندارون پر واجب ہی کہ اُنکے مٹانے اور دور کرنے مین کوشش کرین عمدہ مرتبہ تو یہ ہی کہ ہاتھ سے مٹا دین اور اگر نہو سکے تو زبان سے منع کرین اور نہین تو دل سے اُنکو اور اُنکی بدعتون کو بد جانین اور جو ان تینون باتون سے کوئی ایک بات بھی نکرین اُسمین کچھ ذرہ برابر بھی ایمان نہین آور یہ جو بعضے جاہلون مین مشہور ہی کہ موسی بدین خود اور عیسی بدین خود ہمکو کیا ضرور جو ہم کسی کو بد کہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ بات نہایت غلط ہی بلکہ ایمان کا یہی نشان ہے کہ بدعت اور خلاف شرع کامون سے عداوت رکھے اور زبان سے اُسکی بُرائی بیان کیا کرے اور جسمین یہ بات نہین وہ محمدی نہین اسواسطے کہ اُسکے نزدیک سنت اور بدعت اور اسلام اور کفر برابر ہوگیا نہ سنت کی طرف اُسکو رغبت نہ بدعت سے نفرت **ق** عَائِشَةُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوْتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہین مرتا جب تک اُسکو اختیار نہین دیا جاتا ہی زندگی اور موت مین **ف** یعنی بدون رضامندی کسی پیغمبر کو موت نہین آئی یہ خدا کی طرف سے تعظیم اور توقیر ہے پیغمبرون کے واسطے **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی روح ہونے والی قیامت تک نہین مگر کہ وہ اس جہان مین پیدا ہوگی **ف** یعنی جتنی روحین خدا کے علم مین ہین وہ اس عالم مین ضرور پیدا ہونگی ایسا نہین ممکن کہ اُن مین سے کوئی بچ رہی آور یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بہت روحین قالب مین نہ آوین گی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط مشہور ہی حضرتؐ نے یہ حدیث اُس وقت فرمائی تھی کہ جب اصحاب نے عرض کی تھی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت علحدہ ہو جایا کرین مطلب حدیث کا یہ کہ تمہارا یہ خیال خام ہے جو ہونے والی روح ہے وہ ضرور ہوگی اور تمھاری تدبیر کچھ نہ چلی گی **ق** اَنَسٌ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا

تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ فَاِنَّهٗ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی جان نہین مرتی جسکے واسطے خدا کے نزدیک کچھ بھی بہتری ہو کہ اُسکو خوش معلوم ہو یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف
اس حالت پر کہ اُسکو تمام دُنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہے یعنی جسکی مغفرت ہوئی اُسکو آرزو نہین کہ پھر دنیا مین آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اُسکو سلطنت ملے مگر
شہید سو وہ تمنّا اور آرزو کیا کرتا ہی کہ پلٹ آوی پھر دنیا مین دوبارہ خدا کی راہ مین قتل ہووی تمنّا کرتا ہے شہادت کی عمدہ درجہ دیکھکر **ف** اس حدیث مین شہادت
کی عمدگی کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوی سوائے اسکے اُسکو کچھ آرزو باقی نہین کہ پھر قتل ہووی تاکہ زیادہ تر خدا کی نزدیک عزّت پاوے

٩٣٦ م عَائِشَةُ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین کہ جس مین خدا بندون کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر
حق تعالیٰ کی اُس دن رحمت بہت قریب ہوتی ہے پھر فخر کرتا ہے حاج کرنے والون کے سبب سے فرشتون مین پھر فرماتا ہی کرم سے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین **ف**
عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کا نام ہے اُس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہے

٩٣٧ م اُمُّ سَلَمَةَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَّظْلَمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین گھٹتا مال زکوٰۃ دینے سے اور کوئی مرد
ظلم کو نہین معاف کرتا مگر کہ خدا معاف کرنے کے سبب سے اُسکی عزّت اور قدر بڑھاتا ہے **ف** یعنی زکوٰۃ دینے سے مال نہین گھٹتا ہر چند ظاہر مین نقصان معلوم
ہوتا ہو اسواسطے کہ اُسکا ثواب خدا کے نزدیک ثابت ہوتا ہی اور دنیا مین مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہی اور ظلم معاف کرنے مین ہر چند بنظر ظاہر ذلت اور لاچاری
معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کے نزدیک عزت زیادہ ہوتی ہے بلکہ خلقت مین بھی اُسکی خوبی ثابت ہوتی ہے یون لوگ کہتے ہین کہ فلانا شخص کیا غمخوار اور
نیکبخت آدمی ہے کہ باوجود کہ اُسپر ظلم اور زیادتی ہوئی پر اُسنے دم تک مارا بدلا نہ لیا بلکہ معاف کر دیا

٩٣٨ م الْمِقْدَادُ مَا هٰذِهٖ اِلَّا رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰذَنْتَنِيْ فَنُوْقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيْبَانِ مِنْهَا قَالَهٗ لِلْمِقْدَادِ عِنْدَ حَلْبِهِ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِيَةً مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ دوسری
بار کا دودھ نہ تھا مگر خدا کی رحمت تھی پھر تو نے پیشتر نہ مجکو بتلایا تو ہم اپنے دونون ساتھیون کو بھی جگاتے سو وہ بھی اس رحمت کی دودھ کو پاتی یہ حضرت نے مقدادؓ سے
کہا دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کے وقت **ف** مفصل قصہ اس حدیث کا مقدادؓ سے یون روایت ہے کہ ہم تین آدمی ہجرت کر کے مدینے مین آئے اور ہمکو بھوک
کے مارے نہ آنکھ سے سوجھتا تھا اور نہ کانون سے کچھ سُنائی دیتا تھا ہم حضرت پاس آئے حضرتؐ ہمکو اپنے گھر لے گئے اور فرمایا کہ ان تین بکریون کا دودھ دوہا کرو انکا دودھ
ہم تم پیا کرینگے سو ہم تینون آدمی انکا دودھ پیا کرتے تھے اور حضرتؐ کا حصہ رکھ چھوڑتے تھے حضرت کا دستور تھا کہ رات کو آتے اور ہمکو اس طرح آہستہ سلام کرتے
کہ جاگتا آدمی سُنتا اور سوتا نہ جاگتا پھر مسجد مین جاتے اور تہجد کی نماز پڑھتے نماز کے بعد دودھ کو پیتے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت انصاریون کے گھر تشریف
لے گئے تھے مین نے اپنا حصہ دودھ پیا میرا پیٹ نہ بھرا شیطان نے میرے دل مین یہ خیال ڈالا کہ حضرت جہان گئے ہین کھا پی کے تشریف لاوینگے لاؤ مین حضرتؐ کا
بھی حصہ پی جاؤن سو مین اُسکو پی گیا پھر مجکو پچھتاوا آیا کہ مین نے کیون حضرت کا حصہ پی لیا شاید کہ حضرت وہان سے بھوکے آوین اور یہان اپنا حصہ نہ پاوین
تو مجکو بد دعا کرین پھر تو میرا دین و دنیا دونون برباد جاوی غرض کہ اس خیال سے میری نیند اچٹ گئی اور میرے دونون ساتھی سوتے تھے پھر حضرت آئے اور
اُسی دستور سے حضرتؐ نے سلام کیا اور مسجد مین گئے اور نماز پڑھ کر دودھ پینے کو آئے سو برتن کو خالی پایا آسمان کی طرف سر اُٹھایا مین نے جانا کہ مجکو بد دعا کرینگے
سو حضرتؐ نے یون فرمایا کہ الٰہی روزی دے اُسکو جو مجکو کھلاتا ہی اور پانی دے اُسکو جو مجکو پلاتا ہے مین نے جانا کہ اس دعا سے بکریان موٹی ہوگئی ہونگی پھر کیا
دیکھتا ہون کہ بکریون کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے لبریز ہین سو مین نے اُنکو دُوہا اور حضرتؐ کے سامنے لے گیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیا اپنے حصے پی چکے ہو مین نے
کہا کہ ہان ہم پی چکے ہین پھر حضرتؐ نے پیا اور باقی مجکو دیا مین نے پیا جب مجکو معلوم ہوا کہ حضرتؐ خوب آسودہ ہو گئے ہین تب مین نہایت خوشی سے ہنس پڑا
اور حضرت سے یہ تمام قصہ کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دودھ کا زیادہ ہو جانا خدا کی رحمت تھی اگر تو آگے سے بتلاتا ہم اُن دونون آدمیون کو بھی اس
رحمت کے دودھ مین شریک کرتے یہ قصہ معجزہ اور برکت ہی حضرتؐ کی دعا کی م عَائِشَةُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ مسلم مین حضرت عائشہؓ

سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا اپنے وعدے کو خلاف نہین کرتا اور نہ اُسکے پیغمبر وعدہ خلاف کرتے ہین **ف** ایکبار حضرت جبرئیلؑ نے حضرتؐ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم فلانے وقت تمھارے پاس آوینگے سو وہ وقت گذر گیا اور حضرت جبرئیلؑ نہ آئے پھر حضرتؐ نے دیکھا کہ گھر مین کتے کا پلا ہے اُسکو نکلوا دیا جب حضرت جبرئیلؑ آئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی خدا اور رسول اُسکے وعدہ خلاف نہین کرتے اِسکا کیا سبب جو تم اپنے وعدے پر نہ آئے تب حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ ہمکو کتے نے روکا تھا فرشتے رحمت کے اُس گھر مین نہین جاتے جس مین کتا اور تصویر ہوتی ہے **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا سَقَمٌ وَّلَا اَذًى وَّلَا حُزْنٌ حَتّٰى الْهَمِّ يُهِمُّهٗ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ خَطَايَاهُ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین پونہچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہان تک کہ تشویش جو اُسکو فکر مین ڈالے مگر کہ خدا اُسکے سبب سے اُسکے گناہون کو دور کرتا ہی **ف** یعنی ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہین تو لازم ہی کہ رنج اور تکلیف مین صبر کرے شکایت نہ کرے اُسکو اپنے گناہون کی دوا سمجھے اگر کڑوی دوا مین صحت ہو تو دانا آدمی اُسکو خوشی سے پیتا ہی **ق** عَائِشَةُ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین انتظاری کرتا عشا کی نماز کی زمین والون سے تمھارے سوا کوئی **ف** ایک رات حضرتؐ نے بہت دیر کرکے نماز پڑھی یہان تک کہ بعضے لوگ سو گئے تھے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اسوقت تک زمین پر تمھارے سوا نماز پڑھنے سے کوئی باقی نہین رہا یعنی سب پڑھ چکے تم ہی منتظر بیٹھے ہو تو تمکو دو سبب سے زیادہ ثواب ہوا ایک تو انتظار کا ثواب دوسرے خالی وقت کی عبادت کا ثواب کہ تمھارا کوئی شریک نہین معلوم ہوا کہ عشا کی نماز دیر کرکے پڑھنا افضل ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین ناشکری کرتا ابن جمیل مگر اس سبب سے کہ وہ محتاج تھا سو اُسکو خدا نے اور اُسکے رسولؐ نے غنی اور مالدار کر دیا اور خالدؓ کا تو یون حال ہے کہ خالد پر تم مقرر زیادتی کرتے ہو البتہ اُسنے اپنی زرہون کو اور اپنے ہتھیارون کو اور گھوڑے کو خدا کی راہ مین بند کر رکھا ہی یعنی جہاد کے واسطے وقف کر دیا ہے اور عباس ابن عبدالمطلب رسولؐ اللہ کے چچا پر زکوٰۃ ہے اور اُسکے ساتھ اُتنی اور بھی یعنی دوہری دو سال کی زکوٰۃ **ف** زکوٰۃ تحصیل کرنے والے عامل نے حضرتؐ سے گلہ کیا کہ ابن جمیل اور خالد اور عباس زکوٰۃ نہین دیتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور ابن جمیل پر عتاب فرمایا کہ وہ مسلمان ہونے کی بدولت غنیمت کے مال سے مالدار ہوا پھر بھی ناشکری کرتا ہے اور زکوٰۃ نہین ادا کرتا اور خالدؓ کا عذر حضرتؐ نے بیان کیا کہ اُسنے اپنا مال خدا کی راہ مین وقف کر دیا ہی اس عبارت کے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت مین خوشی سے خرچ کرے اُس سے ممکن نہین کہ فرض ادا نہ کرے دوسرے یہ کہ جسقدر مال اُس نے وقف کر دیا اُسپر زکوٰۃ واجب نہین اور عباسؓ کے حق مین فرمایا کہ اُنپر دو سال کی زکوٰۃ ہے اُنکو ادا کرنا چاہیے شاید کہ حضرت عباسؓ سے اُنکی تنگدستی کے سبب زکوٰۃ نہ لی ہوگی اسواسطے کہ یہ درست ہی کہ حاکم اگر مصلحت جانے تو زکوٰۃ مین مہلت دیوے اور ایک روایت یون ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عباسؓ کی دو سال کی زکوٰۃ میرے اوپر ہے اس عبارت کے بھی دو مطلب ہین ایک تو یہ شاید حضرتؐ نے عباسؓ سے کچھ مال قرض لیا ہو سو اُسکو زکوٰۃ مین مجرا دیا یا عباسؓ نے خود اپنی خوشی دو برس کی زکوٰۃ پیشگی دی ہو یا حضرتؐ نے خود وقت حاجت کے اُن سے پیشگی مانگ لی ہو اسواسطے کہ امام کو حاجت کے وقت پیشگی زکوٰۃ لینا درست ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظمؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا اور امام مالکؒ کے نزدیک زکوٰۃ کا پیشگی لینا اور دینا درست نہین

نوع اخر دوسری قسم کی حدیث جنکے سرے پر استفہامیہ ما ہے یعنی وہ لفظ ما کی جسکے معنی کیا **ق** اَنَسٌ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ **قاله** حِيْنَ سَمِعَ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا حال ہے اُن لوگون کا جنھون نے ایسا ایسا کہا لیکن مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سوتا بھی ہون اور روزہ بھی رکھتا ہون اور روزہ توڑتا بھی ہون اور عورتون سے صحبت کرتا ہون سو جو میری سنت اور میری راہ سے پھرا وہ میرا نہین یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب اپنے کچھ اصحاب کو سنا کہ بعضے اُنمین کہتے ہین کہ مین نے عورتون کی صحبت داری چھوڑی اور بعضا کہتا ہی کہ مین گوشت نہ کھایا کرونگا اور بعضا کہتا ہی کہ مین بچھونے پر نہ لیٹا کرونگا **ف** تین اصحاب نے جو بڑے عابد زاہد تھے

حضرت کی بعضی بیبیون سے حضرت کی عبادت کا حال پوچھا اُنھون نے جو حال تھا سو بیان کیا اُن اصحاب نے حضرت کی عبادت کو کم جانا اور کہا کہ ہم کہان اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان خدا نے اگلے پچھلے گناہ پیغمبر کے سب معاف کردیے یعنی اپنا خاتمہ معلوم نہین تو ہمکو زیادہ عبادت کرنا چاہیے سو ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرونگا کبھی توڑونگا تیسرے نے کہا کہ مین نے عورتون کی صحبت داری چھوڑی کبھی اُنکے پاس نہ جاؤنگا پھر اتنے مین حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ تم اس طرح کہتے ہو قسم ہے خدا کی مین تو تم سے زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون پھر یہ حدیث خطبہ پڑھکر فرمائی یعنی اگر رات دن برابر عبادت کرنا اور مباح چیزون سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا تو مین ضرور اُسکو اختیار کرتا اسواسطے کہ مجکو خدا کا خوف تمسے زیادہ تر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول کے نزدیک عبادت مین میانہ روی پسند ہے اسواسطے کہ جو زیادہ دوڑتا ہے وہ آخر کو گر بھی پڑتا ہے خدا نے یہ حکم نہین کیا کہ بندے رات دن عبادت ہی کیا کرین اور آرام نہ کرین بلکہ عبادت کے وقت ٹھہرا دیے ہین اسمین ہزارون حکمتین ہین دانا مسلمان کو لازم ہے کہ اپنی جان پر نہایت مشکل نہ ڈالے نفل عبادت پر اتنی کمر نہ باندھے کہ فرض بھی ترک ہوجاوین اور اتنی سستی اور کاہلی بھی نہین اچھی کہ سواے فرض کے سنت اور نفل بالکل اُڑا دیوے غرض کہ درمیان کی راہ اختیار کرے نہ بہت زیادتی ہو نہ بہت کمی

٩٤٤ ق عَائِشَةُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللهِ اِنِّي لَاَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا حال ہے اُن لوگون کا جو آپکو بہت دور کھینچتے ہین اُس چیز سے جو مین کرتا ہون سو قسم ہے خدا کی کہ مین مقرر اُن سے زیادہ تر جانتا ہون خدا کو اور اُنکی نسبت مین خدا سے نہایت خوفناک ہون ف حضرت نے خود کوئی کام کیا اور لوگون کو اجازت دی کرنے کی تو بعضے لوگون نے اُسکو کچھ ہلکا جانا اور اُسکے کرنے مین تامل کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث اور پہلی حدیث ایک مضمون کی ہے معلوم ہوا کہ جس چیز کی شرع مین اجازت اور رخصت ہے اُسکو ہلکا جاننا یا اُسکو خلاف تقوی اور پرہیزگاری کے سمجھنا درست نہین ہے شعر بصدق و صفا کوش و رع و تقی ۔ و لیکن میفزای بر مصطفی

٩٤٥ م اَبُوْسَعِيْدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَهٗ لِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خاک کیا ہے یہ حضرت نے ابن صیاد سے فرمایا سو ابن صیاد نے کہا کہ بہشت کی خاک سفید میدہ مشک ہے اے ابو القاسم حضرت نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ف حضرت کے وقت مدینے کے یہودیون مین ایک شخص ابن صیاد نام پیدا ہوا تھا کاہن تھا اکثر باتین جنون سے دریافت کرکے لوگون کو بتلاتا تھا اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا حضرت عمرؓ کی خلافت مین مسلمان ہوا تھا پھر گم ہو گیا اُسکا حال معلوم نہوا بعضے اصحاب اُسکو دجال جانتے تھے اور حضرت کو درست جواب اس واسطے دیا کہ اُسکو توریت کا علم تھا

٩٤٦ ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ قَالَهٗ لِرَجُلٍ خَطَبَ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرِدْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو کریگا اپنی لنگی سے اگر تو اُسکو باندھے گا تو اُس عورت پاس کچھ نہ رہیگا اور اگر عورت نے باندھا تو تیرے پاس کچھ نہ رہیگا یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جس نے اُس عورت سے منگنی کی جس نے اپنی ذات حضرت کو دی تھی سو اُسکو حضرت نے نہ قبول کیا تھا ف اسکا قصہ یوں ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت مین نے اپنی جان آپ کو بخشی حضرت نے قبول نہین کیا تب ایک صحابی نے کھڑے ہوکر کہا کہ یا حضرت اگر آپ کو اسکی حاجت نہین ہے تو میرا نکاح اُس سے کروا دیجے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اسکا مہر ادا کرے اُسنے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہین ہے حضرت نے فرمایا کہ جا تلاش کرکے لوہے کی ایک انگوٹھی لے آ اُسنے کہا کہ مجکو نہ مل سکے گی لیکن میری یہ لنگی ہے اسی کو مین مہر مین دیتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ایک لنگی مین دو آدمی کا کس طرح گذارا ہوسکے گا آخر شخص نا امید ہو کر وہ شخص اُٹھا حضرت نے دیکھا کہ یہ شخص نہایت محتاج ہے اُسکو بلایا اور فرمایا کہ تجکو قرآن یاد ہے اُسنے کہا کہ ہان مجکو فلانی فلانی سورہ یاد ہے حضرت نے فرمایا کہ جا مینے تیرا نکاح اس عورت کے ساتھ کر دیا قرآن کو یاد کروا دینے پر یعنی تو اسکو سورتین یاد کروا دے یہی اس کا مہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن اور کمتر سے کمتر مال بھی مہر ہو سکتا ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک دس درم سے کم مہر نہین ہو سکتا اُنکی دلیل اور حدیث ہے اُنکے مذہب مین اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم ابتدای اسلام مین تھا جب مسلمانون کو تنگی تھی

٩٤٧ م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ لٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهٖ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذَاكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بے اولاد تم اپنے درمیان کسکو شمار کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ اصحاب نے کہا کہ بے اولاد وہ ہے جسکی
اولاد نہو یعنی جسکی اولاد نہ جیے حضرتؐ نے فرمایا کہ بے اولاد یہ نہین بلکہ بے اولاد حقیقت مین وہ مرد ہے جسنے اپنی اولاد سے کچھ آگے نہ بھیجا یعنی جسکے روبرو کوئی اُسکا لڑکا مرا
حضرتؐ نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو ہمنے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کچھ نہین ولیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے
وقت اپنی جان کو قابو مین رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیان نہ بکے **ف** یعنی ہر چند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہین جو تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت
مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرتؐ نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسی کا لڑکا مرگیا اور اُسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا
قیامت مین اُسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنی ماں باپ کی شفاعت بھی کریگا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اُسکو یہ فائدہ حاصل نہین
تو گویا وہ بے اولاد ٹھہرا اگرچہ ظاہر مین اولاد ہوئی تو اُسکے کس کام کی اور اسی طرح پہلوان حقیقت مین وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب ہونے دیوے اگرچہ ظاہر مین کمزور ہو
ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ **قَالَهُ** لَهُ مَقْدَمَهُ مِنْ تَبُوكَ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالکؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کس چیز نے تجکو پیچھے ڈالا اور جہاد سے روکا کیا تو سواری کو نہ مول لے چکا تھا یہ حضرتؐ نے کعب بن مالکؓ سے فرمایا جنگ تبوک سے آنے
کے وقت **ف** جنگ تبوک کی جب حضرتؐ نے تیاری کی تھی تب کعب بن مالکؓ نے ساتھ جانے کے واسطے سواری مول لی تھی مگر اُنکا اتفاق جانے کا
حضرتؐ کے ساتھ نہین ہوا تھا جب اُس لڑائی سے پلٹ آئے تب یہ حدیث غصے سے فرمائی باقی کعبؓ کا قصہ آگے آویگا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ
قَالَهُ لِثُمَامَةَ بْنِ اُثَالٍ قَبْلَ اِسْلَامِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے یعنی کس فکر اور کس
خیال مین ہے یہ حضرتؐ نے ثمامہ بن اُثال سے کہا اُسکے مسلمان ہونے سے پہلے **ف** حضرتؐ نے ایکبار نجد کے مُلک مین لشکر بھیجا وہان ایک قوم کا سردار ملا جسکا ثمامہ نام
تھا اُسکو پکڑ لائے اور مسجد کے ستون مین اُسکو باندھ دیا جب حضرتؐ اُس طرف تشریف لائے تو یہ حدیث فرمائی یعنی کس سوچ اور کس تدبیر مین ہے ثمامہ نے کہا کہ خیریت ہے
اے محمدؐ اگر تو نے مجکو مار ڈالا تو اپنے خونی دشمن کو مارا اور اگر احسان کر کے چھوڑ دیا تو شکر گزار مرد کو چھوڑا یعنی مین اس احسان کا حق مانا کرونگا اور اگر کچھ مال کی طمع
ہو تو جو تیرا جی چاہے سو مانگ پھر حضرتؐ وہان سے ہٹ گئے دوسری روز حضرتؐ نے پھر فرمایا کہ اے ثمامہ تو کس خیال مین ہے ثمامہ نے وہی جواب دیا پھر حضرتؐ اُسکے پاس سے
ہٹ گئے تیسرے روز پھر حضرتؐ نے اُسی طرح پوچھا اور ثمامہ نے اُسی طرح جواب دیا پھر حضرتؐ نے حکم کیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو جب قید سے خلاصی ہوئی تو ثمامہ باغ مین جا کر
نہایا پھر حضرتؐ کی خدمت مین مسجد کے اندر آیا اور سچے دل سے مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا اور کہا کہ اے محمدؐ روی زمین پر میرے نزدیک تجسے زیادہ کوئی دشمن نہ تھا سو اب تو تیرے برابر
کوئی میرا پیارا نہین اور تیرا دین میرے نزدیک سب دینون سے بُرا معلوم ہوتا تھا سو اب سب دینون سے میرے نزدیک تیرا دین افضل ہوگیا اور تیرا شہر سب شہرون سے
میرے نزدیک بُرا تھا سو اب تو سب سے زیادہ پیارا ہوگیا پھر کہا کہ یا حضرتؐ مین حالت کفر مین عمرے کا ارادہ کر کے چلا آپ کے لشکر نے مجکو پکڑ لیا اب مجکو کیا حکم ہوتا ہے حضرتؐ نے
اُسکو بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کو فرمایا جب ثمامہؓ مکے مین گیا عمرے کے واسطے تو کفار مکہ نے کہا کہ اے ثمامہ تو کیا بے دین ہوگیا ہے ثمامہؓ نے کہا بلکہ مین رسول اللہ
کے ساتھ مسلمان ہوا ہون اسکو یاد رکھو کہ جب تک حضرتؐ حکم نہ دین گے تو گیہون کا ایک دانہ بھی مُلک یمامہ سے تمکو نہ ملے گا یمامہ ثمامہ کا مُلک تھا وہان سے اناج
مکے مین آیا کرتا تھا **ق** جَابِرٌ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي اَرْسَلْتُكَ لَهُ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّي كُنْتُ اُصَلِّي **قَالَهُ** لِجَابِرٍ وَقَدْ اَرْسَلَهُ
فِي حَاجَتِهِ فَجَاءَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ مُتَطَوِّعًا اِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا اَوْ مَا بِيَدِهِ نَحْوَ الْاَرْضِ مسلم مین جابرؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا کیا تو نے جس کام کے واسطے مین نے بھیجا تھا اور نہین روکا مجکو تیرے ساتھ بات کرنے سے مگر اس سببسے کہ مین نماز پڑھتا تھا یہ
حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا اور اُنکو کسی کام کے واسطے بھیجا تھا تو جابرؓ وہان سے آئے اور حضرتؐ اپنے اونٹ پر قبلے کے سوا اور طرف مُنھ کیے ہوئے نماز پڑھتے تھے سو جابرؓ نے
حضرتؐ سے کچھ بات کی تو حضرتؐ نے یون اشارہ کیا ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز پڑھنا سواری پر درست ہے خواہ قبلے
کیطرف مُنھ ہو یا نہو لیکن سجدے کا اشارہ رکوع سے زیادہ نیچا کرنا چاہیے مگر فرض نماز سواری پر درست نہین اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ
مَا لَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا يَعْنِي ضَالَّةَ الْاِبِلِ بخاری اور مسلم مین

زید بن خالدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہی تیری واسطے اور کیا ہی اُسکے واسطے یعنی بچانے اونٹ گم ہوئے بھٹکے سے تجکو کیا کام چھوڑ اُسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اُسکا جوتا اور مشک موجود ہی کہ اپنے پاؤن سے چلکر پانی پیے گا اور درخت کو کھاوے گا یہان تک کہ اُسکا مالک اُسکو پا جاویگا **ف** کسی نے حضرتؐ سے بھولے بھٹکے جانورون کا مسئلہ پوچھا حضرتؐ نے ہر ایک کا جواب دیا پھر اُسنے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا کہ اُسکو پکڑ لیوے یا نہ لیوے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اونٹ کو پکڑ لینا نہ چاہیے اسواسطے کہ اُسکے ضائع ہونے کا کچھ خوف نہین جوتا اُسکے پاس موجود ہی یعنی اُسکی تلی چلنے پھرنے بھر کو مضبوط ہی اور مشک اُسکے ساتھ موجود ہی یعنی پیاس مارنے کی بڑی عادت ہی کہ دس دس بیس بیس دن تک بدون پانی اونٹ رہا ہے غرض یہ کہ اُسکو نہ پکڑے اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک جہان خوف ضائع ہونیکا ہو تو پکڑ لینا درست ہی **م** ٩٥٢ جابرؓ مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجکو کیا ہوا اے سائب کی مان جو تو کانپ رہی ہی راوی کو شک ہی کہ حضرتؐ نے سائب کی مان کہا یا مسیب کی مان فرمایا اُس عورت نے کہا کہ مجکو تپ ہی خدا اُسکو بے برکت کرے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ گالی مت دی بُرا مت کہہ اسواسطے کہ وہ آدم کی اولاد کے گناہ دور کرتی ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہی کا میل دور کرتی ہے **ف** یعنی ہر چند ظاہر مین تپ سے تکلیف ہی لیکن جب اُسکے سبب سے گناہ دور ہوے تو اُسکو بُرا کہنا نہ چاہیے کہ بے صبری کا نشان ہے اسی طرح ہر بیماری کا حال ہے **م** ٩٥٣ عَائِشَةُ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہی تجکو اے عائشہؓ کیا تجکو رشک آیا **ف** مسلم مین حضرت عائشہؓ سے پوری روایت یون ہے کہ حضرتؐ ایکبار میری باری کی رات کو بقیع کے قبرستان مین تشریف لے گئے مُردون کے واسطے دعا کرنے کو مین یہ سمجھی کہ شاید حضرتؐ کسی اور اپنی بی بی پاس گئے ہین اُٹھ کر دیکھنے لگی جب حضرتؐ تشریف لائے تو یہ میرا حال دیکھکر یہ حدیث فرمائی تب مین نے کہا کہ یا حضرتؐ مجھ سی عورت خاوند کی پیاری آپ سے خاوند پر کیونکر رشک نہ کرے **م** ٩٥٤ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حِلَقًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ہی مجکو کہ مین تمکو ہاتھ اُٹھائے دیکھتا ہون تمہاری ہاتھ گویا چنچل گھوڑون کی دُم ہین یعنی جیسے چنچل گھوڑون کی دُمین نہین ٹھہرتین ویسے تمہاری ہاتھ نہین ٹھہرتے ٹھہرے رہا کرو نماز مین یعنی ہلا جُلایا نہ کرو پھر حضرتؐ دیر کے بعد ہماری پاس ہو کر نکلے تو ہمکو دیکھا کہ ہم حلقہ حلقہ کیے بیٹھے ہین سو فرمایا کہ کیا ہی مجکو کہ تمکو جدا جدا تتر بتر دیکھتا ہون پھر دیر کے بعد ہماری پاس ہو کر نکلے اور فرمایا کہ تم کیون نہین صف باندھتے ہو جیسے فرشتے صف باندھتے ہین اپنے رب کے نزدیک تو ہمنے کہا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے نزدیک کیونکر صف باندھتے ہین حضرتؐ نے فرمایا پورا کر لیتے ہین پہلی صفون کو اور صف کے اندر آپسمین بھڑ جاتے ہین یعنی ملے ہوے کھڑے ہوتے ہین کچھ صف کے درمیان فرق نہین چھوڑتے **ف** سنن ابی داؤد مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ جب اصحابؓ حضرتؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو دائین بائین ایک دوسرے کو ہاتھ اُٹھا کر سلام کرتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور سلام کے واسطے ہاتھ اُٹھانا نماز کے اندر منع کیا اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرکات نماز کے سوای کوئی جنبش نماز مین درست نہین اور صفون کا پورا کرنا مستحب ہے جب تک اول صف نہ بھر جاوے دوسری صف نہ چاہیے اور جب تک دوسری صف نہ بھر جاوے تیسری صف نہ چاہیے اسی طرح اور صفون مین لحاظ رکھنا ضرور ہی **ق** ٩٥٥ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا مجکو کیا ہی کہ مین نے تمکو دیکھا کہ تمنے بہت تالی بجائی جسکو نماز مین کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ایسی ضرورت جسمین امام کو خبردار کرنا پڑی چاہیے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہی اسواسطے کہ جب اُسنے سبحان اللہ کہا تو اُسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا حضرتؐ نے فرمایا اور تالی مارنا تو عورتون کی واسطے چاہیے یعنی اگر امام کی خطا پر عورت واقف ہو تو سبحان اللہ نہ کہی بلکہ ہاتھ کو ہاتھ پر مارے اسواسطے کہ عورت کی آواز سے اکثر مرد کو بدخیال آتا ہی **ف** صحیح بخاری مین روایت ہی کہ حضرتؐ ایک قوم مین صلح کرنے کو گئے تھے نماز کا وقت آیا لوگون نے ابی بکرؓ کو امام بنا کر نماز شروع کی پھر حضرتؐ تشریف لائے اور اصحابؓ نماز مین تھے تو حضرتؐ بھی صف مین نماز کی نیت کر کے کھڑے ہوے اصحاب نے دستک دی تا کہ صدیقؓ حضرتؐ کی آنے سے خبردار ہو جاوین اور صدیقؓ کی یہ عادت تھی کہ نماز مین کسی طرف نہ دیکھتے تھے جب بہت لوگون نے تالیان بجائین تو صدیقؓ نے

نظر کی دیکھا کہ حضرت صف مین کھڑے ہین حضرت نے اشارہ کیا صدیق اکبر سے کہ وہین ٹھہرے رہو اور امامت کیے جاؤ پھر صدیق اکبرؓ نے دونون ہاتھ اُٹھا کر
شکر خدا ادا کیا کہ حضرت نے مجکو امامت کرنے کو فرمایا پھر پیچھو ہٹے یہان تک کہ صف مین برابر ہوگئے اور حضرت نے آگے بڑھ کے امامت کی پھر حضرت جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا
اے ابی بکر میرے حکم کے بعد تو کیون نہ وہان قائم رہا صدیق اکبرؓ نے کہا کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لیاقت نہین کہ رسول اللہ کے آگے امام بنے پھر حضرت نے اور اصحاب
سے حدیث فرمائی اس حدیث سے صدیق اکبرؓ کی نہایت عمدہ فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت نے انکو اپنی امامت کرنے کا حکم بلکہ اول صدیق کے پیچھے نماز کی نیت بھی
کر چکے تھے سبحان اللہ اس سے زیادہ کون کمال ہوگا جسکو تمام عالم کا امام اپنا امام بناوے ق ابن عباس و خ جابر ما منعك من الحج وفي رواية ابن عباس
ما منعك ان تكوني حججت معنا قالت ابو فلان تعني زوجها حج على احدهما تعني البعيرين والاخر يسقي ارضا قال فان عمرة في رمضان
تقضي حجة او حجة معي فـالـه لا قم سنان بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے اور صرف بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
سنان کی مان سے کہا تجکو کس نے منع کیا تھا حج کرنے سے اور عبداللہ بن عباسؓ کی روایت مین یون ہے کہ تجکو کس نے منع کیا ہماری ساتھ کہ حج کرنے سے کہا اُس عورت نے کہ
فلانے کا باپ یعنی اُسکا خاوند ایک اونٹ پر حج کرنے کو گیا تھا اور دوسرا اونٹ کھیت سینچتا تھا حضرت نے فرمایا کہ البتہ رمضان مین عمرہ کرنا ثواب مین حج کے
برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان مین عمرہ کرنا نہایت افضل ہے نوع اخر دوسری قسم کی حدیث
م ابو ذر ما اصطفى الله لملائكته او لعباده سبحان الله وبحمده قاله حين سئل اي الكلام افضل مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل کلام وہ ہے جو خدا نے اپنے فرشتون کے واسطے یا اپنے بندون کے واسطے پسند کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جب
کسی نے پوچھا تھا کہ کون کلام افضل ہے نوع اخر دوسری قسم کی حدیث خ ابو هريرة ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار بخاری مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو ازار اور پاجامہ نیچے ٹخنون سے ہو سو دوزخ مین ہے یعنی نیچے کرنے والے کی سزا دوزخ ہے ق رافع بن خديج ما
انهر الدم وذكر اسم الله عليه فكلوه ليس السن والظفر وساحدثكم عن ذلك اما السن فعظم واما الظفر فمدى الحبشة
بخاری اور مسلم مین رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز خون کو بہاوے اور خدا کا نام اُسپر لیا جاوے تو اُسکو کھاؤ سوای دانت اور ناخن کے اور
اب مین تمکو اسکا سبب بتلاؤنگا دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشی کافرون کی چھری ہے یعنی وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہین مسلمانون کو اُنکا طریقہ کرنا مناسب نہین ف
یعنی جو تیز چیز لوہا یا لکڑی یا پتھر حلال جانور کا خون بہاوے یعنی خون کو نکال دے اور خدا کا نام اُسپر بوقت ذبح لیا جاوے تو وہ گوشت حلال اور پاک ہے لیکن دانت اور
ناخن سے حلال کرنا درست نہین اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک جمے ناخن اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہین اور اکھڑی دانت
اور ہڈی سے حلال کرنا درست ہے ق عمر ما جاءك من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسك بخاری اور مسلم مین
عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تیرے پاس اس مال سے آوے اس طرح پر کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اُسکو لے اور جو ایسا مال نہو تو اسکے پیچھے
اپنی جان کو مت ڈال ف مصابیح مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت مجکو مال دینے لگے مین نے کہا کہ جو مجھے زیادہ تر محتاج ہو اُسکو دیجیے حضرت نے فرمایا اسکو
لے اپنا کام چلا اور خیرات کر پھر یہ حدیث حضرت نے فرمائی یعنی جو مال بدون توقع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبانی ظاہری سوال کیا یا
دل مین تاک لگائی اور اُسکی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال وطیب نہین نقل ہے کہ امام احمدؒ ایک شخص سے گیہون اُٹھوا کر بازار سے لائے امام احمدؒ کے
فرزند گھر مین بیٹھے روٹی کھاتے تھے اُس شخص کا دل روٹی کی طرف مائل ہوا امام احمدؒ کے بیٹے نے اُس شخص کو روٹی دی اُس بزرگ نے نہ قبول کی جب وہ پلٹ کر چلے تو اُن کو
امام احمدؒ نے بلا کر روٹی دی تو انھون نے قبول کی اور چلے گئے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ مین نے روٹی دی تو قبول نہ کی اور تمنے دی تو قبول کی امام احمدؒ نے
کہا کہ اُس وقت اُنکا دل روٹی کی طرف مائل ہوا تھا تو وہ اُسکو باطنی سوال سمجھے اسواسطے قبول نہ کی اور جب مین نے روٹی دی تو اُنکو خواہش نہ تھی کہ اُس سے ناامید ہو کر
چلے تھے اسواسطے قبول کی غرض کہ جس طرح ظاہری سوال زبان سے منع ہے ویسے باطنی سوال بھی دل سے منع ہے ق يعلى بن امية ما كنت صانعا في حجك
فاصنعه في عمرتك يعني من الاحرام واجتناب الطيب بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تو اپنے

حج مین کرتا تھا سو وہی اپنے عمرے مین بھی کر یعنی جس طرح حج مین احرام باندھنا اور خوشبو سے بچنا چاہیے اُسی طرح عمرے مین بھی **ف** مصابیح مین یعلیٰ رضؓ
سے روایت ہی کہ ایک شخص خوشبودار جُبہ پہنے تھا اُسنے حضرتؐ سی پوچھا کہ مین نے عمرے کا احرام باندھا ہی اور یہ جُبہ مین پہنے ہون اسمین کیا حکم ہوتا ہے حضرتؐ نے
٩٦٢ فرمایا کہ خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور جُبہ اُتار ڈال پھر یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوسَعِيدٍ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ
وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ. بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو میری پاس مال ہوگا اسکو مین تم سے چھپا کر جمع نہ کر رکھونگا اور جو سوال اور حرام کامون مین سے آپ کو بچاوی پرہیزگار بننی کے
ارادی پر تو خدا اُسکو سچا پرہیزگار کر دیگا اور جو دنیا سے بے پروائی کی نیت رکھیگا تو خدا اُسکے دل کو دنیا کی مال سے بے پروا کر دیگا اور جو شخص کہ مصیبت اور بلا مین آپ کو
بزور صبر والا بناویگا تو خدا اُسکو سچا بے بناوٹ کا صابر کر دیگا اور کسی کو بہتر اور کشادہ تر صبر سے کوئی نعمت نہین ملی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ کچھ انصاری اصحاب
نے حضرتؐ سے مال مانگا حضرتؐ نے دیا پھر مانگا پھر دیا جب حضرتؐ کی پاس کچھ باقی نرہا تب حدیث فرمائی یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا
کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہی لیکن اول بدخو چھوڑنے مین محنت اور ریاضت ہی آخر کو نیکخو عادت ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہین رہتی بعضے
لوگ کہتے ہین کہ آدمی کی خو نہین بدلتی یہ پیدائشی بات ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ غلط بات ہی اگر خو بدلنا ممکن نہوتا تو پیغمبرونکا آنا اور اُنکی تعلیم بیفائدہ ہو جاتی جانورونکی
تو تعلیم اور محنت سی بدل جاتی ہی جیسے باز اور شکاری کتے کی تو بھلا آدمی کی کیونکر نہ بدلے ہان یہ البتہ ہے کہ بدون محنت کچھ نہین ہوتا جو بدخو بدلنی کا طریقہ
٩٦٣ چاہی وہ احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت کو دیکھے **نوعٌ اٰخر** دوسری قسم کی حدیثین **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس ہین **ف** یعنی قیامت مین دو بار صور پھونکا جاویگا اول بار سب خلق مرجاوے گی دوسری بار مین
جی اُٹھے گی ابوہریرہؓ سے لوگون نے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا یا چالیس مہینے یا چالیس برس ابوہریرہؓ نے کہا کہ تعین مجکو معلوم نہین
٩٦٤ مین نے حضرتؐ سے یون ہی سُنا ہی جیسا کہ تمسے کہا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
ابن زید انصاریؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کی کیاریون مین سے ایک کیاری ہی **ف** بعضی روایت مین گھر ہے
بعضی مین حجرہ بعضی مین قبر سب روایتون کا ایک مطلب ہی کہ حضرت عائشہؓ کے حجرے مین حضرتؐ اکثر رہتے تھے اور وہین دفن ہوی حضرتؐ کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز
کا فرق ہی یعنی اُس قدر مکان بہشت مین اُٹھ جاویگا اور وہان کی عبادت اور دعا نہایت مقبول ہی اُسکی برکت سے بہشت ملیگی مدینے مین اب معمول ہی کہ وہان اکثر
٩٦٥ لوگ خاص کر کے نماز پڑھتے ہین اور دعا مانگتے ہین **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
٩٦٦ کہ مدینے کی دونون طرف کی پتھریلی زمین کے اندر شکار وغیرہ کرنا حرام ہے **ف** اس حدیث کا مطلب اس کتاب مین کئی بار ہو چکا **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ مَا بَيْنَ
مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کے دونون کندھون کے
٩٦٧ درمیان تین دن کی راہ ہوگی تیز رو سوار کی **ف** یعنی دوزخ مین کافر کا نہایت بڑا قد ہو جاویگا تاکہ اُسکو زیادہ آگ ستاوی **م** اَنَسٌ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِيْ
كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کی دونون کنارون کے درمیان اتنا فرق ہی جتنا صنعا
اور مدینے مین فرق ہی **ف** صنعا یمن مین ایک شہر کا نام ہی مدینے سی وہانتک کئی مہینے کی راہ ہی مطلب یہ کہ حوض کوثر نہایت بڑا ہی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین
٩٦٨ جنکے سرے پر یا ہی **م** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ
فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ مسلم مین اُبی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابی منذر تو جانتا ہے کہ خدا کی
کتاب سے کون آیت بہت بڑی ہے تیرے ساتھ اُبی بن کعبؓ نے کہا کہ مین بولا کہ اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم یعنی آیۃ الکرسی بڑی آیت ہی اُبی بن کعبؓ نے کہا کہ
حضرتؐ نے خوش ہو کر میرا سینہ تھپکا اور فرمایا کہ تجکو علم مبارک ہو اے ابی منذر **ف** ابی منذر کنیت ہے اُبی بن کعبؓ کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے حضرتؐ نے
اُنکی ذہن آزمائی کی پھر اُنکی علم اور فہم سے خوش ہوے اور برکت کی دعا کی آیۃ الکرسی اسواسطے سب آیتون سے افضل ہے کہ اسمین صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہے

امکان تہذیب اخلاق و ... مبدل ... ریاضت و ... التی ... عادۃ

ق عَائِشَةُ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَّھٰذَا عِیْدُنَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر ہر ایک قوم کی ایک عید
ہوتی ہی اور یہ ہماری عید ہی ف مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کپڑا اوڑھے لیٹے تھے اور انصاریون کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیان دف بجا کر
بہادری کے کڑکے گاتی تھین اتنے مین صدیق اکبرؓ آئے انھون نی لڑکیون کو ڈانٹا اور کہا کہ پیغمبر کے گھر مین شیطانی باجا کا کیا کام تب حضرت نے منھ کھول کر یہ حدیث
فرمائی لینی عید کے دن ایسے راگ کا کچھ مضائقہ نہین اس واسطے کہ اوّل تو دف بجانا حرام نہین دوسرے گانے والی لڑکیان ہین جوان عورت نہین جو محل شہوت
ہون تیسرے کوئی مضمون خلاف شرع نہین بلکہ ہماری دین کی کارآمد چیز ہے اسی حدیث سے بعضے عالمون کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالون مین جیسے شادی
اور ختنہ اور عید مین بے مزامیر ہزار راگ یا دف کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ دینی کام مین کچھ حرج نہووے اور گانے والا خوبصورت لڑکا اور اجنبی عورت
نہو اور راگ کا مطلب خلاف شرع نہو غرض کہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہین بلکہ اسی حدیث سے صاف منع ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے
عید کا عذر فرمایا تو معلوم ہوا کہ اسکی عادت کرنا درست نہین اگرچہ خلاف شرع راگ نہو م عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَھُمْ لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَھُمْ
لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ یَعْنِیْ سَلْمَانَ وَصُھَیْبًا وَّبِلَالًا حِیْنَ قَالُوْا لِاَبِیْ سُفْیَانَ مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاْخَذَھَا فَقَالَ
اَبُوْ بَکْرٍ تَقُوْلُوْنَ ھٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَّسَیِّدِھِمْ مسلم مین عائذ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی بکر شاید کہ تونے انکو غصہ دلایا اگر تونے انکو ضرور
غصہ دلایا ہوگا تو البتہ تونے اپنے رب کو غصہ دلایا مراد ان لوگون سے سلمانؓ فارسی اور صہیبؓ رومی اور بلالؓ حبشی ہین جب کہ ان تینون نے ابوسفیان سے
کہا تھا کہ خدا کی تلوارون نے خدا کے دشمن کی گردن سے اپنی گرفت کا مکان نہین پایا تو صدیق اکبر نے کہا کہ تم ایسی بات قریش کے بڑے اور انکے سردار کو کہتے ہو ف
ابوسفیان کفر کی حالت مین حضرت سے کئی بار لڑا تھا اسواسطے اسکو دشمن خدا کہا روایت ہی کہ ابوسفیان جب کہ ظاہر مین مسلمان ہوا اور ہنوز دل مین ایمان نہ جما تھا
کہ ایک روز سلمانؓ اور صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس ہوکر نکلا ان تینون اصحاب نے جوش اسلام سے وہ سخت بات کہی صدیق اکبرؓ نے اس خیال سے کہ مبادا تاو کھا کر ابوسفیان
ظاہری اسلام بھی چھوڑ دے اسکی خاطرداری کی بات کہی اور انکو ایسی سخت بات کہنے سے منع کیا پھر صدیق اکبر حضرت کے پاس گئے اور یہ قصہ بیان کیا حضرت نے
یہ حدیث فرمائی چونکہ انکا سخت کلام محض خدا کے واسطے اور بجوش اسلام سے تھا خدا اور رسول کو پسند آیا جب صدیق اکبر نے حضرت سے یہ سنا تو ان تینون صحابیون
کے پاس عذر کرنے کو گئے اور کہا ای میرے بھائیو مین نے تمکو غصہ دلایا یعنی معاف کرو انھون نے کہا کچھ غصہ نہین ای بھائی تجکو اللہ بخشے اس حدیث سے معلوم ہو
کہ نیک لوگون کی عزت حرمت رکھنا ضرور ہی اور انکو ناخوش کرنا نہایت بُری بات ہی کہ انکی ناخوشی سے خدا ناخوش ہوتا ہی ق اَبُوْبَکْرٍ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا
ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُھُمَا بخاری اور مسلم مین صدیق اکبر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی بکر کیا تیرا گمان ہی ان دو مین جنکا تیسرا ساتھی مددگار
خدا ہے ف صدیق اکبرؓ سے روایت ہی کہ ہجرت کے وقت خوف کفار سے مین اور حضرت غار مین جاکر چھپے تو کافر ہمکو تلاش کرتے کرتے اسی غار پر خاص ہمارے
سرون پر کھڑے ہوئے جب مین نے مشرکون کے پانون دیکھے تب مین نے کہا کہ یارسول اللہ اگر ان مین سے کوئی اپنے پانون پر نظر کرے تو ہمکو دیکھ لے تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی غمگین نہو ہمارا مددگار ہمارے ساتھ ہی ہم دونون آدمیون کو ضائع نکریگا اس حدیث سے حضرت کا کمال توکل خدا پر اور صدیقؓ
کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی کئی طرح سے اوّل یہ کہ حضرت نے اپنے ساتھ اور صدیقؓ کے ساتھ خدا کو ملایا سبحان اللہ کیا عمدہ مرتبہ ہے جو خدا اور رسول کے
ساتھ شمار مین آوے دوسری یہ کہ ایسے سخت وقت مین کہ تمام عالم حضرت کا جانی دشمن تھا صدیق نے حضرت کا ساتھ دیا اور اپنی جان اور مال اور
خاندان کی بربادی حضرت کے واسطے اختیار کی اس سے زیادہ جان نثاری کیا ہوگی تیسری یہ کہ معمول ہے کہ ایسے سخت وقت مین جس مین جان کا
خوف ہو اسکو ساتھ لیتے ہین جسکے اخلاص اور دوستی پر کمال اعتماد اور نہایت بھروسا ہوتا ہے تو حضرت کا صدیقؓ کو ساتھ لینا اور اپنے بھید سے آگاہ کرنا
دلیل صاف ہی کہ حضرت کے نزدیک صدیقؓ اکبر سے زیادہ کوئی جان نثار معتمد دوست یار غار نہ تھا ق سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ
بِالنَّاسِ حِیْنَ اَشَرْتُ اِلَیْکَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابی بکر کس چیز نے تجکو روکا لوگون کے نماز پڑھانے سے
جبکہ مین نے تجکو اشارہ کیا تھا ف اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب مین عنقریب گذرا کہ حضرت کہین گئے تھے صدیق اکبرؓ نماز لوگون کو پڑھاتے تھے جب

حضرتؐ نماز میں تشریف لائے تو صدیقؓ سے اشارہ فرمایا کہ امامت کیے جاؤ صدیقؓ ہٹ آئے حضرتؐ نے نماز پڑھا کر یہ حدیث فرمائی ق ۹۷۳ اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَیُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ وَلَا یُؤْذَنُ فَیُقَالُ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔ بخاری اور مسلم میں ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابوذرؓ کیا تو جانتا ہی کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہی یعنی بعد غروب ہونے کے سو مین نے کہا خدا اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہے پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ جاتا ہی سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اجازت مانگتا ہی کہ طلوع کرکے دوسرا دورہ شروع کرے پھر اُسکو اجازت ملتی ہے اور قریب ہی کہ وہ سجدہ کریگا اور قبول نہوگا یعنی قیامت کی قریب اور اجازت مانگیگا دورہ کرنے کی تو اُسکو اجازت نہ ملیگی پھر اُسکو حکم ہوگا کہ پلٹ جا جدھر سے تو آیا ہی تو نکلے گا پچھم کی طرف سے سو یہی مطلب ہی قرآن مین خدا کے اس قول کا کہ آفتاب چلتا ہی اپنی قرارگاہ تک یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہی عزت والے دانا کا ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مثل گھڑی کی ہے کہ ایک رات اور ایک دن چل کر بند ہو جاتی ہی بدون کوکے دوسرے دن نہین چلتی اسی طرح ہر روز آفتاب بدون حکم الٰہی نہین طلوع کرتا جب اُس حکیم مطلق کا ٹھانا حساب پورا ہو جاویگا تو اس عالم کی کل بگڑ جاویگی اُلٹی چال چل کر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جاویگا اور اسی کا نام قیامت ہے ق ۹۷۴ اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَکْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِیْرَانَكَ۔ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابوذرؓ جب تو شوربا پکاوے تو اُسمین پانی زیادہ ڈالا کر اور اپنے ہمسائے اور پڑوسیون کی خبرگیری کیا کر یعنی اُن سے مل بانٹ کھایا کر ف حدیث مین بیان حق ہمسایہ اور سیرچشمی کی تعلیم ہے اور تنہا خوری کی مذمت خ ۹۷۵ اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اُکْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰی بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ۔ بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابوذرؓ چھپائے رکھنا اس امر کو یعنی اسلام بھی ظاہر نکرنا اور پلٹ جا اپنی بستی مین جب تو خبر پاوی ہماری غلبہ پانے کی تو ہمارے پاس چلا آئیو ف ابوذرؓ سے روایت ہی کہ ابتداے اسلام مین جب کافرون کا بہت غلبہ تھا مین مکے مین حضرتؐ پاس گیا اور مسلمان ہوا اور مین نے چاہا کہ اپنا اسلام ظاہر کرون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ابوذرؓ بہت تیز مزاج تھے اسواسطے حضرتؐ نے اُنکا مکے مین رہنا اور اسلام ظاہر کرنا مناسب نہ دیکھا کہ مبادا جان پر نوبت پونہچے معلوم ہوا کہ جہان جان کا خوف ہو وہان اپنا دین چھپانا درست ہے لیکن اس صورت مین دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا بھی فرض ہے اسواسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب ہمارا غلبہ ہو تو ہمارے پاس آئیو م ۹۷۶ اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِیْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خِزْیٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدّٰی الَّذِیْ عَلَیْهِ فِیْهَا قَالَهٗ لَهٗ لَمَّا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ۔ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابوذرؓ تو ضعیف اور ناتوان آدمی ہے اور یہ حکومت خدا کی امانت ہے اور مقرر حکومت قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہے مگر اُسکو رسوائی اور شرمندگی نہین جس نے حکومت لیکر اُسکا حق ادا کیا اور جو اُسپر فرض تھا یعنی امانت داری اور رعیت پروری سو اُسنے بخوبی ادا کیا یہ حضرتؐ نے ابوذرؓ سے کہا جب ابوذرؓ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ تحصیل زکوٰۃ وغیرہ پر حاکم نہین کرتے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کو چاہیے کہ ناتوان آدمی کو جس سے محنت خوب نہو سکے اُسکو حکومت ندیوے اور ثابت ہوا کہ جو ملک سے مال تحصیل ہوکر آدے وہ خدا کی امانت ہی سردار کو نہین چاہیے کہ اُسکو اپنا مال جان کر اپنی خواہش کے موافق اُسکو خرچ کرے بلکہ آپ کو خدا کا خزانچی سمجھ کر خدا جسکو دلاوے اُسکو دیوے م ۹۷۷ اَبُوْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِیْفًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ۔ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابوذرؓ مین تجکو ناتوان دیکھتا ہون اور البتہ مین چاہتا ہون تیرے واسطے جو اپنے واسطے چاہتا ہون تو دو آدمی پر بھی حاکم نہو جیو اور یتیم کے مال کا متولی اور کارندہ نہنیو ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ناتوان کم محنت آدمی کے حق مین یہی بہتر ہی کہ کسی طرح کی حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دنیا کی چند روزہ زندگی کی واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے لیکن اگر قوی محنتی آدمی کو بے خواہش سرداری ملے اور وہ امانت داری اور انصاف کرے تو اُسکا ثواب اور عزت بھی بیشمار ہی چنانچہ دوسری حدیث مین حضرتؐ نے فرمایا کہ حاکم عادل قیامت مین عرش کے سایے کی نیچے ہوگا بہرصورت حکومت کھٹکے سے خالی نہین اسی واسطے تو اکثر سلف کی بزرگوارون نے حکومت باوجود میسر ہونے کے

نہین اختیار کی چنانچہ امام اعظمؒ نے عباسی بادشاہ کی قید سخت اُٹھائی اور تمام دار السلطنت کی قضا نہ اختیار کی م ابو سعیدؓ یَا اَبَا سَعِیْدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا
وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یُرْفَعُ بِہَا الْعَبْدُ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا ہِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ اے ابو سعید جو راضی ہوگیا خدا کی مالکی پر اور اسلام کے دین پر اور محمدؐ کی پیغمبری پر وہ بہشت کے لائق ہوگیا پھر حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری
عبادت ہی کہ جسکے سبب سے بندے کے سَو درجے بلند ہوتے ہین اُن کے درجون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہی ابو سعیدؓ نے
کہا یا رسول اللہ وہ کون سی عبادت ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا تین بار اُسکو فرمایا ف یعنی
ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہی ق انسؓ یَا اَبَا عَمْرٍو مَا بَالُ ثَابِتٍ اَشْتَکٰی یَعْنِیْ ثَابِتَ بْنَ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَاَبُوْ عَمْرٍو ہُوَ سَعْدُ بْنُ
مُعَاذٍ وَّکَانَ قَالَ ثَابِتٌ اِنَّہٗ مِنْ اَہْلِ النَّارِ فَلَمَّا اُخْبِرَ بِقَوْلِہٖ قَالَ بَلْ ہُوَ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ای ابو عمرو کیا حال ہے ثابت کا کیا وہ بیمار ہی مراد ثابتؓ سے وہ ہے جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی اور ابو عمرو کنیت ہی سعد بن معاذ کی اور ثابت اپنے تئین دوزخی
کہتے تھے جب اُنکے قول کی حضرت کو خبر ہوئی حضرت نے فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے ف انسؓ سے روایت ہی کہ جب یہ آیت اُتری کہ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ
اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یعنی نہ بلند کرو اپنی آوازین پیغمبر کی آواز پر کہ تمہارے عمل اکارت ہوجاوین اور ثابتؓ بن قیس انصاریون کے خطیب تھے اُنکی آواز نہایت بلند
تھی اُنھون نے حضرت کے پاس کا آنا چھوڑ دیا اپنے گھر بیٹھ رہے اور یہ سمجھے کہ مین دوزخی ہون اسواسطے کہ میری آواز نہایت بلند ہی ایک دن حضرت نے سعد بن معاذؓ سے پوچھا کہ
ثابت بن قیس کیون نہین آتا ہی کیا بیمار ہی سعد بن معاذؓ نے کہا کہ وہ میرا ہمسایہ ہی مگر مجکو اُسکی بیماری نہین معلوم پھر سعد بن معاذؓ نے ثابت بن قیس سے
حال دریافت کیا اور سبب نہ آنے کا پوچھا ثابتؓ نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری بڑی آواز ہے تو مین دوزخی ہوا سعدؓ نے یہ قصہ حضرت سے کہا حضرت نے
فرمایا بلکہ وہ بہشتی ہے یعنی آیت کا یہ مطلب نہین جو ثابتؓ سمجھا بلکہ بے ادبی سے شور کرنا پیغمبر کے روبرو منع ہے اور جسکی پیدائشی آواز بلند ہو تو وہ معذور ہے
سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا با ادب اور خوفناک تھے ق انسؓ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے ابو عمیر کیا کیا لال نے یعنی تیری لال کو کیا ہوگیا ف ابو عمیر انسؓ کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی مین لال کہتے ہین سو وہ لال مرگیا تھا لڑکا
اُسکے غم مین اُداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اُس لڑکے سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا حضرت مین اخلاق تھے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکون کی بھی خاطر داری
کرتے تھے ق ابو موسیٰ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ البتہ تجھکو بانسری دی گئی ہے داؤد کی بانسریون سے ف ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے حضرت نے سفر مین ایک رات اُنکو قرآن پڑھتے سنا
دوسرے روز یہ حدیث فرمائی یعنی تیری آواز ایسی دلکش ہے گویا تیرا گلا بانسری ہی اور تیری آواز مین لحن داؤدی کا اثر ہی عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت
داؤد علیہ السلام ستر آوازون مین زبور پڑھتے تھے کبھی اس طرح پڑھتے کہ غمگین آدمی خوش ہوجاتا اور جب غمگین آواز سے پڑھتے تو خشکی اور تری کا کوئی جاندار
ہوش مین نہ رہتا اور تاریخ مین لکھا ہی کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور پڑھتے تو جنگل کے ہرن حضرت کو حلقہ کر لیتے اور شیر اور بھیڑیے قریب ہوجاتے
اور دریا کا بہنا بند ہوجاتا اور ہوا چلنے سے تھم جاتی اور سب کو غش آجاتا اور اکثرون کی روح بدن سے نکل جاتی غرض کہ خوش آوازی نعمت خدا داد ہی لیکن
اُسکو خلاف شرع راگون مین اور روایات غزلون مین نہ صرف کرے بلکہ بے بناوٹ قرآن پڑھے کہ اسمین ہم عبادت اور ہم لذت دونون موجود ہین
م ابو ہریرہؓ یَا اَبَا ہُرَیْرَۃَ اِذْہَبْ بِنَعْلَیَّ ہَاتَیْنِ فَمَنْ لَقِیْتَ مِنْ وَّرَآءِ ہٰذَا الْحَآئِطِ یَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُسْتَیْقِنًا بِہَا قَلْبُہٗ فَبَشِّرْہُ
بِالْجَنَّۃِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابی ہریرہ لیجا میرے ان دونون جوتون کو جس سے تو ملے اس باغ کے اُس طرف
کہ وہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ سوای خدا کے کوئی بندگی اور پوجنے کے لائق نہین اسکی گواہی دیتا ہو دلی یقین والا ہو کر تو اُسکو بہشت کی بشارت دے ف
ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ اصحاب حضرت کو ایکبار تلاش کرتے پھرتے تھے کسیکو معلوم نہ تھا کہ حضرت کہان ہین مین نے دیکھا کہ ایک انصاری کے باغ مین ہین

مین خدمت مین حاضر ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر ابوہریرہؓ حضرتؐ کی جوتیان لیکر بشارت دینے کو چلے تو اول عمر فاروقؓ سے ملاقات ہوئی پوچھا کہان جاتی ہو
ابوہریرہؓ نے قصہ نقل کیا عمر فاروقؓ نے ابوہریرہؓ کو دھکا دیا کہ یہ بات لوگون کو مت کہنا ابوہریرہ نے عمر فاروقؓ کا گلہ حضرتؐ سے جا کر کیا حضرتؐ نے
عمر فاروقؓ سے کہا کہ تو نے ابوہریرہؓ کو بشارت دینے کے واسطے کیون نہ جانے دیا عمر فاروقؓ نے کہا کہ میرے مان باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ
میرے نزدیک یہ بات مصلحت نہین مین ڈرتا ہون کہ لوگ اس بشارت سے کہین عمل کرنا نہ چھوڑ دین یا حضرتؐ لوگون کو چھوڑ دیجے کہ عبادت کرین آخرش حضرتؐ
نے عمر فاروقؓ کی مصلحت پسندکی معلوم ہوا کہ عوام خلقت کو ایسی بات نہ سناوی جس سے انکی عقیدے اور عمل مین خلل پڑے اور حضرتؐ نے اپنی جوتیان ابوہریرہؓ
کو اسواسطے دی تھین کہ تا لوگ انکی بات کو سند جانین حضرتؐ کی نشانی دیکھ کر معلوم ہوا کہ عمر فاروقؓ کی حضرتؐ کے نزدیک بڑی عزت اور قدر تھی کہ
انکا صلاح اور مشورہ قبول ہوتا تھا اس حدیث مین صرف توحید پر بہشت کی بشارت ہے رسالت اور قیامت کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ لا الٰہ الا اللہ کہنا
دین اسلام کا پتہ ہے یعنی ایمان سبب ہے نجات کا اور ایمان مین سب ضروریات دین کے عقیدے داخل ہوگئے **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ ۹۸۳
اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تیرے قیدی نے کل کی رات کیا کیا **ف** بخاری مین پوری روایت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون ہے کہ حضرتؐ نے مجکو صدقۂ عید الفطر پر وکیل کیا مین اسکی چوکی دیتا تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور انجلا بھر بھر کے اناج لینے لگا مینے اسکو
پکڑا اور کہا کہ تجکو مین حضرتؐ کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اُسنے کہا کہ مین محتاج ہون لڑکے بالے رکھتا ہون مین نے اسکو چھوڑ دیا صبح کو مین حضرتؐ کے پاس
حاضر ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا کہ اُسنے اپنی محتاجی اور عیال داری بیان کی تھی حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آویگا مین اسکو تکے رہا
وہ دوسری رات پھر آیا اور اُسنے اناج اُٹھایا مین نے اسکو پکڑا اور کہا کہ مین تجکو حضرتؐ کے پاس پکڑے لیے چلتا ہون اُسنے کہا مجکو چھوڑ دے مین محتاج عیالدار ہون
مین نے اسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرتؐ نے پوچھا کہ تیرے قیدی نے کیا کیا مین نے حال بیان کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ جھوٹھا ہی اور پھر آج کی رات آویگا سو مین اسکو تکتا
رہا تیسری رات کو بھی آیا اور اناج اُسنے لیا اور مین نے اسکو پکڑا اور کہا اب مین تجکو ضرور حضرتؐ کے پاس پکڑ لیچلونگا اُسنے کہا کہ مجکو چھوڑ دی مین تجکو وہ بول سکھلا دون
جس سے خدا تجکو فائدہ دیوی جب تو بستر پر سونے کے واسطے جایا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر خدا کی طرف سے ہمیشہ تجپر ایک نگہبان مقرر رہیگا اور صبح تک شیطان تیری پاس نہ آویگا
ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ مین نے اسکو چھوڑ دیا صبح کو حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوا حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرے رات والے قیدی نے کیا کیا مین نے کہا کہ اُسنے اپنے گمان مین
فائدے کی چیز بتلائی مین نے اسکو چھوڑ دیا حضرتؐ نے پوچھا کہ کون چیز اُسنے بتلائی مین نے آیۃ الکرسی پڑھنے کا سب حال بیان کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر چند وہ بڑا جھوٹھا ہے
لیکن اس بات مین وہ تجسے سچ بولا تجکو معلوم ہی کہ تین رات سے تو نے کس کے ساتھ بات چیت کی ای ابوہریرہ مین نے کہا کہ مجکو معلوم نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا
خ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ اَتَاكَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ابوہریرہؓ تیرا غلام تیری پاس آیا ہی **ف** ۹۸۴
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ جب مین اپنے ملک سے مدینے مین آیا مسلمان ہونے کو تو میرا غلام راہ مین گم ہوگیا مین حضرتؐ پاس آکر مسلمان ہوا حضرتؐ نے غلام کے آنے سے پیشتر
یہ حدیث فرمائی پھر غلام بھی مسلمان ہوا یہ معجزہ ہی حضرتؐ کا **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِيْ قَوْمِهِمْ ۹۸۵
بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای اکوع کے بیٹے تو قابو پا چکا سو نرمی اور آسانی کر البتہ اُن لوگون کی مہمانی ہوتی ہوگی انکی قوم مین **ف**
صحیح بخاری مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہی کہ مدینے کے قریب کئی کوس پر حضرتؐ کی اونٹنیان چرا کرتی تھین مجکو خبر ہوئی کہ اونٹنیون کو غطفان کی قوم پکڑے لیے جاتی ہے
سو مین نے مدینے کے جنگل مین تین بار چیخ ماری کہ لوگو دوڑو پھر مین انکے پیچھے اکیلا دوڑا یہانتک کہ مین انکو پا گیا اور مین نے تیر مارنا شروع کیا اور مین یون کہتا جاتا تھا کہ مین اکوع کا بیٹا
ہون اور آج کمبختون کی موت کا دن ہی سو انکو پانی پینے کی فرصت نہوئی اور مین نے اُن سے سب اونٹنیان چھین لین اور انکو ہانک لے چلا حضرتؐ کے پاس راہ مین حضرتؐ ملے یعنی
سوار ونکو لیے اُنپر دوڑے جاتے تھے سو مین نے کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ابھی پیاسے ہین مین نے انکو پانی نہین دیا سو انکے پیچھے جلد لشکر کو بھیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اپنی چیز
حاصل ہوئی اور تو انپر غالب ہوا اب درگذر کر جانے دے وہ اپنی قوم مین کھاتے پیتے ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دشمن پر غالب ہوجیے تو درگذر کرنا افضل بات ہے
م عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ صحیح مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجسے فرمایا ۹۸۶

کہ اے خطاب کی بیٹے جا پکار دی لوگون مین کہ مقرر یہ بات ہی کہ نجاوین گے بہشت مین سواے ایماندارون کے ف جنگ خیبر مین ایک منافق لوٹ کی لالچ سے حضرت
کے ساتھ ہوکر لڑنے گیا سو اُسکے تیر لگا وہ مرگیا تو لوگون نے کہا کہ وہ شہید ہی حضرت نے فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی پھر یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون ایمان کے
کوئی عبادت کام نہین آتی عبادت کی جڑ ایمان اور خالص نیت ہی ق عُمَرُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَۃُ وَلَهُمُ الدُّنْیَا وَیُزْوٰی
یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بخاری اور مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے
بیٹے کیا تو راضی نہین ہوتا اس بات سے کہ ہمارے واسطے آخرت کی آرام ہو اور کافرون کے واسطے دنیا کی آرام ہو یعنی چندروزہ آرام بہتر یا ہمیشہ کی آرام اور
دوسری روایت یون ہی کہ ای خطاب کے بیٹے اُن کافرون کے واسطے ستھرائیان اور عیش و آرام کی چیزین جلدی دی گئین دنیا کی زندگی مین ف مصابیح مین عمر فاروق
سے روایت ہی کہ مین ایک روز حضرت کے پاس گیا تو حضرت چٹائی پر لیٹے تھے کوئی کپڑا اُسپر نہ بچھا تھا چٹائی کے نقش حضرت کے بدن پر پڑگئے تھے اور
چمڑے کا تکیہ دیے تھے جسمین کھجور کے درخت کے جھوتڑے بھرے تھی مین نے کہا یا رسول اللہ ایران اور روم کے کافر خدا کو نہین بوجھتے اور خدا نے
اُنکو بہت مال اور دولت اور عیش اور آرام دیا ہی آپ دعا کیجیے تو خدا آپ کو اور آپ کی امت پر روزی کشادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو اس خیال مین ہے
ای عمر پھر یہ حدیث فرمائی یعنی ایماندار کو مناسب نہین کہ اس جہان فانی کے عیش و آرام کی تمنا کرے اسواسطے کہ ایماندار کی آرام کا مقام بہشت ہی اور
کافرون کو اکثر عیش اور آرام دنیا مین اسواسطے ہوتا ہے کہ آخرت مین اُنکا کچھ حصہ نہین اسی واسطے اکثر بزرگون نے دنیا کے عیش سے کنارہ کیا کہ مبادا آخرت
مین محروم ہون ق سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا بخاری اور مسلم مین سہل بن حنیف سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے مین بیشک خدا کا پیغمبر ہون اور مجھکو خدا ہرگز ضائع نہ کریگا ف جنگ حدیبیہ مین حضرت نے مصلحت جانکر کافرون سے ظاہر مین بہت
دب کر صلح کی چنانچہ صلح مین یہ بھی داخل تھا کہ اگر کافرون کا آدمی مسلمان ہوکر حضرت پاس آجاوے تو حضرت اُسکو کافرون کے حوالے کرین اور اگر کوئی مسلمان
کافر پاس جاوے تو کافر اُسکو نہ دیوین اصحاب کو اسکا بہت رنج تھا اور عمر فاروق سے بسبب جوش اسلام کے رہا نگیا تو کہا یا حضرت ہم کیا حق پر نہین ہین اور ہمارے
دشمن کافر باطل پر اور ہماری مقتول بہشت مین اور اُنکے دوزخ مین حضرت نے فرمایا کہ ہان یون ہی ہے عمر فاروق نے کہا کہ پھر ہم کیون اپنے دین مین اس طرح
کی ذلت اختیار کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین بحکم خدا کرتا ہون خدا اپنے پیغمبر کو کبھی ضائع نکریگا یہ صلح حکمت سے خالی نہین چنانچہ اس صلح سے بہت بڑے
فائدے ہوئے اور اسلام کی نہایت ترقی ہوئی کہ حضرت نے کفار مکہ سے خاطر جمع ہوکر خیبر کو فتح کیا اور بہت جمعیت اور سامان حاصل کرکے آخرش مکہ بھی فتح کیا یہ حکمت
سواے خدا اور رسول کے کسیکو معلوم نہ تھی اسی واسطے رنج مین تھے م عُمَرُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ اَهْلِ
بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خطاب کے بیٹے تجھکو کیا معلوم ہی کہ شاید خدا اس جنگ بدروالی
گروہ پر البتہ آگاہ ہوچکا سو اُسنے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے مین تمکو مقرر بخش چکا ف اس حدیث کا قصہ مذکور ہوچکا کہ ایک بدری صحابی سے بڑا قصور ہوا تھا
عمر فاروق نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت اگر حکم ہو تو مین اُسکو مار ڈالون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بدروالی صحابیون کے ایمان خدا نے جانچ لیے ہین
اُنکے گناہ پر پکڑ نہین تو کیون اُسکے قتل کا ارادہ کرتا ہی اس حدیث سے بدری اصحاب کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ اُنکا اگر کوئی قصور بھی ثابت ہو تو
مسلمان کو مناسب نہین کہ اُسپر طعنہ دیوی جس طرح شیعہ دیتے ہین جسکو خدا نے بخشا اُسکا بد کہنے والا گویا خدا کو اصلاح دیتا ہے کہ اُسکو کیون بخشا اُسکی وہی
مثل کہ بھنڈاری دے اور پاپی کا پیٹ دُکھے م اُسَامَةُ يَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَعْنِيْ رَجُلًا مِّنَ الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ
قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمَّا غَشُوْهُ مسلم مین اُسامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اُسامہ کیا تو نے اُسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد حضرت کی مراد
وہ مرد ہی گروہ حُرَقات کا جو قوم جُہَینہ کی ایک شاخ ہے اُسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جبکہ اُسکو گھیر لیا تھا ف مصابیح مین اُسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو
سردار بناکر قوم جُہَینہ کے مارنے کو بھیجا تھا تو مین نے اُس قوم کے ایک مرد کو پایا چاہا کہ اُسکو نیزہ مارون اُسنے لا الہ الا اللہ زبان سے کہا سو مین نے
اُسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر یہ قصہ مین نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا یا رسول اللہ اُسنے اپنے بچاؤ کی واسطے کلمہ پڑھا تھا یعنی وہ سچا

مسلمان تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنی تجکو دل کا حال کیا معلوم ہے معلوم ہوا کہ شریعت مین ظاہر پر حکم ہے دل کا حال دریافت کرنیکا حکم نہین اور اسامہ مجتہد تھے اور مجتہد کی خطا معاف ہے اسی واسطے حضرت نے اس مرد کا خون بہا نہین دلوایا سبحان اللہ حضرت کی اصحاب کیا سچے لوگ تھے کہ اپنی خطا آپ بیان کرتے تھے چھپاتے نہ تھے

۹۹۱ مِ اَنَسٌ یَا اَنْجَشَۃُ رُوَیْدَکَ سَوْقَکَ بِالْقَوَارِیْرِ مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے انجشہ آہستہ آہستہ چل اور او نٹون کو شیشے لدے او نٹون کی طرح ہانک ف انس سے روایت ہے کہ حضرت کسی سفر مین تھے اور ایک حبشی غلام جسکا انجشہ نام تھا وہ حضرت کی بیبیون کے او نٹون کو ہانکتا تھا سو وہ غلام خوش آواز تھا آہنگ سے سرود گاتا جاتا تھا اور دستور ہے کہ اونٹ سرود سے بہت جلد جلد چلنے لگتے ہین تو بیبیون کو سواری مین تکلیف ہوتی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور اسکو سرود کہنے اور جلد چلنے سے منع کیا اور عورتین تو نازک بدن ہوتی ہین اسواسطے حضرت نے انکو شیشہ سے تشبیہ دی اور بعضے اس حدیث کا یون مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا جاتا تھا حضرت ڈرے کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچھ تاثیر ہو جاوے اور انکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ عورتون کو مرد کا راگ سنانا خصوصاً کہ اسکے مضمون مین عشق کا بھی ذکر ہو درست نہین کہ شبہہ فساد کا سبب ہے

۹۹۲ ق اَنَسٌ یَا اَنَسُ کِتَابُ اللّٰہِ یَأْمُرُ بِالْقِصَاصِ وَیُرْوٰی کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ قَالَہٗ لِاَنَسِ بْنِ النَّضْرِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای انس خدا کی کتاب تو بدلہ لینے کا حکم کرتی ہے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ کتاب اللہ مین حکم بدلہ لینے کا ہے یہ حضرت نے انس بن نضر سے فرمایا ف دوسرے باب مین اس حدیث کا قصہ ہو چکا کہ انس بن نضر کی بہن نے کسی کا دانت توڑا تھا اور حضرت نے بدلہ لینے کا حکم کیا تھا اور انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ یا حضرت اسکا دانت نہ توڑا جاویگا پھر اسکے وارثون نے خون بہا قبول کیا اور بدلہ نہ لیا

۹۹۳ ق اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ عِنْدَکَ فِی الْاِسْلَامِ مَنْفَعَۃً فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اللَّیْلَۃَ خَشْفَ نَعْلَیْکَ وَیُرْوٰی دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِی الْاِسْلَامِ اَرْجٰی عِنْدِیْ مَنْفَعَۃً مِنْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَھَّرْ طُھُوْرًا تَامًّا فِیْ سَاعَۃٍ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَھَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِکَ الطُّھُوْرِ مَا کَتَبَ اللّٰہُ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بلال تبلادے مجکو بڑے فائدے کا امیدواری والا عمل جو تو نے اسلام مین اپنے نزدیک کیا ہے یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ تر منفعت کی امید کس عمل پر ہے اس واسطے کہ مین نے تیرے دونون جوتون کی آہٹ بہشت مین اپنے آگے سنی بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے اسلام مین کوئی عمل نہین کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ تر منفعت کی امید کا کہ جب مین نے رات دن کسی ساعت مین پورا وضو کیا تو اس وضو سے نماز ضرور پڑھی جو خدا نے میری قسمت مین نماز پڑھنا لکھا ف اس حدیث مین تحیۃ الوضو کی نماز کی فضیلت ہے حضرت نے اسواسطے پوچھا تا کہ بلال اسکو ہمیشہ کیا کرین اور غیرون کو اسکا ثواب سنکر شوق ہو تحیۃ الوضو پڑھنے کا

۹۹۴ م اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ ھَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا فَاطِمَۃُ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَکُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّھَا بِبَلَالِھَا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای کعب بن لوی کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے ای مرہ بن کعب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے ای عبد شمس کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے اے ہاشم کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے ای عبد المطلب کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو دوزخ سے ای فاطمہ چھڑا اپنی جان کو دوزخ سے اسواسطے کہ مین ہرگز مالک نہین تمھارے بچانے کا خدا کے عذاب سے کچھ بھی مگر البتہ تمھاری برادری کا حق ہے سو مین اسکو ملاؤن گا تر و تازہ کر کے یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف جب یہ آیت اتری کہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنی عذاب الٰہی سے ای محمد ڈرا دے اپنے قریب برادری والون کو تو حضرت نے ابتدای اسلام مین سب قریش کو مکہ مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اور سب سے نیچے تک سب کو جدی برادرون کو علیحدہ علیحدہ نام لیکر حکم الٰہی سنادیا یعنی بدون ایمان اور نیک عمل کے میری برادری پر گھمنڈ نہ کیجیو کہ بدون ایمان کے مین کسیکو دوزخ سے نہ بچا سکونگا باقی رہی گنہگار مسلمانون کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی نہ بہ برادری کا حق سو بخوبی ادا ہوگا

۹۹۵ ق اَنَسٌ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ ھٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَہٗ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ بخاری اور مسلم مین انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای نجار کی اولاد اس احاطے والے باغ کا مجھسے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا

قسم خدا کی ہم اُسکی قیمت نہین چاہتے ہین مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو بدون قیمت نذر کرتے ہین اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہین **ف** جب حضرت مدینے مین آئے
تو مسجد نہ تھی جہان نماز کا وقت آتا وہان نماز پڑھ لیتے تھے سو اب جس جگہ حضرت کی مسجد ہے وہان کھجور کا باغ تھا انصاریون کی ملکیت کا حضرت نے مول لینے
کے ارادے پر اُن سے یہ حدیث فرمائی اُن جان نثارون نے بلاقیمت نذر کیا وہان کافرون کی قبرین تھین حضرت نے اُنکی ہڈیان کھدوا کر مسجد بنائی
م أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ
أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلم مین ابی بن کعب سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای میرے بیٹے حکم بھیجا گیا میری طرف اِسکا کہ پڑھ قرآن کو ایک حرف مین یعنی ایک قرات مین یا ایک بولی مین سو مین نے
پھر بھیجا خدا کی طرف کہ آسانی کر میری اُمت پر سو خدا نے پھر حکم بھیجا میری طرف دوسری بار کہ پڑھ قرآن کو دو حرفون مین سو مین نے پھر بھیجا خدا کی طرف کہ
میری اُمت پر آسانی کر سو خدا نے حکم بھیجا میری طرف کہ پڑھ قرآن کو سات حرفون مین یعنی عرب کی سات بولیون مین اور یہ حکم ہوا کہ تجکو بشمار ہر بار حکم بھیجنے کی
جسکو مین نے تیری طرف پلٹا ایک ایک سوال کرنے کی اجازت ہی کہ تو اُسکو مانگے یعنی تین بار کوئی اور دعا کر تو قبول ہو حضرت نے فرمایا سو مین نے کہا ای خداوند
میری اُمت کو بخش ای خداوند میری اُمت کو بخش یعنی دوبار تو سوال کر چکا اور پیچھے ڈال رکھا مین نے تیسرے سوال کو اُس دن کے واسطے کہ جب خلق جھکے گی
میری طرف سب کی سب یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی **ف** اُبی بن کعب سے روایت ہی کہ ایک شخص نے قرآن دوسری قرأت مین پڑھا مین اُس قرأت کو نہین
جانتا تھا مین اُسکو حضرت پاس لایا حضرت نے میری اور اُسکی دونون قراتون کو درست فرمایا سو میرے دل مین اُسوقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر مین بھی
ویسا شک نہ تھا حضرت سمجھ گئی سو حضرت نے ایسا ہاتھ میرے سینے پر مارا کہ مین خوف کی مارے پسینے مین ڈوب گیا اور گویا مین نے خدا کو دیکھ لیا یعنی شک جاتا رہا حق بات صاف کھل گئی پھر
حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت کو اپنی اُمت پر کیا شفقت تھی کہ عرض معروض مکرر کر کے سات قرأت یا سات بولیون کی اجازت لی تا کہ اُمت پر ایک قرارت مشکل نہ پڑے اور
خدا کی رحمت کو خیال کیا چاہیے کہ جب اپنے حبیب کو اپنی اُمت پر اتنا مہربان دیکھا تو اُمت کے حق مین تین بار سوال کرنے کی بھی اور اجازت دی سو حضرت نے اُمت کی بخشش کا
دوبار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے واسطے رکھ چھوڑا کہ جب تمام پیغمبر خوفناک ہونگے اور کسی کے واسطے شفاعت نہ کر سکینگے تب ہماری حضرت شفاعت پر مستعد
ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین پیغمبر لوگ بھی حضرت سے اپنے واسطے کچھ سعی سفارش چاہین گے یہان تک کہ ابراہیم علیہ السلام سے پیغمبر بھی دامن محمدی
پکڑین گے اس حدیث سے ہماری حضرت کی فضیلت تمام پیغمبرون پر صاف ثابت ہوئی م قَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ إِنَّمَا مَثَلِي
وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهُ مسلم مین قبیصہ بن مخارق سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای عبد مناف کی اولاد مین عذاب الٰہی سے تم کو ڈرانے والا ہون اور میری تمہاری مثل جیسے اُس مرد کی مثل جسنے دشمن کو دیکھ لیا کہ غارت
کو جاتے ہین تو وہ مرد چلا کہ اپنے لوگون کو بچاوے سو ڈرا کہ اُسکے پونہچنے سے دشمن آگے پونہچ جاوین گے سو وہین سے چلانے لگا کہ ارے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ دشمن
آپہونچا **ف** جب قرآن مین حکم ہوا کہ ای پیغمبر اپنے برادرونکو ڈرا دے عذاب الٰہی سے تب حضرت نے اپنے سرداد یعنی عبد مناف کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی مجکو یقین
کامل ہے کہ کافر دوزخ مین پڑین گے سو میرا دل تمہاری کفر پر جلتا ہی کہ مین گھبرا گھبرا کر تمکو سمجھاتا ہون کہ کفر چھوڑو مسلمان ہو تو عذاب سے بچو جیسے وہ مرد گھبرا کر اپنی
قوم کو دیکھے ہوئے دشمن سے خبردار کرتا ہی م ثَوْبَانُ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ يَعْنِي أُضْحِيَّتَهُ مسلم مین ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے
ثوبان اس قربانی کے گوشت کو بنا یعنی پکا **ف** ثوبان حضرت کے غلام تھے اُن سے گوشت پکانے کو فرمایا ثوبان سے روایت ہی کہ وہ گوشت مکہ سے مدینہ تک
رہا تو معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا بھی درست ہی اور اول تین دن سے زیادہ رکھنا منع تھا **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حسان تو جواب دی رسول اللہ کی طرف سے
الٰہی اُسکی مدد کر جبرئیل سے **ف** حسان صحابی تھے بڑے شاعر کافرون نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرت نے حسان سے اُنکی ہجو کہلوائی اور حسان کے واسطے

دعا کی کہ جبرئیلؑ انکے شریک ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافرون کی ہجو کرنا درست ہی بشرطیکہ اس مین دینی فائدہ ہو اور ثابت ہوا کہ روح القدس یعنی
جبرئیل کو فیض سخن کی خدمت ہی خ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ ۱۰۰۰
اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى بخاری مین حکیم بن حزامؓ سی روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے حکیم البتہ یہ مال سرسبز اور شیرین ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہی سو جس نے اسکو لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرصی سے لیا
تو اسکے واسطے اس مال مین برکت دیجاویگی اور جسنے اسکو جان کی حرص سے لیا تو اسکو ہرگز برکت نہوگی اور اسکا حال اس شخص کا سا حال ہوگا
کہ کھاتا ہی اور اسکا پیٹ نہین بھرتا اور دینا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہی افضل ہے مانگنے والے سی جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے
اور لیتا ہی ف حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی کہ مین نے حضرتؐ سے کچھ مال مانگا حضرتؐ نے دیا پھر دوسری بار مانگا پھر دیا پھر تیسری بار مانگا پھر دیا تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی یعنی سخی اور قناعت والے کے مال مین خدا برکت دیتا ہی کہ وہ آسودہ رہتا ہے اور حریص اور لالچی کے مال مین برکت نہین ہوتی یعنی کتنا ہی اسکو ملے پر
اسکا پیٹ نہین بھرتا جیسے جوع البقر کے بیمار کو کتنا ہی کھاوی اسکو آسودگی نہین ہوتی حکیم بن حزامؓ سے بخاری مین روایت ہی کہ حضرتؐ نی یہ حدیث
مجھسے فرمائی تو مین نے قسم کھائی کہ آپ کے بعد کسی سے کچھ نہ مانگونگا چنانچہ حکیمؓ نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی کبھی نہین لیا
صدیقؓ اور فاروقؓ اپنی خلافت مین بلا بلا کر دیتے تھے اور حکیمؓ نہ لیتے تھے ق اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى ۱۰۰۱
الْجَدْرِ بخاری اور مسلم مین زبیر بن عوامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہان تک کہ کھیت کی مینڈون پر
پانی چڑھ جاوے یعنی لبالب ہو جاوے ف مصابیح مین روایت ہی کہ زبیرؓ مین اور ایک انصاری مین کھیت سینچنے پر جھگڑا ہوا حضرتؐ نے حکم کیا کہ اے زبیر
تو اول سینچ لے کہ تیری زمین پانی سے قریب ہے پھر انصاری کو سینچنے دے تو انصاریؓ نے غصے سے کہا کہ حضرتؐ اپنی پھوپھی کے بیٹے کی خاطرداری کرتے ہین
حضرتؐ کو غصہ آیا پھر یہ حدیث فرمائی اول حضرتؐ کو دونون کی رعایت تھی کہ دونون برابر سینچین جب انصاری نے غصہ دلایا اور جو اس کے حق مین مروت کی
تھی نہ سمجھا تب حضرتؐ نے زبیرؓ کو اپنا پورا حق دینے کو فرمایا اسواسطے کہ شرع کا حکم یہ ہی کہ جسکی زمین پانی سے قریب ہو اول وہ خوب سینچ لے پھر دوسرا سینچے خ
اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا سَعْدُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَهٗ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای سعد ۱۰۰۲
البتہ یہ لوگ اترے ہین تیرے فیصلہ کرنے پر حضرتؐ نے سعد بن معاذؓ سے فرمایا بنی قریظہ کے حق مین ف بنی قریظہ یہودی تھے مدینے کے قریب حضرتؐ سے
اور ان سے صلح تھی پانچوین سال ہجری کے جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ حضرتؐ سے قول توڑ کے کافرون کے شریک ہوئے جب مشرک مکے کو پلٹ
گئے تو حضرتؐ نے بنی قریظہ کی گڑھی پندرہ روز تک گھیری ان لوگون نے تنگ ہو کر پیغام دیا کہ ہم گڑھی سے اترتے ہین خالی کیے دیتے ہین
اور ہم سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہین جو ہماری حق مین وہ حکم کرین ہم اور حضرتؐ اسپر عمل کرین یہودی اور سعدؓ بیشتر ہم قسم تھے آپس مین مددگار تھے
یہودی سمجھے کہ سعدؓ ہماری رعایت کرکے ہمکو بچاوینگے پھر حضرتؐ نے سعدؓ کو مدینے سے بلوایا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اے سعد تیرے حکم پر فیصلہ موقوف ہے
جو تو حکم کرویسا عمل مین آوے سعدؓ نے کہا کہ انکے لڑنے والے جوان تو قتل ہون اور لڑکے اور عورتین انکی لونڈی غلام بنائے جاوین حضرتؐ نے فرمایا
ای سعد تو نے خدا کی مرضی کے موافق حکم کیا چنانچہ وہ لوگ قتل ہوئے بعضی روایت مین آیا ہی کہ وہ نوسو تھے ق عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ۱۰۰۳
يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای سعد تیر مار میرے
مان باپ تجھپر قربان ف سعد بن ابی وقاصؓ بڑے تیرانداز تھے جب جنگ احد مین کافرون نے ہجوم کرکے حضرتؐ کو نرغہ کر لیا تب حضرتؐ نے سعدؓ سے
یہ حدیث فرمائی حضرتؐ اور لوگون سے تیر لیکر سعدؓ کو دیتے جاتے تھے مصابیح مین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ مین نے حضرتؐ سے کسی کے حق مین نہین سنا
کہ میرے مان باپ تجھپر قربان ہون سوای سعد بن ابی وقاصؓ کے اس حدیث سے بڑی فضیلت انکی ثابت ہوئی سبحان اللہ کیا رنگا رنگ کی قدرت ہی آدمیون کے اختلاف مین
کہ سعد بن ابی وقاص تو ایسے حضرتؐ کے جان نثار جنکو حضرتؐ ایسی عمدہ بات فرماوین اور انکا بیٹا یعنی عمرو بن سعد ایسا کمبخت سخت دل کہ حضرتؐ کے لخت جگر

یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے ولی سے شیطان پیدا کرنا اور شیطان سے ولی پیدا کرنا یہ اُسی کی قدرت ہے م سَلَمَةُ بْنُ الْاَکْوَعِ یَا سَلَمَةُ اَیْنَ
حَجَفَتُکَ اَوْ دَرَقَتُکَ الَّتِیْ اَعْطَیْتُکَ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ کہان ہے تیری ڈھال جو مین نے تجکو دی تھی ف
حضرت نے سلمہ کو ایک چمڑے کی ڈھال دی تھی سلمہ نے کسی اور کو دے ڈالی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی باقی قصہ اسکا دوسرے باب مین ہے م سَلَمَةُ بْنُ
الْاَکْوَعِ یَا سَلَمَةُ هَبْ لِیَ الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ اَبُوْکَ یَعْنِیْ اِمْرَأَةً مِّنَ السَّبْیِ مسلم مین سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سلمہ مجکو دے ڈال قیدی عورت کو
تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنی تو بڑے باپ کا بیٹا ہے تیرے نزدیک چیز دینا کچھ بڑی بات نہین ف سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے ابی بکر صدیق کو
سردار بنا کر ایک قوم سے لڑنے کو بھیجا کچھ کافر مارے گئے اور کچھ قید ہوئے اُن مین سے ایک عورت مجکو ملی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی آخر ش وہ عورت مین نے
حضرت کو دی حضرت نے وہ عورت کفار مکہ کو دیکر دو قیدی مسلمانون کو خلاص کروایا خ اِبْنُ عَبَّاسٍ یَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِیْثٍ بَرِیْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ
بَرِیْرَةَ مُغِیْثًا بخاری مین عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عباس کیا تمکو تعجب نہین آتا مغیث کی محبت سے بریرہ کو اور بغض بریرہ کا مغیث
کو ف بریرہ لونڈی تھی اور اُسکا خاوند حبشی غلام تھا مغیث نام جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو مول لیکر آزاد کیا تو حضرت نے بریرہ کو مختار کیا کہ چاہے اُس
غلام کے نکاح مین رہے چاہے اُسکو چھوڑ دے بریرہ نے اُسکو ناپسند کیا تو مغیث اُسکے پیچھے پیچھے مدینے کے کوچون مین روتا پھرتا تھا اور وہ اُسکو نہین قبول
کرتی تھی تب حضرت نے اُسکی محبت اور اِسکی نفرت کو دیکھ کر حضرت عباس سے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے خاوند سے ملاپ کر لے اُسنے کہا
یا حضرت کیا شرع کا حکم مجھے آپ فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ اُسکی سفارش کرتا ہون اُسنے کہا مجکو تو اُسکی کچھ حاجت نہین اور یہی مذہب ہے امام اعظم
اور امام شافعی کا کہ اگر لونڈی آزاد ہوئی اور اُسکا خاوند غلام ہو تو اُسکو اختیار ہے چاہے نکاح درست رکھے اور چاہے توڑ ڈالے اور اگر اُسکا خاوند آزاد ہو تو امام اعظم
کے نزدیک اختیار ہے اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک اختیار نہین م اِبْنُ عُمَرَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَکَ قَالَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ
مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ اے عبد اللہ اونچا کر اپنی ازار کو کہا عبد اللہ بن عمر نے سو مین نے اُسکو اونچا کیا پھر حضرت نے فرمایا زیادہ
اونچا کر سو مین نے اور زیادہ تر اونچا کیا ف کسی نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہان تک اونچا کرنا چاہیے اُنھون نے کہا کہ آدھی پنڈلیون تک پائجامہ ٹخنون تک
رکھنا مباح ہے اور آدھی پنڈلیون تک مستحب ہے ق اَبُوْ مُوْسٰی یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَنْزًا مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَهٗ لِاَبِیْ مُوْسٰی بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ کیا مین تجکو نہ بتلا دون ایک خزانہ
بہشت کے خزانون سے وہ خزانہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے یہ حضرت نے ابو موسیٰ سے فرمایا ف ابو موسیٰ کا نام عبد اللہ بن قیس ہے اُن سے روایت ہے کہ ہم
حضرت کے ساتھ سفر مین تھے اصحاب پکار پکار اللہ اکبر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ آہستہ کہو تم بہرے اور غائب کو نہین یاد کرتے جو پکارنے اور چلانے کی حاجت ہو
خدا قریب اور سنتا ہے اور مین حضرت کے پیچھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا جاتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بہشت مین اسکا اتنا کثرت سے ثواب ہے
جیسے کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو یَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَکُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ
قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عبد اللہ تو نہو جیو فلانے کی طرح کہ وہ رات کو اُٹھا کرتا تھا پھر اُسنے چھوڑ دیا
رات کا اُٹھنا یعنی تہجد کی نماز یہ حضرت نے عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نفل عبادت خواہ نماز خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کرے
تو اُسکو ہمیشہ نباہے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہے اسواسطے کہ ایسی عبادت کا دل مین خوب اثر نہین جمتا خ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَةَ قُلْتُ
لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْکَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ
وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ کُنُوْزُ کِسْرٰی قُلْتُ کِسْرَی بْنُ هُرْمُزَ قَالَ کِسْرَی بْنُ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ کَفِّهٖ
مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ
لَهٗ فَلَیَقُوْلَنَّ لَهٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْکَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِکَ مَالًا وَّوَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَیْکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَمِیْنِهٖ

فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ ۔ بخاری مین عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عدی تو نے حیرہ دیکھا ہی مین نے کہا مین نے اسکو نہین دیکھا اور البتہ اسکی خبر مجکو ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھے گا اکیلی عورت شتر سوار کو حج کے ارادے پر حیرہ سے چلے گی یہان تک کہ کعبے کا طواف کریگی نہ ڈریگی کسی سے سواے خدا کے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو کھولے جاوینگے بادشاہ ایران کے خزانے مین نے کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مرادی ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہی اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو مقرر تو دیکھے گا کہ مرد اپنی مٹھی بھری سونا یا چاندی لیکر نکلے گا تلاش کرتا کہ کوئی محتاج اسکو لیوے سو نہ پاویگا کسی کو جو اسکو قبول کرے اور البتہ تم مین سے کوئی ایک شخص خدا سے ملیگا جس دن کہ اُس سے ملاقات ہوگی یعنی قیامت کو اور نہوگا اُسکے اور خدا کے درمیان کوئی دوبھانسیا جو درمیان مین ایک دوسری کی بولی سمجھاوے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماویگا اُس سے کہ کیا مین نے تیرے پاس کوئی پیغمبر نہین بھیجا سو تجکو میرا حکم پونہچا تا سو وہ کہیگا کہ ہان تیری پیغمبر نے تیرا پیغام پونہچایا پھر خدا فرماویگا کہ کیا مین نے تجکو مال اور اولاد نہین دی اور تجپر فضل وکرم نہین کیا سو وہ کہیگا کہ سچ ہی تو نے سب کچھ دیا پھر نظر کریگا اپنے داہنے تو سواے دوزخ کے کچھ نہ دیکھے گا اور اپنے بائین نظر کریگا تو سواے دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا حیرہ ایک شہر تھا کوفے کے پاس اسکا نام حیرۃ النعمان مشہور ہو گئے اور اُسمین کئی مہینے کی راہ ہی **ف** مصابیح مین روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ مین حضرت کے پاس بیٹھا تھا سو ایک مرد نے افلاس اور محتاجی کا گلہ کیا اور دوسرے نے رہزنی کی شکایت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عدی کہتے ہین کہ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو جاتی تھی اور جب ایران کا ملک فتح ہوا عمر فاروق کی خلافت مین تو مین بھی موجود تھا اور جو تم لوگون مین جیتا ہی گا وہ تیسری بات بھی دیکھے گا یعنی کوئی محتاج نہ رہیگا جو صدقہ قبول کرے بعضے کہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت مین یہ بات بھی ہو چکی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ حدیث ہمارے حضرت کی پیغمبری پر دلیل اور معجزہ ہی کہ حضرت نے آیندہ بات کی خبر دی پھر اُسی طرح واقع ہوا باقی مضمون اس حدیث کا کئی بار ہو چکا ہم سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا عَلِيُّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى

اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ۔ مسلم مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای علی مرتضیٰ تیرا رتبہ میری نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہی کہ میری بعد کوئی پیغمبر نہین **ف** ہجری نوین سال جب حضرت جنگ تبوک کو چلے تو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو مدینے مین خلیفہ کیا منافقون نے کہا کہ پیغمبر حضرت مرتضیٰ علی بھاری ہین اسواسطے اُنکو ساتھ نہ لیا علی مرتضیٰ کو اس بات سے رنج ہوا تیار ہو کر حضرت کو جا ملے اور یہ منافقون کا طعنہ بیان کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ مجکو عورتون اور لڑکون پر خلیفہ کرتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اسمین کچھ رتبہ نہین جاتا دیکھو موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے تھے تو اپنے بڑے بھائی ہارون پیغمبر کو اپنے گھر بار اور بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے تو جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ویسی تمھاری عزت میری نزدیک ہے ہان اتنی بات البتہ ہارون مین زیادہ تھی کہ وہ پیغمبر بھی تھے اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کسی کا پیغمبر ہونا ممکن نہین اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی ثابت ہوئی اور کمال رتبہ مرتضوی جلوہ گر ہوا اور شیعہ جو کہتے ہین کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کی حقیت ثابت ہوتی ہے یعنی حضرت کے بعد سواے علی مرتضیٰ کے کوئی خلافت کے لائق نہین سو سراسر بے جوڑ بات ہی اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے سامنے مر گئے تھے حضرت موسیٰ کے خلیفہ یوشع ہوئے تھے اگر حضرت ہارون زندہ رہتے اور حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوتے تو البتہ پوری مثال ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث مین ہر طرح کی خلافت مراد نہین یعنی جنگ تبوک کے پھرتے تک خلافت ہی ہمیشہ نہین جیسے حضرت ہارون کی بھی خلافت اُسی دم تک تھی جب تک حضرت موسیٰ طور سے تشریف نہ لائے تھے ہان یہ مقرر ہے کہ اس حدیث سے علی مرتضیٰ کو خلافت کی لیاقت بخوبی ثابت ہوتی ہے لیکن اسمین اُنکے سواے دوسری خلیفہ کا انکار بھی نہین صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے فضائل بھی احادیث مین بے شمار ہین اس کتاب مین بھی بہت حدیثین مذکور ہو چکی ہین اور ہونگی اپنی خواہش کے موافق ایک حدیث کو پکڑ لینا اُسکے سواے اور حدیثون کو خیال نہ کرنا یا جہالت ہی یا تعصب م عُمَرُ يَا عُمَرُ اَلَا تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ **قَالَهٗ**

حِيْنَ اَكْثَرَ عَلَيْهِ فِي السُّؤَالِ عَنِ الْكَلَالَةِ ۔ مسلم مین عمر فاروق سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر کیا تجکو کفایت نہین کرتی ایام گرما کی آیت جو سورۂ نسا کے آخر مین ہی حضرت نے اُسوقت فرمایا جب عمر فاروق نے حضرت سے پوچھا کلالہ کے حکم سے **ف** کلالہ وہ مردیا عورت ہی جسکا باپ اور بیٹا نہو سورۂ نسا کی آخر آیت

۱۰۱۱

۱۰۱۲

ف۔ [illegible]

ف۔ [illegible]

یہ ہے یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلَالَةِ یعنی ای پیغمبر تجسے کلالہ کی وراثت کا حکم پوچھتے ہین تو کہہ اگر مرد مرجاوی اور اُسکے بیٹا نہو اور اُسکی
بہن ہو تو آدھا مال اُسکا لیوی اور اگر دو بہن ہون یا زیادہ تو دو تہائی لیوین اور اگر بھائی بہن ہون تو مرد کا حصہ عورت سے دونا ہے یہ آیت گرمی کی موسم
١٠١ مین اُتری تھی اسواسطے اسکو گرمی کی آیت فرمایا م اَبُوْهُرَیْرَةَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عمر تو نہین جانتا کہ مرد کا چچا اور اُسکا باپ ایک جڑ کی دو شاخین ہین ف یعنی چچا اور باپ تعظیم اور توقیر مین برابر ہین کہ دونون
ایک دادا سے پیدا ہین جیسے ایک جڑ سے دو شاخ عمر فاروق زکوٰۃ کی تحصیل کے عامل تھے حضرت عباس کو زکوٰۃ نہ دینے کی حضرت سے شکایت کی تب حضرت نے
١٠١ عمر فاروق سے یہ حدیث فرمائی م [illegible] یَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ اَلَا یَنْظُرُ الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلّٰی كَیْفَ یُصَلِّیْ فَاِنَّمَا یُصَلِّیْ لِنَفْسِهِ اِنِّیْ لَاُبْصِرُ
مِنْ وَّرَآئِیْ كَمَا اُبْصِرُ [illegible] ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے تو کیون نہین اپنی نماز خوبی سے پڑھتا کیون نہین دیکھتا
نمازی جب نماز پڑھتا ہے کہ کس طرح پڑھتا [illegible] اپنے بھلے کے واسطے پڑھتا ہے مقرر مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے جیسا اپنے آگے سے دیکھتا ہون
ف ایک شخص حضرت کے پیچھے صف [illegible] تھا اور ادھر اُدھر دیکھتا جاتا تھا جب حضرت نماز پڑھ چکے تو پھر کے یہ حدیث فرمائی یعنی نماز با ادب حضور
١٠٦ دل سے چاہیے ادھر اُدھر دیکھنا [illegible] کمال بے ادبی ہے اور یہ معجزہ حضرت کا تھا کہ جیسا سامنے سے دیکھتے تھے ویساہی پشت سے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
اَبِیْ اَوْفٰی یَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ [illegible] رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ
بِیَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے اُتر سواری سے ہمارے واسطے ستو گھول اُسنے کہا یا رسول اللہ البتہ آپکے اوپر تو دن ہے یعنی آپ روزہ دار ہین اور دن ابھی باقی ہے حضرت نے
فرمایا کہ اُتر سواری سے ہمارے واسطے ستو گھول راوی نے کہا سو وہ شخص اُترا پھر اُسنے ستو گھولے اور حضرت کے پاس لایا تو حضرت نے پیا پھر ہاتھ سے پچھم کی طرف اشارہ کیا
اور کہا کہ جب آفتاب ڈوبے ادھر سے اور رات آوے ادھر سے یعنی سیاہی پورب سے نمود ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آیا ف راوی سے روایت ہے کہ ہم رمضان مین
حضرت کے ساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھے کہ بعضے لوگون کو
١٠ شبہہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور ثابت ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کی طرف سیاہی چڑھی وہی وقت ہے روزہ کھولنے کا م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
سَرْجِسَ یَا فُلَانُ بِاَیِّ الصَّلَاتَیْنِ اعْتَدَدْتَ اَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهٗ مسلم مین عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے
دونون نمازون سے کس نماز کا تو نے حساب کیا یعنی کون نماز کو معتبر جانتا کیا اُس نماز کو جو تو نے اکیلے پڑھی یا اُس نماز کو جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی یہ حضرت نے
اُس مرد سے کہا جو مسجد مین آیا اور حضرت فرض نماز فجر کی پڑھتے تھے سو اُسنے شاید دو سنت رکعتین مسجد کے ایک کنارے مین پڑھین پھر حضرت کے ساتھ نماز مین
داخل ہوا ف یعنی جماعت کے ہوتے سنت پڑھنا نہ چاہیے اور یہی مذہب ہے اکثر امامون کا اور امام اعظم کے نزدیک اگر جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مین
١٠١ شریک ہو جاوے گا تو مسجد کے باہر صف سے دور سنت پڑھے اور اگر جانے کہ ایک رکعت بھی نہ ملیگی تو جماعت مین شریک ہو جاوے سنت نہ پڑھے م عُمَرُ یَا فُلَانَ بْنَ
فُلَانٍ وَیَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّیْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِیَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ تُكَلِّمُ
اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِیْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَیْرَ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّرُدُّوْا عَلَیَّ شَیْئًا مسلم مین عمر فاروق سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای فلانے بیٹے فلانے کے ای فلانے بیٹے فلانے کے بھلا جو تم سے اللہ اور اُسکے رسول نے وعدہ کیا تھا تم نے سچ مچ پایا سو مین نے تو جو خدا نے
مجھسے وعدہ کیا تھا سچ مچ پایا تو عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیونکر آپ کلام کرتے ہین دھڑون سے جن مین روح نہین سو حضرت نے فرمایا تم میرے قول کو اُنسے زیادہ تر نہین سنتے
یعنی تم اور وہ میری کلام کی سماعت مین برابر ہو مگر یہ بات مقرر ہے کہ وہ میری بات کا کچھ جواب نہین دے سکتے ف جب جنگ بدر مین ابوجہل اور عتبہ اور عقبہ وغیرہ کفار قریش مارے گئے تو
حضرت نے اُنکے دھڑ ایک کنوین مین ڈلوا دیے پھر اُسپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی جو خدا اور رسول نے تمہارے قتل اور عذاب کا اور میری فتح کا وعدہ کیا تھا سو سچ ہوا بعضے

کہتے ہین کہ اس حدیث سی ثابت ہوا کہ مُردون کو سماعت ہی اور موت سے روح کو فنا نہین اور قبرستان مین مُردونکو سلام کرنا دلیل ہے اُنکی سماعت کی اور حدیث مین ثابت ہی کہ جب مُردے کو دفن کرکے لوگ پھرتے ہین تو مُردہ لوگون کے جوتون کی چپ چپ سُنتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مُردون کو سماعت نہین یہ حضرتؐ کا معجزہ تھا جو اُن کافرون نے سُنا جس طرح ٹھیکریون نے حضرتؐ کے ہاتھ مین تسبیح کی تھی اس حدیث مین سوای اُن کافرون کی اور مُردون کی سماعت کا ذکر نہین صحیح بخاری مین قتادہؓ سی روایت ہی کہ خدا نی اُسوقت اُن کافرون کو زندہ کردیا تھا کہ حضرتؐ کا کلام سُنکے پشیمان ہون اور اسی طرح حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہی واللہ اعلم قَبِیْصَۃُ ابْنُ مُخَارِقٍ یَا قَبِیْصَۃُ اِنَّ الْمَسْأَلَۃَ لَاتَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدٍ ثَلٰثَۃٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَۃً فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْأَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَہَا ثُمَّ یُمْسِکُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ اِجْتَاحَتْ مَالَہٗ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْأَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْقَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَّرَجُلٌ اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلٰثَۃٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجٰی مِنْ قَوْمِہٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَۃٌ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْأَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْقَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاھُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَۃِ یَا قَبِیْصَۃُ سُحْتٌ یَّاْکُلُہَا صَاحِبُہَا سُحْتًا کَذَا وَقَعَ فِیْ کِتَابِ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَقُوْمَ وَالصَّوَابُ یَقُوْلُ وَکَذَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ بِاللَّامِ مسلم مین قبیصہ بن مُخارقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای قبیصہ سوال کرنا حلال نہین مگر ایک کو تین قسم کے آدمیون سی ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہانتک کہ اُتنا مال پا جاوی پھر رُک رہی اور دوسرا مرد وہ جسپر ایسی آفت پڑی جسسے اُس کا مال برباد ہوگیا تو اُسکو سوال کرنا حلال ہی یہان تک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا حضرتؐ نے یون فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کری اور تیسرا مرد وہ ہی جسکو فاقی کی نوبت پہنچی یہان تک کہ کھڑے ہوکر گواہی دین اُسکی قوم کے تین دانا آدمی کہ فلانی کو فاقہ ہی تو اُسکو سوال کرنا حلال ہے یہان تک کہ زندگی کے گذارے کے لائق حاصل کرے یا یون فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کرے اور ان تین کے سوای سوال کرنا ای قبیصہ حرام ہی کھاتا ہی سوال کرنے والا حرام صحیح مسلم مین اسی طرح حَتّٰی یَقُوْمَ کی روایت ہی اور ٹھیک یَقُوْلُ ہی جس طرح ابوداؤد نے لام سے روایت کیا ہی **ف** غیر کا بوجھ اپنے اوپر ڈالنا اس طرح پر کہ جیسے دو آدمی مین مال کے سبب جھگڑا ہو قرض کے بابت یا خون بہا کے بابت یا ڈانڈ کے بابت اور تیسرا آدمی اُن دونون مین صلح کر دیوی اور اُس قدر مال کو اپنے ذمے پر کر لیوی تو اُسکو سوال کرنا درست ہی عرب مین اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا اور آفت سی مال برباد ہونا جیسے آگ سے جلنا یا غرق ہونا یا لُٹ جانا اور یہ جو فاقی کی گواہی تین آدمیون کی فرمائی سو باعتبار احتیاط اور استحباب کے ہی کسی عالم کے نزدیک یہ شرط نہین کہ بدون گواہی کے فاقے والی کو سوال کرنا درست نہو اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سوال کی اصل حرام ہی لیکن ان تین ضرورتون مین درست ہی انکی سوای کسی طرح سوال درست نہین مصابیح مین قبیصہؓ سی روایت ہی کہ مین مال ضامن ہوا اور حضرتؐ سے مین نے سوال کیا حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ تو ٹھہر جا زکوۃ کا مال جب آویگا تو مین تجکو دونگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **خ** جَابِرٌ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰہَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَنَحْوَھَا **قَالَہٗ** حِیْنَ قَرَأَ الْبَقَرَۃَ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا ای مُعاذ کیا تو فتنہ انداز ہی پڑھا کر والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلٰی اور انکی مانند اور سورتین یہ حدیث مُعاذؓ سے فرمائی جب اُنھون نے عشا کی وقت سورۂ بقرہ پڑھی تھی **ف** مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہی کہ مُعاذ کا دستور تھا کہ عشا کی نماز حضرتؐ کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم مین جا کر امامت کرتے سو ایک بار مُعاذؓ نے سورۂ بقرہ عشا مین شروع کی تو ایک مرد جماعت چھوڑ کر علٰحدہ نماز پڑھکے اپنے گھر چلا گیا مُعاذؓ نے اُسکو منافق کہا وہ مرد حضرتؐ پاس گیا اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کھیتی والی محنتی لوگ ہین یعنی دن کی محنت سی ہم ماندے ہو جاتے ہین رات کو ہمکو اتنی طاقت نہین رہتی کہ ہم بڑی بڑی رکعتین پڑھین اور مُعاذؓ نے رات کو سورۂ بقرہ پڑھی مین اپنی نماز علٰحدہ پڑھ کے چلا گیا سو معاذؓ نے مجکو منافق کہا تب حضرتؐ نے معاذؓ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تو لوگون مین کیا فتنہ ڈالا چاہتا ہی بڑی قرات سی جماعت چھوڑا دیگا معلوم ہوا کہ امام کو اپنی قوم کی رعایت واجب ہے بدون اُنکی مرضی طول قرات نہین درست شافعیؒ کے مذہب مین درست ہی کہ امام نیت نفل کرے اور مقتدی فرض کی چنانچہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ معاذؓ حضرتؐ کی ساتھ فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو نفل کی نیت سی پڑھاتے تھے اور حنفی مذہب مین نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز نہین درست تو اُنکی طور پر معاذؓ حضرتؐ کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھتے اور اپنی قوم کے ساتھ فرض کی نیت سے **ق** مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ

۱۰۱۸ مکرر صحیح

قسمیں سوال درست صورت

۱۰۱۹

۱۰۲۰

قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ بخاری اور مسلم مین مُعاذ بن جبل رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای مُعاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا خدا کا حق ہے بندون پر مُعاذ نے کہا مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا سو مقرر خدا کا حق تو بندون پر یہ ہی کہ اُسکی بندگی کرین اور اُسکے ساتھ کسیکو شریک کرین ای مُعاذ بن جبل بھلا تو جانتا ہی کہ کیا حق ہے بندون کا خدا پر جبکہ وہ اُسکو کرین یعنی عبادت کرین لاشریک جان کر مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرت نے فرمایا بندون کا حق خدا پر یہ ہی کہ اُنکو عذاب نہ کرے **ف** خدا کا حق بندون پر واجب ہی اور بندے کا حق خدا پر کچھ بھی نہین لیکن اُسکے فضل و کرم کی راہ سے البتہ ہر طرح کی امید ہی **ق** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْاِدَاوَةَ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے مغیرہ اٹھالے وضو کے برتن کو **ف** مغیرہ رضی سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو مین وضو کا برتن حضرت کے ساتھ لے چلا حضرت نے اوّل جای ضرور سے فراغت کی شامی جُبہ حضرت پہنے تھے آستینین اُسکی تنگ تھین اُسمین سے ہاتھ نکال کر حضرت نے وضو کیا اور مین پانی ڈالتا جاتا تھا پھر حضرت نے موزون پر مسح کیا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خدمتگار سے وضو کروانا درست ہی **نوع اخر** دوسری قسم کی حدیثین **ق** جَابِرٌ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ بخاری اور مسلم مین جابر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای خندق کھودنے والو البتہ جابر نے تمھاری دعوت کا کھانا طیار کیا سو جلدی چلو **ف** اس کا پورا قصہ تیسرے باب مین ہو چکا کہ تھوڑے گوشت اور تین سیر جَو کے آٹے کو حضرت کی برکت سے ہزار آدمی نے کھایا جنگ خندق کے ایام مین **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَّحَشَمًا وَّخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِ ادَّخِرُوْا مسلم مین ابو سعید رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای مدینے کے لوگو نہ کھاؤ قربانیون کے گوشت کو تین دن سے زیادہ کہا ابو سعید نے پھر لوگون نے شکایت بیان کی حضرت سے کہ ہماری جورو لڑکے ہین اور بھائی بند ہین اور غلام خدمتگار ہین یعنی اگر تین دن سے زیادہ اجازت ہو تو ہمارا بہت دنون تک کام چلے تو حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور بندکر رکھو یا فرمایا رکھ چھوڑو **ف** یعنی قربانی کا گوشت دن سے زیادہ رکھنا درست ہے اول حکم منسوخ ہوا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ انصار بھلا مین نے تمکو گمراہ نہین پایا سو خدا نے تمکو دین کی راہ بتلائی میری سبب سے اور تم تتر بتر تھے سو خدا نی تمھاری آپس مین الفت اور محبت کر دی میرے سبب سے اور تم محتاج تھے سو خدا نے تمکو مالدار کر دیا میرے سبب سے **ف** جنگ حُنین مین جب فتح ہوئی اور مال ہاتھ لگا تو حضرت نے نو مسلمون کو مال بہت دیا اور انصار کو نہین دیا تو نوجوان انصاریون نے کہا کہ حضرت ہمکو نہین دیتے اُنکو دیتے ہین جنکی خون ہماری تلوارون سے ٹپکتے ہین یعنی جو ہماری بزور شمشیر مسلمان ہوئے ہین حضرت نے اُنکو ایک خیمے مین جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی پھر انصار راضی ہوے اور رونے لگے انصار کے دو گروہ تھے اَوس اور خزرج زمانہ کفر مین باہم اُن مین بڑی عداوت تھی بڑا کشت و خون ہو چکا تھا جب حضرت کے پاس دونون گروہ مسلمان ہوئے تو باہم نہایت دوست ہو گئے یہ احسان جتایا حضرت نے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهٖ قَالُوْا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار تمنے کہا کہ اس مرد کو یعنی پیغمبر کو خواہش ہوئی ہی اپنے شہر کی انصار نے کہا یہ بات تو مقرر ہوئی ہے حضرت نے فرمایا یہ ہونا نہین مین مقرر اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول مین نے ہجرت کی خدا کی طرف اور تمھاری طرف اب میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ ہی اور موت میری تمھاری موت کے ساتھ ہی **ف** مصابیح مین ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ جو ابو سفیان کے گھر گیا اُسکو امان ہی اور جس نے ہتھیار ڈال دیے اُسکو امان ہی تب انصار نے کہا کہ حضرت کو اپنے برادرون کی الفت ہوئی اور اپنی بستی کی طرف رغبت آئی حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ١٠٢٦

فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اے جوانون کے گروہ جو طاقت رکھتا ہو تم مین سے نکاح اور خانہ داری کی سو نکاح کرے اسواسطے کہ نکاح نظر کا بڑا روکنے والا اور شرمگاہ کا بڑا بچانے والا ہے یعنی نکاح کے سبب آدمی حرام کاری اور اجنبی عورتون کے گھورنے سے بچتا ہے اور جسکو خانہ داری کی طاقت نہو تو وہ اپنے اوپر روزہ رکھنا ضرور جانے اسواسطے کہ اُسکے حق مین روزہ رکھنا خصی کرنا ہے **ف** یعنی جس طرح خصی کر ڈالنے سے شہوت جاتی رہتی ہے ویسی ہی روزہ رکھنے سے معلوم ہوا کہ جسکو جورو کے کھانے کپڑے دینے کا مقدور ہو اُسکے حق مین نکاح کرنا مستحب ہے کہ حرام کاری اور نظر بازی سے بچے اور اگر مقدور نہو تو روزہ رکھنا شروع کرے کہ ناتوانی سے خود بخود شہوت دور ہو جاوے گی **ق** عَائِشَةُ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ

١٠٢٧ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّ مَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہے جو میرا عذر دریافت کرکے بدلہ لیوے اُس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہل بیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہونچی سو خدا کی قسم نہین جانا مین نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگون نے ذکر کیا ہے اُس مرد کو جسکو نہین جانا مین نے مگر نیک وہ تو میری بی بی پاس کبھی نہ جاتا تھا بدون میرے ساتھ کے **ف** یہ حدیث ٹکڑا ہے بڑی لنبی حدیث کا جب عبداللہ بن اُبی منافقون کے سردار نے حضرت عائشہؓ کو عیب لگایا صفوان بن معطل سے بخاری وغیرہ کا مختصر قصہ حضرت عائشہؓ سے یون روایت ہے کہ ہجری پانچوین سال حضرتؐ جنگ بنی مصطلق کو تشریف لے گئے مین حضرتؐ کے ساتھ تھی جب حضرتؐ فتح کرکے مدینے کے قریب پہونچے تو رات کو کوچ کی خبر ہوئی مین جاے ضرور کے واسطے لشکر کے باہر گئی پھر فراغت کرکے مکان پر آئی یہان معلوم ہوا کہ گلے کا ہار گر پڑا مین اُسی مقام پر تلاش کرنے کو گئی وہان تلاش مین دیر لگی جو لوگ میرا کجاوہ کسنے پر مقرر تھے وہ میرے کجاوے کو اٹھا کر اونٹ پر کس کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے عورتین اُسوقت کم خوراک اور نہایت دبلی ہوتی تھین اس سبب سے کجاوہ کسنے والون کو میرے ہونے یا نہونے کی کچھ خبر نہوئی جب مجکو ہار ملا تب مین اپنے مقام پر آئی دیکھا تو لشکر کوچ کر گیا مین وہان بیٹھ گئی اس خیال سے کہ آخر جب میرا حال معلوم ہوگا تو ضرور میری لینے کو لوگ آوینگے صفوان بن معطل لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا کہ ہارے ماندے کو ساتھ لاوے اُس نے مجکو سوتے دیکھا تو پہچانا کہ پردہ پوشی سے پہلے اُسنے مجکو دیکھا تھا اُسنے افسوس اور تعجب سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہے مین جاگ پڑی اُسکی کوئی بات اور مین نے نہین سُنی اُسنے اپنا اونٹ بٹھلایا مین اُسپر سوار ہوئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوا ظہر کے وقت لشکر مین پہونچی تو تہمت کرنے والون نے مجھپر تہمت باندھی اور بانی مبانی اس تہمت کا عبداللہ بن سلول ہوا مین مدینے مین آکر بیمار ہو گئی اور ایک مہینا بیمار رہی اور مجکو اس تہمت کرنے کی بھی کچھ خبر نہ تھی ہان اتنا مجکو تردد تھا کہ جیسے میری بیماری مین حضرتؐ مجھپر مہربانی کرتے تھے اس بار ویسی مہربانی نہ تھی گھر مین آکر صرف اتنا پوچھتے تھے کہ اس عورت کا کیا حال ہے اُس وقت تک گھر مین پاخانہ نہ تھے مین شہر کے باہر مسطح کی ماں کے ساتھ جا ضرور کو گئی اُسکا پیر چادر مین اُلجھا وہ گر پڑی اُسنے اپنے بیٹے کو یعنی مسطح کو بددعا دی مین نے کہا تو اُسکو کیون بددعا دیتی ہے وہ تو بدری صحابی ہے تب اُسنے مجکو اس تہمت کی خبر کی کہ مسطح بھی تہمت کرنے والون کا شریک ہے یہ سُنتے ہی میری بیماری اس غم سے دونی ہو گئی مین حضرتؐ سے اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر آئی کہ اس خبر کو تحقیق کرون مین نے اپنی ماں سے کہا اے ماں یہ کیا بات ہے جسکا لوگون مین چرچا ہے میری ماں نے کہا اے بیٹی تو مت گھبرا جو عورت اپنے خاوند کی پیاری ہوتی ہے اُسکو اسی طرح اکثر لوگ تہمت لگاتے ہین مین نے کہا سبحان اللہ میری حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اُس رات تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر حضرتؐ نے علی بن ابی طالب اور اُسامہ بن زید کو بُلایا اور میرے چھوڑ دینے مین صلاح اور مشورہ پوچھا اسواسطے کہ اتنی مدت مین جبرئیل کا آنا اور وحی اُترنا بالکل موقوف ہو گیا تھا اُسامہؓ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی بی بی ہین مجکو تو سواے پاکی اور بہتری کے کچھ اور خیال مین نہین آتا اور علیؓ بن ابی طالب نے کہا کہ خدا نے حضرتؐ پر کچھ تنگی نہین کی اُنکے سوا اور بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہؓ لونڈی سے پوچھیے وہ آپ کو سچ سچ بتلا دے گی حضرتؐ نے اُسکو بُلایا اور فرمایا کہ اے بریرہ تو نے کبھی عائشہؓ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجکو اُسکی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہؓ نے کہا اے رسول اللہ قسم ہے اُس خدا کی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہے کہ مین نے کبھی اُسکی پاکدامنی مین کچھ فرق نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہے کہ عائشہؓ کم عمر لڑکی ہے بکری خمیر کھا جاتی ہے اور وہ سویا کرتی ہے یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی پھر حضرتؐ مسجد مین تشریف لے گئے اور منبر پہ

یہ حدیث فرمائی یعنی ای مسلمانو کوئی اس منافق سی یعنی عبداللہ بن سلول سی میرا بدلہ لیوی کہ اس نے ناحق میری گھر کے لوگون کو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات نہ معلوم ہوئی تو سعد بن معاذ قوم اوس کا سردار تھا اُسنے کہا یا رسول اللہ مین آپ کا بدلہ لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم یعنی اوس سے ہو وے تو مین اسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا ہم کرین تو سعد بن عبادہ خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ اے معاذ تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والی پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی تو بھی حمایت کریگا پھر اُسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرین گے کیا تو منافق ہی جو منافقون کی حمایت کرتا ہی غرض کہ قریب تھا کہ کشت و خون ہو وے حضرت نے سب کو چپکا کیا حضرت عائشہ رضی سے روایت ہی کہ مین بیٹھی روتی تھی کہ حضرت گھر مین تشریف لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عائشہ تیری حق مین مین نے ایسی ایسی باتین سنی ہین اگر تو نے گناہ ہی تو عنقریب خدا تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر اسواسطے کہ جب بندہ نے توبہ کی تو خدا گناہ معاف کرتا ہی جب حضرت بات تمام کر چکے تو میری آنسو بالکل بند ہو گئی مین نے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپ کو اس بات کی خبر پونہچی ہے اور آپ کی دل مین جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو حضرت یقین کاہیکو کرینگے اور اگر نا کردہ گناہ کا اقرار کرون تو حضرت اسکو سچ جانین گے اب میری اور حضرت کی درمیان سوای حضرت یعقوب کے اور کوئی مثل نہین بن سکتی فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی حضرت میری پاس سے نہ اٹھے تھے کہ وحی اترنے کی نشانیان حضرت پر ظاہر ہوئین اور سورہ نور مین خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والون کی مذمت بیان کی پھر تو حضرت نے خوش ہو کر فرمایا ای عائشہ بشارت ہی تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے مان باپ نے کہا ای عائشہ اٹھکر حضرت کی تعظیم اور تعریف کر مین اس وقت نہایت غصے مین تھی مین نے کہا کہ مین نہ اٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرون گی جسنے میری بیگناہی ظاہر کی حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق مین قرآن اُتریگا جو قیامت تک پڑھا جاوے گا **ف** اس حدیث سی بہت فائدی ظاہر ہوئے اول یہ کہ جو بیگناہون کو عیب لگاتا ہی سو آخر کو خود فضیحت ہوتا ہی اور پاکون کی پاکی زیادہ تر ثابت ہو جاتی ہی دوسرے یہ کہ جسنے حضرت عائشہ رض کو بد کہا مقرر اُسنے حضرت کو رنج دیا اور اُن ہی منافقون مین وہ بھی داخل ہوا تیسرے یہ کہ علم غیب سوای خدا کے کسی کو نہین مہینا بھر اسکا تردد اور رنج حضرت کو رہا لیکن بدون خدا کے بتلائے حقیقت حال حضرت کو نہ معلوم ہوا **ق** اَبُوْسَعِیْدٍ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عورتون کے گروہ خیرات کرو اسواسطے کہ دوزخیون مین تم ہی مجکو زیادہ نظر پڑین یعنی دوزخ مین مین نے عورتین مردون سے زیادہ دیکھین **ف** حضرت عید کو جب عیدگاہ سے پھرے تو عورتون کے گروہ پر گزری پھر یہ حدیث فرمائی عورتون نے پوچھا یا حضرت اسکا کیا سبب ہے کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین حضرت نے فرمایا کہ بہت لعن کیا کرتی ہین اور اپنے خاوند کا حق نہین مانتین یعنی ناشکری کرتی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرات کرنا دوزخ سے بچاتا ہی **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای یہودیون کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تو بچے رہو یعنی قتل اور جزیہ اور دوزخ سے **ف** یہ حضرت نے مدینے کے یہودیون سے فرمایا جب اُنکے نکالنے کا ارادہ کیا **خ** عَائِشَۃَ یَا مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ وَیْلَکُمْ اِتَّقُوا اللّٰہَ فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِنَّکُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا وَّاَنِّیْ جِئْتُکُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا **قالہ** اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ بَعْدَ اِسْلَامِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای یہودیون کے گروہ تمہاری کمبختی ہی خدا سے ڈرو سو قسم ہی اُس خدا کی جسکے سوای کوئی لائق پوجنے کے نہین البتہ تم جانتے ہو کہ مین مقرر خدا کا رسول ہون اور بیشک تمہاری واسطے حق دین لایا ہون سو مسلمان ہو جاؤ یہ حضرت نے اول مدینے مین آتے ہوئے بعد مسلمان ہونے عبداللہ بن سلام کے فرمایا تھا **ف** توریت مین حضرت کی نشانیان مذکور تھین یہودیون کو خوب معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان فلانے وقت فلانے شہر فلانی قوم مین پیدا ہو گا اور مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آویگا بلکہ اسی واسطے اپنا ملک شام چھوڑکر اکثر یہودی مدینہ مین آ رہے تھے کہ ہم دیدار حضرت سے مشرف ہون اور جب کافرون سے لڑتے تو یون دعا مانگتے کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان کی برکت سی ہمکو فتح دے اسواسطے حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ تم میری پیغمبری خوب جانتے ہو پھر جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو اُن کمبختون نے حسد کے مارے عداوت شروع کی جیسے حضرت عیسیٰ کو نہ مانا تھا ویسے ہی

ہمارے حضرت کو نہ مانا ہان جو اُن مین دیندار خدا ترس تھے جیسے عبداللہ بن سلامؓ کہ اُن مین بڑے عالم اور سردار تھے بے تامل ایمان لائے **نوع اخر** دوسری قسم
١٠٣١ کی حدیثین **م** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ يَعْنِي الدَّجَّالَ **قَالَهُ** لَهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اِلَّا لَفْظَةَ اَيْ بُنَيَّ مسلم مین
مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای بیٹا کون چیز تجکو رنج مین ڈالتی ہے دجّال سے البتہ وہ تجکو کچھ ضرر نہ پونہچا سکے گا یہ حضرت نے مغیرہؓ سے فرمایا اس حدیث کو
بخاری نے بھی روایت کی مگر ای بُنیّ کی لفظ اُسمین نہین **ف** مغیرہؓ سے روایت ہے کہ مین حضرت سے اکثر دجال کا حال پوچھا کرتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی مین نے کہا
١٠٣٢ کہ لوگ کہتے ہین کہ اُسکے ساتھ روٹیون کے پہاڑ اور پانی کی نہرین ہونگی حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہ سب آسان ہے **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَيْ سَعْدُ اَلَمْ
تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا **قَالَهُ** لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ عَادَهُ وَاَبُوْ حُبَابٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین
اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے سعد کیا تو نے نہین سُنا جو ابو حُباب نے کہا اُسنے ایسا اور ایسا کہا یہ حضرت نے سعدؓ بن عبادہ سے فرمایا جب اُنکی بیمار پرسی
کو تشریف لے گئے تھے اور ابو حُباب کنیت ہے عبداللہ بن اُبی منافق کی **ف** حضرت ایکبار سعدؓ بن عبادہ کی بیمار پرسی کو چلے راہ مین مسلمان اور مشرک ملے ہوئے ایک مجلس مین
بیٹھے تھے اُسوقت تک عبداللہ بن اُبی ظاہری اسلام بھی نہ لایا تھا سواری کی ٹاپ سے گرد اُڑی اُسنے ناک بند کی اور کہا کیون خاک اُڑاتے ہو حضرت نے سلام کیا پھر وہان کھڑے
ہوکر وعظ کہا اور قرآن پڑھا عبداللہ بن اُبی نے کہا کلام تو اچھا کرتے ہو لیکن ہمکو تکلیف نہ دو اپنے گھر بیٹھکر وعظ و نصیحت کیا کرو جو تمہارے پاس آوے اُسکو سمجھاؤ عبداللہ
ابن رواحہ صحابی وہان موجود تھے اُنھون نے کہا یا رسول اللہ آپ بخوشی ہمکو جو چاہیے سو ارشاد کیجیے اگرچہ یہ نہین سُنتا تو ہم تو قرآن پر قربان ہین پھر تو مسلمانون اور کافرون
مین نہایت لڑائی ہونی قریب تھا کہ تلوار چلے حضرت نے سب کو چپکا کیا پھر سعدؓ بن عبادہ کے گھر جاکر یہ حدیث فرمائی سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ وہ حسد کی جہت سے معذور ہے
اسواسطے کہ حضرت کی تشریف لانے سے پہلے یہان کے لوگون نے چاہا کہ اُسکے سر پر سرداری اور بادشاہی کا تاج رکھین اب جو آپ دین حق لائے اور اُسکی ریاست مین خلل پڑا
١٠٣٣ اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریاست کا غرور آدمی کو دینداری سے اکثر باز رکھتا ہے **م** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ
السَّمُرَةِ **قَالَهُ** يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عباس پکار درخت والون کو یہ حضرت نے جنگ حنین کے
دن فرمایا **ف** حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن مین نے اور ابوسفیان بن حارث نے حضرت کا ساتھ ایکدم نچھوڑا جب مقابلہ ہوا تو کافرون نے
ہر طرف سے تیراندازی کی مسلمانون کے پیر اُٹھ گئے اور حضرت سفید خچر پر سوار کافرون پر حملہ کرتے تھے مین لگام کھینچتا تھا تاکہ حضرت جلدی نہ کرین اور ابوسفیان
رکاب پکڑے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جن لوگون نے درخت کے نیچے جنگ حدیبیہ مین جانبازی کی بیعت کی ہے اُنکو پکار حضرت عباسؓ کی بڑی آواز تھی حضرت
کی آواز سنتے ہوئے سب اصحاب لبّیک لبّیک کہتے ایسے جھکے جیسے گائین اپنے بچون کی طرف جھکتی ہین پھر خوب لڑے اور حضرت نے پتھریان کافرون پر مارین
١٠٣٤ لڑائی فتح ہوگئی جنگ حنین آٹھوین سال ہجری بعد فتح مکّہ کے ہوئی **ق** اَلْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ
قَالَهُ لِاَبِيْ طَالِبٍ عِنْدَ وَفَاتِهِ بخاری اور مسلم مین مسیّب بن حزنؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای چچا کہہ لا اله الا الله کہہ لے اس کلمے کو خدا کے نزدیک
اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیری واسطے مین جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجکو بخشا ونگا یہ حضرت نے ابو طالب سے کہا اُنکے مرتے وقت **ف** ابو طالب کی
وفات کے وقت ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ موجود تھے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ان کمبختون نے کہا ای ابو طالب کیا تو عبدالمطلب کے دین کو چھوڑتا ہے حضرت
١٠٣٥ بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ شیطان اسی طرح ورغلاتے تھے آخرش کو ابو طالب نے کہا کہ وہ شخص عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہے اور کلمہ نہ کہا **ق** اَبُوْ مُوْسٰى اَيُّهَا
النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ **قَالَهُ** فِيْ سَفَرٍ وَكَانُوْا
يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ بخاری اور مسلم مین ابو موسٰیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانون پر یعنی شور نکرو البتہ تم بہرے اور
غائب کو نہین پکارتے ہو تم تو سُنتے نزدیک والے کو پکارتے ہو اور وہ تو تمہارے ساتھ موجود ہے یہ حضرت نے سفر مین فرمایا اور لوگ پکار پکار کر اللہ اکبر کہتے تھے **ف**
اس حدیث سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر مین زیادہ شور کرنا درست نہین اسواسطے کہ زیادہ شور کرنے مین اپنے حواس بھی پریشان ہوتے ہین اور دوسرے
١٠٣٦ کے بھی **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا

مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ
السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ
لِذٰلِكَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو البتہ خدا پاک ہی نہین قبول کرتا ہی مگر عمل پاک او مال پاک کو مقرر خدا نی حکم کیا
ایماندارون کو جسکا حکم کیا پیغمبرون کو فرمایا قرآن مین ای پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمہاری عمل کا جاننے والا ہون اور
خدا نے قرآن مین فرمایا ای ایماندارو کھاؤ حلال مال اور پاک چیزون کو جو مین نے تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اُس مرد کا جسنے بڑا لنبا چوڑا سفر کیا بکھری بال خاک آلود
پھیلاتا ہی اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہی کہ ای رب میرے ای رب میری ای رب میرے اور حال آنکہ کھانا اُسکا حرام اور پینا اُسکا حرام بدن اُسکا پالا گیا حرام
غذا سے پھر کہان ہی ایسے شخص کی دعا قبول ہو **ف** پاک مال وہ ہی جسمین کسی کا دعوی او جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین
اسواسطے کہ مالک کا دعوی اُسمین موجود ہی اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اُسمین بظاہر دعوی نہین لیکن اس طرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا
معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہی کہ خدا اسکو قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہی ناپاک کو کس طرح قبول کری اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور
مسلمانون کو خدا کا ایک سا حکم ہی اُسمین سزا ہی اُن لوگون کا جو کہتی ہین کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو اُن کی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت
کرین پھر حضرت نے فرمایا کہ ہرچند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا مقبول ہوتی ہے لیکن جب اُسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونی
کی کون صورت ہی خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہے
بدون اسکے نہ عبادت مین کچھ مزہ ہی نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کسکو ملتا ہی اُسکی
تلاش بے فائدہ ہی سو غلط بات ہی اسواسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اُسمین کوئی خلاف شرع کام نہ کرنا پڑے
یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بے خواہش اُسکو کچھ دیوی یہ سب درست ہی جو مال ان طرحون سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہی غرض کہ جب ایماندار کو قیامت مین خدا کو
١٠ مُنھ دکھانے کا یقین ہے اُسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہے اور حرام خور خدا فراموش ہی گفتگو نہین م اِبْنُ عَبَّاسٍ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ
النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ اَلَا وَاِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ
وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا ای لوگو البتہ
پیغمبری کی خوشخبریون سے اب کچھ باقی نہین رہا سوای ٹھیک خواب کے کہ اُسکو مسلمان دیکھے یا اُسکے واسطے کوئی اور مسلمان دیکھے اور مجکو منع ہوا کہ مین قرآن پڑھون
رکوع کرتے یا سجدہ کرتے سو رکوع مین تو خدا کی بڑائی بیان کرو یعنی سبحان ربی العظیم کہو اور سجدے مین بدل دعا مین کوشش کرو کہ سزاوار ہی سجدی مین بھلائی
دعا قبول ہونا **ف** یہ حدیث حضرت نے انتقال کے قریب حجرے کا پردہ اُٹھا کر فرمائی یعنی جو علم غیب کہ بواسطہ نبوت کے تمکو حاصل ہوتا تھا سو اُسکا دروازہ بند ہوچکا
کیونکہ میرا انتقال ہوتا ہی میری بعد کوئی پیغمبر نہین ہان مگر از جنس نبوت عالم غیب سے علم حاصل ہونے کا ٹھیک خواب کا ایک طریقہ باقی ہی قیامت تک خواہ مسلمان آپ دیکھے
یا اُسکے واسطے کوئی اور دیکھے پھر رکوع اور سجود مین قرآن پڑھنا منع فرمایا اور سجدی کو قبول ہونے کا مقام بتلایا اسواسطے کہ خاک پر سر رکھنا عاجزی کا کمال رتبہ ہی
١٠ رحمت الٰہی جوش ہی مارا چاہے م اَبُوْ سَعِيْدٍ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ بِيْ تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِيْ وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِيْحَهَا يَعْنِي الثُّوْمَ قَالَ
حِيْنَ قَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ حِيْنَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْحَدِيْثَ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ای لوگو البتہ میرے
اختیار مین حرام کرنا نہین جسکو خدا نے میری واسطے حلال کیا لیکن لہسن کا ایسا پیڑ ہے کہ مجکو اُسکی بو بُری معلوم ہوتی ہے یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب لوگون نے
کہا کہ لہسن حرام ہوا حرام ہوا جب کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ جو لہسن کھاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے **ف** یعنی حرام حلال مقرر کرنا بدون خدا کے حکم میرے
١٠٣ اختیار مین نہین یہ خدا کی شان ہے اور لہسن کی حرمت شرعی نہین کراہت طبعی ہے م اَنَسٌ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ
وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

قَالُوْا وَمَا رَاَیْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو مین تمھارا امام ہون مجھسے آگے
رکوع نہ کیا کرو اور نہ سجدہ اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا اسواسطے کہ مین دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پھر حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے
قابو مین محمدؐ کی جان ہے کہ اگر تم دیکھتے جو مین نے دیکھا تو تھوڑا ہنستے اور بہت سا روتے اصحابؓ نے کہا یارسول اللہ آپ نے کیا دیکھا حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے بہشت اور
دوزخ کو دیکھا **ف** معلوم ہوا کہ مقتدی کو اطاعت امام کی واجب ہی رکوع اور سجود اور قیام اور قعود مین امام سے سبقت حرام ہی جب اوّل امام رکوع وسجود کر لیوی تو
مقتدی کرین پھر ہنسنے کی بُرائی بیان کی کہ اُسکا سبب غفلت ہی اور رونے کی تعریف کی کہ اُسکا سبب بیداری اور علم ہے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَیُّھَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ ۱۰۴۰
بِالسَّکِیْنَۃِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ **قَالَہٗ** یَوْمَ عَرَفَۃَ بخاری مین عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو اپنے اوپر آرام اور
قرار لازم جانو کہ خود دوڑنا اونٹ دوڑانا نیکی اور خوبی نہین یہ حضرت نے عرفے کے دن فرمایا **ف** عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت جب عرفات سے چلے تو
پیچھے بہت غل شور سُنا کہ لوگ اونٹون کو مارتے ہوئے دوڑاتے آتے ہین تب یہ حدیث فرمائی م عَلِیٌّ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ مسلم مین حضرت ۱۰۴۱
مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو حدون کو قائم کرو اپنے غلامون پر **ف** یعنی اگر تمھاری غلام گناہ کرین تو اُنکو سزا دو جیسے دس درم یا زیادہ
چوری کرین تو ہاتھ کاٹو یا حرام کرین تو کوڑے پچاس مارو اور امام شافعیؒ کے نزدیک مالک سزا دینے کا مختار ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک بے اجازت قاضی یا بدون اجازت
حاکم کے مالک کو سزا دینے کا اختیار نہین م اَبُوْسَعِیْدٍ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ یُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰہَ سَیُنْزِلُ فِیْھَا اَمْرًا فَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ ۱۰۴۲
مِنْھَا شَیْءٌ فَلْیَبِعْہُ وَلْیَنْتَفِعْ بِہٖ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا ابھی اشارہ کرچلا ہی شراب مین اور شاید کہ آگے اُتارے گا اُسمین
کچھ حکم یعنی کھول کے حرام کردیگا سو جسکے پاس اُس شراب سے کچھ ہو سو چاہیے کہ اُسکو بیچ ڈالے اور اُس سے فائدہ اُٹھالیوی **ف** جب قرآن مین اس مضمون کی آیتین
اُترین کہ مستی مین نماز مت پڑھو اور شراب مین لوگون کو فائدے بھی ہین اور گناہ بھی تو لوگ شراب پیتے تھے نماز کے وقت ترک کرتے تھے حضرت اس پر دا سے
سمجھے کہ عنقریب شراب حرام ہوا چاہتی ہی تب یہ حدیث فرمائی ابوسعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرت کے فرمانے کے بعد تھوڑے دن گذرے کہ قرآن شریف مین شراب کی
صاف حرمت بیان ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اب جسکے پاس شراب ہو نہ پیے نہ بیچے ڈھلکا دیوی سو اُسی دن حکم سنتے ہی صحابہ نے برتن توڑ ڈالے اور شراب بہادی کہ تمام مدینے
مین کیچڑ ہوگئی م سَبْرَۃُ بْنُ مَعْبَدِ الْجُھَنِیِّ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ ۱۰۴۳
الْقِیٰمَۃِ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مِنْھُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَہٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا مسلم مین سبرہ بن معبدؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو
البتہ مین نے تمکو اجازت دی تھی عورتون سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے اِس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعہ والی عورتون سے کوئی عورت ہو تو اُسکو
چھوڑ دیوے اور جو اُنکو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اُسکو کچھ بھی نہ پھیر لیجیو **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ متعہ کرنا بحکم خدا قیامت تک حرام ہوا جیسے شراب
اول مباح تھی پھر حرام ہوئی باقی گفتگو اوّل باب مین ہوچکی م جَابِرٌ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِکَکُمْ فَاِنِّیْ لَآ اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَآ اَحُجُّ بَعْدَ عَامِیْ ۱۰۴۴
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو سیکھ لو حج کی عبادت کی طریقے اسواسطے کہ مجکو معلوم نہین شاید کہ مین حج نہ کرونگا اس برس کے بعد **ف** یہ حضرت
نے حجۃ الوداع مین فرمایا پھر حضرت کو حج کا اتفاق نہین ہوا اُسی سال انتقال فرمایا اسی واسطے اُسکو حجۃ الوداع کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا قول
اور فعل حجت ہی م اَبُوْھُرَیْرَۃَ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای لوگو البتہ خدا نے ۱۰۴۵
تمپر حج کرنا فرض کیا سو حج کیا کرو **ف** یہ حدیث دلائل فرضیت حج سے ایک دلیل ہے خ اَبُوْ اُمَامَۃَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاِنْ ۱۰۴۶
تُمْسِکْہُ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ بخاری مین ابوامامہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای آدم کے بیٹے زائد از حاجت مال کو تیرا خرچ کرنا بہتر ہے
تیری واسطے اور اگر تو نے اُس مال کو رکھ چھوڑا تو بُرا ہی تیرے واسطے اور تجکو ملامت نہوگی بقدر اپنی اہل وعیال کے قوت رکھنے پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ سوائے زکوٰۃ دینے کے زائد مال کو راہ خدا مین دینا مستحب ہے کہ آخرت کا ذخیرہ ہو اور مال رکھنے مین بُرائی ہے کہ اُسپر حساب اور غیرون کو فائدہ لیکن بقدر اپنے گھر کے
خرچ رکھنے پر ہرگز ملامت نہین اور توکّل کے بھی مخالف نہین کہ حضرت اپنی بیبیون کو سال بھر کا قوت دیتے تھے م جَابِرٌ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ ۱۰۴۷

دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای قوم بنی سلمہ اپنے گھرون مین بنے رہو تاکہ تمھاری نقش قدم لکھی جاوین اپنے گھرون
مین بنے رہو تاکہ تمھاری نقش قدم لکھی جاوین **ف** بنی سلمہ انصاریون کی ایک قوم تھی اُنکے گھر حضرت کی مسجد سے دور تھی اُس قوم نے چاہا کہ مسجد کے گرد آ بسین
تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی دو بار یعنی ہر چند مسجد دور ہونے سے تمکو آتے جاتے تکلیف ہی لیکن یہ کتنا بڑا ثواب ہی کہ ہر ایک ڈگ کی شمار پر ایک نیکی تمھاری واسطے لکھی جاتی
۱۰ ہی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہی معلوم ہوا یہ کہ جسکا گھر مسجد سے دور ہو وہ اس آنے جانے کی تکلیف کو غنیمت جانے **نوعٌ اٰخَرُ** دوسری قسم کی حدیثین **ق**
اُمَّ سَلَمَۃَ یَا ابْنَۃَ اَبِیْ اُمَیَّۃَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّہٗ اَتَانِیْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَیْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِھِمْ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ
الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّھْرِ فَھُمَا ھَاتَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ابی امیہ کی بیٹی تونے مجھسے بعد عصر کی دو رکعتون کا حال
پوچھا سو اُسکا حال یہ ہی کہ کچھ لوگ قوم عبد القیس سے اسلام کا پیغام لائے تھے اپنی قوم سے سو اُنھون نے مجکو مشغول کر لیا بعد ظہر کے دو رکعتون سے سو وہ دونون
رکعتین یہ ہین **ف** مصابیح مین کریب رض سے روایت ہی کہ مجکو عبد اللہ بن عباس رض وغیرہ چند اصحاب نے حضرت عائشہ رض پاس بھیجا کہ بعد عصر کے دو رکعتین پڑھنا سنت ہی یا نہین
حضرت عائشہ رض نے مجکو حضرت ام سلمہ رض کے پاس بھیجا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ مین نے حضرت کو بعد عصر کی سنت سے منع کرتے سُنا پھر حضرت کو ایک روز مین نے عصر کی بعد دو رکعت پڑھتے
دیکھا تو مین نے ابی امیہ کی لڑکی کو حضرت پاس بھیجا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ وہ رکعتین ظہر کی قضا تھین اور یہی مذہب ہی امام شافعی رح کا کہ اگر ظہر کی سنت
قضا ہون تو بعد عصر کے پڑھ لے امام اعظم رح کے نزدیک عصر کے بعد سنت قضا کرنا حضرت کو خاص تھا اب درست نہین اسواسطے کہ سنت کی قضا بدون فرض کے
۱۰ جائز نہین **خ** اَنَسٌ یَا اُمَّ حَارِثَۃَ اِنَّھَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ ابْنَکِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای حارثہ کی ماں
حال تو یون ہی کہ بہشت مین کئی بہشتین ہین اور مقرر تیرا بیٹا پونہچا بہت اونچی بہشت مین **ف** حارثہ رض بدر مین شہید ہوا تھا اُسکی ماں نے حضرت کی پاس آ کر کہا کہ یا
رسول اللہ اگر حارثہ جنت مین ہو تو مین اُسکے غم مین صبر کرون اور اگر جنت کی سوای کہین اور ہو تو محنت کر کے اُسکو رولون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی
۱۰ یہ سمجھ کہ بہشت فقط ایک ہی ہے بلکہ بہشت مین کئی بہشتین ہین ایک سے ایک اعلیٰ اور تیرا بیٹا فردوس برین مین ہی جو سب سے عمدہ اور بلند ہی **خ** اُمُّ خَالِدِ بِنْتُ
سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قِیْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ یَا اُمَّ خَالِدٍ ھٰذَا سَنَا وَیُرْوٰی سَنَہْ فِی الْمَصَابِیْحِ بخاری مین ام خالد سعید بن عاص رض
کی یا خالد بن سعید رض کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اُم خالد یہ سیاہ سوسی کی چادر اچھی ای ام خالد یہ اچھی اور ایک روایت مین بجاے سَنَا کے سَنَہ دونون مقام پر آیا ہی
اور یہ دونون اِن لفظون کی معنی اچھی **ف** ام خالد رض سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت کی پاس کئی قسم کی کپڑی آئے اُن مین ایک چادر سیاہ دھاری دار اُون کی چھوٹی سی تھی
حضرت نے فرمایا کہ یہ مین کسکو دون اصحاب رض چپ تھے اور مین کم عمر لڑکی تھی حضرت نے مجکو بلا کر وہ چادر دی اور یہ حدیث فرمائی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکونکو
۱۰۵ چیز دیکر اُسکی تعریف کرنا تاکہ لڑکے خوش ہون مستحب ہی **ق** عَائِشَۃُ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَۃَ فَاِنَّہٗ وَاللّٰہِ مَا نَزَلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ
امْرَاَۃٍ مِّنْکُنَّ غَیْرِھَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو مجکو نہ رنج دے عائشہ رض کے مقدمہ مین اسواسطے
کہ سوای عائشہ رض کے تم مین سے کسی عورت کی لحاف مین مجھپر وحی نہین اُتری **ف** اس حدیث کا مفصل قصہ ہو چکا کہ اصحاب رض کا دستور تھا کہ حضرت عائشہ رض کی باری کے دن حضرت کو
تحفے بھیجتے تھے کہ حضرت خوش ہونگے حضرت کی بیبیون نے حضرت ام سلمہ رض کی معرفت حضرت سی نالش کی کہ اصحاب سب بیبیون کے گھر تحفے بھیجا کرین عائشہ رض کی کیا
خصوصیت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ رض کی فضیلت صرف میری محبت ہی سے نہین بلکہ اُس مین ایسا دینی کمال ہے کہ سوای اُسکے اور کسی بی بی پاس
مجکو وحی نہین آتی تو معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک وہ سب اور بیبیون سے افضل ہے سو حضرت ام سلمہ رض نے کہا کہ مین آپ کی رنج رسانی سے توبہ کرتی ہون یا رسول اللہ
۱۰۵ **م** اَنَسٌ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ شَرْطِیْ عَلٰی رَبِّیْ اَنِّی اشْتَرَطْتُ عَلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰی کَمَا یَرْضَی الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ کَمَا یَغْضَبُ
الْبَشَرُ فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْہِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَۃٍ لَّیْسَ لَھَا بِاَھْلٍ اَنْ تَجْعَلَھَا لَہٗ طَھُوْرًا وَّزَکٰوۃً وَّقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مسلم مین
انس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای ام سُلیم کیا تو نہین جانتی کہ میری شرط اپنے رب سے یہ ہی کہ مین البتہ شرط کر چکا اپنے رب سے اس طرح کہکر کہ مین تو آخر آدمی
ہون راضی ہوتا ہون جیسے آدمی راضی ہوتا ہی اور غصہ کرتا ہون جیسے آدمی غصہ کرتا ہی سو جس کسی پر اپنی امت سے مین دعا کرون کہ اُسکے وہ لائق نہو تو ای رب

اُس بد دعا کو اُسکے گناہون کی طہارت اور پاکی اور اپنی نزدیکی کا سبب کردیجیو کہ قیامت کے دن اُس بد دعا کے بدلے اُسکو تیری نزدیکی حاصل ہو **ف** انس رض سے
روایت ہے کہ میری مان اُم سُلیم رض کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اُسکو حضرت نے ایک روز دیکھکر فرمایا کہ ارے تو تو بڑی ہو گئی اب تجکو بڑھنا نصیب نہو جیو اُس لڑکی نے رو کر
اُم سُلیم سے کہا کہ حضرت نے مجکو بد دعا دی اُم سُلیم نے کہا یا رسول اللہ آپنے کیا میری یتیم لڑکی کو بد دعا دی ہے حضرت نے فرمایا کیسی بد دعا اُم سُلیم نے کہا کہ وہ لڑکی روتی
اور کہتی ہے کہ حضرت نے مجکو یون بد دعا دی کہ تو عمر دراز نہو جیو تو حضرت ہنسنے لگے پھر یہ حدیث فرمائی یعنی تو مت گھبرا کہ بے قصور والی کو میری بد دعا نہین لگتی بلکہ اُسکے
بدلے خدا کے نزدیک اُسکے حق مین برکت اور بہتری ہوتی ہے حضرت کی یہ دعا ایسی تھی جیسے کسی وقت مان باپ اپنے لڑکے کو کوستے ہین جیسے ای کمبخت ای بد نصیب مگر دل سے
اُسکا بُرا نہین چاہتے ہر چند حضرت بیجا غصے سے معصوم تھے لیکن حضرت کو کیا شفقت تھی اپنی اُمت پر کہ پیش بندی کر کے اپنی بد دعا کی نہ تاثیر ہونے کی خدا سے شرط کر لی
کہ شاید اگر بے قصد کسیکے حق مین کبھی بد دعا نکل جاوے تو اثر نہ کرے بلکہ برعکس اُسکے بہتر ہو شعر اپنی اُمت پہ جو شفقت تھی شہ عالم کو نہ ایسی شفقت کسی مان باپ مین
دیکھی نہ سُنی ٭ اب تو اُمت کو ہی لازم کہ جب ایسا ہو رسول ٭ راہ اُسکی چلین بدعت کی کرین بیخ کنی ٭ **م** اَنَسٌ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ ۱۰۵۳
قَالَہٗ يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ای اُم سُلیم کافرون کے شر کو خدا کفایت کر گیا اور اُس نے ہم پر احسان کیا یہ حضرت نے جنگ حنین
کے دن فرمایا **ف** حضرت نے اُم سُلیم کو خنجر باندھے دیکھا پوچھا کہ کیون تو نے باندھا ہے اُم سُلیم نے کہا یا رسول اللہ مین نے اس ارادے سے باندھا کہ اگر کوئی کافر میرے قریب ہو
تو اُسکا پیٹ پھاڑ ڈالون تو حضرت نے ہنس کے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے کرم سے فتح ہو چکی تیرے خنجر کی اب کچھ حاجت نہین **ق** اَنَسٌ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا ۱۰۵۴
هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ **قَالَہٗ** حِيْنَ رَاٰهَا تَجْمَعُ عَرَقَہٗ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اُم سُلیم تو یہ کیا کرتی ہے یہ حضرت نے
اُسوقت فرمایا جب اُم سُلیم کو اپنا پسینا جمع کرتے دیکھا **ف** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت اکثر دن کو میرے گھر مین آکر سوتے تھے ایک روز حضرت کے بدن سے پسینا
بہت نکلا میری مان یعنی اُم سُلیم پسینا حضرت کا پونچھ پونچھ کر عطر کی شیشی مین بھرنے لگی حضرت جاگ پڑے اور یہ حدیث فرمائی یعنی تو کیون پونچھتی ہے اُم سُلیم نے کہا
یا رسول اللہ یہ میری عطر کی شیشی ہے اسمین مین آپ کا پسینا ڈالتی ہون کہ حضرت کا پسینا عطر سے بھی زیادہ خوشبودار ہے اور دوسری روایت مین اُم سُلیم نے
یون جواب دیا کہ اپنے لڑکون کی برکت کے واسطے حضرت کا پسینا جمع کرتی ہون حضرت نے فرمایا تو خوب سمجھی **م** اَنَسٌ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ ۱۰۵۵
حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ **قَالَہٗ** لِامْرَاَةٍ كَانَ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً مسلم مین انس رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای فلانے کی مان دیکھ اور چل جس گلی کو تیرا جی چاہے تاکہ مین تیرا کام کر دون یہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا جس کی عقل مین کچھ خلل تھا
یعنی دیوانی تھی سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو آپ سے کچھ کام ہے **ف** ایک عورت تھی دیوانی حضرت پاس آئی کہ حضرت میرا فلانا کام کر دیجے حضرت کمال اخلاق
اُسکی بھی خاطر شکنی نکرتے اور اُسکا کام کر دیتے **ق** عَائِشَةُ يَا بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْهَا شَيْئًا يَرِيْبُكِ يَعْنِيْ عَائِشَةَ **قَالَہٗ** حِيْنَ قَالَ فِيْهَا اَهْلُ الْاِفْكِ ۱۰۵۶
مَا قَالُوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بریرہ کیا تو نے عائشہ سے کچھ ایسا دیکھا جس سے تجکو شک پڑے یہ حضرت نے
اُسوقت فرمایا جب حضرت عائشہ رض کے حق مین تہمت کرنے والون نے کہا جو کہا **ف** تہمت کا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا **ق** عَائِشَةُ يَا بُنَيَّةُ اَلَا ۱۰۵۷
تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ **قَالَہٗ** لِفَاطِمَةَ حِيْنَ بَعَثَتْهَا اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ يَنْشُدْنَهُ الْعَدْلَ فِيْ عَائِشَةَ بخاری اور مسلم
مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای بچی کیا تو نہ چاہے گی جو مین چاہتا ہون یہ حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب اُنکو حضرت کی
بیبیون نے حضرت کے پاس بھیجا تھا عائشہ رض کے حق مین برابری چاہتی تھین **ف** دوسرے باب مین اسکا قصہ مفصل ہو چکا **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ ۱۰۵۸
اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ
رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ
فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ رض کیا تو نے جانا کہ خدا نے مجکو حکم کیا جس مین مین نے اُس سے حکم چاہا یعنی میری دعا قبول کی اور جادو کا حال بتلا دیا میرے پاس دو مرد آئے

پسینا ایکا ... عطر کی خوشبو دار ... المقا ۱۲

سوایک تو میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پیر کے پاس سو کہا اُسنے جو میری سر پاس تھا اُس سے جو میرے پیر پاس تھا یا اُس نے کہا جو میری پیر پاس تھا اُس سے کہ جو میرے سر پاس تھا کیا درد ہی اس مرد کو یعنی حضرت کو اُس نے جواب مین کہا کہ اسپر جادو کا اثر ہی اُسنے کہا کس نے اسکو جادو کیا ہی دوسرے نے کہا کہ لبید اعصم بیٹے نے کیا ہی اُسنے کہا کس چیز مین کیا ہی دوسرے نے کہا کہ کنگھی مین اور اُن بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر چھوہاری کی بالی کے غلاف مین اُسنے کہا کہ یہ کہان رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اروان کی کنوئین مین **ف** مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایک بار حضرت پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت جانتے کہ مین کر چکا اور بخاری مین یون روایت ہی کہ حضرت بیبیون سے صحبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت چند اصحاب کی ساتھ اُس کنوئین پر تشریف لے گئے اُسکے نکالتے ہوئے حضرت کو صحت حاصل ہوئی مین نے کہا یا حضرت اُس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجکو تو شفا دی مین کس واسطے لوگون مین فتنہ انگیزی کرون اور شور و غل مچاؤن حضرت پر جادو اثر کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر حضرت کو جادوگر کہتے تھے اور مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو اثر نہین کرتا تو جب حضرت پر جادو کا اثر ہوا تو اُنکے نزدیک بھی حضرت کو جادوگر کہنا درست نہوا **ق** عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَّنْظُرَ بَعْضُہُمْ اِلٰی بَعْضٍ یَعْنِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ وہ حال نہایت سخت ہوگا کہان فرصت ہوگی جو ایک دوسرے کو دیکھے یعنی قیامت کے دن **ف** مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت مین لوگ ننگے بدن ننگے پانون اُٹھین گے مین نے کہا یا رسول اللہ عورت اور مرد ایک دوسری کو دیکھین گے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی سب اپنی اپنی مصیبت مین گرفتار ہونگے حواس کہان ٹھکانے ہونگے کہ کوئی کیسکو دیکھے **م** عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ لَا تَکُوْنِیْ فَاحِشَۃً مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ تو زیادہ گو بدزبان نہو **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ یہودیون نے حضرت کو زبان داب کی بد دعا کی حضرت عائشہؓ نے اُنکو اُسی طرح جواب دیا اور بڑھ کر لعنت کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جتنا اُنھون نے کہا اُس سے زیادہ کیون کہا **ق** عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ فَہٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ اَبْہَرِیْ مِنْ ذٰلِکَ السَّمِّ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ مین ہمیشہ اُس کھانے کی تکلیف پاتا ہون جو مین نے خیبر مین کھایا تھا سو یہ وقت تو اب وہ ہی کہ مجکو معلوم ہو چکا اپنی جان کی رگ ٹوٹنا اُسی زہر سے **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی یعنی اُسی زہر کے اثر سے اب میرا انتقال ہے **خ** عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَّفُلَانًا یَعْرِفَانِ دِیْنَنَا الَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْہِ یَعْنِیْ رَجُلَیْنِ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ میرے گمان مین نہین آتا کہ فلانا اور فلانا جانتے ہون اس دین کو جسپر ہم ہین یعنی دو مرد منافق **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مین دو شخصون کا ذکر کرتی تھی کہ اتنے مین حضرت تشریف لائے پھر اُن دونون کے حق مین یہ حدیث فرمائی یعنی نفاق کی نشانیان اُن سے ظاہر ہوتی ہین غالب ہی کہ وہ اسلام کی حقیقت سے آگاہ نہین حضرت نے گمان کہا یقین نہین اسواسطے کہ دل کا حال خدا ہی خوب جانتا ہی **خ** عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَہْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُہُمُ اللَّہْوُ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ تمھارے پاس کھیل نہ تھا اسواسطے کہ انصاریون کو کھیل خوش معلوم ہوتا ہی **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مین نے ایک عورت کی ایک انصاری مرد سے شادی کر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی کھیل فرمایا دف بجانے کو اور شعر گانے کو معلوم ہوا کہ نکاح مین دف بجانا اور گانا حلال ہے بشرطیکہ دف مین جھانج نہو اور راگ کا مضمون خلاف شرع نہو **م** عَائِشَۃُ یَا عَائِشَۃُ مَا لَکِ حَشْیَاءَ رَابِیَۃً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَیْءَ فَقَالَ لَتُخْبِرِیْنِیْ اَوْ لَیُخْبِرَنِّی اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَاَخْبَرْتُہٗ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِیْ رَاَیْتُ اَمَامِیْ قُلْتُ نَعَمْ فَلَہَدَنِیْ فِیْ صَدْرِیْ لَہْدَۃً اَوْجَعَتْنِیْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ قَالَتْ مَہْمَا یَکْتُمِ النَّاسُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَانِیْ حِیْنَ رَاَیْتِ فَنَادَانِیْ فَاَخْفَاہُ مِنْکِ فَاَجَبْتُہٗ فَاَخْفَیْتُہٗ مِنْکِ وَلَمْ یَکُنْ یَّدْخُلُ عَلَیْکِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَکِ فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِّ فَکَرِہْتُ اَنْ اُوْقِظَکِ وَخَشِیْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِیْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَاْمُرُکَ اَنْ تَاْتِیَ اَہْلَ الْبَقِیْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَہُمْ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تیرا حال ہے جو دم پھولی اور ہانپتی ہے حضرت عائشہؓ نے کہا کس چیز سے یعنی کوئی

سبب نہین میری ہانپنے کا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا سبب بتلادے یا تو پھر مجکو ظاہر و باطن کا دانا خبردار بتلا دیگا حضرت عائشہؓ نے کہا مین نے کہا یا رسول اللہ میرے
مان باپ آپ پر قربان پھر مین نے حضرت کو سب حال بتلادیا حضرت نے فرمایا تو تو ہی تھی سیاہ سیاہ جسکو مین نے اپنے آگے دیکھا مین نے کہا کہ ہان سو حضرت نے مہربانی
سے میری چھاتی مین ایسا دھکا مارا کہ میرے درد ہونے لگا پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے یہ گمان کیا کہ خدا اور رسول اسکا تجھپر ظلم کریگا یعنی تیری باری کی رات کسی اور
بی بی پاس مین جاتا حضرت عائشہؓ نے کہا جس چیز کو لوگ چھپاتے ہین خدا اسکو جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ البتہ جبرئیلؑ میرے پاس آیا تھا
جب کہ تو نے دیکھا پھر اسنے مجکو پکارا اور تجھسے چھپایا سو مین نے اسکو جواب دیا اور تجھسے مین نے چھپایا اور جبرئیلؑ کبھی تیرے پاس نہ آیا تھا اور تو اپنے کپڑے اتار چکی تھی
اور میرے گمان مین یہ آیا تھا کہ تو سوگئی سو مجکو برا لگا کہ تجکو جگاؤن اور ڈرا مین کہ تو گھبرائے گی سو جبرئیل نے کہا کہ مقرر تیرا رب تجکو یہ حکم کرتا ہی کہ تو بقیع کی قبرستان والے
مُردون پاس جا پھر انکے واسطے مغفرت مانگ **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ میری باری کی رات حضرت میرے پاس تشریف لائی اور ذرا تنا لیٹے کہ حضرت کی گمان مین مین سوگئی
پھر حضرت اٹھے اور آہستہ اپنی چادر لی اور آہستہ جوتا پہنا اور آہستہ دروازہ کھولا مجکو یہ رشک آیا کہ شاید حضرت کسی اور بی بی پاس جاتے ہین سو مین بھی اپنی کرتی پہن اور
اوڑھنی اوڑھ کے حضرت کے پیچھے چلی یہان تک کہ حضرت قبرستان مین گئے اور بہت دیر تک وہان کھڑے رہے پھر حضرت نے تین بار ہاتھ اٹھا کر دعا کی بعد اسکے حضرت
وہان سے پھرے تو مین بھی پھری حضرت جھپٹے مین بھی جھپٹی سو مین جلدی سے آگے آکر لیٹ رہی جب حضرت آئے تب یہ حدیث فرمائی بقیع مدینے کے قبرستان کا نام ہے
حضرت کے مکان سے نہایت متصل ہے کئی قدم کا فرق ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جانا اور مُردون کے واسطے دعا کرنا سنت ہی **ق** عَائِشَةُ يَا

۱۰۶۵

عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰی قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا **قَالَ** لَمَّا قَالَتْ
لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَى النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهٗ عُرِفَتْ فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ بخاری اور
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ کون چیز مجکو نڈر کرتی ہی شاید اس آندھی اور بدلی مین عذاب الٰہی ہو مقرر ایک قوم یعنی عاد پر
عذاب ہو چکا ہی آندھی سے اور البتہ قوم نے عذاب الٰہی دیکھا تھا سو کہا تھا کہ یہ بدلی ہماری پانی کی برسانے والی ہی یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب کہ حضرت عائشہؓ نے کہا تھا
یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون لوگون کو جب بدلی دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اسمین مینھ ہوگا اور مین آپ کو جو دیکھتی ہون کہ جب آپ بدلی دیکھتے
ہین تو آپکے چہرے پر کراہیت اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہی **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ مین نے حضرت کو کبھی اس طرح ہنستے نہین دیکھا کہ حضرت کا خوب منھ
کھل جاوے مگر مسکراتے تھے اور جب آندھی اور بدلی آتی تو گھبراتے اور دعای خیر کرتے خوف سے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے یہی حالت حضرت کی رہتی جب تک پانی نہ برستا
تو مین نے اسکا سبب پوچھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بیخوف ہونے کا کیا مقام ہی آخر عاد کی قوم اسی طرح ہوا ہی سے برباد ہوئی قول مشہور کہ نزدیکان را
بیش بود حیرانی اس حدیث سے خوب مطلب حل ہوا بندگی اسی کا نام ہے کہ بندہ اپنے مالک سے ذرہ ذرہ بات مین لرزتا ہے **م** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ مَتٰى

۱۰۶۶

دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ یہ کتا اس مکان مین کب گھس آیا تھا **ف** اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت
جبرئیلؑ نے حضرت پاس آنے کا وعدہ کیا تھا سو حضرت کے گھر مین کتا گھس آیا تھا اس سببسے ان کے آنے مین دیر ہوئی تھی جب حضرت کو حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی
م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ وَيُرْوٰى الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ مسلم مین ابوہریرہ سے

۱۰۶۷

روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہؓ مجکو کپڑا اٹھادی اور دوسری روایت مین ہے کہ جانماز اٹھادی سو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مجکو حیض کے دن ہین تو حضرت نے فرمایا
کہ البتہ تیرا حیض تیرے ہاتھ مین تو نہین **ف** یعنی حائضہ عورت کو چیز چھونا درست ہی اس واسطے کہ اسکے ہاتھ مین تو نجاست نہین لگی **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ

۱۰۶۸

وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ يَعْنِيْ بِئْرَ ذِيْ اَرْوَانَ بخاری اور مسلم مین عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہؓ خدا کی قسم اس کنوئین کا پانی جیسے منہدی کا بھگویا پانی اور اسکے چھوہارے کے درخت جیسے شیطانون کے سر یعنی ذی اروان کنوئین کے **ف**
حضرت پر جادو کرنے کا قصہ قریب گذرا اس کنوئین کی وحشت اور ویرانی کا حال حضرت نے بیان کیا **ق** عَائِشَةُ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ

۱۰۶۹

بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے عائشہؓ یہ جبرئیلؑ ہین تجکو سلام کرتے ہین **ف** پورا قصہ حضرت عائشہؓ سے

یون روایت ہی کہ مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یعنی جبرئیلؑ کو سلام اور خدا کی رحمت یا رسول اللہ جو آپ دیکھتے ہین وہ مین نہین دیکھتی اس حدیث سی بڑی فضیلت
حضرت عائشہؓ کی ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ ایک کی طرف سے دوسری کو سلام پونہچانا مستحب ہے اور سلام کا جواب زیادہ کرکے دینا افضل ہے جیسے عائشہؓ نے رحمۃ اللہ
کی لفظ زیادہ کی **م** عَائِشَۃُ یَا عَائِشُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ای عائش چھری دی **ف** عائشؓ اختصار رہے
عائشہؓ کا مصابیح مین روایت ہی کہ سینگ دار سیاہ مینڈھے کو حضرتؐ نے قربانی کے واسطے منگوایا اور مجسے چھری مانگی پھر فرمایا کہ پتھر سے تیز کر دی پھر حضرتؐ نے
چھری کو پکڑا اور مینڈھے کو پچھاڑکے بسم اللہ کہکر ذبح کیا پھر فرمایا کہ الٰہی قبول کر محمدؐ سے اور محمدؐ کے گھر والون سے اور محمدؐ کی امت سے **م** عَائِشَۃُ یَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ
یَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا سَلُوْنِي مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ مسلم مین حضرت عائشہؓ سی روایت
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای فاطمہ محمدؐ کی بیٹی ای صفیہ عبد المطلب کی بیٹی ای عبد المطلب کی اولاد مین مالک نہین تمہاری بہتری کا خدا سی کسی چیز کا میری مال سے مانگ لو جو تمہارا جی
چاہی **ف** جب یہ آیت اُتری کہ ای پیغمبر اپنی برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈرا دی تب حضرتؐ نے اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی
دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار ہے آخرت کا مین مالک اور مختار نہین ہون ایمان اور نیک عمل کے میری قرابت پر نہ بھولیو **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ
لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدٰكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقٍ هٰكَذَا ذَكَرَهُ الْأُقْلِيْشِيُّ وَالرِّوَايَةُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ
شَاةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای ایماندار عورتو تم مین سے کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کے تحفے کو ناچیز اور ذلیل نجانی
اور اگرچہ تحفہ بکری کے پائون کی جلی تلی ہو اسی طرح اقلیشی نے ذکر کیا ہی اور مشہور روایت یون ہی کہ ای مسلمان عورتو نہ ناچیز جانی ہمسائی دوسری ہمسائی کے تحفے کو اگرچہ
تحفہ بکری کا کھر یا کھر کے درمیان کا گوشت ہو **ف** یعنی ہمسایہ اور پڑوسیون کو آپس مین محبت اور الفت چاہیے تو آپس مین تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے
تھوڑی بہت کا دھیان اور خیال نہ چاہیے کرنا عورتون کو خاص کرکے اس واسطے فرمایا کہ انکو تحمل نہین ہوتا کم چیز کو پھیر دیتی ہین حقیر جان کر اور اسکو فضیحت کرتی ہین تو محبت کیا اور عداوت پیدا کی

اَلْبَابُ السَّادِسُ

چھٹے باب مین بہت قسم کی حدیثین ہین اوّل قسم وہ ہین جنکے سرے پر لیس آیا ہے **خ** عَائِشَۃُ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ . بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین کہ جسکا حساب ہو مگر وہ برباد ہو جاویگا **ف** قیامت مین دو طرح کا حساب ہوگا ایک تو یہ کہ صرف نامۂ اعمال دکھلائے جاوینگے
اُس مین کچھ گفتگو نہوگی یہ حساب ہی ایماندارون کا اور دوسری طرح یہ کہ اُس مین ہر ایک بات مین جھگڑا ہوگا یہ کافرون کا حساب ہی کہ اسکا انجام دوزخ ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ . بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ پہلوان وہ نہین کہ جو لوگون کو پچھاڑے حقیقت مین پہلوان تو وہ ہی جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت نہ کرے کہ آخر کو پچھتاوے
ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ إِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ . بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین ہی بے پروائی
اسباب دنیا کی زیادتی سے بے پروائی تو حقیقت مین دل کی بے پروائی ہے **ف** یعنی غنی اور تونگر اسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو
اسواسطے کہ جتنا اسباب زیادہ اُتنی احتیاج زیادہ **مصرع** آنانکہ غنی تراند محتاج تراند؛ تو حقیقت مین غنی اور بے پروا قناعت والا ہی جسکا دل غنی ہے اسواسطے
کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھ حاجت نہ رہی کہ تونگری بدل ست نہ بمال **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ
وَلَا اللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سی روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ بیچارہ محتاج وہ نہین جسکو ایک چھوہارا اور دو چھوہارے اور ایک لقمہ اور دو لقمے کی طمع در بدر پھراوے حقیقت مین بیچارہ محتاج تو وہ ہی جو حرام اور سوال سے
رُکا رہتا ہی اگر تم چاہو تو اس مطلب کو قرآن سے پڑھ لو کہ لائق دینے کے وہ لوگ ہین کہ باوجود محتاجی کے لوگون سے نہین سوال کرتے جھٹ کر کہ بدون لیے پیچھا
نہ چھوڑین **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو محتاج لوگ سوال نہین کرتے اُنکو دینے مین زیادہ تر ثواب ہی گدائی فقیرون سے اور انکا حق مقدم ہی انکی حق سی اسواسطے
کہ انھون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کر لیا ہی اگر ایک مقام پر نہ پاوین گے تو دوسرے مقام سے مانگ لاوین گے اور وہ بیچارے سِلے زبان ہین خواہ دنیا کی

غیرت سی خواہ توکل اور قناعت سی خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہین جو احسان کی عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنے والا وہ ہی کہ جب کوئی اُس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اُسکو جوڑے ف یعنی جو اپنے بھائی بندون کے جور اور ظلم کے مقابلے مین اُنسے احسان کرے اُسنے برادری کا حق ادا کیا اور بھائی کے ساتھ احسان کے بدلے احسان کرنا دین مین کچھ عمدہ بات نہین کافر بھی ایسا کرتے ہین ۱۰۷۷

ق أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ لِأَسْمَاءَ حِينَ قَدِمَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ مِنْكُمْ بخاری اور مسلم مین اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمر میرا حقدار نہین تم سے زیادہ اور اسکو اور اُسکے ساتھ والون کو ایک ہجرت کا ثواب ہی اور تمکو ای جہاز والو دو ہجرتون کا ثواب ہی یعنی عمر فاروقؓ نے اسمار سے کہا تھا جب وہ حبش سے آئین کہ ہمنے تسے پہلے ہجرت کی سو ہم حضرتؐ کے زیادہ حقدار ہین تمہاری نسبت ف ابتداے اسلام مین جعفر طیارؓ نے مع چند اصحاب مکّہ سے حبش کے ملک مین ہجرت کی پھر جب حضرتؐ اور باقی اصحاب مدینے مین ہجرت کرکے آئے اور خیبر فتح ہوا تو جعفر طیارؓ وغیرہ حبش سے مدینے مین ہجرت کر آئے تب عمر فاروقؓ نے اسمار سے جو جعفرؓ کے اُسوقت نکاح مین تھین اور حبش سے آئی تھین کہا کہ ای اسما ہم حضرتؐ کے زیادہ تر حقدار ہین کہ ہمنے ہجرت مین سبقت کی اور تم لوگ پیچھے آئے اسمانے کہا کہ ای عمرؓ ہم دور ملک مین گئے تھی ہمکو ہر طرح کی تکلیف ہوئی اور تم قریب ملک مین آئے جہان کھانے پینے کی کچھ تکلیف نہین پھر اسمار نے یہ گفتگو حضرتؐ سے بیان کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جتنی خدا کی راہ مین تکلیف زیادہ اُتنا ہی درجہ زیادہ مہاجرین حبش کو جہاز والا اسواسطے فرمایا کہ اُنکا حبش مین جانا اور آنا جہاز پر سے ہوا تھا ۱۰۷۸

ق عُثْمَانُ لَيْسَ بِكَذَّابٍ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَى خَيْرًا بخاری اور مسلم مین حضرت عثمانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹھا نہین جو ملاپ کروا دیوے دو مین تو کہی نیک بات یا اپنی طرف سے جوڑے نیک بات ملاپ کے واسطے ف یعنی ہر چند جھوٹھ حرام ہے لیکن بہ نیت اصلاح کی درست ہی کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ۱۰۷۹

خ اَلصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ بخاری مین صعب بن جثامہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ ہماری طرف سی تجکو پھیر دینا نہین ولیکن ہم تو احرام باندھی ہین ف یہ قصہ ہو چکا کہ حضرتؐ احرام باندھے حج کو جاتے تھے راہ مین صعبؓ نے گورخر کا شکار کیا تھا حضرتؐ کو تحفہ دیا حضرتؐ نے نہ لیا صعبؓ کا دل تھوڑا ہو گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر ہم احرام نہ باندھے ہوتے تو تیرا تحفہ قبول کرتے ۱۰۸۰

م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قحط وہی نہین کہ تمہارے واسطے مینھ نہ برسایا جاوی ولیکن قحط وہ ہی کہ جسمین بارش ہو اور بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگاوی ف یعنی سخت قحط وہ ہی کہ مینھ برسے اور زمین سی کچھ نہ اُگے کہ اسمین بالکل امید قطع ہی اور غضب الٰہی صاف کھلا ہی ۱۰۸۱

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہین ف یعنی خدمتی غلام اور گھوڑی پر زکوٰۃ نہین اور اگر غلام اور گھوڑی سوداگری کے ہون تو انپر زکوٰۃ ہی ۱۰۸۲

م جَابِرٌ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین پانچ اوقیہ سی کم چاندی مین زکوٰۃ اور نہین پانچ اونٹون سے کم مین زکوٰۃ اور نہین پانچ وسق سے کمتر چھوہاری مین زکوٰۃ ف اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی تو پانچ اوقیہ کے دوسو درم ہوئے جو تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہین اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے حدیث مین نصاب کا بیان ہے کہ ان سے کمتر مین زکوٰۃ نہین امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک اناج اور میوہ جب تک پانچ من نہو اُس مین زکوٰۃ نہین اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک اناج اور میوے مین کچھ حد مقرر نہین تھوڑی اور بہت سب مین زکوٰۃ ہی یعنی دسوان حصہ ۱۰۸۳

ق عَائِشَةُ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَهُ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون نہین ولیکن ایماندار کو ۱۰۸۴

جب خدا کی رحمت اور رضامندی اور بہشت کی خوشی سُنائی جاتی ہے یعنی مرتے وقت تو وہ خدا کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور خدا اُسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور البتہ کافر کو جب مرتے وقت عذاب الٰہی اور اُسکے غصے کی خبر سُنائی جاتی ہے تو وہ خدا کے ملنے کو یعنی موت کو بُرا جانتا ہے تو خدا بھی اُسکے ملنے کو بُرا جانتا ہے یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا تھا کہ یا حضرت ہم سب موت کو بُرا جانتے ہیں **ف** یعنی زندگی مین موت کا بُرا جاننا معتبر نہیں مرنے وقت کا اعتبار ہے کہ ایماندار رحمت الٰہی کی بشارت سے خوشی سے مرتا ہے اور کافر عذاب کے ڈر سے گھبراتا ہے اور موت کو بُرا جانتا ہے **م** فاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ قَالَهُ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ بِالْبَتَّةِ مسلم مین فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا خرچ اُسپر واجب نہین یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیسؓ سے فرمایا جب کہ اُسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اُسکو طلاق بائن دی تھی **ف** طلاق دو قسم ہے رجعی اور بائن طلاق رجعی مین عدت کے اندر جورو کا خرچ خاوند پر واجب ہے سب علما کے نزدیک اور طلاق بائن مین عدت کے اندر نما وند پر خرچ دینا امام شافعیؒ کے نزدیک واجب نہین بموجب اس حدیث کے اور اگر حمل ہو تو واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک طلاق بائن مین خاوند پر خرچ واجب ہے خواہ حمل ہو خواہ نہو اور یہ حدیث مخالف امامؒ اعظم کے مذہب کی نہین اسواسطے کہ فاطمہؓ کا خاوند سفر مین تھا اُسنے اپنے وکیل کی معرفت جَو بھیجے تھے فاطمہؓ نے جَو نہ لیے اور اُسکی نالش حضرت سے کی تب حضرت نے فرمایا کہ وکیل پر تیرا خرچ واجب نہین جو تکرار کرتی ہے اور یہ مطلب نہین کہ خاوند پر واجب نہین **ق** جابرٌ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا کچھ نیکی کا کام نہین **ف** حضرت سفر مین تھے ایک شخص کو دیکھا کہ غش مین پڑا ہے اور لوگون نے اُسپر سایہ کیا ہے حضرت نے پوچھا کہ اسکو کیا ہوا ہے لوگون نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر مین روزہ رکھنا کچھ ضرور نہین سب علما کا یہی مذہب ہے کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہے لیکن اگر طاقت ہو اور مضرت کسی طرح نہو تو روزہ رکھنا ہی افضل ہے **ق** أَبُو مُوسَى لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ بخاری اور مسلم مین ابوموسیؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہم لوگون سے نہین جو غم اور مصیبت مین سر کے بال منڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور منھ کھروچے اور چلاّوے **ف** کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اُسکے غم مین یہ کام کرتے جس طرح ہندؤون مین بال منڈانے کی رسم ہے اسواسطے حضرت نے منع فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین یا محرم مین جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلاّ کے رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہین اسواسطے کہ مصیبت مین صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہین **ق** أَنَسٌ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہہ اُسکا عمل دخل ہوگا سوا مکے اور مدینے کے مدینے کے دروازون سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھی رکھوالی نہ کرتے ہونگے سو دجال اُتریگا مدینے کے قریب شورہ زار یعنی اُوسر زمین مین پھر کانپیگا مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھ تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق **ق** أَبُو ذَرٍّ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ مُسْلِمٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مرد نہین جو اپنا باپ چھوڑ غیر کو باپ بناوے جان بوجھکر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے اور نہین تو اُسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعویٰ ملکیت کا کرے جو اُسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کرکے یا اُسکو خدا کا دشمن کہے اور حال آنکہ وہ ایسا نہین ہے تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا مسلم نے اسی طرح روایت کی اور بخاری نے یون روایت کی ہے کہ نہ عیب لگاویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر کا مگر کہ کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گناہگار اور کافر نہو گا **ف** معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جسمین کفر کا خوف ہے اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر

کسی کو کوئی کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ ہوا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے **ق** ١٠٩٠ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَوْ اَوْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین منھ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جو ان تین کامون سے ایک کام بھی کرے وہ ہمارے طور پر نہین **ف** کفر کے بول یعنی واویلا وامصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہاے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم اور ستم ہم پر ہوا یا میت کی بڑائیان ذکر کر کے چلا کر رونا یہ نا سنت یہ ہے کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمین نہ کرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل مین غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہین **خ** ١٠٩١ اَبُوْهُرَیْرَةَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہمارے طور پر نہین جو قرآن کو سمجھ بوجھ کے دنیا سے یا اور شعر سخن سے بے پروا نہو جاوے یا یہ مطلب کہ جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے اور مد و رشد کی رعایت نہ کرے وہ ہماری سنت پر نہین **ف** عرب کا دستور تھا کہ مجلسون مین اور سیر سفر مین شعر خوانی کیا کرتے تھے سو فرمایا کہ قرآن کے ہوتے کسی کلام کی کچھ حاجت نہین کہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہین اور اگر قرآن کا مطلب بوجھے تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی کتاب مین ایسی نصیحت اور پند نہین تو باوجود قرآن کے جو شخص کہ اور شعر سخن سے دل لگاوے یا دنیا سے اسکا دل سیر نہو وہ حقیقت مین حضرت کی راہ سے بے نصیب رہا اور دوسرا مطلب اس حدیث کا یہ کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہو اور راگ راگنی کو دخل نہ دے کہ اسمین قرآن کی عظمت اور جلال مین خلل پڑتا ہے **ق** ١٠٩٢ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَیْسَ مِنْ نَّفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ اَوْ لَا وَیُرْوٰی لِاَنَّهٗ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل ہو مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے یعنی قابیل پر اُسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنی وہ بھی گناہ مین شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ اُس نے خون کرنے کی راہ نکالی اور دوسری روایت یون ہے کہ اُسپر گناہ اسواسطے ہوتا ہے کہ اُسنے اوّل اوّل قتل کی راہ نکالی **ف** حضرت آدمؑ کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق مار ڈالا تھا خونریزی کی رسم اوّل اسی سے نکلی تو جتنے عالم مین قیامت تک خون ہونگے سب کا گناہ اُسپر ضرور ہوگا اسی طرح جو شخص کہ بد رسم خلاف شرع نکالے گا اُسکے کرنے والون کے برابر اُسکی گردن پر بھی وبال پڑیگا **ق** ١٠٩٣ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَیْسَ هُوَ کَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ کَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ **قَالَ** لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ وَقَالُوْا اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اُسکا مطلب یون نہین جیسا تمنے گمان کیا وہ مطلب تو یون ہے جیسا لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا مقرر شرک کرنا بڑا ظلم ہے یہ حضرت نے اسوقت فرمایا جب یہ آیت اُتری کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین ظلم کو نہ ملایا اُنکو قیامت مین امن وامان ہے تو یہ بات حضرت کے اصحاب پر بہت بھاری پڑی اور اُنھون نے کہا کہ ہم لوگون مین کون ایسا ہے جو اپنی جان پر کچھ ظلم اور گناہ نہین کرتا **ف** ظلم بیجا کام کا نام ہے کفر بھی بیجا کام ہے تو اصحاب ظلم کے معنی عام سمجھے تھے اسواسطے گھبرائے تھے کہ آدمی اگر کفر اور گناہ کبیرہ سے بچے تو ہر ایک صغیرہ گناہ سے نہین بچ سکتا حضرت نے فرمایا کہ اس آیت مین ظلم سے مراد شرک ہے گناہ مراد نہین جو تم گھبراتے ہو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث مین بعضی جگہہ لفظ تو عام ہوتی ہے اور معنی خاص مراد ہوتے ہین بشرطیکہ دلیل اور قرینہ بھی موجود ہو **فَصْلٌ فِیْ نِعْمَ وَبِئْسَ** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن مین نعم اور بئس کی لفظ ہے **م** ١٠٩٤ جَابِرٌ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اچھا سالن سرکہ ہے **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت نے ایکبار گھر مین روٹی کے ساتھ کھانے کو سالن مانگا لوگون نے کہا اور کچھ موجود نہین سرکہ حاضر ہے حضرت نے اُسکو مانگا پھر حضرت اُسکو کھاتے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ سرکہ کیا اچھا سالن ہے سرکے کی تعریف دو سبب سے فرمائی اوّل یہ کہ سرکہ کم خرچ چیز ہے اسکے واسطے زیادہ سامان درکار نہین ایک بار بنالینا مدت کو کفایت کرتا ہے تو قناعت والے کے حق مین خوب چیز ہے اور دوسرے یہ کہ بلغم کے سبب سے اکثر بیماریان ہوتی ہین اور سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کرتا ہے **ق** ١٠٩٥ حَفْصَةُ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا مرد ہے اگر رات کو تہجد کی نماز بھی پڑھتا **ف** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مجکو دو فرشتے دوزخ پر پکڑ لے گئے مین نے دوزخ دیکھا تو

کہ خدا کی پناہ تب تیسرے فرشتے نے مجھسے کہا تو مت ڈر یہ خواب مین سنے اپنی بہن حفصہ سے کہا حفصہ نے حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی روایت ہو
کہ اس رات سی عبداللہ بن عمرؓ رات کو بہت کم سوتے تھے معلوم ہوا کہ تہجد کی نماز کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہے خ اَبُوْهُرَیْرَةَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ
الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا اونٹنی خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہے
خیرات کو اور بکری خوب دودھار کیا اچھا صدقہ ہو خیرات کو کہ صبح کو ایک برتن بھر دودھ دی اور شام کو دوسرا برتن بھر دودھ دے ف اونٹنی اور بکری تیز دار کا
دودھ خیرات کرنے کو اسواسطے پسند فرمایا کہ ہر روز دو بار فائدہ اسکا حاصل ہے تو ثواب بھی اسکا ہر روز حاصل ہے م اَبُوْهُرَیْرَةَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ وَيُرْوَى
نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يُّتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھی بات ہو ہر ایک
غلام کے واسطے اور دوسری روایت مین یون ہو کہ کیا اچھی بات ہو غلام کے حق مین کہ مرجاوی خدا کی بندگی اور اپنے میان کی خدمت اچھی طرح کرتے ہوئے یہ کیا اچھی
بات اسکے حق مین ہو ف عابد غلام میان کے تابعدار کی تعریف اسواسطے فرمائی کہ اسنے دو مالک کو راضی کیا حقیقی مالک کو بھی اور مجازی مالک کو بھی م عَدِيُّ
ابْنُ حَاتِمٍ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اِنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَهٗ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى مسلم مین عدی بن حاتم سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے یون کہہ کہ جو نافرمانی خدا اور اسکے رسول کی کریگا وہ گمراہ ہوا یہ
حضرت نے اس مرد سے کہا جسنے حضرت کے روبرو خطبہ پڑھا سو یون خطبہ مین اسنے کہا تھا کہ جو خدا اور اسکے رسول کی تابعداری کریگا تو اس نے راہ پائی اور جس نے
ان دو کی نافرمانی کی سو گمراہ ہوا ف اس خطیب کو برا اسواسطے فرمایا کہ اس نے خدا اور رسول کو ایک لفظ مین ملا دیا تھا پھر اسکو ادب سکھلایا کہ علیحدہ
علیحدہ کہا کر ق اَبُوْهُرَیْرَةَ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ
عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ برا کھانا بیاہ کا کھانا ہے جسمین مالدار بلائے جاوین اور محتاج چھوڑے
جاوین اور جو دعوت نہ قبول کرے اسنے خدا کی اور اسکے رسول کی نافرمانی کی ف اکثر عادت یہ ہو کہ شادی کے کھانے مین سوا برادر اور مالدارون کے محتاجون کو
نہین پوچھتے اسواسطے اسکو برا فرمایا تو معلوم ہوا کہ اگر محتاجون کو بھی دیجیے تو برائی بھی دور ہوجاوی اور دعوت نہ قبول کرنے کو اسواسطے بد کہا کہ خدا اور رسول
کی مرضی یہ ہو کہ مسلمانون کی آپس مین محبت اور الفت حاصل رہے اور دعوت کرنا اور دعوت کا قبول کرنا سبب ہو محبت زیادہ ہونے کا پھر جب جس نے دعوت
نہ قبول کی اسنے محبت توڑی تو اسنے خدا اور اسکے رسول کی مرضی چھوڑی ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ
نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ بری بات ہو ہر ایک مسلمان کے حق مین کہ یون کہے کہ مین ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یون کہے کہ وہ شخص بھلایا گیا اور یاد کرتے رہا کرو
قرآن کو اسواسطے کہ قرآن مردون کے سینون سے جلد نکل جاتا ہے ان اونٹون سے بھی زیادہ جو اپنے زانو بند رسیون سے چھوٹ بھاگین ف اونٹ جہان رسّی
سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے چند روز غفلت کی اور دور اور تکرار چھوڑی قرآن بھول جاتا ہو اسواسطے کہ قرآن مین متشابہ بہت ہین اندک
غفلت مین قابو سے جاتا رہتا ہی لہذا حضرت نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اسکا دور اور تکرار جاری رہے تاکہ ایسی عمدہ نعمت کہ بڑی محنت اور مشقت سے حاصل
ہوتی ہے مفت نہ برباد ہو قرآن کا بھلانا گناہ کبیرہ ہو اسکو آسان بات نہ جانے اور یہ جو فرمایا کہ یون نہ کہو کہ مین قرآن کو بھول گیا اسواسطے کہ قرآن کا بھولنا
گناہ ہو تو اسطرح نہ کہو کہ اسمین بے پروائی نکلتی ہے اور خلاف شرع بات پر جرأت ثابت ہوتی ہے فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر
بَینَا اور بَینَمَا کی لفظ ہے ق جَابِرٌ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلٰى
كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مین چلا جاتا تھا کہ اچانک مین نے آسمان سے ایک آواز سنی
تو مین نے سر کو اٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ پر آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہو سو مین اسکے کانپا خوف کے مارے

پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مین نے کہا کہ مجکو کمل اڑھاؤ کمل اڑھاؤ سو لوگون نے مجکو اڑھایا پھر خدا نے یہ آیتین اُتارین کہ ای کپڑے کی جھرمٹ
مارنیوالے اُٹھ اور لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بول یعنی اللّٰہ اکبر کہہ کی نماز پڑھ اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدی کو چھوڑ یعنی
بُت پرستی سے منع کر ف اوّل اقرأ کی سورۃ اُتری پھر قریب تین برس کے وحی نہ آئی پھر یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کی سورۃ اُتری تب حضرت نے کافرون سے مقابلہ اور گفتگو کرنا
شروع کیا ابُوھُرَیْرَۃَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِی یَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَکَبُرَا عَلَیَّ وَاَھَمَّانِیْ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا
فَذَھَبَا فَاَوَّلْتُھُمَا الْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْیَمَامَۃِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ جس دم کہ مین سوتا تھا کہ زمین کے خزانے میرے سامنے ہوئے تو سونے کے دو کنگن میرے دونون ہاتھون مین ڈالے گئے سو مجپر وہ بہت بھارو
پڑے اور اُنھون نے مجکو رنج اور تشویش مین ڈالا تو مجکو حکم ہوا کہ اُنکو پھونک مار ہو مین نے اُنکو پھونک مارا سو وہ جاتی رہی تو اُن دونون کنگنون کی تعبیر
مین نے اُن دو جھوٹون سے کی جنکے مین درمیان مین ہون صنعا والا اور یمامہ والا ف صنعا یمن مین ایک شہر ہے حضرت کے وقت مین ایک شخص پیدا
ہوا تھا یعنی ابوالاسود عنسی پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت کی پیغمبری کا بھی منکر نہ تھا سو حضرت کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور یمامہ عرب
مین ایک مُلک ہے وہان مُسَیلمہ کذاب حضرت کی پیغمبری مین شراکت کا دعوی کرتا تھا سو صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کی ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین
خدا نے فتح اسلام دکھلا دی صرف اُن دو جھوٹون کا تردد رہا تھا سو خدا نے اُنکو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ مرد اگر خواب مین کنگن ہاتھ مین دیکھے تو اُسکی تعبیر تنگدستی
اور تشویش ہے اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتون کا زیور مرد اگر خواب مین پہنے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے مین دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پانون مین
کچھ دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے واللّٰہ اعلم ق ابْنُ عُمَرَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْہُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرَی الرِّیَّ یَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِیْ
ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَہٗ قَالَ الْعِلْمَ بخاری اور مسلم مین عبداللّٰہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت
مین کہ مین سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالا لایا گیا سو مین نے اُسمین سے پیا یہان تک کہ مین دیکھتا تھا کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے
نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہو گیا پھر مین نے اپنا جوٹھا باقی دودھ عمر بن خطابؓ کو دیا لوگون نے کہا کہ اس خواب کی آپنے کیا تعبیر کی حضرت نے فرمایا کہ اسکی
تعبیر علم اور بوجھ ہے ف اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کھاتے پیتے خواب مین دیکھے اُسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم سبب ہے روح کی
زندگی کا جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصًا حالت طفولیت مین اسی حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت عمر فاروقؓ کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے
بڑے رازدار تھے اسی سبب سے اُنکی خلافت مین تمام مُلک مین اسلام ظاہر ہوا اور ہر ایک شہر مین علم دین کا بہت چرچا ہوا خ اَبُوْھُرَیْرَۃَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذَا زُمْرَۃٌ
حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُھُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَیْنِیْ وَبَیْنِھِمْ فَقَالَ ھَلُمَّ فَقُلْتُ اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰہِ قُلْتُ مَا شَاْنُھُمْ قَالَ اِنَّھُمْ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمُ الْقَھْقَرٰی ثُمَّ اِذَا
زُمْرَۃٌ حَتّٰی اِذَا عَرَفْتُھُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَیْنِیْ وَبَیْنِھِمْ قَالَ ھَلُمَّ قُلْتُ اِلٰی اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّارِ وَاللّٰہِ قُلْتُ مَا شَاْنُھُمْ قَالَ اِنَّھُمُ
ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ فَلَا اُرَاہُ یَخْلُصُ مِنْھُمْ اِلَّا مِثْلُ ھَمَلِ النَّعَمِ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا
کہ ایک گروہ سامنے آیا یہان تک کہ مین نے اُنکو پہچانا اور اُنکے درمیان سے ایک مرد نکلا اُسنے اُن سے کہا کہ آؤ سو مین نے کہا اُنکو کدھر لیجایگا اُسنے کہا خدا کی قسم
دوزخ کی طرف مین نے کہا کہ کیا حال ہے اُنکا یعنی اِن سے کیا قصور ہوا اُس مرد نے کہا یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیری بعد اپنی پشتون کی طرف اُلٹے یعنی اسلام چھوڑکر
مرتد ہو گئے تھے پھر یکایک دوسرا گروہ ظاہر ہوا یہان تک کہ مین نے اُنکو پہچانا میری اور اُنکے درمیان سے ایک مرد نکلا اُسنے اُن سے کہا کہ آؤ مین نے کہا کدھر اُسنے کہا
خدا کی قسم دوزخ کی طرف مین نے کہا کیا حال ہے اُنکا ان سے کون قصور ہوا اُسنے کہا مقرر یہ لوگ پلٹ گئے تھے تیری بعد اپنی پشتون کی طرف سو مین گمان نہین کرتا کہ
اُن مین سے کوئی بچے مگر جیسے بہکی چھوٹے ہوئے اونٹ بے والی وارث کی کم بچتے ہین ف یعنی اُن لوگون سے نجات والے لوگ بہت کم ہین جنھون نے مرتد ہونے کی بعد پھر
توبہ کی حضرت کی انتقال ہونے کے بعد عرب کے چند ہزار نو مسلم مرتد ہو گئے تھے زکوٰۃ کے منکر تھے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین اُنکو قتل کیا اُن ہی لوگون کا انجام
خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلایا بعضے جو بدمذہب اس حدیث کا مطلب عداوت کی سبب سے یون الٹا بیان کرتے ہین کہ مُراد اُن مرتدون سے معاذ اللّٰہ حضرت کی

۱۱۰۲

۱۱۰۴

اصحاب ہین سو سراسر حق پوشی کرتے ہین انکی وہی مثل کہ کسی نے کسی بھوکے سے پوچھا کہ دُو اور دُو کے ہوتے ہین اسنے کہا کہ چار روٹی حضرت کے اصحاب کی
بزرگی قرآن اور حدیث مین مجمل اور مفصل ہزارون مقام پر صاف ظاہر ہے یہ گمان باطل انکی جناب مین کوئی دیندار عاقل نہ کریگا اسواسطے کہ اصحاب تو قاتل تھے
مرتدین کے یہ تہمت تو انکی طرف کسی طرح ممکن نہین خدا کی مار ان سیہ دلون پر جو دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہین

١١٠٥ ق أَبُو سَعِيدٍ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الدِّينَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا دیکھا مین نے
لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور انپر کرتے ہین اُن مین سے بعضا کرتا تو چھاتی تک پہونچا ہے اور بعضا اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا
اور اُسپر کرتا تھا کہ وہ اُسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحابؓ نے کہا سو آپنے اسکی کیا تعبیر کی یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دین ف دین اور کرتے
مین یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے
ثابت ہوا کہ عمر فاروقؓ کا دین نہایت کامل تھا اور حد سے زیادہ تھا

١١٠٦ خ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا
کہ مین نے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اُسپر ڈول پڑا ہے سو مین نے اُس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اُسکو ابن ابی قحافہ یعنی صدیقؓ اکبر نے
لیا سو اُس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اُسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اُسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا پھر اُسکو عمرؓ بن خطاب نے لیا
سو مین نے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب بڑا زور آور کسیکو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہانتک اُسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو
پانی سے آسودہ کرکے اُنکی نشستگاہ پر بٹھلایا ف عرب مین اونٹون کی کثرت ہے اور معمول ہے کہ پانی پلانے کے وقت اونٹون کو کنوئین پر لاتے ہین پھر سب کو
خوب پانی پلاکر علیحدہ مکان پر بٹھلاتے ہین سو ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہے اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیقؓ اور فاروقؓ کی خلافت کا اشارہ ہے
یعنی حضرت کے بعد صدیقؓ خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالین گے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اُنکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلے گا
چنانچہ صدیق اکبرؓ دو برس خلیفہ رہے اس مدت مین مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ انکا انتقال ہوا پھر عمر فاروقؓ
خلیفہ ہوئے دس برس خلیفہ رہے اُنکے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا
چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین
تقسیم ہوئے لوگ آسودہ اور غنی ہو گئے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہونا تھا سو خدا نے حضرت کو خواب مین دکھلا دیا

١١٠٧ ق أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا مین نے اپنے تئین بہشت کے اندر دیکھا تو یکایک وہان ایک عورت ہے کہ ایک محل کی طرف وضو کرتی ہے
سو مین نے کہا یہ کس کا محل ہے فرشتون نے کہا کہ عمرؓ فاروق کا محل ہے سو مجکو عمرؓ کی غیرت یاد پڑی سو مین پلٹ آیا پشت دیکر یعنی مرد کو اُسکی عورت پاس اجنبی مرد کی
جانے سے غیرت اور جوش آتا ہے اسواسطے مین اُس عورت پاس نہین گیا ف بخاری مین پوری روایت یون ہے کہ عمر فاروقؓ نے جب حضرت سے یہ سُنا تو رونے
لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آتی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نہ تھی اس حدیث مین عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہے اور وہ عورت وضو
کرنے والی حور تھی

١١٠٨ خ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ جس حالت مین حضرت ایوبؑ برہنہ نہاتے تھے تو انپر سونے کی ٹڈی کا جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوبؑ لپ بھر بھر کے اپنے کپڑے مین رکھنے لگے سو اُن سے اُنکے رب نے کہا

کہ ای ایوب کیا مین تجکو مالدار اور اس سونے سی جسکو تو دیکھتا ہی بے پرواہ نہین کر چکا یعنی تو محتاج نہین کیون اسکو سمیٹتا ہی حضرت ایوب نے کہا کہ کیون نہین مجکو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجکو مال کی تو کچھ پرواہ نہین لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجکو بے پروائی نہین **ف** یعنی اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہین ہے بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہون کہ غلام مالک کی عنایت کی ہوئی چیز سے کسی حالت مین بے پرواہ نہین ہو سکتا کہ اسکو خوشی مالک کی مہربانی پر ہے مال پر نہین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برہنہ غسل کرنا درست ہی اور مالدار کو اگر بے طمع اور بے تلاش مال ملے تو اسکو عنایت خدا کی سمجھکر لینا توکل کے مخالف نہین **م** ابو هريرة بينا رجل بفلاة من الارض فسمع صوتا في سحابة اسق حديقة فلان فتنحى ذلك السحاب فافرغ ماءه في حرة فاذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت ذلك الماء كله فتتبع الماء فاذا رجل قائم في حديقته يحول الماء بمسحاته فقال يا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم الذي سمع في السحابة فقال له يا عبد الله لم تسئلني عن اسمي فقال اني سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان لاسمك فما تصنع فيها قال اما اذا قلت هذا فاني انظر الى ما يخرج منها فاتصدق بثلثه واكل انا وعيالي ثلثا وارد فيها ثلثه مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد تھا ایک بیابان مین کسی نے ایک آواز سنی بدلی مین کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ دے سو ایک طرف وہ بادل جھک پڑا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین مین اونڈیل دیا تو ایک جھیل وہان کی جھیلون سے اس پانی سے لبالب ہو گئی سو وہ شخص بہتے پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے سو اسنے باغ والے مرد سے کہا ای خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے اسنے کہا فلانا نام ہی وہی نام جو بدلی مین سنا تھا سو باغ والے نے اس سے کہا کہ ای خدا کی بندی تو نے مجسے میرا نام کیون پوچھا سو اسنے کہا مین نے اس بدلے مین آواز سنی جسکا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہی کہ سینچ دے فلانے کے باغ کو تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین اس خدا کی احسان کی کسطرح شکر گزاری کریگا باغ والے نے کہا جبکہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہونگا اسکو جو اس باغ سے پیدا ہو گا سو اسکی ایک تہائی تو خیرات کرونگا اور ایک تہائی میرے لوگ اور مین کھاؤنگا اور ایک تہائی اسی باغ کی مرمت مین پلٹ کر خرچ کرونگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال خدا کی راہ مین خرچ کرنا مستحب ہے اور معلوم ہوا کہ فرشتے مینھ کو بموجب حکم الٰہی کے برساتے ہین اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہی کہ فلانے ملک فلانی جگہ فلانے کھیت اور باغ مین پانی برساؤ اسی طرح سب دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہین تو مسلمان کو لازم ہی کہ جو نعمت اسکو ملے خواہ جان کی خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اسکو اتفاقی بجانے اپنے حق مین داد الٰہی سمجھے **ق** مالك بن صعصعة بينا انا في الحطيم وربما قال في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فقد قال وسمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست من ذهب مملوءة ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبرئيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل

١١٠٩
١١١٠

ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا هارون قال هذا هارون فسلم
عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء السادسة فاستفتح قيل من
هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا موسى
قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى فقيل له ما يبكيك قال أبكي
لأن غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر ممن يدخلها من أمتي ثم صعد بي إلى السماء السابعة فاستفتح جبريل
قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا إبراهيم
قال هذا أبوك إبراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام عليّ ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت لي سدرة المنتهى
فإذا نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى وإذا أربعة أنهار نهران ظاهران ونهران باطنان
فقلت ما هذان يا جبريل قال أما الباطنان فنهران في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور
ثم أتيت بإناء من خمر وإناء من لبن وإناء من عسل فأخذت اللبن فقال هي الفطرة أنت عليها وأمتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين
صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما أمرت قلت أمرت بخمسين صلوة كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع
خمسين صلوة كل يوم وإني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فاسئله
التخفيف لأمتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال
مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فأمرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال مثله
فرجعت فأمرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال بما أمرت فقلت أمرت بخمس صلوات كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع
خمس صلوات كل يوم وإني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فاسئله التخفيف لأمتك
قال سألت ربي حتى استحييت ولكني أرضى وأسلم فلما جاوزت نادى مناد أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي حديث المعراج متفق عليه
لكني تتبعت فيه سياق البخاري بخاری اور مسلم مین مالک بن صعصعہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین حطیم مین اور کبھی حضرت نے
یون فرمایا کہ مین حجر مین لیٹا تھا کہ ناگاہ ایک آنے والا آیا یعنی جبرئیل سو اُسنے پھاڑا راوی نے کہا کہ مین نے حضرت سے سُنا فرماتے تھے سو اُسنے چیرا درمیان
مین یہان سے یہان تک یعنی سینے کے نیچے سے ناف تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا سو میرا دل دھویا گیا بعد اسکے
پھر وہین رکھا گیا پھر میرے آگے ایک جانور کیا گیا یعنی بُراق کہ خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا تھا منتہاے نظر پر اپنا قدم ڈالتا تھا سو اُسپر مین سوار کیا گیا پھر تو لیچلا مجکو جبرئیل یہانتک کہ پہلے
آسمان پاس پونہچا تو جبرئیل نے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کُھلے چوکیدار فرشتون نے کہا کہ یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا کون تیری ساتھ ہی جبرئیل نے کہا محمد ہے
کہا کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھا آنا آیا تو دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ وہان حضرت آدم ہین سو جبرئیل نے
کہا کہ یہ تیرا باپ آدم ہی سو اسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا اُسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو لے چڑھا یہان تک دوسرے
آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کُھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا مین جبرئیل ہون کہا اور تیری ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہی کہا کیا بُلا گیا ہے
جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو مین جب داخل ہوا تو یکایک وہان یحیی اور عیسٰی کو دیکھا اور وہ دونون خالاتی بھائی ہین
جبرئیل نے کہا یہ یحیی اور عیسٰی ہین سو انکو سلام کر تو مین نے انکو سلام کیا سو اُنھون نے سلام کا جواب دیا پھر دونون نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجکو
تیسری آسمان تک لے چڑھا سو چاہا کہ دروازہ کُھلے چوکیدار فرشتون نے کہا یہ کون ہی جبرئیل نے کہا کہ مین جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا
کیا بلایا گیا ہی جبرئیل نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر دروازہ کھولا گیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان یوسف تھے جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہے

سو اسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا تو اُسنے مجکو سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیلؑ مجکو لے چڑھا یہان تک کہ چوتھے آسمان کو
پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھُلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیلؑ نے کہا مین ہون جبرئیلؑ کہا اور تیری ساتھ کون ہی جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہے کہا کیا بُلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے
کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان ادریسؑ تھے جبرئیلؑ نے کہا یہ ادریسؑ ہی سو اسکو سلام کر تو مین نی اُسکو سلام کیا اُس نے
جواب دیا پھر کہا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر مجکو جبرئیلؑ لے چڑھا یہان تک کہ پانچوین آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھُلے چوکیدارون نی کہا یہ کون ہے
جبرئیلؑ نے کہا مین ہون جبرئیلؑ کہا اور تیرے ساتھ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہے کہا کیا بُلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین
داخل ہوا تو ناگاہ وہان ہارونؑ تھے جبرئیلؑ نے کہا یہ ہارونؑ ہی سو اسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا اُسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا
پھر مجکو جبرئیلؑ نے چڑھا یہان تک کہ چھٹے آسمان کو پونہچا سو چاہا کہ دروازہ کھُلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیلؑ نے کہا مین ہون جبرئیلؑ کہا اور تیرے ساتھ کون ہے
جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہے کہا کیا بُلایا گیا ہی جبرئیلؑ نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان موسیٰؑ تھے جبرئیلؑ نے کہا یہ موسیٰ ہے
سو اسکو سلام کر تو مین نے اُسکو سلام کیا سو اُسنے جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب مین وہان سے ہٹا تو موسیٰؑ رویا کسی نی کہا ای موسیٰؑ
تیرے رونی کیا سبب ہے موسیٰؑ نے کہا مین روتا ہون اسواسطے کہ ایک لڑکا میرے بعد پیغمبر ہوا اُسکی امت کی لوگ میری امت سی زیادہ بہشت مین جاوین گی پھر جبرئیلؑ مجکو
لے چڑھا ساتوین آسمان تک سو جبرئیلؑ نے چاہا کہ دروازہ کھُلے چوکیدارون نے کہا یہ کون ہی جبرئیلؑ نے کہا مین ہون جبرئیلؑ کہا اور تیرے ساتھ کون ہی جبرئیلؑ نی کہا محمدؐ ہی
کہا کیا بُلایا گیا ہی جبرئیلؑ نے کہا ہان کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا سو جب مین وہان داخل ہوا تو ناگاہ وہان ابراہیمؑ تھے جبرئیلؑ نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیمؑ ہی سو اسکو سلام کر
تو مین نے اُسکو سلام کیا سو اُسنے سلام کا جواب دیا پھر کہا کیا اچھا نیک بیٹا اور پیغمبر آیا پھر وہان سے سدرة المنتہیٰ یعنی پتّے سرے کا بیری کا درخت بلند نمود ہوا تو
ناگاہ اُسکے بیر جیسے ہجر کے مٹکے اور اُسکے پتّے جیسے ہاتھیون کی کان جبرئیلؑ نے کہا یہی سدرة المنتہیٰ ہے اور ناگاہ وہان چار نہرین تھین دو نہرین کھُلی اور دو چھپی تو
مین نے کہا ای جبرئیلؑ یہ کیا ہین جبرئیلؑ نے کہا چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور کھُلی نہرین تو نیل اور فرات ہین پھر مجکو بیت المعمور نمود ہوا یعنے
فرشتونکا کعبہ جو ہردم فرشتون سے بھرا رہتا ہی پھر ایک برتن شراب سے بھرا اور ایک دودھ سی اور ایک شہد سے میری سامنے کیا گیا تو مین نے دودھ کو لیا سو جبرئیلؑ نی
کہا یہ دودھ پیدائشی دین اسلام کی صورت ہے ہی جس دین پر تو اور تیری اُمت ہی پھر میرے اوپر نماز فرض ہوئی ہر ایک دن مین پچاس وقت کی پھر مین وہان سے پلٹ آیا سو موسیٰ
کی پاس ہوکر نکلا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مین نی کہا مجکو ہر روز پچاس۵۰ نماز کا حکم ہوا موسیٰؑ نے کہا مقرر تیری اُمت سی ہر روز پچاس۵۰ وقت کی نماز نہو سکے گی اور البتہ
خدا کی قسم مین آزما چکا ہون لوگون کو تجسے پہلے اور مین علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب پاس سو اُس سے آسانی مانگ اپنی امت کے
واسطے تو مین پھر اسو خدا نی میرے اوپر سے دس۱۰ وقت کی نماز اُتار ڈالی سو مین موسیٰؑ پاس پھر آیا تو موسیٰؑ نے اُسی طرح یعنی اول بار کی طرح چالیس۴۰ نماز سی بھی کم کرانی کو
کہا پھر مین خدا کی طرف پلٹ گیا تو خدا نے میری اوپر سے اور دس۱۰ نمازین اُتارین پھر مین موسیٰؑ پاس آیا پھر موسیٰؑ نے اُسی طرح کہا پھر مین لوٹ گیا پھر میرے اوپر سی خدا نی دس۱۰
نماز کو اُتارا پھر مین موسیٰؑ پاس گیا پھر موسیٰؑ نے اُسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا سو مجکو ہر روز دس۱۰ نماز کا حکم ہوا پھر مین موسیٰؑ پاس گیا پھر موسیٰؑ نی اُسی طرح کہا پھر مین پلٹ گیا
تو مجکو ہر روز پانچ۵ نمازون کا حکم ہوا سو مین موسیٰؑ پاس پھر آیا تو موسیٰؑ نے کہا کیا تجکو حکم ہوا سو مین نے کہا مجکو ہر روز پانچ۵ نمازون کا حکم ہوا تو موسیٰؑ نی کہا مقرر تیری امت
سے ہر روز پانچ۵ نمازین بھی نہو سکین گی اور البتہ مین لوگون کو تجسے پہلے آزما چکا ہون اور بنی اسرائیل کا علاج کر چکا ہون نہایت تدبیر سے سو پھر جا اپنے رب پاس
اور اپنی اُمت کے لیے آسانی مانگ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوال کرتا گیا مین اپنے رب سے یہان تک کہ مین شرما گیا یعنی اب عرض نہین کر سکتا ولیکن اب تو راضی ہون اور مانے
لیتا ہون پھر جب مین موسیٰؑ کے پاس سے بڑھا تو پکارنی والے نے پکارا کہ مین نے جاری کیا اور مضبوط کر لیا اپنی فرض نماز کو اور بوجھ اُتار ڈالا اپنے بندون سے
اِس کتاب کے مصنف نے کہا کہ معراج کی حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون مین آئی ہے لیکن مین نے اسمین بخاری کی روایت کی پیروی کی ہی ف
حطیم اور حجر اُس مکان کا نام ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ بنایا تھا تو کعبے مین داخل تھا جب قریش نے حضرتؐ کی نبوت سی پہلے کعبہ بنایا تو اُس چند گز مکان کو
کعبے سے اِسی کی طرف علٰحدہ کر دیا کعبے کا نابدان اُسی طرف ہی اُس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرتؐ معراج کے وقت حطیم مین تھے اور بخاری و مسلم کی دوسری روایت

یون ہی کہ اُسوقت حضرت اپنے گھر مین تھے تو مطلب یہ کہ اوّل حضرت گھر مین تھے پھر جبرئیل حضرت کو حطیم مین لے گئے پھر وہان سے معراج کو چلے تو کبھی حضرت نے گھر کا ذکر کیا اور کبھی حطیم کا دونون درست ہین اور بعضی روایت مین اُمّہانی کا گھر مذکور ہی اُمّہانی علی مرتضیٰ کی بہن کا نام ہی حضرت کا اور اُنکا ملا ہوا گویا ایک ہی گھر تھا اور حجر عرب مین ایک مکان ہے وہان کے مٹکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور حضرت کا دو بار سینہ چیر کے دل صاف ہوا ایک بار تو لڑکپن مین تاکہ کھیل کود کی ہوس نہو دوسری بار معراج کے وقت تا جوانی کی ہوس زور نکرے اور دل مین ایسی کامل صفائی ہو کہ دربار الٰہی کی لیاقت اعلیٰ رتبے کی حاصل ہوا اور حضرت موسیٰ کا رونا معاذ اللہ حسد کے سبب نتھا اسواسطے کہ پیغمبر لوگ حسد وغیرہ سے پاک ہین بلکہ اُنکو اپنی اُمت پر افسوس آیا کہ مین مدت تک اُن مین سمجھاتا رہا اور بہت معجزات دکھلائے پر لوگ ایمان کم لائے تو بہشت مین بھی کم جاوینگے اور محمد کی تھوڑی عمر مین بیشمار لوگ ایمان لائے اور قیامت تک لاتے جاوینگے تو بہشت مین میری اُمت سے زیادہ تر داخل ہونگے اور اگر معاذ اللہ حسد ہوتا تو بار بار حضرت سے کہکر پچاس نماز کو پانچ نماز تک کاہے کو کم کرواتے اور حضرت موسیٰ نے ہمارے حضرت کو لڑکا حقارت سے نہین کہا بلکہ بڑی عمر والے جوان کو لڑکا کہتے ہین بلکہ اسمین حضرت کی گویا تعریف کی کہ باوجود کم عمری کے ایسا بلند مرتبہ حاصل ہوا کہ سب پیغمبرون سے افضل ہوگئے اور یہ جو فرمایا کہ نیل اور فرات سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلی ہین یعنی اگر اُس عالم کے پانی کو اس عالم کے پانی سے تشبیہ دیجیے تو نیل اور فرات اُن نہرون کا نمونہ ہین یا حقیقت مین نیل اور فرات کی مدد اُن ہی نہرون سے ہوتی ہو گو ہمکو نظر نہ آوے واللہ اعلم اور صحیح مسلم کی روایت مین یون ہی کہ اول حضرت مکے سے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس مین گئے وہان دو رکعت نماز پڑھ کے آسمان پر چڑھے اور بیت المعمور مین جو ساتوین آسمان پر ہی ستر ہزار ہر روز فرشتے عبادت کو جاتے ہین پھر کبھی دوبارہ نہین پلٹ آتے ہین اور بیت المعمور ہر چند ساتوین آسمان پر ہی لیکن ہر ایک آسمان مین اُسی کی سیدھ پر اُسی طرح کا عبادت خانہ ہی اور کعبہ بھی اُسی کے نیچے ہی بالفرض اگر وہان سے پتھر گرے تو کعبہ کی چھت پر پڑے صحیح مسلم مین روایت ہی کہ جب حضرت پانچ وقت کی نماز پر راضی ہوگئے تو حکم ہوا کہ ایک نماز کا ثواب دس نماز کے ثواب کے برابر ملے گا تو پانچ کی پچاس ہوگئین سو اُمت کی تخفیف بھی ہوئی اور تقدیر الٰہی کے خلاف بھی نہوا **ف** معراج مکے مین ہجرت سے اول ایک برس ہوئی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج بدن سے ہوئی یا روح سے سوتے ہوئی یا جاگتے صحیح مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ بیداری مین روح اور بدن دونون سے ہوئی چنانچہ صحیح حدیثون سے صاف یہی ثابت ہوتا ہی اور اگر خواب مین معراج ہوتی تو عمدہ کمالات اور معجزات مین نہ داخل ہوتی اور کفار قریش زیادہ انکار بھی نکرتے اور بیت المقدس کی حضرت سے سب نشانیان نہ پوچھتے اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت کی روح کو معراج ہوئی جسم مکے مین رہا تو خطابی نے کہا کہ حضرت کو دو معراجین ہوئین ایک معراج روحی دوسری معراج جسمی اور اسمین اختلاف ہی کہ معراج مین حضرت نے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرت عائشہؓ اور ابوہریرہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے مشہور روایت یون ہی کہ نہین دیکھا اور یہی مذہب ہے اکثر محدثین اور متکلمین اور فقہا کا اور عبداللہ بن عباسؓ سے ایک روایت یون ہی کہ آنکھ سے دیکھا اور عطا سے یون روایت ہی کہ دل سے دیکھا واللہ اعلم جو مکے سے بیت المقدس جانے کا انکار کرے وہ کافر ہی اسواسطے کہ قرآن مین اُسکا صاف بیان ہوا اور جو بیت المقدس سے آسمانون پر چڑھنے کا انکار کرے تو بدعتی ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا صَالِحَةً لِّلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَاَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى عَلَيْهِمُ الْمَوَاشِيَ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاِنَّهٗ نَاٰى بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَّوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَ

بِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي قُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَسْتَهْزِءْ بِي فَقُلْتُ اِنِّي لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَاَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللهُ مَا بَقِيَ۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے۔ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جس حالت مین کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ اُنکو مینھ نے لیا تو وہ پہاڑ کے ایک غار مین گھس گئے تو اُس پہاڑ کا ایک پتھر اُنکے غار کے مُنھ پر ڈھلک پڑا سو اُنکو اُسنے بند کر لیا تو بعضے نے بعضے سے کہا دیکھو تو اپنے نیک کامون کو جو خدا کے واسطے کیے ہون سو دعا مانگو اُنکو وسیلے سے شاید کہ خدا اس پتھر کو تمھارے اوپر سے کھول دیوے تو اُن مین سے ایک نے کہا کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ میرے ماں باپ بڈھے تھے بڑی عمر والے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اُنکے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تھا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تھا تو اُنکا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے شروع کرتا تھا تو اُنکو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تھا اور البتہ ایک دن مجکو درخت نے دور ڈالا یعنی چارا بہت دور رہا سو مین گھر مین نہ آیا یہان تک کہ مجکو شام ہو گئی تو مین نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر مین نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مین ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہوا مجکو بُرا لگا کہ مین اُنکو نیند سے جگاؤن اور بُرا لگا کہ اُن سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوکھ کے مارے شور کرتے تھے میرے دونون پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اُنکا حال رہا صبح تک یعنی مین اُنکے انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مین نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے کہ ہم اُس سے آسمان کو دیکھین سو خدا نے اُس سے ایک روزن کھول دیا تو اُس سے اُنھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی البتہ ماجرا یہ ہے کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی کہ مین اُسکو چاہتا تھا جیسے نہایت محبت مرد عورتون سے رکھتے ہین یعنی مین اُسکا کمال عاشق تھا سو اُسکی طرف مائل ہو کر مین نے اُسکی ذات کو چاہا یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا سو اُس نے نہ مانا یہانتک کہ سو اشرفیان مین اُسکو دون یعنی سو اشرفیون پر راضی ہوئی سو مین نے محنت اور کوشش یہانتک کی کہ سو اشرفیان جمع کین سو مین اُنکو اُسکے پاس لایا پھر جب مین اُسکے دونون پیرون کے اندر واقع ہوا تو اُسنے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مُہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اُسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی کے ازالہ بکارت نہ کر تو مین اُٹھ کھڑا ہوا اُس کے اوپر سے سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھول دے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اُنکے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مین نے ایک مزدور ٹھہرایا تھا اُس برتن بھر مزدوری پر جسمین سولہ رطل چانول سماوین تو جب وہ اپنا کام کر چکا اُسنے کہا میرا حق دے سو اُسکا حق مین نے اُسکے آگے کیا سو اُسکو چھوڑ گیا اور اُسکی طرف سے مُنھ موڑا تو ہمیشہ مین اُسکو بوتا رہا یہانتک برکت ہوئی کہ اُس مال سے گائے بیل اور غلام اُنکے چرانیوالے جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا سو کہنے لگا کہ خدا سے ڈر اور میرا حق لیکر مجپر ظلم نکر مین نے کہا جا اِن گائے بیلون اور اُنکے چرانے والون کی طرف سو اُنکو تو اُسنے کہا خدا سے ڈر مجسے مسخراپن نہ کر تو مین نے کہا مین تجسے ٹھٹھا نہین کرتا لے ان گائے بیلون اور اُنکے چرانے والون کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہے سو اُسنے لیا اور اپنا مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مین نے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہے سو خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا **ف** اس حدیث مین بہت کام کام کے فائدے ہین اوّل یہ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا مین جسکی کوئی تدبیر نہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالےٰ اُسکو نجات دیگا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو اور لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیون مین داخل ہے تیسرے یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے چوتھے یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچوین یہ کہ جو مالک کی بدون اجازت اُسکا ناج بووے تو اُسکے حاصلات کا مالک ہی مالک ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّي لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَبَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهٖ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهٗ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے

۱۱۱۲

فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد بیل کو ہانکتا تھا اسپر بوجھ لادی ہوے بیل نے اسکی طرف دیکھا سو کہا کہ مین اس بوجھ لادنی کے واسطے نہین پیدا ہوا مین تو کھیت کے
واسطے پیدا ہوا ہون تو لوگون نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہی تو حضرت نے فرمایا کہ بے شبہ مین اس بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ سچ جانتے ہین
اور جس حالت مین کہ کوئی چرانے والا اپنی بھیڑ بکریون مین تھا تو اسپر ایک بھیڑیا دوڑا تو اُن مین سے ایک بکری لے گیا تو اُسکی تلاش مین رہا چرانے والا یہانتک
کہ اسکو بھیڑیے سے چھڑا لایا تو بھیڑیے نے اُسکی طرف دیکھا سو کہا کون بھیڑ بکری کو قیامت مین بچاویگا جس دن اُسکا کوئی چرانے والا میرے سوای نہوگا تو لوگون نے
تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہی تو حضرت نے فرمایا مین اس بات کو مقرر مانتا ہون اور ابوبکرؓ اور عمرؓ مانتے ہین اور حال آنکہ ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان نہ تھے
ف یہ قول راوی کا ہے یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ وہان نہ تھے یعنی جسوقت حضرت نے یہ حدیث فرمائی تھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اُس مجلس مین نہین تھے یا کہ یہ قول حضرت کا ہے یعنی
باوجودیکہ بیل اور بھیڑئے کے وقت کلام دونون شخص موجود نہ تھے مگر اُنکو اسکا یقین ہے یعنی بیل اور بھیڑیے کو کلام کی طاقت دینا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہین
اس حدیث سے صدیقؓ اور فاروقؓ کی فضیلت ایمانی ثابت ہوئی کہ حضرت نے اپنے ایمان کے ساتھ اُنکے ایمان کو ملایا بعد اُسکے اصحاب حاضرین نے کہا کہ ہم بھی ایمان لائے
جس کا حضرت ایمان لائے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ فَوَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد چلا جاتا تھا راہ مین سو اُسنے کانٹے کی شاخ راہ پر پائی پھر راہ سے اُسنے اُسکو علیحدہ
کر دیا تو خدا نے اُسکی قدردانی کی سو اُسکو بخش دیا **ف** معلوم ہوا کہ بندگان خدا کو راحت رسانی خدا کو نہایت پسند ہے اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت
سے ہو تو کل ہے مغفرت کا سبب ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهٗ نَفْسُهٗ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهٗ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ دیکھ دیکھ
پھولتا ہوا چلا جاتا ہے کہ ناگاہ خدا نے اُسکو زمین مین دھنسا دیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر ٹکّرین کھاتا دھنستا چلا جاتا ہی **ف** ہرچند ستھری پوشاک پہننا بالون مین
کنگھی کرنا درست ہی بلکہ سنت ہی لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی آرایش سے گھمنڈ کیا اور اُسنے آپ کو دور کھینچا تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ
دنیا مین جیسا کہ اس شخص پر گذرا خواہ آخرت مین اسی واسطے اکثر اہل تقوی نے عمدہ لباس نہین پہنا اور اپنی اولاد کی بھی یہ عادت نہ ڈالنے دی کیونکہ اب وہ زمانہ نہین
کہ آدمی عمدہ پوشاک پہنے اور بالون مین کنگھی کیا کرے اور پھر اپنی بغلین نہ جھانکے اگلی حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شخص صرف راہ کے کانٹے پھینکنے سے بخشا گیا اور یہ
شخص فقط اکڑ کر چلنے اور گھمنڈ کرنے سے زمین مین دھنسایا گیا تو ان حدیثون سے ایک عمدہ قاعدہ ہاتھ لگا کہ نیک کام اگرچہ کمتر ہو پر اُسکے ثواب سے ناامید نہونا چاہیئے
اور بدکام اگرچہ ظاہر مین خفیف معلوم ہوتا ہو پر اُسکے وبال سے نڈر نہونا چاہیے **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لَعَنَ کی لفظ ہے **ق**
جابرٌ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ قَالَهٗ لَمَّا مَرَّ اِلَى حِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے
اُسکو جسنے اس گدھے کو داغا یہ حضرت نے فرمایا جب کہ منھ داغے ہوئے گدھے کو دیکھا **ف** جانور کا منھ داغنا حرام ہے سب علما کے نزدیک منھ کے سوا اور بدن
بیماری کے واسطے داغنا درست ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ بخاری
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا چراتا ہے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسّی چراتا ہی تو اسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے
ف چور کے ہاتھ کاٹنے مین نصاب شرط ہے امام اعظمؒ کے نزدیک دس درم چوری کی نصاب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ربع دینار یعنی ایک ماشہ اور ایک
رتی سونے کے برابر ہے تو مطلب اس حدیث کا یہ کہ لوہے یا چاندی کا انڈا مراد ہے جسکی قیمت دس درم ہو اور رسّی مراد ہے جسکی دس درم قیمت ہو جیسے جہاز کی
رسّی کہ بہت قیمتی ہوتی ہے یا یہ مراد ہی کہ جب آدمی کو انڈے اور رسّی کی چوری کی عادت پڑی تو کبھی قیمتی چیز بھی چرا دیگا تو بے شبہ اُسکا ہاتھ بھی کاٹا جاوے گا یا کہ
یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا اب منسوخ ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا اُس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اُس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑا دے
اور اُس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے اور نیل بھرے اور اُس عورت پر جو اپنا بدن گدا دے **ف** بال مین بال جوڑنا اور بدن گودنا حرام ہے

اس واسطے کہ اسمین تغییر خلقتِ الٰہی ہے اور تزویر اور بناوٹ بھی ہے کہ آدمی دھو کا کھاوے **ق** عَائِشَۃَ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ۱۱۱۸ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ اُن لوگون نی اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنایا **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی حضرت ڈرے کہ مبادا کہین میری اُمت بھی یہود اور نصاریٰ کی طرح میری قبر کو مسجد نہ ٹھہراوے اور جندبؓ سی روایت ہے کہ مین نے پانچ روز حضرت کے انتقال سے پہلے حضرت سی سُنا کہ فرماتی تھے کہ اگلی امتون نے اپنی پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا تم خبردار ہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنائیو مین تمکو منع کیے دیتا ہون یہود اور نصاریٰ پیغمبرون اور نیکون کی قبرون پر مسجدین بنا کر عبادت کرتے تھے اور قبرون کی طرف سجدہ کرتے تو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع کیا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبے کو خاص ہے وہ قبر پر نہ چاہیے خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ اولیا کی اسی واسطے قبرون کو سجدہ کرنا اور اُنکے گرد گھومنا درست نہین اسواسطے کہ طواف کعبے کو مخصوص ہے اور اسی واسطے قبرستان مین نماز پڑھنا منع ہے ہندوستان مین اولیا کی قبرون پر اکثر شرک کے کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کے وقت کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ اب لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر کی حدیث سمجھین اور ان کامون سے کنارہ کرکے محمدی بنین آمین **م** ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَیَوَانِ ۱۱۱۹ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا لعنت کرے اُسپر جو جاندار کے ہاتھ پانون اور ناک کان کاٹے **ف** اسواسطے منع فرمایا کہ اسمین ناحق رنج رسانی اور تغییر خلق الٰہی ہے **م** عَلِیٌّ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ ۱۱۲۰ مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے اُسپر جو اپنے مان باپ پر لعنت کرے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو خدا کے سوا کسی اور کے واسطے جانور ذبح کرے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو بدعت نکالنے والے کو پناہ دے اور اپنے مکان مین رکھے اور خدا لعنت کرے اُسپر جو زمین کی حدین اور نشانیان مٹادے **ف** مان باپ کو لعنت کہنا اور گالی دینا دو صورت سے ہوتا ہے یا کہ خود کہے یا غیر سے کہلاوے اسطرح کہ جب اسنے دوسرے کی مان باپ کو گالی دی تو وہ اسکے مان باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین یہی سبب ٹھہرا اور غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سے ہوتا ہے ایک صورت تو یہ کہ خدا کا نام ذبح کے وقت نہ لیا جاوے جیسے راجپوت کرتے ہین اُسکو جھٹکا کہتے ہین دوسری صورت یہ کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بھوت کے واسطے ذبح کرین تیسری یہ کہ ہرچند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب اور منّت اور نیاز غیر خدا کی کرین جیسے سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کا بکرا ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہے اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہے اسواسطے کہ یہ ذبح خدا کے واسطے نہین اور یہ جو بعضے لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کبیر کی گاے اور شیخ سدو کے بکرے پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاتا ہے اور خونریزی خدا ہی کے واسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے تو بے شبہہ حلال ہے اُسکا جواب یہ ہے کہ جب غیر خدا کی منّت مانی اور نیت بگڑی تو صرف زبانی خدا کی نام لینے سے کیا ہوتا ہے اور یہ غلط بات ہے کہ خونریزی خدا کے واسطے ہے صرف گوشت سے غرض ہے اسواسطے کہ جب اُنکے منّت ماننے والون سے کہیے کہ تم اس گاے بکری کو نہ ذبح کرو اس کے عوض دونا چوگنا ہمسے گوشت لو اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نہ مانین گے اور اس صورت مین اپنی نذر اور منّت کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھین گے تو صاف معلوم ہوا کہ اُنکو خونریزی ہی غیر خدا کے واسطے منظور ہے صرف گوشت ہی سے غرض نہین انصاف کی راہ سے بدلیل قرآن اور حدیث اسکے حرام ہونے مین کچھ شبہہ نہین اور کج بحثی کا علاج تو ہمارے پاس نہین فتاویٰ درالمختار اور اشباہ و نظائر مین موجود ہے کہ جو جانور کہ سردار کی داخل ہوتی ذبح ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت خدا ہی کا نام اُس پر لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام سے جاندار حلال ہوتا تو فقہ مین اُسکو کیون حرام لکھتے اللہ فہم درست کی توفیق دیوے اور کج فہمی سے بچاوے آمین اس حدیث مین جو بدعت والے کی حمایت کرنے والے پر لعنت فرمائی سو اسواسطے کہ بدعت دین مین اُس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع مین کچھ اصل نہو تو حقیقت مین بدعت اور سنّت اور شریعت مین ایسی نسبت ہے جیسے نور اور ظلمت مین تو جسنے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اُسنے حقیقت مین سنّت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اُسکے گلے مین آیا اور زمین کی نشانیان جیسے راہ کی مناری اور دیہات کی ڈانڈون پر درخت اور ٹیلے یا باغون کی کھائی خندق یا گھرون کی دیوارین اُنکا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اسواسطے کہ اس مین قصہ اور فساد ہوگا کہ ایک کی زمین دوسرے سی جا دبے گی

اور راہ کا حسنات معلوم ہوگا ف لعنت کرنا دو قسم ہے لعنت ذاتی اور لعنت وصفی اہل سنت کے مذہب مین لعنت ذاتی یعنی نام لیکر لعنت کرنا سوای اُس کافر کے جسکا کفر یقینی دلیل سے ثابت ہو درست نہین جیسے شیطان اور فرعون اور ابوجہل کہ انکا کفر بلا شبہہ ثابت ہی تو انکا نام لیکر لعنت کرنا درست ہی لیکن ہر دم اسکا وظیفہ سا کرنا کچھ کام کی بات نہین اسواسطے کہ لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور کرنا ہین اور سواے کافر کے رحمت الٰہی سے کوئی ہمیشہ دور نہ رہے گا کہ مسلمان فاسق کے حق مین بعد سزا یا بدون سزا بخشش کی امید ہی اور لعنت وصفی یعنی بغیر نام لیے فاسق پر لعنت درست ہی جیسے کہ اس فصل کی حدیثون مین جورو اور ماں باپ کے گالی دینے والے پر لعنت فرمائی اسی طرح ظالم اور کاذب وغیرہ پربھی درست ہے فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لو کی لفظ

۱۱۱ ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِي الْيَهُوْدُ وَيُرْوٰى لَوْ بَايَعَنِيْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُوْدِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میرا ایمان لاوین تو سب کے سب میرا ایمان لاوین اور دوسری روایت یون ہی کہ اگر دس یہودی میری بیعت کرین تو بے مسلمان ہوئے کوئی یہودی زمین پر نہ باقی رہے ف یعنی اگر مدینے کے یہودیون سے دس بڑے بڑے سردار حضرت کا ایمان لاتے تو سب لاتے یعنی یہودی لوگ دین مین غور اور توجہ نہین رکھتے اپنی قوم اور سردارون کے تابع ہین انکا بھیڑون کا ساحال ہے

۱۱۲ کہ جدھر ایک جھنڈ چلا اُسی طرف سب بھیڑین چلتی ہین ق اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّأْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا ۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی جب اپنی جورو سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو البتہ اگر جورو خاوند کو درمیان اُس صحبت مین کوئی لڑکا قسمت مین ہوگا تو اُسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکے گا ف معلوم ہوا کہ صحبت داری سے غرض اولاد کی رکھے صرف آب ریزی اور شہوت

۱۱۳ رانی ہی منظور نہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو اسوقت پڑھلیا کرو کہ اگر اولاد ہو تو بابرکت ہو خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے بیچ کی راہ یا اوبر کی تو مین انصار کی راہ پر چلتا ف دین مین اُمت پر نبی کی طاعت واجب ہے نبی پر اُمت کی اطاعت نہین تو اس حدیث مین اگر ظاہری راہ مراد ہی تو مطلب صاف ہی کہ دین کی بات نہین اور اگر راہ سے عقل کا طریقہ مراد ہی تو مطلب ہی کہ

۱ دنیاوی کامون مین اور مباحات مین حضرت کو انصاریون کی خاطرداری منظور ہی یہ حدیث انصار کی بزرگی پر صاف دلیل ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ اِلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد جھانکے تیری

۱۱ گھر مین بدون تیری اجازت پھر تو اُسکو کنکری سے مارے سو تو اُسکی آنکھ پھوڑے تو تجھپر گناہ نہوگا ف اس حدیث کا مطلب آگے ہو چکا م اَبُوْ اَيُّوْبَ لَوْ لَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُّذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ لَوْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوْبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ مسلم مین ابوایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھارے گناہ نہوتے جنکو خدا بخشتا تو البتہ خدا اُس قوم کو لاتا جسکے گناہ ہوتے پھر اُنکی مغفرت کرتا ف اس حدیث سے حضرت نے اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اسواسطے کہ اکثر اصحاب کو خوف الٰہی بہت غالب تھا بعضون نے گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا بعضون کا قصد تھا کہ دنیا چھوڑ پہاڑ پر بیٹھ رہین اور شب و روز عبادت کرین بعضون کا یہ ارادہ تھا کہ آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تا کہ حرام کاری مین نہ گرفتار ہون یعنی جیسے اُسکی صفت منتقم ہی کہ گناہ پر پکڑتا ہی اور سزا دیتا ہی ویسی اُسکی غفار بھی صفت ہے کہ گناہون کو معاف بھی کرتا ہی یعنی مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈرے ویسے ہی اُسکے رحم اور کرم پر بھی نظر رکھے ناامید نہو جاوے کیونکہ ناامیدی کفر ہے اور اس حدیث کا وہ

۱۱ مطلب نہین کہ خدا کو غفار جان کر گناہون پر کمر باندھے اور اُسکی قہاری کو بالکل بھول جاوے کہ یہ صاف کفر ہے ق اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ لَوْ اَنَّهَا لَوْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ يَعْنِيْ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَهٗ لَهَا لَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِ اُخْتَهَا عَزَّةَ بخاری اور مسلم مین حضرت ام حبیبہؓ ابی سفیانؓ کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ اگر دُرّہ میری بی بی کی لڑکی میری گود کی پالی نہوتی تو بھی میرے واسطے حلال نہوتی مقرر دُرّہ تو میری دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہے

مجکو اور اسکے باپ کو ابو لہب کی لونڈی ثوبیہ نے دودھ پلایا ہی سوای میری بیبیو اپنی لڑکیون اور اپنی بہنون کی نکاح کرنے کو میری ساتھ نہ کہا کرو یہ حضرت نے
حضرت ام حبیبہ رضہ سے کہا جبکہ اُنھون نے اپنی بہن عزہ کے نکاح کو حضرت سے کہا تھا **ف** حضرت ام حبیبہ نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت میری بہن ہے جسکا عزہ نام ہے آپ
نکاح کیجیے حضرت نے نہ مانا اسواسطے کہ جورو کی حیات مین سالی سے نکاح کرنا درست نہین پھر حضرت ام حبیبہ رضہ نے کہا کہ یا حضرت مین نے سُنا ہی کہ ابو سلمہ رضہ کی بیٹی سے جسکا
دُرّہ نام ہی آپ نکاح کیا چاہتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ غلط بات ہی کہ اول تو دُرّہ میری ربیبہ ہی یعنی ام سلمہ کی لڑکی ہی اور دوسرے دودھ کی رشتے سے میری
بھتیجی ہے نکاح کی کون صورت ہی **م** اَبُو بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ لَوْ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ بَعَثَهُ اِلَىٰ حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ 1127
فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ مسلم مین ابو برزہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو عمان کے لوگون پاس جاتا تو تجکو نہ گالی دیتے نہ مارتے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جسکو عرب کی
کسی گروہ پاس بھیجا تھا سو اُن لوگون نے اُسکو گالی دی اور مارا تھا **ف** عمان شام کے مُلک یا یمن کے مُلک مین ایک شہر کا نام ہی وہان کے لوگون کی خوش خلقی و نرم دلی
کا بیان کیا **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ يَعْنِي اُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد کی مان اُسکو 1128
چھوڑتی تو اپنا حال ظاہر کرتا **ف** ابن صیاد کا حال کئی بار ہو چکا کہ مدینہ مین یہودی کا ایک لڑکا تھا جنون سے راہ رکھتا تھا آیندہ باتین کچھ بیان کرتا تھا سو ایک روز
باغ مین کپڑا اوڑھے لیٹا غُن غُن کچھ کرتا تھا حضرت اُدھر سے نکلے درخت کی آڑ مین ہو کر چاہا کہ اُسکی آواز سُنین اُسکی مان نے کہا اے ابن صیاد دیکھ محمد آئے سو وہ
چُپ رہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اُسکی مان نہ روکتی تو کچھ اُسکا حال معلوم ہوتا کہ کیا کہتا تھا معلوم ہوا کہ اہل حق کو اہل باطل کا حال مخفی ہو کر دریافت کرنا
درست ہی تاکہ اُسکے بطلان سے لوگون کو خبردار کرین **ق** جَابِرٌ لَوْ تَرَكَتْهَا مَا زَالَ قَائِمًا **قَالَهُ** لِاُمِّ مَالِكٍ حِينَ عَصَرَتِ الْعُكَّةَ الَّتِي كَانَتْ تُهْدِي 1129
فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو گھی کی مشک چھوڑتی تو ہمیشہ اُسمین گھی بنا رہتا یہ حضرت
نے اُم مالک سے کہا جبکہ اُسنے اُس مشک سے گھی نچوڑ لیا جس مین سے حضرت کو بھیجا کرتی تھی **ف** اُم مالک رضہ مدینہ مین ایک بی بی تھین اُنسے روایت ہی کہ میرے پاس ایک مشک
گھی تھا مین اُسکا گھی ہمیشہ حضرت کو بھیجا کرتی تھی کبھی اُسکا گھی کم نہوتا تھا ایک روز مین نے اُسکا گھی نچوڑا تو گھی بالکل چُک گیا مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت
نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو اُسکو اگر نہ نچوڑتی تو کبھی گھی سے خالی نہوتی یہ معجزہ تھا حضرت کا **ق** اَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ 1130
قَلِيلًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو البتہ رویا کرو بہت اور ہنسو تھوڑا **ف** یعنی موت کی سختیان
اور قبر کی رنگ برنگ عذاب اور قیامت کی مصیبتین اور دوزخ کی آفتین اگر تم جانو کمال یقین سے جیسا کہ مین جانتا ہون تو خواب و خور بھول جاؤ اور ہنسنا جو غالب
ہو جاوے غفلت کا سبب ہے جو جین سے رہتے ہو **ق** عَلِيٌّ لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا اِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي النَّارَ الَّتِي اَوْقَدَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ 1131
السَّهْمِيُّ اَمِيرٌ مِنْ اُمَرَائِهِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضی رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اُسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اُسی مین پڑے رہتے
یعنی اُس آگ مین جسکو عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے جلایا تھا جو ایک سردار تھا حضرت کے سردارون سے **ف** عبد اللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار
بنا کر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار کہے اُسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصے مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی
اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اسواسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تمپر واجب کر دی ہی لشکر نے کہا کہ ہمنے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کی خوف سے کہا ہے
سو ہم آگ مین کیونکر گھسین جب قصہ حضرت نے سُنا تب یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی اطاعت اور مان باپ کی اطاعت اور اُستاد یا پیر کی اطاعت
خلاف شرع کام مین ہرگز درست نہین چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ کسی مخلوق کی اطاعت خدا کے گناہ مین درست نہین فرمانبرداری تو نیک کام مین چاہیے
خ اَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ دُعِيتُ اِلَىٰ كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر 1132
مین دعوت مین بکری کے دست یا پے کی طرف بُلایا جاؤن تو البتہ قبول کرون اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤن کا مجکو تحفہ دیا جاوے تو قبول کرون **ف** یعنی دعوت
اور تحفے مین تھوڑی بہت اور اچھی بُری کا خیال نہ چاہیے مسلمان کی خاطرداری ضرور ہے **م** اَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا 1133
عُضْوًا يَعْنِي اَبَا جَهْلٍ مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو جہل میرے پاس جاتا تو اُسکے جوڑ جوڑ کو فرشتے اُچک لیجاتے **ف** ابو جہل نے

ایک بار کافرون سے پوچھا کہ تمھارے ہوتے محمد اپنا منھ خاک پر ملتا ہی یعنی سجدہ کرتا ہی کافرون نے کہا کہ ہان ابوجہل نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم کہ اگر مین اُسکو اُس حالت مین
دیکھون تو اپنے پانْون سے اُسکی گردن کچل ڈالون سو ایک روز حضرتؐ نماز پڑھتے تھے کہ وہ ناپاک اُسی قصد پر چلا جب حضرتؐ کے پاس گیا تو اُلٹے قدمون خوف کے مارے
بھاگا لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگا اُسنے کہا کہ مجکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی خندق نظر پڑی اور اُسکے گرد اور اندر نہایت آگ اور بہت پر
معلوم ہوئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میرے قریب وہ مردود جاتا تو فرشتے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے یہ حدیث معجزہ ہے **م** اَبُو مُوْسیٰ لَوْ رَاَیْتَنِیْ ١١٢
وَ اَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ **قَالَہٗ** لَہٗ مسلم مین ابوموسیؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو مجکو دیکھتا جس وقت کہ مین رات کو بیٹھا قرآن پڑھنا
سُنتا تھا تو تجکو بھلا معلوم ہوتا اور تو زیادہ خوش آوازی سے پڑھتا یہ حضرتؐ نے ابوموسیٰؓ سے فرمایا **ف** ابوموسیٰؓ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھتے تھے
کہ حضرتؐ اُدھر سے گذرے تو کھڑے ہو کر سُنا کیے صبح کو یہ حدیث ابوموسیٰؓ سے فرمائی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ سَاَلْتَنِیْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَیْتُکَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ ١١۴
اَمْرَ اللّٰهِ فِیْکَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰهُ وَاِنِّیْ لَاَرَاکَ الَّذِیْ اُرِیْتُ فِیْکَ مَا اُرِیْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُکَ عَنِّیْ **قَالَہٗ** لِمُسَیْلِمَةَ وَثَابِتٌ
هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ۔ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے اس کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگے گا تو
اتنا بھی تجکو نہ دونگا اور خدا کے قصد کو جو تیرے حق مین ٹھہر چکا ہی تو اُسکو ہرگز نہ ہٹا سکے گا یعنی تجکو ہلاک کریگا اور دونون جہان مین فضیحت کرے گا اور اگر تو اسلام سے
پھرا تو البتہ خدا تیری کونچین کاٹے گا اور مقرر مین تجکو وہی جانتا ہون جو مجکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجکو میری طرف سے جواب دیگا
مراد ثابتؓ سے وہ ثابت ہی جو قیس بن شماس کا بیٹا ہی **ف** عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ مسیلمہ کذاب حضرتؐ کی حیات مین مُلک یمامہ سے بہت اپنی قوم کا
ہجوم لیکر مدینے مین آیا اور حضرتؐ کو پیغام دیا کہ اگر محمدؐ اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجکو دین تاکہ مین ملک کا مالک بنون تو مین اسلام قبول کرون اور تابعدار ہون
تو حضرتؐ اُسکے پاس تشریف لیگئے حضرتؐ کے ہاتھ مین کھجور کی چھڑی تھی اُسکے سر کے اوپر کھڑے ہو کر یہ حدیث فرمائی یعنی مین تیرا حال خواب مین دیکھ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا
دعویٰ کریگا تو خدا تجکو غارت بھی کریگا اور مسیلمہ کذاب نے قرآن کے مقابلے مین کچھ خرافات اور واہیات کی تک بندی کی تھی سو فرمایا کہ وہ خرافات میرے سُننے کے
لائق نہین اُسکی جوابدہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہی ثابتؓ بن قیس انصاری تھے بڑے گویا حضرتؐ کے خطیب چنانچہ ثابتؓ نے اُسکے خرافات کو
ایسا جھاڑا کہ کچھ ثابت نہ رکھا بعد اُسکے مسیلمہ کذاب اپنے ملک کو پلٹ گیا اور وہان حضرتؐ کی پیغمبری مین شرکت کا دعویٰ کیا حضرتؐ کو خط لکھا کہ ہم نبوت مین تمھارے شریک
ہوئے سب ملک کی زمین آدھی تمھاری آدھی ہماری حضرتؐ نے جواب لکھا کہ زمین تو حقیقت مین خدا کی ہی اپنے بندون سے جسکو چاہے اُسکو دے اور آخرت
تو خاص پرہیزگارون کے لیے ہی بعد حضرتؐ کے انتقال کے مسیلمہ نے شرکت کا دعویٰ چھوڑ کر کل نبوت کا دعویٰ شروع کیا ہزارون لوگ اُسکے فرمانبردار ہو گئے تھے
صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت مین خوب فوج کشی کر کے اُسکو مارا اور اُسکے لوگون کو مٹایا اگر صدیق اکبرؓ اُسکو نہ مارتے تو اب تک اُسکے لوگ اُسی کا کلمہ پڑھی جاتی بڑا دین مین
فساد پڑتا جیسے شیعہ سُنی مین بحث رہتی ہی اُسکے مذہب والون سے بھی رہتی اسی مقام سے اگر آدمی غور کرے تو صدیق اکبرؓ کی فضیلت کو سمجھ جاوے کہ دین مین ایسے ایسے
عمدہ کام اُن سے ہوئے **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ فَعَلَہٗ لَاَخَذَتْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ یَعْنِیْ اَبَا جَهْلٍ لَمَّا قَالَ اِنْ رَاَیْتُ مُحَمَّدًا یُصَلِّیْ عِنْدَ الْکَعْبَةِ لَاَطَأَنَّ ١١١
عَلٰی رَقَبَتِهٖ ۔ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر وہ بے ادبی کرتا تو اُسکو فرشتے پکڑ لیتے یعنی ابوجہل کو جب کہ اُسنے کہا تھا کہ اگر مین نے
محمد کو کعبے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو اُسکی گردن کچل ڈالونگا **ف** اِسکا قصہ تیسری حدیث مین مفصل ہو چکا **ق** جَابِرٌ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ قَدْ ١١٢
اَعْطَیْتُکَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا **قَالَہٗ** لَہٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آویگا تو مین تجکو دونگا
اس طرح اور اس طرح اور اس طرح یعنی انجلی بھر بھر کے تین بار دونگا یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے کہا تھا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ مجھسے حضرتؐ نے یہ وعدہ کیا تھا حضرتؐ
کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا جب حضرتؐ کا انتقال ہوا اور صدیق اکبرؓ خلیفہ ہوئے تو اُس ملک سے مال آیا صدیق اکبرؓ نے کہا کہ جسکا حضرتؐ پر قرض ہو یا جس سے
حضرتؐ نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ظاہر کرے تب مین نے یہ حدیث بیان کی صدیق اکبرؓ نے کہا مجھسے کہ اپنا انجلا بھر اور گن مین نے اُن درمون سے اپنے دونون
ہاتھ بھرے گنا تو پانچ سو درم تھے صدیق اکبرؓ نے کہا کہ ہزار درم اور گن لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مالک وعدہ کرے تو اُس کا نائب اُس وعدے کو

۱۱۳۸ پورا کرے م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ قَالَهُ حِيْنَ قِيْلَ اَكُلَّ عَامٍ يَعْنِيْ وُجُوْبَ الْحَجِّ مسلم مین ابوہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج واجب ہوجاتا اور پہر ہرگز تمسے نہوسکتا یہ حضرتؐ نے فرمایا جب لوگون نے کہا تھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہی
ف حضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ ای لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا سو تم حج کرو اقرع بن حابسؓ نے پوچھا کہ یا حضرت کیا ہر سال حج فرض ہے تین بار
پوچھا حضرت نے شفقت کے سبب سے جواب ندیا بعد اسکے یہ حدیث فرمائی یعنی بے تامل اور بے فائدہ نہ سوال کیا کرو اگر ہر سال فرض ہوتا تو حضرت خود صاف
۱۱۳۹ بیان کرتے ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَهُ لِاَسِيْرٍ مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ اَصَابُوْا مَعَهَا
الْعَضْبَاءَ فَاَوْثَقُوْهُ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اسکو کہتا یعنی اسلام ظاہر کرتا اُس حال مین
کہ تو اپنا اختیار رکھتا تھا تو نہایت چھٹکارا پاتا یہ حضرت نے قوم بنی عقیل کے قیدی کو فرمایا جسکے پاس اصحاب نے وہ اونٹنی پائی جسکا نام عضبا تھا پہر اصحاب نے اسکو
باندھا تو اُسنے کہا کہ مین تو مسلمان ہون ف مصابیح مین عمرانؓ بن حصین سے روایت ہی کہ قوم ثقیف قوم بنی عُقیل سے ہم قسم تھی سو ثقیف کی قوم نے حضرت کے
دو اصحاب پکڑ رکھے حضرت کے اصحاب بنی عُقیل کے ایک شخص کو پکڑ لائے اُس شخص نے حضرت سے کہا کہ مجکو کیون پکڑا ہی حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے ہم قسم
لوگون کے بدلے گرفتار ہوا ہی جب حضرت وہان سے ہٹے تو اُسنے کہا ای محمد مین تو مسلمان ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر حالت اختیار مین قبل قید ہونے
۱۱۴۰ سے تو اسلام ظاہر کرتا تو تیرے حق مین بہت بھلا ہوتا اب جھوٹ نہین سکتا پہر حضرت نے اُسکو بدلہ دیکر اپنے دونون اصحاب قوم ثقیف کی قید سے چھڑائے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ
لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَيُرْوٰى لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ
بخاری مین ابوہریرہؓ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیون کی اولاد اُسکو پاجاتی اور دوسری روایت یون ہے کہ اگر ایمان
پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیون سے ایک مرد یا بہت مرد پاجاتے ف مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ سورۂ جمعہ کی یہ آیت
اتری وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی پاک ہی وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کی طرف اور اورون کی طرف جو ابھی عرب کو نہین ملے ایک مرد نے تین بار پوچھا
کہ وہ لوگ کون ہین جو عرب کے سوا ہین تو حضرت نے سلمانؓ فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی ثریا اور پروین اُن چند ستارون کا نام ہے جو نہایت متصل
ہین جیسے گلدستہ سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہین کام کرتی ہے تو بھی فارسیون کو نصیب ہوتا اس حدیث مین فارسیون کی باریک بینی اور
استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت مین ملک فارس مین بڑے بڑے کمال والے ظاہر و باطن کے عالم پیدا ہوئے جیسے امام اعظمؒ اور اُنکے شاگرد اور عمدہ محدث
جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوئے علمای دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظمؒ نہوتے تو دین کا بھید لوگون کو سمجھنا مشکل ہوتا عبد اللہ تستریؒ نے کہا اگر بنی اسرائیل مین
۱۱۴۱ ابو حنیفہؒ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وہ لوگ گمراہ نہوتے خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ
لَهٗ يعنی اُسَارٰى بَدْرٍ بخاری مین جُبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان ناپاک گندون کے حق مین سفارش کرتا
تو مین اُنکو چھوڑ دیتا یہ حضرت نے جنگ بدر کے قیدیون کی طرف اشارہ کیا ف مطعم بن عدی مکے مین ایک کافر تھا حضرت پر اُسنے احسان کیا تھا سو فرمایا کہ اگر وہ
۱۱۴۲ زندہ ہوتا اور ان قیدیون کی سفارش کرتا تو مین اُنکو چھوڑتا معلوم ہوا کہ کافر کے احسان کے بدلے بھی احسان کرنا چاہیے م اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ
ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَعْنِيْ الْعَزْلَ عَنِ الْمَرْاَةِ مسلم مین اسامہؓ بن زید سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ ضرر کرتا تو فارسیون اور رومیون کو بھی ضرر کرتا یعنی
دودھ پلانی والی عورت سے صحبت کرنا ف ایک شخص نے کہا کہ مین اپنی عورت سے صحبت کرکے باہر انزال کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو کس واسطے یہ کرتا ہے
اُسنے کہا کہ میری عورت لڑکے کو دودھ پلاتی ہے مین ڈرتا ہون کہ لڑکے کو حمل رہنے سے کچھ ضرر نہووی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر اسمین کچھ ضرر ہوتا
تو فارسیون اور رومیون کی اولاد کو ضرر کرتا حال آنکہ وہ لوگ دودھ پلانے والی عورتون سے صحبت کرتے ہین اور حمل بھی رہتا ہے اور کچھ اُنکی اولاد کو ضرر
۱۱۴۳ نہین ہوتا معلوم ہوا کہ امور دنیاوی مین تجربہ حجت ہی ق اَنَسٌ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِمَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ
اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر آدمی پاس دو جنگل بھر مال ہوتا تو اُنکے ساتھ اور تیسرے

جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوای خاک کے نہین بھرتا اور خدا اُسی پر رحمت سے متوجہ ہوتا ہی جو حرص اور لالچ سے توبہ کرتا ہے **ف** یعنی آدمی کی حرص اگرچہ بہت مالدار ہو زندگی مین کسی طرح نہین بجھتی اور زیادہ طلبی کبھی کم نہین ہوتی اُسکا پیٹ قبر کی خاک بغیر کوئی چیز نہین بھر سکتی پھر کم حرصی اور قناعت کی تعریف فرمائی شعر
تنگ چشم مرد دنیادار را ۞ یا قناعت پُر کند یا خاک گور بعضی روایت مین آیا ہو کہ یہ حدیث قرآن کی آیت تھی آخر کو منسوخ ہو گئی **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ لِي
مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي اَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد کے پہاڑ برابر سونا ہوتا تو مجکو یہی بھلا معلوم ہوتا کہ میری پاس تین راتین نہ گذرتین اور کچھ اُسمین سے میرے پاس باقی رہتا مگر
اُس قدر جو قرض ادا کرنے کے واسطے رکھون **ف** اس حدیث مین سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہے اور اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب
ہے **م** جَابِرٌ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ جَاءَهُ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ
مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو اناج کو پیمانے سے نہ ناپتا تو تمہارا تمام گھر کھاتا اور اناج بنا رہتا یہ حضرت
نے اُس مرد سے کہا جو حضرت سے اناج مانگتا آیا تھا سو اُسکو حضرت نے تیس صاع یعنی قریب ۲ من کے جَو دیے سو اُسمین دو مرد اور اُسکی جورو اور اُنکے
مہمان ہمیشہ مدت تک کھاتے رہے یہان تک کہ اُنہنے اناج کو ناپا تو چُک گیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اناج کو تولنے ناپنے سے برکت کم ہو جاتی ہی اور اول باب
مین اس مضمون کی حدیث ہو کہ اناج کے تولنے ناپنے مین برکت ہو تو مطلب یہ ہے کہ مول لینے اور بیچنے کے وقت تو تولنا ضرور ہے تاکہ کمی زیادتی نہو اور اپنے گھر کے
خرچ یا خیرات کے واسطے تولنا نہ چاہیے کہ اسمین بے برکتی ہے اسواسطے کہ تول تول خرچ کرنے والے کی نظر خدا پر نہین رہتی اناج پر رہتی ہے **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ لَوْ
يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ صرف دعوے پر لوگون کو دلایا جاوے تو مقرر بعضے لوگ مُردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولیکن
مدعا علیہ پر تو قسم ہے **ف** یعنی اگر شرع مین مدعی سے گواہ طلب نہوتے صرف دعوی کرنے پر مقدمہ فیصل ہوتا تو بہت بے دین لوگون کے ناحق خون کرا ڈالتے
اور مال ہضم کرتے اسی واسطے شرع مین یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مدعی دعوی کرے اور معتبر گواہ لاوے تو جیتے اور اگر اُسکے گواہ نہون تو مدعا علیہ قسم کھاوے کہ
مدعی جھوٹا ہے تو مدعی ہارے اور اگر گواہ نہون اور مدعا علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعا علیہ ہارے مدعی جیتے چنانچہ یہ تفصیل اور احادیث مین موجود ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ
لَمْ يَاْمَنْ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ اگر کافر خدا کی سب کی سب رحمت کو جانے تو با وجود کفر کے بہشت سے ہرگز ناامید نہو اور اگر ایماندار خدا کی
سب کے سب عذاب کو جانے تو دوزخ سے ہرگز نڈر نہو **ف** **اشعار** اگر در دہد یک صلای کرم ۞ عزازیل گوید نصیبی برم ۞ دران دم کہ از فعل پرسند و قول ۞
اُولو العزم را تن بلرزد ز ہول ۞ رحمت اور عذاب خدا کی دو صفتین ہین اور خدا کی صفت کی انتہا نہین جیسے اُسکی ذات کامل ہے ویسی اُسکی صفت **ق** اَبُوْ جُهَيْمٍ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ
بَيْنَ يَدَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو جہیمؓ سے روایت ہی جنکا نام عبد اللہ بن حارث ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے کا چلنے والا جانتا کہ اُسپر کتنا عذاب
ہوگا تو مقرر اُسکو وہان کا کھڑا ہو رہنا چالیس برس یا چالیس مہینے یا چالیس گھڑی اُسکے آگے چلنے سے بہتر معلوم ہوتا **ف** اس حدیث مین راوی نے
صاف روایت نہین کی کہ چالیس برس حضرت نے فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس دن یا گھڑی لیکن امام طحاوی نے جو بڑے محدث ہین کہا ہی کہ چالیس برس مراد ہین
مہینے یا دن مراد نہین واللہ اعلم نمازی کے آگے چلنا اُس وقت مین گناہ ہو جب اُسکے آگے کچھ آڑ نہو اور اگر آڑ ہو تو درست ہے گناہ نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ
مِنْ جَنَّتِهِ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر ایماندار جانتا کہ خدا کے پاس عذاب ہے تو اُسکی بہشت کی کوئی طمع نکرتا اور
اگر کافر جانتا کہ خدا کے پاس رحمت ہے تو اُسکی بہشت سے کوئی ناامید نہوتا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ

لثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیه لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر لاستبقوا الیه ولو یعلمون ما فی العتمة والصبح لاتوھما ولو حبوا ا بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جتنا ثواب کہ اذان دینے اور جماعت کی اوّل صف میں ہے پھر جھگڑا فیصل ہونیکا کوئی طریق نہ پاویں سواے قرعہ ڈالنے کے تو البتہ قرعہ ہی ڈالیں اور اگر جانیں کہ کیا ثواب ہے ظہر کے اوّل وقت نماز پڑھنے میں تو جماعت کے واسطے مسجد میں حاضر ہونے کی نہایت جلدی کریں اور اگر جانیں کہ کتنا ثواب ہے عشا اور فجر کی جماعت کا تو آویں گھسٹتے **ف** یعنی اگر اذان اور اوّل صف کا ثواب معلوم ہو جاوے تو لوگوں میں جھگڑا پڑے ہر ایک شخص یہی چاہے کہ میں ہی اذان دوں اور میں ہی صف اول میں داخل ہوں پھر یہ جانیں کہ یہ جھگڑا بدون قرعہ کے نہ فیصل ہوگا تو ضرور قرعہ ڈالیں جسکا نام نکلے وہ اذان کہے اور صف میں داخل ہو اور اگر جماعت فجر اور عشا کا ثواب معلوم ہو اور مسجد میں بسبب ضعف اور ناتوانی کے پاؤں سے نہ آسکیں تو لڑکوں کی طرح گھسٹتے ہوئے آویں حدیث میں اذان اور صف اوّل اور ظہر کے اوّل وقت اور حضور جماعت فجر اور عشا کی فضیلت کا بیان ہے لیکن دوسری حدیث میں آیا ہے کہ گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت مستحب ہے تا کہ لوگوں کو تکلیف نہو اور جماعت پوری ہو

۱۱۵۱ **خ** ابن عمر لو یعلم الناس ما فی الوحدة ما سار راکب وحده بلیل ابدا ا بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ جانیں جو کہ تنہائی میں ضرر ہے تو رات کو کوئی سوار تنہا کبھی نہ چلے **ف** معلوم ہوا کہ رات کو تنہا سفر کرنا درست نہیں اس واسطے کہ اسمیں دینی اور دنیاوی دونوں نقصان ہیں دینی نقصان تو یہ کہ نماز جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی میں رات کو وحشت اور وہم اور ضرر رہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہے اور جب رات میں سوار کو سفر کرنا منع ہوا تو پیادے کو زیادہ تر نادرست ہے مثل مشہور ہے کہ الرفیق ثم الطریق

فصل اس فصل میں وہ حدیثیں ہیں جنکے سرے پر لولا کا لفظ ہے

۱۱۵۲ **ق** ابن عباس لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یصلوھا کذلک یعنی صلوة العشاء قال حین اخرھا بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت پر مشکل اور کٹھن نہ جانتا تو میں انکو واجب کرکے حکم کرتا کہ عشا کی نماز اسی طرح پڑھا کریں ایکبار حضرتؐ نے زیادہ رات گئے عشا کی نماز پڑھی تب یہ حدیث فرمائی **ف** معلوم ہوا کہ عشا کی نماز میں تاخیر مستحب ہے یعنی تہائی رات سے آدھی رات تک بعد آدھی رات کے مکروہ وقت ہے

۱۱۵۳ **م** ابو ھریرة لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت پر مشکل نہ جانتا تو میں انکو واجب کرکے مسواک کا حکم کرتا یعنی پنجگانہ نماز میں **ف** مسواک کرنا سنت ہے بالاتفاق خصوصًا نماز کے وقت اور امام شافعیؒ کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہے مسواک سے بو رفع ہو جاتی ہے وضو اور قرأت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوکھ کے وقت زیادہ تر مستحب ہے مسواک کڑوی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر ہے چھوٹی اُنگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لنبی

۱۱۵۴ **خ** انس لولا الھجرة لکنت امرأ من الانصار بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی تو انصاریوں میں سے میں ایک مرد ہوتا **ف** یعنی انصاری اصحاب مجکو ایسے پسند خاطر ہیں کہ اگر ہجرت کی صفت مجھ میں موجود نہوتی تو میں اپنی ذات کو انصاریوں میں شمار کرتا

۱۱۵۵ **م** انس لولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان یسمعکم من عذاب القبر مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ تم عذاب قبر سنکر مُردوں کا دفن کرنا چھوڑ دوگے تو خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنادیتا **ف** یعنی اگر تم عذاب قبر کا سنو تو اتنے بدحواس ہو جاؤ کہ دفن کرنا اپنے مُردوں کا بھول جاؤ معلوم ہوا کہ مُردہ قبر میں عذاب کے وقت چلاتا ہے پر آدمی اور جن اسواسطے نہیں سنتے کہ انکی زندگی نہ دشوار ہو جاوے

۱۱۵۶ **م** ابن عباس لولا انا محرمون لقبلناه منك قاله للصعب بن جثامة لما اھدی الیه حمار وحش مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ہم احرام باندھے نہوتے تو ہم تجسے قبول کرتے یہ حضرتؐ نے صعب بن جثامہ سے فرمایا جب کہ اُس نے گورخر کو شکار کرکے حضرتؐ کو تحفہ دیا تھا **ف** یعنی محرم کو زندہ شکار کا لینا درست نہیں اسواسطے ہم قبول نہیں کرتے معلوم ہوا کہ عذر دینی سے دعوت کا قبول نکرنا اور تحفہ پھیر دینا درست ہے

۱۱۵۷ **ق** انس لولا ان معی الھدی لاحللت بخاری اور مسلم میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہوتی تو البتہ میں عمرہ کرکے حج کا احرام اتار ڈالتا **ف** کفار کے نزدیک حج کے موسم میں عمرہ کرنا نہایت بد تھا تو اس رسم بد کے

دور کرنے کے واسطے جب حضرتؐ حجۃ الوداع مین بہ نیت حج مکے مین داخل ہوئے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ عمرہ کرکے احرام اُتار ڈالے پھر حج کے وقت حج کا احرام کرے اور خود حضرتؐ نے احرام نہ اُتارا تھا بعضے اصحاب کو احرام اُتارنے مین حضرتؐ کو احرام باندھے دیکھکر تامل ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مین قربانی کے سبب سے ناچار ہو گیا نہین تو مین بھی احرام اُتار ڈالتا **ق** اَنَسٌ لَوْ لَا اَنِّي اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا

١١ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر مجکو اسکا خوف نہوتا کہ شاید یہ کھجور زکوٰۃ کی ہو تو مین اسکو کھا جاتا **ف** حضرتؐ نے ایک کھجور راہ مین پڑی دیکھی تب یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ حقیر چیز اگر راہ مین پڑی پاوی جسکے گر جانے سے مالک کو کچھ غم نہو تو اُسکا لینا اور کھانا درست ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ

١١ لَوْ لَا اَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مسلمانون پر رنج نہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا ولیکن مین باربرداری اور سواری نہین پاتا اور میرے پاس وہ چیز نہین جسپر سب اصحاب کو سوار کرون اور مجپر رنج ہوتا ہی کہ مسلمان مجسے چھوٹ رہین **ف** سریّہ اُس لشکر کو کہتے ہین جو نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرتؐ اُنکے ساتھ نہ تشریف لے گئے ہون یعنی حضرتؐ کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر ایک لڑائی مین شریک ہون لیکن ابتدای اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نہ جا سکتے تھے اس سبب سے حضرتؐ بھی رک جاتے تھے اور حضرتؐ کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند نہ آتا تھا کہ نہ جانے والے جہاد کی ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت رکھنے کا بیان ہی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ لَا بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْ لَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ

١١ اُنْثٰى زَوْجَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت سڑتا اور اگر حوّا نہوتی تو کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت اور بدخواہی نہ کرتی **ف** حضرت موسیٰؑ کے ساتھ بنی اسرائیل کو منّ اور سلویٰ اُترتا تھا اور حکم خدا یہ تھا کہ باسی نہ رکھا کرو ہر روز تمکو تازی شیرینی اور تازہ چڑیون کا گوشت ملا کریگا بنی اسرائیل نے حرص کے سبب سے گوشت کو باسی اُٹھا رکھا کہ اگر کل نہ ملے تو کام آوے سو وہ سڑ گیا یعنی گوشت سڑتا ہی رکھ چھوڑنے سے اور اول باسی رکھنے کی رسم بنی اسرائیل سے نکلی تو اگر بنی اسرائیل یہ رسم نہ نکالتے تو کوئی باسی نہ رکھتا تو کیونکر گوشت سڑتا اور حضرت حوّا نے حضرت آدمؑ سے یہ خیانت کی کہ حضرت آدمؑ کو دل سے چاہتی تھین اور ظاہر مین حضرت آدمؑ سے کہتی تھین کہ مین تمکو نہین چاہتی یا کہ یون خیانت کی کہ حضرت آدمؑ کو شیطان کے ورغلانے سے حضرت حوّا ہی نے گیہون کھلایا یعنی عورتون مین خیانت کی خو اول حضرت حوّا سے شروع ہوئی **م** اِبْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَآءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو خدا اور قوم کو لاتا کہ وہ گناہ کرتے پھر اُنکو خدا بخشتا اور اُنکو بہشت مین لیجاتا **ف** اس حدیث کا مضمون دوبار ہو چکا مطلب یہ کہ اسمین ملا سا ہے اہل خوف اور گنہگاران تائب کو اور اشارہ ہے کہ گناہ حکمت الٰہی کے مخالف نہین تا کہ اُسکی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اور یہ مطلب نہین کہ آدمی اپنے گناہون سے بالکل نڈر ہو جاوے کہ یہ تو عاف کرید

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سر پر اِنْ اور لَئِنْ کی لفظ ہے **م** اُمُّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ مسلم مین ام الحصینؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تمپر نکٹا بوچا حبشی غلام حاکم کیا جاوے تو بھی تم اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیجیو جب تک تمکو قرآن پر چلاوے **ف** یعنی اگرچہ حاکم نہایت حقیر اور نالائق ہو تو بھی احکام شرعی مین اُسکی اطاعت واجب ہے

١ اس حاکم سے مراد وہ حاکم ہین جو خلیفہ کی طرف سے حاکم ہوئے ہون اسواسطے کہ بادشاہ اور خلیفہ غلام نہین ہو سکتا یا غلام سے مراد آزاد غلام ہو **م** جابرؓ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَآئِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو نے اپنے بھائی مسلمان سے کوئی پھل بیچا پھر اُسکو کوئی آفت لگ گئی تو تجکو حلال نہین اُسکی قیمت سے کچھ کس چیز کے بدلے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناحق لے گا **ف** امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر میوہ لگا بیچا پھر کسی آفت سے میوہ برباد گیا تو مالک کچھ بھی قیمت مول لینے والے سے نہ لیوے اور امام مالکؒ کے نزدیک تہائی قیمت کم کر دیوے اور امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر مالک نے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہی لیکن کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہے اور اگر سپرد کرنے سے پہلے میوہ برباد ہوا ہو تو کسی امام کے نزدیک قیمت لینا درست نہین

۱۱۶۴ خ ابن عمر ان تطعنوا في امارته فقد كنتم تطعنون في امارة ابيه من قبل وايم الله ان كان لخليقا للامارة وان كان لمن احب الناس الي وان هذا لمن احب الناس الي بعده يعني اسامة بن زيد بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اگر تم اب طعنہ دیتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری میں سو البتہ تم اسکے باپ کی یعنی زید کی سرداری میں بھی طعنہ دیتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر سب لوگون سے وہ مجکو زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اسکے بعد سب لوگون سے میرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہے ف زیدؓ حضرتؐ کے آزاد غلام تھے اُنکو حضرتؐ نے لشکر کا سردار کرکے شام میں بھیجا تھا جب وہ وہان شہید ہوئے تب حضرتؐ نے اُنکے بیٹے اسامہؓ کو سردار لشکر کیا کہ اپنے باپ کا بدلہ لیوے اور اُسکو تسکین حاصل ہو تو بعضے لوگون نے اُنکی سرداری میں کچھ تامل کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے اُسامہؓ اور اُنکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرتؐ کے محبوبون میں داخل ہوئے

۱۱۶۵ خ ابن عمر اذا دعيتم الى كراع فاجيبوا بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ فرمایا کہ اگر تم دعوت میں صرف بکری کے پانون کی نلی کی طرف بلائے جاؤ تو بھی قبول کرو ف یعنے دعوت قبول کرنا واجب ہے اگرچہ نہایت حقیر اور ناچیز کھانا ہو

۱۱۶۶ وسع خ البراء يوم عازب ان رأيتمونا تخطفنا الطير فلا تبرحوا مكانكم حتى ارسل اليكم وان رأيتمونا هزمنا القوم واوطأناهم فلا تبرحوا حتى ارسل اليكم قاله يوم احد لعبد الله بن جبير واصحابه كانوا خمسين رجلا بخاری میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم ہمکو دیکھو کہ چڑیان ہمکو اُچک لے گئیں تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے اُن کافرون کو اپنے قدمون سے کچل ڈالا تو بھی تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو جب تک کہ مین تمکو نہ بلا بھیجون یعنی خواہ ہماری شکست خواہ فتح تم اپنے مکان سے بدون بلائے نہ ہٹیو یہ حضرتؐ نے جنگ احد کے دن عبداللہ بن جبیرؓ اور اُنکے ساتھیون سے جو پچاس جوان تھے فرمایا ف جنگ احد مین حضرتؐ نے کافرون کا سامنا کیا اور احد کے پہاڑ کو پشت پر دیا اور پہاڑ کے ناکے پر پچاس تیرانداز جنکے سردار عبداللہ بن جبیرؓ تھے متعین کرکے اُنسے یہ حدیث فرمائی اول جب مسلمانون نے حملہ کیا کافرون کو شکست ہوئی لوٹ شروع ہوگئی جو ناکے پر تیرانداز تھے کافرون کی شکست دیکھکر وہ بھی لوٹنے لگے سردار کا کہنا نہ مانا جب ناکا خالی ہوگیا کافر اُدھر سے مسلمانون پر ٹوٹ پڑے بسبب شامت نافرمانی کے اسلام کی شکست ہوئی

۱۱۶۷ ق ابو هريرة وزيد بن خالد الجهني ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم بيعوها ولو بضفير يعني الامة غير المحصنة بخاری اور مسلم میں ابوہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر بے خاوند والی لونڈی حرام کاری کرے تو اُسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو اُسکو کوڑے مارو پھر اگر حرام کرے تو بھی کوڑے مارو پھر چوتھی بار اُسکو بیچ ڈالو بالون کی رسی ہی کے ساتھ سہی ف یعنی تین بار اگر لونڈی حرام کرے تو اُسکو سزا دیوے چوتھی بار اُسکو بیچ ڈالے اگرچہ کمتر قیمت پاوے جیسے بالون کی رسی ہندوستان میں کیا بد رسم ہوگئی ہے کہ لونڈیان حرام کرتی ہین اور اُنکے بے غیرت مالک کچھ خیال نہین کرتے اپنا ادپر وبال لیتے ہین نہ اُنکا نکاح کردیتے ہین نہ اُنکو بیچ ڈالتے ہین اسکی جوابدہی اور عذاب قیامت مین مالکون کی گردن پر ہوگا

۱۱۶۸ ق ابن عباس ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت دعوت الله ان يعافيك قاله لامرأة كانت تصرع بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجکو بہشت ملیگی اور اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اللہ تجکو چنگا کردیوے یہ حضرتؐ نے اس عورت سے فرمایا جو مرگی کی بیماری سے گر پڑتی تھی ف عطاؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ دیکھو یہ سیاہ عورت بہشتی ہے حضرتؐ سے اُسنے کہا تھا کہ یا حضرتؐ دعا کیجیے کہ میری مرگی دور ہوجاوے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اس عورت نے کہا کہ مین نے بیماری قبول کی اور صبر اختیار کیا لیکن یہ دعا کیجے کہ مرگی کے وقت میرا بدن نہ کھل جایا کرے حضرتؐ نے دعا کی چنانچہ اُسکا بدن اس حالت مین ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنے کا بدلا بہشت ہے

۱۱۶۹ ق عائشة ان شئت فصم وان شئت فافطر قاله لحمزة بن عمرو الاسلمي وسأله عن الصيام في السفر وكان يكثر الصوم بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور اگر تو چاہے تو روزہ نہ رکھ یہ حضرتؐ نے حمزہ بن عمرو اسلمیؓ سے فرمایا کہ اُسنے سفر مین روزہ رکھنے کا مسئلہ پوچھا تھا اور اُسکی عادت تھی کہ برابر روزے رکھتا رہتا تھا ف معلوم ہوا کہ سفر مین روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونون درست ہے

۱۱۷۰ خ ابن عمر ان قتل زيد فجعفر وان قتل جعفر فعبد الله بن رواحة قاله حين امر في غزوة مؤتة زيد بن حارثة بخاری میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیار

سردار ہو اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے حضرت نے اسوقت فرمایا جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا **ف** حضرت کے ایلچی کو حاکم شام نے مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت نے آٹھوین سال ہجرت کے موتہ پر جو ولایت شام کا ایک شہر ہے ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اُنکا سردار زید بن حارثہ کو کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینون سردار شہید ہوگئے پھر مسلمانون نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا سو خدا نے اُنکی تدبیر سے فتح نصیب کی معلوم ہوا کہ ایک لشکر کے کئی سردار درجہ بدرجہ مقرر کرنا درست ہے جسطرح بالفعل انگریزون مین معمول ہے کہ اسمین اگر اول سردار مارا جاوے تو فوج نہین بگڑتی کہ دوسرا قائم مقام ہوجاتا ہے اور معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہے جسکو مسلمان اپنا سردار بناوین وہ خدا اور رسول کو پسند ہے جیسا کہ اصحاب نے خالد کو سردار مقرر کیا اور حضرت نے اُسکو پسند کیا اور اُسپر کچھ انکار نہ کیا اسیطرح صدیق اکبر کی خلافت اصحاب کی صلاح اور مشورے سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسول کے موافق یہ کام ہوا علاوہ اسکے بہت احادیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا اشارہ اور بہت بھی موجود ہے تو گویا اجماع اور حدیث ملکر نور علی نور ہوگئی **ق** جابرٌ اِنْ کَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ

۱۱۷۱ بَاتَ فِیْ شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس رات بسا پانی مشک مین ہو تو سب سے بہتر اور نہین تو ہم منھ لگاکر نہر سے پانی پی لیوین **ف** حضرت ایک انصاری صحابی کے باغ مین تشریف لے گئے وہ اپنے باغ کو سینچتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی سو اُس انصاری نے سرد پانی مین دودھ ملاکر حضرت کو پلایا معلوم ہوا کہ پانی وغیرہ کا سوال کرنا منع نہین اور ثابت ہوا کہ باسی پانی حضرت کو نہایت پسند تھا اور عاجزی کی راہ سے جاری پانی کو منھ لگاکر پینا سنت ہے **ق** جابرٌ اِنْ كَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِیَتِكُمْ خَیْرٌ فَفِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ

۱۱۷۲ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تمھاری دواؤن مین سے کسی دوا مین بہتری اور شفا ہے تو سینگی کے کچھنون مین اور شہد کے پینے مین اور آگ سے داغنے مین بھی شفا ہے **ف** اسواسطے کہ اگر خونی بیماری ہے تو اُسکا علاج پچھنے لگانا ہے اور اگر مواد کی کثرت ہے تو شہد سے اسہال کرنا چاہیے اور اگر مادہ جلد کے نیچے جم گیا ہے تو داغنا اُسکی تدبیر ہے اس حدیث مین تمام فن طب کے علاج کا کل قاعدہ فرمایا عبداللہ بن عمرؓ سے ابن ماجہ مین روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پچھنے لگانا نہار بہتر ہے اور پچھنے لگانے سے یعنی لہو سے عقل اور حافظہ زیادہ ہوتا ہے اور خون نکالنا دوشنبے اور سہ شنبے اور پنجشنبے کو بہتر ہے اور ہفتے اور یکشنبے اور چہار شنبے اور جمعے مین منع ہے لیکن بخاری مین حدیث ہے کہ حضرت نے داغنے سے منع کیا اور مسلم مین روایت ہے کہ جنگ خندق مین جب سعد بن معاذ کے ہاتھ مین ہفت اندام رگ پر تیر لگا تو خون نہ بند ہوتا تھا حضرت نے اُس رگ کو اپنے ہاتھ سے داغا اور حضرت کے اصحاب مین بھی داغنے کا معمول تھا تو علمائے حدیث نے کہا ہے کہ جب تک اور علاج ممکن ہو تو داغنا درست نہین کہ اسمین تکلیف اور خطرہ ہے اور جسوقت کہ بیماری نہایت سخت ہو اور سوا داغنے کے کوئی علاج کارگر نہوتا ہو اُسوقت مین داغنا درست ہے **م** جابرٌ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ

۱۱۷۳ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا **قالہ** حِيْنَ صَلّٰى قَاعِدًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ فَقَعَدُوْا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اس حال مین تھا کہ تم ابھی قریب تھے کہ فارسیون اور رومیون کا سا کام کرتے وہ لوگ اپنے بادشاہون پاس کھڑے رہتے ہین اور اُنکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہین سو ایسا نہ کیا کرو فرمانبرداری کیا کرو اپنے امامون کی اگر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھے نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھے نماز پڑھو یہ حضرت نے فرمایا جب کہ بیماری کے سبب سے بیٹھے نماز پڑھی اور اصحاب پیچھے کھڑے تھے پھر حضرت نے اُنکو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئے جب حضرت نے سلام پھیرا تو یہ حدیث فرمائی **ف** بعضون کے نزدیک اس حدیث پر عمل ہے اور اکثر امامون کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرت نے مرض الموت مین بیٹھ کر امامت کی اور اصحاب نے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا نماز کو نہین توڑتا اور معلوم ہوا کہ سردار کے روبرو دست بستہ کھڑے ہونا جیسا کہ معمول ہے درست نہین لیکن محافظت کے واسطے کھڑے ہونا اور بے ادب لوگون کے ہٹانے کے واسطے درست ہے **م** مُعَيْقِيْبُ بْنُ اَبِیْ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً مسلم مین معیقیب

۱۱۷۴ ابن ابی فاطمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو ضرور ہی کرنے والا ہووے تو ایکبار کر **ف** ایک شخص نماز مین سجدہ کرنے کے وقت سجدہ گاہ سے پتھریان ہٹانے لگا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اول تو یہ کام نماز مین بہتر نہین اور اگر تجھکو نہایت ہی ضرورت ہو تو ایکبار کا کرنا مضائقہ نہین ہے اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ جو کام اگرچہ نماز کے مخالف ہو تو نماز کو نہین توڑتا خ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّ لَمْ تَجِدِنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ قَالَہٗ لِامْرَأَةٍ اَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ

۱۱۷۵ فَقَالَتْ اَرَأَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ بخاری مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تجھکو نہ پاوے تو ابوبکرؓ پاس آئیو یہ حضرتؐ نے

اُس عورت سے کہا جس سے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اُسنے کہا کہ بھلا بتلایئے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرتؐ کو نہ پاؤن ف یعنی اگر مین آؤن

اور حضرتؐ کو نہ پاؤن یعنی اگر حضرتؐ کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ ابی بکرؓ پاس آنا جو مین کرتا ہون سو وہ کریگا علما نے کہا ہے کہ اس حدیث مین

صدیق اکبرؓ کی خلافت کا صاف اشارہ ہے ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا

۱۱۷۶ فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اُترو کسی قوم مین پھر وہ تمہارے واسطے

سامان کر دین جیسا کہ مہمان کے واسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وہ نہ کرین تو تم اُنسے مہمانی کا حق جیسا کہ اُنکو چاہیے لو ف بعضے کافرون سے

حضرتؐ نے صلح کی تھی تو اُس صلح مین یہ قول قرار بھی ہوا تھا کہ اگر مسلمان تمہارے ملک مین آوین جاوین تو اُنکی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس حدیث مین

وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر پھرا اور زبردستی مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان یہ البتہ ہے کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے م اَنَسٌ اِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ

۱۱۷۷ فَعَسٰی اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اسکو بڑھاپا نہ آنے پاویگا

کہ تمہاری قیامت قائم ہو جاوے گی یعنے تمہاری موت کی ساعت آپہونچے گی ف جنگلی لوگون نے حضرتؐ سے پوچھا کہ قیامت کب آویگی اُس قوم مین ایک چھوٹا

لڑکا تھا اُسکی طرف اشارہ کرکے یہ حدیث فرمائی یعنے یہ لڑکا بڈھا ہونے پاویگا کہ تم سب مر جاؤگے تو تمہارے حق مین گویا قیامت آگئی مثل مشہور ہے کہ اگر اپنی جان

نہین تو گویا سارا جہان نہین ان لوگون نے حقیقی قیامت کا سوال کیا حضرتؐ نے مجازی قیامت کا جواب دیا اسواسطے کہ اگر فرماتے کہ مین قیامت کا

وقت نہین جانتا تو جنگلی جاہل بد اعتقاد ہو جاتے کہ کیسا پیغمبر ہے کہ قیامت کو نہین جانتا ہے ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ

۱۱۷۸ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِیْ قَتْلِهٖ يَعْنِیْ اِبْنَ صَيَّادٍ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابن صیاد حقیقت مین دجّال ہے تو تجکو اُسپر

قابو نہ ملے گا اور اگر ابن صیاد دجّال نہین تو اُسکے قتل کرنے مین تجکو کچھ بہتری نہین ف ابن صیّاد مدینے مین یہودی کا لڑکا تھا عجیب وغریب اُسکے حالات تھے

لڑکون مین کھیلتا تھا کہ حضرتؐ وہان ہو کر نکلے سب لڑکے بھاگ گئے وہ نہ بھاگا حضرتؐ نے اُس سے فرمایا کہ تو میری پیغمبری کی گواہی دیتا ہے اُس نے کہا ہان اور

تم میری پیغمبری کے گواہ ہو بعضے اصحاب کو گمان تھا کہ شاید یہی دجّال ہے اسواسطے عمر فاروقؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین اس کی گردن کاٹون تب

حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر یہی حقیقت مین دجّال ہے تو اسکو نہ مار سکے گا اس واسطے کہ دجّال کی موت حضرت عیسٰیؑ کے ہاتھ سے مقدّر ہے اور اگر یہ دجّال

نہین ہے تو اُسکے دھوکے اسکے مارنے مین کیا فائدہ ہے م اِبْنُ عَبَّاسٍ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت

۱۱۷۹ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین اگلے سال تک زندہ رہا تو نوین تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھون گا ف حضرتؐ مکے مین عاشورے کا یعنے محرم کی دسوین

تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینے مین رمضان کے روزے فرض ہوے تو اُسکی فرضیت منسوخ ہو گئی مستحب جان کر رکھتے تھے اصحاب نے کہا کہ یہود بھی

اس دن کا روزہ رکھتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر مین زندہ رہا تو اگلے محرم مین نوین اور دسوین دو تاریخ کا روزہ رکھون گا تاکہ یہود کی مشابہت نہو

پھر اُسی سال قبل محرم کے حضرتؐ کا انتقال ہوا اسی حدیث سے بعضے علما نے کہا ہے کہ نفل کا ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے م اَنَسٌ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ قَالَهٗ

۱۱۸۰ لِضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر سچا ہے تو مقرر بہشت مین جاویگا یہ حضرتؐ نے ضمام بن ثعلبہ کے حق مین فرمایا ف

اصحاب بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا ضمام بن ثعلبہ اُسکا نام تھا اُسنے اسلام کے فرض حکم پوچھے حضرتؐ نے اُسکو پانچون وقت کی فرض نماز اور رمضان کے روزے اور

حج اور زکوٰة بتلائی تو اُسنے کہا اُس خدا کی قسم جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا کہ مین اسمین نہ زیادتی کرونگا نہ کمی جب وہ گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ضمامؓ کے کلام کا یہ

مطلب نہین کہ سواے فرض کے مین سنت اور نفل نہ کرونگا بلکہ یہ مطلب کہ فرض چیزون مین کچھ کمی زیادتی اپنی طرف سے نہ کرونگا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ شخص اپنی

قوم کی طرف سے ایلچی ہو کر آیا تھا تو مطلب یہ کہ اپنی قوم کو اس پیغام رسانی مین میری طرف سے کچھ کمی زیادتی نہو گی جیسا کہ حضرتؐ سے سنا ہو ویسا ہی اُن سے کہونگا

١١٨١ م ابو هريرة لئن كنت كما قلت فكانما تسفهم الملّ ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك قاله لرجل قال يا رسول الله ان لي قرابة اصلهم ويقطعوني واحسن اليهم ويسيئون الي واحلم عنهم ويجهلون علي مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا تو گویا تو اُنکے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اُنپر غالب رکھیگا جب تک کہ تو اس حالت پر رہیگا یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جسنے یون کہا تھا کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہین کہ مین تو اُنسے سلوک کرتا ہون اور وہ مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہین اور مین اُنسے احسان کرتا ہون اور وہ مجھسے بُرائی کرتے ہین اور مین اُنسے غمخواری کرتا ہون اور وہ مجھسے جہالت کرتے ہین گالیان دیتے ہین ف یعنی اگر حقیقت حال یون ہی ہے تو وہ لوگ تیرے ساتھ بدسلوکی کرنے سے دوزخ مین پڑینگے کہ باوجود تیرے احسانات اور غمخواری کے کچھ برادری کا حق نہین ادا کرتے اور اس سے خاطر جمع رکھ کہ تو اس غمخواری اور احسان سے اُنکے سامنے دنیا مین کبھی ذلیل اور بےعزت نہوگا اسواسطے کہ خدا کی طرف سے تیری مددگاری کو فرشتہ مقرر رہیگا بشرطیکہ تو اسی حالت پر قائم رہے اس حدیث سے برادرپروری اور غمخواری کی نہایت خوبی ثابت ہوئی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر خیر کی لفظ ہے

١١٨٢ ق حكيم بن حزام خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہتر خیرات جو مالداری سے ہو ف یعنی قرضدار یا محتاج کو خیرات کرنا فرور نہین اُسکو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبرگیری کرے کہ اُنکا حق فقیرون کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مالدار کو چاہیے جسکا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو

١١٨٣ ق ابن مسعود خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء قوم تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوئے ہین اور اُنکے شاگرد اور صحبت دیدہ ہین یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوے اور اُنکے ہم صحبت ہین یعنی تبع تابعین پھر ان تین زمانے کے بعد وہ لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم پر شتابی کریگی اور قسم گواہی پر شتابی کریگی یعنی دروغ فاش ہوگا بےعلمی اور بےدیانتی کے سبب ناحق بےفائدہ قسمین کھاوینگے اور بےحاجت گواہی دینگے ف جلال الدین سیوطیؒ نے بخاری کی شرح مین کہا ہے کہ قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگون کا نام ہے بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا قرن ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی مدت کچھ مقرر نہین سو حضرتؐ اور اصحابؓ کا زمانہ ابتداے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوچکا سو اسی وقت مین نہایت بدعتین ظاہر ہوئین اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ ہوا اُسکو دریافت کرکے کچے مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علماے اہل سنت پر بادشاہون کی زیادتیان شروع ہوئین غرضکہ اسلام مین بڑی مصیبت پڑی اور دین اُلٹ پلٹ گیا اور ہمیشہ دین مین کمی ہوتی گئی اب تلک سو جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ کے بعد حضرتؐ کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اُسکے شر غالب ہوگا اور خیریت کم ہوجاویگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اسواسطے کہ امت محمدیؐ قیامت تک سب کے سب بالکل کبھی نہ گمراہ ہوجاوینگے بلکہ ہر زمانے مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہون اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے مین بےرد و بےنکرار رائج تھا وہ حق ہے اُسکو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تین زمانون مین بےدغدغہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اُسکو ہرگز نہ قبول کیا چاہیے کہ اُسمین صریحاً دین کی بربادی ہے اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتین کہ جہان مین ہوچکی ہین اور ہونگی بخوبی اُنکی بُرائی اور گمراہی بوجھ جاوے

١١٨٤ م ابو هريرة خير امتي القرن الذي بعثت فيه ثم الذين يلونهم قال ابو هريرة والله اعلم اذكر الثالث ام لا ثم يخلف قوم يحبون السمانة يشهدون قبل ان يستشهدوا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سب سے بہتر میری امت مین وہ زمانہ ہے جسمین مین پیغمبر ہوا یعنی اصحاب کا زمانہ پھر اصحاب کے بعد وہ لوگ بہتر ہین جو اُن سے ملے ہوئے اور اُنکی صحبت والے ہین یعنی تابعین ابوہریرہؓ نے کہا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے تیسرے زمانے کو بہتر کہا یا نہین حضرتؐ نے فرمایا پھر وہ لوگ

باقی رہ جاوینگے جو فربہی اور مٹاپے کو دوست رکھینگے گواہی دینگے بدون گواہی مانگے ف یعنی انکو خوف خدا اور خوف قیامت نہ رہیگا جو ایمان اور نیک
عمل سے روح کی صفائی کریں بلکہ آخرت کو بھول کے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانینگے ریاضت و محنت چھوڑ کر بدن کی آرایش و تازگی میں مشغول
ہو کر بندۂ شکم ہو جاوینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹھ بولنے کی کچھ پروا نکرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہونگے بدون خواہش مدعی اور حاکم کے
گواہی پر مستعد ہونگے اس حدیث کا اور پہلی حدیث کا ایک سا مطلب ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جب زمانہ بگڑا اور فتنہ غالب ہوا تو سب کے قول اور فعل کا اعتبار نہ رہا تو دینداروں کو
لازم ہے کہ سوا اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم اور راہ کو قبول نہ کریں امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں
تھے دین کا پوچھنا انکی محنتوں کے سبب مسلمانوں کو آسان ہوگیا اسواسطے کہ وہ خیر القرون میں داخل تھے اسی واسطے اہل سنت نے دین کے سمجھنے میں ان کو اپنا پیشوا
بنایا ق انس خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ ۱۱۸۵
بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب انصار کے محلوں سے نجار کی اولاد کا محلہ بہتر ہے انکے بعد عبد الاشہل کی اولاد بہتر ان کے بعد حارث بن خزرج
کی اولاد بہتر انکے بعد ساعدہ کی اولاد بہتر اور انصار کے سب محلوں میں خیر اور خوبی ہے ف مدینے میں انصاری اصحاب کے بہت محلے اور احاطے تھے حضرت کی مدد سب نے کی ۱۱۸۶
اسواسطے سب کی مجمل تعریف کی مگر جن لوگوں سے زیادہ تر جان نثاری ہوئی انکے علحدہ علحدہ نام لیکر خوبی بیان کی م ابو ہریرۃ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا
وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مردوں کی صفوں میں پہلی صف بہتر ہے اور بری صف
پچھلی صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پچھلی صف ہے اور بری پہلی صف ہے ف حضرت کے وقت میں مرد اور عورتیں جماعت کی نماز میں شریک ہوتے تھے
اول مردوں کی صفیں ہوتی تھیں بعد اسکے عورتوں کی سو فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں اول صف بہتر اسواسطے کہ وہ جلدی حاضر ہوے امام سے قریب عورتوں سے
نہایت دور ہے اور پچھلی صف کو برا فرمایا اسواسطے کہ وہ دیر کر کے نماز میں آئے امام سے دور پڑے عورتوں سے قریب ہوئے اور مرد و عورت کے متصل ہونے میں فساد کا بھی
خوف ہے اور عورتوں کی صفوں میں پہلی صف کو برا فرمایا اور پچھلی کی تعریف کی اسواسطے کہ پہلی صف مردوں سے قریب ہے اس میں کمال پردہ پوشی نہیں اور پچھلی صف مردوں سے
دور ہے اس میں پردہ پوشی نہایت ہے معلوم ہوا کہ عورت و مرد کو نظر روکنا لازم ہے انکا ایک مقام پر متصل ہونا نہ چاہیے خ جابر خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً بخاری میں ۱۱۸۷
جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگوں میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بہتر ہو ف جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک شخص سے نوجوان کم عمر اونٹ
قرض لیا جب بیت المال میں زکوۃ کے اونٹ آئے حضرت نے جابر سے فرمایا کہ اسکا قرض ادا کر جابر نے کہا کہ یا حضرت اسکا اونٹ کم عمر کم قیمت تھا اور یہ اونٹ
قیمتی ہیں حضرت نے فرمایا کہ قیمتی ہی اونٹ اسکو دو پھر یہ حدیث فرمایا یعنی کشادہ دلی قرض ادا کرنے میں مستحب ہے اور اس طرح کہ قرض میں زیادہ دینا سود میں داخل نہیں
اسواسطے کہ سود میں زیادہ لینا شرط کر لیتے ہیں اور اسمیں شرط نہ تھا حضرت نے اپنی طرف سے احسان کیا علاوہ اسکے بیاج وزن اور ناپنے والی چیز میں ہوتا ہے جاندار میں
ہوتی بیاج نہیں خ عثمان و علی خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ بخاری میں حضرت عثمان اور علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت نے ۱۱۸۸
فرمایا تم لوگوں میں وہ بہتر ہے جو خود قرآن کو سیکھے اور غیروں کو سکھلاوے ف خواہ روان پڑھنا اور قرأت کے قاعدے سیکھے اور سکھلاوے خواہ قرآن کے معانی اور مطالب
اور احکام خود پوچھے اور لوگوں کو سمجھاوے لیکن ہاں یہ البتہ ہے کہ مطلب کی بوجھ صرف لفظ سے زیادہ تر افضل ہے کہ غرض از تنزیل قرآن تہذیب نفوس ہے نہ محض تسہیل
حروف ق ابو ہریرۃ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ بخاری اور مسلم میں ۱۱۸۹
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورتیں کہ اونٹ کی سواری کرتی ہیں ان میں قریش کی عورتیں بہتر ہیں یعنی سب عرب کی عورتوں میں قوم قریش کی عورتیں
بہتر ہیں نہایت مہربان چھوٹے لڑکوں پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی ف ام ہانی علی مرتضی کی بہن بیوہ ہوگئی تھیں حضرت نے چاہا کہ ان سے نکاح کریں
ام ہانی نے کہا کہ یا حضرت تمام خلق سے آپ میرے نزدیک زیادہ پیارے ہیں پر میرے لڑکے نہایت چھوٹے چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپکے بستر پر وہ روویں اور چلاویں
و میں بڈھی بھی ہوگئی ہوں یعنی ان عذروں سے میں نکاح نہیں کر سکتی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور تمام قریش کی عورتوں کی تعریف کی اور ام ہانی کا عذر پسند
کیا معلوم ہوا کہ عورت میں یہی بڑی خوبی ہے کہ درد والی ہو اور لڑکوں کو اچھی طرح پالنے اور اپنے خاوند کے مال کو ضائع نہونے دے ف علی خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ۱۱۹۰

بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِهَا خَدِیْجَةُ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اپنے زمانے مین مریم عمران کی بیٹی سب عورتون سے افضل ہے اور اپنے زمانے مین یعنی امت محمدی مین خدیجہ سب عورتون سے افضل ہے

۱۸۹ م اَبُوْهُرَیْرَةَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا افضل دن جسمین آفتاب نکلا جمعے کا دن ہے اسی دن آدمؑ پیدا ہوئے اور اسی دن بہشت مین داخل کیے گئے اور اسی دن بہشت سے نکالے گئے اور قیامت نہ قائم ہوگی مگر جمعے کے دن **ف** چھ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یکشنبہ سے پیدائش شروع ہوئی جمعے پر تمام ہوئی تو یہود نے کہ ہفتے کو خدا نے تمام کی پیدائش سے فراغت پائی تو انکو لازم ہے کہ سب دنیا کا کام چھوڑ کے اس دن عبادت کرین اور نصاریٰ نے یہ سمجھا کہ ابتداے پیدائش عالم کی یکشنبے سے ہوئی اور انکے گمان فاسد مین حضرت عیسیٰ مقتول اور مصلوب ہو کر تین دن کے بعد اسی دن زندہ ہوئے تو یہی بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ بڑا دن ہے اسواسطے کہ حضرت آدمؑ کی پیدائش اور بہشت مین داخل ہونا اور بہشت سے نکلنا اسی دن ہوا اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان کی جنس کو جب جمعے کے دن سے نہایت خصوصیت ہو تو لازم ہو کہ اسی دن دنیا کا کام چھوڑ کر سب انسان عبادت کے واسطے جمع ہون اور چند کہ بظاہر بہشت سے نکالنا انسان کے حق مین احسان نہین لیکن حقیقت مین بڑا احسان ہے اسواسطے کہ حضرت آدمؑ کے آنے سے عالم مین بڑی بڑی برکتین ہوئین انبیا اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوئے اور زمین آدمؑ کی اولاد سے قیامت تک آباد ہوگئی

۱۹۰ م عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ مسلم مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہتر تمہارے سردار اور حاکم وہ ہین کہ تم چاہو اور وہ تمکو چاہین تم انکو نیک دعا دو اور وہ تمکو نیک دعا دیوین اور بدتر سردار وہ ہین جن سے تم بغض رکھو اور وہ تمسے بغض رکھین تم انکو بددعا دو وہ تمکو بددعا دیوین **ف** جب حاکم اور رعیت مین محبت ہوئی تو انتظام بخوبی ہوگا اسواسطے انکی تعریف کی اور جب حاکم اور رعیت مین بغض اور نفرت ہوئی تو احکام کا بے انتظامی ہوگی اسواسطے انکی مذمت کی اس حدیث مین حاکمون کو نصیحت ہوئی کہ انصاف کرین اور ظلم سے دور رہین اسواسطے کہ حقیقت مین انصاف اور عدالت حاکم کی محبت کا سبب ہے اور ظلم اور غفلت بغض کا سبب ہے

فصل اس فصل میں وہ حدیثین ہین جنکے بیچ اسم التفضیل کا صیغہ ہے

۱۹۲ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُهْرِیْقَ دَمَهُ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم کی زمین مین کجروی یعنی ٹیڑھی راہ چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی رسم و راہ طلب کرنے والا تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا چاہنے والا صرف اسی کی خونریزی کے واسطے **ف** حرم مین کجروی کرنا یعنی وہ کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل اور لڑائی اور شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہون چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ کا یہی مذہب ہے کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہے ویسے ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہو اسواسطے کہ حضور مین بے ادبی زیادہ تر بُری ہے اسی واسطے ابن عباسؓ نے مکے کی سکونت ترک کر کے طائف مین رہنا اختیار کیا تھا اور کفر کی رسمین جیسے نوحہ کرنا سر پیٹنا مُردے پر کپڑے پھاڑنا جانورون سے شگون لینا لوگون کے نسب مین طعنہ کرنا اپنے نسب اور خاندان پر گھمنڈ کرنا مینھ کو ستارون کی تاثیر سے جاننا اور بے سبب ناحق خونریزی کی بُرائی تو صاف ظاہر ہے تفصیل کی کچھ حاجت نہین

۱۹۴ م اَبُوْهُرَیْرَةَ اَثْقَلُ صَلٰوةٍ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ منافقون پر بہت بھاری نماز عشا کی اور فجر کی نماز ہے اور اگر وہ لوگ جانین جو کہ انمین ثواب ہے تو مقرر انکے واسطے آوین گھسلتے ہی سہی **ف** عشا کے وقت نیند کا غلبہ یا قصہ کہانی یا ناچ رنگ کا دیکھنا بیشتر ہوتا ہے اور فجر کو نیند کی لذت چھوڑنا کچے ظاہری مسلمانون پر نہایت سخت معلوم ہوتا ہے اسواسطے ان دونون وقتون کی نماز ان سے نہین ہو سکتی معلوم ہوا کہ جو عشا اور صبح کی نماز مین کاہلی کرے اور دل چُراوے اس مین نفاق کی علامت موجود ہے لازم ہے کہ اپنے دل کو سمجھاوے اور توبہ کرے

۱۹۵ ق اَبُوْهُرَیْرَةَ وَعَائِشَةُ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب عملون سے بہت پیارا وہ عمل ہے جو مدام ہوتا رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو **ف**

مداومی عمل خدا کو اسواسطے پسند ہی کہ اسکا کرنے والا ہمیشہ اسی غافل نہین کہ کبھی کرے اور کبھی نہین اور دوسرا سبب یہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سے اُس عمل کی برکت سے
دل رنگین ہو جاتا ہی روز بروز اُسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہے اور گاہ گاہ کرتے ہین اُسکا اثر دل مین نہین جمتا جیسے بجلی کے چمکنے سے اُسی دم تو
روشنی ہے پھر آخر کو تاریکی ہے اسی واسطے طریقت والے درویشون نے فرمایا ہے کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کرے تو اُسکو مدام کرتا رہے
تا کہ اُسکا فیض اور برکت لمزوم ہو ١١٩٦ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی
آنحضرت نے فرمایا کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست ترین ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازار ہین ف
مسجدین اسواسطے زیادہ تر پسند ہین کہ وہ عبادت گاہ ہین اُن مین خدا یاد آتا ہی اور بازار ہین اس واسطے ناپسند ہوئین کہ اُن مین دنیا یاد آتی ہے بلکہ اکثر لوگ
خرید و فروخت کی مشغولی سے عصر کی نماز قضا ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین ١١٩٧ خ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ
كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ بخاری مین عبد اللہ
ابن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بہت پیارا روزہ خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہی کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے اور بہت
پیاری نماز خدا کے نزدیک داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ آدھی رات تک تو وہ سوتے تھے اور تہائی رات وہ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور جب چھٹا حصہ رات کا
باقی رہتا تھا تو پھر سو رہتے تھے ف ہمیشہ روزہ رکھنا اور ایک روز نہ رکھنا اسواسطے پسند ہوا کہ برابر متصل رکھنے سے آدمی کو عادت ہو جاتی ہے اور تکلیف
باقی نہین رہتی اور تہجد کی نماز تہائی رات مین اسواسطے پسند ہوئی کہ اسمین جسم کا حق اور خدا کا حق دونون بخوبی ادا ہوتا ہی نہ رات بھر کا سونا ہے کہ باعث غفلت ہو
جاگنا ہے کہ باعث مشقت اور ریاضت ہی ہے اور آخر کو سبب بیماری اور نقاہت کے باعث نہ ہو سکتی معلوم ہوا کہ پیغمبرون کا طریقہ طریق اعتدال ہے نہ تو عبادت مین
زیادتی نہایت ہی اور نہ ہی اور خدا کو پسند ہی کہ اسکا نباہ ہمیشہ ہو سکتا ہی اور معلوم ہوا کہ بعد تہجد کے سو رہنا مستحب ہی تا کہ فجر کی نماز بخوبی ادا ہو اور رات کے جاگنے کی
مشقت سو رہنے سے دور ہو جاوے ١١٩٨ م سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا
يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ مسلم مین سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نہایت پسند کلام خدا کے نزدیک چار ہین اول سبحان اللہ دوسرے الحمد للہ تیسرے
لا الٰہ الا اللہ چوتھے اللہ اکبر تجھکو کچھ ضرر نہین ان چارون مین ذکر کے وقت جس سے تو چاہے ابتدا کرے ف یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ یا
لا الٰہ الا اللہ یا اللہ اکبر سب درست ہے ١١٩٩ ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب شرطون مین سے جنکا تمکو پورا کرنا چاہیے اس شرط کا زیادہ تر پورا کرنا لازم ہی جسکے سبب سے تمنے عورتون کی شرمگاہین حلال کر لین
ف جو شرطین اور قول قرار کہ نکاح مین واجب الادا ہین سو اُن مین سے اوّل تو مہر ہے دوسرے نان نفقہ تیسرے حسن سلوک دستور کے موافق عورت کا مہر
فرض ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اُسکا ادا کرنا سب سے مقدم ہے اور جو مہر ادا کرنے کا قصد نہ رکھے وہ گنہگار ہی اور بعض شرطین نکاح مین واجب الادا نہین
جیسے خاوند کا جورو کے گھر مین رہنا جورو کو اپنے گھر نہ بلانا یا جورو کی زندگی مین دوسرا نکاح نکرنا یا پہلی جورو کو طلاق دینا ١٢٠٠ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَخْوَفُ وَ
يُرْوٰى اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوْا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَرَكَاتُ
الْاَرْضِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ
الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ وَيُرْوٰى يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ
ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ
الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ زیادہ تر
خوف جسکا مجکو تمپر ڈر لگا ہے وہ چیز ہے جو کہ خدا تمھارے واسطے نکالے گا دنیا کی زینت اور آرایش سے اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ دنیا کی آرایش سے کون
چیز مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ زمین کی برکات جیسے اناج اور لباس اور فرش اور چاندی سونے کی کھان اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا نیک چیز بھی

بدی لاوی گی یعنی جب زمین کی پیدا ہوئی چیز کو برکت اور خیر فرمایا تو بھلا خیر سے شر کیونکر ہوگا حضرت نے فرمایا سچ ہے کہ خیر سے خیر ہی ہوتی ہے خیر سے خیر ہی
ہوتی ہے خیر سے خیر ہی ہوتی ہے البتہ ہر ایک گھاس جسکو بیع کی فصل اُگاتی ہے جانور کو ہلاک کر ڈالتی ہے یا ہلاک کے قریب کر دیتی ہے یعنی اگر حد سے زیادہ چرے
اور دوسری روایت مین یون ہے کہ چارا جانور کو ہلاک کرتا ہے پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاکت کے کر دیتا ہے یا اُس جانور سبزہ کھانے والے کو ہلاکت نہین کہ وہ کھایا کیا
یہانتک کہ جب اسکی دونون کوکھین تن گئین یعنی پیٹ بھر گیا آسودہ ہوا تو آفتاب کے سامنے چرا پھر اُسنے جگالی کی اور پیشاب کیا اور لید کی پھر اگا دیا [illegible] پھر پلٹ کیا اسنے
اُسنے کھانا شروع کیا بیشک یہ مال دنیا کا ہرا بھرا اور شیرین ہے سو جسنے اسکو بچا لیا اور بجا صرف کیا یعنی حلال وجہ سے کمایا اور شرع کے موافق موقع پر خرچ کیا
تو یہ مال دین کی اچھی مددگاری ہے اور جسنے اس مال کو ناحق لیا یعنے طمع سے اور حرام وجہ سے جمع کیا تو اس مالدار کا حال اُس بیمار کا سا ہے کہ جوع کلبی کی بیماری سے
کھاتا جاتا ہے اور کبھی آسودہ نہین ہوتا **ف** اس حدیث مین حضرت نے ایک مثل حریص و بخیل مالدار کی دوسری مثل سخی مالدار کی بیان فرمائی سو جس
مالدار نے مال بہت جمع کر رکھا اور حقدارون کا حق ادا نہ کیا اُسکا حال اُس جانور کا سا حال ہے جسنے گھاس کھائی پھر پیٹ پھول کے گرگری کی بیماری سے مرگیا تو کھانے
نے اُسکے حق مین کچھ فائدہ نہ کیا بلکہ ناحق جان گئی اور جس مالدار نے خود کھایا اور اپنی حاجت سے زیادہ مال کو خیرات کیا تو اُسکا حال جیسے اس جانور کا حال ہے جسنے کھا کر
چرا پھر آسودہ ہوکر آفتاب کے سامنے جگالی سے ہضم کرکے پیشاب و لید سے فضلہ دور کیا ایسے جانور کو ہرگز ہلاکت نہین اور گرگری کا کچھ ڈر نہین سو جس مالدار نے اپنی ضرورت
بعد جب جناب الٰہی کی طرف توجہ کی اور اسکو آفتاب رحمت کا سامنا ہوا تو زائد از حاجت مال کو مثل پیشاب و لید کے علیحدہ کرنے مین اپنی صحت جانتا ہے اور مصارف خیر
۱۲۰۱ مین صرف کرکے اپنے رب کی شکرگذاری کرتا ہے **ق** عائشة اَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا بخاری و مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے اپنی بیبیون سے فرمایا کہ تم مین سے میرے ساتھ جلد تر ملنے والی وہ بی بی ہے جسکا ہاتھ زیادہ تر لنبا ہے یعنی میری موت کے بعد وہ بی بی پہلے مریگی جو سخی ہے **ف**
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی تو ظاہری ہاتھ سمجھکر سب بیبیون نے اپنے ہاتھ ناپے حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے زیادہ لنبا ٹھہرا جب
حضرت کے انتقال کے بعد زینب بنت جحش کا انتقال ہوا تو معلوم ہوا کہ لنبے ہاتھ سے سخاوت مراد تھی اور زینب سب بیبیون مین زیادہ سخی تھین اس
۱۲۰۲ حدیث مین معجزہ ہے کہ آئندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا **ق** ابوھریرة اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ
بَاطِلٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عمدہ سچے مضمون کا قصیدہ جسکو عرب نے کہا لبید شاعر کا قصیدہ ہے جسکا ترجمہ
یہ مصرع ہے کہ ع اللہ کا نام سچا سب جھوٹا ہے بہتان ★ یعنی سوا خدا کے جتنے ملنے والی ہے **ف** زمانہ جاہلیت مین لبید نام ایک شاعر عرب مین تھا اُس کا کہا
یہ مصرع چونکہ حق تھا اور موافق قرآن کے مضمون کے تھا اسواسطے اسکی تعریف فرمائی معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت اور نصیحت پر مشتمل
ہو اُسکا پڑھنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہے جیسے گلستان اور بوستان اور مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا **م** ابوھریرة
۱۲۰۳ اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہت سچے خواب والا نہایت سچ بولنے والا ہے
ف یعنی جسکی بات سچی اسکی خواب بھی سچی اسواسطے کہ جھوٹھ بولنے سے آئینۂ دل تیرہ اور زنگ آلودہ ہوجاتا ہے تو خواب مین عالم مثال کی شکل ٹھیک ٹھیک
۱۲۰۴ نہین پڑتی اسی واسطے فاسق کی خوابین اکثر پریشان ہوتی ہین **م** ابوھریرة اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ
الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہایت غصہ کا امر خدا کے نزدیک قیامت کے دن اور نہایت ذلیل و پلید وہ مرد ہے
جسکا شاہنشاہ اور مہاراج نام رکھا جاوے حقیقت مین کوئی بادشاہ جہان کا مالک نہین سوا خدا کے **ف** ایران کے بادشاہون کو شاہنشاہ کہتے تھے
جسکا ترجمہ عربی مین ملک الاملاک و ہندی مین مہاراج ہے چونکہ اسمین کھلا شرک تھا اور صاف بے ادبی تھی اسواسطے حضرت نے منع کیا ناچار بندے کو
۱۲۰۵ کب مناسب ہے کہ چھوٹا منھ بڑا بول بولے اسی طرح جو اسم کہ خدا کو خاص ہے غیر خدا کو درست نہین جیسے رحمن اور قدوس **م** جابر اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ
طُوْلُ الْقُنُوْتِ مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہے جسکا قیام دراز ہو **ف** زیادہ قیام سے نماز اسواسطے افضل
ہوئی کہ جتنا قیام زیادہ ہو اتنی قرآن کی قرأت زیادہ علما نے کہا ہے کہ دن کو رکوع اور سجود کی کثرت بہتر ہے اور تہجد کی نماز مین طول قیام افضل ہے

م ثوبانؓ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی دَابَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۱۲۰۶
مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر دینار جسکو مرد خرچ کرے وہ دینار ہی جسکو اپنے جورو لڑکون پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار افضل ہے جسکو
جہاد مین اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار بہتر ہی جسکو جہاد مین اپنے ساتھیون پر یعنے نوکر چاکر یا اور غازیون پر خرچ کرتا ہی ف جورو لڑکون پر مال خرچ
کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہے اور اپنی گھوڑی پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ جو لوگ ہی خصوصًا راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کی لائق ہوا اور غازیون پر صرف کرنا
دین کی امداد ہی اور احسان ہی معلوم ہوا کہ فقیرونکے دینے سے اپنی جورو لڑکونکو دینا مقدم اور افضل ہی اسواسطے کہ فرض ہی اور خیرات نفل ہے اور حال آنکہ فرض
ادا کرنا نفل سے افضل ہی م ابوهریرةؓ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ مسلم مین ۱۲۰۷
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے محرم خدا کے مہینے کا روزہ ہی اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز ہی یعنے
تہجد کی نماز ف محرم کا روزہ بسبب صوم عاشورا کے افضل ہوا اور تہجد کی نماز اسواسطے افضل ہوئی کہ اُسمین محنت اور مشقت نفس پر بہت ہے اور اُسوقت کہ حضور
دل سے نماز ہوتی ہی اور ریا کا اُسمین دخل نہین ہی م ابوهریرةؓ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ مسلم مین ابوہریرہؓ ۱۲۰۸
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بندہ نہایت نزدیک تر ہوتا ہے سجدے کی حالت مین سو سجدے مین بہت دعا کیا کرو ف سجدے مین کمال مرتبہ تعظیم کا ہی اور
بندے کی نہایت عاجزی ہی کہ اُسنے اپنی اشرف الاعضا کو خاک پر اپنے مالک کے واسطے رکھا اس سبب سے اُسکو اس حالت مین نہایت قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی اور کمال رحمت الٰہی
اُسپر متوجہ ہوتی ہی تو ایسے وقت مین دعا مانگنا غنیمت جانے ق امّ حرام بنت ملحان اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا بخاری اور مسلم مین ۱۲۰۹
امّ حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اول لشکر میری اُمت سے جو سمندر مین جہاز پر چڑھکر کافرون سے لڑیگا اُسپر بہشت واجب ہوئی ق امّ حرام ۱۲۱۰
بنت ملحان اَوَّلُ جَیْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَةَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ بخاری اور مسلم مین امّ حرام ملحان کی بیٹی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ پہلا لشکر میری اُمت کا جو روم والے بادشاہ کے شہر یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا وہ بخشا گیا ف امّ حرامؓ سے روایت ہی کہ ایک روز حضرت میری گھر مین سوئے اور ہنستے ہوے
جاگے مین نے پوچھا کہ یا حضرت آپکی اس خوشی کا کیا سبب ہے تب حضرت نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ میری اُمت کے لوگ جہاز پر سوار جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ
اپنے تختون پر با تجمل ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول سمندر مین جہاد کریگا اُنکو بہشت واجب ہوئی مینے کہا یا حضرت دعا کیجیے کہ مین اُن غازیون مین شریک ہون حضرت نے فرمایا
تو اُن مین داخل ہی چنانچہ امّ حرامؓ اپنے خاوند یعنی عبادہؓ بن صامت کے ساتھ معاویہؓ کی حکومت مین شام کے ملک سے سمندر مین جہاز پر سوار ہوکر روم کی جہاد مین شریک ہوئین
پھر جہاز سے اُترکے گھوڑے پر سے گرکے شہید ہوئین امّ حرامؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُسی دن دوسری بار سوئے پھر ہنستے ہوے جاگے مین نے پوچھا کہ یا حضرت خوشی کا
کیا سبب ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو لشکر کہ قسطنطنیہ سے لڑیگا اُسکے گناہ معاف ہوگئے مینے کہا کہ یا حضرت مین بھی اُن غازیون مین ہونگی حضرت نے فرمایا
کہ تو اُن مین نہین تو اول قسم کے غازیون مین ہی یہ حدیث معجزہ ہی کہ حضرت نے جیسے آیندہ کی بات کی خبر دی ویسی ہی ہوئی م ابن مسعودؓ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ ۱۲۱۱
النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الدِّمَاءِ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لوگون مین اوّل فیصلہ قیامت کے دن خونون مین ہوگا ف مقصود
اصلی دنیا مین انسان کی حیات ہی اور گوشت و خون اُسکے مخالف ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اِس سے نیچے ہین تو اوّل خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا
حدیث مین اشارہ ہی کہ قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہیے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہی کہ قیامت مین اول اسی کا فیصلہ ہوگا خ ابن عباسؓ اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا ۱۲۱۲
اَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَیْنِ یَغْلِیْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سب آدمیون مین نہایت ہلکا
عذاب والا ابو طالب ہے اُسکے پاؤن مین دو آگ کی جوتیان ہین جن سے اُسکا دماغ اُبلتا ہی ف ابو طالب نے کلمہ نہ پڑھا اسواسطے دوزخ نصیب ہوئی اور حضرت سے
نہایت سلوک کرتے تھے اسواسطے سب دوزخیون سے اُنپر عذاب ہلکا ہے معاذ اللہ جب ہلکے عذاب کا یہ حال ہی کہ جیسے دماغ مثل ہانڈی کے جوش مارتا ہی تو سخت عذاب
کو خیال کیا چاہیے کہ کیسا ہوگا فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر کل کا لفظ ہی ق ابوهریرةؓ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْکُلُهُ الْاَرْضُ اِلَّا ۱۲۱۳
عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِیْهِ یُرَکَّبُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہی سوا

ڈھڈّی کی ہڈی کہ اُسی سے آدمی پہلے بنایا گیا اور اُسی مین جوڑا جاویگا **ف** عجب الذنب اُس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اُسکو ڈھڈّی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی مین گل جاتا ہے مگر ڈھڈّی نہین گلتی آدمی کی پیدایش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہے اور قیامت مین بھی اُسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تھا ویسا ہی تیار ہو جاویگا یہ جو فرمایا کہ ڈھڈّی نہین گلتی یا تو سب گلتی ہوگی یا اُسکے باریک باریک اجزا اصلی نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلی اجزا گل جاوین

۱۲۱۴ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے اُسکا خون اور اُسکی عزت آبرو اور اُسکا مال **ف** حضرت نے حجۃ الوداع مین جہان ہزارون مسلمان جمع تھے یہ حدیث فرمائی اور فساد اور ظلم کی جڑ کاٹی اسواسطے کہ اکثر عالم مین فساد انہی تینون کامون مین ہوتا ہے چنانچہ جب مسلمان کا ناحق خون کرنا حرام ہوا تو خون کا جھوٹا دعوی کرنا اُسکی ناحق گواہی دینا بھی حرام ٹھہرا اور جب مسلمان کی آبروریزی منع ہوئی تو اُسکو ذلیل کرنا مسخرا پن کرنا اُسکی جورو بیٹی سے حرام کاری اُسکی چغلی کھانا غیبت کرنا بھی حرام ہوا اور جب اُسکا مال لینا درست نہوا تو قطاع الطریقی چوری دغابازی ڈانڈ رشوت قماربازی خرچی بھی حرام ہوگئی اسواسطے کہ ان کامون سے اُسکا مال ناحق برباد ہوتا ہے محافظت نوع انسانی شریعت کی عمدہ غرض ہے سو اُسکا بیان اس حدیث مین بخوبی سمجھا دیا

۱۲۱۶ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ اَنْ يَّعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهٗ رَبُّهٗ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری اُمت کے گناہ معاف ہونگے مگر اُنکے گناہ نہین معاف ہونگے جو اپنے پوشیدہ گناہونکو ظاہر کرتے ہین اور البتہ یہ بات بھی اظہار مین داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی بُرا کام کرے پھر اُسکو صبح اس حالت مین ہو کہ اُسکے رب نے اُس گناہ کو چھپا ڈالا ہو سو وہ شخص خود یون کہے کہ او میان فلانے مین نے تو رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو اُسکے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہے **ف** پوشیدہ گناہ کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہوگا اسواسطے کہ اسمین گناہ پر جرأت اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین کہ صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اُسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا اُسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اُسنے بیحیا ہوکر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث مین آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہون اُسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گنہگار اُسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون

۱۲۱۷ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سب میری اُمت بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے کہ نہ مانا اور انکار کیا لوگون نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہے حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری طاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جسنے میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی یا شریعت سے راضی نہوا اُسنے نہ مانا اور وہی منکر ہوا **ف** اس حدیث مین اتباع سُنّت کی فضیلت ہے اور بدعت اور احکام شرعی سے نہ راضی ہونے پر انکار ہے

۱۲۱۸ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر روز جس مین آفتاب نکلے آدمیونکی ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ جوڑ پر صدقہ ہے انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہے مدد کرنا مرد کی اُسکی سواری مین سو اُسکو سواری پر چڑھا دینا اُسکا اسباب اُسکے جانور پر اُٹھا کر لاد دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا یا لا الٰہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک ڈگ جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہے **ف** یعنی ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہے اسواسطے کہ ہر روز زندگی دینا اور چنگا رکھنا خدا کا تازہ احسان ہے تو بندون کو اُسکی شکر گزاری بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ شکر گزاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تم پر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندے کو اُسکی سواری پر سوار کر دینا اُسکا اسباب لاد دینا نماز کے واسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے

موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل ہین ان مین سی جو سامنے آوے اُسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکرگزاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجالاوی **ق** اَبُوْمُوْسٰی کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ لاوے اور مست کرے وہ حرام ہی **ف** اسمین بنگ اور بوزہ اور شراب اور تاڑی سب داخل ہین انکا قلیل اور کثیر اکثر اماموں کے نزدیک برابر ہی باقی تحقیق آگے آویگی **ق** اِبْنُ عُمَرَ

۱۲۱۸

کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ اَوِالْکَیْسُ وَالْعَجْزُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرایک چیز خدا کی تقدیر سی ہے یہانتک کہ حمق اور عقلمندی بھی تقدیر سے ہی راوی کو شک ہی کہ حضرت نے اوّل عجز کا لفظ فرمایا یا کیس کا **ف** یعنی جب ہر چیز تقدیر سی ٹھہری تو نادانی اور ہوشیاری بھی تقدیر سی ہی تو دانا کو لازم ہی کہ اپنی دانائی پر گھمنڈ نہ کرے اپنی تدبیر اور کرتب کا اسمین دخل نہ سمجھی اور نادان پر نہ ہنسی بلکہ خدا کا شکر کری کہ اُسکو ہوشیار کیا دیوانہ باؤلا نہین کر ڈالا **ق** اِبْنُ عُمَرَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

۱۲۱۹

تم لوگون مین ہرایک شخص حاکم ہے اور ہرایک اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جاویگا **ف** پوری اس حدیث کی یون روایت ہے کہ بادشاہ سب ملک پر حاکم ہی تو اپنی تمام رعیت سے پوچھا جاویگا کہ انصاف کیا یا ظلم اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہے تو وہ بھی پوچھا جاویگا کہ اُسنے نیک کام سکھلایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہی تو وہ بھی پوچھی جاویگی کہ اُسنے اُسکی خیرخواہی اور مال کی حفاظت کی یا نہین اسی طرح غلام اور نوکر بھی پوچھا جاویگا کہ اُسنے اپنے میان اور آقا کی خیرخواہی اور اُسکے مال کی حفاظت کی یا نہین غرضکہ ہر شخص اپنے زیردست اور اپنے قابو والی چیز سے قیامت مین پوچھا جاویگا کہ تونے باوجود قدرت اور قابو کے اُسکا حق کیون نہ ادا کیا اس طرح کا سوال صرف بادشاہ ہی پر موقوف نہین **م** جَابِرٌ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰهِ عَهْدًا

۱۲۲۰

لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْکِرَ اَنْ یَّسْقِیَهٗ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ

۱۲۲۱

مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نشے والی چیز ہے وہ حرام ہی بیشک خدا پر اسکا عہد ہی کہ جو نشے دار چیز پیے گا اُسکو فساد کی مٹی پلاویگا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ فساد کی مٹی سی کیا مراد ہی حضرت نے فرمایا کہ دوزخیون کا پسینا یا دوزخیون کا نچوڑ یعنی پیپ **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ یمن کا ایک شخص حضرت پاس آیا اُسنے کہا کہ ہمارے ملک مین جوار کی شراب لوگ پیتے ہین اُسکو مرت کہتے ہین حضرت نے فرمایا کیا اُسمین نشہ ہوتا ہی اُسنے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** اِبْنُ عُمَرَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یُدْمِنُهَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ

۱۲۲۲

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرایک نشے دار چیز شراب ہی اور سب نشے والی چیزین حرام ہین اور جسنے شراب پی دنیا مین پھر وہ شراب کو سدا پیتا بدون توبہ کیے مرگیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیے گا **ف** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو چیز مست کرے اور نشہ لاوے وہ شراب ہی اور حرام ہے خواہ انگور سی بنی خواہ کھجور خواہ منقیٰ یا شہد یا گیہون یا جوار یا باجرا یا جو سی یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بنگ وغیرہ قلیل اور کثیر اسکا سب حرام ہی اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا ہر چند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام شراب وہی ہی جو شیرہ انگور سی بنے اور جوش مار کے گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور چیزین اسکے سوا بدون نشے کی حرام نہین لیکن اکثر محتاط محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتویٰ ہی چنانچہ نہایہ اور زیلعی اور عینی اور فتاویٰ عالمگیری اور ردالمختار اور اشباہ و نظائر مین مذکور ہی چنانچہ مولانا عبدالعلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب بیان کیا ہی اور پچاس ساٹھ علمای حنفی اور شافعی نے اُسپر دستخط کیے ہین جو چاہی اُسکو دیکھے **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ بخاری

۱۲۲۳

اور مسلم مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرایک تصویر بنانے والا دوزخ مین ہی **ف** یعنی جاندار کی صورت بنانا حرام ہی **ق** جَابِرٌ

۱۲۲۴

کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہرایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے **ف** یعنی اُس مین خیرات کے برابر ثواب ہے

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سِرے پر قَدْ ہی **ق** اُمُّ هَانِیءٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ قَالَهٗ لَهَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ بخاری اور مسلم مین اُم ہانی رض ابوطالب کی بیٹی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے پناہ دی جسکو تونے پناہ دی اور ہمنے امن دیا جسکو تونے امن دیا یہ حضرت نے اُم ہانی سے فرمایا جس دن مکّہ فتح ہوا **ف** اُم ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی

۱۲۲۵

۱۲۲۶ علی مرتضیٰ نے اُنکے قتل کا ارادہ کیا اُم ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** جابرٌ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ **قَالَهٗ لَهٗ** بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تجکو مدینے تک اُسکی سواری کی اجازت ہی یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ مین سفر مین حضرت کے ساتھ تھا میرا اونٹ نہایت تھک گیا تھا مین سب کے پیچھے پڑا رہتا تھا ایکبار حضرت میرے پاس ہوکر نکلے سو میرے اونٹ کو ایک کوڑا مارا پھر وہ اونٹ خوب تیز رفتار ہوگیا کہ کبھی ایسا تیز قدم نہ تھا پھر حضرت نے فرمایا کہ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈال مین نے اُسکو بیچا لیکن مدینے تک کی سواری شرط کرلی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جب مدینے مین پہونچے تو مین حضرت کے پاس اُس اونٹ کو لے گیا حضرت نے چار دینار اور پانچ جَو کے برابر سونا قیمت سے زیادہ دیا اور فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تجکو دیے **ف** جب خرید بیع ہو تو بائع کو اسمین کچھ شرط کرلینا درست نہین اور جابرؓ نے جو سواری کی شرط کی تھی سو حقیقت مین شرط نہ تھی بلکہ حضرت کی طرف سے احسان تھا سواری کی اجازت بطور عاریت تھی یا کہ یہ بات حضرت کو خاص تھی اور ظاہرا حضرت کو جابرؓ سے احسان کرنا منظور تھا مول لینا ہی غرض نہ تھا

۱۲۱ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہونچا جو مسلمان ہوا اور اُسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اُسکو دیا اُسپر قناعت نصیب کی **ف** قناعت والے ایماندار کو اسواسطے کامیاب فرمایا کہ ایمان کے سبب سے اُسکی آخرت سنوری اور قوت ضروری سے دنیا کی تکلیف بھی نہوئی تو گویا دونون جہان سے برخوردار ہوا اور اگر ایمان ہوا اور قناعت نہوئی تو ایمان کی خوبی اور لطف مطلق ظاہر نہین ہوتا طمع آدمی کو نظرون مین ذلیل و حقیر کردیتی ہی شعر اے قناعت توانگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست + لیکن اہل و عیال کی ضروریات کو طلب کرنا قناعت کے مخالف نہین بلکہ طمع زائد از حاجت چیز کی تلاش کا نام ہی

۱۲۱ **خ** اِبْنُ عُمَرَ قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِيْ اُسَامَةَ وَاِنَّهٗ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ خبر پہونچی ہی کہ مقرر تمنے اُسامہ کے حق مین کچھ کہا ہے اور البتہ اُسامہ میرے نزدیک سب آدمیون سے زیادہ پیارا ہی **ف** اُسامہؓ کو حضرت نے آخر عمر مین ایک لشکر کا سردار کیا بعضے لوگون نے کہا کہ نوجوان کو بڑے بڑے اصحاب پر سردار کرنے مین کیا حکمت ہی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

۱۲۲۰ **م** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قِيْلَ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهٗ صَلٰوةٌ مَعَ بُعْدِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ مسلم مین اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ جمع کر رکھا ہی خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ حضرت نے اُس انصاری مرد سے فرمایا جس سے لوگون نے کہا کہ اگر تو سواری مول لے اور تاریکی اور گرمی کے وقت نماز کے واسطے اُسپر سوار ہوا کرے تو مناسب ہے اور اُس مرد کا حال یہ تھا کہ کوئی جماعت کی نماز اُس سے نہ چھوٹتی تھی باوجودیکہ وہ حضرت کی مسجد سے بہت دور رہتا تھا تو اُسنے جواب دیا کہ مجکو اس بات کی خوشی نہین کہ میرا گھر مسجد کے متصل ہو اسواسطے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ مسجد کی طرف میرا آنا لکھا جاوے اور جب مسجد سے اپنے گھر جاؤن تو پلٹنے کا بھی ثواب لکھا جاوے **ف** معلوم ہوا کہ مسجد کی آمد و رفت دونون مین ثواب ہے جتنا گھر دور اُتنے قدم زیادہ تو اُتنا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہی

۱۲۲ **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَاَيَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهٖ وَلَنْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا اَوْ اَفْضَلَ **قَالَهٗ** لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سَمِعَهَا تَدْعُوْا وَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نے خدا سے مانگا ٹھہری ہوئی مدتون اور گنی ہوئی دنون اور بانٹی ہوئی روزیون کو خدا ہرگز نہ جلدی لاویگا کسی چیز کو اُسکے ٹھہرے ہوے وقت سے پہلے اور نہ ہر کسی چیز کو اُسکے وقت معین سے تاخیر کریگا اور اگر تو خدا سے یہ بات مانگتی کہ تجکو دوزخ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچاوے تو بہتر اور افضل ہوتا یہ حضرت نے حضرت اُم حبیبہؓ سے فرمایا جبکہ اُنکو یون دعا کرتے سنا کہ الٰہی مجکو برخوردار رکھ میرے خاوند کی طرف سے جو خدا کا رسول ہے اور باپ ابوسفیان کی طرف سے اور بھائی معاویہ کی طرف سے **ف** یعنے موت اور زندگی اور رزق ہر ایک شخص کا خدا کے نزدیک خاص خاص مدت مین مقرر ہو چکا ہی وقت معین سے تقدیم یا تاخیر ممکن نہین تو اُسکے دعا کرنے کی کچھ حاجت نہین کہ خود بخود

۱۲۳۱ ہوگا اگرچہ یہ سوال حرام نہین لیکن ایماندار کو بہتر ہے کہ آخرت کے عذاب سے پناہ مانگے جسکے واسطے خدا و رسول کا حکم ہے اور بندگی کی علامت ہے ق ابوھریرۃ قد عجب اللہ من صنیعکما بضیفکما اللیلۃ یعنی رجلا من الانصار و امراتہ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور نہایت راضی ہوا آج کی رات تمہارے کام سے جو تم دونون نے اپنے مہمان سے کیا ف حضرت کے پاس ایک محتاج نہایت بھوکا آیا حضرت نے فرمایا کہ کوئی اسکی مہمانی کرے ابوطلحہ انصاری اسکو اپنے گھر لے گئے بی بی سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہے اُسنے کہا کچھ نہین ہے مگر لڑکون کا کھانا رکھا ہے ابوطلحہ نے کہا لڑکون کو بہلا کر سُلادے اور حضرت کے مہمان کی توقیر کر سو لڑکون کو سُلا کر مہمان کے آگے کھانا رکھا اور بی بی نے چراغ دیکھنے کے بہانے سے اُٹھکر چراغ کو گل کردیا تاکہ مہمان جانے کہ گھر والے بھی میرے ساتھ کھاتے ہین تنہا کھانے سے نہ شرماوے چنانچہ وہ مہمان خوب کھانا کھا کر آسودہ ہو گیا اور گھر والے بھوکے سو رہے حضرت کو وحی سے یہ حال معلوم ہوا تب حضرت نے ابوطلحہ اور انکی بی بی سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ حضرت کے اصحاب کیا حضرت پر فدا تھے اور کیا خالص ایماندار تھے کہ محتاجی کی حالت مین اپنی جان پر اور محتاجون کو مقدم رکھتے تھے چنانچہ اس مضمون کو حق تعالی نے قرآن مین فرمایا ہے ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانون پر غیرونکو مقدم رکھتے ہین اگرچہ انکو تنگی اور حاجت ہو بھلا ایسے کامل لوگون سے کیا ممکن ہے کہ اہل بیت کا حق چھین لیوین اور ناحق صدیق اکبر سے بیعت کرلین حق تعالی بدگمانی سے پناہ مین رکھے خ ابوھریرۃ قد کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان تکن فی امتی احد فعمر بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مقرر تم سے پہلے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنی خدا کی طرف سے اُنکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حال آنکہ وہ پیغمبر نہ ہوتے تھے سو ویسا مرد اگر میری امت مین کوئی ہوگا تو عمر فاروق ہوگا ف بیشک حضرت کی امت سب اُمتون سے افضل ہے تو جب اگلی اُمتون مین صاحب الہام اور کلام لوگ ہوئے تو حضرت کی اُمت مین بطریق اولی ہوا چاہین اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوئی

فصل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے شروع لقد ہے ابوھریرۃ لقد احتظرت بحظار شدید من النار قالہ لامراۃ قالت ادع اللہ لی فلقد دفنت ثلثۃ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ۱۲۳۳ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تو نے اپنے گرد بڑا مضبوط ٹٹر بنایا دوزخ کے بچاؤ کا یہ حضرت نے اُس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے سو البتہ مین تو تین لڑکے گاڑ چکی ہون ف یعنی جسکے تین چھوٹے لڑکے مرے اور اُسنے انکی آتش فراق مین صبر کیا وہ آتش دوزخ سے پناہ مین ہو گیا عورت بوجھی تھی کہ بدقسمتی سے اُسکی اولاد مر گئی اسواسطے اُسنے حضرت سے دعا کو کہا سو حضرت نے اُسکی تسکین کردی کہ تو رنج نہ کر کہ اُنکے سبب سے تو بلاے عظیم سے بچ گئی ۱۲۳۴ خ عمر لقد انزلت علی اللیلۃ سورۃ لھی احب الی مما طلعت علیہ الشمس ثم قرا انا فتحنا لک فتحا مبینا بخاری مین عمر فاروق روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آج کی رات مجھپر ایسی سورۃ اُتری کہ میرے نزدیک تمام دنیا سے بہتر ہے پھر حضرت نے انا فتحنا کی سورۃ پڑھی ف جب حضرت حدیبیہ مین بظاہر دب کر صلح کی تو اکثر اصحاب کو قلق تھا عمر فاروق کو سب سے زیادہ اسکا رنج تھا تو اسواسطے اُس سفر سے پلٹتی ہوئی رات کو حضرت نے عمر فاروق یہ حدیث فرمائی کہ فتح کی بشارت سُنکر اُنکا غم دور ہو جاوے ۱۲۳۵ ق ابوھریرۃ لقد اھلکتم او قطعتم ظھر الرجل یعنی المطری فی المدحۃ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمنے تو ہلاک کرڈالا یا یون فرمایا کہ تمنے تو اُس مرد کی پیٹھ کاٹ ڈالی یہ اُس شخص سے فرمایا جسنے دوسرے شخص کی بیجا تعریف کی ف حضرت نے ایک شخص کو سُنا کہ دوسرے شخص کی تعریف اور توصیف بڑھ بڑھ کے کرتا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی بمبالغہ روبرو تعریف کرنا نہایت بد بات ہے کہ آدمی اپنی تعریف سُنکر گھمنڈ مین آتا ہے اور آپ کو بہتر سمجھ کے تحصیل کمالات سے محروم رہتا ہے ۱۲۳۶ م عمران بن حصین لقد تابت توبۃ لو قسمت بین سبعین من اھل المدینۃ لوسعتھم وھل وجدت افضل من ان جادت بنفسھا للہ قالہ للجھنیۃ التی اقرت بالحبل من الزنا مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ اُس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسکی توبہ مدینے والے ستر گنہگارون مین بانٹی جاوے تو مقرر اُنکو بھی کفایت کرے اور بھلا اُسنے راہ خدا مین اپنی جان نثاری سے بھی کسیکو افضل پایا ہے یہ حضرت نے اُس عورت کے حق مین فرمایا جو جہنیہ کی قوم سے تھی جسنے حرام کاری کے حمل کا اقرار کیا تھا ف حضرت کے روبرو ایک حاملہ عورت آئی اُس نے کہا یا حضرت مین

حرام کاری کا گناہ کیا مجکو سزا دیجیے اور حد ماریے حضرت نے اُسکے والی سے فرمایا کہ اِسکو اچھی طرح رکھ جب کہ یہ جنے تو میری پاس اسکو لانا پھر جب اُسکو لڑکا پیدا ہوا تو
وہ حضرت کے پاس اُسکو لایا حضرت نے اُسکے کپڑے اُسکی بدن پر مضبوط بندھوائے تاکہ بدن نہ کھل جاوے پھر وہ پتھرون سے ماری گئی حضرت نے اُسکی جنازے کی نماز پڑھی تو
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپنے اسپر نماز پڑھی حال آنکہ اُسنے حرامکاری کی تھی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُسکی حرامکاری کسی کو نہ معلوم تھی اُسنے
خود خوف خدا سے اقرار کیا اور خدا کے واسطے اپنی جان دی اُسکی توبہ ایسی خالص ہے کہ ستر گنہگارونکی مغفرت کے واسطے کفایت کرتی ہی اس حدیث سے معلوم ہوا اگر حرام سے حمل ہو تو
بِدون بچہ پیدا ہوے اُسپر حد نہ مارنا چاہیے کہ معصوم بچہ ضائع نہو سبحان اللہ حضرت کے وقت کی کیا برکت تھی کہ اگر کسی سے گناہ بھی ہو جاتا تھا تو عذاب آخرت کا اتنا اُسکو ڈر رہتا
تھا کہ اپنی جان دینا اُسکو آسان معلوم ہوتا تھا یا ان اسکا نام ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا قَالَهٗ لِاَعْرَابِيٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا بخاری ۱۲۳۸
مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تونے تو تنگ پکڑا کشادہ رحمت والے کو یہ حضرت نے اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جسنے یون دعا مانگی کہ الٰہی مجھپر رحم کر اور محمد پہ
اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نکر ف یعنی رحمت الٰہی مین بڑی وسعت ہے سارے جہان کے گنہگارونکو کفایت کرتی ہی تو کیون تنگ حوصلہ ہوا ہم اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ
عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ جَاءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ وَقِيْلَ
الرَّجُلُ هُوَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ مسلم مین انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے دیکھا بارہ فرشتون کو کہ اُسکی طرف جھپٹتے تھے
کہ اُن مین کون سا فرشتہ اُسکو اُٹھا لیجاوے یہ حضرت نے اُس مرد سے فرمایا جو ہانپتا آیا پھر اُسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ بعضون نے کہا کہ وہ مرد رفاعہ بن
رافع الانصاری ہی ف حضرت نماز مین تھے کہ رفاعہ انصاری جماعت کے واسطے دوڑتے ہوے آئے اور نماز مین یہ کلمات پڑھے حضرت نے بعد نماز کے پوچھا کہ
یہ کلام کس نے پڑھا اصحاب نے رفاعہ کی طرف اشارہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے فرشتے مقربین کے آسمان پر اُسکو اٹھا لیجاتے
ہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی ۱۲۳۹
کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے تو دیکھا ایک مرد کو کہ بہشت مین چلتا پھرتا تھا بسبب ثواب اُس درخت کے جسکو اُسنے راہ سے کاٹ ڈالا تھا اُس درخت سے
لوگونکو تکلیف تھی ف معلوم ہوا کہ خلق کی راحت رسانی بہشت مین پہونچاتی ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ ۱۲۴۰
فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا
اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَجُلٌ جَعْدٌ ضَرْبٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ
فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِيْ بِالسَّلَامِ
مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین تو حطیم مین تھا اور قریش مجھسے شب معراج کا حال پوچھتے تھے سو قریش نے بیت المقدس کی
وہ چیزین اور نشانیان پوچھین جو مجکو خوب یاد نہ تھین اور مجکو رنج ہوا کہ ویسا رنج کبھی نہوا تھا سو خدا نے اُس مکان کی صورت اُٹھا کر میرے سامنے کردی کہ
مین اُسکو دیکھتا جاتا تھا جو نشانی مجھسے وہ پوچھتے تھے مین اُنکو بتلاتا تھا اُسی کو دیکھکر اور شب معراج مین مین نے اپنے تئین پیغمبرونکی گروہ مین دیکھا سو موسیٰ تو
کھڑا نماز پڑھتا تھا سو وہ تو ایک مرد تھا گھنگرالے بال والا اور دبلا وہ ایسا تھا جیسے قوم شنوءہ کے لوگ اور ناگاہ عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی اُس سے
زیادہ تر مشابہت مین قریب عروہ بن مسعود ثقفی ہی اور ناگاہ ابراہیم کو دیکھا کہ کھڑا نماز پڑھتا ہی سب لوگون مین سے زیادہ تر اُسکے ساتھ مشابہ تمہارا صاحب ہے
صاحب سے اپنی ذات مراد رکھی پھر نماز کا وقت آیا تو مین نے اُن پیغمبرون کی امامت کی پھر مین جب نماز سے فارغ ہوا کسی کہنے والے نے کہا اے محمد یہ مالک ہے دوزخ کا
داروغہ سو تو اسکو سلام کر تو مین اُسکی طرف متوجہ ہوا سو اُسی نے مجکو پہلے سلام کیا ف جس رات کو حضرت کو معراج ہوئی اُسکی صبح کو حضرت نے اِس کا
حال کعبے مین حطیم کے اندر لوگون سے بیان کیا کفار قریش کو نہایت تعجب ہوا اکثر قریش بیت المقدس کو دیکھ آئے تھے اُن لوگون نے وہان کی نشانیان
حضرت سے پوچھین حضرت کو یاد نہ تھین خدا نے اُسکی صورت سامنے کردی سو حضرت نے ٹھیک ٹھیک وہان کے پتے بتلائے کافر شرمندہ ہو کر رہ گئے

معراج کے قصے مین روایت ہی کہ حضرت نے جبرئیل سی کہا کہ اگر مین معراج کا قصہ کسی سی کہون تو کون مجکو سچا جانیگا جبرئیل نے کہا ابی بکر صدیق تیری تصدیق
کریگا جبکہ کافرون نے حضرت سی معراج کا حال سُنا تو چڑانے کے واسطے ابی بکر صدیق سی کہا ابی بکر صدیق نے کہا کہ کچھ تعجب نہین کہ جو خدا کہ ایک دم مین جبرئیل کو عرش سے
زمین پر بھیجتا ہی وہ قادر ہی کہ اسی طرح حضرت کو بھی زمین سے آسمان پر لیجائے اُسی دن سی ابی بکر کا صدیق لقب ہو گیا شنواة زمین مین ایک قوم کا نام ہی اُسکی لوگ
گھنگریلے بال والے اور دُبلے ہوتے ہین اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ عالم ارواح مین پیغمبر لوگ نماز پڑھتے ہین ہر چند اُس عالم مین عبادت فرض نہین **ق** اَلْمِسْوَرُ ۱۲۴۱
ابْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ لَقَدْ رَأى هٰذَا ذُعْرًا يَعْنِيْ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ رَجَعَا بِاَبِيْ بَصِيْرٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین
مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اِس شخص نے خوف دیکھا اُن دو مردون سے ایک مرد مراد ہی جو ابی بصیر کو مدینے سی لینے آیا
تھے **ف** حدیبیہ کے سال حضرت سی اور کفار قریش سی چند شرطون پر عہد ہوا تھا اُن مین سی ایک یہ بھی شرط تھی کہ اگر قریش سی کوئی مسلمان ہو کر حضرت پاس آوے تو
حضرت اُسکو پکڑ دین اور اگر حضرت کا کوئی مسلمان قریش پاس بھاگ جاوے تو قریش اُسکو نہ دیوین حضرت نے اس شرط کو مانا تھا عمر فاروقؓ کو اسکا نہایت
رنج تھا حضرت نے فرمایا کہ جو اُن مین سی مسلمان ہو کر آویگا خدا اُسکے بچاؤ کی کوئی راہ نکالے گا اور جو کوئی ہمارے پاس سے کافرون مین ملیگا خوب ہوا کہ خدا نے
اُس ناپاک کو دفع کیا جب حضرت مدینے مین تشریف لائے تو قوم قریش سی ابی بصیرؓ مسلمان ہو کر حضرت پاس مدینے مین آئے قریش نے دو آدمی حضرت پاس
بھیجے حضرت نے بموجب عہد کے ابی بصیرؓ کو اُنکے ساتھ کر دیا جب مدینے سے چھ کوس پر پہونچے تو ناشتے کا ارادہ کیا ابی بصیرؓ نے ایک آدمی سی کہا کہ تیری تلوار نہایت عمدہ
معلوم ہوتی ہے اُسنے کہا ہان بہت عمدہ ہی ابی بصیرؓ نے دیکھنے کی بہانے سی تلوار مانگ کر اُسکو مار ڈالا دوسرا آدمی بھاگ کر کانپتا ہوا حضرت پاس آیا تب حضرت نے
اُسکو دیکھکر یہ حدیث فرمائی پھر حضرت نے اُس سی حال پوچھا اُسنے بیان کیا بعد اُسکے ابی بصیرؓ آئے حضرت نے فرمایا کہ ابی بصیر لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے
ابی بصیرؓ نے جانا کہ حضرت مجکو پھر حوالے کر دینگے تو مدینے سی نکلکر سمندر کے کنارے پر جا ٹھہرے پھر جو شخص کہ کفار قریش سی مسلمان ہو کر آتا تھا وہ ابی بصیرؓ کے
پاس رہتا تھا جب مسلمانونکی بہت بھیڑ ہو گئی تو کفار قریش کے قافلے جو ملک شام سے آتے جاتے تھے اُنھون نے مارنا شروع کیے قریش نہایت عاجز ہوئے پھر حضرت کو
پیغام دیا کہ اس شرط سے ہم باز آئے مسلمانونکو اپنے پاس بُلا لیجیے اور راہزنی سے منع کیجیے سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی خدا نے مسلمانونکو سلامت بچایا **م**
ثَوْبَانُ لَقَدْ سَأَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِيْ سَأَلَنِيْ عَنْهُ وَمَا لِيْ عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى اَتَانِيَ اللّٰهُ بِهٖ **قَالَهُ** حِيْنَ سَأَلَهُ حَبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ عَنْ اَوَّلِ ۱۲۴۲
طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَعَنِ الشَّبَهِ مسلم مین ثوبانؓ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھسے اِسنے پوچھا جو کہ پوچھا اور حال آنکہ مجکو اُسکا کچھ بھی علم نہ تھا یہانتک
کہ خدا نے مجکو اُسکا علم دیا یہ حضرت نے اُس وقت فرمایا جبکہ علماے یہود سی ایک عالم نے حضرت سی پوچھا کہ پہلا کھانا بہشتیون کا کون ہوگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا
کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہی اور کبھی مان سی **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ جب حضرت مدینے مین آئے تو عبداللہ بن سلامؓ نے کہ یہود مین بڑے عالم تھے
حضرت سی کہا کہ مین تین باتین پوچھتا ہون کہ اُنکو سوائے پیغمبر کے کوئی نہین جانتا بتلائیے تو کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی کون ہی اور بہشتیون کو پہلا کھانا
کون ملیگا اور کیا سبب ہے کہ لڑکا کبھی باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور کبھی مان کی صورت پر تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر جواب دیا کہ قیامت کی اول نشانی
آگ ہے جو لوگونکو پورب سے پچھم کی طرف ہانک لیجاویگی اور بہشتی لوگ اول کھانا مچھلی کی کلیجی کا نکلا ہوا گوشت کھاوینگے اور اگر مرد کی منی نے سبقت کی تو لڑکا باپ کی
صورت پر ہوتا ہی اور اگر عورت کی منی نے سبقت کی تو مان کی صورت پر ہوتا ہی پھر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق
نہین اور آپ خدا کے سچے رسول ہین **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَّا يَسْأَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ ۱۲۴۳
حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ بخاری مین ابوہریرہؓ سی روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ البتہ مین جان چکا تھا اے ابوہریرہؓ کہ مجھسے اس بات کو تجھسے پہلے کوئی نہ پوچھے گا اسواسطے کہ مین دیکھ چکا تیری حرص کو بات کے دریافت کرنے پر بڑا سعادتمند لوگون مین
میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جسنے لا الٰہ الا اللہ کو اپنے دل سی خالص ہو کر کہا **ف** ابوہریرہؓ سی روایت ہے کہ مین نے حضرت سی پوچھا کہ یا حضرت بڑا
سعادتمند آپکی شفاعت کا قیامت کے دن کون ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہؓ حضرت کی حدیث کے بڑے شوقین اور نہایت

کھوجی تھی اسی سبب سے ہزارون حدیث کی اُنسے روایت ہی حسبنا ۔ احادیث شفاعت پر اگر غور کیجیے تو معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی سفارش چھ طرح ہو گی اوّل شفاعت تو حشر کے وقت ہو گی یعنی جب کہ لوگ قبرون سے اُٹھین گے حساب سے پہلے میدان مین کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے گھبرائین گے اور سب پیغمبر جواب دینگے تو اُسوقت حضرت بخشاوینگے اور حساب کتاب کروا کے اُس مصیبت سی نجات دلائین گے اسکا نام شفاعت کبریٰ ہی یہ شفاعت حضرت کو مخصوص ہی دوسرے کا اِس مین دخل نہین دوسری شفاعت اُسوقت ہو گی کہ کچھ لوگ جہنم کی طرف روانہ کیے جاوینگے اور حضرت اُنکی شفاعت کرکے راہ سے پھروا دینگے اور تیسری شفاعت سے لوگ جہنم کے کنارے تک پہونچ کر نجات پاوینگے اور چوتھی شفاعت سے جو لوگ دوزخ مین پڑ چکے ہین نکالے جاوینگے جنکے بدن سوائے سجدہ گاہ کے جل بھن گئے ہونگے اور پانچوین شفاعت سے بہشتی لوگونکے اور زیادہ تر درجے بلند ہونگے اور چھٹی شفاعت سے اُن کافرونکو جنھون نے حضرت سے احسان کیا تھا کچھ عذاب مین تخفیف ہو نگی واللہ اعلم خ عَائِشَةُ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِي بِاَهْلِكِ قَالَهُ لِابْنَةِ الْجَوْنِ وَاسْمُهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي الْجَوْنِ بْنِ الْحَارِثِ بخاری

١٢٤٢ مین حضرت عائشہؓ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ تو نے تو بڑے مالک کی پناہ مانگی جا اپنے لوگون مین مل یہ حضرت نے جون کی بیٹی سی کہا اور اُسکا نام اسما تھا نعمان ابن ابی الجون بن حارث کی بیٹی ف حضرت نے جب اسما بنت نعمان سی نکاح کیا حضرت کی بعضی بیبیونکو رشک ہوا اُس سی یون کہا کہ تجکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تو نے ایسے شخص سی نکاح کیا جسنے تیرے باپ اور بھائی کو مارا اور بعضی روایت مین یون ہی کہ کسی بی بی نے اُسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیری پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تم سی تو حضرت تجکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت اُسکی پاس تشریف لائے اُسنے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا

١٢٤٣ م جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ مسلم مین جویریہ بنت الحارثؓ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیرے بعد چار بول تین بار کہے اگر اُنکو تولیے تیری کہے کے ساتھ تو وہی اُنسے بھاری پڑین وہ چار بول یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیونکے ساتھ اُسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اُسکی رضامندی اور خوشی کے اور اُسکے عرش کی تول کے برابر اور اُسکے کلمات کی سیاہی کے برابر ف حضرت جویریہ کے پاس سے حضرت صبح کے وقت تشریف لے گئے اور وہ بیٹھی ہوئی اپنی جانماز پر ذکر الٰہی کرتی تھین پھر حضرت گھر مین دن چڑھے تشریف لائے اُنکو جانماز پر بیٹھا ذکر مین مشغول پایا پوچھا کہ کیا اب تک اُسی طرح ذکر کر رہی ہے اُنھون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف یعنی مینے تیری پاس سے جانے کے بعد چار لفظین تین بار کہین جنکا ثواب اِس تمام تیرے وظیفے سی زیادہ ہے اِس حدیث مین اِس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے مین ہلکی اور ثواب مین بھاری

١٢٤٤ خ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ بخاری مین خباب بن ارتؓ سی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ تمسے آگے وہ لوگ تھے کہ اُنکے گوشت ہڈی یا پٹھے تک لوہی کی کنگھی سے نوچ جاتے تھے ایسی سختی بھی اُسکو اپنے دین سے نہ پھیرتی تھی اور اُسکی سر پر آرہ رکھا جاتا تھا سو اُسکا بدن چیر کے دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا ایسی مصیبت بھی اُسکو اپنے دین سی نہ پھیرتی تھی اور مقرر خدا اپنے اِس دین کو پورا اور کامل کریگا یہانتک کہ سوار چلیگا شہر صنعاء سی حضرموت کے شہر تک سوائے خدا کے کسی سی نہ ڈریگا اور نہ خوف کریگا اپنی بکری پر مگر بھیڑیے سی ولیکن تم تو جلدی کرتے ہو ف خبابؓ سے روایت ہی کہ ہمنے مکہ مین مشرکین سی بہت تکلیف پائی حضرت سے ہمنے یہ حال بیان کیا اور حضرت کعبے کے سایے مین چادر کو تکیہ دیے بیٹھی تھے ہمنے کہا کہ آپ ہمارے واسطے دعا نہین کرتے کہ خدا اِس کفار کے غلبے سے نجات دے حضرت اُٹھ بیٹھے اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی ہماری بے صبری سے غضب آیا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی کیون بے صبری اور جلدی کرتے ہو تمسی اگلے دیندار ون پر تو ایسی ایسی مصیبتین گذرین کہ اُنکی گوشت نوچے گئے اور چیر ڈالے گئے تم پر تو ایسی سختی کبھی نہین ہوئی باقی دین کا غلبہ سو خدا اپنے موافق وعدے کے کریگا ملک مین ایسا امن ہوگا دور تک اکیلا سوار بیخوف چلا جاویگا یا خدا کا خوف ہوگا یا بکری پر بھیڑیے کا چنانچہ یہ وعدہ

فاروق اعظمؓ کی خلافت مین پورا ہوا اس حدیث مین ارشاد ہی کہ دیندار کو لازم ہی کہ تکلیف اور مشقت سی نہ گھبرائے صبر کرے دین پر مضبوط بنا رہی آخرش اسکو مخلصی ہوگی

خ عَائِشَةَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي اِلَى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِي فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِي فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي اِلَيْكَ رَبُّكَ لِتَاْمُرَنِي بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَهُ لَهَا حِيْنَ قَالَتْ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ

بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر مین نے تیری قوم سے یعنی قریش سے تکلیف پائی اور نہایت سخت تکلیف مین نے اُن سے اُس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی مین انصاریون نے مجھسے بیعت کی جس وقت کہ مین نے اپکو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے کیا سو مین نے جو چاہا اُس نے میرا کہنا نہ مانا یعنی اسلام قبول نہ کیا سو مین نے رنجیدہ ہوکر اپنی راہ لی تو مین ہوش مین نہ آیا مگر اُس مکان مین میرے حواس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہے سو مین نے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ مین نے بدلی دیکھی کہ اُسنے مجھپر سایہ کر لیا سو مین نے دیکھا تو اُسمین جبرئیل ہی سو اُس نے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق مین کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑونکا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اُس فرشتے سے حکم کرے جو تیرا اُن کافرون کے حق مین جی چاہے پھر مجھکو پہاڑونکے داروغہ فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا پھر کہا اے محمد مقرر خدا نے سُنا جو تیری قوم نے تیرے حق مین کہا اور مین فرشتہ ہون پہاڑونکا داروغہ اور مجھکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہی تاکہ تو مجھے حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافرون پر دبا دون اُن دونون پہاڑون کو جو مکے کے درمیان ہین تو حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ مین امیدوار ہون کہ خدا اُن کافرون کی پیٹھ سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا کی عبادت کرین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کا ساجھا نہ لگا دین یہ حضرت نے حضرت عائشہ رضہ سے کہا جب کہ حضرت عائشہ رضہ نے پوچھا کہ یا حضرت بھلا آپ پر جنگ اُحد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر گذرا **ف** جبکہ ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضہ کا انتقال ہوا تو ظاہر مین حضرت کا کوئی غمخوار و حمایتی نہ رہا کفار قریش نے حضرت کی تکلیف سانی پر زیادہ تر کمر باندھی تو حضرت طائف مین تشریف لیگئے جو مکے سی دو منزل ہی وہان کے رئیسون سے یعنی ابن عبد یالیل اور مسعود اور حبیب سے مدد چاہی اور اُن کو اسلام کی دعوت کی اُن کمبختون نے کچھ حضرت کی بات نہ سُنی بلکہ لڑکون اور شہدون کو مسخرہ کار دیا اُنھون نے بہت بیزادبی حضرت سے کی گالیان دین اور پتھرون سی حضرت کی ایڑیان زخمی کر ڈالین پھر حضرت مکے مین وہان سے پھرے جب قرن الثعالب مین پہونچے وہان ٹھہرے اور یون دعا کی کہ الٰہی مین اپنی ضعیفی اور عاجزی اور اپنی ناچاری اور لوگون کے نزدیک اپنی بے قدری کا تیرے آگے گلہ کرتا ہون تب حضرت جبرئیل اور پہاڑون کا داروغہ فرشتہ حاضر ہوا لیکن حضرت نے اُن کافرون کی ہلاکی نہ چاہی سبحان اللہ کیا بیقیاس حضرت مین صبر تھا کہ باوجود ایسی ایسی تکلیفات کے اپنا کرم نہ چھوڑا الرسول خیر خواہ دشمنان کا عقدہ حضرت سی حل ہوا جو حضرت کا ایسا صبر اور کرم دریافت کری سو مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا مطلب بخوبی بوجھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِيْنَ وَاِمَامِ الْكَاظِمِيْنَ

١٢٤٧

١٢٤٨ م ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ

مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا البتہ مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون کسی مرد کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑھا دی پھر مین اُن مردونکے گھر جلا دون جو جمعے کی نماز مین نہین آتے **ف** اس حدیث سی کمال تاکید نماز جمعے کا فرض ہونا ثابت ہوا اسی واسطے فقہ مین لکھا ہی کہ جو تین نماز جمعے کی نماز ترک کرے اُسکی عدالت ساقط ہی گواہی کے لائق نہین اور معلوم ہوا کہ امام کو جائز ہی کہ اپنا کسی کو خلیفہ کرے نماز کی امامت مین اور خود کسی اور ضروری کام مین مشغول ہو اور معلوم ہوا کہ جمعہ فرض عین ہی کہ ہر شخص پر فرض ہی فرض بالکفایہ نہین کہ بعضونکے پڑھنے سی نہ پڑھنے والون کا گناہ دور ہوا اور معلوم ہوا کہ تعزیر مین مال کا تلف کرنا بھی درست ہی

١٢٤٩ خ عَائِشَةَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ

بخاری مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا

کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ مین کسیکو ابی بکر اور اسکے بیٹے عبدالرحمن پاس بھیجون اور اسکو اپنا خلیفہ اور ولیعہد کرون مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مین نے کہا کہ ابی بکر کے سوا ے خدا کسی کی خلافت نہ ملنے دیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا کہ یون فرمایا کہ دفع کرے گا خدا اور نہ مانینگے مومنین ف اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت مین مجھ سے فرمایا کہ بلا لا میری پاس اپنے باپ اور بھائی کو تا کہ مین اسکو اپنی خلافت لکھ دون مین ڈرتا ہون کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کہنے والا کہے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا مگر خدا اور مومنین نہ مانینگے سواے ابی بکر کے دوسرے کی خلافت کو آن دونون حدیثون سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کو صدیق اکبر رض کی خلافت بدل منظور تھی اور چاہا کہ اپنے روبرو انکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ انکو لکھ دیوین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت کی یعنی حضرت صلعم کو معلوم تھا کہ سواے ابی بکر رض کے کسی کی خلافت خدا کو منظور نہین اور اجماع بھی سواے صدیق رض کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اس سبب سے انکو اپنا ولیعہد کرنا حضرت نے ضرور نہ جانا اس حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبر رض کی اور خلافت کی حقیت ثابت ہوئی اور یہہ حدیث معجزہ ہے کہ آیندہ کی خبر جیسی دی تھی ویسی ہوئی م ابو الدرداء لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ

۱۲۵۰ كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ مسلم مین ابو درداء رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ پیٹ پھولی لونڈی کے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کرون کہ اسکے ساتھ اسکی قبر مین گھس جاوے کیونکہ اس لڑکے کو اپنا وارث کریگا اور حال آنکہ وہ اسکو حلال نہین کیونکہ اس لڑکے کو اپنا خدمتگار بناویگا حال آنکہ وہ اسکو حلال نہین ف اس حدیث کا سبب یہہ ہے کہ لوٹ مین ایک لونڈی آئی تھی اسکا پیٹ پھولا تھا حضرت صلعم نے پوچھا کہ یہہ کس کی لونڈی ہے لوگون نے کہا کہ فلانے شخص کی ہے حضرت صلعم نے پوچھا کہ اسکا مالک اس سے صحبت بھی کرتا ہے لوگون نے کہا کہ ہان تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی اسکا پیٹ پھولا ہے اور لڑکا پیدا ہوا سو اگر مالک نے اسکو اپنا بیٹا بنایا اور شاید اسکو اول خاوند کا حمل ہو تو اس نے کافر کے بیٹے کو اپنا وارث ٹھہرایا اور حال آنکہ کافر مسلمان مین وراثت نہین اور اگر مالک نے اسکو اپنا بیٹا نہ کہا اور شاید یہہ نطفہ مالک ہی کا ہو تو اسکو غلام بنانا اور اس سے غلام کی طرح خدمت لینا کیونکر درست ہوگا خلاصہ یہہ ہے کہ نسب کا غلط کرنا درست نہین اسی واسطے اجنبی عورت سے خواہ لونڈی ہو خواہ طلاق بدون حیض ہوے یا بے لڑکا پیدا ہوے صحبت کرنا نہین درست تا کہ نطفے مین شبہہ نہ پڑے م جدامة بنت وهب لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ

۱۲۵۱ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ مسلم مین جدامہ بنت وہب سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے ارادہ کیا کہ دودھ پلانیوالی عورت کی صحبت سے منع کرون یہانتک کہ مجھکو یاد آیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہین سو انکی اولاد کو کچھ ضرر نہین کرتا ہے ف عرب لوگ دودھ پلانیوالی عورت سے صحبت کرنا بد جانتے تھے اور اطبا بھی بخیال ضرر لڑکے کے منع کرتے ہین اسی واسطے حضرت صلعم نے بھی منع کرنیکا ارادہ کیا تھا پھر جب دیکھا کہ ایران اور روم مین یہہ معمول ہے اور اولاد کو کچھ ضرر نہین ہوتا تو تجربے سے معلوم ہوا کہ یہہ بات واجب الامتناع نہین صرف ایک ضعیف احتمال پر کیون جوان مرد تکلیف اٹھاوین مبادا کہ حرام کاری مین گرفتار ہون

اَلْبَابُ السَّابِعُ

۱۲۵۲ ساتوین باب مین چند فصلین ہین اور کئی طرح کی حدیثین ہین اول قسم مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر الف لام ہے خ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ قَالَهٗ حِيْنَ اَجْلَى الْاَحْزَابَ عَنْهُ بخاری مین سلیمان بن صرد سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اب تو ہم ہی ان سے لڑینگے اور وہ ہم سے نہ لڑینگے ہم ہی انپر چڑھ جاوینگے یہہ حضرت صلعم نے اسوقت فرمایا جب کفار کے گروہون کو ہٹایا ف جنگ خندق اور جنگ احزاب کا قصہ تیسرے باب مین گذر چکا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پھر کفار کو بعد جنگ خندق کے حضرت سے حوصلہ لڑائی کا نہ رہا پھر حضرت ہی آٹھوین سال مکے پر چڑھ گئے اور اسکو فتح کیا ق عَائِشَةُ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے

۱۲۵۳ روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ روحون کے لشکر ہین جھنڈ کے جھنڈ سو جو ان مین سے ازل مین آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین ملا چاہے اور الفت والا ہوا اور جو ان مین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان تھا وہ یہان بھی جدا اور پھٹکا رہا ف یعنی روز ازل مین خدا نے روحون کو قسم قسم کا پیدا کیا اور طرح طرح کی ان مین استعدادین رکھین سو جن روحون مین اس عالم مین مناسبت تھی وہ اس عالم مین باہم شیر و شکر ہوگئے اور جو وہان بے میل تھے وہ یہان بھی پھوٹ پھٹکے ہین مصرع

کبوتر با کبوتر باز با باز۔ اور یہی سبب ہے کہ ولی سے شیطان اور شیطان سے ولی پیدا ہوتا ہی شعر حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم۔ زخاک مکہ ابو جہل این چہ
بوالعجبی ست م اَبُوْمُوْسیٰ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَلْاِسْتِیْذَانُ ثَلٰثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ وَ اِلَّا فَارْجِعْ مسلم مین ابو موسیٰ اور ابی بن کعبؓ سے روایت ہے

۲۵۴ کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ گھر والے سے اجازت مانگنا تین بار چاہیے سو اگر تجھکو اجازت ملی تو گھر مین جا اور نہین تو پلٹ جا ف جب کسی کے مکان مین جانیکا ارادہ
کرے تو السلام علیکم کرکے تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ہو تو اُس مکان مین جاوے اور نہین تو پلٹ آوے اجازت مانگنے کا فائدہ یہہ ہے کہ آدمی اپنے گھر مین
ننگا کھلا بے تکلف ہوتا ہے تو بے اطلاع گھسنا جانیسے شرما ویگا م جابِرٌ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَّرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَّالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَّالطَّوَافُ

۲۵۵ تَوٌّ وَّاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجے کے واسطے طاق چاہیے یعنی تین یا پانچ یا زیادہ اور
کنکریان مارنا طاق ہے یعنی حج مین اور دوڑنا صفا اور مروہ کے درمیان طاق ہے اور طواف یعنی کعبے کے گرد گھومنا طاق ہے یعنی سات بار اور جب کوئی تم مین سے
استنجے کے واسطے ڈھیلے لیوے تو طاق ڈھیلے لیوے یعنی تین یا پانچ یا سات ف ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا کمال تاکید کے واسطے کہ بدون طہارت کے
کوئی عبادت درست نہین صفا اور مروہ مکے مین دو پہاڑ کا نام ہے ق عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

۲۵۶ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَہٗ لِجِبْرَئِیْلَ حِیْنَ جَآءَہٗ عَلٰی
صُوْرَۃِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ
خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ
عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِھَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ
الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَآءَ الشَّآءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہہ ہے
کہ تو اُسکی گواہی دے کہ سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہے اور یہہ کہ نماز کو ٹھیک پڑھے اور زکوٰۃ دیوے اور رمضان کا روزہ رکھے اور
خانہ خدا کا حج کرے اگر تجھکو اُسکی راہ کی طاقت ہو یعنی بشرط خرچ اور سواری کے یہہ حضرت صلعم نے جبرئیلؑ سے کہا جبکہ جبرئیلؑ حضرت صلعم کے پاس مرد کی صورت پر آئے تھے
سو اُنھون نے کہا کہ تمنے سچ کہا جبرئیلؑ نے کہا تو مجھکو ایمان کی حقیقت بتلائیے حضرت صلعم نے فرمایا ایمان یہہ ہے کہ تو دل سے مانے اللہ کو اور اُسکے فرشتون کو اور اُسکی
کتابون کو اور اُسکے پیغمبرون کو اور پچھلے دن کو یعنے قیامت کو اور تقدیر کو مانے بھلی یا بُری جبرئیلؑ نے کہا تمنے سچ کہا جبرئیلؑ نے کہا تو احسان اور اخلاص کی حقیقت بیان
فرمائیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ احسان یہہ ہے کہ تو اللہ کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اُسکو دیکھ رہا ہو سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجھ سے نہو سکے تو یون جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہے
جبرئیلؑ نے کہا تو اب قیامت کا حال فرمائیے کہ کب ہوگی حضرت صلعم نے فرمایا کہ جواب دینے والا پوچھنے والے سے اِسکو کچھ زیادہ تر نہین جانتا یعنی قیامت کی
ناواقفی مین تم اور مین دونون برابر مین جبرئیلؑ نے کہا تو اُسکے پتے ہی بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ قیامت کی نشانی یہہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے یعنے
مالکون کے نطفے سے لونڈیان جنین تو اُنکی اولاد بھی اپنے باپ کی طرح لونڈیون کی مربی ٹھہری خلاصہ مطلب یہہ کہ قیامت کے قریب کنیزک زادون کی کثرت ہوگی
اور دوسری نشانی قیامت کی یہہ ہے کہ تو دیکھے ننگے پانون ننگے بدن محتاج بکریان چرانے والون کو کہ بڑائیان مارینگے عمارت مین یعنی کمینے اور بے حقیقت
لوگ دولتمند ہونگے بڑی بڑی عمارتین بنا کر فخر کرینگے ف پوری روایت اس حدیث کی یون ہے کہ عمر فاروقؓ نے کہا کہ ہم حضرت پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد
نمود ہوا نہایت سفید کپڑے اور کمال سیاہ بال والا کہ اُسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے کوئی اُسکو نہ پہچانتا تھا سو چلا آیا یہانتک کہ حضرت صلعم کے پاس
بیٹھا زانو کو حضرت صلعم کے زانو سے ملا کر اور اپنی دونون ہتھیلیان حضرت صلعم کے زانو پر رکھین اور کہا کہ اے محمد صلعم مجھکو اسلام کی حقیقت بتلا تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی عمر فاروقؓ نے کہا کہ پھر وہ مرد چلا گیا اور مین دیر تک حیرت مین چپکا رہا پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے عمرؓ تو جانتا ہے کہ یہہ پوچھنے والا کون تھا مین نے کہا کہ خدا
اور اُسکا رسول ہی زیادہ تر دانا ہے حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہہ جبرئیلؑ تھا تمھارے پاس آیا تھا تمکو دین سکھلانے کو ف اس حدیث کو حدیث جبرئیلؑ کہتے ہین اسواسطے
کہ سائل جبرئیلؑ تھے اور اُم الاحادیث اور اُم الجوامع بھی اس کا نام ہے یعنی سب حدیثون کی یہہ حدیث جڑ ہے اسواسطے کہ جو مطلب اور احادیث مین ہین

وہ سب اس حدیث مین مجمل موجود ہین جیسے سورہ فاتحہ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ سب قرآن کے مطالب پر شامل ہی حضرت جبرئیل نے چار چیزین حضرت م سے پوچھین
اوّل اسلام کی حقیقت دوسرے ایمان تیسرے احسان چوتھے قیامت سو فرمایا کہ اسلام کی حقیقت پانچ رکن ہین توحید اور رسالت کی گواہی اور نماز اور
زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور حج معلوم ہوا کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہی اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی خدا کا یون اعتقاد کرے
کہ وہ سب عیب اور نقصان سی پاک ہی اور سب خوبیون سے موصوف ہی اور فرشتون کا یون اعتقاد کرے کہ وہ نوری خدا کے بندے ہین رنگ برنگ صورت بدلتے
قادر ہین بموجب حکم کے سارے عالم کا انتظام کرتے ہین گناہون سے پاک ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور کتابون کا یون اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیمی کلام ہی جو ان مین ہی سو سچ
کہتے ہین کہ خدا کی ایک سو چار کتابین ہین دس حضرت آدمؑ پر اُتری ہین اور پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس حضرت ادریسؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر باقی
چار کتابین تو تمام عالم مین مشہور ہین توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن لیکن قرآن سب سے افضل ہی قرآن کی سوا اب کسی کتاب پر عمل کرنا درست نہین سو اسواسطے
کہ اُن پر اوّل تو اعتماد نہین اور دوسرے یہہ کہ وہ منسوخ ہین اور تیسرے یہہ کہ جو اگلی کتابون مین مطلب تھے سو سب قرآن مین موجود ہین تو ہوتے قرآن کے دوسری آسمانی
کتاب کی کچھ حاجت نہین اور پیغمبرون کا یون اعتقاد کرے کہ وہ سب سے فضل اور پاک لوگ ہین خدا نے انکو اپنی کمال رحمت سی آدمیون کی طرف بھیجا تا کہ انکو نیک
راہ بتلاوین اور اُن کا دین اور دنیا سنوارین اور انکو قسم قسم کے معجزات دیے کہ انکی راستی مین کوئی عاقل آدمی شک نہ لاوے وہ سب گناہون سے
پاک ہین صغیرہ ہون یا کبیرہ نبوت سی پہلے بھی اور بعد بھی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور حضرت آدمؑ کا گیہون کھانا بقصد نتھا بھول چوک تھی اسیطرح اور پیغمبرون
کو بھی قیاس کیا چاہیے اور سب پیغمبرون سے ہمارے حضرتؐ افضل ہین جو کمالات ظاہری اور باطنی کہ انسان مین ممکن تھی وہ تمام ہمارے حضرتؐ پر ختم ہوگئے اسیواسطے
ہمارے حضرتؐ کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی حاجت نہ رہی خلافت اور امامت کا اعتقاد نبوت کے اعتقاد مین داخل ہی ایمان کا یہہ جدا رکن نہین جیسا کہ شیعہ کہتے
ہین اور پچھلے دن کا یون اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک دوزخ اور بہشت کے داخل ہونے تک جو حضرتؐ نے فرمایا ہی سو درست ہی یعنی عذاب قبر اور قیامت
کی نشانیان اور صور کا پھکنا اور مُردون کا جینا اور حساب کتاب اور عمل کا بدلہ اور ترازو مین تولنی کی اور پل صراط اور حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت یہ سب چیزین
حق ہین انمین کچھ شک نہین اور تقدیر کا یون اعتقاد کرے کہ جو عالم مین ہوا اور ہوتا ہی اور ہوگا بھلا یا برا سو سب تقدیر سے ہی بدون اُسکی خواہش پتی ہلنے کوئی بوند ٹپکے
لیکن باوجود اسکے آدمی کو کچھ اتنا اختیار دیا ہی کہ اُسکے سبب سے انسان تعریف یا مذمت ثواب یا عذاب کے لائق ہوتا ہی تقدیر کا اعتقاد اسی طرح مجمل چاہیے زیادہ
اسمین غور اور گفتگو کرنا بدعت اور گمراہی ہی اسواسطے کہ عقل ہماری مین اتنی کہان طاقت ہے کہ کارخانۂ خدائی کے بھید سمجھے اسی واسطے حضرتؐ نے تقدیر کی بحث
اور تکرار سے منع فرمایا یہ ایمان مفصل کی حضرتؐ نے حقیقت بیان کی اور ایمان مجمل کی یہہ حقیقت ہی کہ یون اعتقاد کرے کہ جو حضرتؐ نے فرمایا اور بتلایا سو ٹھیک
اور درست ہی نجات کے واسطے اتنا بھی کفایت ہی پھر حضرتؐ نے احسان یعنی اخلاص کے دو درجے فرمائے اعلیٰ درجہ تو یہہ ہی کہ عبادت مین ایسا حضور ہو کہ گویا
خدا کو دیکھتا ہی اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنیٰ درجہ یہہ ہی کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجکو دیکھتا ہی اسکو مراقبہ کہتے ہین اس تصور مین بھی کمال تعظیم اور نہایت ادب
اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی ممکن نہین کہ اس تصور مین آدمی ادب چھوڑے یا ادھر اُدھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسی کو دیکھتا ہو تو کیا ممکن ہے
کہ وہ ہاتھ پانون ہلاوے یا نظر کو اُٹھاوے معلوم ہوا کہ تصوف اور درویشی احسان کا نام ہے ظاہری اعمال کو اسلام کہتے ہین اور باطنی اعتقاد کو ایمان
کہتے ہین اور حضوری اور اخلاص کو احسان کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعہ کا نام ہے اور کاہے اسلام اور ایمان
کو ایک کہتے ہین اسواسطے کہ اسلام بدون ایمان کے درست نہین اور ایمان بدون اسلام کے کامل نہین اور بعضے لوگ احکام ظاہری کو شریعت
اور تصفیۂ باطن کو طریقت اور مشاہدے اور مراقبے کو حقیقت کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ دین کی بنیاد فقہ اور کلام اور تصوف پر ہی سو اس حدیث مین حضرتؐ
نے تینون مقام کو بیان فرما دیا اسلام اشارہ ہے فقہ کا جسمین اعتقاد کا بیان ہی اور احسان اشارہ ہی تصوف کا جسمین حق الیقین اور مشاہدہ اور مراقبہ مذکور ہی
معلوم ہوا کہ دین مین کامل وہی ہی جو فقہ اور کلام اور تصوف کا جامع ہوا اور جسمین ان تینون سے بعض ہوا اور بعض نہو وہ ناقص اور کچا ہی اسواسطے کہ درویش
بے فقہ کے شیطان ہی کہ احکام الٰہی سے غافل رہا حرام اور حلال کو نہ سمجھا اور فقیہ بے درویشی کے زاہد خشک اور قالب بے روح ہی اسواسطے کہ عمل بدون نیت خالص اور

۵۷ بے شوق اور حضور دل کے ناتمام ہی یہی راہ مستقیم ہی اور باقی گمراہی ق عُمَرُ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ عملونکا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک مرد کے واسطے وہی ہی جو اُس نے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اُسکی ہجرت خدا اور رسولؐ کے واسطے ہوچکی یعنی اُسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کیواسطے ہوئی کہ اُسکو پاوے یا کسی عورت کیواسطے کہ اُس سے نکاح کرے تو اُسکی ہجرت اُسی کی طرف ہوئی جسکے واسطے اُسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت ف بعضی روایت مین یون آیا ہی کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا اُم قیس نام تھا مدینے کی طرف ہجرت کی لوگون نے یہہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچھ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہین اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اُسکے نکلے تو کچھ مضائقہ نہین پکار کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو ہرگز درست نہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ زبان سے بھی کہنا درست ہے یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل اور زبان موافق ہوجاوین اور اہل حدیث کے نزدیک زبان سے نہ کہی اسواسطے کہ حضرتؐ سے ثابت نہین ہرچند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اُسکی بھی کچھ حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کی واسطے ہے تو سبحان اللہ اور نہین تو اُسکو قالب بے روح سمجھنا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹھہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بھی ثواب ہوتا ہی جیسے کھانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹھنا ایک عمل ہے لیکن اسمین کئی طرح کی نیت ہوسکتی ہی ایک تو یہہ کہ دوسری نماز کا انتظار کرنا دوسرے یہہ کہ آنکھ اور کان کو گناہ سے روکنا تیسرے اعتکاف کرنا چوتھے حضرتؐ پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکھنا یا غیر کو سکھلانا نیک بات بتلانا برے کام سے روکنا غرض کہ یہہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہی اسی واسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکھتے ہین تاکہ حدیث پڑھنے والون کی سر سے نیت درست ہوجاوے خدا ہی کے واسطے علم حدیث پڑھین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نہ رکھین امام شافعیؒ سے روایت ہے کہا اس حدیث کو دین مین ستر جگہہ دخل ہی مراد کثرت ہی یعنی ہر جگہہ اسکا دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث اس حدیث کی صحت پر متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم

۱۲۵۸ م اَبُوْ اَيُّوْبَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ مسلم مین ابو ایوبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قوم انصار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ اور قوم غفار اور قوم اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد سے ہین میرے دوستدار ہین نہ اور لوگ اور خدا اور خدا کا رسول اُنکے دوست اور حمایتی ہین ف حدیث مین ان چھ قومون کی فضیلت کا بیان ہے کہ ایمان کی سچی ہین اور محبت کی پوری

۱۲۵۹ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاۤءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَسَبْعُوْنَ وَرِوَايَةُ مُسْلِمٍ سَبْعُوْنَ اَوْ سِتُّوْنَ عَلَى الشَّكِّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی بخاری کی روایت مین ستر ہین اور مسلم کی روایت مین شک ہے راوی کو کہ حضرتؐ نے ستر شاخین فرمائین یا ساٹھ ف یعنے ایمان بمنزلہ درخت کے ہے اور جتنی نیکیان اور خوبیان ہین جیسے علم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور شوق اور عبادت سو وہ اُسکی شاخین ہین اور حیا اُن مین بڑی عمدہ شاخ ہے اسواسطے کہ شرع مین حیا اُس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سے روکے اور اگر تقصیر ہوجاوے تو استغفار کردیوے یہہ جو فرمایا کہ ایمان کی ستر شاخین ہین یا ساٹھ سو کثرت مراد ہی اسواسطے کہ نیکیونکی کچھ حد نہین سوا خدا اور رسولؐ کے اُنکو کوئی نہین گھیر سکتا جیسے ایمان تمام نیکیون اور خوبیون کی جڑ ہی ویسے ہی کفر سب گناہون اور برائیون کی جڑ ہے سو اگر کافر مین کوئی نیک بات ہو تو آخرت مین اُسکے کچھ کام نہ آوے گی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سرسبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہوجاتی ہی

۱۲۶۰ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی یمنی ہی ف جب یمن کے لوگ حضرت صلعم پاس آئے اور ایمان لائے تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی

اور فرمایا کہ یمن کے لوگ نہایت نرم دل ہوتے ہین حکمت اُس علم کو کہتے ہین جس سے دین اور دُنیا آراستہ ہوجاوے اِس حدیث مین بڑی فضیلت ہے اہل یمن کی سیح فرمایا حضرتؐ نے یمن مین ہمیشہ بڑے بڑے عالم اور درویش ہوتے رہے اور اب بھی موجود ہین

۱۲۶۱ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیوہ عورت تو اپنی جان کی خود مختار ہی بہ نسبت اپنے ولی کے یعنی ولی کا اُس پر جبر نہین پہونچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اُسکا چپ رہنا یہی اُسکی اجازت ہی

۱۲۶۲ ق اَنَسٌ اَلْاَیْمَنُوْنَ اَلْاَیْمَنُوْنَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین داہنی طرف کے لوگ مقدم ہین ف مصابیح مین انسؓ سے روایت ہی کہ ہین بکری کی دودھ کی لسّی بنالایا حضرتؐ نے اُسکو پیا اور آپکے بائین طرف صدیق اکبرؓ تھے اور داہنی طرف ایک جنگلی گنوار بیٹھا تھا عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہؐ اپنا جھوٹھا تبرک صدیق اکبرؓ کو دیجیے حضرتؐ نے اُس گنوار کو دیا پھر یہہ حدیث فرمائی یعنی داہنی طرف والا بائین طرف والے پر مقدم ہی کہ اوّل اُسکو دیجیے اگرچہ بائین طرف کا داہنی طرف والے سے افضل ہو

۱۲۶۳ ق اَلنَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ بخاری اور مسلم مین نوّاس بن سمعانؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوے نیک عمدہ خوبی ہی

۱۲۶۴ ق اَنَسٌ اَلْبَرَکَةُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برکت گھوڑونکی چوٹیون مین ہی ف اسواسطے کہ گھوڑے جہاد مین عمدہ سبب ہین قوت اسلام کے اور غنیمت حاصل ہونے کے

۱۲۶۵ ق اَنَسٌ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَکَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسجد مین تھوکنا گناہ ہی اور اُسکو مٹی سے دبا دینا اُس گناہ کا اُتار ہے ف اور اگر مسجد سنگین ہو یا اُسمین گچ لگی ہو تھوک کو پونچھ ڈالنا چاہیے

۱۲۶۶ ق حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْقَالَ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہین جبتک کہ دونون جدا نہین ہوے یا یون فرمایا کہ اُنکو اختیار رہے یہان تک کہ جدا ہوئے پھر اگر وہ سچ بولے اور دونون نے عیب ظاہر کردیا یعنی بائع نے عیب اپنی چیز کا اور مشتری نے عیب قیمت کا بتلادیا تو اُنکو اُس خرید و فروخت مین برکت ہوگی اور اگر وہ جھوٹھ بولے اور عیب چھپایا تو اُنکی خرید و فروخت کی برکت مٹائی ف یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری اُسی جگہہ بیٹھے رہین جہان چیز بکے تو دونون کو اختیار رہی چاہے بائع اپنی چیز کو نہ بیچے اور مشتری نہ مول لیوے اور جبکہ کوئی دونون مین سے اُٹھا اور مجلس بدلی تو اب کسیکو اختیار نہ رہا بیع تمام ہوگئی اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور امام محمدؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک جب کہ ایجاب و قبول دونون طرف سے ہو تو بیع تمام ہوگئی کسی کا اختیار باقی نہ رہا تو اِس حدیث مین امام شافعیؒ کے نزدیک مجلس کی جدائی مراد ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک قول کی جدائی مراد ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خرید و فروخت کی برکت سچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کردینے پر موقوف ہی یہی سبب ہے کہ اب سوداگرون اور دُکانداروں کے مال مین برکت نہ رہی کہ جھوٹھ اور دغابازی بہت رائج ہوگئی

۱۲۶۷ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْبَیِّنَةُ اَوْحَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ قَالَهٗ لِهِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ لَمَّا قَذَفَ امْرَاَتَهٗ بِشَرِیْكِ بْنِ سَحْمَاءَ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گواہ لانا چاہیے یا کہ حد ماری جاوے گی تیری پیٹھ مین یہ حضرتؐ نے ہلال بن اُمیہ سے کہا جبکہ اُسنے عورت کو شریک بن سحماء سے عیب لگایا ف مشکوۃ مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ ہلال بن اُمیہ نے حضرتؐ کے روبرو اپنی جورو کو حرام کاری کا شریک بن سحماء سے عیب لگایا حضرتؐ نے فرمایا کہ یا گواہون سے اس بات کو ثابت کریا تیری پیٹھ پر مار پڑے گی ہلال نے کہا یا رسول اللہ جب کوئی اپنی عورت سے حرام کرتے دیکھے تو بھلا اُس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے حضرتؐ نے پھر وہی فرمایا یعنی حکم شرع یون ہی حجت بیفائدہ ہی تو ہلال نے کہا مین قسم کھاتا ہون اُسکی جسنے تجکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین اپنے دعوی مین سچا ہون سو البتہ خدا وہ آیتین اُتاریگا جس سے میری پیٹھ مار سے بچے گی سو جبرئیل اُترے اور اس مضمون کی آیتین سورۂ نور مین اُتریں کہ جو لوگ عیب لگاوین اپنی جورو ونکو اور شاہد نہون اُنکے پاس سوائے اپنی جان کے تو ایسون کی گواہی یہہ کہ چار گواہی دیوین اللہ کے نام کی کہ بیشک مین سچا ہون اور پانچوین بار یون کہے کہ خدا کی لعنت اُس شخص پر اگر وہ جھوٹھا ہو اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی کہ مقرر وہ مرد جھوٹھا اور پانچوین بار یون کہے کہ اللہ کا غضب ہے اُس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر ہلال آیا اور اُسنے بموجب حکم کے گواہی دی اور حضرتؐ فرماتے جاتے تھے

کہ بلا شک خدا کو معلوم ہے کہ تم دو سے ایک شخص جھوٹھا ہی تم دونون مین کوئی توبہ بھی کرنیوالا ہی پھر لال کی عورت کھڑی ہوئی اُس نے اسیطرح چار بار گواہی دی جب پانچوین بار کی نوبت ہوئی تو لوگون نے اُسکو روکا اور کہا کہ خدا کی مار لگ جاویگی یعنی اسکو آسان نہ جان اگر تو جھوٹھی ہو تو مت کہہ سو وہ عورت تھم گئی اور ہٹی یہانتک کہ ہم سمجھے کہ شاید یہ پلٹ جاویگی یعنی اپنے عیب کا اقرار کریگی پھر اُسنے کہا کہ مین اپنی قوم کو ہمیشہ کو فضیحت نہ کرون گی سو اُسنے پانچوین گواہی بھی دی حضرت صلعم نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اس عورت کو اگر اسکا لڑکا سیاہ آنکھ والا اور موٹے سُرین والا پتلی پنڈلیون کا پیدا ہو تو وہ حقیقت مین شریک بن سحار کا نطفہ ہے سو اُسکا لڑکا اسیطرح کا پیدا ہوا تو حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم پیشتر نہ اُتر چکا ہوتا تو مین اُس عورت کو حد مارتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاضی کو چاہیے کہ ظاہر پر حکم کرے اگرچہ وہان برخلاف اُسکے قرینہ موجود ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ ۲۶۸
اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمھائی شیطان کے اثر سے ہے سو جو کوئی تم مین سے جمھائی لیوے تو چاہیے کہ اُسکو دبا ڈالے جتنا کہ اُس سے ہو سکے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ۲۶۹
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دستک عورتون کو چاہیے اور سبحان اللہ کہنا مردونکو چاہیے ف یعنی اگر امام نماز مین چوکے تو عورت دستک دے کر اُسکو خبردار کرے اور مرد سبحان اللہ کہے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ قَالَهُ لَهُ حِيْنَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ اَاَتَصَدَّقُ ۲۷۰
بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ اَلْحَدِيْثَ بخاری و مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تہائی مال مین وصیت کر اور تہائی تو بہت ہی یا یون فرمایا کہ بڑی ہی یہ حضرت نے سعد رض سے فرمایا جبکہ اُسنے کہا اپنی بیماری مین کہ مین اپنی مال کی دو تہائی خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد رض نے کہا تو آدھا مال خیرات کرون حضرت نے فرمایا کہ نہین سعد رض نے کہا تو تہائی مال خیرات کرون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ف حجۃ الوداع مین سعد بیمار ہوگئے صرف اُنکی وارث ایک لڑکی تھی تب اُنھون نے اپنے مال کو خیرات کرنا چاہا باقی قصہ آگے مفصل ہو چکا ہی معلوم ہوا کہ تہائی سے زیادہ وصیت نہین درست ہی خ اَبُوْرَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ بخاری ۲۷۱
مین ابو رافع رض سے جو آزاد غلام حضرت کے تھے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر حقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا ف یعنی جب جگہہ بکے تو ہمسایہ کے ہوتے اجنبی آدمی اُسکو نہین مول لے سکتا اسکو حق شفعہ کہتے ہین م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہ رض ۲۷۲
سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ گھنٹا اور گھونگھرو شیطان کا باجا ہے ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہی اور عورتونکے گھونگھرو اور پازیب اور چھڑے بھی اسی مین داخل ہین کہ اُسکی آواز سے مردون کی نظر عورت پر پڑتی ہی خ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ ۱۲۷۳
اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے ہر ایک کے ساتھ بہشت قریب ہے اُسکی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ تر اور دوزخ بھی اسی طرح ف یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت متصل ہی دور نہ سمجھو اگر ایمان ہی اور نیک عمل ہین تو بہشت متصل ہی اور اگر کفر اور گناہ ہین تو دوزخ قریب ہی ق جَابِرٌ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے ۱۲۷۴
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ لڑائی داؤ گھات کا نام ہے ف یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے شعر کار راست کند عاقل کامل سخن ❊ کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ❊ لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب درست نہین خ اَبُوْسَعِيْدِ بْنُ الْمُعَلّٰى اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ ۱۲۷۵
السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ بخاری مین ابو سعید بن معلی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین کا نام سبع المثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجکو ملی ف قرآن مین خدا نے حضرت کو اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہی اُسکو سبع المثانی اسواسطے کہا کہ اُسمین سات آیتین ہین اور کسی نماز مین سورۂ فاتحہ دو بار سے کم نہین پڑھی جاتی اور اُسکا نزول بھی دو بار ہوا مکے مین بھی اور مدینے مین اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسواسطے فرمایا کہ جو مطلب قرآن مین مفصل ہین وہ تمام اس سورۃ مین مجمل موجود ہین ق عَائِشَةُ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہے ۱۲۷۶

ف پوری روایت یون ہی کہ اُسکو پانی سے سرد کرو یعنے تپ کی علاج غسل ہے سرد پانی سے لیکن یہ علاج اُس تپ کو خاص ہی جو دھوپ سے یا گرم غذا
اور دوا سے پیدا ہوئی ہوا ور یہ نہین کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہے اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہے اکثر اسی قسم کی وہان تپ ہوتی ہی طب مین اسکو حمّٰی یومی
١٢٧٧ کہتے ہین ق اَنَسٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ بخاری اور مسلم مین انس رضؓ اور عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا سب
١٢٧٨ کی سب بہتر ہے خ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ بخاری مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا سوا خوبی کے
١٢٧٩ کچھ نہین لاتی ف یعنی حیاے شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہے ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ
ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حیا ایمان سے ہے ف یعنی شرم ایمان کی عمدہ شاخ ہے کہ اُسکے سبب سے آدمی بُرے کامون سے بچتا ہے
١٢٨٠ جتنی شرم زیادہ اُتنا ایمان زیادہ اور جتنی شرم کم اُتنا ایمان کم م اَبُوْ مُوْسٰى اَلْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ
مسلم مین ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امانت دار خزانچی اور داروغہ جو دیوی مالک کی حکم کے موافق اپنا دل کھولکر خیرات کرنے والون سے ایک
وہ بھی ہے ف یعنی جو دینے کا ثواب ہے امین داروغہ اور خانساماں بھی شریک ہے بشرطیکہ خوشی سے دیوے اور جو داروغہ دیتے ہوے کنمناوے وہ ثواب سے
١٢٨١ بے نصیب ہے اسواسطے کہ مالک تو دلاتا ہی اور اُس ناپاک کا ناحق پیٹ پھولتا ہی اوسکے برابر دوسرا بخیل نہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ
النَّخْلَةُ وَالْعِنَبَةُ وَيُرْوٰى اَلْكَرْمَةُ وَالنَّخْلَةُ وَيُرْوٰى اَلْكَرْمُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شراب اِن دو درختون سے ہی کھجور سے
اور انگور سے اور دوسری روایت مین بجاے نخلہ اور عنبہ کے کرمہ اور نخلہ آیا ہے اور ایک روایت مین کرم کی لفظ ہے مطلب سب لفظون کا ایک ہی ہے ف
یعنی عرب کی شراب اکثر کھجور اور انگور ہی سے ہوتی تھی اور یہ مطلب نہین کہ شراب ان ہی دو درختون سے ہوتی ہی سواے انکے اور کسی کی شراب
١٢٨٢ حرام نہین ق اِبْنُ عُمَرَ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خیر گھوڑون کی
چوٹیون مین وابستہ ہی قیامت کے دن تک ف یعنے ثواب عظیم اور ملک کی فتح جہاد پر موقوف ہے اور گھوڑے جہاد کا عمدہ سبب ہین تو حقیقت
١٢٨٣ مین خیر اور کشایش کے گھوڑے ہی سبب ٹھہرے اس حدیث مین اشارہ ہے کہ ایماندار جہاد کی نیت پر گھوڑون کی پرورش سے غافل نہون ق
اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ
اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ
كَانَتْ لَهٗ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِيَ لِذٰلِكَ
الرَّجُلِ اَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَ
نِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گھوڑے تین آدمیونکے واسطے
ہین ایک مرد کے واسطے تو ثواب ہین اور دوسرے مرد کے واسطے پردہ ہین اور تیسرے مرد پر وبال ہین تو جسکو ثواب ہے سو وہ مرد ہی جسنے گھوڑون کو خدا کی
راہ مین یعنی جہاد کے واسطے باندھ رکھا پھر اُنکو لمبی رسی مین باندھا کسی چراگاہ یا باغ کے چمن مین سو وہ اپنی اُس رسی کے اندر چراگاہ یا چمن مین جہانتک کہ پہونچے
اور جتنی گھاس کہ چری تو اُس مرد کے واسطے اُتنے حسنات ہونگے اور اگر گھوڑون کی رسی ٹوٹ گئی پھر وہ ایکبار یا دو بار زقند مارگئے تو اُس مرد کیواسطے اُنکی
ٹاپون کی مٹی اور اُنکی لید حسنات ہونگی اور اگر وہ کسی دریا پر گذرے سو اُسمین سے پانی پیا اگرچہ مالک نے اونکے پلانے کا قصد نہ کیا ہو تو بھی اُسکے واسطے حسنات ہونگے
تو ایسے گھوڑے اُس مرد کیواسطے ثواب کا سبب ہین اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اس نیت سے کہ اُنکی سوداگری سے فائدہ اُٹھاوے اور بیگانی سواری کے
مانگنے سے بچے پھر وہ خدا کا حق جو گھوڑون کی گردنون اور پیٹھو مین ہی نہ بھولا یعنی اُنکی زکوٰۃ ادا کی اور ضعیفون کو اُنکی سواری سے نہ روکا تو ایسے گھوڑے اُس مرد کے
واسطے پردہ ہین یعنی باعزت رہا ذلت سے بچا اور جس مرد نے کہ گھوڑون کو باندھا اترانے اور نمود کے لیے اور اہل اسلام کی بدخواہی و عداوت کیواسطے یعنی کفر
کی کمک کو تو ایسے گھوڑے اُس مرد پر وبال ہین ف یعنی گھوڑے پالنا تین طرح ہی عمدہ قسم تو یہ کہ جہاد کے واسطے پالے کہ اُسکا ثواب بیشمار ہے دوسری قسم

یہ کہ اپنی سواری اور سوداگری کے واسطے پالے تو اسمین دنیا کا فائدہ ہے اور دین کا کچھ نقصان نہین تیسری قسم یہہ کہ کافرون کی مدد کے واسطے پالے او رنمود کرے
اور بڑائیان مارے تو یہہ سراسر وبال ور عذاب ہے م حُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَہٗ جَنَّۃٌ وَّنَارٌ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ ۱۲۸۴
وَجَنَّتُہٗ نَارٌ مسلم مین حذیفہ بن یمان رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال بائین آنکھ کا کانا ہے گھنے بالون والا اُسکے ساتھ باغ اور آگ ہے سو حقیقت مین
اُسکی آگ تو باغ ہے اور اُسکا باغ آگ ہے یعنی اُسکا نظر بندی کا کارخانہ ہے م اِبْنُ عُمَرَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ ۱۲۸۵
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دُنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے ف دنیا ایماندار کا قیدخانہ ہے کئی طرح سے اوّل تو یہہ کہ اگرچہ مومن بادشاہ ہو
لیکن دُنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسرے یہ کہ گناہ مین گرفتار ہوجانے کا ڈر اور خاتمے کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب و کتاب کا خوف ہمیشہ
کو ہر دم سامنے موجود ہے تو اُسکو زندگی کا لطف کہان تیسرے یہ کہ ادنیٰ ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دُنیا کا دہ چند ہوگا تو اُس کے بہ نسبت دُنیا
قیدخانہ ہے اور کافر کے حق مین دنیا اسواسطے بہشت ٹھہری کہ اُسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح بے قید رہتا ہے بلا خوف عیش کرتا ہے جس طرح
دنیا کو پاتا ہے جمع کرتا ہے علاوہ اسکے اصلی مکان کافر کا دوزخ ہے تو اُسکی مصیبت اور عذاب کے روبرو دنیا کی زندگی اگرچہ کمال تکلیف سے گذرتی ہو پر بہشت
کے برابر ہے م عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْقُضَاعِیِّ وَخَیْرُ مَتَاعِھَا مسلم مین ۱۲۸۶
عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دُنیا برخورداری اور برتنے کی چیز ہے اور بہتر دنیا کی پونجی نیکبخت عورت ہے اور قضاعی کی روایت
مین بجاے خیر متاع الدنیا کے خیر متاعہا ہے مطلب دونون عبارت کا ایک ہے ف نیکبخت عورت اسواسطے بہتر ٹھہری کہ خدا و رسول کا حکم مانتی ہے کہ اپنے
خاوند کی تابعدار رہتی ہے اُسکے خلاف مرضی نہین کرتی گھر کو سنبھالتی ہے اپنے آرام پر خاوند کے آرام کو مقدم رکھتی ہے تو مرد کی زندگی بخوبی بسر ہوتی ہے شعر
زن خوب و خوش سیرت و پارسا ٭ کند مرد درویش را پادشا ٭ اور اگر خدانخواستہ عورت نیکبخت نہوئی تو مرد کی زندگی تلخ ہوگئی شعر زن بد در سرائے مرد نکو ٭
ہم درین عالم است دوزخ او ٭ م تَمِیْمُ الدَّارِیُّ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قَالُوْا لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِکِتَابِہٖ ۱۲۸۷
وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ مسلم مین تمیم داری سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دین خلوص اور خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے دین خیرخواہی کا نام ہے اصحاب نے کہا
یارسول اللہ کس کی خیرخواہی کا نام دین ہے حضرتؐ نے فرمایا اللہ کی خیرخواہی اور اسکے رسول کی اور اسکی کتاب کی اور مسلمین کے حاکمون کی اور تمام مسلمانون کی ف اللہ کی خیرخواہی
یہ کہ اسکا ایمان لاوے اُسکے دین مین کجروی نہ کرے عمل کو ریا سے خالص کرے اُسکے حکمون کو بجالاوے اُسکی نافرمانی سے بچے اور رسولؐ کی خیرخواہی یہہ کہ اُسکی تصدیق کرے
اُسکی سنت ہی پر چلے اور بدعت سے بچے اور قرآن کی خیرخواہی یہ کہ اُسکے حروف کو حتی الامکان بخوبی ادا کرے بکمال تعظیم سے پڑھے اُسکے مطالب کو غور کرے محکم
پر عمل کرے متشابہ کا ایمان لاوے اُسپر اعتراض کرنیوالون کے اعتراض کو دفع کرے اور مسلمین کے حاکمون یعنی امامون کی خیرخواہی یہ کہ شرع کے موافق
اُنکی اطاعت کرے اُنکی مخالفت سے بچے اور مسلمانون کی خیرخواہی یہ کہ مقدور بھر اُنکو فائدہ پہونچاوے اُنکو بجز نیک کام سکھلاوے بدکامون سے روکے اور اُنکے واسطے
چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِّثْلًا بِمِثْلٍ وَّالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِّثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ ۱۲۸۸
وَاسْتَزَادَ فَھُوَ رِبًوا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سونا بدلے سونے سے وزن مین برابر برابر جتنا ایک اُتنا دوسرا اور چاندی بدلے چاندی کے
تول مین برابر برابر جتنی ایک اُتنی دوسری سو جسنے زیادہ دیا یا کہ زیادہ مانگا تو وہی بیاج ہے ق عُمَرُ اَلذَّھَبُ بِالْوَرِقِ رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ ۱۲۸۹
رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ وَیُرْوٰی اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَ
ھَاءَ وَالذَّھَبُ بِالذَّھَبِ رِبًوا اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ بخاری اور مسلم مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سونا بدلنا چاندی سے بیاج ہے مگر دست بدست
اور گیہون بدلنا گیہون سے بیاج ہے مگر دست بدست اور جَو بدلنا جَو سے بیاج ہے مگر دست بدست بیاج نہین اور کھجور بدلنا کھجور سے بیاج ہے مگر دست بدست
نہین اور ایک روایت یون ہے کہ چاندی بدلنا چاندی سے بیاج ہے مگر دست بدست اور سونا بدلنا سونے سے بیاج ہے مگر دست بدست نہین ف یعنی چاندی اور
سونے مین اور تلنے والی چیزون کے بدلنے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جَو کو جَو سے

تو اسمین شرط یہ ہی کہ اسی وقت دست بدست بدلے وعدہ نہو اور تول مین دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری
غائب تو بھی بیاج ہی اور دوسری صورت یہ کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اسمین شرط یہ ہی کہ دست بدست ہو
اسمین کمی بیشی بیاج نہین مثلاً ایک سیر گیہون کا دو سیر جو سے بدلنا درست ہی اور اگر دست بدست نہو گیہون تو آج دیوے اور جو کل لیوے تو یہ بیاج ہے
ہرگز درست نہین خ اَنَسٌ اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین انس رضہ سے روایت ہے ۱۲۹۰
کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک خواب نیک مرد کی ایک حصہ ہی نبوت کے چھیالیس حصون سے ف یعنی جیسے پیغمبر کے علم مین قیاس و سوچ کو دخل نہین ویسی ہی ٹھیک
خواب مین غور اور فکر کا دخل نہین صرف خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہی تو نیک مرد کی خواب درست از قسم علم نبوت ہوئی اور چھیالیسوین ۴۶ حصے ہونیکی وجہ سابق مین گزری
خ اَبُوْسَعِيْدٍ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ بخاری مین ابو سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک اور ۱۲۹۱
درست خواب ایک حصہ ہی پیغمبری کا چھیالیس حصون سے ق اَبُوْقَتَادَةَ اَلْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ بخاری اور مسلم ۱۲۹۲
مین ابو قتادہ رضہ سے جنکا حارث نام ہی روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ٹھیک و اچھی خواب خدا کی طرف سے ہی اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ف خواب تین قسم ہی ایک تو
خواب نیک جس سے دین کی قوت ہو خدا پر اعتماد بڑھے گناہون سے بچے اور دوسری قسم خواب پریشان ہی جس سے وہم اور رنج بڑھے یا خدا سے بدگمانی ہو
تیسری قسم یہ کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑین یا غذا کے بخارات سے کوئی شکل کی صورت بندھی تو اول قسم یعنی نیک خواب کو خدا کی طرف سے فرمایا اور دوسری قسم کی
خواب کو شیطان کی طرف سے فرمایا اور تیسری قسم کو بیان نہ فرمایا کہ خود ظاہر تھی کچھ اسکے بیان کی حاجت نہین ق عَائِشَةُ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ ۱۲۹۳
وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ناتا رشتہ عرش مین لٹکا ہی کہتا ہی کہ جس نے
مجکو جوڑا خدا اُس سے جوڑے اور جس نے مجکو کاٹا خدا نے اسکو کاٹا ف یعنی برادری کا حق نہایت مقدم ہی جسنے اسکو ادا کیا تو اُسپر خدا کا رحم ہی اور جسنے اسکو
نہ مانا وہ خدا کی رحمت سے دور پڑا خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ ۱۲۹۴
بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گروی جانور کی سواری کیجیے اُسکے دانے گھاس کے بدلے اور دودھار جانور کا دودھ پیجیے جب کہ
گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پیے اُسپر خرچ ہی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ گروی جانور کی سواری کرنا اور اُسکا دودھ پینا دانے گھاس کے
بدلے مرتہن کو درست ہی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا لیکن اُنکے نزدیک رہن کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہین درست اور امام شافعی رح کے
نزدیک منافع کا حق مالک کو ہی اور اُسی پر خرچ لازم ہی اور امام اعظم رح کے نزدیک جیسے وہ چیز گرو ہی ویسے ہی اُسکا نفع بھی یعنی مرتہن اگر منافع کو لیوے تو اپنے اصل
قرض مین وضع کرتا جاوے اور خرچ اُسکا مالک پر لازم ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ۱۲۹۵
وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی
کی حاجت روائی مین کوشش کرتا ہی وہ ثواب مین اُسکے برابر ہے جو خدا کی راہ مین جہاد کرتا ہی ابو ہریرہ رض نے کہا مجکو گمان پڑتا ہی کہ حضرت نے یہ بھی فرمایا وہ
کوشش کرنے والا ثواب مین ایسا ہی جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا جسکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے ف یعنی جو زکوٰۃ
کا مال بیوہ عورت اور محتاج کے واسطے جمع کر رکھے یا خود اپنی کمائی سے اُنکی خبرگیری کرے اور اونکا کام کاج کرے اُسکو غازی اور ہمیشہ تہجد پڑھنے والے
اور مداومی روزہ دار کے برابر ثواب ہے اس حدیث سی محتاجون کی حاجت روائی کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ ۱۲۹۶
الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رض
سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہی کہ باز رکھتا ہی تمکو نیند سے اور کھانے پینے سے پھر جب کوئی اُس طرف سے کہ جدھر گیا ہے اپنے کام سے فراغت
پاوے تو چاہیے کہ شتابی سے اپنے گھر والون پاس آوے ف معلوم ہوا کہ بے ضرورت سفر کرنا مکروہ ہے کہ اسمین سراسر تکلیف ہے اور جب کسی ضرورت کو آدمی
سفر کرے تو بعد فراغت کے وہان نہ ٹھہرے کہ اسمین گھر کی بے بندوبستی ہے اس حدیث مین وطن مین رہنے کی ترغیب ہے تاکہ جمعہ و جماعت نہ فوت ہو

۱۲۹۷ جو ولڑکون کے حق نہ تلف ہون ق اِبْنُ عُمَرَ اَلشُّوْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ نحوست اور نامبارکی عورت مین ہی اور گھوڑے اور گھر مین ف اس حدیث سے ویسی نحوست مراد نہین جیسا جاہلون کا اعتقاد ہی بلکہ یہ حدیث بطریق فرض کے ہی
یعنی اگر نحوست کسی چیز مین ممکن ہوتی تو ان چیزون مین ہوتی چنانچہ یہی مطلب دوسری حدیث مین موجود ہی جسکی سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہی عورت مین
۱۲۹۸ نامبارکی یہ کہ بدمزاج ہو اور گھوڑے کی نامبارکی یہ کہ شریر اور بدذات ہو اور گھر کی نامبارکی یہ کہ تنگ ہو اور اوسکا ہمسایہ بد ہو م اَنَسٌ اَلشُّرْبُ
فِي ثَلٰثَةِ اَنْفَاسٍ اَمْرَأُ وَاَشْفٰى وَاَشْهٰى وَاَبْرَأُ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تین دم مین پانی پینا پیٹ سے خوب جلد اترتا ہے
یعنی گرانی نہین کرتا اور پیاس کی بیماری کو خوب شفا دیتا ہی ف اس حدیث مین پانی پینے کا ادب فرمایا اور تین دم مین پینے کی حکمت بتلائی کہ اس
۱۲۹۹ طور سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے اور تھوڑے پانی سے پیاس بجھتی ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلشِّفَاءُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ
وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ بخاری مین عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ شفا بیماری سے تین چیز مین ہی سینگی کے کھینچنے مین اور شہد کے
پینے مین اور آگ کی داغنے مین اور مین منع کرتا ہون اپنی امت کو داغنے سے ف اس حدیث کی شرح چھٹے باب مین ہو چکی ہر چند اس حدیث مین داغنے سے
۱۳۰۰ منع فرمایا لیکن داغنا بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی تو مطلب یہ کہ اگر اور دوا سے صحت ہوئی تو داغنے سے دور رہے اور نہین تو درست ہی خ جَابِرٌ اَلشُّفْعَةُ فِيْمَا
لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حق شفعہ اسمین ہے جسمین
تقسیم نہین ہوئی اور جب بانٹ ہو کر حدین پڑگئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نہ رہا ف شفعہ دو قسم ہے شفعہ شرکت کا جیسے ایک گھر کے دو شریک ہون
اور ان مین سے ایک شریک اپنا حصہ بیچے سو اسکو سوا دوسرے شریک کے اور شخص نہین لے سکتا اور دوسرا شفعہ ہمسائگی کا یعنی اگر کوئی گھر بکے تو اس کے
لینے مین اسکے ہمسایے مقدم ہین امام شافعی رح کے نزدیک شرکت مین تو شفعہ ہی اور ہمسائگی مین شفعہ نہین اور یہی حدیث انکی دلیل ہی کہ جب تقسیم ہوئی
اور دروازہ گھر کا علحدہ ہوا اور راہ اسکی جدا ٹھہری تو شفعہ نہ رہا اور امام اعظم رح کے نزدیک شفعہ دونون صورت مین ہی شرکت مین بھی اور ہمسائگی مین
۱۳۰۱ بھی تو اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ تقسیم ہونے سے شفعہ شرکت کا جاتا رہا اور یہ مطلب نہین کہ ہمسائگی کا بھی شفعہ باقی نہ رہا خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سورج اور چاند کی روشنی لپیٹ ڈالی جاوے گی قیامت کے دن یعنی بے رونق اور بے نور
ہو جاوینگے ف جب قیامت ہوئی تو یہ عالم فنا ہوا روشنی کی کچھ حاجت نہ رہی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ تا انکے پوجنے والے شرمندہ ہون انکا زوال اور
۱۳۰۲ نقصان دیکھکر ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلشُّوْنِيْزُ فِيْهِ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سوا موت کے کلونجی
مین ہر بیماری کی دوا ہی ف طب کا قاعدہ یہ ہی کہ دوا بالضد چاہیے یعنی گرم بیماری کی سرد دوا اور سردی کی گرم تو حدیث کا مطلب یہ کہ ہر ایک بیماری کی
کلونجی دوا ہی اس واسطے کہ اگر گرم خشک ہی یا کہ بالخاصیۃ گرم اور سرد دونون قسم کی بیماریون کو فائدہ کرتی ہو اسواسطے کہ علم طب مین ثابت ہی کہ بہت گرم چیزین گرم بیماریون
کو فائدہ کرتی ہین اور سرد چیزین سردی کو دور کرتی ہین چنانچہ کاسنی جگر کی بیماری کو گرم ہو یا سرد مفید ہی حالانکہ کاسنی سرد ہی اور سطح خوب کلان تپ کو
مفید ہے گرمی سے ہو یا سردی سے حالانکہ اسکا مزاج گرم ہے جالینوس نے اپنی کتاب مین اور بو علی سینا نے قانون مین لکھا ہی کہ شونیز یعنی کلونجی گرم و خشک ہے
بلغم کو کاٹتی ہی اور ریح اور نفخ کو دور کرتی ہی اور مسون اور چیتیون اور سفید داغ کو فائدہ کرتی ہی اور سرکے کے ساتھ پھنسیون کو مفید ہی اور بلغمی ورم اور سخت
ورم کو بٹھاتی ہی اور سرکے کے ساتھ بلغمی زخم اور خارش کو نفع کرتی ہی اور اگر اسکو بھون کر پوٹلی باندھ کر سونگھے تو زکام کو فائدہ کرے اور اگر ماتھے پر لگاوے تو سر
کے درد کو دور کرے اور اگر سرکے کے ساتھ اوسکی کلی کرے تو دانت کا درد دور ہو اور اگر مثل سوسن کے تیل کے ساتھ گھس کے اسکو ناک مین ڈالیے تو ابتداے نزول یعنی موتیا
کو دور کرے اور پیٹ کیڑے اس سے مرجاتے ہین اور اگر چند روز اسکو استعمال کرے تو حیض بستہ جاری ہو جاوے اور شہد اور گرم پانی کے ساتھ مثانے اور
گردے کی پتھری کو گراوے اور بلغمی اور سوداوی تپ کو دور کرے اور اسکے دھوئین سے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہین معلوم ہوا کہ شونیز مین بڑے بڑے
۱۳۰۳ فائدے ہین یہان تک تو طبیبون کی عقل پہنچی باقی اسکے فائدے خدا ہی کو خوب معلوم ہین اسواسطے حضرت صلعم نے اسکی تعریف فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ

اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شہید پانچ قسم ہین ایک تو وہ جو وبا مین مرجاوے اور دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دست آوین اور تیسرا جو ڈوب جاوے
اور چوتھا جس پر دیوار گر پڑے اور پانچوین راہ خدا کا شہید یعنی جو جہاد مین شہید ہو ف یعنی انکو بھی کچھ شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا اگرچہ اعلیٰ قسم کا وہی
١٣٠٤ شہید ہے جو جہاد مین مارا جاوے م سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا پھر حضرتؐ نے تیسری بار ایک انگلی کم کردی ف صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہم
بن پڑھی امت ہین نہ لکھ جانین نہ حساب جانین مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور تیسری بار حضرتؐ نے انگوٹھا بند کرلیا پھر فرمایا کہ مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی پورے
تیس یعنی کبھی مہینا انتیس ۲۹ دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہی ف حضرتؐ نے دونون ہاتھ کی دس انگلیان اٹھا کر تین بار اشارہ کرکے فرمایا کہ
مہینا کبھی انتیس ۲۹ دن کا ہوتا ہی اور کبھی تیس دن کا مسلم کی روایت مین انتیس ہین اور بخاری کی روایت مین انتیس ۲۹ بھی ہین اور تیس بھی ہین شاید بعضے
لوگون نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا روزہ ہمپر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینا انتیس ۲۹ دنکا ہوتا ہی تو چاہیے کہ پورے مہینے کا تمام ثواب نہو تب حضرتؐ
١٣٠٥ نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کرکے فرمایا کہ دونون صورت مین ثواب برابر ہی خواہ تیس ۳۰ دن کا مہینا ہو اور خواہ انتیس ۲۹ دن کا ہو م اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَلشَّيْخُ شَابٌّ فِيْ حُبِّ اثْنَتَيْنِ فِيْ حُبِّ طُوْلِ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بڈھا جوان ہے
دو چیز کی محبت مین بڑی عمر ہونے کی محبت مین اور مال زیادہ ہونے کی محبت مین ف یعنی پیری مین عمر درازی کی محبت و کثرت مال کی محبت نہایت
بڑھ جاتی ہے مصرع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد ۔ عمر درازی کی محبت اسواسطے زیادہ ہوتی ہی کہ دنیا چھوڑنے کو جی نہین چاہتا اور نیک عمل
نہونے سے موت اور قبر اور قیامت سے جی گھبراتا ہی اور کثرت مال کی محبت اسواسطے ہوتی ہی کہ میری اولاد کے کام آوے اور مجکو خود پیری مین محتاجی نہو اس
١٣٠٦ حدیث مین مذمت ہی طول عمر اور کثرت مال کے حرص کی ق اَنَسٌ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ صبر کا ثواب اول صدمے کے نزدیک ہی ف ایک عورت قبر پر روتی تھی حضرتؐ ادھر سے نکلے اس عورت سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور صبر کر اسنے کہا میرے پاس سے
ٹل جائیے تمپر وہ مصیبت نہین پڑی جو مجھپر پڑی لیکن وہ عورت حضرتؐ کو نہین پہچانتی تھی کسی نے اس سے کہا یہ تو حضرتؐ تھے تو وہ گھبرائی اور پچتائی پھر حضرتؐ
پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرتؐ مین نے آپکو نہین پہچانا تھا یعنی اب مین آپ کا حکم مانتی ہون اور صبر کرتی ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ابتداے
مصیبت صبر کا وقت ہی اور اسی صبر کا شرع مین ثواب اور اعتبار ہے اسواسطے کہ جب مصیبت کو بہت مدت گذرے تو آدمی کو خود بخود صبر آجاتا ہے
١٣٠٧ ایماندار ہو یا کافر تو اس صبر کا کچھ اعتبار نہین م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ
مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچون نمازین اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے
رمضان تک درمیان کے گناہون کا اتارہین جبکہ کبیرہ گناہون سے بچے ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین اور کبیرہ گناہ توبہ سے
١٣٠٨ معاف ہوتے ہین اور جس گناہ مین حق العبد ہو یعنی آدمی کی تقصیر کی ہو تو اسکے معاف کرنے پر اسکی بخشش موقوف ہی ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَلصَّلٰوةُ
اَمَامَكَ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہے ف پوری روایت اسامہؓ سے یون ہے کہ حضرتؐ
حج مین عرفات سے چلے راہ مین حضرتؐ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا مین نے کہا کہ مغرب کا وقت آگیا ہی نماز پڑھ لیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان
نہین آگے چل کے نماز پڑھین گے پھر جب وہان پونہچے جسکا مزدلفہ نام ہے تو اترے پھر وضو کیا اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اسکے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ باوضو رہنا مستحب ہی اگرچہ اس وضو سے نماز نہ پڑھے اور معلوم ہوا کہ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا
١٣١٠ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہی یعنی گناہون سے پناہ ہی ف روزہ دار کا
١٣١١ جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہون سے بچتا ہی اور جب گناہون سے بچا تو دوزخ سے بچا ق اَبُوْسَعِيْدٍ نَهٰى عَنِ الْعَدَوِيِّ الصِّيَامِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَحْدَهٗ اِمْرَئَةٌ

يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ زَادَ مُسْلِمٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهٗ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ
لَهٗ يَقْرِيْهِ بِهٖ بخاری اور مسلم مین ابو شریح رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صہ نے فرمایا کہ ضیافت کی حد تین دن ہین اور اُسکا تکلف ایک رات اور ایک دن ہی مسلمان
مرد کو حلال نہین کہ ٹھہرا رہے اپنے بھائی پاس یہانتک کہ اُسکو گناہ مین ڈالے مسلم مین اتنی روایت اور زیادہ ہی کہ لوگون نے کہا کیا رسول اللہ وہ کیونکر اسکو
گناہ مین ڈالیگا حضرت صہ نے فرمایا کہ مہمان تو اُسکے پاس ٹھہرا رہا اور اُسکے کچھ نہوا جس سے وہ اُسکی ضیافت کرے ف یعنی جب صاحب خانہ محتاج ہوا اور
مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو اُسکو گویا گنہگار کیا اسواسطے کہ صاحب خانہ تنگ ہوکر مہمان کی غیبت کریگا کہ عجب بے حیا آدمی ہی کہ ٹلتا نہین مین کہان سے اسکو
کھلاؤن یا کہین سے حرام مال لیکر اُسکی ضیافت کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضیافت کا حق تین دن تک ہے سوا ایک دن تو مقدور بھر عمدہ کھانا تکلف سے
اور دو دن جو موجود ہو اُسکو حاضر کرے اور مہمان کو درست نہین کہ تین دن سے زیادہ رہی اور اگر صاحب خانہ خوشی سے رکھے تو مضائقہ نہین خ اُسَامَةُ بْنُ ۱۱ ۳
زَيْدٍ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ بخاری مین اُسامہ بن زید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ بنی اسرئیل کے
ایک گروہ پر بھیجا گیا ق اَنَسٌ اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ وبا شہادت ہے ہر مسلمان کی ۱۲ ۳
ف یعنی جس شہر مین وبا پڑے اور وہان کے لوگ وہین ٹھہرے رہین اور مر جاوین تو وہ شہید ہین اسواسطے کہ وہ لوگ مثل غازیون کے موت سے نہ ڈرے
اور ثابت رہے اور ہر چند وبا بنی اسرائیل کی قوم پر عذاب تھی لیکن اُمت محمدی مین شہادت کا سبب ہے م مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا ۱۳ ۳
بِمِثْلٍ مسلم مین معمر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ حضرت صہ نے فرمایا کہ گیہون کا بدلنا گیہون سے برابر چاہیے یعنی اگر وزن مین کم یا زیادہ ہوگی تو بیاج ہی م ۱۴ ۳
اَبُوْ مَالِكٍ نِ الْاَشْعَرِيُّ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاٰنِ اَوْ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا
اَوْ مُوْبِقُهَا مسلم مین ابو مالک اشعری رضہ سے روایت ہی کہ حضرت فرمایا کہ طہارت آدھا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہی
اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہی اور نماز نور ہے اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہی اور
صبر کرنا یعنی مصیبت اور تکلیف مین دین پر ثابت رہنا روشنی ہی اور قرآن تیرے فائدے کی دلیل ہی اگر اُسپر عمل کیا یا تجھپر الزام کی حجت ہی اگر اُسپر عمل نکیا ہر ایک
آدمی صبح کرتا ہی سو اپنی جان کو بیچتا ہی یعنی صبح ہوتی ہر شخص کام مین مشغول ہوتا ہی سو یا اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہی اگر نیک عمل کیا یا اُسکو ہلاک
کرتا ہی اگر بد عمل کیا ف طہارت کو آدھا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر و باطن کی صفائی کا نام ایمان ہی سو ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل و وضو
نصف ایمان ہوئی اور باطن دل کی صفائی یعنی صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹھہرے اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ نماز اکثر بیحیائی اور بُرے کام سے
جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہی یا نماز کے سبب سے قبر مین نور ہوگا اور قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سے نمازی بہشت تک پہنچیگا اور خیرات
کو ایمان کی دلیل اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اُسکو خدا کا اور آخرت کا ایمان ہی اور نہین تو اپنی محبوب چیز یون
خرچ کرتا اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے مصیبت مین جزع و فزع نہ کی اور تکلیف سے نہ گھبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور ہوئی
اور جب ظلمت گئی تو روشنی ہوئی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صہ نے ۱۵ ۱۲
فرمایا کہ ظلم اور ستم سیاہیان ہونگی قیامت کے دن ف یعنی قیامت مین ظلم کے سبب سے ظالم کے آگے اندھیرے پر اندھیرا ہوگا ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْعَائِدُ ۱۶ ۱۲
فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنی دی چیز کا پھیر لینے والا کتے
کے مثل ہے جو اپنی قے کو پھر نگل جاتا ہی ف امام شافعیؒ کے نزدیک دی چیز کو پھیر لینا بموجب اس حدیث کے درست نہین اور امام اعظمؒ کے نزدیک
مکروہ ہے م مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ مسلم مین معقل بن یسار رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندگی کرنا کشت و خون ۱۷ ۳
کے زمانے مین ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا ف یعنی جب کشت و خون عالم مین رائج ہوا اور زمانے مین فساد پھیلا تو اُسوقت کی عبادت کا ثواب

۱۳۱۸ حضرت والی ہجرت کے ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسے سخت وقت مین دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جانور کے مارنے کا بدلہ نہین اور کنوان کھودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو بدلہ نہین اور اگر کھان کھودنے مین مزدور مرے تو بدلہ نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین پانچوان حصہ ہی بیت المال کا ف یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسیکو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اُسکے مالک پر ڈانڈ نہین اور اگر مزدور کنوان کھودنے یا کھان کھودنے مین اگر کنوان یا کھان

۱۳۱۹ پھٹ پڑے اور مزدور دب کے مرجاوے تو کھدانے والے پر کچھ عوض و ڈانڈ نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک اُتار ہی درمیان کے گناہون کا اور پاک حج کا تو سوا بہشت کے کوئی بدلہ نہین ف پاک حج وہ ہی جسمین گناہ اور فسقون سے لڑائی جھگڑا نہو یعنی مقبول حج گناہون کو اس طرح کھو دیتا ہی کہ آدمی

۱۳۲۰ بہشتی ہو جاتا ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمر بھر کو چیز دینا درست ہی ف یعنی اگر کوئی اپنا گھر یا باغ کسی کو دیوے اس طرح سے کہ مین نے تجھکو تیری عمر تک دیا تو درست ہے اگر اُسکا قبضہ ہو تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اُسکے بعد مرجانیکے اُسکے وارث

۱۳۲۱ مالک ہونگے جیسے ہبہ مین اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا ق جَابِرٌ اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُّهِبَتْ لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمر بھر کی چیز دی

۱۳۲۲ ہوئی کا وہی مالک ہے جسکو چیز دی ف یعنی عمری مثل ہبہ کے سبب ہے ملک کا ق اَبُوْسَعِيْدٍ اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَّجَدَ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جمعے کے دن غسل کرنا ہر ایک بالغ جوان پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو ف بعضے بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ جمعے کا غسل واجب ہے لیکن اکثر امامون کے نزدیک غسل واجب نہین سنت اور مستحب ہے اگر موجب ظاہر اس حدیث کے غسل کو واجب کہے تو مسواک اور خوشبو لگانے کو بھی واجب کہے حالانکہ مسواک اور خوشبو کسی کے نزدیک واجب نہین تو مطلب حدیث کا یہ کہ غسل واجب ہے

۱۳۲۳ یعنی ثابت ہی اور نہایت بہتر ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بڑائی مارنا اور اترانا شور کرنے والون مین ہی جو اونٹ والے ہین اور نرمی بھیڑ بکری والون مین ف عرب مین حضرتؐ کے وقت مین دو گروہ تھے سو اُنکی عادت بتلائی کہ اونٹ والے بدمزاج ہین اور بکریان چرانے والے غریب ہین یہ صحبت کی تاثیر ہے کہ اونٹ اکثر شریر

۱۳۲۴ ہوتا ہی اور بکری غریب اسی واسطے ابتدا مین ہر ایک پیغمبر نے بکریان چرانے کی عادت کی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاٰبَاطِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیزین پانچ ہین اوّل ختنہ کرنا دوسرے ناف کے نیچے مونڈنا تیسرے مونچھین کترنا چوتھے ناخن کاٹنا پانچوین بغلون کے بال اُکھاڑنا ف یعنی ہر ایک انسان جسمین کہ آدمیت ہے وہ ان پانچون چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدائشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین اسواسطے کہ اوّل تو اسمین پاکی اور ستھرائی ہی اور دوسرے فائدہ بھی ہے ختنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ کہ میل دور ہوتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور مونچھون کے کترانے مین یہ فائدہ کہ مجوسی اور ہندو کی مشابہت نہو اور کھانے پینے مین کچھ نہ اٹک رہے اور ناخن کاٹنے مین یہ فائدہ کہ میل اور نجاست نہ جم رہے اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ کہ میل نہ رہے اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہی ہرچند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال اُسترے سے مونڈے لیکن نورا لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین پیدائشی چیزین دس فرمائین پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ اوّل سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری کلّی کرنا تیسری ناک صاف کرنا چوتھی مسواک کرنا پانچوین پانی سے استنجا کرنا کبھی حضرتؐ نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا خ

۱۳۲ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ف یعنی نہایت کبیرہ گناہ چار ہین

دوسری حدیث مین سات فرمائے مناسب وقت کے جیسا بہتر جانا ویسا فرمایا کبیرہ گناہ وہ ہے جسکے کرنے والے پر قرآن یا حدیث مین وعید شدید ہو اور
سخت سزا کا وعدہ ہو قوت القلوب مین ابو طالب مکی نے کبیرہ ستترہ لکھے ہین سو چار گناہ تو دل سے متعلق ہین اول شرک دوسرے معصیت پر اصرار تیسرے ناامیدی
خدا کی رحمت سے چوتھے نڈر ہونا خدا کے غضب سے اور چار گناہ زبان سے متعلق ہین اول جھوٹی گواہی دینا دوسرے کسی آدمی کو حرام کاری کی تہمت لگانا تیسرے جھوٹی قسم
کھانا چوتھے جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ سے متعلق ہین اول شراب پینا دوسرے یتیم کا ناحق مال کھانا تیسرے سود اور بیاج کھانا اور دو گناہ شرمگاہ سے متعلق ہین
اول زناکاری دوسرے اغلام کرنا یعنی بچہ بازی اور دو گناہ ہاتھ سے متعلق ہین اول ناحق خون دوسرے چوری اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی ماں باپ کو
رنج دینا مسلمان کو لازم ہے کہ ان گناہوں سے نہایت ڈرتا رہے جیسے کہ زہر سے ڈرتا ہے اسواسطے کہ زہر سے دنیا کی زندگی مین خلل ہے جسکا انجام فنا ہی
اور کبیرہ گناہ سے آخرت بگڑتی ہی جسکو کبھی فنا نہین اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہ کرے اسواسطے کہ جب صغیرہ گناہ پر اصرار کیا تو وہ کبیرہ گناہ ہوجاتا ہی م اَبُوذَرٍّ ۲۲۶
اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ مسلم مین ابوذر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہی یعنی موذی ہی ف کالے کتے کو اسواسطے شیطان فرمایا
کہ نہایت بدذات ہوتا ہی اور شکاری نہین ہوتا تعلیم نہین قبول کرتا اور اکثر سویا کرتا ہی اسی واسطے اسکا قتل کرنا درست ہی ق اَبُوهُرَيْرَةَ الْكَلِمَةُ ۲۲۷
الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہے یعنی خیرات مین داخل ہی ف یعنی اگر کوئی
سوال کرے اور کچھ موجود نہو تو اسکو دعا دیوے کہ خدا تمکو اور کہین سے دلاوے یہ بھی خیرات مین داخل ہی یا اچھی بات سے مراد یہ کہ مسلمان کے دل کو کسی بات سے خوش
کردے بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ بخاری اور مسلم مین سعید بن زید رض سے روایت ہے ۲۲۸
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کھنبی از قسم من ہی اور اسکا پانی آنکھ کی شفا ہی ف یعنی جس طرح حضرت موسیٰ ع کے وقت مین من و سلوی بنی اسرائیل کو بے رنج
اور تلاش ملتا تھا ویسی کھنبی بھی بغیر جوتے بوئے زمین سے جمتی ہی پھر اسکا فائدہ فرمایا کہ اسکا پانی آنکھ کی دھند کاٹتا ہی چنانچہ یہی فائدہ بو علی سینا نے
قانون مین لکھا ہی خ اَبُوهُرَيْرَةَ اَلَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے ۲۲۹
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جان کو گلا گھونٹ کر مار ڈالے وہ آپ کو دوزخ مین گھونٹا کریگا اور جو آپ کو تلوار یا چھری بھونک کے مارے وہ دوزخ مین
آپ کو بھونکا کریگا ف یعنی جس طرح آپ کو حرام موت ماریگا وہ اسی طرح کی دوزخ مین سزا پایا کریگا جیسے غیر کو ناحق مارنا حرام ہی ویسے ہی اپنی جان بھی
مارنا حرام ہی م اَنَسٌ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مسلم مین انس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اذان دینے والے قیامت کے ۲۳۰
دن سب لوگون سے گردن بلند ہونگے ف بلند گردن ہونگے یعنی رحمت الٰہی کے زیادہ تر امیدوار ہونگے اسواسطے کہ منتظر اور امیدوار اپنی مراد کو واسطے
گردن بڑھائے تاکا کرتا ہی یا یہ مطلب کہ قیامت مین پسینا لوگون کے لبون تک پہونچیگا لیکن اذان دینے والون کو بسبب گردن بلندی کے کچھ رنج نہوگا
یا یہ مطلب کہ گردن بلند ہونگے یعنی سب لوگون مین باعزت اور نمودار ہونگے م اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی ۲۳۱
کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایماندار بھائی ہی ایماندار کا ف یعنی جب مسلمان دوسرے مسلمان کا دینی بھائی ٹھہرا تو اسکی محبت اور خیرخواہی واجب ہوئی جیسے
بھائی کو بھائی سے ہوتی ہی م اَبُوهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ ۲۳۲
وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ مسلم مین
ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ کڑا ایماندار بہتر اور پیارا ہی خدا کے نزدیک بودے اور سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار مین خواہ مضبوط ہو خواہ
سست بہتری ہی حرص کرتا رہ اسپر جو تیرے کام آوے اور خدا سے مدد مانگ اور نہ تھک اور اگر تجھکو کوئی رنج اور مصیبت پہونچے تو یون مت کہہ کہ اگر مین فلان
کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن یون کہہ کہ یہ خدا نے ٹھہرایا تھا اور اسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہی ف مضبوط ایماندار
خدائے تعالیٰ کو اسواسطے زیادہ پیارا ہی کہ وہ اپنے کامل الیقین کے سبب سے دین کے کام پر نہایت مستعد رہتا ہی جہاد کرتا ہی نیک کام بتلانے اور برے کام سے
روکنے مین کسی سے نہین ڈرتا اور عبادت پر مستعد رہتا ہی کسی رنج اور تکلیف سے دین کے کام مین سست نہین ہوتا بخلاف سست ایماندار کے کہ اس سے دین کا کام بخوبی نہین ہوسکتا پھر فرمایا کہ حرص

مضبوط مسلمان سست سے بہتر ہے لیکن خیریت دونون مین ہر اسواسطے کہ ایمان دونون مین موجود ہر گو اُسکا ایمان قوی ہر اور اِسکا ضعیف پھر حضرت نے عالی ہمتی پر چونپ دلائی اور سُستی دور ہونے کا علاج فرمایا یعنی ایماندار کو مناسب ہے کہ اپنے فائدے کے کامون پر سرگرم ہوجاوے اور اُسکے سرانجام کی خدا سے مدد چاہے دینی کام مین سُست ہوکر نہ تھک رہے کہ خالی ہاتھ رہجاویگا اسواسطے کہ دنیا اور دین کی محرومی کا اصل سبب سُستی اور کاہلی ہر اور چونکہ آدمی رنج اور مصیبت سے خالی نہین رہ سکتا سو اُسکا بھی علاج فرمایا یعنی تکلیف مین یون نہ کہے کہ اگر مین فلانا کام کرتا تو ایسا ہوتا یعنی رنج نہوتا یا اگر فلانا شخص جہاد مین نہ جاتا تو زندہ رہتا بلکہ اُسکو تقدیر پر حوالے کرے تاکہ حسرت سے بچے اسواسطے کہ تقدیر کے مقابلے مین اگر بولنا شیطانی کام ہر کہ آدمی تقدیر کو تبولا کر اسباب ظاہری پر بھروسا کرتا ہے اور ناحق پچتا کر غم پر غم اُٹھاتا ہر ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا

۱۳۳۳ کہ ایک ایماندار دوسرے ایماندار کے حق مین ایسا ہی ہر جیسے عمارت کی نیو کہ اُسکا ایک دوسرے کو مضبوط کیے رہتا ہر ف یعنی جیسے عمارت مین مضبوطی ایک اینٹ کی دوسری اینٹ سے ہوتی ہر اسی طرح ایک ایماندار کو لازم ہر کہ دوسرے ایماندار کا مددگار رہے خلاصہ مطلب یہ کہ ایمان کی ترقی اور خوبی اتفاق پر موقوف ہر ق جَابِرٌ وَابْنُ

۱۳۳۴ عُمَرَ اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہر کہ حضرت نے فرمایا کہ ایماندار ایک انتڑی مین کھاتا ہر اور کافر سات انتڑیون مین کھاتا ہر ف ایک کافر کی ضیافت ہوئی جب اُس نے سات بکریون کا دودھ پیا تب اُسکا پیٹ بھرا دوسرے دن وہ مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ سے آسودہ ہوگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی کم خوری اور قناعت ایمان کا مقتضا ہر تاکہ عبادت مین

۱۳۳۵ سُستی نہ آوے اور زیادہ خوری اور حرص کافر کی شان ہر کہ جانور کی طرح اُسکی کبھی حرص نہین کم ہوتی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہر کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار غیرت دار ہوتا ہے اور خدا زیادہ تر غیرت دار ہر ف باقی روایت یون ہر کہ اسی واسطے خدا نے

۱۳۳۶ ظاہر و باطن کی بیحیائیون سے منع کیا یعنی بدکامون پر طیش آنا ایمان کا مقتضا ہر بے غیرتی ایمان کی شان نہین ق عَائِشَةُ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن کا خوب واقف پاک لکھنے والے فرشتون کے ساتھ ہر اور جو کہ قرآن پڑھتا ہر اور اُسکی زبان اُسمین اٹکتی ہر اور قرآن پڑھنا نہایت مشکل ہر اُسکو دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑھنے کا اور دوسرا ثواب رنج کشی کا ف یعنی جو قرآن کے معانی سے خوب واقف ہر اور اُسکو بے تکلف پڑھتا ہر اُسکا مرتبہ نہایت عمدہ ہے کہ وہ ثواب مین اُن فرشتون کے ساتھ ہر جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہین اور جسکی زبان نہین پلٹتی باوجود محنت کہ اُس سے حروف نہین ادا ہوتے تو کیا رحمت ہر خدا کی کہ اُسکے واسطے دو ثواب مقرر کیے مطلب یہ کہ قرآن سے کسی طرح غفلت نہ چاہیے اگر خوب واقف ہر تو سبحان اللہ کہ فرشتون مین شمار ہوا اور

۱۳۳۷ اگر خوب زبان نہین چلتی تو بھی دوہرا ثواب موجود ہر ق اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ بخاری اور مسلم مین اسما بنت ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہر کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ ملی چیز سے آپ کو آسودہ دکھلانے والا جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرتؐ میری ایک سوت ہر تو مجھپر اس بات مین کچھ گناہ تو نہین کہ مین اپنے خاوند کی طرف سے اُس چیز کا دینا ظاہر کرون جو حقیقت مین نہین دی تاکہ سوت جلے اور جھنجھلا دے تب حضرتؐ نے

۱۳۳۸ یہ حدیث فرمائی یعنی یہ صاف مکاری اور خلاف نمائی ہر ہرگز درست نہین کہ ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ ق عَلِيٌّ اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَّمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہر کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہر اُن دو پہاڑون کے درمیان مین کہ ایک پہاڑ کو عیر کہتے ہین اور دوسرے کو ثور سو جو اُس مین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہہ دیوے تو اُسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہر خدا نہ قبول کریگا اُس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو امان مسلمانون کی ایک ہی

ادنیٰ مسلمان بھی امان مین کوشش کرے سو جو شخص کہ مسلمان کی امان کو توڑے سو اُسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول کریگا
خدا اُس سی قیامت کے دن نہ نفل نہ فرض اور جو کسی قوم سے دوستی کرے بے اجازت اپنے اگلے مددگارون اور سردارون کی اور دوسری روایت مین یون ہی
اور جو رشتہ لگاوے اپنے باپ کے سوا غیر سے یا اپنے مالکون کو چھوڑ کے غیرون سے نسبت کرے تو اُسپر خدا کی اور فرشتونکی اور سب آدمیون کی لعنت ہی نہ قبول
کریگا خدا اُس سے قیامت کے دن نفل ورنہ فرض **ف** یعنے جیسے مکے کے حرم مین زیادتی اور بے ادبی درست نہین ویسے ہی مدینے کے حرم مین بھی اور اگر لشکر
اسلام سے ادنیٰ مسلمان کسی کافر کو پناہ دیوے تو سب مسلمانون پر اُسکی رعایت واجب ہوگئی جو اُسکی امان کو توڑے اُسپر لعنت ہی اور جب ایک قوم سی دوستی کی اور مین
ایک دوسرے کی مددگاری کا عہد کیا تو انکی بدون اجازت کے اور قوم سے راہ و رسم کرنا اور مددگاری کا قول قرار کرنا درست نہین کہ شاید انکو رنج ہو اور عداوت
پیدا ہو **م** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ ٩
مِنْهُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مدینہ اُنکے واسطے بہتر ہی اگر انکو بوجھ ہو نہ چھوڑ جاویگا کوئی مدینے کو بُرا جان کر مگر کہ خدا اُسکے عوض اُس سے بہتر کو اُسمین لاویگا اور نہ ثابت رہیگا کوئی مدینے کی
کڑی بھوک پر اور اُسکی تکلیف پر مگر کہ مین اوسکا شفیع یا اُسکے ایمان کا گواہ ہونگا قیامت کے دن **ف** پوری حدیث یون ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یمن کا ملک
فتح ہوگا بعضے لوگ مدینے سی نکلکر وہان جا رہینگے پھر یہہ حدیث فرمائی اور اشارہ کیا کہ مدینے والون کو مدینہ چھوڑنا بہتر نہین اور اگر کوئی وہان سے نکل جاویگا
تو مدینے کا کچھ نقصان نہین اُس سے افضل لوگون کو خدا وہان لاویگا پھر فرمایا کہ جو مدینے مین تکلیف اور رنج سہے گا اُسکا شفیع اور گواہ مین ہونگا اس حدیث سے
مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے والون کو عمدہ بشارت ہی **خ** اَنَسٌ اَلْمَدِیْنَةُ یَاْتِیْهَا الدَّجَّالُ فَیَجِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ یَحْرُسُوْنَهَا ۲۴۰
فَلَا یَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بخاری مین انس رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے **م** فرمایا کہ مدینے مین دجّال آویگا تو فرشتونکو پاویگا
کہ اُسکی چوکیداری کرتے ہین سو اُسکے نزدیک آویگا اور انشاء اللہ وہان وبا بھی نہ آویگی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بخاری اور مسلم ۲۴۱
مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اُسی کے ساتھ ہی جس سے کہ محبت رکھتا ہی **ف** ایک شخص نے پوچھا کہ یا حضرت قیامت کب
ہوگی حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے واسطے تو نے کیا سامان کیا ہی اُس نے کہا یا رسول اللہ قیامت کے واسطے نماز اور روزے کی زیادتی کا سامان تو میرے پاس نہین
لیکن مین اللہ اور اُسکے رسول کی محبت رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی اللہ و رسول کی محبت عمدہ سامان ہی یہ حدیث بشارت ہی اہل محبت کو
م اَنَسٌ وَّ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ حَتّٰی یَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ مسلم مین انس اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ۲۴۲
کہ دونون گالی دینے والون نے جو کہا سو اُسکا گناہ اُسی پر ہی جس نے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے **ف** یعنی اگر دو شخص آپس مین ایک دوسرے کو
گالی دیوین تو دونون طرف کی گالیون کا گناہ اُسی پر ہی جسنے اوّل گالی دینا شروع کیا اسواسطے کہ اُسی نے اوّل راہ نکالی اور اگر مظلوم نے جواب مین زیادتی
کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوئے اِس حدیث سی معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہی بشرطیکہ حد سے نہ بڑھے لیکن
غم خوری جواب دینے سی نہایت افضل ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یُسْلِمُهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی کہ حضرت نے ۲۴۳
فرمایا کہ مسلمان بھائی ہی مسلمان کا نہ اُسپر ظلم کرتا ہی نہ اُسکو بلا کی مین ڈالتا ہی **ف** یعنی جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ٹھہرا تو اُسپر ظلم کرنا یا اُسکو
بلا مین پڑا رہنے دینا اُسکی حمایت اور مدد نکرنا کسی طرح مناسب نہین **ق** اَلْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ ۲۴۴
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بخاری اور مسلم مین برا بن عازب رضی سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا مسلمان سے جب کہ قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ سوا خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور محمد خدا کا رسول ہی سو یہی مطلب ہی
خدا کے قول کا جو قرآن مین ہی کہ ایمان والون کو خدا ثابت بات پر ثابت رکھتا ہی **ف** یعنی جو یہ قرآن مین فرمایا ہی کہ ایماندارون کو ثابت بات پر خدا ثابت
رکھتا ہی تو مراد ثابت بات سی توحید اور رسالت کی گواہی ہی معلوم ہوا کہ قبر کا سوال و جواب قرآن اور حدیث دونون سی ثابت ہی **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ۲۴۵

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہی کہ جسکی زبان اور ہاتھ

۱۳۴ سے مسلمان بچین ف یعنی زبان سے نہ غیبت کرے نہ گالی دے اور نہ ہاتھ سے کسیکو ناحق مارے نہ مجروح کرے ق عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا

نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ افضل ہجرت کرنیوالا وہ ہی جو اسکو چھوڑے جس سے خدا نے منع کیا

ف ہجرت اُسکو کہتے ہین کہ مسلمان کفر کا ملک چھوڑکر اسلام کے ملک مین جا رہے سو فرمایا کہ عمدہ ہجرت وہ ہی جو گناہ سی ہجرت کرے وطن چھوڑنا ظاہری ہجرت ہے

۱۳۴ اور گناہ چھوڑنا باطنی ہجرت ہی ق عُمَرُ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا نِيحَ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی

کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ مُردے پر عذاب ہوتا ہی قبر مین نوحہ کرنے سے ف نوحے سی میت پر عذاب اُس صورت مین ہی کہ وہ اپنے اوپر نوحہ کرنے کی وصیت کر جاوے

۱۳۴ یا کہ اُسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نہ کرے م جَابِرٌ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت

نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی مین قریش کے تابع ہین ف یعنی قریش کی قوم عرب مین سردار ہی اگر قریش نیک ہوئے تو اور لوگ بھی نیک ہوئے اور اگر قریش

۱۳۴۹ بگڑے تو سب بگڑے اسواسطے کہ معمول ہی کہ عمدہ خاندان کے طریق کو لوگ سند پکڑتے ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّاْنِ

مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا

تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا عرب کے لوگ اس سرداری مین

قریش کے تابعدار ہین مسلمان اُنکا قریش کے مسلمان کا تابع ہی اور کافر اُنکا قریش کے کافر کا تابع ہی آدمیون کا حال کھانون کا سا حال ہی جو اُن لوگون مین

کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہوجاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بہتر اُسکو پاؤگے

جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اصل اسلام سے یا اس خلافت سی جب تک کہ اس مین نہ آجاوے ف یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام

مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال دے کر جیسی کھانین مختلف ہوتی ہین کہ بعضی کھان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسی ہی آدمی

بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان عمدہ ہین شجاعت سخاوت یا ست غیرت ہمت اُنمین پیدائشی ہوتی ہی جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان ایسے نہین ہوتے

جیسے اور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہی بشرطیکہ علم اور عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری ملکر نور علی

نور ہوگئی معلوم ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہی جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے

دو مطلب ہین ایک یہ کہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہی جیسے عمر فاروقؓ اور خالدؓ اور عکرمہؓ اسواسطے کہ جو کفر مین

بہت مضبوط ہوتا ہی وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہی مضبوط لوگ جدھر آتے ہین خوب ہی آتے ہین اور دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت اور امارت سے قبل سردار ہونے کے

۱۳۵ نفرت رکھتا ہو وہی افضل ہی اسواسطے کہ اُسکو سرداری کی طمع نہین اور جبکہ اُسکو سردار بنایا تو خوب جانفشانی کرتا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ اَلنَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَاحِدَةً

بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ آدمیونکی مثال جیسے سو اونٹ کہ اُن مین نپاوے تو ایک بھی چالاک سواری کے لائق ف

یعنی جیسی سو اونٹ مین بھی ایک عمدہ نہیں ملتا ویسے ہی سو آدمیون مین ایک بھی کامل آدمی صحبت کے لائق نہین ملتا مطلب یہ کہ ناقص لوگ کثرت سے ہین

۱۳۵ اور کامل کمیاب م اَبُوْ مُوْسٰى اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِيْ

مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ تارے پناہ ہین آسمان کے پھر جب جاتے رہین گے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی ٹوٹ پھوٹ جاوے گا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی

پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اُنکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑیگا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری اُمت کے پھر جب میرے اصحاب

جاتے رہین گے تو آویگا میری امت پر جسکا اُنکو وعدہ ہی یعنی فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہوگی ف حضرت ؐ کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہہ ہوتا

حضرت سی حل ہوجاتا حضرت ؐ کے بعد اصحاب مین اختلاف ہوا اول خلافت مین بعد اسکے بعضے مسائل مین اور جبتک اصحاب کا زمانہ رہا تو اُنکی برکت سے

فساد دینی اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہو گیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسے آیندہ بات کی خبر دی ویسا ہی
۱۳۵۲ ہوا ق ابْنُ عُمَرَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ وتر کی نماز ایک رکعت ہی پچھلی رات سے
ف امام شافعی رح کے نزدیک وتر کی ایک ہی رکعت ہی اور یہی حدیث انکی دلیل ہی اور امام اعظم رح کے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ ترمذی مین
حدیث ہی علی مرتضی رض سے کہ حضرت وتر کی تین رکعتین پڑھتے تھے ترمذی نے کہا کہ اسی طرح کی روایت ہی عمران بن حصین رض اور عائشہ رض اور عبد اللہ بن عباس اور
ابو ایوب رض سے اور جامع الاصول مین بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت بعد تہجد کے تین رکعت وتر کی پڑھتے تھی اور عبد اللہ
بن مسعود رض سے روایت ہی کہ وتر کی تین رکعتین ہین جیسے مغرب کی تین رکعتین ہین وہ رات کی وتر ہے اور مغرب دن کی وتر مستحب وقت وتر کا آخر شب ہے جسکو
۱۳۵۳ اپنے جاگنے پر اعتماد ہو ق عَائِشَةُ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ آزادی کرنے کا حق اسی کا ہی
۱۳۵۴ جس نے آزاد کیا ف یعنی جس نے لونڈی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھوڑ کر مر جاوے تو اسکا وارث آزاد کرنے والا ہی ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ
وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا فرش والی کا ہی اور زنا کرنے والے کو پتھر ف یعنی لڑکے کا مالک
وہی ہی جسکے نیچے اس لڑکے کی مان ہی خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کار دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہی تو اسکی قسمت مین پتھر ہی یعنی وہ مالک
۱۳۵۵ نہین اور اگر حرام کار بیاہا ہو تو اسکو سنگسار کرنا چاہیے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنْفِقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جھوٹھی قسم کالا اور جنس کے رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا سبب ہے ف یعنی تجارت مین جھوٹی قسم
کھانے سے سوداگر کو یہ احتمال ہوتا ہی کہ میری بکری خوب ہو گی حالانکہ جھوٹھی قسم سے اسکی سوداگری مین ٹوٹا پڑتا ہی کہ خدا اسکی برکت کو دور کرتا ہی اور لوگ بھی اسکو
۱۳۵۶ جھوٹھا جان کر اس سے خرید و فروخت کم کرتے ہین معلوم ہوا کہ سوداگری اور بیوپار کی برکت راستی مین ہی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بخاری
۱۳۵۷ مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم مدعا علیہ پر چاہیے ف مدعا علیہ پر قسم اس صورت مین ہی جبکہ مدعی کو گواہ نہ ملین م اَبُوْهُرَيْرَةَ
اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہی ف یعنی قاضی نے جس مطلب کی
قسم لی وہی معتبر ہے پھر اگر قسم کھانے والا کہے کہ مین نے قاضی کی نیت پر قسم نہین کھائی مین نے دلمین کچھ اور ارادہ کر لیا تھا تو اوس اس قول کا کچھ اعتبار نہین
۱۳۵۸ لیکن اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو اس وقت قسم کھانے والے کی نیت کا البتہ اعتبار رہی فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ایما کی لفظ ہی م اَبُوْ
هُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو
عورت خوشبو لگائے ہو وہ ہمارے ساتھ اخیر عشا کی نماز مین نہ حاضر ہو ف حضرت نے اسواسطے منع کیا کہ تا کہ رات کے وقت مین خوشبو سونگھ کے جوان مردون کو
۱۳۵۹ بد خیال نہ آوے معلوم ہوا کہ خوشبو لگا کر رات مین عورت کا نکلنا درست نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا
اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ جو مسلمان آزاد کرے مسلمان مرد کو چھڑا دیگا اللہ اس کے
۱۳۶۰ ہر ایک جوڑ کے بدلے اسکا ہر ایک جوڑ دوزخ سے م جَرِيْرٌ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى
يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ مسلم مین جریر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو غلام بھاگا تو البتہ اس سے اتر گئی اسلام کی پناہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ جو غلام
بھاگا اپنے مالکون سے سو البتہ کافر ہو گیا جب تک کہ ان مین نہ پلٹ آوے ف اگر غلام بھاگنے کو حلال جانکر بھاگا تو سچ مچ کافر ہو گیا اور اگر حلال نہین جانا
۱۳۶۱ تو کافر نہین ہوا اس نے کفران نعمت کیا م اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمہارا حصہ اسی مین ہے
اور جس بستی والون نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو البتہ اسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا ہی پھر اس بستی کے باقی چار حصے تمہارے ہین
ف اس حدیث مین بیان ہی فئی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہی بیت المال کا

اسکو فی کہتے ہین اسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر غازی وہان جا کر ٹھہرین تو بطور عطا کے حصہ پاوین گے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین
١٣٦٢ غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اسمین پانچوان حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے غازیون کے ہین اسکو غنیمت کہتے ہین خ عُمَرُ اَیُّمَا مُسْلِمٍ
شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ بخاری مین عمر فاروق رضؓ
سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان کی چار مسلمان نیکی کی گواہی دین خدا اُسکو بہشت مین داخل کریگا عمر فاروق رضؓ نے کہا پھر ہمنے کہا اور دو آدمی
کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی حضرت ؐ نے فرمایا اور دو کی گواہی بھی بہشت مین لیجاتی ہی عمر فاروق رضؓ نے کہا پھر ہمنے ایک شخص کی گواہی
١٣٦٣ کا حال نہ پوچھا **ف** معلوم ہوا کہ خالص مسلمانون کی گواہی نجات کا سبب ہے **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اَیُّکُمْ ہی خ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ
وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی جسکے نزدیک اپنے وارث کا مال اپنے مال سے
زیادہ تر پیارا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین ایسا نہین کہ اُسکے نزدیک اپنے مال سے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو حضرت ؐ نے فرمایا سو البتہ اُسکا مال تو
وہی ہی جو اُسنے آگے بھیجا یعنی خدا کی راہ مین خرچ کیا اور اُسکے وارث کا مال وہ ہی جسکو چھوڑ گیا **ف** اپنا مال وہی جو اپنے کام آوے اور کام وہی مال
آویگا جو خدا کی راہ مین خرچ ہوا اور جو کہ خرچ نہین کرتے اور اپنا مال جان کے بند کر رکھتے ہین وہ نادان ہین کہ اُسکو اُسکے وارث اُڑا دین گے اسکے کچھ کام نہ آیا
١٣٦٤ م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَیُّکُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ
فَقُلْنَا كُلُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ
وَثَلٰثٌ خَيْرٌ مِّنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ مسلم مین عقبہ بن عامر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی
کہ یہ چاہے کہ ہر ایک دن صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جاوے پھر وہان سے دو اونٹنیان بڑی کوہان والیان لاوے بغیر گناہ اور بے قطع برادری کی یعنی نہ چوری
اور غصب کیا ہو نہ کسی برادر کا حق کاٹا ہو تو ہمنے کہا کہ ہم سب لوگ یا رسول اللہ اس بات کو چاہتے ہین حضرت ؐ نے فرمایا تو پھر کیون نہین تم مین سے ہر ایک مسجد کو جاتا ہی
کہ غیر کو سکھلاوے یا خود دو آیتین قرآن کی پڑھے یہ اُسکے حق مین بہتر ہی دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار آیتین بہتر ہین چار
اونٹنیون سے اور اسیطرح آیتون کا شمار اونٹنیون کے شمار سے بہتر ہے یعنی پانچ افضل ہین پانچ سے اور چھ افضل ہین چھ سے **ف** بطحان اور عقیق مدینے سے
دو کوس پر دو مکان ہین وہان بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہین اسواسطے اُسکو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن کے پڑھنے اور
١٣٦٥ پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہے اسواسطے کہ آخرت کا ثواب باقی ہے اور دُنیا کا فانی م جَابِرٌ اَیُّکُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ يَعْنِيْ جَدْيًا
اَسَكَّ مَيِّتًا فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ تُحِبُّوْنَ اَنَّهُ لَكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا
فِيْهِ اِنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ مسلم مین جابر رضؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا تم مین سے
کون چاہتا ہی کہ یہ بھیڑ کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اُسکو ایک درم کے بدلے ملے پھر اُسکا حضرت ؐ نے کان پکڑا تو ہمنے کہا کہ ہم نہین چاہتے کہ ہمکو کوئی چیز دیکر
اور ہم کیا کرین گے اسکو حضرت ؐ نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین
سو اب تو بھلا کیونکر نا چیز نہو کہ اسمین جان نہین پھر حضرت ؐ نے فرمایا خدا کی قسم کہ مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر ذلیل و رخوار ہی **ف** یعنی اگر تم مردار
١٣٦٦ سے پرہیز کرتے ہو تو دنیا سے زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دُنیا خدا کے نزدیک مُردار سے بھی زیادہ تر ذلیل و رنا پاک ہی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَیُّکُمْ يَذْكُرُ
حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ قَالَهُ لَمَّا تَذَاكَرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَهُ مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کسکو یاد ہے
وہ وقت جب کہ چاند نکلا تھا جیسے کٹھری کا کنارہ یہ حضرت ؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ اصحاب آپس مین حضرت ؐ کے پاس شب قدر کا ذکر کرتے تھے کب ہوئی
ف یعنی شب قدر آخر مہینے مین تھی جبکہ چاند باریک ہوگیا تھا غالب کہ ستائیسوین رات مراد ہی چنانچہ اور حدیثون مین صاف مذکور ہی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین

١٣٦٧ ہین جنکے سرے پر آئی ہو ح اَنَسٌ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيكُمْ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ قَالَهُ لِلْيَهُوْدِ بَعْدَ اِسْلَامِهِ فَقَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَأَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیسا شخص ہی تم مین عبداللہ بن سلام یہ حضرتؐ نے مدینے کے یہودیون سے کہا عبداللہؓ بن سلام کے مسلمان ہونے کے بعد تو یہود نے کہا وہ ہمارا افضل ہی اور افضل کا بیٹا اور ہمارا سردار ہی اور ہمارے سردار کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو اگر عبداللہ مسلمان ہوجاوے یہود نے کہا کہ خدا اسکو اسلام سے پناہ مین رکھی پھر تو عبداللہ بن سلام اندر سے نکل آئے اور کہا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو یہود نے کہا کہ یہ شخص ہم مین نہایت برا ہی اور برے کا بیٹا اور انکو نہایت گھٹایا تو عبداللہؓ بن سلام نے کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یا رسول اللہ **ف** عبداللہؓ بن سلام یہودیون کے بڑے عالم تھے جب وہ مسلمان ہوئے تو حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ قوم یہود بڑی مفتری ہی میرے اسلام کے ظاہر ہونے کے قبل میرا حال ان سے دریافت کیجیے تو سچ بتلا دین گے اور اگر وہ جانین گے کہ مین مسلمان ہوا ہون تو مجھپر بہتان باندھین گے بعد اسکے عبداللہؓ اندر مکان مین پوشیدہ ہو کر بیٹھ رہے اور حضرتؐ نے یہود کو بلا کر عبداللہ کا حال پوچھا اول انھون نے انکی تعریف کی جب معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہوئے تو اسی وقت بدل گئے یہی معمول ہی اہل باطل کا کہ اپنے موافق کی تعریف کرتے ہین اور جب کہ اس نے راہ حق اختیار کی تو فورًا اسپر طعن اور تشنیع کرنے لگتے ہین

١٣٦٨ م اِبْنُ عَبَّاسٍ اَيُّ وَادٍ هٰذَا قَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى هَابِطًا مِّنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ اَتٰى عَلٰى ثَنِيَّةِ هَرْشٰى فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِيَّةُ هَرْشٰى قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَآءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ وَّهُوَ يُلَبِّيْ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کون نالا ہی اصحاب نے کہا یہ ازرق نالا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون موسیٰؑ کو کہ اترتا ہی ٹیلے سے اور اسکی بلند آواز ہی خدا کی طرف اس طرح سے کہ اللہم لبیک یعنی ای میرے رب مین تیرے حضور مین حاضر ہون پھر حضرتؐ آئے ہرشی ٹیلے پر سو فرمایا کہ یہ کون ٹیلا ہے اصحاب نے کہا کہ یہ ہرشی ٹیلا ہی حضرتؐ نے فرمایا گویا مین دیکھتا ہون یونسؑ بن متی کو سرخ اونٹنی گھنگھریالے روئین والی پر یونسؑ پر پشمینے کا جبہ ہی اسکی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہی اور وہ بھی اللہم لبیک کہہ رہا ہی **ف** یہ حضرتؐ نے حجۃ الوداع کے سال کہے اور مدینے کی راہ مین فرمایا حضرتؐ نے یہ حال خواب مین دیکھا یا انکی روحون کو واقعی دیکھا

١٣٦٩ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر استفہام کا ہمزہ ہی **ق** مَالِكُ بْنُ بُحَيْنَةَ اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا بخاری اور مسلم مین عبداللہؓ بن مالک سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی کیا صبح کی تو چار رکعتین پڑھتا ہی **ف** صحیح مسلم مین عبداللہ ابن مالکؓ سے روایت ہی کہ نماز فجر کی اقامت ہوئی تو حضرتؐ نے ایک مرد کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی اور موذن اقامت کہتا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب فجر کی جماعت ہوتی ہو تو سنت صف مین پڑھنا نہ چاہیے اس حدیث کا راوی عبداللہ بن مالکؓ ہی اور مالک کی طرف نسبت اس حدیث کی غلطی ہی

١٣٧٠ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمکو کیا معلوم ہی کہ غیبت کیا چیز ہی اصحاب نے کہا خدا اور اسکا رسولؐ زیادہ تر دانا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا وہ ذکر کرے جو اسکو برا لگے اسی کا نام غیبت ہی لوگون نے کہا بھلا فرمائیے تو کہ اگر میرے بھائی مین سچ مچ وہی بات ہو جو مین نے کہی حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیرے بھائی مین فی الحقیقت وہی ہی جو تو نے کہا تبھی تو تو نے اسکی غیبت کی اور اگر اسمین وہ بات نہین جو تو نے کہی پھر تو تو نے اسپر بہتان باندھا **ف** یعنی سچ ہی بات کا نام تو غیبت ہی اور اگر جھوٹی بات ہی تو اسکا نام بہتان ہی خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہی خواہ اسکے نسب کا نقصان ہو خواہ بدن کا خواہ اسکے قول اور فعل کا خواہ اسکے دین کا خواہ اسکی غیبت زبان سے کرے خواہ اشارے سے کہ یہ سب حرام ہی لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ کرتا ہی اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چیپڑا تو درست ہی

١٣٧١ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ اِلَى الْاٰنَ حِيْنَ انْتَهٰى

حقیقت غیبت

اِلٰی قَعْرِہَا قَالَہٗ لَمَّا سَمِعَ وَجْبَۃً مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم جانتے ہو کہ یہ کیا تھا ہمنے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پتھر تھا کہ دوزخ مین ستر برس سے پھینکا گیا تھا سو دوزخ مین ابتک اُترتا جاتا تھا یہانتک کہ اُسکی تہ مین پہونچ گیا یہ حضرتؐ نے اُس وقت فرمایا جب ایک دھما کا سُنا **ف** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ ہم اصحاب حضرتؐ کی خدمت مین حاضر تھے کہ ہمنے ایک ایسی آواز سُنی جیسے کوئی چیز اوپر سے نیچے کو گرتی ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دوزخ کی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہی

۱۳۷۲ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ أَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ يُطْرَحُ فِي النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہی اصحابؓ نے کہا کہ ہم مین مفلس وہ ہی کہ جسکے پاس نہ درم ہو نہ اسباب حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ میری اُمت سے حقیقت مین مفلس وہ ہی جو قیامت کے دن آوی نماز اور روزہ اور زکوٰۃ لیکر اور حال آنکہ اُسکو گالی دی اور اُسکو حرام کاری کا عیب لگایا اور اس کا مال کھا گیا اور اُسکی خونریزی کی اور اُسکو مارا سو اُسکی نیکیون سے اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور اُس دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر قصور ادا ہونیکے قبل اُسکی نیکیان ہو چکین گی تو اُن مظلومون کے گناہ لیے جاوینگے سو اُس ظالم پر ڈالے جاوین گے پھر وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا **ف** معلوم ہوا کہ مسلمان کی عبادت اور نیکیان حق العباد کے بدلے جاوین گی اور اگر نیکیان کم ہوئین اور لوگون کے حق زیادہ تو اُنکے گناہ ظالم کی گردن پر ڈالے جاوین گے تو جب نیکیان چھن گئین اور لوگون کے گناہ گردن پر پڑے تو حقیقت مین یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا مین نہایت مالدار ہو اس حدیث مین یہ اشارہ ہی کہ مسلمان حق العباد اور مظالم سے ڈرتا رہے اپنے حسنات اور کثرت عبادت پر نہ بھولے

۱۳۷۳ خ عُمَرُ أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ بخاری مین عمر فاروق رضہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمر تو کیا جانتا ہی کہ یہ پوچھنے والا کون ہی مین نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھا تمھارے پاس آیا کہ تمکو تمھارا دین سکھلاوے **ف** اس حدیث کا پورا قصہ اسی باب کی اور حدیث جبرئیل مین مفصل ہو چکا

۱۳۷۴ ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِيْ أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگون مین چوتھائی ہو ہمنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیون کے تہائی ہو ہمنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہی اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہے کہ مقرر مین اُمید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون مین آدھے ہوگے اور اِسکا سبب یہ ہے کہ بہشت مین سوائے مسلمان جان کے کوئی نہ داخل ہوگا اور نہین ہو تم اہل شرک مین مگر جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال مین یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال مین **ف** یعنی آدھی بہشت مین اُمت محمدی ہوگی اور نصف باقی مین اور پیغمبرون کی اُمتین ہونگی اول حضرتؐ نے چوتھائی فرمایا پھر تہائی پھر آدھا اسواسطے کہ لوگ شکر الٰہی کرین اور دم بدم خوشی مین ترقی ہو

حاشیہ: اُمت محمدی نصف اہل بہشت ہونگی ۱۲۹۰

۱۳۷۵ ق عُمَرُ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ بِوَلَدِهَا قَالَهٗ حِيْنَ رَأَى امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ تَسْعٰى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ بخاری اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ عورت پھینکنے والی ہی اپنے لڑکے کو آگ مین ہمنے کہا قسم ہی خدا کی کہ ہرگز نہ پھینکے گی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ خدا کا رحم اپنے بندون پر بہت زیادہ ہی اس عورت کے رحم سے بیٹے پر یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب ایک قیدی عورت کو دیکھا کہ دوڑی جاتی ہی جب آئے قیدیون مین اپنے بچے کو پایا پھر اُسکو اپنے پیٹ سے چمٹا لیا پھر اُسکو دودھ پلانے لگی **ف** اس حدیث مین بیان ہی وسعت رحمت الٰہی کا اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب حل ہوتا ہے

۱۳۷۶ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا

وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ قَالَهٗ لَمَّا نَزَلَتْ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَقَالُوْا كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم وہ کہا چاہتے ہو جیسا تمسے پہلے کتاب والون نے کہا کہ ہم نے حکم خدا کا سُنا اور نہ مانا بلکہ تم یون کہو کہ الٰہی ہمنے تیرا حکم سُنا اور مان لیا ای رب ہمارے تیری بخشش کو ہم چاہتے ہین اور تیری ہی طرف ہمارا ٹھکانا ہی یہ حضرتؐ نے اُس وقت فرمایا کہ سورۂ بقرہ کے اخیر مین یہ آیت اُتری کہ خدا ہی کا ہی جو کہ آسمانون اور زمین مین ہی اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلون مین ہی یا اُسکو چھپاؤ اُسکا حساب خدا تمسے کریگا تو اصحابؓ نے کہا کہ ہمکو اوّل اُن کامون کا حکم ہوا جنکو ہم کر سکتے ہین مثل نماز اور روزے اور جہاد اور خیرات کے اور البتہ ہمپر یہ آیت اُتری اور یہ ہمارے قابو مین نہین ف یعنی خیالات اور وسواس سے دلکو روکنا ہمارے اختیار مین نہین اگر اسکا بھی حساب ہوا تو ہمارا کہین ٹھکانا نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ تم اہل کتاب کی طرح حکم عدولی نکرو بندے کو لائق نہین کہ اپنے مالک کے حکم مین تکرار کرے بلکہ تم یہ حکم بھی مان لو لیکن خدا سے مغفرت مانگو کہ تمپر آسانی کرے پھر اصحابؓ نے حضرتؐ کے بموجب ارشاد عمل کیا اور حکم مانا تو یہ آیت اُتری کہ حق تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہین دیتا مگر اُتنی قدر جتنا اُسکو اختیار ہی یعنی اب خیالات اور خطرات پر پکڑ نہین تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ سب علما کا یہی مذہب ہی کہ خطرات پر مواخذہ نہین لیکن عزم پر مواخذہ ہی عزم اُس ارادہ کو کہتے ہین جو دل مین جم گیا ہو اور ٹھن چکا ہو خ اُمُّ سَلَمَةَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَهٗ لِامْرَاَةٍ جَاءَتْ

۷۷ تُسْعِدُ اُمَّ سَلَمَةَ عَلَى الْبُكَاءِ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ بخاری مین حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ شیطان کو اُس گھر مین داخل کرے جس سے خدا نے اُسکو نکالا ہی یہ حضرتؐ نے اُس عورت سے فرمایا جو ابی سلمہؓ کی موت پر اُم سلمہؓ کو رولانے آئی ف حضرت اُم سلمہؓ کے اوّل خاوند کا نام ابی سلمہؓ تھا جب وہ مرگئے تب کوئی عورت اُنکو رولانے آئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہان کی برکت سے شیطان اس گھر سے دور رہا ہی اب رونے اور پیٹنے سے شیطان کو پھر اس گھر مین داخل نہ کر اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہی مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ ہائے ہائے مچانا ق

۲۷۸ عَائِشَةُ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَهٗ لِامْرَاَةِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ وَقَدْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ رفاعہ کی نکاح مین پھر پلٹ جاوے یہ نہین درست ہی جبتک کہ تو اُس دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھے اور وہ تیرا شہد نہ چکھے یعنی بدون صحبت کے اوّل خاوند سے نکاح نہین درست ہی یہ حضرتؐ نے رفاعہؓ کی عورت سے فرمایا اور رفاعہؓ نے اُسکو تین بار طلاق دی تھی ف رفاعہؓ کی عورت حضرتؐ پاس آئی اور کہنے لگی کہ یا حضرتؐ میرے خاوند نے مجکو تین طلاق دیے سو مین نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا تو مین نے اُسکو ایسا پایا جیسے کپڑے کا کھونٹ یعنی نامرد ہی تو حضرتؐ مسکرائے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ تین طلاق کے بعد اوّل خاوند سے نکاح نہین درست جبتک کہ دوسرا خاوند اُس عورت سے صحبت نہ کر چکے اور یہی مذہب ہی سب امامون کا ق الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ

۱۲۷۹ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کرتے ہو اس ریشمی قبا کی نرمی سے البتہ بہشت مین سعد بن معاذؓ کے رومال اس سے عمدہ اور نرم تر ہین ف ایک نصرانی بادشاہ نے حضرتؐ کو ریشمی قبا تحفہ بھیجی اصحابؓ نے اُسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی دُنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اُسکی خواہش کیجیے آخرت کی عمدگی طلب کرو اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے عمدہ ٹھہرا تو وہان کی قبا کو خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی ق اَبُوْ بَكْرَةَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ

۱۲۸۰ خَيْرًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرُ مِنْهُمْ قَالَهٗ لِلْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ حِيْنَ قَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر قوم اسلم اور قوم غفار اور قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم سے تو کیا اُن کو نقصان اور ٹوٹا پڑے اقرعؓ نے کہا کہ ہان حضرتؐ نے فرمایا تو قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ وہ قوم یعنی اسلم وغیرہ

بہتر ہین اُن قومون سے یعنی بنی تمیم وغیرہ سے یہ حضرتؐ نے اقرع بن حابس سے فرمایا جب کہ اُسنے حضرتؐ سے یون کہا تھا کہ تجھ سے تو حاجیون کے چورون نے بیعت کی ہی یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ نے **ف** اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کی قوم مکے کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کم ذات تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اوّل اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت حضرتؐ پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کی نزدیک وہی بہتر ہی جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دین داری کی کچھ حقیقت نہین **شعر** بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامیؔ ؛ کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

١٣٨١ **ق** اَنَسٌ اَرَاَیْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِیْهِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا بھلا بتلا تو کہ اگر خدا روکے پھل کو تو کس طرح اپنے بھائی مسلمان کے مال کو حلال کریگا **ف** اس حدیث کا قصہ چھٹے باب مین ہو چکا کہ حضرتؐ نے کچے پھل کے بیچنے سے منع کیا یعنی قبل پختگی کے اگر جھڑ جاوے تو مشتری سے قیمت لینا کیون کر حلال ہوگا

١٣٨٢ **خ** اَبُوْ اُمَامَةَ اَرَاَیْتَ حِیْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَیْتِكَ اَلَیْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ ذَنْبَكَ بخاری مین ابو اُمامہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو جب کہ تو اپنے گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح وضو نہین کیا تھا اُسنے کہا درست ہی یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا پھر تو ہمارے ساتھ نماز مین حاضر ہوا اُسنے کہا ہان یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا سو مقرر خدا نے تیری حد بخشی یا یون فرمایا کہ تیرا گناہ بخشا **ف** ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مین نے گناہ حد مارنے کے لائق کیا مجھ پر حد ماریے حضرتؐ نے نہ پوچھا کہ کون گناہ ہی پھر حضرتؐ نماز مین مشغول ہوئے وہ شخص بھی نماز مین شریک ہوا بعد فراغت کی پھر اُس شخص نے کہا کہ مجھ پر حد ماریے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی شاید کہ اُسکا گناہ صغیرہ تھا جیسے بوسہ یا مساس چنانچہ بعضی روایت مین صاف آیا ہی اسی واسطے حضرتؐ نے اُسکی مغفرت جماعت پڑھنے سے فرمائی اسواسطے کہ صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہین اور حضرتؐ نے اسواسطے اُس سے نہ پوچھا کہ بدکام کا تفحص بہتر نہین اور اگر وہ اپنے گناہ کو کھل کر بتلاتا اور وہ لائق حد کے تھا تو حضرتؐ ضرور اُس پر حد مارتے

١٣٨٣ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَرَاَیْتَكُمْ لَیْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تم بتلاؤ تو اپنے اس رات کے حال کو سو البتہ حال تو یون ہی کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی زمین پر ہین کوئی نہ باقی رہیگا **ف** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے آخر عمر مین ہمکو عشا کی نماز پڑھائی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی سو برس سے زیادہ اُسوقت مین کسی کی عمر نہو گی مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب عمر ایسی کم ٹھہری تو دُنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہی اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہی کہ حضرتؐ نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان مین کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرتؐ کی صحبت کا دعوی کرتا تھا سو اس حدیث سے اوسکا دعوی غلط ہو گیا اسواسطے کہ حضرتؐ کے قرن کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے

١٣٨٤ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّكِ دَیْنٌ فَقَضَیْتِیْهِ اَکَانَ یُؤَدّٰی عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِیْ عَنْ اُمِّكِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلا تو اگر تیری مان پر قرض ہوتا تو اُسکو ادا کرتی بھلا اُسکے اوپر سے ادا ہوتا اُس عورت نے کہا کہ ہان ادا ہوتا حضرتؐ نے فرمایا تو روزہ بھی رکھ اپنی مان کی طرف سے ایک عورت نے حضرتؐ سے کہا یا رسول اللہ میری مان مر گئی اور اُسپر فرض روزی تھی اگر مین روزی رکھون تو اُسکی طرف سے ادا ہون گے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور سمجھا دیا کہ جس طرح بندے کا قرض ادا ہو جاتا ہی وارث کی ادا کرنے سے ویسے ہی خدا کا بھی قرض ادا ہوتا ہی اور یہی مذہب ہی اسحٰق کا اور باقی امام کہتے ہین کہ روزہ رکھنے سے مراد یہ کہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی کہ جو مر جاوے اور اُسپر روزے ہون تو اُسکا وارث اُسکی طرف سے مسکین کو کھلاوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ زندگی مین کسی کے بدلے روزہ رکھنا تو درست نہین اسی طرح بعد موت کے بھی

١٣٨٥ **ق** اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بتاؤ تو کہ اگر تم مین سے کسی کے دروازے پر ندی ہو کہ وہ اُسمین سے ہر روز پانچ بار نہاوے کیا اُسکا کچھ میل باقی رہیگا اصحاب نے کہا کہ کچھ اُسکے میل سے نہ باقی رہیگا حضرتؐ نے فرمایا کہ یہی حال پانچ نماز کا

گناہون کے سبب سے حق تعالیٰ گناہون کو مٹا دیتا ہی ف یعنی جیسے ہر روز پانچ وقت نہانے سے بدن پر مَیل نہین رہتا اُسی طرح پنجگانہ نماز سے گناہ نہین رہتے لیکن
صرف پانی ڈالنے سے مَیل نہین چھوٹتا بدن ملنا اور مانجنا بھی شرط ہی اسیطرح نماز مین بھی حضوری دل اور اپنے رب کے روبرو گڑگڑانا ضرور چاہیے تاکہ گناہون
کا مَیل دل سے چھوٹے ق جابرؓ رکعتَ رَکعتَین قال لا قال قم فارکعھما وَیُروی قم فارکع رکعتین وتجوَّز فیھما قالہ لِسُلیکِ الغطفانی
۳۸۶ جِئتَ جاءَ یومَ الجمعۃِ وھو قاعدٌ علی المنبر فقعد سُلیکٌ قبل اَن یُصلّی بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کیا تو دو رکعتین پڑھ چکا ہے یعنی تحیۃ المسجد کی اُس نے کہا کہ نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ اُٹھ اور اُنکو پڑھ لے اور دوسری روایت یون ہی کہ اُٹھ اور دو رکعتین پڑھ
اور اُن مین اختصار کر یعنی ہلکی پڑھ یہ حضرتؐ نے سُلیکؓ غطفانی سے فرمایا جب کہ وہ جمعے کے دن آیا اور حضرتؐ منبر پر بیٹھے تھے تو سُلیکؓ بیٹھ گیا بِن تحیۃ المسجد پڑھے
ف اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبے کے وقت بھی تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہی اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور امام اعظمؒ کے نزدیک خطبے کے وقت تحیۃ المسجد
نہین درست اسواسطے کہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو نماز اور کلام نہین چاہیے ق ابو ھریرۃ اَصدَقَ ذو الیدین بِن
۳۸۷ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا ذو الیدین سچ کہتا ہی ف مصابیح مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے عصر کی نماز پڑھائی اور
دو ہی رکعت بعد سلام پھیر کے اُٹھ کھڑے ہوے جماعت مین صدیق اور فاروق بھی تھے مگر رعب سے کلام نہ کر سکے جماعت مین ایک شخص تھا خرباق نام اُسکا لقب ذو الیدین تھا اسواسطے
کہ اُسکے ہاتھ لمبے تھے اُسنے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے حضرتؐ نے فرمایا یہ کچھ بھی نہین یعنی نہ نماز کم ہوئی نہ مین بھولا ہون اُسنے کہا کچھ تو ضرور
ہوا ہی یا نماز کم ہوئی یا آپ بھولے ہین تب حضرتؐ نے اصحابؓ کی طرف متوجہ ہوکر یہ حدیث فرمائی یعنی ذو الیدین کیا سچ کہتا ہی اصحابؓ نے کہا ہان پھر حضرتؐ نے
آگے بڑھ کے اور دو رکعت نماز پڑھی اور سجدہ سہو کا کیا اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول چوک پیغمبرون کو بھی ہوتی ہی اور اگر امام کو شک پڑے تو مقتدیون کے قول پر
عمل کرے اور کلام قلیل نماز کو نہین باطل کرتا لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک ہر طرح کا کلام نماز کو باطل کرتا ہے امام طحاویؒ نے کہا ہی کہ اُسوقت تک نماز مین کلام کرنا حرام
نہین تھا پھر کلام کرنا نماز مین منسوخ ہو گیا عینیؒ نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی کہ اوّل اسلام مین کلام کرنا نماز مین درست تھا چنانچہ زید بن ارقمؓ کی حدیث سے ثابت ہی
پھر جب کلام کرنا منع ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ جب امام چوکے تو مقتدی سبحان اللہ کہکر امام کو آگاہ کرے سو اگر یہ حدیث نسخ کلام کے بعد کی ہوتی تو ذو الیدین تسبیح کر
کے حضرتؐ کو آگاہ کرتے کلام نہ کرتے اور جب کہ کلام کیا تو صاف معلوم ہوا کہ یہ قصہ اُسوقت کا ہی جب کہ کلام کرنا درست تھا تو ثابت ہوا کہ یہ حدیث منسوخ ہی واللہ اعلم
ق کعبُ بن عُجرۃ اَیُؤذیکَ ھوامُّ رأسِکَ قلتُ نعم قال فاحلِق وصُم ثلثۃَ ایامٍ اَو اَطعِم ستۃَ مساکینَ اَو انسُک
۳۸۸ نسیکۃً لا ادری بایِّ ذلکَ بدأ قالہ لہ زمنَ الحدیبیۃ بخاری اور مسلم مین کعب بن عجرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجکو تکلیف دیتی ہین تیرے
سر کے کیڑے مین نے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا تو بالون کو مُنڈا ڈال اور تین روزے رکھ یا چھ محتاجون کو کھانا کھلا یا ایک قربانی ذبح کر راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا
کہ ان تین چیزون سے کون چیز اوّل حضرتؐ نے فرمائی یہ حضرتؐ نے کعب بن عجرہؓ سے فرمایا جنگ حدیبیہ کے زمانے مین ف معلوم ہوا کہ جب محرم کو سر کی جوئین
تکلیف دیوین تو بالون کو مُنڈا دے اور یہ کفارہ دیوے باقی قصہ حدیث کا ہو چکا ہی م ابوھریرۃ اَیُحِبُّ احدُکم اِذا رجعَ الی اھلِہ اَن یجدَ فیہ
۳۸۹ ثلثَ خلفاتٍ عظامٍ سِمانٍ قلنا نعم قال فثلثُ آیاتٍ یقرأُ بھنَّ احدُکم فی صلاتِہ خیرٌ لہ من ثلثِ خلفاتٍ عظامٍ سمانٍ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چاہتا ہی کہ جب اپنے گھر پلٹ جاوے تو تین گابھن اونٹنیان بڑی قد والی موٹی گھر مین پاوے ہم نے کہا
ہان حضرتؐ نے فرمایا تو جو کوئی تین آیتین اپنی نماز مین پڑھے اُسکے حق مین بہتر ہی تین گابھن اونٹنیون بڑی قد والی موٹیون سے خ ابو سعیدٍ اَیعجزُ احدُکم
۱۳۹۰ اَن یقرأَ ثلثَ القرآنِ فی لیلۃٍ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم سے عاجز ہی اس سے کہ تہائی قرآن ہر ایک رات پڑھے
ف اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ تہائی قرآن ہر رات کو پڑھنا کس سے ہو سکے حضرتؐ نے فرمایا کہ قل ھو اللہ قرآن کی تہائی ہی یعنی اسکا ثواب تہائی قرآن کے برابر ہے
م سعدُ بن ابی وقاصٍ اَیعجزُ احدُکم اَن یکسبَ فی کلِّ یومٍ الفَ حسنۃٍ فسألہ سائلٌ من جلسائہ کیفَ یکسبُ احدُنا الفَ
۳۹۱ حسنۃٍ قال یُسبِّحُ مائۃَ تسبیحۃٍ فیُکتَبُ لہ الفُ حسنۃٍ اَو یُحطُّ عنہ الفُ خطیئۃٍ وَیُروی وَیُحطُّ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم مین سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرتؐ کے پاس بیٹھنے والون مین سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم مین سے ہزار نیکیان حاصل کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اُسکے واسطے ہزار نیکیان لکھی جاوین یعنی اگر وہ نیک ہی یا ہزار گناہ اُس سے گرائے جاوین یعنی اگر وہ گنہگار ہے **ف** سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوئین کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دہ چند ہزار ہوا

۳۹۲ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر الا ہے **ق** ابو ہریرۃ الا احدثکم حدیثا عن الدجال ما حدث به نبي قومه انه اعور وانه يجيئ بمثال الجنة والنار فالتي يقول انها الجنة هي النار واني انذركم كما انذر به نوح قومه بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہے اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہے گا وہ حقیقت مین آگ ہے اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا

۱۳۹۳ **م** ابو ذر الا اخبرك باحب الكلام الى الله ان احب الكلام الى الله سبحان الله وبحمده **قاله له** مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون خدا کے بہت پیارے کلام کو مقرر بہت پیارا کلام خدا کے نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے یہ حضرتؐ نے ابو ذرؓ سے فرمایا

۱۳۹۴ **ق** علي الا اخبرك ما هو خير لك منه تسبحين الله ثلثا وثلثين وتحمدين الله ثلثا وثلثين وتكبرين الله اربعا وثلثين **قاله لفاطمة** رضي الله عنها حين سالته خادما بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جو تیرے لیے خدمتگار سے بہتر ہے سبحان اللہ پڑھ تینتیس بار اور الحمد للہ پڑھ تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑھ چونتیس بار یہ حضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا جب اُنھون نے لونڈی خدمتگار مانگی تھی **ف** پوری روایت یون ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرتؐ کے پاس گئین چکی پیسنے کی تکلیف بیان کرنے کو اور لونڈی مانگنے کو اُنکو خبر معلوم ہوئی تھی کہ حضرتؐ پاس لونڈی غلام آئے ہین اُس وقت حضرتؐ سے ملاقات نہوئی حضرت عائشہ رضؓ سے یہ پیغام کہہ آئین جب حضرتؐ تشریف لائے تب حضرت عائشہؓ نے یہ پیغام پہونچایا اُسی وقت حضرتؐ اُنکے گھر تشریف لیگئے تو علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمہؓ بستر پر لیٹے تھے حضرتؐ کو دیکھکر اُٹھنے کا ارادہ کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون لیٹے رہو پھر حضرتؐ سرہانے کی طرف دونون کے درمیان بیٹھے تو یہ حدیث فرمائی کہ سوتے وقت پڑھا کرین باوجود مقدور کے حضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کو لونڈی نہدی اور یہ ذکر الٰہی سکھلایا اسواسطے کہ فقر اور ترک دنیا کی تعلیم منظور تھی اس ذکر کی یہ تاثیر ہے کہ جو شخص کسی کام مین تھک جاتا ہو اور سوتے وقت اس نیت سے پڑھے تو اسکی ماندگی نہ رہے

۱۳۹۵ **م** سلمۃ بن الاکوع الا اخبركم باشد حرا منه يوم القيامة هذين الرجلين الراكبين المقفيين مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاؤن جسمین قیامت کے دن اس تپ والے سے زیادہ سرگرمی اور سوزش ہو یہ دونون سوار مرد ہین جو پیٹھ پھیر کر چلے یہ حضرتؐ نے اشارہ دو منافقون کی طرف کیا **ف** مسلم مین سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ ایک بیمار کو پوچھنے گئے اُسکو تپ تھی مین نے اُسکے بدن پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ واللہ مین نے آج تک ایسی تپ جلتی کبھی نہین دیکھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی آخرت کی سختی کے روبرو دنیا کی سختی کچھ حقیقت نہین

۱۳۹۶ **ق** حارثة بن وهب الخزاعي الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو يقسم على الله لابره الا اخبركم باهل النار كل عتل جواظ مستكبر بخاری اور مسلم مین حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بہشتی لوگ بتلاؤن جو بیچارہ غریب ہے لوگون کی نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اُسکی قسم کو سچا کردیوے ہان مین تمکو بتلاؤن دوزخی لوگ جو اُجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہے **ف** یعنی بہشت غریب بے زور مسلمانون کا مقام ہے اور دوزخ بدخلق شکم پرور مغرور والون کا مکان ہے جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے اور جو بہشت کی پروانہ رکھے اور دوزخ سے نہ ڈرے وہ جو چاہے سو کرے

۱۳۹۷ **م** زید بن خالد الجهني الا اخبركم بخير الشهداء الذي ياتي بشهادته قبل ان يسئلها مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مین بتلاؤن تمہین بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی بن پوچھے پہلے گواہی دے **ف** بے گواہی مانگے گواہی دینا اُس صورت مین افضل ہے جب اُسکے سوا اور کوئی گواہ نہو اور بدون اُسکی گواہی کے کسی کا حق تلف ہوتا ہو اسواسطے کہ بے ضرورت معاملات مین قبل طلب کے گواہی دینا دینداری کی بات نہین چنانچہ اُنکی مذمت مین اور حدیث مین آیا ہے کہ میرے بعد وہ لوگ پیدا ہونگے جو بن مانگے

گواہی دینے کو طیار رہونگے ق اَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا

۳۹۸ فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو واقد رضہ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ ہان مین خبر دیتا ہون تینون شخصون کی سو اُن مین ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اُسکو جگہہ دی اور دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اُس سے شرمایا یعنی اُسکو اپنے غضب سے بچایا اور تیسرے نے تو منھ موڑا تو خدا نے بھی اُس سے اعراض کیا ف بخاری مین ابو واقد رض سے پوری روایت یون ہی کہ حضرت ؐ مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت ؐ کے پاس لوگ تھے کہ تین آدمی سامنے آئے سو اُن مین سے ایک تو پلٹ گیا اور دو آگے آئے سو اُن دو مین سے ایک نے حلقے مین مکان خالی پایا سو وہان بیٹھ گیا اور دوسرا جے پیچھے بیٹھا جب حضرت ؐ نے کلام سے فراغت پائی تب یہ حدیث فرمائی یعنی جو اندر مجلس مین بیٹھا حکم خدا دریافت کرنے کو سو خدا نے اُسکی کوشش قبول کی اور دوسرا اندر آنے سے شرمایا تو خدا نے اُسکو عذاب سے بچایا اسواسطے کہ وہ ہر چند حضرت ؐ سے دور پڑا لیکن مجلس مین شریک با اور تیسرے نے جب اپنے لائق جگہہ نہ دیکھی تو غرور کے سبب سے چلا گیا اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوا معلوم ہوا کہ علم اور وعظ کی مجلس مین قریب ہونا نہایت افضل ہی اور دور بیٹھنا ہر چند جائز ہی لیکن ثواب مین کمتر ہی اور وہان سے جا کر چلے آنا گناہ ہی م اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

۳۹۹ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون تمکو وہ چیز جسکے سبب سے خدا گناہون کو مٹا دی اور درجے بلند کری اصحاب ؓ نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ تو ضرور بتلائیے حضرت ؐ نے فرمایا کہ پورا وضو کرنا سخت وقتون مین اور کثرت آمدورفت مسجدون کی اور انتظار کرنا دوسرے وقت کی نماز کا ایک وقت کی نماز کے بعد سو حقیقت مین یہی عمدہ رباط ہی ف رباط اُسکو کہتے ہین کہ دار الاسلام کی حد پر چھاونی ہو اور گھوڑے باندھے جاوین تاکہ کافرون کا لشکر نہ آنے پاوی سو فرمایا کہ یہ تین عمل باطن کی چھاونی ہین کہ شیطان کے لشکر کو روکتے ہین سخت وقتون مین پورا وضو کرنا یعنی نہایت سردی مین یا بیماری مین اچھی طرح تین بار اعضا کو دھونا یا گران قیمت پانی مول لیکر وضو کرنا کثرت آمدورفت مسجد مین یعنی پنجگانہ نماز کے واسطے آنا جانا اور نماز کا انتظار کرنا یعنی مسجد مین مثلاً عصر پڑھ کے مغرب کے واسطے بیٹھنا ق عَائِشَةُ

۱۴۰۰ اَلَا اَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ يعنی عثمان بن عفان بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ ہان مین نہ شرماتا جس سے فرشتے شرماتے ہین یعنی عثمان بن عفان رض سے ف دوسرے باب مین اسکا قصہ ہو چکا کہ حضرت ؐ پنڈلی کھولے صدیق رض اور فاروق رض کے روبرو بیٹھے تھے اور جب حضرت عثمان رض آئے تو حضرت ؐ نے پنڈلی پر کپڑا ڈال لیا حضرت ؐ سے اسکا سبب پوچھا تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے حضرت عثمان رض کی بڑی فضیلت بیان ثابت ہوئی اسواسطے کہ جتنی شرم زیادہ اُتنا ایمان زیادہ م خ اَبُو بَكْرَةَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ

۱۴۰۱ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ بخاری مین ابو بکرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ ہان مین تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون مین جو بہت بڑے ہین ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ بتلائیے حضرت ؐ نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور مان باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت ؐ تکیہ لگائے بیٹھے تھے سو اُٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار رہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار رہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار رہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ؐ ہمیشہ اسکو کہتے رہے یہانتک کہ مین نے کہا کہ حضرت ؐ نہین چپ ہونگے م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا ہان مین بتلاتا ہون

۱۴۰۲ تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہی جو کثرت گفتگو سے لوگون مین فساد ڈالے ق عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَلَا اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ

۱۴۰۳ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا بخاری اور مسلم مین عمرو بن عاص رض سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ابی فلان کی اولاد میری دوست اور مددگار نہین میرا تو مددگار خدا ہی اور مسلمانون مین جو نیک ہے اور بخاری مین اتنی روایت زیادہ کی ہی مگر اُنکو میرے ساتھ قرابت ہی مین اُسکو تر و تازہ کرتا رہونگا یعنی برادری کا حق ادا کرونگا ف حضرت ؐ نے کسی شخص کا مجمل ذکر کیا کہ فلانے کی اولاد ہماری دوست نہین واللہ اعلم وہ کون شخص تھا اُسکو معین کرنا کہ اُسکا فلانا نام ہی ہمپر کچھ ضرور نہین ہر چند بعضے کہتے ہین کہ حکم بن العاص مراد ہی اسکو خدا ہی پر حوالے کرنا بہتر ہے

۱۴۰۴ اور صالح المومنین سے بعضے کہتے ہین کہ صدیقؓ اور فاروقؓ یا علی مرتضیٰؓ مراد ہین واللہ اعلم **ق** اَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو نِ الْاَنْصَارِیُّ اَلَا اِنَّ الْاِیْمَانَ هٰهُنَا وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنَا الشَّیْطَانِ فِیْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ بخاری اور مسلم مین ابو مسعودؓ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ ایمان تو ادھر ہی اور مقرر کرا ہین اور دلون کی سختی اُن لوگون مین ہی جو چلایا کرتے ہین اونٹونکی پونچھون کی جڑ پاس جدھر سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہین یعنی قوم ربیعہ اور مضر بین **ف** اوّل حضرتؐ نے یمن کی طرف اشارہ کرکے اُنکی تعریف کی اسواسطے کہ وہان کے لوگ بہت جلد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور اُنکی مذمت کی یعنی قوم ربیعہ اور مضر جنکے پاس اونٹ بہت تھے اسواسطے کہ وہ اسلام کے بہت مخالف رہے شیطان کے دو سینگ سے مراد سورج ہی اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہی تو شیطان اپنے دونون سینگ اُسمین لگا دیتا ہی کہ کافرون کا سجدہ اُسی کیطرف واقع ہووے **ق** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ **قَالَهٗ** عَلَی الْمِنْبَرِ لَمَّا قَرَءَ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ البتہ قوت سے مراد تیر اندازی ہی یہ حضرتؐ نے تین بار منبر پر فرمایا جب کہ یہ آیت پڑھی کہ کافرون کے لیے قوت طیار کرو جتنا تمسے ہوسکے **ف** قرآن مین قوت کی لفظ مجمل تھی حضرتؐ نے اُسکی تفسیر کی یعنی قوت سے مراد جسکا خدا تمکو حکم کرتا ہی تیر اندازی ہی تیر اندازی کا اسواسطے حکم ہوا کہ دور کا ہتھیار ہی بان اور بندوق اور توپ بھی تیر اندازی مین داخل ہی اسواسطے کہ تیر کی طرح اُنکی بھی مار دور سے

۱۴۰۶ **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِیْ اَنْ یُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ یُّحِبَّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَیَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِیْ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا بخاری اور مسلم مین مسورؓ بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھ سے اسکی اجازت مانگتے ہین کہ اپنی بیٹی کو علی بن ابی طالب سے نکاح کردیوین سو مین اُنکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اُنکو اجازت نہین دیتا پھر بھی مین اُن کو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابی طالب کا بیٹا یہ چاہی کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور اُنکی بیٹی سے نکاح کرلیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہی مجھکو بھی وہی چیز رنج دیتی ہی جو اوسکو رنج دیتی ہی اور مجھکو تکلیف دیتی ہی جو اُسکو تکلیف دیتی ہی **ف** علی مرتضیٰؓ نے ابوجہل بن ہشام کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا فاطمہ زہراؓ نے حضرتؐ سے شکایت کی کہ یا رسول اللہؐ لوگون کو یہ گمان ہی کہ حضرتؐ اپنی بیٹیون کے واسطے غصہ نہین کرتے اور علی مرتضیٰؓ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرتے ہین تب حضرتؐ اوٹھے اور خطبہ پڑھا اور یہ حدیث فرمائی پھر علی مرتضیٰؓ نے اُسسے نکاح موقوف کردیا اگر کوئی کہے کہ شرع مین تو چار نکاح مرد کو درست ہین پھر حضرتؐ نے کیون منع کیا اُس کا جواب یہہ ہی کہ حضرتؐ صاحب شریعت تھے حضرتؐ کو اختیار تھا کہ اُسکو منع کرین اسواسطے کہ حضرتؐ کے خلاف مرضی کرنا شرع مین درست نہین اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ جیسے بی بی کے ہوتے لونڈی سے نکاح نہین اُسی طرح حبیب اللہ کی بیٹی کے ہوتے عدو اللہ کی بیٹی سے نکاح جائز نہوا

۱۴۰۷ **ق** فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَكُوْنِیْ سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَوْ سَیِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ **قَالَهٗ** لَهَا بخاری اور مسلم مین فاطمہ زہراؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تو راضی اس سے نہین ہوتی کہ تو مسلمانون کی عورتون کی سردار ہی یا یون فرمایا اس اُمت کی عورتون کی سردار ہووے یہ حضرتؐ نے فاطمہ زہراؓ سے فرمایا **ف** مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کی بیبیان حضرتؐ کے پاس بیٹھی تھین کہ فاطمہؓ زہرا آئین حضرتؐ نے فرمایا ای میری بیٹی مرحبا پھر حضرتؐ نے اُنکو بٹھلایا اور اُنسے سرگوشی یعنی کان مین بات کی تو فاطمہؓ نہایت رنج کرنے لگین جب حضرتؐ نے اُن کو غمگین دیکھا تو دوسری بار سرگوشی کی پھر تو وہ ہنسنے لگین مین نے پوچھا کہ حضرتؐ نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہؓ زہرا نے کہا کہ حضرتؐ کا بھید تو مین نہین ظاہر کرسکتی پھر جب حضرتؐ کا انتقال ہوا تو مین نے فاطمہؓ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہی اُسکی مین تمکو قسم دیتی ہون کہ اُس سرگوشی کا حال مجھ سے بتلاؤ فاطمہؓ زہرا نے کہا ہان تو کچھ مضائقہ نہین اوّل بار جو حضرتؐ نے مجھ سے سرگوشی کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیلؑ ایکبار قرآن کا دور کرتے تھے اور اِس سال دو بار دور کیا سو مجکو معلوم ہوتا ہی کہ میری موت قریب ہے اسواسطے مین رونے لگی تھی پھر دوسری بار حضرتؐ نے میرے کان مین کہا کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے تو ہی پہلے مریگی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو مین تیرا بہتر پیشوا ہون اور کہا تو اس سے راضی نہین ہوتی کہ بہشتی عورتون کی سردار ہووے یا یون فرمایا کہ مسلمانون کی عورتون کی سردار ہووے

اس حدیث سے بڑی عمدہ فضیلت فاطمہ زہرا کی ثابت ہوئی

۱۴۰۸ ق اِبْنُ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم نہین سُنتے ہو کہ البتہ خدا آنکھ کے آنسو سے اور دل کے غم سے عذاب نہین کرتا لیکن عذاب تو اسکے سبب سے یعنے زبان سے کرتا ہے یا رحم کرتا ہے ف مصابیح مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ سعد بن عبادہ بیمار تھے حضرتؐ انکی عیادت کو گئے اور حضرتؐ کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود تھے حضرتؐ جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ سعد بن عبادہ غش مین بیہوش پڑے ہین پوچھا کہ کیا یہ مرگیا لوگون نے کہا کہ غش مین ہی تو حضرتؐ روے اور لوگ بھی حضرتؐ کا رونا دیکھکر روے پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے دل مین غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہے اور زبان سے نوحہ کرنا اور واویلا کہنا غضب الٰہی کا سبب ہے اور اگر زبان سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہے تو رحمت الٰہی کا سبب ہے

۱۴۰۹ خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتُمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم کو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالیٰ میری طرف سے قریش کی گالی اور لعنت کو پھیرتا ہے وہ گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون ف محمدؐ کے معنے سراہا نہایت تعریف والا اور مذمم کے معنے اتارا برائی وا لا سو قریش عداوت کے سبب سے حضرتؐ کو محمد نہ کہتے تھے مذمم کہتے تھے اور بدگوئی کرتے تھے سو حضرتؐ نے اصحاب کو یہ احسان الٰہی جتایا کہ دیکھو کس تدبیر سے خدا نے مجکو انکی بدگوئی سے بچایا کہ وہ تو مذمم کو بد کہتے ہین تو مجکو کیا میرا نام تو حقیقت مین محمد ہی

۱۴۱۰ م حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهَا ثَلٰثًا لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا کوئی ایسا مرد نہین جو ہم کو قوم کفار کی خبر لا دیوے خدا اسکو قیامت مین میرے ساتھ کرے یہ حضرتؐ نے تین بار جنگ احزاب کی رات مین فرمایا ف جنگ احزاب یعنی جنگ خندق مین قریش وغیرہ کفار نے ہجوم کرکے مدینہ گھیر لیا تھا سو ایک رات نہایت سرد ہوا چلی شدت سردی سے کسی کو ہلنے کی طاقت نہ تھی اسوقت حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ کوئی کافرونکی خبر لاوے تو یہ عالی درجہ پاوے حذیفہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے تین بار یہ فرمایا لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی پھر حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ ای حذیفہ تو اٹھ اور انکی خبر لا تو مجکو اب کچھ عذر نرہا اسواسطے کہ میرا نام لیا خواہ مخواہ مجکو جانا پڑا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ چپکے خبر لاو ہان کسی کو نہ چھیڑیو جب مین حضرتؐ کے پاس سے چلا تو مجکو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے مین حمام مین ہون جب مین وہان پہونچا تو مین نے ابوسفیان کو دیکھا کہ آگ سے اپنی پیٹھ سینکتا ہے مین نے چاہا کہ ایک تیر اسکو مارون لیکن حضرتؐ کی بات یاد کرکے مین رک رہا پھر مین پلٹ آیا اور حضرتؐ کو انکی خبر پہونچائی تو حضرتؐ نے اپنا کمل جسپر نماز پڑھتے تھے مجکو اڑھایا مین گرمی پاکر صبح تک سویا کیا جب صبح ہوئی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اٹھ ای بہت سونیوالے اس حدیث سے حذیفہؓ کی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی

۱۴۱۱ م جَابِرٌ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مرد رات کو اس عورت کے پاس نہ رہے جو کواری نہین مگر یہ کہ اس کا خاوند ہو یا رشتہ دار محرم ہو ف بیگانی عورت پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہی خواہ رات ہو خواہ دن کواری عورت ہو یا بیاہی یا بیوہ لیکن اس حدیث مین کواری عورت پاس رہنے سے صاف منع نہین فرمایا اسواسطے کہ اکثر عادت یون ہو کہ کواری پاس اجنبی مرد نہین رہتا

۱۴۱۲ خ اِبْنُ عُمَرَ اَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو قسم کھایا چاہے تو سوا ے خدا کے کسی کی قسم نکھاوے ف حالت کفر مین عادت تھی کہ بتون کی اور اپنے باپ دادونکی قسم کھاتے تھے سو اسکو منع فرمایا اسواسطے کہ قسم اسکے نام کی چاہیے جو سب کا مالک ہو مخلوق کی قسم کھانا درست نہین

۱۴۱۳ م جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مسلم مین جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے پیغمبرون اور اولیا کی قبرون کو مسجدین بناتے تھے خبردار ہو جاو سو تم قبرونکو مسجدین نہ بنائیو مین تم کو اس سے منع کرتا ہون ف قبرستان مین نماز پڑھنا اسواسطے منع ہو کہ اسمین شبہہ پڑتا ہے کہ غیر خدا کی عبادت ہوتی ہو بلکہ اول شرک عالم مین اسیطرح سے رائج ہوا اس واسطے حضرتؐ نے بتاکید تمام اسکو منع کیا معلوم ہوا کہ قبرونکو سجدہ کرنا حرام ہی اور اگر عبادت کی نیت ہی تو صاف کفر ہے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سرے پر اَلَمْ ہے

١٤١٤ ق عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ وَيُرْوَى فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کیا مجکو خبر نہین ہوئی کہ تو روزہ رکھا کرتا ہے اور افطار نہین کرتا اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہے سو ایسا نہ کیا کر اسواسطے کہ تیری دونون آنکھون کا حصہ ہے یعنے حق ہے اور تیری جان کا حصہ ہے اور تیری جورو کا حصہ ہے سو روزہ رکھ اور کبھی نہ رکھ اور رات کو نماز پڑھ اور سو یا بھی کر اور روزہ رکھا کر ہر ایک دس روز مین ایک دن کا اور تجکو اُسدن کے سوائے نو دن کا ثواب اور ملیگا اور دوسری روایت یون ہے کہ البتہ جو تو یون ہی کرے گا تو دونون تیری آنکھین ناتوانی سے اندر گھس جاوینگی اور ضعیف ہو جاویگی تیری جان ف عبداللہ ابن عمروؓ اس حدیث کے راوی نہایت عابد مرد تھے اُنھون نے نکاح کیا تھا شب و روز عبادت مین مشغول رہتے جورو سے خبر نہوتے ایک روز عمرو بن عاصؓ عبداللہ کے باپ کے گھر مین آئے تو بہو کو دیکھا کہ پُرانے میلے کپڑے پہنے ہے اِس کا سبب پوچھا اُس عورت نے کہا کہ میرا خاوند مجھ سے خبر نہین ہوتا شب و روز عبادت مین مشغول رہتا ہے تو اُنکے باپ نے عبداللہؓ کی شکایت حضرتؐ سے کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے تو ایسی عبادت کرتا ہے کہ اپنی جان اور اپنی جورو کا حق ضایع کرتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت مین اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہے نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضایع ہون نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانور کی طرح جماع اور خواب و خور مین مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے

١٤١٥ م عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا اُن آیتون کو جو اُس رات کو اُترین اُنکے برابر کسی نے کبھی نہین دیکھین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ف لبید بن عاصم یہودی نے حضرتؐ پر جادو کیا تھا بال مین گیارہ گرہین دی تھین جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتین اُترین تو گیارہ گرہین کھل گئین حضرتؐ کو صحت حاصل ہوئی یہ جو فرمایا کہ اِنکے برابر کوئی آیت نہین یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونون سورتین بے نظیر ہین

١٤١٦ م أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَمْ تَرَوْا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم کیا نہین دیکھتے ہو آدمی کو جب مرجاتا ہے تو اُسکی آنکھ اُوپر کی طرف کھلی رہجاتی ہے لوگون نے کہا کیون نہین حضرتؐ نے فرمایا سو وہ اُسوقت ہوتا ہے جب کہ اُسکی بینائی جان کی پیروی کرتی ہے ف یعنے جان کے ساتھ بینائی بھی نکل جاتی ہے یہ سبب ہے آنکھ کے کھلے رہنے کا

١٤١٧ ق عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تو نے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنے قریش نے جب کہ کعبہ بنایا تو اُنھون نے ابراہیمؑ کی بنیاد سے کم کر دیا تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اُسکو پھر کے بنائیے ابراہیمؑ کی بنیاد پر حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہوتا تو مین یون ہی کرتا ف کفر کے زمانہ مین کفار قریش نے کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیمؑ کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہے سات ہاتھ کم کر دیا حضرتؐ نے اُسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش نو مسلم تھے اُنکو رنج ہوتا کہ پیغمبرؐ نے ہماری بنائی عمارت کو مٹایا شاید اسلام سے پھر جاتے

١٤١٨ ق أَبُو بَكْرٍ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قَالَهُ لَهُ بَعْدَ خُرُوجِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ابھی کوچ کا وقت نہین آیا یہ حضرتؐ نے صدیق اکبر سے کہا اپنے نکلنے کے بعد مدینہ کی طرف ف حضرتؐ نے جب مکہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو تین دن غار مین پوشیدہ رہے چوتھی شب مدینہ کیطرف روانہ ہوئے تمام رات چلے جب دن چڑھا اور گرمی ہوئی تو حضرتؐ کو صدیق نے ایک پتھر کے سایے تلے سلایا جب حضرتؐ جاگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ سفر مین رفیق سے صلاح و مشورہ ضرور چاہیے

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر أَفَلَا ہے

١٤١٩ ق أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا مین تم کو وہ چیز نہ بتلاؤن جس سے تم اپنی اگلی امتون کے مرتبے پاجاؤ اور اپنے پچھلے لوگون سے

بڑھ جاؤ اور نہ ہو کوئی تم مین سے بہتر مگر وہی شخص جو کرے جیسا تم نے کیا اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسی چیز ضرور بتلایئے حضرت نے فرمایا کہ سبحان اللہ
کہو اور الحمد للہ کہو اور اللہ اکبر ہر ایک نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار **ف** محتاج اصحاب نے حضرت سے کہا کہ یا حضرت جو ہم عبادت کرتے ہین مالدار لوگ بھی وہی
۱۴۲۰ کرتے ہین لیکن وہ ہم سے بڑھگئے زکوٰۃ اور خیرات دیتے ہین اور یہ ہم سے نہین ہو سکتا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا
شَكُوْرًا **قَالَهُ** حِيْنَ قِيْلَ لَهُ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کیا مین شکر گذار بندہ نہون یہ حضرت نے فرمایا جب کہ حضرت سے لوگون نے کہا آپ کیون اتنی تکلیف اُٹھاتے ہین اور حال تو یہ ہے کہ البتہ آپ
کی تو اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی ہے **ف** حضرتؐ شب خیزی اور تہجد کی نماز اتنی کثرت سے کرتے تھے کہ آپ کی قدم ورم کر گئے تب اصحاب نے
عرض کی کہ آپ کسواسطے اتنی مشقت اور تکلیف اُٹھاتے ہین آپ کی بھول چوک کی مغفرت کا خدا نے قرآن مین وعدہ کیا ہے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنے یہ میری عبادت گناہ ہی بخشانیکے واسطے نہین ہے اپنے رب کے احسان کا شکر ادا کرتا ہون کہ میری مغفرت کا وعدہ کیا مجکو فضل الانبیا کیا بندگی
کی مجکو توفیق دی معلوم ہوا کہ بندہ کسی طرح خدا کی بندگی سے بے حاجت نہین ہو سکتا اگر مغفرت ہوئی تو اُسکی شکر گذاری واجب ہے اور یہ جو بعضے جاہل فقیر کہتے
ہین کہ جب آدمی کامل ہوگیا اور خدا رسیدہ ہوا تو اُسکو عبادت کی کچھ حاجت نہین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ نہایت غلط بات ہے اسواسطے کہ حضرت
۱۴۲۱ سے زیادہ خدا رسیدہ کون ہے جسکو عبادت کی حاجت نہو **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهُ
يَشْكُوْ اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ حِيْنَ دَخَلَ حَائِطَهُ فَاِذَا فِيْهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰهُ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ مسلم مین
عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تو کیا خدا سے نہین ڈرتا اس جانور یعنے اُونٹ کے مقدمہ مین جسکو خدا نے تیری ملکیت مین
دیا ہے سو البتہ وہ اُونٹ تو مجھ سے گلہ کرتا ہے کہ تو اُسکو بھوکھا رکھتا ہے اور ہمیشہ اُس سے محنت لیتا ہے یہ حضرت نے ایک انصاری مرد سے کہا جب
حضرت اُسکے احاطے والے باغ مین گئے تو وہان ایک اونٹ تھا جب اس اونٹ نے حضرت کو دیکھا تو اُسنے آواز کی اور اُسکی دونون آنکھون سے آنسو بہے **ف**
جب اُونٹ رویا تو حضرت نے مہر سے اُسپر ہاتھ پھیرا اور پوچھا کہ یہ کس کا اونٹ ہے تب انصاری نے کہا کہ میرا ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یہ حدیث معجزہ ہے
۱۴۲۲ کہ جانور بھی حضرت کو پہچانتے تھے معلوم ہوا کہ بے زبان جانورون پر بھی شفقت اور رحم کرنا واجب ہے جو رحم نکرے وہ گنہگار ہے عذاب کے لائق ہے **ق** اَنَسٌ اَفَلَا
تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِيْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا **قَالَهُ** لِنَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ کیا تم باہر نہین نکلتے ہمارے چرانے والے کے ساتھ اُسکے اُونٹون مین تو پاؤ اُنکے پیشاب اور دودھ کو یہ حضرت نے قوم عکل یا قوم عرینہ کے چند لوگون کو
فرمایا **ف** آٹھ آدمی اُس قوم کے مدینہ مین بیمار ہوئے اُنکو جلندر تھا حضرت کے اونٹ چرائی پر مدینہ سے باہر تھے اُنکو وہان چرانے والے کیساتھ
بھیجا جب وہ اونٹون کا پیشاب اور دودھ پی کر چنگے ہوے تو چرانے والے کو مار کر اونٹونکو لے چلے پھر حضرت پاس پکڑ آئے حضرت نے اُنکے ہاتھ پاؤن کٹوائے
اور آنکھون مین سلائیان پھروائین اور اُنکو میدان مین ڈالدیا کہ پیاس کے مارے مرگئے **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ہمزہ اور واو
۱۴۲۳ ہے **ق** اَنَسٌ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا جو اُسکو دُنیا مین اُسکے دونون پاؤن پر چلایا کیا وہ قادر نہین اسپر کہ قیامت کے دن اُسکو اُسکے مُنہ کے بھل چلا وے **ف** ایک
شخص نے حضرت سے پوچھا کہ قرآن مین خدا فرماتا ہے کہ قیامت مین کافر مُنہ کے بھل چلینگے یہ کسطرح سے ہو سکے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
۱۴۲۴ یعنے جسنے پاؤن مین چلنے کی طاقت دی وہ مُنہ مین بھی دے سکتا ہے یعنے خدا کے آگے سب مشکل چیزین آسان ہین **ق** اَنَسٌ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَالِكَ بْنَ الدُّخْشُمِ قَالُوْا اِنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِيْ قَلْبِهٖ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ اَوْ تَطْعَمُهٗ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا وہ اس کی گواہی نہین دیتا کہ سواے خدا
کے کوئی معبود برحق نہین اور اسکی کہ مین خدا کا رسول ہون مُراد اس سے مالک بن دخشم ہے اصحاب نے کہا وہ تو یہ کہتا ہے لیکن اُسکے دل مین سیکا

اعتقاد نہین یعنے وہ منافق ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی ایسا نہین جو لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیوے پھر دوزخ مین بیٹھے یا یون فرمایا کہ اُسکو دوزخ کھاوے **ف** حضرتؐ کے اصحاب منافقون کا ذکر کرتے تھے مگر زیادہ تر نفاق کی نسبت مالک بن دُخشم کی طرف کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے جس نے توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ بہشتی مسلمان ہے اور اگر اُسکے دل مین اسکا اعتقاد نہوگا تو خدا اُسکو سمجھ لیگا ہم کو اُسکی تفتیش کچھ ضرور نہین ہم کو ظاہر کا حکم ہے

۱۴۲۵ **م** اَبُوْ ذَرٍّ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَبِكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ كَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ **قَالَهٗ** لِنَاسٍ مِّنْ صَحَابَتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا خدا نے تم کو وہ نہین دیا جس کا تم صدقہ دو البتہ ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر اک بار لا آلہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور بُرے کام سے روکنا صدقہ ہے اور تمھارے جماع کرنے مین صدقہ ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم مین سے کوئی اپنی شہوت کا کام کرے اور اُسمین بھی اُسکو ثواب ہوگا یعنے اپنی لذت مین ثواب ہونیکی کیا وجہ ثواب تو عبادت مین ہوتا ہے حضرتؐ نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر اپنی شہوت کو حرام مین رکھے یعنے زنا کرے تو البتہ اُسپر عذاب ہوگا تو اسیطرح جب اُس شہوت کو حلال مین رکھا تو اُسکو ثواب ہوگا یعنے ثواب شہوت پر نہین بلکہ خدا کی اطاعت پر ہے کہ اُسنے اپنی شہوت کو حرام سے روکا حلال مین صرف کیا یہ حضرتؐ نے اپنے چند اصحاب سے کہا جنھون نے کہا تھا یا رسول اللہ مالدار لوگ تو ثواب لیگئے وہ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم پڑھتے ہین اور وہ روزہ رکھتے ہین جیسے ہم رکھتے ہین اور اپنی حاجت سے زیادہ مالونکو صدقہ دیتے خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین **ف** یعنے صدقہ اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہین کہ تم کو افسوس آوے بلکہ ہر ایک عمل مین خیرات کا ثواب حاصل ہے یہانتک کہ جماع مین بھی ثواب ہے جماع مین ثواب اُسیوقت ہے جب نیت بخیر کرے یعنے حکم خدا جان کر کرے نیک اولاد کی اُس سے امید رکھے

۱۴۲۶ **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَوَكُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِيْ عِيَالِنَا لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَّا اُوْتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہم جب جاوین خدا کی راہ مین غازی ہوکر تو رہ جایا کرے گا کوئی مرد ہم مسلمانون کا جورو لڑکون مین اُسکی آواز ہے جیسے بکرے کی آواز جماع کیوقت مجھپر یہ بات لازم ہوئی کہ جو مرد ایسا میرے پاس لایا جاویگا جسنے یہ کیا تو مین اسکے سبب سے ضرور اُسپر عذاب کرونگا اور ایسی سزا دونگا کہ لوگون مین عبرت ہوجاے **ف** بعضے لوگ جماع کے شوق سے جورو کی محبت سے حضرتؐ کے ساتھ جہاد مین نہ شریک ہوے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور بعضی روایت مین یون آیا ہے کہ جب ماعزؓ نے زنا کا اقرار کیا حضرتؐ نے اسکی سنگساری کا حکم کیا پھر خطبہ مین یہ حدیث فرمائی یعنے جہاد مین نہ جانا اور گھر رہنے کا یہی انجام ہے کہ لوگ زنا مین گرفتار ہوتے ہین اور یہ جو فرمایا کہ اُسکی آواز جیسے بکرے کی تو حقارت کے واسطے اور اسواسطے کہ بکرا اکثر جماع مین مشغول رہتا

۱۴۲۷ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ **قَالَهٗ** لِسَائِلٍ سَاَلَهٗ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم لوگون مین ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہین یہ حضرت نے اُس شخص سے کہا جسنے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کو پوچھا **ف** یعنے اگر ایک کپڑے مین نماز درست نہ ہو تو عرب مین اکثر لوگون کی نماز نہ ہو کس واسطے کہ تم عرب لوگون مین ہر ایک کے پاس تو دو دو کپڑے نہین ہوتے

۱۴۲۸ **م** عَائِشَةُ اَوَمَا شَعَرْتِ اِنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ **ق** وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيْ حَتّٰى اَشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نجانا کہ مین نے لوگون کو ایک کام کا حکم کیا سو وہ تردد کرتے ہین یعنے اُسپر عمل نہین کرتے یہانتک تو صرف مسلم کی روایت ہے اگلی روایت بخاری اور مسلم دونون کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین اپنا حال آگے سے جانتا جو پیچھے جانا تو قربانی کو اپنے ساتھ نہ ہانک لاتا یہانتک کہ مکہ مین مول لیتا تو مین بھی احرام اتارتا جیسا لوگون نے اُتارا **ف** حضرتؐ نے حجۃ الوداع مین حج کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکہ مین پہونچے تو حکم کیا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام اُتارے حج کے موسم مین پھر احرام باندھے

تواصحاب کو احرام اُتارنے مین تردد تھا اسواسطے کہ حضرتؐ نے احرام نہ اُتارا تھا سو فرمایا کہ مین قربانی ساتھ لانے سے ناچار ہو گیا اگر مین یہ حال جانتا تو آگے
مین قربانی خرید کرتا جیسے لوگون نے احرام اتارا مین بھی اُتارتا **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اَمَا ہو **ق** جابرؓ اَمَا اِنَّکَ قَادِمٌ فَاِذَا
قَدِمْتَ فَالْکَیْسَ اَلْکَیْسَ **قَالَہٗ** کہ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو جا کہ البتہ تو اپنے گھر مین آنیوالا ۴۲۹
ہے تو جب تو اپنے گھر مین آیو تو ہوشیاری کیجیو ہوشیاری کیجیو یہ حضرت نے جابرؓ سے فرمایا **ف** جابرؓ سے روایت ہے کہ مین
تازہ نکاح کر کے جہاد مین حضرت کے ساتھ گیا تھا جب ہم وہان سے پھرے اور مدینے کے قریب پہونچے تو حضرت نے پوچھا کہ کیا
تو نے نکاح کیا ہے مین نے کہا ہان تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی کہ ہوشیاری کیجیو یعنے جماع کرنا لڑکے حاصل کرنے کے واسطے
ہے فقط آب ریزی منظور نہ رکھنا اور تو سفر سے آتا ہے کثرت سے جماع نہ کرنا کہ ناتوانی ہوگی اور اگر عورت کو حیض کے دن ہون تو صبر
کرنا کہ وہ پاک ہو جاوے شتابی نہ کیجیو **ق** مَیْمُوْنَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَمَا اِنَّکِ لَوْ اَعْطَیْتِھَا اَخْوَالَکِ کَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِکِ **قَالَہٗ** لَھَا لَمَّا اَعْتَقَتْ
وَلِیْدَۃً کہ بخاری اور مسلم مین حضرت میمونہؓ بنت حارث سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تو اگر اُس لونڈی کو اپنی ماموون کو دیتی ۴۳۰
تو تیرا ثواب اسمین بہت بڑا ہوتا یہ حضرتؐ نے حضرت میمونہؓ سے فرمایا جب کہ اُنھون نے ایک لونڈی آزاد کی **ف** حضرت میمونہؓ حضرت کی بی بی تھین
اُنھون نے ایک لونڈی بدون حضرت کے پوچھے آزاد کی رات کو یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلہ رحم کا ثواب
یعنے برادر پروری کا آزاد کرنے سے زیادہ تھا **م** اَبُوْ قَتَادَۃَ اَمَا اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَّمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ
الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَلْیُصَلِّھَا حِیْنَ یَنْتَبِہُ لَھَا فَاِذَا کَانَ الْغَدُ فَلْیُصَلِّھَا عِنْدَ وَقْتِھَا **قَالَہٗ** غَدَاۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ بَعْدَ مَا صَلَّی الْفَجْرَ ۴۳۱
مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ ماجرا تو یون ہو کہ نیند مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو اُس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہانتک
کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے سو جو شخص کہ ایسا کرے یعنے سونے سے اُسکی نماز قضا ہو جاوے تو قضا کی نماز پڑھے جسوقت کہ اُس سے آگاہ ہو پھر جب کل ہو
تو کل کی نماز وقت پر پڑھے یعنے یون نہ کرے کہ جسوقت آج کی قضا پڑھے کل کی ادا نماز بھی اُسیوقت پڑھے اس خیال سے کہ آج سے شاید وقت بدل گیا
یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس کی صبح کو کہا نماز فجر کی قضا کرنے کے بعد **ف** حضرت جہاد سے پھرے اور رات بھر چلے تھوڑی رات رہے سوئے اور ایک صحابی کو
چوکیدار مقرر کیا کہ نماز کے وقت جگا دین ایسا اتفاق ہوا کہ سب سو گئے نماز فجر کی قضا ہو گئی دن چڑھے اول حضرت جاگے وہان سے آگے بڑھکے قضا کی نماز پڑھی
اصحاب نے کہا کہ اس ہماری تقصیر کا کیا کفارہ ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَا اِنَّھُمَا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُھُمَا
فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَسْتَنْزِہُ کہ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ۴۳۲
فرمایا کہ خبردار ہو مقرر ان دونو پر عذاب ہوتا ہے اور انپر کسی مشکل کام مین عذاب نہیں ہوتا ان مین سے ایک تو چغلی کے واسطے آمد و رفت کیا کرتا تھا
اور دوسرا اپنے پیشاب سے کنارہ نکرتا تھا اور دوسری روایت یون ہو کہ پیشاب سے طہارت نکرتا تھا **ف** حضرت دو قبرون پر گذرے اور ایک ٹہنی کھجور کی چیرکے دونون قبرون
پر گاڑ دی اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہین گی تو خدا کی تسبیح کرین گی اُسکی برکت سے انکے عذاب مین تخفیف ہوگی پھر یہ حدیث فرمائی یعنی چغلخوری سے بچنا اور پیشاب
سے کنارہ کرنا یا طہارت کرنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون دوسری حدیث مین آیا ہو کہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی نجاست سے ہوتا ہو **م** اَبُوْ سَعِیْدٍ اَمَا اِنِّیْ
لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰئِکَۃَ **قَالَہٗ** حِیْنَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا ۴۳۳
اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا
اِلَّا ذَاکَ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا خبردار ہو کہ مین نے تم سے بدگمان ہو کر تم کو قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبرئیل آئے
اُسنے مجھکو خبر دی کہ البتہ خدا تمھارے سبب سے فرشتون سے فخر کرتا ہی یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ حضرت اپنے صحاب کی محفل پر گذرے تو فرمایا کہ
کس چیز نے تم کو بٹھلایا اصحاب نے کہا ہم بیٹھے خدا کی یاد کرتے ہین اور اسکی تعریف کرتے ہین کہ اُسنے ہم کو اسلام کی راہ بتلائی اور اسکے سبب ہمپر احسان کیا حضرت

نے فرمایا تمکو خدا کی قسم ہے کہ تم کو اسکے سوائے اور کسی کام نے تو نہین بٹھلایا اصحابؓ نے کہا خدا کی قسم ہمکو سوا یاد الٰہی کے اور کسی کام نے نہین بٹھلایا **ف** معمول ہے کہ کمال خوشی مین کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دلا کر پوچھتے ہین تا کہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی حضرت نے صحاب کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلانا بدگمانی کے سبب سے نہین کہ صحاب کو رنج نہو اور یہ جو فرمایا کہ ذاکرون سے فرشتون مین خدا فخر کرتا ہے یعنے انکی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ باوجودیکہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال مین گرفتار ہین پھر بھی میری یاد سے غافل نہین ہوتے اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **ق** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ **قَالَهٗ** لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ خُرُوْجِهٖ اِلٰی غَزْوَۃِ تَبُوْکَ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو اس سے راضی نہین کہ تو ہووے میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے موسےٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہین یہ حضرتؐ نے علی مرتضےٰ سے فرمایا جنگ تبوک مین چلتے وقت **ف** منافقون نے طعنہ دیا تھا کہ علیؓ کو حضرت اپنے ساتھ نہین لیے جاتے ذلیل جان کے انکو گھر مین چھوڑے جاتے ہین تب حضرت نے علی مرتضیٰ کے دلاسے کیواسطے یہ حدیث فرمائی باقی بیان اس حدیث کا پانچوین باب مین مفصل ہو چکا **م** عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَۃَ تَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ **قَالَهٗ** لَهٗ حِیْنَ قَبَضَ یَدَهٗ عَنِ الْبَیْعَۃِ فَقَالَ مَا لَکَ یَا عَمْرُو قَالَ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قَالَ اَنْ یُّغْفَرَ لِیْ مسلم مین عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ اسلام اگلے گناہون کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت اگلے گناہون کو ڈھا دیتی ہے اور حج اگلے گناہونکو ڈھا دیتا ہے یہ حضرت نے عمروؓ بن عاصؓ سے کہا جب کہ اُسنے بیعت کرنے سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمرو تجھکو کیا ہوا جو تو نے بیعت نہ کی عمرو نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ شرط کرون حضرتؐ نے فرمایا کون سی شرط کرے گا اُسنے کہا اپنی مغفرت کی شرط **ف** جب کافر مسلمان ہوا تو اُسکے سب گناہ خواہ ظلم خواہ کبیرہ خواہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہین اسلام کی برکت سے کسی چیز کا مواخذہ باقی نہین لیکن ہجرت اور حج سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہین کبیرہ گناہ نہین معاف ہوتے مگر بطریق خرق عادت ہرچند اس حدیث مین کچھ کبیرہ اور صغیرہ کی قید نہین لیکن شریعت کا قاعدہ یہی ہے کہ سوائے اسلام کے اور عبادات سے صرف صغیرہ معاف ہوتے ہین لیکن جلال الدین سیوطیؒ نے بخاری کی شرح مین لکھا ہے کہ بعض روایت مین آیا ہے کہ حج سے صغیرہ و کبیرہ سب معاف ہو جاتے ہین واللہ اعلم **ق** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّکَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَۃَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فرمایا خبردار ہو کہ اگر تو شام کے وقت یون کہتا کہ اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات من شر ما خلق یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کے پورے تاثیر والے کلامون کے سبب تمام مخلوقات کے شر سے تو تجکو ضرر نکرتے یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جسنے کہا تھا یا رسول اللّٰہ کیا ہی تکلیف مجکو بچھو سے ہوئی کہ اُسنے مجکو رات کو کاٹا **ف** معلوم ہوا کہ اس دعا مین دفع موذیات کی تاثیر ہے **ق** اَبُوْ هُرَیْرَۃَ اَمَا وَاَبِیْکَ لَتُنَبَّأَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰی زَادَ مُسْلِمٌ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهٖ اَمَا وَاَبِیْکَ **بخاری** اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خبردار ہو تیرے باپ کی قسم ہے کہ البتہ تجکو اپنے سوال کی خبر معلوم ہو جاویگی بہتر صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو محتاجی سے ڈرتا ہو اور مالداری کی امید رکھتا ہو مسلم مین اتنی روایت زیادہ کی کہ تجکو زندگی کی امید ہو پھر بخاری اور مسلم دونون نے اس روایت مین اتفاق کیا اور خیرات کرنے مین دیر مت کر یہانتک کہ مرنے لگے اور روح حلق مین پہونچے اُسوقت تو یون کہے کہ فلانے کو اتنا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہو چکا یہ سب مسلم مین اما وابیک کی روایت ہے **ف** ایک مرد نے حضرتؐ سے پوچھا کہ مین اپنے مال کو کیونکر صدقہ کرون اور کون سی خیرات افضل ہے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے خیرات کرنا صحت کی حالت مین افضل ہے کہ مال دینے کو جی نہ چاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہین کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کی کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا سواسطے کہ اگر اُسوقت نہ کسی کو دیگا تو بھی مال اُسکے ہاتھ سے گیا اور غیر کا ہو گیا

۱۴۳۸ یعنے وارثون کو **ق** المسیّب بن حزنٍ اما واللہ لاستغفرنّ لک ما لم انہ عنک فانزل اللہ ما کان للنبیّ والذین اٰمنوا ان قولہٖ اصحاب الجحیم

قالہ لابی طالب عند وفاتہٖ بخاری اور مسلم مین مسیّب بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خبردار ہو کہ خدا کی قسم مین تیرے واسطے مانگے جاؤن گا جب تک مجکو تیری بخشش مانگنے سے روک نہو گی پھر خدا نے یہ آیت اتاری کہ پیغمبر اور ایمانداروں کو لائق نہین کہ مشرکون کے واسطے دعا کرین مغفرت کی اگرچہ اُنکے قرابتی ہون حال آنکہ اُنپر ظاہر ہو چکا ہو کہ مشرک دوزخی لوگ ہین یہ حضرت نے ابی طالب کے مرتے وقت فرمایا **ف** ابوطالب کے مرتے وقت حضرت نے کہا ای چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے تو مین خدا سے تیری مغفرت کے واسطے حجت کر لونگا ابوجہل نے کہا ای ابوطالب اپنے باپ دادے کا دین مت چھوڑ نا دیر تک حضرت کلمہ کہنے کو فرماتے رہے اور ابوجہل وغیرہ ورغلاتے رہے آخر کو ابوطالب نے کہا کہ مین عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرت کو طلب مغفرت بھی منع ہوئی ابوطالب حضرت کے چچا حضرت پر نہایت فدا رہتے تھے اسواسطے حضرت کو انکی مغفرت کی بہت آرزو تھی

۱۴۳۹ **ق** ابوھریرۃ اما یخشی احدکم اذا رفع راسہ قبل الامام ان یحوّل اللہ راسہ راس حمارٍ او یجعل اللہ صورتہ صورۃ حمارٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کیا تم مین کوئی ڈرتا نہین جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اُٹھاتا ہو کہ خدا اُسکے سر کو گدھے کے سر سے بدل ڈالے یا خدا اُسکی صورت کو گدھے کی صورت کر ڈالے **ف** یعنے جو سجدے سے اپنے امام کے قبل سر اُٹھاوے وہ نادان ہی حقیقت مین گدھا ہی اور ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یہ مطلب کہ ایسے مرد کی سزا آخرت مین ایسی ہو گی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نکرے اُسپر امام کی طاعت واجب ہے

۱۴۴۰ **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جن کے سرے پر مثل ہی **ق** ابوھریرۃ مثل البخیل والمتصدّق مثل رجلین علیھما جُبّتان او جُنّتان من حدیدٍ اذا ھمّ المتصدّق بصدقۃٍ اتّسعت علیہ حتی تُعفّی اثرہٗ واذا ھمّ البخیل بصدقۃٍ تقلّصت عنہ وانضمّت یداہ الی تراقیہٖ وانقبضت کلّ حلقۃٍ الی صاحبتھا فیجتھد ان یوسّعھا فلا یستطیع ویروی فلا تتّسع بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والے کی کہاوت جیسے دو مردون کی کہاوت جنپر دو کُرتے یا دو زرہین ہون لوہے کی جب ارادہ کرتا ہی خیرات دینے والا خیرات کا تو اُسپر زرہ کشادہ ہو کر لبنی چوڑی ہو جاتی ہے یہان تک کہ اُسکے نقش قدم پر گھسٹتی جاتی ہی اور جب بخیل خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکی زرہ سمٹ جاتی ہے اور اُسکے دونون ہاتھ گردن تک کھنچ جاتے ہین اور ہر ایک حلقہ زرہ کا دوسرے حلقہ سے بھڑ جاتا ہی تو وہ کوشش کرتا ہی کہ زرہ کشادہ ہو سو نہین کر سکتا اور دوسری روایت یون ہی کہ زرہ نہین کشادہ ہوتی **ف** یعنے سخی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہی تو اسکا سینہ کشادہ ہو جاتا ہی ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہین دینے کے وقت خوب پھیلتے ہین بخلاف بخیل کے کہ خیرات کرتے اُس کا دل تنگی کرتا ہی تو دینے کو ہاتھ نہین پھیلتے گویا کسی نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے خلاصہ مطلب یہ کہ سخی کمال خوشی سے خیرات کرتا ہی اور بخیل کی خیرات کرتے جان نکلتی اور روح قبض ہوتی ہی

۱۴۴۱ **م** ابوموسٰی مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحیّ والمیّت مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس گھر کی مثل جس مین خدا کا ذکر ہوتا ہی اور اُس گھر کی جس مین خدا کی یاد نہین ہوتی جیسے زندے اور مردے کی مثل یعنے جس گھر مین خدا کی یاد ہوتی ہی وہ بابرکت اور بارونق ہی اور جس مین خدا کی یاد نہین وہ بے برکت ہی

۱۴۴۲ **م** جابرؓ مثل الصلوات الخمس کمثل نھرٍ جارٍ غمرٍ علی باب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرّاتٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچون نمازون کی مثل جیسے جاری دریا گہرے کی مثل کہ کسی کے دروازے پر ہو نہ اور پانچ بار ہر روز اسمین نہاوے یعنے ایسا شخص گناہون سے پاک رہیگا جیسے پانچ وقت کا نہانیوالا میل سے صاف رہتا ہی

۱۴۴۳ **خ** النعمان بن بشیرؓ مثل المداھن فی حدود اللہ والواقع فیھا مثل قومٍ استھموا علی سفینۃٍ فصار بعضھم اعلاھا وبعضھم اسفلھا فکان الذین فی اسفلھا اذا استقوا من الماء مرّوا علی من فوقھم فقالوا لو انّا خرقنا فی نصیبنا خرقًا ولم نؤذ من فوقنا فان ترکوھم وما ارادوا ھلکوا جمیعًا وان اخذوا علی ایدیھم نجوا ونجوا جمیعًا بخاری مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اُس کی مثل جو خدا کی حدونپر کھڑا ہے یعنے گناہ نہین کرتا اور جو ان حدون مین گر پڑا یعنے گناہون مین ڈوبا اُس قوم کی مثل ہے جنھون نے قرعہ ڈالکے جہاز مین اپنا اپنا حصہ

ٹھہرایا تو بعضون نے اُسکا اوپر کا مکان پایا اور بعضون نے تلے کا مکان پایا سو جو لوگ تلے ہے جب انھون نے پانی چاہا تو اپنے اوپر والون پر گذرے تو تلے والون نے کہا کہ اگر ہم اپنے حصہ کے مکان کو پانی کے واسطے توڑ پھاڑ لیوین اور اپنے اوپر والون کو آمد و رفت کی تکلیف سے بچاوین تو اچھی بات ہے سو اگر اوپر والون نے تلے والون کو اُنکی خواہش پر چھوڑا یعنے توڑنے سے منع نہ کیا تو اوپر اور تلے کے سب ہلاک ہوے یعنی ڈوبے اور اگر اُنکے ہاتھ پکڑ لیے تو اوپر والے خود بھی بچے اور تلے والے بھی سب بچے **ف** یعنی جو لوگ کہ ایک شہر یا ایک گھر مین رہتے ہون بعضے اُنمین سے گناہون سے اور خلاف شرع کامون سے بچتے ہون اور بعضے بدکامون مین مشغول ہون اور متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو بدکامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونون شریک ہین اور اگر دنیا مین عذاب آویگا تو سب برباد ہونگے خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کہ کشتی اگرچہ مضبوط ہو لیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنے خلاف شرع کام سے لوگون کو روکنا واجب ہے اسواسطے کہ بُرے کام جب کثرت سے ہوے تو اسمین سب کی بربادی ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ بخاری اور مسلم مین عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قرآن کی مثل بندھے اونٹ کی سی مثل ہے کہ اگر اُسکے مالک نے باندھے رکھا تو اُسکو اپنے قابو مین بند رکھا اور اگر اُسکو رسی سے چھوڑا تو جاتا رہا **ف** یعنی حافظ قرآن کو لازم ہے کہ ہمیشہ دَوْر کرتا رہے نہین تو بھول جاویگا **ق** اَبُوْمُوْسٰى مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس ایماندار کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے ترنج یعنے میٹھے میوے کی مثل ہے کہ اُسکی بو بھی اچھی اور اُسکا مزہ بھی اچھا اور اُس ایماندار کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا چھوہارے کی سی مثل ہے کہ اُسمین بو نہین اور اُسکا مزہ میٹھا ہے اور اُس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے دونا مروے کی سی مثل ہے کہ ہلکی بو اچھی اور مزہ کڑوا اور اُس منافق کی مثل جو قرآن نہین پڑھا کرتا اندراین کے پھل کی سی مثل ہے کہ اُسمین بو نہین اور مزہ اُسکا کڑوا **ف** یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک باطنی یعنی اعتقاد دلی اُسکو میٹھا مزہ فرمایا اور دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہے اُسکو خوشبو کیساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہے اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اُسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہین اور منافق قرآن مین ظاہری اثر ہے مگر باطنی نہین کہ اُسکا اعتقاد درست نہین اور جو منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اُسکا اچھا نہ باطن **ق** جَابِرٌ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ السُّنْبُلَةِ تُحَرِّكُهَا الرِّيْحُ فَتَقُوْمُ مَرَّةً وَّتَقَعُ اُخْرٰى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتّٰى تَنْقَعِرَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مومن کی مثل بالی کی سی مثل ہے کہ اُسکو ہوا ہلاتی ہے تو کبھی اُٹھتی ہے اور کبھی گرتی اور کافر کی مثل صنوبر کی مثل ہے کہ ہمیشہ کھڑا رہتا ہے یہانتک کہ جڑ سے اکھڑ جاوے **ف** صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت مین گرفتار رہتا ہے تو اُسکے گناہون مین تخفیف ہوجاتی ہے اور کافر کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراے اُسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہون کا کفارہ بوجھے **م** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى بَعْضُهُ تَدَاعٰى عَلَيْهِ سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندارون کی مثل انکی آپس کی محبت اور ترحم مین بدن کی سی مثل ہے کہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہے تو باقی عضو بدن کے بیخوابی اور تپ مین شریک ہوجاتے ہین **ف** یعنے اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہے اسیطرح ایماندارون کی آپس کی محبت کا حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اُسمین شریک ہین یعنی مقتضا کمال ایمان کا یہ ہے کہ ایسی محبت آپس مین حاصل کرین اور جس کو غیر کا رنج دیکھکر رنج نہ ہو اور باوجود قدرت کے اسکو بلا سے نہ چھڑاوے اُسکے ایمان مین نقصان ہے **م** اِبْنُ عُمَرَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منافق کی مثل اُس بکری کی سی مثل ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلون کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان میں کبھی اِس ریوڑ مین جھک پڑتی ہے اور کبھی اُس مین **ف** یعنے

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

منافق شک اور شبہے مین گرفتار ہو کبھی ایمان کی بات سُنکر ایمان کی طرف جھکتا ہو اور کبھی کفر کی بات سنکر کفر کی طرف جھکتا ہے وہ کمبخت نہ ادھر کا نہ
۱۴۴۹ اُدھر کا م جابرٌ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ
تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدَيَّ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور تمھاری مثل اُس مرد کی سی مثل ہو جسنے آگ جلائی تو اُسمین ٹڈے
اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہو اور مین پکڑنے والا ہون تمھاری کمر گاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑائے بھاگتے ہو میرے ہاتھ سے ف
یعنے تم شہوت اور گناہون مین ایسے گرتے ہو جیسے کیڑے آگ مین گرتے ہین اور مین ہزار ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسی کا پٹکا
پکڑ کے روکتا ہو لیکن تم نہین رُکتے اِس حدیث سے حضرت کی کمال شفقت اپنی اِس گنہگار اُمت پر ثابت ہوتی ہو ۱۴۵۰ ق جابرٌ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ
بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ زاد مسلم فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ
جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ میری مثل اور پیغمبرون کی مثل اُس مرد کی سی مثل ہو جسنے ایک گھر
بنایا تو اُسکو پورا بنایا اور سُتھرا تیار کیا مگر ایک اینٹ کا مکان رہنے دیا اور لوگ اُس گھر مین آنے لگے اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے اِس اینٹ کا مکان
کیون نہ تیار ہوا مسلم نے اتنی روایت اور زیادہ کی ہو سو مین اُس اینٹ کا مکان ہون مین اسطرح آیا کہ مین نے پیغمبرون کو ختم کیا ف یعنی نبوت کا محل
بدون خاتم النبیین کے ناتمام تھا جب حضرت تشریف لائے تو محل پورا ہو گیا جتنے عمدہ کمالات بشر مین ممکن تھے وہ حضرت پر ختم ہو گئے اسیواسطے ہمارے
حضرت خاتم النبیین ہوے کوئی کمال باقی نہین رہا جو کوئی پیغمبر حضرت کے بعد آکر جلوہ گر ہوتا **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ایاکم اور ایاک
ہے ۱۴۵۱ ق ابو سعیدٍ اِیَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ
السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو راہون کے بیٹھنے سے تو صحابہ نے
کہا یا رسول اللہ ہمکو تو راہون کے بیٹھنے سے کوئی چارہ نہین کہ ہم وہان آپس مین بات چیت کرتے ہین سو حضرت نے فرمایا تو اگر تم وہان کی بغیر نشست کے
نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لوگون کے عیبون سے آنکھ کو نیچے جھکانا اور لوگونکو تکلیف دینیوالی
چیز کو دور کرنا یعنے اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا ف یعنی اول تو راہ مین بیٹھنا بہتر نہین اور اگر
۱۴۵۲ کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ق عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ
الْحَمْوَ فَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ بخاری اور مسلم مین عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو عورتون پاس جانیسے تو ایک انصاری مرد نے پوچھا یا رسول اللہ
بھلا خاوند کے رشتہ دارون کا حال تو بتلائیے کہ یہ لوگ بھی عورت پاس جاوین یا نہ جاوین حضرت نے فرمایا کہ خاوند کے رشتہ دارون کا عورت کے پاس جانا موت ہو
یعنے ہلاکی اور فساد کا سبب ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتہ دارون کو جیسے دیور جیٹھ کو خلوت مین عورت پاس جانا یا بدون شرعی پردے کے
۱۴۵۳ عورت کا سامنے آنا درست نہین خ ابو ھریرۃ اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو بدگمانی
۱۴۵۴ سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہو ف یعنی بے تحقیق صرف اپنے گمان پر کسی مسلمان سے بدظن ہونا نہایت بے اصل بات ہو ق انسؓ اِیَّاكُمْ وَ
دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو مظلوم کی بددعا سے اگرچہ مظلوم کافر ہو ف
۱۴۵۵ یعنے کسی مسلمان اور کافر کو نہ ستاؤ کہ مظلوم کی دعا تیر بہدف ہو م ابو قتادۃ اِیَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہو
کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے مین اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہو پھر برکت کو گھٹاتی ہو ف یعنے بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اسطرح
نہ کھاوے کہ واللہ یہ چیز اتنے کی ہو اور فلانا شخص اتنی قیمت مجکو دیتا تھا مین نے نہ مانا سو فرمایا کہ اسمین ہر چند آدمی دھوکا کھاتا ہو اور چیز بک جاتی ہو لیکن اس مال
۱۴۵۶ مین برکت نہین رہتی ق ابو ھریرۃ اِیَّاكُمْ وَالْوِصَالَ خ اِیَّاكُمْ وَالْوِصَالَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو پے در پے

اور طے کے روزون سے صرف بخاری کی روایت مین یہ لفظ مکرر ہے یعنے دوبار حضرت نے فرمایا کہ بچوطے کے روزون سے **ف** وصال
اور طے کا روزہ اُسکو کہتے ہین کہ دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکھے اور بیچ مین کچھ بھی نکھاوے معلوم ہوا کہ طے کا روزہ مکروہ ہے اور اگر طاقت نہو تو حرام ہے

۱۴۵۷ م ابُوهُرَيرَةَ اِيَّاكَ وَالحَلُوبَ **قَالَهُ** لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچ دودھ والے
جانور کے ذبح کرنے سے یہ حضرت نے ابوالہیثم بن تیہان سے فرمایا **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک روز گھر سے نکلے تو صدیق اکبر اور فاروق
اعظمؓ کو دیکھا فرمایا تم کسواسطے گھر سے نکلے ہو اُنھون نے کہا بھوک کے سبب سے حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین بھی اسیواسطے نکلا ہون پھر حضرت اور صحاب ابوالہیثم
انصاری کے گھر گئے وہ گھر مین نہ تھے اُنکی جورو نے حضرت کو کمال خوشی اور نہایت تعظیم سے لیا پھر ابوالہیثمؓ آئے تو حضرت اور اصحاب کو دیکھکر کہا الحمدللہ
کہ آج کے دن تو میرے برابر کسی کے گھر ایسے بزرگ مہمان نہین پھر وہ ایک ٹوکری مین تر و خشک اور گدر کھجور لائے حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ پھر ابوالہیثم
نے چاہا کہ دودھار بکری کو ذبح کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جب حضرتؐ اور صحاب آسودہ ہوے تو صدیق اور فاروقؓ سے کہا کہ خدا کی قسم تم سے
اِس نعمت کا سوال ہوگا کہ تم گھر سے بھوکے نکلے تھے سو خدا نے تمکو ایسی نعمت کھلائی معلوم ہوا کہ گرسنگی کی حالت مین بے تکلف دوست کے گھر جانا اور وہان کھانا درست
ہے یہ سوال مین داخل نہین حضرت نے جو دودھار جانور کے ذبح سے منع کیا تو دُنیاوی مصلحت سے فرمایا کہ جسکا فائدہ سردست موجود ہے اُسکا ذبح کرنا مناسب نہین اور
یہ مطلب نہین کہ اُسکا ذبح کرنا شرع مین حرام ہے **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر انا ہے **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ

۱۴۵۸ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ **قَالَهُ** يَوْمَ حُنَيْنٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹ نہین
مین عبدالمطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اُتار یہ حضرتؐ نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے براء بن عازب سے حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم صحاب لوگ
جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب اُنھون نے کہا واللہ حضرتؐ نے تو ہرگز پیٹھ نہین پھیری البتہ لشکر کے اگلے لوگون کے قدم اُٹھ گئے تھے اور حضرت سفید خچر
پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا تھا تب حضرتؐ سواری سے نیچے اُترے اور کافرون پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے اس کلام مین باپ
دادا کے نام سے فخر نہین کیا بلکہ اپنی نبوت کی حقیقت ثابت کی اسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سُنا تھا کہ عبدالمطلب کی اولاد مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا

۱۴۵۹ جو ملک گیری کریگا **م** اَنَسٌ اَنَا اَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ اُمَّتِهِ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ
مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین اول سفارش کرنیوالا مین ہون پیغمبرون مین کسی پیغمبر کی تصدیق نہین ہوئی جتنی میری تصدیق
ہوئی اور البتہ پیغمبرون مین بعضا ایسا بھی پیغمبر ہے جسکی ایک مرد کے سواے اسکی اُمت مین کوئی تصدیق نکریگا **ف** یعنے جتنی کثرت سے میری اُمت مسلمان

۱۴۶۰ ہے اتنی کسی پیغمبر کی نہین اسواسطے اول مین ہی سفارش کرونگا بہشت مین سفارش ترقی درجات کی ہوگی **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ
اَلْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اور لوگون کی بہ نسبت قریب ہون
عیسیٰ بن مریم سے پیغمبر سوتیلے بھائی ہین اور میرے اور اُسکے درمیان کوئی نبی نہین **ف** سب پیغمبرون کا دین ایک ہے یعنے توحید اور عبادت اور
شریعتین مختلف ہین تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھہرے باپ تو سب کا ایک اور مائین کئی خلاصہ مطلب حدیث کا یہ کہ جب سب پیغمبر نبوت مین برابر ٹھہرے تو عیسےٰ
کو خاص کر کے خدا کا بیٹا کہنا بیجا بات ہے اور یہ جو فرمایا کہ مین عیسیٰ سے قریب تر ہون میرے اور اُسکے درمیان کوئی پیغمبر نہین یعنی یہود عیسیٰ کی پیغمبری کے
منکر تھے حضرتؐ اُنکی حقیقت کے گواہ ہوے چنانچہ عیسیٰ نے یوحنا کی انجیل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین کہا ہے کہ میرے بعد فارقلیط آوے گا میری حقیقت کا

۱۴۶۱ گواہ ہوگا **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ اَنَا اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین قریب تر مسلمانون سے ہون انکی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی مسلمانون مین سے مرے
اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جاوے تو اُسکا ادا کرنا مجھپر لازم ہے اور جو مال چھوڑے تو اُسکے وارثون کا حق ہے **ف** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت کا ابتدای اسلام
مین یہ معمول تھا کہ جب کوئی جنازہ آتا تو حضرت پوچھتے کہ اسنے اپنے قرض ادا ہونیکا کچھ مال چھوڑا ہے سو اگر معلوم ہوتا کہ قرض ادا ہونیکا ٹھکانا ہے تو حضرتؐ اسکے جنازہ کی

نماز پڑھتے اور اگر قرض ادا ہونے کی کوئی صورت نہوتی تو خود نماز نہ پڑھتے اور مسلمانون سے نماز پڑھنے کو فرماتے پھر جب اسلام کی فتح ہوئی اور بیت المال مین
مال جمع ہوا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی قرضدار پر حضرت شاید اسواسطے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈرین اور جو کہ قرضدار ہون وہ قرض ادا
کرنے مین غفلت نہ کرین م ابوہریرۃ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی ۱۴۶۲
کہ حضرت نے فرمایا کہ مین آدم کی اولاد کا سردار ہون قیامت کے دن اور قبر پھٹنے والون مین پہلا مین ہون اور مقبول الشفاعۃ پہلا مین ہون ف یعنے
حشر مین قبرین پھٹ کر مردے زندے ہوکے نکلینگے سو اوّل میری قبر پھٹیگی اور اول میری شفاعت قبول ہوگی بعد اسکے اور پیغمبرون کی یوحنا کی انجیل مین
عیسے نے ہمارے حضرت کی سرداری کی یون گواہی دی ہی کہ اب مین زیادہ گفتگو تم سے نہین کرتا اسواسطے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی یعنے میرے بعد
خاتم الانبیا آتا ہی وہ تمکو سب کچھ تعلیم کریگا میری تعلیم کی اب حاجت نہین اور یہ جو فرمایا کہ مین قیامت مین بنی آدم کا سردار ہون سو ہرچند حضرت دنیا اور آخرت
دونون عالم مین بنی آدم کے سردار اور افضل البشر ہین لیکن دنیا مین کافرونکو اسکا یقین نہین ہوا اور قیامت مین جبکہ تمام خلق مصیبت مین گرفتار ہوگی اور پیغمبر
بھی خوف الٰہی سے شفاعت نہ کرسکینگے اُسوقت ہمارے حضرت کی شفاعت مقبول ہوگی تو ہر ایک مسلم اور کافر پر حضرت کی سرداری اور فضیلت صاف
ظاہر ہوجاویگی م جابرؓ اَنَا شَہِیْدٌ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنے قَتْلٰی اُحُدٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین انپر گواہ ہونگا قیامت ۱۴۶۳
کے دن یعنی جنگ احد کے شہیدونپر ف جنگ احد مین ستر اصحاب شہید ہوے حضرت دو دو لاشون کو ایک ایک قبر مین دفن کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو زیادہ
قرآن خوان ہو اسکو قبلے کی طرف مقدم کرو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی مین انکی خالص شہادت کا گواہ ہون ق جریرؓ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ بخاری و مسلم مین جریرؓ ۱۴۶۴
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمہارا پیشوا اور پیشرو ہون حوض کوثر پر م ابو موسیٰ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَ ۱۴۶۵
نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَفِیْ اَطْرَافِ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ وَنَبِیُّ الْمَلْحَمَۃِ وَلَمْ یَذْکُرْ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ مین محمد ہون اور احمد ہون اور مقفّی ہون اور حاشر ہون اور نبی التوبہ ہون اور نبی الرحمۃ ہون اور اطراف ابی مسعود مین یون روایت ہی کہ
نبی الرحمۃ اور نبی الملحمۃ ہون اور اسمین نبی التوبہ کا ذکر نہین ف حضرت نے اس حدیث مین اپنے نام اور اپنے صفات ذکر کیے محمد کے معنے بہت سراہا اور
احمد کے معنے سب مخلوقات سے زیادہ تر تعریف کے لائق اور مقفی کے معنے سب پیغمبرون کے بعد آنیوالا اور حاشر یعنے سب کا حشر آپکے قدم پر ہوگا اور نبی التوبہ یعنے
ایسا پیغمبر ہون کہ اُسکے ہاتھ پر بیشمار لوگون نے توبہ کی اور اُسکی امت کی توبہ مقبول ہی اور نبی الرحمۃ یعنے ایسا پیغمبر جس کی شرع کی احکام مین کچھ سختی اور تنگی نہین سراسر
رحمت ہے اور نبی الملحمہ یعنے جنگ کا پیغمبر کہ تلوار سے دین کو عالم مین پھیلاوے اطراف ابو مسعود ایک کتاب کا نام ہے جسکو ابراہیم بن محمد دمشقی نے کہ حدیث کے بڑے حافظ
تھے تصنیف کیا نصاریٰ ہند مین مسلمانونپر اعتراض کرتے ہین کہ تمہارے پیغمبر نے تلوار کے زور سے اسلام کو پھیلایا اور آدمیون کو قتل کیا حالانکہ خونریزی
درست نہین کسی پیغمبر نے خونریزی نہین کی اُسکا جواب یہ ہی کہ باتفاق عقلا ظلم اور کفر نہایت بد چیز ہے اور عدل و ایمان عمدہ چیز ہے پھر جب ظالم اور کافر
اپنے ظلم اور کفر کو نہ چھوڑے اور حق بات کو کسی طرح نہ سمجھے تو اُسکا قتل کرنا عقل کے نزدیک معیوب نہین تاکہ اور لوگ اُسکی صحبت سے نہ خراب ہون
چنانچہ اگر آدمی کا ہاتھ سڑ جاوے تو اُسکا کاٹ ڈالنا بہتر ہے تاکہ باقی اعضا سڑنے سے بچین علاوہ اُسکے توریت اور زبور کو نصاریٰ حق جانتے ہین حالانکہ
توریت مین جہاد کا صاف حکم موجود ہے حضرت موسیٰؑ اور حضرت یوشعؑ اور حضرت داؤدؑ کا جہاد عالم مین مشہور ہی جسکو شک ہو توریت مین دیکھ لے بلکہ زبور
کی ۴۵ فصل مین ہمارے حضرت کی بشارت مین داؤد علیہ السلام نے یون فرمایا کہ اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کرکے ران پر لٹکا عدالت پر سوار ہو
تیرا دست راست تجھے ہیبت ناک کام دکھلاویگا اور زبور کی ۷۲ فصل مین حضرت کے حق مین خدا یون فرماتا ہی کہ وہ میرے بندون مین صداقت سے حکم کریگا
محتاجون کو بچاویگا ظالمون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا جب تک آفتاب باقی رہیگا اُسکا دین اور مبارکی اور اُسکا نام باقی رہیگا فقط ان دونون دلیلون سے
صاف معلوم ہوا کہ جہاد عمدہ کام ہے خدا کو پسند ہی اگرچہ نصاریٰ کو ناپسند ہوا اور یہ جو نصاریٰ کہتے ہین کہ یہ دونون بشارتین عیسیٰؑ کے حق مین ہین
سو صاف غلط ہے اسواسطے کہ عیسیٰؑ نے کب تلوار پکڑی اور کس کافر کو مارا انپر پہلوان و مجاہد صادق نہین آتا بلکہ یہ دونون بشارتین ہمارے حضرتؐ کی نبوت پر

۱۴۶۰ صاف دلیل ہین م سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے
کہ حضرت نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا مہتم کار اور پرورش کرنے والا بہشت مین ایسے ہین جیسے یہ دونون انگلیان او حضرت نے اشارہ کیا کلمہ کی
انگلی اور بیچ کی انگلی طرف ف یعنے یتیم کے پرورش کرنے والے اور اُسکے مال کی حفاظت کرنیوالے کا بہشت مین اتنا درجہ بلند ہو کہ میرے درجہ سے
۱۴۶۱ ایسا اتصال ہو جیسے آپس مین ان دو انگلیون کو فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اسم فعل ہو ق عَائِشَةُ دُونَكُمْ يَا بَنِي اَرْفِدَةَ
قَالَهُ يَوْمَ عِيدٍ لِلسُّودَانِ وَكَانُوا يَلْعَبُونَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا لو اپنی
ڈھال اور برچھیون کو اے ارفدہ کی اولاد یہ حضرت نے عید کے دن حبشیون سے کہا اور وہ کھیل رہے تھے ڈھال و برچھیوں سے ف ارفدہ حبش
کے جد کا نام ہے جس کی وہ سب اولاد ہین روایت ہو کہ عید کے دن حضرت عائشہ کے گھر مین حضرت تھے اور حبشی مسجد کے صحن مین ڈھال و برچھیون
سے کثرت کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے پھری گدکے کی کثرت خصوصًا ایسے
۱۴۶۲ مباحات کا عید کے دن کچھ مضایقہ نہین کہ مدیر سرور کا سبب ہے ق عَائِشَةُ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّي اَرْجُو اَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَهُ لِاَبِي بَكْرٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ
بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ مین امید رکھتا ہون کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہو یہ
حضرتؐ نے ابی بکر صدیق سے کہا ہجرت سے پہلے ف حضرت سے پہلے سب اصحاب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے صدیق اکبر نے بھی حضرت سے ہجرت کی اجازت مانگی تب حضرتؐ
نے یہ حدیث فرمائی پھر صدیق اکبر حضرت کے ساتھ کیلئے منتظر رہے جب حضرتؐ کو ہجرت کی اجازت ہوئی تو حضرت کے ہمراہ مدینہ مین آئے اس حدیث سے
۱۴۶۳ نہایت فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی حضرتؐ نے اپنی رفاقت کے واسطے سوائے صدیق کے کسیکو نہ ٹھہرایا ق صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ عَلٰى رِسْلِكُمَا
اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بخاری اور مسلم مین حضرت صفیہ بنت حُیی سے روایت ہے کہ حضرت نے دو انصاری مرد سے کہا کہ جلدی نکرو ٹھہر جاؤ البتہ
یہ عورت تو صفیہ بنت حُیی ہو ف صحیح بخاری مین پوری روایت یون ہو کہ حضرت صفیہ حضرت کی بی بی مسجد مین حضرت کی ملاقات کو آئین او حضرت رمضان
مین اعتکاف بیٹھے تھے حضرت سے بات چیت کرتی رہین رات زیادہ گئی حضرت انکو پہونچانے چلے راہ مین دو انصاری مرد ملے تب حضرتؐ نے اُنسے یہ حدیث فرمائی یعنی
یہ میری بی بی ہے اور کوئی اجنبی عورت نہین بدگمان مت ہونا انصاریون نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ آپکی ذات مین بدگمانی کا کیا دخل ہو حضرتؐ نے
فرمایا کہ انسان کے بدن مین شیطان اسطرح پھرتا ہے جیسے خون مین ڈرا کہ تمھارے دل مین کچھ بدگمانی ڈالے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی تہمت
۱۴۷۰ کے مکانون سے بچے اور اگر ایسے مقام مین مبتلا ہو تو اپنی صفائی لوگون مین ظاہر کرے تاکہ لوگ بدگمانی مین گرفتار نہون ق اَبُو مُوسٰى عَلٰى رِسْلِكُمْ اَعْلِمُكُمْ
وَاَبْشِرُوا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ
قَالَهُ حِينَ اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ بخاری اور مسلم مین ابو موسٰیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی نکرو ٹھہرو مین تم کو سکھلاتا ہون اور خوشخبری سُناتا
ہون کہ البتہ خدا کا تمپر احسان ہو کہ تمھارے سوا کوئی ایسا آدمی نہین جسنے اس گھڑی نماز نہ پڑھی ہو یا یون حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھارے سوا اس گھڑی
مین کسی نے نماز نہین پڑھی یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب زیادہ رات گئی عشا کی نماز پڑھی ف ایکبار حضرتؐ نے آدھی رات گئے نماز پڑھی اور یہ حدیث
۱۴۷۱ فرمائی یعنے خدا کا تمپر احسان ہے کہ اسوقت کی عبادت تمھارے ہی واسطے خاص کی اور آدمی عبادت مین اسوقت تمھارے شریک نہین م اَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْكَ
السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان
امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی سختی اور آسانی مین اور اپنی خوشی اور ناخوشی مین اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم مین ف یعنے حاکم جو حکم کرے اُسکی
اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجھپر سخت ہو یا آسان تو خوش ہو یا ناخوش اور اس حال مین بھی کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اسکی حقیت کے مقدم کرے
۱۴۷۲ غیر کو دیوے تجکو نہ دیوے لیکن گناہ مین اطاعت حاکم کی نہین م ثَوْبَانُ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَاِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَهُ لَهُ مسلم مین ثوبانؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا اپنے اوپر لازم جان سجدون کی کثرت اسواسطے کہ کبھی

تو ایسا سجدہ نکرے گا کہ خدا اُسکے سبب سے تیرا درجہ بلند کرے اور اُسکے سبب سے تیرا گناہ نہ گھٹاوے یہ حضرتؐ نے ثوبانؓ سے فرمایا **ف** ثوبانؓ حضرتؐ کے چیلے تھے
۱۴۷۳ اُنھون نے حضرتؐ سے پوچھا یا حضرت مجکو وہ کام تبلائیے جو مجکو بہشت مین لیجاوے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **م** جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ
ذِی الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ يَعْنِی الْكَلْبَ مُسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جانو کالے بھجنگ کتے کا قتل کرنا جسکی
آنکھونپر دو سفید داغ ہون کہ وہ شیطان ہی یعنے موذی ہے **ف** مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہی کہ اول حضرت نے کتونکے قتل کا حکم کیا یہانتک
۱۴۷۴ کہ ایک عورت جنگل سے آئی تھی اُسکے ساتھ ایک کتا تھا وہ بھی قتل ہوا پھر حضرتؐ نے کتون کا مارنا منع کیا اور یہ حدیث فرمائی **ق** جَابِرٌ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ
مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ اَكُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا
کہ اپنے اوپر لازم جانو کالا پھل پیلو کا کہ وہ بہتر اور خوشبودار ہے جابرؓ نے کہا پھر مین نے حضرتؐ سے کہا کہ کیا آپ بھی بکریان چراتے تھے حضرت نے فرمایا کہ
ہان اور کوئی بھی ایسا پیغمبر ہے جسنے بکریان نہین چرائین **ف** جابرؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ ایک منزل مین اُترے اور ہم وہان پیلو کے پھل
۱۴۷۵ چُن چُن کر کھاتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے کالے پھل کھاؤ اور پیغمبرون نے بکریان اول سواسطے چرائیان تو امت کا انتظام کرسکین **م**
اَبُوْهُرَيْرَةَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اپنے اوپر ویسے عمل
لازم پکڑو جو تم کرسکو اسواسطے کہ خدا کو ملال اور ماندگی نہین ہوتی یہان تک کہ تم تھک جاؤ **ف** حضرت عائشہؓ سے بخاری مین روایت ہی کہ
ہمارے یہان ایک عورت آئی اُسنے ایک رسی لٹکائی تھی رات بھر نہ سوتی تھی جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اُسکو پکڑ لیتی حضرت گھر مین آئے تو رسی کا حال پوچھا مینے
اُس عورت کا حال بتلایا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی نفل عبادت جبھی تک بہتر ہے کہ خوشی سے ادا ہو آمین جی لگے کہ خدا ثواب اور رحمت کو نہین کاٹتا
۱۴۷۶ جب تک تمکو ملال اور ماندگی عبادت مین نہو **خ** عَائِشَةُ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای عائشہ اپنے اوپر نرمی اختیار کر اور بچ سختی اور بدگوئی سے **ف** اس حدیث کا قصہ دوسرے باب مین گذرا کہ یہودیون نے
۱۴۷۷ حضرتؐ کو سام کہا تھا حضرت عائشہؓ نے بھی عوض مین سخت کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لام ہی **ق** جَابِرٌ
لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ اَلْجَمَلُ وَالثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تیری ہی قیمت ہے
اور تیرا ہی اونٹ ہی تیری ہی قیمت ہے اور تیرا ہی اونٹ ہے یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے کہا **ف** حضرتؐ نے جابرؓ سے اونٹ مول لیا تھا پھر اُنکو قیمت اور اونٹ
۱۴۷۸ دونون بخشے پھر یہ حدیث فرمائی **م** اَبُوْمَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ **قَالَهٗ**
لِرَجُلٍ جَاءَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مسلم مین ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجکو اس اونٹنی کے عوض سات سو اونٹنی
۱۴۷۹ نکیل والیان قیامت مین ملینگی یہ حضرت نے اُس مرد سے کہا جو ایک نکیل والی اونٹنی لایا پھر اُسنے کہا کہ یہ راہ خدا مین نذر ہی **م** جَابِرٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ
فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہی پھر جب وہ دوا بیماری کو پہونچے
تو خدا کے حکم سے صحت حاصل ہوتی ہی **ف** یعنے حقیقت مین ہر ایک بیماری کی دوا علم آلہی مین ٹھہر چکی ہی گو اطبا کو نہ معلوم ہو پھر فرمایا کہ باوجودیکہ ہر بیماری
۱۴۸۰ کی دوا ہی لیکن وہ دوا اپنی تاثیر مین مستقل نہین حکیم مطلق کے حکم کی محتاج ہی یہی سبب ہے کہ سو بار آزمائی دوا بعضی جگہ مطلق نہین اثر کرتی **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ
وَاَنَسٌ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود اور انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہر ایک عہد شکن
۱۴۸۱ قول توڑنے والے کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن بقدر اُسکی عہد شکنی کے **ف** جھنڈے سے مطلب یہ کہ فضیحت ہو قیامت مین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ لِكُلِّ نَبِيٍّ
دَعْوَةٌ يَدْعُوْهَا فَاُرِيْدُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِیَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایک
پیغمبر کی ایک مقبول دعا ہوتی ہی کہ اُسکو وہ مانگتا ہی اور مین چاہتا ہون انشاءاللہ کہ ذخیرہ کر رکھون اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے
دن **ف** ہر چند پیغمبرونکی بہت دعائین مقبول ہوتی ہین لیکن اُنکے نزدیک یقینی مقبول دعا ایک ہی ہوتی ہی اور باقی مین اُمید ہوتی ہی یقین نہین سو حضرت نے

فرمایا کہ مین نے اپنی یقینی مقبول دعا کو اپنی اُمت کے واسطے رکھ چھوڑا کہ قیامت کی کٹھن مین اُنکے کام آوے اس حدیث سے حضرت کی بیحد شفقت اپنی اُمت پر ظاہر ہوئی **اشعار** ای مسلمانو کرو شکر خدا ✿ تم نے پایا مصطفےٰ سا پیشوا ✿ دیکھو کیا تم پر تھا رحم مصطفےٰ ✿ ہول محشر کا بھی سامان کر دیا ✿ تمکو

۱۴۷۲ اب لازم ہے اسکی پیروی ✿ دو، کرو بدعتونکی گمرہی ✿ **خ** مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ بخاری مین معن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا تجکو ہو چکا جو تو نے نیت کی ای یزید اور تیرا ہو چکا جو تو نے پایا ای معن **ف** یزید نے زکوٰۃ کا مال اپنے وکیل کو دیا کہ کسی محتاج کو دیوے وکیل نے نادانستہ یزید کے بیٹے معن کو تاریکی مین دیا جب یزید کو یہ حال معلوم ہوا تب اپنے بیٹے کو حضرت پاس لیگیا اور یہ حال کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے تیرے اوپر سے زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اسکو لینا درست ہوا نادانستگی کے سبب سے اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام محمد کا اگر تاریکی مین باپ بیٹے کو زکوٰۃ دیوے نادانستگی سے تو زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے دوبارہ زکوٰۃ دینا ضرور نہین

۱۴۷۳ **خ** عَائِشَةُ لَكِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تمکو افضل جہاد مقبول حج ہے **ف** بخاری مین روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو افضل عبادت دیکھتے ہین اگر فرمایئے تو ہم بھی جہاد کرین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے عورتون پر جہاد فرض نہین اُنکے حق مین مقبول حج جہاد کے برابر ہے مقبول حج وہ ہے جس مین گناہ نہین

۱۴۷۴ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام نیکوکار کو دو ثواب ہین **ف** یعنی ایک ثواب اپنی عبادت کا اور دوسرا ثواب مالک کی اطاعت کا

۱۴۷۵ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غلام کا کھانا اور کپڑا میان پر واجب ہے اور اُس سے کام نہ کروائے مگر جتنی اُسکو طاقت ہو

۱۴۷۶ **ق** جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ بخاری اور مسلم مین جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور احمد ہون اور مین ماحی ہون کہ خدا میرے سبب سے کفر کو مٹاتا ہے اور مین حاشر ہون کہ میرے قدم پر لوگون کا حشر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنے پچھلا پیغمبر ہون **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لم یا لن ہے

۱۴۷۷ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ باقی رہی پیغمبری سے سوا بشارت دینے والی چیزونکے اصحاب نے کہا بشارت دینے والی چیزین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ اچھا خواب **ف** نبوت کا علم غیب سے آتا ہے سو فرمایا کہ غیب سے علم آنے کا سوا سچے خواب کے اب کوئی طریقہ نہ رہا اسواسطے کہ نبوت ختم ہوگئی

۱۴۷۸ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ لڑکا جھولے اور گود مین بولا سوا تین لڑکون کے کہ ایک عیسیٰ بن مریم دوسرے جریج والا لڑکا اور تیسرے لڑکا اُس حالت مین کہ دودھ پیتا تھا **ف** یعنے شیرخوارگی کی حالت مین ان تین کے سوا کوئی بچہ نہین بولا حضرت عیسیٰ کا بولنا تو قرآن مین مذکور ہے کہ حضرت مریم کی پاکدامنی اُنکے کلام سے ثابت ہوئی اور جریج والے لڑکے کا قصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین جریج ایک عابد مرد تھا عبادتخانہ مین نماز پڑھتا تھا کہ اُسکی ماں وہان آئی اُسنے جریج کو پکارا جریج نماز کے سبب سے نہ بولا نماز مین مشغول رہا اُسکی ماں پلٹ گئی دوسرے دن پھر اُسکی ماں اُسکے پاس آئی تو بھی وہ نماز مین تھا اُسکے پکارنے سے نہ بولا تو اسکی ماں نے یون بددعا دی کہ الٰہی یہ نہ مرے جب تک حرام کار کسبیونکا منہ نہ دیکھ لیوے بنی اسرائیل مین جریج کی عبادت کا بہت چرچا ہوا ایک حرام کار رنڈی تھی جس کا حسن مشہور تھا اُسنے کہا کہ دیکھو مین جریج کو ڈگاتی ہون اور اُسکا تقویٰ طہارت سب کھوتی ہون سو وہ عورت بدکاری کے لئے درپے ہوگئی اُس نے اسکی طرف کچھ میلان بھی نہ کیا تو وہ ایک بکری چرانے والے پاس گئی جو جریج کے عبادتخانے پاس چرایا کرتا تھا سو اُسنے اُس سے بدکاری کی جب لڑکا پیدا ہوا تو اُس کا عورت نے کہا کہ یہ جریج کا لڑکا ہے پھر تو سب بنی اسرائیل جریج سے بداعتقاد ہو گئے اُسکو عبادتخانے سے نکال لائے اور عبادتخانہ گرا دیا اور اُسپر مار پڑنے لگی جریج نے کہا تم کو کیا ہوا جو مجکو مارتے ہو لوگون نے کہا تو نے اس کسبی سے بدکاری کی ہے یہ تیرا لڑکا جنی ہے جریج نے کہا وہ لڑکا کہان ہے تو لوگ اسکو سامنے لائے جریج نے کہا اب مجکو چھوڑو تو نماز پڑھنے دو پھر وہ نماز پڑھکے لڑکے پاس آیا اور اسکے پیٹ مین انگلی گڑا کر کہا کہ ای لڑکے بول تیرا باپ کون ہے لڑکا بولا کہ میرا باپ فلانا چرانے والا ہے

پھر توسب لوگ جریج کو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونیکا بنادین جریج نے کہا کہ کچھ اسکی حاجت نہین جیسا مٹی کا تھا ویسا ہی بنادو سو
اُسیطرح بنادیا اور شیرخوار لڑکے کا قصہ مجمل یہ ہو کہ اُسکی ماں نے گھوڑے پر سوار ایک مرد کو دیکھا تو کہا کہ الٰہی میرے لڑکے کو ایسا کر بار لڑکے نے دودھ پینا
چھوڑ دیا اور کہا الٰہی مجکو ایسا نہ کرنا پھر اسکی ماں نے ایک عورت کو دیکھا کہ اُسکو چوری اور حرام کاری کی علت مین مارتے تھے تو اُسنے کہا کہ الٰہی میرے لڑکے
کو ایسا نہ کرنا لڑکے نے دودھ پینا چھوڑ کے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا پھر لڑکے نے کہا وہ سوار ظالم تھا اور یہ عورت محض بے قصور ہو اسواسطے مین نے تیرے خلاف دعا
کی **ق** ١٤٨٩ اَبُوهُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ قَطُّ اِلَّا ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللهِ قَوْلُهُ اِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةً
فِي شَاْنِ سَارَةَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ پیغمبر کبھی ایسی بات نہین بولے جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین
جھوٹی ہو سوائے تین بار کے دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک اُنکا یہ قول کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول بلکہ اُنکے اُس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ
کے حق مین **ف** حضرت ابراہیم کی قوم ستارہ پرست اور بُت پرست تھی سو اُنکی عید کا جب دن آیا تو اُنھون نے چاہا کہ حضرت ابراہیمؑ کو بھی لیجاوین حضرت ابراہیمؑ نے
بموجب اُنکے اعتقاد کے لینے نہ جانے کا حیلہ اُٹھایا ستارون کو دیکھکر فرمایا کہ مین بیمار ہون یعنی بموجب تمھارے اعتقاد کے گردش آسمانی اسکو چاہتی ہو کہ مین بیمار ہونگا
یا دلی رنج کو بیماری کہا اور جب اُنکی قوم عید مین شہر کے باہر گئی تو بتخانہ مین جاکر سب بتون کو توڑا اور ہتوڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب قوم نے
پوچھا کہ بتونکو کس نے توڑا تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا اُس بڑے بت نے توڑا جو کندھے پر ہتوڑا رکھے ہو تو وہ شرمندہ ہوے اپنی بُت پرستی کی حماقت پر وہ
لوگ بڑے بت کی نہایت تعظیم اور عبادت کرتے تھے اسی سبب سے حضرت ابراہیمؑ نے بت شکنی کی تو گویا وہی بُت توڑنے کا سبب ہوا اسواسطے حضرت ابراہیمؑ نے اسکی
طرف توڑنے کی نسبت کی اور جب حضرت ابراہیمؑ ملک عراق سے ہجرت کرکے شام کے ملک مین گئے تو وہان کے بادشاہ کا معمول تھا کہ خوبصورت عورت کو
چھین لیتا اور اُسکے خاوند کو مار ڈالتا اور اگر بھائی ہوتا تو اُسکو نہ مارتا تو حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی سارہ کو جو نہایت خوبصورت تھین فرمایا کہ اگر بادشاہ تجکو بلاوے
اور مجکو پوچھے تو یون کہیو کہ یہ شخص میرا بھائی ہو یعنے دینی بھائی ہو تو تینون باتین حقیقت مین سچ تھین اور ظاہر مین جھوٹ **م** ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ
حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيهِ يَعْنِي لِاَهْلِ مَكَّةَ حِينَ دَعَا لَهُمْ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مسلم مین ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا نہ تھا اُن پاس اُن دنون مین اناج اور اگر ہوتا اُنکے پاس تو دعا کرتے اُنکے لیے اُسمین یعنے مکے کے لوگونکے لیے جسوقت دعا کی اُنکے لیے حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے **ف** تیسیر الوصول مین لکھا ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی بی بی سے اُنکی گذران کا حال پوچھا اُنھون
نے کہا اچھی طرح ہم فراغت سے رہتے ہین اور اللہ کا شکر کیا پھر فرمایا تمھارا کھانا کیا ہو کہا گوشت فرمایا تمھارا پینا کیا ہو کہا پانی آپؑ نے یہ سنکے دعا کی ای اللہ برکت
دے اُنکے لیے گوشت اور پانی مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُن دنون میں اُن پاس اناج نہ تھا اگر ہوتا تو اُسمین بھی دعا کرتے **ق** ١٤٩٠ اَبُوهُرَيْرَةَ
لَنْ يُدْخِلَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کسی کو بہشت مین اسکا عمل نہین داخل کرنے کا صحابہؓ نے کہا اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا اور مجکو بھی بہشت مین
میرا عمل نہ لیجاویگا مگر یہ کہ خدا مجکو اپنے فضل اور رحمت مین ڈھانک لیوے **ف** یعنے بدون رحمت اور فضل الٰہی کے صرف نیک عمل ہی نجات کے
واسطے کافی نہین حقیقت مین نجات کا سبب خدا کا فضل ہو اور عمل اسکا اثر اور پتا ہو **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لمّا ہو **م** ١٤٩١ اَنَسٌ
لَمَّا صَوَّرَ اللهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ
مُسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جب پُتلا بنایا خدا نے آدمؑ کا بہشت مین تو اُسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اُسکا پڑا رکھنا چاہا تو
شیطان نے اسکے گرد گھومنا اور اسکی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اُسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ ایسا مخلوق ہو کہ تھم نہ سکیگا یعنے بھوک مین
بیقرار ہو جایا کریگا اپنے اختیار مین نہ رہیگا **ف** بعضی روایت مین آیا ہو کہ آدمؑ کا پُتلا دنیا مین بنا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ بہشت مین
بنا تو مطلب یہ کہ خمیرہ آدم کا دنیا مین تیار ہوا اور پُتلا بہشت مین اور بعضے کہتے ہین کہ روح بہشت مین داخل ہوئی اور پُتلا دنیا مین بنا کہ اور طائف کے درمیان

ایک باغ مین چالیس برس پڑا رہا اس حدیث مین جنت سے مراد وہی باغ ہو فرشتون کو معلوم نہ تھا کہ اسکا نام کیا ہو اور اسکے پیدا کرنے سے کیا غرض ہو سب کو ایک حیرت تھی جب شیطان نے پتلے کو خوب سا دیکھا بھالا تو خالی پیٹ ہونیسے دریافت کیا کہ بھوک مین اسکو اپنی جانپر قابو نہ رہیگا اور یون بولا کہ اگر خدا نے اسکو مجھپر تفضیل دی تو مین اسکی ابعداری نکرونگا اور اگر مجکو اسپر اختیار دیا تو اسکو ہلاک ہی کر ڈالونگا ق جابرٌ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جب مجکو معراج کے مقدمہ مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا سو خدا نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر کیا تو مین انکو اسکے پتون اور نشانیون سے خبر دینا شروع کیا اور مین اسکی طرف نظر کرتا جاتا تھا فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر اما ہو ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ قَالَهُ لَهَا لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصٍ الْبَتَّةَ فَخَطَبَهَا أَبُو جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندے سے نہین اتارتا یعنے بہت مارا کرتا ہو اور معاویہ تو مفلس قلاچ ہو کہ اسکے پاس کچھ مال نہین تو اسامہؓ سے نکاح کر یہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اسکو تین بار طلاق دی تو ابوجہمؓ اور معاویہؓ بن سفیانؓ نے اسکو نکاح کا پیغام دیا ف فاطمہ بنت قیس نے حضرتؐ سے صلاح پوچھی کہ مین ابوجہم سے نکاح کرون یا معاویہؓ سے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسی کا عیب بیان کرنا درستؐ کہ صلاح پوچھنے والا دہوکا نہ کھاوے یہ غیبت مین داخل نہین ق الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ قَالَهُ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِينَ أَسْلَمَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام تو مین قبول کرتا ہون اور مال کا حال تو یہ ہو کہ مجکو اس سے کچھ مطلب نہین یہ حضرت نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا جب کہ وہ مسلمان ہوے ف کفر کی حالت مین مغیرہؓ کافرونکے قافلے کے رفیق ہوے پھر انکو دھوکا دیکر مار ڈالا اور انکا مال لیکر حضرت پاس مسلمان ہونیکو آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ کافر سے بھی دغا کرنا درست نہین ہرچند کہ کافرونکا مال مباح ہو مگر اسی شرط سے کہ غلبہ ہوا اور عہد شکنی نہو اور جب کافر کی رفاقت اور نوکری اختیار کی یا اسکی امان مین رہے تو اسکا مال چورانا اور دغا دینا ہرگز درست نہین ق عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهُوَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُسْتَمْسِكًا بِهِ حَتَّى تَمُوتَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلامؓ سے روایتؐ کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ راہین جو تونے اپنے بائین دیکھین وہ کافرونکی راہین تھین جنکے نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین ہونگے اور وہ راہین جو تونے اپنے داہنے دیکھین وہ نیکون کی راہین تھین جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ہونگے اور پہاڑ کا تو یہ حال ہو کہ وہ شہیدون کا مقام ہو اور تجکو نہین ملنے کا یعنے تیری قسمت مین شہادت نہین اور ستون تو وہ اسلام کا ستون ہو اور وہ تھی تو اسلام کی رسی ہو تو اسکو ہمیشہ پکڑے رہیگا مرتے دم تک ف عبداللہ بن سلام سے روایت ہو کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد نے مجھسے کہا کہ اٹھ سو اسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اسکے ساتھ چلا تو مینے اپنی بائین طرف کئی راہین دیکھین مینے انمین چلنیکا ارادہ کیا اسنے کہا انمین مت چل کہ یہ کافرونکی راہین ہین پھر مینے داہنی طرف راہین دیکھین تو اس مرد نے کہا کہ ادھر چل مین ادھر چلا تو ایک پہاڑ مینے دیکھا اسنے کہا اسپر چڑھ سو مین نے کئی دفعہ اسپر چڑھنے کا ارادہ کیا ہر بار مین کھسک پڑتا تھا پھر مین اسکے ساتھ آگے چلا تو مین نے ایک ستون دیکھا جسکا سر آسمان سے لگا تھا اور اسکے سرے پر ایک رسی تھی بطور دستگی کے اس مرد نے کہا اس ستونپر چڑھ مین نے کہا کیونکر مین اسپر چڑھ سکون گا کہ اسکا سر تو آسمان سے لگا ہو تو اسنے مجکو چڑھایا مینے سرے کی رسی پکڑ لی صبح تک وہ رسی میرے ہاتھ مین بنی رہی پھر مینے یہ خواب حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ق يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ قَالَهُ لِرَجُلٍ جَاءَهُ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى بخاری اور مسلم مین یعلی بن امیہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خوشبو تجے لگی ہو اسکو تو

تو دھو ڈال تین بار اور جبّے کو تو نکال ڈال پھر کر اپنے عمرے میں جو تو اپنے حج میں کرتا ہے یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جو حضرتؐ پاس جعرانہ کے مقام میں آیا اور اُسنے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اور اُسکی ڈاڑھی اور سر کے بال خوشبو سے زرد تھے اور اُسپر جُبّہ تھا سو اُسنے کہا کہ مین نے عمرے کا احرام باندھا ہے تو ایسا ہون جیسا آپ دیکھتے ہین یعنی اس حالت سے عمرہ کرنا درست ہے یا نہین **ف** راوی سے روایت ہے کہ مین نے عمر فاروقؓ سے کہا کہ مجکو کمال آرزو ہے کہ مین حضرتؐ کی صورت وحی اُترنے کے وقت دیکھون جب حضرتؐ جعرانہ کی منزل مین جو مکے کے پاس ہے اُترے تو ایک شخص خوشبو لگائے جبہ پہنے حضرتؐ کے پاس آیا اُسنے پوچھا کہ یا حضرتؐ اُس شخص کے حق مین آپ کیا فرماتے ہین جسنے عمرے کی نیت کی ہو اور خوشبو لگائے جُبّہ پہنے ہو تو حضرتؐ ذرا ایک ساعت اُسکو دیکھا پھر حضرتؐ پر وحی اُترنا شروع ہوئی عمر فاروقؓ نے میری طرف اشارہ کیا یعنی اب دیکھ حضرتؐ کی صورت کو سو مین نے حضرتؐ کو دیکھا تو وحی کی شدت سے حضرتؐ کا چہرہ نہایت سرخ ہو گیا تھا جب وحی اُتر چکی تب حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شخص کہان ہے جسنے مجھسے عمرے کا حال پوچھا تھا تو لوگ اُسکو بلا لائے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب عمرے اور حج کی نیت کیے تو خوشبو لگانا اور سیاہ کپڑا پہننا درست نہین **ق** جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثَ اَکُفٍّ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ ثَلٰثًا وَاَشَارَ بِیَدَیْہِ کِلْتَیْھِمَا قَالَہٗ

١٤٩٧ حِیْنَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَہٗ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اَغْسِلُ رَاْسِیْ بِکَذَا وَکَذَا بخاری اور مسلم مین جُبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تو پانی ڈالتا ہون اپنے سر پر تین اَنجل اور بخاری نے کہا تین بار اور حضرتؐ نے اپنے دونون ہاتھون سے اشارہ کیا یعنی سر پر پانی ڈالنے کا یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جبکہ صحابے حضرتؐ کے پاس غسل مین شک اور تردد کیا سو بعض قوم نے کہا مین تو اپنے سر کو فلانی فلانی چیز سے دھوتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل مین تین بار پانی ڈالنا سنت ہے عرب مین اکثر تغار سے غسل کرتے تھے اسواسطے حضرتؐ نے اَنجل کو ذکر کیا **ق** عَائِشَۃُ اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِی اللّٰہُ وَکَرِھْتُ اَنْ اُثِیْرَ

١٤٩٨ عَلَی النَّاسِ شَرًّا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو تو خدا نے چنگا کر دیا اور مجکو بُرا لگا کہ لوگون پر فساد اُٹھاؤن **ف** لبید ابن اعصم یہودی نے حضرتؐ پر جادو کیا تھا چنانچہ اُسکا قصہ پانچوین باب مین مفصل ہو چکا جب اُسکا جادو کرنا ثابت ہوا تو حضرت عائشہؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اُس جادوگر کو سزا دیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ہرچند جادوگر کی سزا قتل ہے لیکن حضرتؐ خود صاحب حق تھے کہ حضرتؐ کا قصور اُسنے کیا تھا سو حضرتؐ

١٤٩٩ نے دفع شر کی مصلحت سے اور اپنے مزید کرم سے بدلہ نہ لیا **ق** عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَّاْکُلُہٗ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَزِیَادَۃُ کَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَۃِ نَزَعَتْ اَجَابَہٗ بِھَا حِیْنَ سَاَلَہٗ عَنْھَا قَبْلَ اِسْلَامِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیون سے پہلی نشانی تو یہ ہے کہ آگ لوگون کو پورب سے پچھم کیطرف ہانک لیجاویگی اور پہلا کھانا تو جسکو بہشتی کھاوینگے سو مچھلی کی کلیجی کی بڑھی نوک ہوگی اور جب کہ مرد کی منی نے عورت کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو مرد نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اور جب عورت کی منی نے مرد کی منی پر سبقت اور غلبہ کیا تو عورت نے لڑکے کو اپنی صورت پر کھینچا اِن باتون کا حضرتؐ نے عبداللہؓ بن سلام کو اُسوقت جواب دیا جب اُنھون نے مسلمان ہونے سے پہلے اِن تینون باتون کو پوچھا **ف** عبداللہؓ بن سلام مدینے مین یہودیون کے بڑے عالم تھے جب حضرتؐ مدینے مین تشریف لائے تو عبداللہؓ بن سلام نے کہا کہ مین حضرتؐ سے وہ سوال کرتا ہون جنکا جواب سوائے پیغمبر کے اور کوئی نہین دے سکتا سو فرمائیے تو کہ قیامت کی پہلی نشانی کون ہے اور بہشتی لوگ پہلا کھانا کیا کھاوینگے اور لڑکا جو ماں یا باپ سے مشابہ ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر عبداللہؓ بن سلام مسلمان ہوے **ھم** اَبُوْسَعِیْدٍ اَمَّا اَھْلُ النَّارِ الَّذِیْنَ

١٥٠٠ ھُمْ اَھْلُھَا فَاِنَّھُمْ لَا یَمُوْتُوْنَ فِیْھَا وَلَا یَحْیَوْنَ وَلٰکِنْ نَاسٌ اَصَابَتْھُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِھِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَایَاھُمْ فَاَمَاتَتْھُمْ اِمَاتَۃً حَتّٰی اِذَا کَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَۃِ فَجِیْءَ بِھِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰی اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ قِیْلَ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ اَفِیْضُوْا عَلَیْھِمْ فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّۃِ تَکُوْنُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وہ تو اُسمین نہ مرینگے نہ جیینگے لیکن کچھ لوگ ہونگے کہ اُنکو دوزخ کی آگ لگے گی اُنکے گناہون کے سبب سے یا یون فرمایا کہ اُنکی خطاؤن کے سبب سے سو آگ نے اُنکو بے دم کر دیا یہانتک کہ جب وہ جل کے کوئلہ ہو جاوینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وہ لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ تو بہشت کی نہرون پر بکھیرے جاوینگے پھر حکم ہوگا اے بہشتیو ان پر

پانی ڈالو تو وہ جم اُٹھینگے جیسے جنگلی خود رو دانہ جمتا ہی بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین ف یعنے کافر جو دوزخ کے لیے بنے ہین نہ اُنکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پاوین نہ زندگی ایسی ہی جس مین چین ہو مگر گنہگار مسلمان دوزخ مین پڑکے چند مدت مُردہ ہو جاوینگے یعنے شدت عذاب سے بیہوش ہو جاوینگے گویا مر گئے پھر

۱۵۰۱ نہر کے بعد بہشت مین داخل ہونگے م زَیدُ بْنُ اَرْقَمَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ النُّوْرُ وَالْهُدٰى فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَاَهْلُ بَیْتِیْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ وَفِیْ رِوَایَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ مسلم مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانیوالا آوے تو مین اُسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اُن دو مین اوّل تو خدا کی کتاب ہے جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب اُسکو چمٹ جاؤ یعنے اُسپر عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز میرے اہل بیت یعنے گھر والے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہلبیت کے مقدمہ مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہلبیت کے مقدمہ مین مین تم کو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمہ مین اور ایک یون روایت ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہے جو اُسکو چمٹ گیا اور جس نے اُس کو لیا وہ ہدایت پر ہوا اور جس نے اُسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ قرآن خدا کی رسی ہی یعنے اُسکے ملنے کا وسیلہ ہی جسنے اُسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اُسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا ف روایت ہی کہ ہجری نوین سال جب حضرتؐ حجۃ الوداع کرکے پھرے اور مکے مدینے کے درمیان اُس مقام پر پہونچے جسکا غدیر خم نام ہی تو حضرتؐ نے خطبہ پڑھا خدا کی حمد کی اور نصیحت کی اور یہ حدیث فرمائی تمام عرب کے گروہ حجۃ الوداع مین حضرتؐ کے ساتھ تھے اور غدیر خم تک حضرتؐ کے ساتھ آئے یہان سے ہر ایک کی راہین پھٹی تھین وہان حضرتؐ نے سب عرب کو قرآن اور اہلبیت کی تعظیم جتادی اسواسطے کہ حضرتؐ کو معلوم تھا کہ اُمت مین اختلاف پڑیگا قرآن کے مضمون سے لوگ غفلت کرین گے اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت مین بعضے لوگ قصور کرینگے بلکہ محبت کہان عداوت پر کمر باندھینگے جیسے خارجی اور ناصبی عہ فرمایا کہ میری موت قریب ہے مین ہمیشہ زندہ نہین رہ سکتا کہ مجھ سے ہر چیز دریافت کرتے رہو میرے بعد ہدایت کی صورت یہی ہی کہ قرآن پر عمل کیجیو کہ اُسمین سر بسر نور اور ہدایت ہے ہر ایک چیز مجمل و مفصل اُسمین موجود ہی اور اہل بیت کی تعظیم اور محبت کرنا کہ وہ قرآن کی تفسیر مین اہل بیت کہتے ہین گھر والونکو سو حضرتؐ کی بیبیان اور حضرتؐ کی اولاد سب اہل بیت مین داخل ہین ہندوستان مین بھی بی بی کو گھر کے لوگ بولتے ہین بی بی کو اہل بیت مین نہ داخل کرنا یا تو جہالت ہی یا تعصب بارے الحمد للہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل قرآن کے موافق ہی قرآن کے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہلبیت کی محبت اور تعظیم واجب جانتے ہین بخلاف خارجیون اور ناصبیونکے کہ اکثر اہل بیت سے عداوت وہ لوگ رکھتے ہین اور شیعہ کا تو عجب حال ہی کہ ہر چند آپ کو اہل بیت کا دوست کہتے ہین لیکن حضرتؐ کی بیبیون کو اہل بیت مین نہین داخل کرتے صرف حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو اہل بیت مین گنتے ہین سو اُن مین بھی بہت امام زادون کو بد کہتے ہین تو حقیقت مین وہ سب اہل بیت کے دوست نہ ٹھہرے ایسی واہی محبت کا دین مین کچھ اعتبار نہین جیسے قرآن کی بعضی سورۃ کو ماننا اور بعضی سورۃ کا انکار کرنا درست نہین اور قرآن کو تو شیعہ نے صاف جواب دیا ہی کہتے ہین کہ سوائے امامون کے قرآن کا مطلب کوئی نہین بوجھتا تو گویا اُنکے نزدیک قرآن مجید توریت

۱۵۰ اور انجیل کیطرح منسوخ العمل ہی تو صاف ظاہر ہوا کہ اہل سنت کے سوائے اس حدیث پر عمل کسی کو نصیب نہین ق اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِیْنَ وَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْهِمْ سَبْیَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِكَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ یَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِیَهٗ اِیَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْٓءُ اللّٰهُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ یَعْنِیْ وَفْدَ هَوَازِنَ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد اور صلوٰۃ کے بات تو یہ ہی کہ تمھارے بھائی آئے توبہ کرکے یعنی مسلمان ہوے ہین اور البتہ

عہ یہ حدیث [illegible] الثقلین [illegible] اہل سنت

مین نے یہ ٹھہرایا ہے کہ انکے جورو لڑکے جو قیدی ہین اُن کو پھیر دون سو جس شخص کو تم مین یہ بات اچھی لگے تو چاہیے کہ اُسپر عمل کرے یعنے اپنے حصہ کے قیدی بے عوض پھیر دیوے اور جو شخص تم مین چاہے کہ اپنے حصہ پر بنا رہے تو اُسکو ہم بدلہ دیوین اُس مال سے جو ہم کو اول خدا عنایت کرے تو چاہیے کہ اُسپر عمل کرے یعنے بطور قرض دیوے حضرتؐ کو مراد ہوازن کا گروہ ہی **ف** جنگ حنین مین ہوازن کی قوم حضرتؐ سے لڑی اُن کی شکست ہوئی اُن کی جورو لڑکے اور مال اصحاب مین تقسیم ہو گیا جب وہ مسلمان ہوے اور اپنی جورو لڑکے حضرتؐ سے مانگنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے جو اپنا حصہ خوشی سے دیوے تو بہتر ہے اور اگر کسی کو دینا منظور ہو تو ہمکو بطور قرض دیوے ہم اسکو اور جگہ سے بدلہ دیوین گے آخر سب اصحاب نے اپنے حصے خوشی سے بلا عوض دیے معلوم ہوا کہ امام کو غنیمت کے مال سے قرض لینا درست ہے

۵۰۳ م جَرِيْرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بعد حمد و صلوٰۃ کے بات تو یہ ہی کہ مقرر خدا نے اپنی کتاب مین یہ آیتین اُتاری ہین کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے جسنے تمکو ایک ذات سے بنایا اور اُسی سے اُس کی جورو پیدا کی یعنے آدمؑ کی پسلی سے حوا بنائی اور اُن دونون سے بہت مرد اور عورتین پھیرین اور ڈرو خدا سے جسکے نام کے وسیلے سے آپسمین سوال کرتے ہو اور ڈرو قرابت کی بدسلوکی سے البتہ خدا تمپر نگہبان ہے یعنے تمھارا حال جانتا ہی اے ایماندارو ڈرو خدا سے اور چاہیے کہ ہر ایک جان غور کرے کہ اُسنے اپنے واسطے کل کا یعنے قیامت کا کیا سامان کیا اور ڈرو خدا سے مقرر البتہ خدا خبردار ہے جو تم کرتے ہو حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ خیرات کرے ہر ایک مرد اپنے دینار سے اور اپنے درم سے اور اپنے کپڑے سے گیہون کے صاع سے چھوہارے کے صاع سے یہان تک کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدھی کھجور ہی سہی **ف** جریرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ پاس بیٹھے تھے کہ مُضر کی قوم ننگی نہایت محتاج آئی حضرتؐ کو اُنکا حال دیکھکر نہایت درد آیا بلال سے فرمایا کہ اذان دے جب لوگ جمع ہوے تب حضرتؐ نے خطبہ پڑھکے یہ حدیث فرمائی یعنے تم سب آدم کی اولاد ہو تو یہ لوگ بھی تمھارے بھائی ٹھہرے تو اُنپر احسان کرنا واجب ہوا کہ قیامت مین یہ خیرات تمھاری نجات کا سامان ہوگی ہر شخص اپنے مقدور کے موافق خیرات کرے اول ایک انصاری مرد اشرفیون کا ایک توڑا لایا اور دوسری روایت یون ہی کہ عمر فاروقؓ مٹھی بھر اول زمین لائے پھر تو تار لگا سب لوگ ہر ایک چیز لائے حضرتؐ نہایت خوش ہوے اور فرمایا کہ جو شخص نیک راہ نکالے گا تو اُس راہ پر چلنے والون کا سب کا ثواب اُسکو ملے گا اور جو بد راہ نکالیگا تو سب کا عذاب اُسپر پڑیگا

۵۰۴ م جَابِرٌ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہی کہ بہتر کلام خدا کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہی اور نہایت بُرے کام جو دین مین نئے نکلے گئے اور ہر بدعت گمراہی ہی **ف** یعنے میرے بعد قرآن اور میری سُنت پر چلیو اسواسطے کہ قرآن سے بہتر کوئی کلام نہین اور میرے طریق سے بہتر کسی کا طریق نہین کہ تم میری راہ کو چھوڑ کے اور کوئی راہ اختیار کرو پھر دین مین نئے کامون سے روکا اور ہر ایک بدعت کی گمراہی بیان کی بدعت اُسکا نام ہی جسکی شرع مین کچھ اصل نہ ہو

۵۰۵ خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يَقِلُّوْنَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِيَ شَيْئًا مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ اَنْ يَّضُرَّ فِيْهِ اَحَدًا اَوْ يَنْفَعَ فِيْهِ اَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بعد حمد و صلوٰۃ کے بات تو یہ ہی کہ البتہ یہ انصار کا قبیلہ روز بروز گھٹتا جاویگا انصار کے سوا اور لوگ بڑھتے جاوینگے سو جو شخص کہ حاکم ہووے محمدؐ کی امت سے کسی چیز کا پھر اسکو اپنی حکومت مین اتنی طاقت ہو کہ کسی کا ضرر کر سکے یا کسی کو فائدہ پہونچا سکے تو چاہیے کہ انصار کے نیکون کی نیکی قبول کرے اور اُنکے بدکارون سے درگذرے **ف** حضرتؐ کو معلوم ہوا تھا کہ بنی اُمیہ کی سلطنت مین انصار پر زیادتی ہوگی اسواسطے یہ حدیث انصار کی سفارش مین فرمائی یعنے اُمت محمدیؐ کے حاکم کو لازم ہی کہ انکے نیکون کی تعظیم اور توقیر کرے اور انکے بدکارون سے چشم پوشی کرے یعنے اگر کوئی حرکت تعزیر کے لائق کرین تو حاکم اُسکو ٹال جاوے اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ انصار حد مارنے کا گناہ کرین تو

اُنپر حد نہ مارنے اسواسطے کہ حدود مین سفارش نہین اور اُنہین حاکم کو کچھ اختیار نہین حضرتؐ نے خود فرمایا ہو کہ اگر فاطمہؓ بنت محمدؐ چورائے تو اُس کا ہاتھ کاٹون

۱۵۰۶ خ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰکِنِّیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ بخاری مین عمرو بن تغلبؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہو کہ خدا کی قسم کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو اور چھوڑتا ہون دوسرے مرد کو سو جس کو مین چھوڑتا ہون وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہی اُس سے جس کو مین دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومونکو دیتا ہون اسواسطے کہ مین اُنکے دلونمین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضی قومونکو اسپر چھوڑتا ہون کہ خدا نے اُنکے دلون مین بے پرواہی اور خیر ڈالی ہو اُن ہی مین عمرو بن تغلب بھی ہو ف حضرتؐ کے پاس کچھ مال آیا حضرتؐ نے بعضونکو دیا اور بعضون کو نہ دیا پھر حضرتؐ کو معلوم ہوا کہ جن کو مال نہین دیا وہ رنجیدہ ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے میرے دینے کو محبت اور نہ دینے کو رنج کا سبب نہ سمجھو بلکہ بالعکس معاملہ ہے کہ بے صبرے لالچی لوگون کو دیتا ہون اور قناعت والونکو قناعت پر چھوڑتا ہون

۱۵۰ ق عَائِشَةُ اَمَّا بَعْدُ یَا عَائِشَةُ فَاِنَّهُ بَلَغَنِیْ عَنْكِ کَذَا وَکَذَا فَاِنْ کُنْتِ بَرِیْئَةً فَسَیُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ کُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِیْ اللّٰهَ وَتُوْبِیْ اِلَیْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهٖ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یہ ہے کہ اے عائشہ مجکو تیری ایسی ایسی بات پہونچی ہو سو اگر تو گناہ سے پاک ہوگی تو خدا تیری پاکی بیان کریگا اور اگر تو گناہ سے آلودہ ہوئی ہو تو مغفرت مانگ خدا سے اور اُسکی طرف توبہ کر اسواسطے کہ بندے نے جب اپنے گناہ کا اقرار کیا پھر توبہ کی تو خدا اُسکی توبہ قبول کرتا ہی اسپر رحمت متوجہ ہوتا ہی ف جب حضرت عائشہؓ پر تہمت ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا پورا قصہ پانچوین باب مین ہوچکا

۱۵۰ خ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَمَّا صَاحِبُکُمْ فَقَدْ غَامَرَ یَعْنِیْ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری مین ابو درداؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھارے صاحب نے تو مقرر اپنی جان کو شدت مین ڈالا ہی صاحب سے مراد صدیق اکبرؓ مین ف اسکا پورا قصہ ہوچکا کہ صدیقؓ اور فاروقؓ سے کسی بات مین رنج ہوگیا تھا صدیقؓ دامن اُٹھائے رنج مین حضرتؐ پاس آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر فاروقؓ بھی آئے اور صفائی ہوگئی ق کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ

۱۵ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ فِیْكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالکؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسنے تو البتہ سچ کہا سو تو اُٹھ یہانتک کہ خدا تیرے حق مین کچھ حکم کرے یہ حضرتؐ نے کعب بن مالکؓ سے فرمایا ف روایت ہو کہ کعبؓ جنگ تبوک مین حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے تھے جب حضرتؐ وہان سے ملٹ آئے تو نہ جانے والون سے سبب پوچھا منافقون نے جھوٹی قسمین کھا کر حضرتؐ کو راضی کرلیا جب کعبؓ سے پوچھا تو یہ سچے مسلمان تھے انھون نے کہا کہ یا حضرتؐ مین نے سواری خرید کی تھی اور سامان سفر کا درست کیا تھا آج چلتا ہون کل چلتا ہون یہی کہتے کہتے مین رہ گیا مجکو حقیقت مین کوئی مانع نہ تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور کعبؓ کے مقدمہ کو خدا کے سپرد کیا اور فرمایا کوئی کعبؓ سے بات چیت نہ کرے حقتعالیٰ نے اُنکی راستی کی برکت سے پچاس دن کے بعد اُنکی توبہ قبول کی اور آیت اُتاری اور جھوٹے منافقونکی فضیحتی مین اور آیتین اتریں معلوم ہوا کہ راستی کا انجام نیک ہی اگرچہ اول بظاہر سچی مین خلل پڑے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ

۱۵۱ آٹھوین باب مین کئی فصلین ہین فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر عدد ہی یعنے شمار کی لفظین ہین م اَلْمِقْدَادُ اِحْدٰی سَوْاٰتِكَ یَا مِقْدَادُ قَالَهٗ لَمَّا ضَحِكَ الْمِقْدَادُ اِلٰی اَنْ وَقَعَ اِلَی الْاَرْضِ بِشُرْبِهٖ حِصَّةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّبَنِ وَحَلْبِهٖ الْاَعْنُزَ الثَّلٰثَ مَرَّةً ثَانِیَةً مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے مقداد تیری بدخوئیون سے ایک بدخوئی یہ بھی ہی یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا کہ جب مقداد یہانتک ہنسے کہ زمین پر گر پڑے حضرتؐ کے دودھ کا حصہ پی جانیکے سبب سے اور دوسری بار تینون بکریون کے دوہنے کی جہت سے ف اس حدیث کا قصہ پانچوین باب مین مفصل گذرا

۱۵ م اَلَا رَحْمَةً کے بیان مین م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ کُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو خوئین لوگون مین ایسی ہین جو اُنکے حق مین کفر ہین

۱۵۱۲ ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مرے پر نوحہ کرنا ف یعنے یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر انکو حلال جان کر کرے تو صاف کفر ہے ق ابو موسیٰ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چاندی کی دو بہشتین ہین اُنکے برتن اور جو چیز اُن مین ہے سب چاندی کی ہے اور سونے کی دو بہشتین ہین اُنکے برتن اور جو چیز اُنمین ہے سب سونے کی ہے اور اُس قوم کے درمیان اور اپنے رب کے دیکھنے کے درمیان کوئی چیز حائل نہین سواے ایک جلال کی چادر کے کہ اسکی ذات پاک پر ہے عدن کی بہشت مین ف اس حدیث مین وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ٭ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ ٭ کا بیان ہے

۱۵۱۳ م ابو هريرة صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہین کہ اُنکو مین نے نہین دیکھا ایک قوم تو وہ ہین کہ اُنکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلونکی دُمین کہ اُنسے لوگون کو مارینگے اور دوسری قسم وہ عورتین ہین جو کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین مردونکو اپنی طرف جھکاتی ہین آپ مردونکی طرف جھکتی ہین سر اُنکے جیسے اونٹون کے جھکے کوہان وہ عورتین بہشت مین نہ جاوینگی اور اُسکی خوشبو نہ پاوینگی اور البتہ اُسکی خوشبو ملتی ہے اتنی اور اتنی دور سے یعنے بہت دور سے ف یعنے حضرتؐ کے وقت مین ایسے لوگ نہ تھے اول قسم سے چوبدار اور کوڑے والے مراد ہین جو مظلوم کو بادشاہ اور حاکم پاس نہین جانے دیتے بلکہ مارتے ہین اور دوسری قسم سے مُراد بدکار عورتین ہین اور یہ جو فرمایا کہ کپڑے پہنے ہین اور ننگی ہین یعنے اُن کا لباس ایسا ہے جس سے بدن نظر آتا ہے جیسے مہین دوپٹے اور جالی کی کرتیان اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ایسا لباس حرام ہے اسواسطے کہ لباس سے غرض یہ ہے کہ بدن چھپے پھر جب بدن ہی کھلا رہا تو لباس سے کیا فائدہ ہو

۱۵۱۴ ق ابو هريرة كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو بول ہین زبان پر ہلکے تول مین بھاری خدا کے نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم

۱۵۱۵ خ ابن عباس نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین جن مین اکثر لوگون کو زیان اور نقصان ہوتا ہے ایک تو تندرستی دوسرے روزی سے خاطر جمعی ف یعنے صحت اور فراغت ایسی عمدہ نعمت ہے کہ آدمی جو عبادت اور دینی کام کرے سو کر سکتا ہے لیکن اکثر لوگ اس نعمت کی قدر نہین جانتے دنیاوی نکمے کامون مین غفلت اور واہیات مین اس نعمت کو برباد کرکے دین سے مفلس رہ جاتے ہین

۱۵۱۶ م ابو هريرة ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین نشانیان ہین کہ جب وہ نکلین تو اُس جان کو ایمان لانا نہ فائدہ کریگا جو اُن نشانیون سے پہلے نہ ایمان لایا ہو یا اپنے ایمان مین کچھ بہتری کی ہو یعنے ایمان کو نفاق سے خالص کیا ہو ایک نشانی تو سورج کا پچھم سے نکلنا دوسری نشانی دجال تیسری نشانی زمین کا جانور ف یعنے جب یہ نشانیان ظاہر ہوئین تو قیامت نمود ہو گئی ایمان بالغیب نہ رہا اسواسطے اُسوقت کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ کرے گا

۱۵۱۷ ق ابو هريرة ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهٗ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهٗ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهٗ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَمْ يُعْطِهٖ مِنْهَا لَمْ يَفِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور اُنکو نہ دیکھے گا اور نہ اُنکو گناہ سے پاک کرے گا اور اُنکے لیے عذاب دردناک ہے ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہو اور مسافر کو اُس پانی سے روکے اور دوسرا مرد وہ ہے جسنے کسی مرد سے ایک جنس کو بیچا عصر کے بعد پھر اُس سے خدا کی قسم کھائی کہ مین نے اُس جنس کو

اتنی اور اُتنی قیمت کو مول لیا سو اسنے اُسکو سچا جانا اور حالانکہ اُسنے اتنی قیمت کو نہ لیا تھا یعنے اسنے جھوٹی قسم کھائی اور تیسرا مرد وہ ہو جسنے ایک امام سے
بیعت کی اور اُسنے بیعت نہین کی مگر دنیا ہی کیواسطے سو اگر امام نے دُنیا سے اُسکو کچھ دیا تو اُسنے عہد پورا کیا اور اگر اُسنے دنیا سے کچھ نہ دیا تو اُسنے عہد نہ پورا کیا

۱۵۱۸ **ف** بائع کو جھوٹی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہو لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہو کہ اُسوقت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
تین شخص ہین جنسے خدا کلام نہ کرے گا قیامت کے دن اور نہ اُنکو گناہون سے پاک کریگا اور نہ اُنکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھے گا اور اُنکو سخت مار ہوگی
ایک بڈھا حرامکار دوسرے جھوٹا بادشاہ تیسرے مغرور محتاج جو روٹے کے والا یعنے غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری اور کسب سے اپنے
لوگون کی خبرگیری کرے **ف** ہرچند حرامکاری اور جھوٹ اور غرور سب کے حق مین بُرا ہی لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بے موقع ہو کہ باوجود پیری کے

۱۵۱۹ حرام کاری سراسر شقاوت ہو اور باوجود شاہی اور سرداری کے جھوٹ بولنا بیفائدہ ہو اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہے۔ **م**
اَبُوْ ذَرٍّ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ
مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا کلام نہ کرے گا قیامت کے دن اور اُنکی طرف بنظر رحمت نہ دیکھے گا اور اُن کو گناہون
سے پاک نکرے گا اور اُنکو عذاب دردناک ہو ابوذرؓ نے کہا پھر حضرتؐ نے اسکو تین بار پڑھا ابوذرؓ نے کہا کہ برباد ہوگئے وہ لوگ اور اُن کو ٹوٹا پڑا کون ہین
وہ لوگ یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا یعنے جسکا پاجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے۔ دوسرا خیرات کرنے والا جو احسان جتاوے

۱۵۲ تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کھاکر **ق** اَبُوْ مُوْسٰى ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَ
اٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ
تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنکو دوہرا ثواب ہو ایک مرد تو اہل کتاب
سے یعنے یہودی اور نصرانی جو ایمان لایا اپنے پیغمبر کا اور ایمان لایا محمدؐ کا دوسرا وہ مملوک جس نے خدا کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا
وہ مرد جس کے پاس ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اُسنے اُسکو ادب سکھلایا سو بہت اچھی طرح اسکو ادب سکھلایا اور اسکو شرع کے حکم بتلائے
سو اُسکی اچھی طرح تعلیم کی پھر اسکو آزاد کیا بعد اُسکے اُس سے نکاح کر لیا تو اُسکے واسطے دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب تعلیم اور آزادی کا دوسرا ثواب نکاح

۱۵ کر لینے کا **م** اَبُوْ قَتَادَةَ ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ
السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہو
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین روزے ہر ایک مہینہ سے اور رمضان کا روزہ دوسرے رمضان تک سو یہ تمام سال کا روزہ ہو عرفے کے دن کا روزہ مین امید
رکھتا ہون خدا سے یہ کہ گناہ مٹا دیگا ایک برس پہلے کا اور ایک برس پچھلے کا اور محرم کی دسوین تاریخ کا روزہ مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ پہلے برس
کا گناہ مٹا دیگا **ف** مصابیح مین ابوقتادہؓ سے روایت ہو کہ عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہ سال بھر کا روزہ رکھنا کیسا ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ سال بھر کا روزہ
رکھنے والا نہ روزہ دار ہے نہ بے روزہ یعنے درست نہین پھر یہ حدیث فرمائی یعنے جسکو سال بھر روزہ رکھنے کا شوق ہو سو رمضان کا اور ہر مہینہ مین تین

۱۵ دن روزہ رکھے اسکو سال بھر کے روزون کا ثواب ملیگا **م** اُمُّ سَلَمَةَ ثَلٰثٌ لِّلثَّيِّبِ وَسَبْعٌ لِّلْبِكْرِ مسلم مین حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ تین راتین بیوہ عورت کو اور سات راتین کنواری عورت کو **ف** یعنے اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین راتین برابر اُسکے پاس رہے اور

۱۵ کنواری پاس سات راتین رہے اور یہی مذہب امام شافعیؒ کا **ق** اَنَسٌ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ
مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ بخاری اور مسلم مین

انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جس مین وہ ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایکؔ وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اُس کا
رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرےؔ یہ کہ محبت کرے مرد سے اسطرح کہ نہ چاہتا ہو اسکو مگر خدا ہی کے واسطے یعنی محبت مین دنیا کا کچھ لگاؤ نہو
تیسرےؔ یہ کہ بُرا جانے کفر مین پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اُسکو کفر سے نکالا جیسے اُسکو بُرا لگتا ہی آگ مین ڈالا جانا یعنے کفر سے ایسا ڈرے جیسے
آگ سے ڈرتا ہی **ف** تمام عالم سے خدا اور رسولؐ کو زیادہ چاہنے کا یہ پتا ہی کہ خدا اور رسول کی رضامندی کو سب کی رضامندی پر مقدم رکھے خلاف شرع کام مین
کسی کی رعایت نہ کرے خواہ پیر ہو خواہ آقا **م** اَبُو مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي
الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ مسلم مین ابو مالکؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چار خصلتین میری اُمت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین جنکو نہ چھوڑینگے
ایکؔ تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسریؔ عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسریؔ مینھ کو چاہنا ستارون سے یعنے نکھت کی تاثیر سے مینھ کو سمجھنا چوتھیؔ نوحہ
کرنا **ف** فی الحقیقۃ یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرونکے نسب مین
طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہی اللہ پناہ مین رکھے **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ
كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن
عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین وہ چارون ہونگی وہ نرا منافق ہی اور جسمین ایک خصلت ہوگی ان چارون سے تو اُس مین
ایک ہی نفاق کی خو ہے یہانتک کہ اسکو چھوڑ دیوے ایکؔ تو یہ کہ جب اسکے پاس امانت رکھی جاوے تو اُسمین خیانت کرے دوسرےؔ یہ کہ جب بات
کرے تو جھوٹ بولے تیسریؔ یہ کہ جب قول اور اقرار کرے تو اُسکے خلاف کرے چوتھیؔ یہ کہ جب گفتگو اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بہتان باندھے **ف**
منافق دو قسم کے ہین ایکؔ یہ کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرتؐ کے وقت مین جو منافق تھے اسیطرح کے تھے دوسرےؔ یہ کہ دل مین
کفر نہین بلکہ اسلام ہی لیکن سُست اعتقاد اور فسق و فجور مین گرفتار سو اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مُراد ہی یعنے ایمان کے لایق تو یہ تھا کہ آدمی ان
بد کامون سے بچتا پھر جب ان کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف اُسمین کچھ ظاہر نہوا اسواسطے اُسکو منافق فرمایا **ق** طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَمْسُ صَلَوَاتٍ
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ سَاَلَهٗ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ
فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ
لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَفْلَحَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ
بخاری اور مسلم مین طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچ نمازین ہین ایک رات اور دن مین یہ حضرتؐ نے اس مرد سے کہا
جس نے حضرتؐ سے اسلام کے ارکان پوچھے پھر اُس مرد نے کہا کیا میرے اوپر ان پانچ کے سوا اور بھی نماز ہی تو حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین مگر اسطرح کہ
تو نفل نماز پڑھے تو درست ہے حضرتؐ نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے پھر اُسنے کہا کیا میرے اوپر اسکے سوا بھی روزہ ہی تو حضرتؐ نے
فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو نفل روزہ رکھے اور حضرتؐ نے اُس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو اُسنے کہا کیا مجھپر زکوٰۃ کے سوا بھی دینا فرض ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین
مگر یون کہ تو بطور نفل دیوے پھر پلٹ چلا وہ مرد اور کہتا جاتا تھا کہ قسم خدا کی کہ اسپر نہ بڑھاؤنگا اور نہ اسمین سے کچھ گھٹاؤنگا تو حضرتؐ نے فرمایا
کہ مراد کو پہونچا اگر یہ سچا ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ مراد کو پہونچا اُسکے باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے یا یون فرمایا کہ بہشت مین داخل ہوا اسکے
باپ کی قسم اگر وہ سچا ہے **ف** حضرتؐ نے حج کا ذکر نہین کیا اسواسطے کہ اُسکا سوال سب اسلام کے ارکان سے نہ تھا اور یہ جو اُسنے کہا کہ مین نہ بڑھاؤنگا
نہ گھٹاؤنگا یعنے ان فرض چیزون مین اپنی طرف سے زیادتی و کمی نہ کرونگا اور یہ مطلب نہین کہ فرض کے سوا سنت و نفل نہ ادا کرونگا اور حضرتؐ نے
جو اُسکے باپ کی قسم کھائی تو عرب کی عادت کے موافق حضرتؐ کی زبان سے نکل گئی تعظیم منظور نہ تھی یا غیر خدا کی قسم اسکے بعد منع ہوئی **ق** عَائِشَةُ خَمْسٌ
مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت

۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وہ سب موذی اور بدذات ہین مار ڈالے جاوین حرم مین ایک تو کوا دوسرے چیل تیسرے بچھو چوتھے چوہا پانچوین کتا کاٹنے والا **ف** جب مکے مین اُن کا مارڈالنا درست ہوا تو اور جگہ بطریق اولی اُنکو قتل کرنا درست ہی **ق** ابُوهُرَيْرَةَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایہ مین رکھیگا جسدن اُسکے سایے کے سوا کہین سایہ نہوگا یعنے قیامت مین ایک تو منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اُمنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جس کا دل مسجدون مین لگا رہتا ہی یعنے بار بار جماعت کے واسطے مسجد مین جاتا ہی اور مسجد کے بناؤ چُناؤ مین لگا رہتا ہے چوتھے وہ دو مرد جو خدا ہی کے واسطے آپس مین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنے بدکاری کے واسطے سو اُسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اُسکو چھپایا یہان تک کہ نہین جانتا اُسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اُسکے داہنے ہاتھ نے ساتوان وہ مرد جس نے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اُسکی دونون آنکھین یعنے خوف الٰہی سے رو یا **م** عَائِشَةُ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دس چیزین پیدائشی سنت ہین ایک تو خوب مونچھ کترانا دوسری داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا پانچوین ناخن کاٹنا چھٹی انگلیون کے جوڑ دھونا تاکہ میل نہ جم رہے ساتوین بغل کے بال اُکھاڑنا آٹھوین زیرناف کے بال مونڈنا نوین پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا راوی نے کہا کہ مین دسوین چیز بھول گیا مگر یہ کہ کُلّی ہو یعنے خوب یاد نہین لیکن قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ دسوین چیز شاید کُلّی کرنا مُراد ہو **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَّعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ بخاری مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چالیس خصلتین ہین اُن سب سے اعلی اور عمدہ بکری کو عاریت دینا ہی کہ اسکا دودھ پیوے نہین کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر اُن چالیس خصلتون سے ثواب کی امید پر اور اُسکے وعدے کو سچا جانکر مگر کہ خدا اُسکو بہشت مین داخل کرے گا **ف** اس حدیث مین اُن چالیس خصلتون کو مفصل نہین ذکر فرمایا شاید کہ احسان کی اقسام مُراد ہین یعنے خلق کو طرح طرح کی فائدہ رسانی

فصل اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ وَالَّذِیْ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ وَّلَا يُؤْمِنُ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ نہ سُنیگا مجکو کوئی اس اُمت سے یہودی ہو خواہ نصرانی اور ایمان نہ لاوے اُسکا جسکے واسطے مین بھیجا گیا یعنے شریعت کا مگر کہ وہ ایمان نہ لانے والا دوزخیون سے ہوگا **ف** امت دو قسم ہی ایک امت دعوت یعنی جنکو اسلام کی طرف بلایا اسمین کافر اور مسلمان سب داخل ہین دوسری امت اجابت یعنے جو لوگ ایمان لائے اسمین صرف مسلمان داخل ہین اُمت سے مراد اس حدیث مین امت دعوت ہی **ف** یہودی اور نصرانی کو اسواسطے خاص کرکے ذکر کیا کہ باوجود اہل کتاب ہونیکے جب نہ بھی حضرتؐ کا ایمان لانا فرض ہو تو غیر اہل کتاب کو بطریق اولی ایمان لانا فرض ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہان حضرتؐ کی اور اسلام و دین کی خبر نہ پہونچی ہو تو وہ لوگ معذور ہین اُنسے صرف خدا کی توحید کا سوال ہوگا رسالت کا سوال نہوگا **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہی کہ تم مین سے کسی پر البتہ ایک دن آویگا اور مجکو نہ دیکھے گا پھر تو مقرر میرا دیکھنا اُسکے نزدیک دوست تر ہوگا اُسکے گھر والون اور مال سے باوجود مال اور گھر والونکے **ف** اس حدیث مین حضرتؐ نے

اپنی موت کا اشارہ فرمایا کہ صحابؓ حضرتؐ کی صحبت کو غنیمت جانین حضرتؐ کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک
اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے صحاب کو اپنے اہل وعیال اور مال سے حضرتؐ کی صحبت زیادہ تر محبوب تھی بلکہ اب بھی عشاق محمدیون کا یہ حال
ہی کہ خواب مین حضرتؐ کے دیدار میسر آنے پر تمام عالم کو قربان کرتے ہین م حَنظَلَۃُ الْاُسَیدِیُّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ ١٥٣٣
عِنْدِیْ وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَّسَاعَۃً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مسلم مین خنظلہؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم سدا اپنے رہو اسی حال پر جسطرح میرے پاس بیٹھے ہوا ور یاد الٰہی مین رہو تو البتہ
تم سے فرشتے مصافحہ کرین تمھارے فرشون پر اور تمھاری راہون مین ولیکن اے خنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار ف
مصابیح مین خنظلہؓ سے روایت ہی کہ مین اور صدیق اکبرؓ حضرتؐ کے پاس گئے مین نے کہا یا رسول اللہ خنظلہ تو منافق ہوگیا ہی حضرتؐ نے فرمایا کیونکر یہ
مین نے کہا ہم لوگ حضرتؐ کی خدمت مین رہتے ہین آپ ہم کو دوزخ اور بہشت کو یاد دلاتے ہین گویا ہم آنکھ سے دیکھتے ہین پھر جب ہم حضرتؐ کے
پاس سے جاتے ہین اور جورو لڑکون اور کسب وکار مین مشغول ہوتے ہین تو اکثر باتین بھول جاتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے اگر حضور ہر دم بنا رہے تو
آدمی سے بالکل اس عالم کا کاروبار معطل ہوجاوے فرشتون کا عالم نظر پڑے اسواسطے وہ حال ہر دم نہین رہتا اسکو نفاق نہ جاننا چاہیے کہ غفلت کا
آنا حکمت سے خالی نہین شعر غفلت بجہان اگر نبودے ✤ از عمر دمے بسر نبودے ✤ ق اَنَسٌ وَّالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ ١٥٣٤
مَرَّتَیْنِ یَعْنِی الْاَنْصَارَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ تم لوگ یعنے انصار میرے
نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیارے ہو حضرتؐ نے دوبار اسکو فرمایا خ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّقَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ١٥٣٥
ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ یَعْنِیْ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین ابو سعیدؓ اور قتادہؓ بن نعمان سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قسم ہی اُسکی جسکے قابو مین میری جان
ہے کہ البتہ قل ہو اللہ احد برابر ہے قرآن کی تہائی کے م اَبُوْ ذَرٍّ وَّالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَکَوَاکِبِھَا ١٥٣٦
اَلَا فِی اللَّیْلَۃِ الْمُظْلِمَۃِ الْمُصْحِیَۃِ اٰنِیَۃُ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا لَمْ یَظْمَاْ اٰخِرَ مَا عَلَیْہِ یَشْخَبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ
لَمْ یَظْمَاْ عَرْضُہٗ مِثْلُ طُوْلِہٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰٓی اَیْلَۃَ مَاۤؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ قَالَہٗ لَہٗ حِیْنَ قَالَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ مَآ اٰنِیَۃُ الْحَوْضِ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ ترین
آسمان کے چھوٹے بڑے ستارون کی گنتی سے برتنونکی کثرت جان رکھ جیسے ستارونکی کثرت ہوتی ہی اندھیری بے بدلی والی رات مین بہشت کے
برتن جو اُنسے پیے پیاسا نرہے آخر زمانہ تک یعنے ہمیشہ چھکا رہے اُس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اُس سے پیا سانہ رہے اُسکا چوڑاو
لنبان کے برابر ہے جتنا فرق ہی عمان سے اَیلہ تک پانی اُسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور شیرین تر شہد سے یہ حضرتؐ نے ابوذر سے فرمایا جب کہ ابوذرؓ نے
کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہین ف عمان اور اَیلہ شہر ہین شام مین ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَذُوْدَنَّ رِجَالًا ١٥٣٧
عَنْ حَوْضِیْ کَمَا تُذَادُ الْغَرِیْبَۃُ مِنَ الْاِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی البتہ
مین ہانکون گا کچھ مردونکو اپنے حوض کوثر سے جیسے حوض پر سے غیر کے اونٹ ہانکے جاتے ہین ف یعنے کفار اور منافقین اور مرتد حوض کوثر سے
ہٹائے جاوینگے م اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَآ اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ ١٥٣٨
اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی
کہ بہشت مین نہ جاؤگے جب تک ایمان نہ لاؤگے اور پورے ایماندار نہ ہوگے جب تک آپس مین محبت نہ پیدا کروگے کیا مین تمکو نہ بتلادون وہ چیز کہ
کہ جب اسکو کروگے تو آپس مین دوستدار بن جاؤ سلام علیک کرنا رائج کردو اپنے مسلمان لوگون مین ف یعنی بہشت کا ملنا ایمان پر موقوف ہی اور ایمان محبت پر
موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہی پھر حضرتؐ نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنے السلام علیک کرنا سلام سے ہی واسطے محبت حاصل ہوتی

ہے کہ دعای خیر ہے یعنی خدا تجکو ہر بلا سے سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیر خواہ دعا مانگنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ بھی اُس سے محبت کرتا ہے ہر چند
سخاوت اور احسان بھی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور سخاوت تمام عالم کے مسلمانوں سے نہین ہوسکتی اور سلام آسان بات کہ ہر ایک کو ہوسکتا ہے اسواسطے
حضرتؐ نے اسی کو ناس کر کے تبلایا لیکن افسوس عجب اُلٹا زمانہ ہوگیا کہ جہالت اور غرور کے سبب سے اب بعضے لوگ سلام علیک کرنے سے ناخوش ہوتے ہین
۱۵۲ اور عداوت پر کمر باندھتے ہین محبت اور خیر خواہی کی جگہ ان الٹوں کے نزدیک عداوت کا سبب ہوگئی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ
حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تم مین سے کوئی پورا
ایماندار نہین ہونیکا جب تک کہ مین اُسکے نزدیک اُسکے بیٹے اور اُسکے باپ سے زیادہ تر پیارا نہ ہوجاؤن ف یعنی جب میری رضامندی کو باپ اور بیٹے کی
۱۵۳ رضامندی پر مقدم رکھے تب پورا ایماندار بنے م اَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ
مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ پورا ایماندار بندہ نہو گا یہان تک کہ محبت کرے اپنے ہمسایہ سے یا یون
۱۵۴ فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان سے دوستی رکھے جیسے اپنی جان سے دوستی رکھتا ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ قَالَهٗ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مقرر تم پوچھے جاؤ گے اِس نعمت سے قیامت کے دن نکالا تھا تمکو تمھارے گھرون سے بھوک نے
پھر تم نہ پھرے یہان تک کہ تم کو یہ نعمت ملی یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا پورا قصہ ساتوین باب مین گذرا کہ حضرتؐ اور
صدیقؓ اور عمر فاروقؓ بھوک کے سبب سے ایک انصاری کے گھر گئے دعوت کے کھانے سے جب خوب آسودہ ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی یون
۱۵۵ سوال ہوگا کہ نعمت کو اطاعت الٰہی مین صرف کیا یا معصیت مین م اَنَسٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْنَهٗ اِذَا كَذَبَكُمْ يَعْنِيْ
غُلَامًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْحَجَّاجِ كَانَ عَلٰى رَوَايَا قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ
تم اُسکو مارتے ہو جب وہ تم سے سچ کہتا ہے اور اُسکو چھوڑتے ہو جب تم سے جھوٹ بولتا ہے مراد بنی حجاج کا وہ سیاہ لڑکا جو جنگ بدر کے دن قریش کے آبکش
اونٹون پر تھا ف جنگ بدر مین جب حضرتؐ کا لشکر اُترا تو حضرتؐ کے اصحابؓ ایک سیاہ رنگ لڑکے کو جو قریش کے آبکش اونٹون مین تھا پکڑ لائے اور پوچھا کہ
ابوسفیان اور اُسکے لوگ کہان ہین اُسنے کہا کہ مین اُنکو نہین جانتا لیکن ابوجہل وغیرہ تو فلانے مقام پر ہین تو اصحابؓ اُسکو مارنے لگے اُسنے مار کے ڈر سے کہا کہ ابوسفیان
وغیرہ بھی ہین تو اصحابؓ نے اُسکا مارنا چھوڑا پھر دوسری بار اُس سے پوچھا اُس نے کہا کہ مجکو ابوسفیان کی خبر نہین لیکن ابوجہل وغیرہ تو موجود ہین اصحابؓ نے اُسکو پھر
۱۵۶ مارا اور حضرتؐ نماز پڑھتے تھے جب حضرتؐ نے یہ حال دیکھا تب یہ حدیث فرمائی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ
حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اُترے گا تم مین اے مسلمانو عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑے گا چلیپا کو اور قتل
کریگا خوک کو اور گراوے گا جزیے کو اور کثرت سے پھیل پڑے گا مال یہانتک کہ کوئی اُسکو قبول نکریگا ف قیامت کے قریب امام مہدی کے وقت مین حضرت
عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے اور نصرانی دین کو مٹا دینگے محمدی دین پر عمل کرینگے چلیپا سولی کی صورت کو کہتے ہین جیسے یہ شکل ہے + نصاری اس
شکل کی بڑی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ اُنکے گمان مین حضرت عیسیٰؑ سولی پر مارے گئے اور ہر چند ابھی نصاری سے جزیہ لینا درست ہے لیکن حضرت عیسیٰؑ اپنے
۱۵۷ وقت مین نصاری سے جزیہ نہ قبول کرینگے اور وہ ایمان نہ لاوینگے تو اُن کو قتل کرینگے ق سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ
مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ هٰذِهٖ رِوَايَةُ سَعْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا قَالَهٗ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہین ملتا
تجھ سے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہے اُس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہے یہ روایت سعد کی ہے اور ابو ہریرہؓ کی روایت مین

قط کی لفظ سا لکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھ فرق نہین یہ حدیث حضرت نے عمر فاروق کے حق مین فرمائی **ف** مصابیح مین روایت ہے کہ
عمر فاروق نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر باتین کر رہی تھین جب عمر فاروق
کے آنیکی خبر ہوئی تو سب پردے مین ہو گئین جب عمر فاروق اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا سو کہا کہ خدا آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپکی
ہنسی کا حضرت نے فرمایا کہ مجکو عورتون سے تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تھین جب تمھاری آواز سُنی تو سب پردہ مین ہو گئین عمر فاروق نے عورتون سے کہا
اے دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ سے نہین ڈرتین تو عورتون نے کہا کہ ہان ہم تمسے ڈرتے ہین کہ تم کڑے مزاج کے ہو تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنے تیرے کڑے پن اور مضبوطی سے شیطانی کام تیرے گرد پھٹک نہین سکتے حرام کامون کا کیا ذکر ہے کہ تیرے روبرو مباح کام کرنے سے بھی
لوگ ڈرتے ہین عمر فاروق کو حضرت کے وقت مین محتسبی کی خدمت تھی اسواسطے اُنسے لوگ ڈرتے تھے دستور ہی کہ چور جیسے کو توال سے ڈرتے ہین ویسے بادشاہ
سے نہین ڈرتے اتنی بات سے کوئی شخص کو توال کو بادشاہ سے افضل نہین جانتا اسیطرح اس حدیث سے عمر فاروق کی فضیلت حضرت پر ثابت نہین ہو سکتی **ق** ۱۵۴۵
اَبُوْهُرَيْرَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَامِنْ رَجُلٍ يَدْعُوا امْرَأَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ کوئی مرد ایسا نہین جو بلاوے اپنی جورو کو لیٹنے کے واسطے پھر
وہ انکار کرے مگر کہ اُسپر غصے رہیگا آسمان والا یہانتک کہ وہ مرد اُس سے راضی ہووے **ف** یعنے عورت کو خاوند سے اس کام مین انکار کرنا درست نہین کہ
اس سے خدا ناخوش ہوتا ہے **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر قسم ہی بلفظ واللہ **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ ۱۵۴۶
اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر استغفار کیا کرتا ہون خدا سے اور توبہ کرتا ہون دن بھر مین
ستر بار سے زیادہ **ف** دوسری روایت مین استغفار کو سو بار فرمایا ہی اس حدیث مین استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی یعنے جب پیغمبر معصوم
ستر بار یا زیادہ استغفار کرے تو اور گنہگار لوگون کو بطریق اولیٰ استغفار اور توبہ کرنا لازم ہی **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ ۱۵۴۷
وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ **قاله** زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہ
اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مین مقرر خدا کا رسول ہون اگرچہ تم مجکو جھٹلاتے ہو لکھ دے محمد بن عبد اللہ یہ حضرت نے صلح حدیبیہ
کے وقت فرمایا **ف** چھٹے سال ہجری حضرت عمرہ کرنے کو چلے جب مکے کے قریب حدیبیہ کی منزل پر پہونچے تو کفار قریش نے حضرت کو روکا اور اس
بات پر صلح ہوئی کہ اسی سال بے عمرہ کیے حضرت صلعم پلٹ جاوین اگلے برس عمرہ کرنیکو تشریف لاوین حضرت نے صلح نامہ لکھوایا کہ یہ صلحنامہ ہی جسپر محمد رسول اللہ
صلعم نے صلح کی کافرون نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ نہ لکھنے دینگے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھوا اگر ہم تم کو رسول اللہ جانتے تو تم سے کیون لڑتے اور مکے جانے سے
تمکو کیون روکتے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اور محمد رسول اللہ کی لفظ کو کاٹکر محمد بن عبد اللہ لکھا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ ۱۵۴۸
فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قسم خدا کی مقرر تم مین سے
کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والونکے حق مین کھائی ہو زیادہ تر گناہ ہے اُسکے لیے خدا کے نزدیک قسم کفارہ دینے سے جو خدا نے اُسپر فرض
کیا ہے **ف** یعنے ہر چند قسم کا نباہ کرنا بہتر ہے لیکن جسمین اپنے گھر والونکو ضرر پہونچے تو قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا افضل ہی کہ آزردن دل دوستان جہل ست
وکفارت یمین سہل **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ ۱۵۴۹
جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور ابو شریح رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا
قسم خدا کی وہ ایمان نہین رکھتا لوگون نے کہا کون شخص ہی یا رسول اللہ جو ایمان نہین رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہی جسکے ہمسائے لوگ رنج رسانی اور تکلیف سے
نڈر نہین **ف** معلوم ہوا کہ سلوک کرنا ہمسایہ سے فرض ہی اور اسکو رنج دینا حرام ہی **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا ۱۵۵۰
وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت تو ہم دین کی راہ نپاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے سو اتار دے
تسکین کو ہمپر اور قدمونکو جمادے اگر کفار سے ہم ملین یعنے لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہے جب وہ فتنے فساد کا ارادہ
کرتے ہین ہم اُنکی بات کو نہین مانتے **ف** سال چہارم مین کافرون نے حضرتؐ پر ہجوم کیا حضرتؐ نے پناہ کے واسطے مدینہ کے گرد خندق کھدائی حضرتؐ خندق سے
مٹی نکالتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے **فصل** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر سین ہے **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ
وَيَكْفِيكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب تمپر فتح ہونگے مُلک اور خدا تمھاری
کفایت کریگا سو نہ تھکا دے تمکو مال کے حصونکی غفلت **ف** یعنے روم اور ایران اور توران فتح ہوگا اور مجاہدون کے حصے مین بہت مال آویگا
سو فرمایا کہین ایسا نہو کہ تم مال کی کثرت مین جہاد کرنے سے غافل ہوجاؤ اس حدیث مین خبر ہے اُن فتحونکی جو حضرتؐ کے بعد ہوئین اور اشارہ ہے جہاد کی ترغیب
کا **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا
تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب فساد ہوگا جس مین بیٹھا
شخص بہتر ہوگا کھڑے سے اور اُسمین کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر دوڑنے والے سے جو اُسکو جھانکیگا تو اُسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی
پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہیے کہ اُس پناہ مین آجاوے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہے اُن فسادون کا جو حضرتؐ کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت
عثمانؓ کی شہادت یعنے اُس فساد عالمگیری کی صلاح مقدر نہین تو کم کوشش کرنے والا اُسمین بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسیواسطے اکثر اصحاب نے فتنے
اور فساد مین گوشہ گیری اختیار کی تھی **ق** أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ
قَالَهُ بِتَبُوكَ بخاری اور مسلم مین ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آج کی رات عنقریب ہے کہ ایک سخت آندھی چلیگی تو اُسمین نہ کوئی کھڑا رہے
سو جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ اُسکا زانوبند مضبوط باندھے یہ حضرتؐ نے تبوک مین فرمایا **ف** نوین سال ہجری مُلک شام مین حضرت جنگ تبوک
مین گئے سو وہان ایک رات یہ حدیث فرمائی چنانچہ نہایت سخت آندھی اُسی رات چلی ایک شخص کھڑا تھا اُسکو آندھی نے اُڑا کر طے کے پہاڑ پر ڈالا مُلک طے
اور تبوک کے کئی دنون کی راہ ہے **ق** عَلِيٌّ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُونَ
الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے مین کم عمر ناقص عقل کلام
کرینگے بہتر لوگون کا سا کلام پڑھینگے قرآن کو ایمان نہ اتریگا اُنکے نرخرونکے نیچے یعنے ایمان کا کچھ اثر نہ ہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکاری
جانور سے سو جہان کہین تم اُن سے ملو تو اُنکو قتل کرو سو البتہ اُنکے قتل کرنے مین قتل کرنے والون کو ثواب ہے قیامت مین خدا کے نزدیک **ف** اس قوم
سے خارجی لوگ مراد ہین جنکو علی مرتضیٰؓ نے قتل کیا **م** أَبُو هُرَيْرَةَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ
وَإِيَّاهُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا عنقریب میری پچھلی اُمت مین کچھ لوگ ہونگے جو حدیثین ظاہر کرینگے اور وہ باتین تم سے
کہینگے جو تمنے اور تمھارے باپ دادون نے نہین سنین سو دور بھاگو تم اُن سے **ف** اس حدیث مین اہل بدعت کا ذکر ہے جو اسلام کے مخالف نئے
کامونکو رائج کرتے ہین برخلاف اجماع مسلمین کے خواہ جھوٹی حدیث بناکر خواہ اولیاء اللہ کی طرف نسبت کرکے خواہ اماموں کی طرف اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ بے تحقیق کسی بات کو نہ ماننا چاہیئے کہ اسمین دین بگڑتا ہے اور اسی سبب سے ہزارون بدعتین عالمگیر ہوگئین **فصل فی المضارع** اس فصل مین
وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع معروف کا صیغہ ہے **م** أَنَسٌ آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ
مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو
مین دروازہ کھلواؤنگا تو کہیگا چوکیدار تو کون ہے سو مین کہونگا کہ مین محمد ہون تو چوکیدار کہیگا تجھی کا مجھکو حکم ہے کہ نہ کھولون کسی کے واسطے تجھسے پہلے **ق** ابن عباسؓ

اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ قَالَهٗ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تم کو حکم کرتا ہون چار چیز کا اور منع کرتا ہون چار چیز سے پہلا حکم اللہ کا ایمان لانا یعنے اسطرح گواہی دینا کہ کوئی لائق بندگی کے نہین خدا کے سوائے اور محمد رسول ہی اللہ کا اور دوسرا حکم نماز کا قائم کرنا اور تیسرا حکم زکوٰۃ کا دینا اور چوتھا حکم یہ کہ جو غنیمت کا مال پاؤ پانچوان حصہ اسکا ادا کرو اور منع کرتا ہون تم کو کدو سے اور سبز گھڑے سے اور نقیر اور مقیر سے یہ حضرت صلعم نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا **ف** اسوقت مین شراب کے چار طرح کے برتن رائج تھے ایک تو کدو اور تونبا دوسرے سبز گھڑا جیسے سبز مرتبان تیسرے نقیر یعنے کھجور کی لکڑی کا کرید ا برتن چوتھے مقیر یعنے روغن دار برتن جسمین روغن قیر لگا ہو جب شراب حرام ہوئی تو حضرت صلعم نے اسکے برتنونکا بھی استعمال کرنا منع کیا تاکہ شراب نوشی نہ یاد پڑے جب کہ شراب کی عادت چھوٹ گئی تو آخر کو ان برتنونکے استعمال کی اجازت دی چنانچہ اور حدیث مین یہ آیا ہے

۱۵۵۸ **م** ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْكِيْ لِلَّذِيْ عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَآءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَهٗ لِعُمَرَ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین روتا ہون اس سبب سے جو میرے آگے لائے تیرے ساتھی اپنے فدیہ لینے سے میرے سامنے ہوا تھا انکا عذاب اس درخت سے قریب تر حضرت صلعم نے عمر فاروقؓ سے جنگ بدر کے بعد فرمایا **ف** جنگ بدر مین ستر کافر قریش کے گرفتار ہوئے حضرت صلعم نے اصحاب سے انکے مقدمہ مین صلاح پوچھی صدیق اکبرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ تیری قوم مین انکو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہون یا ان سے مسلمان اولاد پیدا ہو اور انسے فدیہ لیجیے چھوٹنے کے عوض یہ لوگ دیوین تاکہ حضرت صلعم کے اصحاب سامان کرکے قوت پکڑین اور فاروق اعظمؓ نے کہا کہ یا حضرت ان لوگون نے آپ کو جھٹلایا اور آپکو وطن سے نکالا آپ ان سب کی گردن ماریے جب اکثر صحابہؓ کی صلاح حضرت صلعم نے فدیہ لینے پر دیکھی تو حضرت صلعم نے فدیہ لیکر انکو چھوڑ دیا پھر اس مضمون کی آیت اتری کہ پیغمبر کو فدیہ لینا لائق نہ تھا تو حضرت اور ابی بکر صدیقؓ ایک درخت کے قریب رونے لگے فاروق اعظمؓ نے کہا کہ یا حضرت آپ کیون روتے ہین مجکو بھی بتلایئے تاکہ مین بھی روؤن تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اگر عذاب آتا تو سوائے عمرؓ کے کوئی سلامت نہ رہتا اسواسطے کہ مال لینے کی انکی مرضی نہ تھی اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس مقدمہ مین وحی نہوتی تھی تو حضرت صلعم اسمین اجتہاد کرتے تھے اگر اسمین کچھ چوک ہو جاتی تھی تو حقتعالی جلد خبردار کر دیتا تھا

۱۵۵۹ **ق** ابْنُ عُمَرَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمھارے خوابونکو کہ موافق پڑ گئے پچھلی سات راتون مین سو جو شب قدر تلاش کرنے والا ہو تو پچھلی سات راتو نمین تلاش کرے **ف** شب قدر کو حضرت صلعم کے اصحاب نے خواب مین دیکھا کسی نے تیئیسوین کسی نے پچیسوین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنے رمضان کی پچھلی طاق راتون مین شب قدر ضرور ہی جسکو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے انمین آخر کوئی تو ہوگی

۱۵۶۰ **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرَاكُمْ يَا بَنِيْ حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ اَنْتُمْ فِيْهِ وَخَرَّجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اثْنَا عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ دیکھتا ہون تمکو اے حارثہ کی اولاد کہ تم نکل گئے حرم سے یعنے مدینے کے حرم سے پھر حضرت صلعم نے انکی طرف التفات کیا اور فرمایا بلکہ تم اسی حرم مین ہو اور مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ البتہ حضرت صلعم نے ٹھہرایا بارہ کوس کا رمنہ مدینے کے گرد

۱۵۶۱ **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ سوائے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین اور مقرر مین خدا کا رسول ہون ملیگا خدا کو کوئی بندہ اس کلمہ کیساتھ نہ شک لانے والا ان دونون مین مگر داخل ہوگا بہشت مین **ف** یعنے جو کلمہ شہادت پڑھے اور توحید اور رسالت مین اسکو کچھ شک نہو سو وہ بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ بقدر گناہ کے سزا پاوے

۱۵۶۲ **خ** اَنَسٌ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت

یعنی لیلۃ القدر دریک نسخہ ۱۲

کرتا ہون انصار کے مقدمے مین اسواسطے کہ وہ میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہین اور البتہ وہ ادا کر چکے جو اُنپر فرض تھا یعنے دین کی مدد اور باقی رہا ہے انکا
حق یعنے ثواب اور احسان سو قبول کرو اُنکے نیکوکار سے اور ٹال جاؤ اُنکے بدکار سے ف یعنے سوا ے حدود کے اُنکی خطاؤن کو نہ پکڑو م عَائِشَةُ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ
مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا
الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَهُ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ شَكَلٍ حِينَ سَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيضِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے
کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ لیوے تم مین سے کوئی عورت اپنے پانی اور بیری کی پتی کو یعنے بیری کی پتی پانی مین جوش کرکے طہارت کرے سو اچھی طرح سے طہارت کرے پھر پانی
ڈالے اپنے سر پر پھر خوب ملے یہانتک کہ اپنے سر کی چوٹی پر پہونچے یعنے سر کو نیچے سے اوپر تک خوب ملے پھر اپنے بدن پر پانی ڈالے پھر ایک چیتھڑ مشک آلودہ لیوے
سو اس سے پاکی حاصل کرے یعنے اندر رکھے تاکہ بدبو دفع ہووے رحم لطافۃً قبول کرے یہ حضرت ﷺ نے اسماء بنت شکل سے فرمایا جب کہ اُسنے حیض کے غسل کی کیفیت
پوچھی ف بیری کی پتی کو پانی مین جوش کرنے سے یہ فائدہ کہ میل خوب چھوٹ جاوے ق جَابِرٌ تَبْكِيهِ أَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ
يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ أَبَا جَابِرٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا تو اُسکو رویا مت رو ہمیشہ اُسپر فرشتے اپنے پرونکا سایہ کیے رہے یہانتک
کہ تم نے اُسکی لاش کو اُٹھایا مراد عبد اللہ ہین جابرؓ کے باپ ف جابرؓ کے باپ عبد اللہؓ جنگ احد مین شہید ہوے کافرون نے اُنکے ناک اور کان اور ہاتھ کاٹ
ڈالے تھے اُنکی لاش حضرت ﷺ کے سامنے کپڑے سے چھپی رکھی تھی جابرؓ نے کپڑا اُٹھا کر دیکھنے کا ارادہ کیا اُنکو لوگون نے منع کیا اتنے مین عبد اللہؓ کی بہن روتی چلاتی آئی
تب حضرت ﷺ نے اُس عورت سے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ شہید پر جتنی مصیبت اور ظاہر کی ذلت گذرے اُتنی ہی اُسکی خدا کے نزدیک عزت بڑھتی ہے م أَبُو هُرَيْرَةَ
تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا پہونچیگا مومن کا زیور جہانتک پہونچتا ہے وضو کا پانی
ف یعنے جہانتک وضو کا پانی لگتا ہے وہان تک قیامت مین آفتاب کی سی روشنی ہوگی م أَبُو هُرَيْرَةَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ پہونچ جاوینگے گھر اہاب تک یا یون فرمایا کہ یہاب تک ف اہاب ایک مقام کا نام ہے مدینے کے پاس یعنی مدینہ
کی آبادی وہان تک ہو جاویگی ق أَبُو هُرَيْرَةَ تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ بخاری و مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم پاؤگے بدترین مردم دوزخی آدمی کو جو آوے ان لوگون پاس ایک منھ لیکر اور جاوے اُن لوگون پاس دوسرا منھ لیکر ف
مراد منافق ہے جو مسلمانونمین مسلمان بنے اور کافرون مین کافر اسیطرح وہ شخص بھی جو شیعون مین شیعہ بنے اور سُنّیون مین تقیہ کرکے سُنّی بنے اور اسیطرح
وہ شخص بھی جو دو دشمنون سے ملے اُسکے آگے اُسکی سی کہے اُسکے آگے اُسکی سی ق فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي
حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ
بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَؤُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ
كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا
الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالُوا لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا
سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ
قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ
حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هٰذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ
لَا نَدْرِي مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ
فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي

عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ اَسْئَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَلَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قَالُوْا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ اَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَّهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّائِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قَالُوْا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ فَاَطَاعُوْهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَالِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً مِّنْهُمَا اِسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِكَةً يَّحْرُسُوْنَهَا فَطَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ بخاری اور مسلم مین فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ مین نے تمکو سواسطے جمع کیا ہے اصحابؓ نے کہا اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر دانا ہے حضرتؐ نے فرمایا البتہ قسم خدا کی نہین مین نے جمع کیا خوشی سُنانیکو نہ ڈر سنانی کو ولیکن مین نے جمع کیا تمکو اسواسطے کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اُسنے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھسے ایسی بات کہی جو موافق پڑی اُس بات کے جو مین تمسے کہا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اُسنے مجھسے یون بات کہی کہ وہ شخص یعنے تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز مین تیس آدمیونکے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اُنسے ایک مہینہ بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وہ لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وہ جہاز سے پلوار یعنے چھوٹی کشتی مین بیٹھے سو ٹاپو مین داخل ہوئے تو ملا اُنکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اُسکا آگا پیچھا دریافت نہوتا تھا بالونکے ہجوم سے تو لوگون نے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہے اُسنے کہا مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا اُسنے کہا ای لوگو اُس مرد پاس چلو جو دیر مین ہے اسواسطے کہ وہ تمھاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اُسنے مرد کا نام لیا تو ہم اُس جانور سے ڈرے کہ کہین شیطان نہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر مین داخل ہوئے تو یکایک اُسمین بڑا قد آور آدمی نمود ہوا کہ ہمنے ویسا مخلوق اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین دیکھا جکڑے ہوئے ہین اُسکے دونون ہاتھ گردنکے ساتھ درمیان دونون زانو کے دونون ٹخنون تک لوہے سے ہمنے کہا ای کمبخت تو کیا چیز ہے اُسنے کہا تم تو قابو پاگئے میری خبر پر یعنے میرا حال معلوم ہو جائیگا اب تم مجکو بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگون نے کہا کہ ہم لوگ عرب ہین سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین تو ہم نے پایا سمندر کو جب کہ وہ جوش مین تھا سو کھیلا کی لہر ہمسے ایک مہینا بھر پھر ہم آ لگے تیرے اِس ٹاپو سے پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین پھر داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم نہ جانتے تھے اُسکا آگا پیچھا بالونکی کثرت سے ہم نے اُس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے سو اُسنے کہا مین جاسوس ہون ہم نے کہا جاسوس کیا اُسنے کہا چلو اُس مرد پاس جو دیر مین ہے کہ البتہ وہ تمھاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اُس سے ڈرے کہ کہین بھوت پریت نہو پھر اُس مرد نے کہا کہ مجکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہم نے کہا کہ کون سا اُسکا حال تو پوچھتا ہے اُسنے کہا کہ مین اُسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہے ہمنے اُس سے کہا کہ ہان پھلتا ہے اُسنے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلیگا اُسنے کہا کہ بتلاؤ مجکو طبرستان کے دریا سے ہمنے کہا کون سا حال اُس دریا کا تو پوچھتا ہے اُسنے کہا کہ کیا اُسمین پانی ہے لوگون نے کہا اُسمین بہت پانی ہے اُسنے کہا البتہ اُسکا پانی عنقریب جاتا رہیگا اُسنے کہا خبر دو مجکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کون سا حال اُس چشمہ کا پوچھتا ہے اُسنے کہا اُس چشمہ مین کیا پانی ہے اور وہانکے لوگ اُس چشمہ کے پانی سے کیا کھیتی کرتے ہین ہمنے اُس سے کہا ہان اُسمین بہت پانی ہے اور وہانکے لوگ کھیتی کرتے ہین اُسکے پانی سے اُسنے کہا مجکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے کہ اُسنے کیا کیا لوگون نے کہا وہ مقرر نکلا مکہ سے

اور اُترا مدینے مین اُسنے کہا کیا اُس سے عرب لڑے ہمنے کہا کہ ہان اُسنے کہا کیونکر اُسنے اُنکے ساتھ کیا ہمنے اُسکو خبر دی کہ وہ غالب ہوگیا اپنے گرد و پیش کے
عرب پر سو اُنھون نے اُسکی اطاعت کی اُسنے کہا کہ مقرر یہ بات کیا ہوچکی ہے ہمنے کہا ہان اُسنے کہا خبردار ہو کہ البتہ یہ بات اُنکے حق مین بہتر ہے کہ اُسکے تابعدار
ہون اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ مین مسیح ہون یعنے دجّال تمام زمین کا پھرنیوالا اور البتہ عنقریب ہے کہ مجکو اجازت ہو نکلنے کی سو مین نکلونگا تو سیر کرونگا
سو نہ چھوڑونگا کسی گانؤن کو مگر کہ مین اُسمین اُترونگا چالیس رات کے اندر سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ اُن کا جانا مجپر حرام ہے یعنے منع ہے جب کہ مین چاہونگا کہ اُن دو
بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے آگے بڑھ آویگا ایک فرشتہ در اُسکے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو اُسکے جانے سے روکیگا اور البتہ اُسکے ہر ناکہ پر فرشتے
ہونگے کہ اُسکی چوکیداری کرینگے پھر حضرتؐنے اپنے پشت خار سے منبر پر ٹکور دیا اور فرمایا کہ یہی مدینہ ہے یہی مدینہ ہے خبردار ہو بھلا مین تمکو اس حال کی خبر دیچکا ہون تو صحابہؓنے
کہا کہ ہان حضرتؐنے فرمایا کہ مجکو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اُس چیز کے جو مین تمکو دجّال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دجّال دریای شام
یا دریاے یمن مین ہے نہین بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے اور حضرتؐنے اشارہ کیا پورب کی طرف **ف** اول حضرتؐنے دجّال کا
مقام دریاے شام یا دریای یمن مین فرمایا پھر شاید اُسیوقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اسیواسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اسکے
آگے گیارھوین حدیث مین صاف حضرتؐنے فرمایا ہے کہ دجّال مشرق سے آویگا بیان اور زغر دو شہر ہین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہے معلوم ہوا کہ

۱۵۶ دجّال موجود ہے بالفعل اور قیدی ہے قیامت کے نزدیک باب لد کے پاس نکلیگا اور عیسیٰؑ مسیح کے ہاتھ سے مارا جائیگا **م** اَنَسٌ تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَیَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یُرْضِیْ
رَبَّنَا وَاللّٰہِ یَا اِبْرَاھِیْمُ اِنَّا بِکَ لَمَحْزُوْنُوْنَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐنے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکھ اور غم کرتا ہے دل اور نہین کہتے ہم مگر جو ہمارے
رب کو پسند آوے یعنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہین قسم خدا کی ای ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمناک ہین **ف** مشکوٰۃ مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ
حضرتؐکے فرزند کا جب دم نکلنے لگا تو حضرتؐ کی دونون آنکھون سے آنسو نکلے تو عبدالرحمٰن بن عوفؓنے حضرتؐ سے عرض کی کہ یا حضرتؐ آپ اور روتے ہین حضرتؐنے
فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن یہ رونا رحمت کی نشانی ہے پھر حضرتؐ دوسری بار آنسو بھر لائے پھر یہ حدیث فرمائی یعنے آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے

۱۵۷ مخالف نہین بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف اور حرام ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ
عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ **قَالَہٗ** لِرَجُلٍ قَالَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐنے فرمایا
کہ تو کھانا کھلاوے اور سلام کرے اُسکو جسکو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یہ حضرتؐنے اُس مرد سے کہا جسنے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ اسلام کی کون عمدہ خصلت ہے **ف** معلوم
ہوا کہ احسان کرنا خواہ مال سے ہو خواہ زبان سے ہو خلاصہ اسلام ہے اور معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام کرنے مین آشنائی ضرور نہین ہے مسلمان سے خواہ آشنا ہو خواہ اجنبی

۱۵۸ سلام کرنا افضل ہے کہ حق ہے اسلام کا اور محبت کا سبب ہے **م** نَافِعُ بْنُ عُقْبَۃَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ فَارِسَ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ
ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَیَفْتَحُھَا اللّٰہُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَیَفْتَحُہُ اللّٰہُ مسلم مین نافع بن عتبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐنے فرمایا کہ تم لڑوگے عرب کے ٹاپو سے سو خدا
اُسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے ایران والون سے سو خدا اُسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے روم سے سو خدا اُسکو فتح کریگا پھر تم لڑوگے دجّال سے سو خدا اُسپر فتح کریگا **ف**
جیسی حضرتؐنے خبر دی ویسا ہی ہوا اول عرب فتح ہوا اُسکے بعد ایران اُسکے بعد روم اور دجّال پر فتح امام مہدی کے وقت مین ہوگی یہ عمدہ معجزہ ہے کہ آیندہ

۱۵۹ خبر مطابق پڑی **خ** اُمُّ سَلَمَۃَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ بخاری مین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐنے فرمایا کہ عمارؓ کو باغی گروہ قتل کرے گا
ف جنگ خندق مین حضرتؐنے عمار بن یاسرؓ کا سر ملا کر یہ حدیث فرمائی جب کہ علی مرتضیٰؓ اور معاویہ بن ابی سفیان مین جنگ صفین ہوئی تب عمارؓ شہید ہوئے

۱۶۰ عمارؓ علی مرتضیٰؓ کے لشکر مین تھے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ معاویہ کا لشکر باغی تھا اور اُسوقت مین امامت کا حق علی مرتضیٰؓ کی ذات پاک پر منحصر تھا **م**

۱۶۱ اَبُوْھُرَیْرَۃَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ وَالرَّجُلُ یَحْلُبُ اللِّقْحَۃَ فَمَا یَصِلُ الْاِنَاءُ اِلٰی فِیْہِ حَتّٰی تَقُوْمَ وَالرَّجُلَانِ یَتَبَایَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا یَتَبَایَعَانِہٖ حَتّٰی
تَقُوْمَ وَالرَّجُلُ یَلُوْطُ حَوْضَہٗ فَمَا یَصْدُرُ حَتّٰی تَقُوْمَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐنے فرمایا کہ قیامت قائم ہوجائیگی اور حال آنکہ مرد اونٹنی دوہتا
ہوگا سو نہ پہنچا ہوگا برتن اُسکے منہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید و فروخت کرتے ہونگے کپڑے کی سو وہ خرید و فروخت نہ کرنے پاوینگے کہ قیامت آجاوے گی

اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اُسکو درست کر کے نہ پھرا ہوگا کہ قیامت آجاوے گی ف اس حدیث مین امت کو قیامت سے آگاہ کر دیا کہ اُس سے
غافل نہ رہین اسواسطے کہ قیامت ہونے کی کوئی تاریخ مقرر نہین لوگ اپنے دُنیا کے کامون مین مشغول ہونگے کہ اچانک قیامت آجاے گی انجیل مین عیسیٰ علیہ السلام
نے بھی اسی حدیث کے مطابق فرمایا ہو کہ قیامت ناگہان آجاوے گی جبکہ لوگ اپنے کاروبار مین مشغول ہونگے م المستورد تقوم الساعۃ والروم اکثر الناس ١٥٧٤
مسلم مین مستورد سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت قائم ہوگی اُس حال مین کہ رومی لوگ یعنی نصاریٰ سب لوگون سے بہت ہونگے ف اس حدیث مین
اشارہ ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ اکثر زمین کے حاکم ہوجاوینگے م ابو ہریرۃ تقیٔ الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب ١٥٧٥
والفضۃ فیجیٔ القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیٔ القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیٔ السارق فیقول فی ھذا قطعت
یدی ثم یدعونہ فلا یأخذون منہ شیئا مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اُگل دیوے گی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونون کے برابر سونے
اور چاندی کے یعنے زمین کے اندر خزانے اور چاندی سونے کی کانین قیامت مین زمین پر ظاہر ہوجاوینگی تو آویگا قاتل سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مینے
فلانے کو قتل کیا اور آویگا برادری کا حق کاٹنے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین مین نے برادری کا حق کاٹا اور آویگا چورانے والا سو کہیگا کہ اسی کی محبت مین
میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر اُس مال کو چھوڑ دینگے سونا لیوینگے اُسمین سے کچھ بھی ف یہ قیامت کے قریب ہوگا خوف قیامت سے فرصت کہان جو آدمی مال کو لیوے ۔ ق ١٥٧٦
ابو سعید تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفؤھا الجبار بیدہ کما یکفأ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ بخاری اور مسلم مین ابو سعید سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہوجائیگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی سو اُسکو اُلٹے پلٹے گا خدا اپنے دست قدرت سے بہشتیون کی مہمانی کے واسطے جیسے کہ
آدمی الٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین ف یعنی زمین کی صورت ارضی منقلب ہوکر غذائی صورت ہوجائیگی بہشتیون کے واسطے اور یہ امر خدا کی
قدرت سے کچھ بعید نہین اسواسطے کہ اب بھی زمین سے عجیب وغریب مزیدار میوے نکلتے ہین اگر تمام زمین کو شیرین میدہ کر ڈالے تو کون تعجب ہے ق ابو ہریرۃ ١٥٧٧
ننزل غدا ان شاء اللہ بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر یعنی المحصب بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت
نے فرمایا کہ اُترینگے کل انشاء اللہ بنی کنانہ کے ٹیلے پر جہان کفار قریش وغیرہ آپس مین ہم قسم ہوتے تھے کفر پر یعنے اُس مکان مین جسکا محصب نام ہو ف
قبل ہجرت کے جب حضرت مکہ مین تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب مین اس بات پر باہم قسم کی تھی کہ بنی ہاشم و بنی مطلب سے شادی بیاہ نہ کرین اور اُنسے
کسی چیز کی خرید و فروخت نہ کرین یہانتک کہ وہ تنگ ہوکر حضرت کو اُنکے حوالے کر دیوین چنانچہ تین برس حضرت اور حضرت کی برادری کے لوگ خواہ مسلمان
خواہ کافر ایک مکان مین گھرے رہے آگ اور پانی تک وہ لوگ نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہے آخر کو خدا نے اُنمین پھوٹ ڈالی اور کفار اپنے عہد اور پیمان سے باز آئے
بعد اسکے حضرت نے ہجرت کی مدینے کی طرف آٹھوین سال مکہ فتح ہوا نوین سال حضرت حجۃ الوداع کے واسطے تشریف لائے جب مکہ کے قریب پہونچے تو صحابہ
نے پوچھا کہ یا حضرت کل کہان مکہ مین اُتریے گا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اس مکان مین اترنے کا یہ فائدہ کہ تا خدا کا احسان یاد پڑے کہ جہان کفر
پر کافرون نے کمر باندھی تھی وہین مسلمانون کو خدا نے کیا غالب کیا اور تا کہ کافر شرمندہ ہون ق ابو ہریرۃ یأتی الشیطان احدکم فیقول من خلق ١٥٧٨
کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا
کہ آتا ہے شیطان تم مین سے کسی پاس تو کہتا ہو کسنے ایسا پیدا کیا کسنے ویسا بنایا یہانتک کہ کہتا ہو کسنے پیدا کیا تیرے رب کو پھر جب شیطان یہانتک اُسکو
پہونچاوے تو اُسکو چاہیے کہ خدا سے پناہ مانگے اور رک رہے ف یعنے جب اسکو ایسا خیال فاسد آوے تو خدا کی طرف رجوع کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم پڑھے اور اس خیال سے دل کو ہٹاوے اسواسطے کہ ذکر خدا شیطان کے وسواس کو دفع کر ڈالتا ہے جیسے آفتاب کی روشنی سے ظلمت اور تاریکی دور
ہوجاتی ہے م ابو ہریرۃ یأتی المسیح من قبل المشرق وھمتہ المدینۃ حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک ١٥٧٩
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ آویگا دجال پورب کی طرف سے اور قصد اُسکا ہوگا مدینہ کا یہانتک کہ کوہ اُحد کے پیچھے اترےگا پھر فرشتے
اُسکا منہ پھیر دیوینگے شام کی طرف اور وہین جاکر ہلاک ہوجاویگا م ابو ہریرۃ یأتی علی الناس زمان یدعو الرجل ابن عمہ وقریبہ ھلم الی الرخاء ١٥٨٠

هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ
فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا وقت کہ بلاویگا مرد اپنے چچا کے بیٹے کو اور اپنے رشتہ دار کو کہ آؤ عیش و آرام کی طرف
آؤ کشایش روزی کی طرف اور حال آنکہ مدینہ کا رہنا بہتر ہے اُنکے واسطے اگر وہ ہون بوجھ والے اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہ نکلے گا مدینہ والا
کوئی مدینہ سے بیزار ہو کر مگر کہ خدا اُسکے عوض اُس سی بہتر کو مدینے مین بدل لاویگا خبردار ہو کہ مقرر مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہی کہ نکال ڈالتا ہی پلید کو نہ قائم ہوگی
قیامت یہانتک کہ دور کر ڈالے گا مدینہ اپنے بد لوگون کو جیسے دور کر ڈالتی ہی بھٹی لوہے کے میل کو **ف** یعنے شام اور عراق کے مُلک مین کشایش رزق
١٥٨ کے واسطے مدینے کے بعضے لوگ اپنے گھر بار کو لیجا دینگے حال آنکہ اُنکے حق مین یہ بہتر نہین کہ حضرتؐ کی ہمسایگی چھوڑین دنیا کے واسطے **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ
يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ
فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ
هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا لوگون پر ایسا
وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے جھنڈ تو اُنسے پوچھینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہی جس نے رسول اللہؐ کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو فتح ہو جاوے گی اُنکی
پھر جہاد کرینگے لوگون کے گروہ تو اُن سے پوچھینگے کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کی صحبت والے کو یعنے تابعین کو لوگ کہین گے کہ ہان تو اُنکی فتح
ہو جاوے گی پھر جہاد کرینگے آدمیون کے لشکر تو اُنسے پوچھا جاویگا کہ ہے کوئی تم مین وہ شخص جس نے اصحاب کے اصحاب کی صحبت کی ہو یعنے تبع تابعین تو لوگ کہینگے
١٥٩ کہ ہان تو اُنکی فتح ہو جاے گی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اُنکی برکت سے فتح نصیب ہوگی **ع**
عُمَرُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَّعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَّهٗ وَالِدَةٌ هُوَ
بِهَا بَرٌّ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آویگا تمہارے پاس اُویس بن
عامر مین والے گروہون کے ساتھ مُراد کی قوم سے اور منجملہ مُراد کے قرن کے گروہ سے اُسکو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اُس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درم کے
برابر ایک داغ بنا ہی اُسکی ایک مان ہی کہ اُسکا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکو کار ہی اگر وہ کسی چیز کی خدا کے بھروسے پر قسم کھاوے تو خدا اُسکو سچا کر دیوے سو اے
عمر اگر یہ تجھسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو **ف** اس حدیث مین اُویس قرنیؓ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی اُویس قرنیؓ تابعین مین ہین
صحابی نہین ہر چند حضرتؐ کے وقت مین موجود تھے لیکن ماں کی خدمت سے فرصت نہ پائی کہ حضرتؐ کے حضور مین حاضر ہوتے آپکے سال وفات مین عمر فاروقؓ حج کو
گئے وہان مین کے لوگون سے پوچھا کہ اویسؓ قرنی بھی تمہارے ساتھ ہین ایک پیر مرد نے کہا کہ اُویسؓ قرنی تو کوئی نامی باعزت آدمی ہم لوگون مین نہین ہی لیکن میرا ایک
بھائی ہی اُسکا نام بھی اویسؓ ہی مگر وہ شخص تو نہایت ذلیل اور خستہ خراب ہے ہمارے اونٹ چرایا کرتا ہی عمر فاروقؓ نے کہا کہ تو ہم کو اُن سے ملا دیگا اُسنے کہا ہان چلو کہ
عرفات کے پہلو کے جنگل مین اونٹ چراتا ہوگا چنانچہ عمر فاروقؓ اور علی مرتضیؓ اسکے ساتھ روانہ ہوے دیکھا کہ اویسؓ قرنی جنگل مین نماز مین مشغول ہین اور گرد
اونٹ چرتے ہین عمر فاروقؓ نے اُنکو سلام کیا اُنھون نے جواب دیا عمر فاروقؓ نے نام پوچھا اُویس قرنی نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہی عمر فاروقؓ نے کہا کہ جو لوگ آسمان اور
زمین مین ہین سب تو عبد اللہ ہین اپنا وہ نام بتلاؤ جو تمہاری مان نے رکھا ہی اُویس قرنی نے کہا کہ نام پوچھنے سے تمکو کیا غرض ہی عمر فاروقؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے ہمکو تمہارا پتا
بتلایا ہے سو ہم نے تمکو پہچانا تب کہا کہ ہان اُویس قرنی میرا نام ہی پھر عمر فاروقؓ نے اپنی مغفرت کی دعا کے واسطے کہا اُویس قرنیؓ نے جواب دیا کہ کبھی مین نے اپنی جان
کی یا خاص کر کے کسی اور شخص کے واسطے دعا نہین کی لیکن علی العموم تمام مومنین اور مومنات کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اب خدا نے تمہارے روبرو مجکو مشہور
کر دیا اور پہچنوا دیا بھلا اب تم بتلاؤ کہ تم دونون آدمیون کا کیا نام ہی علی مرتضیٰؓ نے کہا کہ یہ امیر المومنین عمرؓ ہی اور مین علی بن ابی طالب ہون تب اُویس قرنیؓ
تعظیم کے واسطے سنبھل بیٹھے پھر یون کہا کہ اے امیر المومنین اے علی بن ابی طالب السلام علیکم ورحمۃ اللہ خدا اس امت کی طرف سے تمکو نیک بدلہ دیوے پھر عمر فاروقؓ نے

کچھ لباس اور خوراک دینے کا ارادہ کیا اویس قرنیؓ نے نہ قبول کیا اور کہا مین نے سُنا ہی کہ دوزخ مین بڑے بڑے غار ہین انکو سوای دبلے اور بھوکے لوگون کے کوئی نہ پھاند سکیگا سو مین نہین چاہتا کہ میرا پیٹ آسودہ رہے بعد اسکے عمر فاروق اور علی مرتضیٰؓ اُنسے رخصت ہوے **ف** اس حدیث سے اویس قرنی کی عمر فاروق اور علی مرتضیٰؓ پر فضیلت نہین ثابت ہوسکتی اسواسطے کہ تابعی صحابہ سے افضل نہین ہوسکتا اور صرف دعا کرانے سے فضیلت ثابت نہین ہوتی اسواسطے کہ حضرتؐ نے اپنے واسطے بعضے لوگون سے دعا کروائی ہی بلکہ پانچون وقت کی اذان مین تمام اُمت سے اپنے مقام محمود کے حاصل ہونے کے واسطے دعا کرنیکو فرمایا

١٥٨٣ ہ‍ؐ جَابِرٌ يَا كُلُ اَهْلَ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ وَّرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھایا کرینگے بہشتی لوگ بہشت مین اور پیا کرینگے نہ جاے ضرور جاوینگے نہ رینٹ جھاڑینگے اور نہ پیشاب کرینگے لیکن اُن کا یہ کھانا ڈکار ہو جاویگا جیسے مُشک کی طراوت اُنکو الہام ہوا کریگی تسبیح اور خدا کی ستایش جیسا اُن کو سانس کا الہام ہوتا ہی **ف** یعنے بہشت عالم پاک ہی وہان کے کھانیکا فضلہ اس عالم کی طرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبو پسینا ہوکر نکل جایا کریگا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہی اسیطرح اُس عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا

١٥٨٤ ہ‍ؐ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدُ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مسلم مین ابو مسعود انصاریؓ سے جنکا عقبہ بن عمرو نام ہی روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امامت کرے قوم کی جو اُن مین قرآن کا بڑا قاری ہو سو اگر وہ لوگ قرات مین برابر ہون تو جو بڑا عالم حدیث اور فقہ کا ہو سو امامت کرے اور اگر حدیث اور فقہ مین بھی سب برابر ہون تو امامت کرے جسنے اُنمین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اُنمین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایک مرد دوسرے مرد کی حکومت کی مقام مین اور نہ بیٹھے اسکے گھر مین اُسکی مسند پر بدون اُسکی اجازت کے **ف** فقہ مین لکھا ہی کہ امامت مین افضل عالم ہی اسکے بعد قاری اُسکے بعد متقی اُسکے بعد بڑی عمر والا اور اس حدیث مین قاری کو عالم پر افضل فرمایا اسواسطے کہ حضرتؐ کے وقت مین جو قاری ہوتا تھا سو عالم بھی ہوتا تھا اور پچھلے زمانہ مین اکثر لوگ قاری ہوتے ہین اور عالم نہین ہوتے اسواسطے فقہ مین عالم کو قاری پر مقدم رکھا اور ہجرت کا ثواب صحابہ پر ختم ہوا اسواسطے فقہ مین پرہیزگاری کو ہجرت کی قائم مقام کیا

١٥٨٥ ہ‍ؐ اَنَسٌ يَبْقٰى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْقٰى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ باقی رہیگا بعضا مکان بہشت کا جس مدت تک کہ خدا اُسکے باقی رہنے کو چاہیگا پھر خدا اسکے واسطے ایک خلق کو پیدا کریگا جس قسم سے کہ چاہیگا **ف** یعنے بہشت ایسا وسیع مقام ہی کہ باوجود بہشتیونکے داخل ہونیکے کچھ مکان خالی رہجاویگا پھر چند مدت کے بعد خدا اُسکو بھی کسی مخلوق سے آباد کریگا

١٥٨٦ ہ‍ؐ اَنَسٌ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَّهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دجال کے تابع ہونگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی اُنپر سیاہ چادرین ہونگی

١٥٨٧ ق اَنَسٌ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہین مرے کے تین چیزین اُسکے قرابتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو پلٹ آتی ہین اور ایک رہجاتی ہی قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہین اور اُسکا عمل اُسکے ساتھ رہجاتا ہی **ف** اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہی کہ مثلاً ایک شخص کے تین دوست ہین اُن مین سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا اور معتمد دوست ہی جسکے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار رہا کرتا تھا اور دوسرا دوست اُس سے کم مگر تیسرے سے زیادہ تر محبوب اور تیسرا دوست دونون سے کمتر سو جب اُس شخص کی حاکم نے بنظر قہر طلبی کی تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست کے پاس گیا کہ میری اس مصیبت مین ساتھ دیوے سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا اور اُسنے صاف جواب دیا تب یہ ناچار ہوکر دوسرے متوسط دوست کے پاس گیا اُسنے کہا کہ چل مین تیرے ساتھ حاکم کے دروازہ تک چلتا ہون مگر اندر نہ جاؤنگا پھر یہ تیسرے دوست کے پاس گیا جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی اُسنے کہا خاطر جمع رکھ مین تیرے ساتھ چلونگا اور تجکو آفت سے بچاؤن گا سو آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہی کہ مرنیکے بعد گھر مین رہجاتا ہی اور متوسط دوست قرابتی لوگ ہین جو

قبر تک مُردے کو پہونچا دیتے ہین آور کمتر دوست اعمال ہین جو میت کے ساتھ قبر مین جاتے ہین اور اُسکو عذاب آلٰہی سے بچاتے ہین سُبحان اللہ عجب حیرت کا مقام ہے کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکہ چُراوین اور صورت آشنا مصیبت مین کام آوین آدمی کیسا نادان ہو کہ دوست اور دشمن کو نہین پہچانتا اور انجام کار سے غافل ہو کر بے وفا اور بے مروتون کے پیچھے اپنی عمر عزیز کو تباہ کرتا ہے **نظم** مال و اولاد تری قبر مین جانیکے نہین + تجکو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانیکے نہین + تجز عمل گور مین کوئی بھی ترا یار نہین + کیا قیامت ہے کہ تو اس سے خبردار نہین +

۱۵۸ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ وَاٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینہ کو اچھی حالت پر نرہینگے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے مجتمع ہونے والون مین دو بکریان چرانے والے ہونگے مُزینہ کی قوم سے وہ ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر وہان کی بکریان ہانک لیجاوین سو وہ مدینہ مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہان تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پاس پہونچینگے تو وہ دونون منہ کے بھل گر پڑینگے یعنے مرجاوینگے **ف** اس حدیث مین خبر ہے کہ قیامت کے قریب مدینہ اُجاڑ ہوجائیگا ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہے مدینہ کے پاس

۱۵۸۹ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین آگے پیچھے آجایا کرتے ہین فرشتے ہر ایک رات اور دن مین اور مجتمع ہونے ہین عصر کی نماز اور فجر کی نماز مین پھر آسمان پر چڑہ جاتے ہین وہ فرشتے جو رات کو تمھارے درمیان رہے تو خدا اُن سے پوچھتا ہے حال آن کہ وہ تمھارا حال اُن سے زیادہ تر جانتا ہے کہ کس حال مین تم نے میرے بندون کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہین کہ ہم اُن کو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اُن کو ہم نے نماز پڑھتے **ف** معلوم ہوا کہ ہر شب و روز اخبار نویس فرشتون کی دو بار بدلی ہوتی ہے اور بندون کا حال دو وقت دربار آلٰہی مین عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اُسکے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہین کرسکتا اور یہان احکم الحاکمین کے ہرکارون کا آدمی کو کچھ خیال نہین آتا ضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت اور چین مین عمر گذرتی ہے **شعر** گر وزیر از خدا بترسیدے + ہمچنان کز ملک ملک بودے +

۱۵۹۰ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّمَا هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرۃؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قریب ہوجائیگا زمانہ اور کم ہوجاویگا علم اور لوگون پر بخیلی ڈالی جاوے گی یعنے زکوۃ اور خیرات کی رسم جاتی رہیگی اور عالم مین فساد ظاہر ہونگے اور کثرت سے ہرج ہوگا اصحابؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل قتل یعنے خونریزی کثرت سے ہوگی **ف** قیامت کی نشانیان اس حدیث مین ارشاد فرمائین اور یہ جو فرمایا کہ زمانہ قریب ہوجاوے گا یعنے قیامت کا زمانہ متصل ہوجائیگا یا یہ مطلب کہ رات اور دن چھوٹے چھوٹے معلوم ہونگے

۱۵۹۱ **ق** اَنَسٌ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَهْتَمُّوْنَ لِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَؑ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُؑ اَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَؑ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَؑ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰىؑ الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰىةَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰىؑ رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰىؑ رُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًاؐ عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ سَلْ تُعْطَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يُقَالُ لِيْ اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّيْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ اٰتِيْهِ الرَّابِعَةَ اَوْ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ وَذِكْرُ مُوْسٰى الَّذِيْ تَقَدَّمَ هُوَ فِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ

بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن سو غمناک ہونگے اُس حشر کی مصیبت سے تو کہینگے کہ اگر ہم سفارش کروا دین اپنے رب کے پاس تا کہ ہم اس مکان سی راحت پاوین تو خوب بات ہی سو آدم کے پاس آوینگے تو یون کہینگے کہ تم آدم ہو سب آدمیون کے باپ تجکو بنایا خدا نے اپنے دست قدرت سے اور تجھ مین اپنی رُوح پھونکی اور حکم کیا فرشتون کو سو اُنھون نے تجکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجیے اپنے رب کے پاس تا کہ ہم کو راحت دیوے اس مکان کی تکلیف سے تو آدمؑ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین سو یاد کریگا اپنی اُس خطا کو جو اُس سے ہوئی سو شرمائیگا اپنے رب سے اس خطا کے سبب سے ولیکن تم جاؤ نوحؑ کے پاس کہ وہ پہلا رسول ہی کہ خدا نے اُسکو بھیجا سو وہ لوگ نوحؑ کے پاس آوینگے تو وہ کہیگا کہ مین اس مقام کے لایق نہین سو یاد کریگا اپنی خطا کو جو اُس سے ہوئی تو شرمائیگا اپنے رب سے اُسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ ابراہیمؑ پاس جسکو خدا نے اپنا دوست بنایا سو وہ لوگ ابراہیمؑ پاس آوینگے تو ابراہیمؑ کہینگے کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کرینگے اپنی خطا کو جو اُن سے ہوئی تو شرماوینگے اپنے رب سے اُسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ موسیٰؑ پاس جس سے خدا نے بلا واسطہ کلام کیا اور اسکو توریت دی سو وہ لوگ موسیٰؑ پاس آوینگے تو موسیٰؑ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین اور یاد کریگا اپنی خطا کو جو اُس سی ہوئی سو شرماویگا اپنے ربؔ سے اُسکے سبب سے ولیکن تم جاؤ عیسیٰ روح اللہؑ پاس جو خدا کے کلام سے پیدا ہوا یعنے صرف بلفظ کُن موجود ہوا کوئی اُسکا باپ نہ تھا سو وہ لوگ عیسیٰؑ روح اللہ پاس آوینگے تو عیسیٰؑ کہیگا کہ مین اس مقام کے لائق نہین ولیکن تم جاؤ محمدؐ کے پاس جو خدا کا خاص بندہ ہے مقرر اُسکی اگلی پچھلی بھول چوک سب معاف ہوگئی سو وہ سب لوگ میرے پاس آوینگے سو مین اپنے رب سے اجازت مانگون گا تو مجکو اجازت ملے گی سو مین جب کہ اُسکو دیکھون گا تو سجدے مین گر پڑون گا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دیگا جتنا کہ وہ چاہیگا پھر حکم ہوگا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھا کہہ سنا جاویگا مانگ تجکو دیا جاویگا سفارش کر تیری سفارش قبول ہی تو مین اپنا سر اُٹھاؤن گا تو مین تعریف کرون گا اپنے رب کی ویسی تعریف کہ میرا رب مجکو سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا سو میرے واسطے ایک انداز اور مقدار ٹھیرائی جاویگی یعنے اتنے لوگون کی مغفرت ہوئی تو مین اُتنے لوگون کو دوزخ سے نکالون گا اور بہشت مین داخل کرونگا پھر مین پلٹ آؤنگا اور سجدے مین گرونگا سو مجکو خدا سجدے مین رہنے دے گا جتنا کہ چاہیگا پھر حکم ہوگا مجکو کہ اپنا سر اُٹھا اے محمدؐ اور بول تیرا کہنا سنا جاویگا اور مانگ تجکو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش مقبول ہوگی تو مین اپنا سر اُٹھاؤن گا سو تعریف شروع کرونگا جیسی تعریف کہ مجکو میرا رب سکھلاویگا پھر مین سفارش کرون گا سو میرے واسطے ایک حد مقرر کیجاویگی تو مین اُتنے لوگون کو دوزخ سے نکالون گا اور بہشت مین داخل کرون گا راوی کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تیسری بار یا چوتھی بار مین حضرتؐ نے فرمایا کہ پھر مین کہونگا اے میرے رب اب تو دوزخ مین کوئی باقی نہین رہا مگر وہی شخص جسکو قرآن نے بند کیا یعنے جس کی مغفرت کا قرآن مین حکم نہین یعنے مشرکین اور کافرین اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا پھر مین چوتھی بار اپنے رب پاس آؤن گا یا یون فرمایا کہ چوتھی بار پھرون گا اور موسیٰؑ کا ذکر جو آگے ہوچکا سو بخاری کی بعضی روایات مین ہی ف معلوم ہوا کہ حشر مین سب پیغمبر جواب دینگے اور اپنی اپنی بھول چوک یاد کرکے شرماوینگے آخر کو ہمارے حضرتؐ دستگیر خلائق ہونگے اور وہ ہم گنہگار دن کو اُس قہر کے مقام سے بچاوینگے اُسوقت شوکت محمدی تمام عالم پر ظاہر ہوگی اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کہتے ہین ہمارے حضرتؐ کو خاص ہی دوسرے پیغمبر کو اسمین کچھ دخل نہین پہلے حضرتؐ

سواسطے شفاعت نہ شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبرونکی زبان سے ثابت ہوجاوے کہ سوائے حضرتؐ کے کسی کو ایسا رتبہ نہین ہرچند انبیا اور
اولیا اور علما کی بھی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے شفاعت کلی نہین اول اس میدان مین سوائے ہمارے حضرتؐ کے کوئی قدم نہ رکھ سکے گا
پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بسبب ملاحظۂ محمدی کے فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد
ہونگے شعر اُس ماہرو کا سب سے نرالا ہی طور ہے * دلبر سبھی ہین پر مرا دلبر کچھ اور ہے * اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ
۱۵۹ الْمُذْنِبِیْنَ م اَبُوْ مُوْسٰی یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ یَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَیَضَعُهَا عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی
فِیْمَا اَحْسِبُ قَالَ اَبُوْ رَوْحٍ لَا اَدْرِیْ مِمَّنِ الشَّكُّ مسلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لاوینگے کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ
پہاڑونکے برابر خدا اُن گناہون کو اُن سے معاف کردیگا اور اُن گناہون کو یہود اور نصاریٰ پر رکھ دیوے گا راوی کہتا ہے کہ میری دانست
مین یون ہے ابو روح نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ یہ شک کسکی طرف سے ہے یعنے ابو موسیٰ کو شک ہوا اس حدیث کی یاد مین یا کسی اور کو ف اس حدیث
۱۵۹ مین وہ مسلمان مراد ہین جنکو یہود اور نصاریٰ سے سخت تکلیفات پہونچین اور اُنھون نے صبر کیا واللہ اعلم ق ابن عباس یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ
مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح حرام ہوجاتا ہے دودھ پینے
سے جو نکاح کہ حرام ہے رشتہ داری سے ف جیسے سگی ماں اور بہن اور خالہ اور عمہ سے نکاح نہین درست ہے ویسے ہی دودھ کے
۱۵۹ رشتہ سے نکاح نہین درست ہے باقی تفصیل فقہ مین دیکھنا چاہیے ق ابو ھریرۃ یُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ بخاری اور مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ڈھا دیگا کعبہ کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیون والا ف قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے
۱۵۹ نہ رہین گے تو ایسے ایک ضعیف الخلقہ کے ہاتھ سے کعبہ شریفہ خراب ہوگا اس کی حکمت خدا ہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہے خ جابر یَخْرُجُ
قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکلے گی ایک قوم دوزخ سے شفاعت کے سبب سے ف
مراد اس قوم سے گنہگار مسلمان ہین جو گناہون کے سبب سے دوزخ مین پڑینگے پھر ایمان کے سبب سے بواسطہ انبیا اور شہدا اور علما کی شفاعت کے
۱۵۹ آخر کو بہشت مین داخل ہونگے ق انس یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ شَعِیْرَةً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ
مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَیْرِ مَا یَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَیْرِ
مَا یَزِنُ ذَرَّةً زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَةِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ مِّنْ اِیْمَانٍ مَّكَانَ خَیْرٍ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الٰہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ایک جو کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الٰہ الا اللہ کہا
اور ہوگی اُسکے دل مین ایک گیہون کے برابر نیکی پھر نکلیگا دوزخ سے جسنے لا الٰہ الا اللہ کہا اور ہوگی اُسکے دل مین ایک ذرہ برابر نیکی بخاری مین
قتادہ کی روایت مین انسؓ سے بجائے نیکی کے ایمان کی لفظ روایت کی ہے یعنے جسنے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اُسکے دل مین ایک جو کے برابر یا گیہون
کے برابر یا ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے آخر کو نجات پاوے گا ف نیکی سے مراد صفات حمیدہ ہین جیسے للہ محبت اور للہ بغض اور ذکر الٰہی کی
۱۵۹ محبت اور علم کی محبت اور شہید ہونے کی اور برادری اور ترک حسد اور ترک غرور وغیرذلک خ ابو سعید یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ
عَلٰی قَنْطَرَةٍ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَیْنَهُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِیْ
نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰی بِمَنْزِلِهٖ فِی الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِی الدُّنْیَا بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خلاصی
پاوینگے ایماندار دوزخ سے پھر روکے جاوینگے اُس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے تو وہان بدلہ لیا جاویگا بعضون کا بعض سے اُن حق تلفی اور
ظلمون کا جو اُنکے درمیان دنیا مین ہوے تھے یہانتک کہ جب وہ پاک صاف ہوجائین گے تو اُن کو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونے کا
سو اُسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ اُن مین سے ہر ایک شخص اپنے بہشت کے مکان کو اپنے دنیا کے مقام سے زیادہ تر واقف اور شناسا ہوگا

ف اس حدیث مین وہ ایماندار مراد مین جو دوزخ پر ہو کر نکلے مگر دوزخ مین نہین پڑے اور حق العباد کے سبب سے درمیان مین روکے گئے پھر بسبب عذاب اور عتاب سے حق تلفی اور ظلمون کا بدلہ پاوینگے اور حقدار راضی ہونگے تب وہ بہشت مین داخل ہونگے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ۱۵۹۸ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین وہ لوگ جنکے دل چڑیون کے سے دل ہین ف مراد خوفناک نرم دل لوگ ہین جو خدا سے ڈرتے ہین جیسے چڑیان آدمیون سے ڈرتی رہتی ہین کہ صرف آواز اور ہاتھ کے اشارے سے بھاگ جاتی ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِيْءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری ۱۵۹۹ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہوگا بہشت مین میری امت سے ایک گروہ کہ وہ ستر ہزار ہونگے روشن ہونگے اُن کے منہ جیسے چاندر وشن ہوتا ہی چودھوین رات کو م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ ۱۶۰۰ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار وہ ایک ہی گروہ ہین میری امت سے چاند کی صورت پر ف یہ متقی اور متوکل لوگ مراد ہین جو ہر حال مین خدا پر نظر رکھتے ہین اسباب ظاہری کے گرفتار نہین چنانچہ اور حدیث مین یہ مضمون صاف آیا ہی ق اِبْنُ عُمَرَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ ۱۶۰۱ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل کرے گا خدا بہشتیون کو بہشت مین اور دوزخیون کو دوزخ مین پھر اُٹھیگا ایک پکارنے والا اُن کے درمیان مین پھر پکاریگا اے بہشتیو اب تمکو موت نہین اور اے دوزخیو اب تمکو موت نہین ہر ایک شخص ہمیشہ رہنے والا ہی جس مکان مین کہ ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشتیون اور دوزخیونکو کبھی فنا نہین جو جہان رہا سو رہا لیکن یہ آواز بعد مسلمان گنہگارون کے دوزخ سے نکلنے کے ہوگی تاکہ بہشتی بے کھٹکے چین مین رہین اور دوزخی اپنی آس توڑین آگہی تیرے غضب سے پناہ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت ۱۶۰۲ مین میری اُمت سے ستر ہزار بدون حساب کے ف یعنے اُنکے نامہ اعمال صرف اُنکو دکھلاوے جائینگے زیادہ گفت وشنید نہ ہوگی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ ۱۶۰۳ يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنْ زَمْزَمَ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحم کرے اسمٰعیل کی مان پر یعنے ہاجرہؑ پر اگر چھوڑتی زمزم کو یا یون فرمایا کہ اگر نہ چلو بھرتی زمزم سے تو زمزم ایک جاری چشمہ ہو جاتا ف حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہؑ و حضرت اسمٰعیل کو خدا کی مرضی سے کعبے پاس چھوڑ گئے وہان نہ کچھ آبادی تھی نہ دانہ پانی حضرت جبرئیل نے وہان زمین پر اپنا پر مارا زمزم کا پانی زمین سے پھوٹ نکلا حضرت ہاجرہؑ نے اُس پانی کے گرد پتھرونکی مینڈ بنائی تاکہ پانی نہ بہ جاوے اور چلو بھر بھر لینا شروع کیا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر اسمٰعیل کی مان اُسکو نہ روکتین تو زمزم ایک دریا ہو جاتا اسواسطے کہ خزانہ غیبی سے جاری ہوا تھا ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَهٗ حِيْنَ سَمِعَ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ ۱۶۰۴ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَلَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے موسٰیؑ پر البتہ وہ تو اس سے بھی زیادہ ترایذا دیا گیا تھا پر اُسنے صبر کیا یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب ایک مرد کو سُنا کہ جنگ حُنین کے دن کہتا تھا کہ قسم خدا کی اس تقسیم مین کچھ انصاف نہوا اور نہ اس سے کچھ خدا کی رضامندی مقصود ہوئی ف جنگ حُنین مین بہت مال غنیمت مین آیا تھا حضرتؐ نے کے کے نو مسلمونکو بہت سا مال دیا تاکہ دنیا لیکر ایمان کی قدر سمجھین تو ایک مرد بے دین جسکا ذی الخویصرہ لقب تھا حضرتؐ پر طعن کی تب حضرتؐ یہ حدیث فرمائی حضرت موسٰیؑ پر تہمت ہوئی تھی کہ اُنھون نے اپنے بھائی ہارونؑ کو مار ڈالا زخمی کر کے سو خدا نے فرشتون کو حکم کیا کہ ہارونؑ کی لاش کو اُنکو دکھلا دیوین آخر کو بے زخم لاش دیکھکر وہ ناپاک شرمندہ ہوئے تحدالعنت کرے بدگمانونپر نہ پیغمبرون کو تہمت سے چھوڑتے ہین نہ اُنکے آل اور اصحاب کو ق عَائِشَةُ ۱۶۰۵ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا وَيُرْوٰى اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَهٗ حِيْنَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ

الْاَنْصَارِيِّ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا اُسپر رحمت کرے البتہ اُسنے تو مجکو فلانی اور فلانی آیت یاد دلادی جو مجھ سے بھلائی گئی تھی اور دوسری روایت یون ہو کہ جس آیت کو مین نے فلانی اور فلانی سورۃ سے نسیان کے سبب ساقط

١٦٠٦ کرڈالا تھا یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ عبد اللہ بن یزید انصاری کو سُنا کہ وہ رات کو قرآن پڑھتا تھا ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سلام کرے سوار پیادے

١٦٠٧ کو اور چلنے والا بیٹھے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو م اَبُوْذَرٍّ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّ يُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ اور خیرات واجب ہے سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہو اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہو اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہو اور لوگون کو نیک بات تبلانا صدقہ ہو اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہو اور ان سب کے عوض دو رکعتین پہر دن چڑھے کی کفایت کرتی ہین ف یعنی صحیح سالم رکھنا ہر روز خدا کی تازہ نعمت ہو تو آدمی پر اُس کی شکر گزاری بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے مین منحصر نہین بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات

١٦٠٨ کے برابر ہے اور چاشت کی دو رکعتین تو اس شکر گذاری مین کفایت کرتی ہین خ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھارے امام تمھارے واسطے نماز پڑھتے ہین سو اگر اُنھون نے ٹھیک نماز پڑھی تو تمکو نماز کا پورا ثواب ملا اور اگر اُنھون نے کچھ خطا کی تو تم کو اقتدا کا ثواب ہو اور اُنپر بے اتفاقی کا عذاب ہو ف یعنی جماعت کا ترک کرنا کسیطرح نہین درست اسواسطے کہ اگر امام نے نماز کے سب شرائط اور ارکان ادا کیے تو تمھاری نماز پوری ہوگئی اور اگر اُنھون نے نماز کی کسی شرط اور رکن کو ترک کیا تو تم کو ثواب ہے اسواسطے کہ تم کو اُسکی خبر نہین مگر اُنپر عذاب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھا وے اور مقتدیون کو

١٦٠٩ اسکی خبر نہو تو نماز ہوگئی لیکن امام پر اُسکا وبال پڑے گا ق اِبْنُ عُمَرَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لپیٹ ڈالے گا آسمانون کو قیامت کے دن پھر اُنکو داہنے ہاتھ مین لیوے گا پھر فرماویگا مین ہون بادشاہ حقیقی کدھر گئے بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر اپنے بائین ہاتھ مین لیوے گا پھر فرماوے گا کہ مین ہون بادشاہ کدھر گئے بادشاہان گردن کش کہان ہین گھمنڈ کرنے والے ف حق تعالیٰ داہنے اور بائین ہاتھ سے پاک ہو یہ اسکی قدرت کی تمثیل ہو اس حدیث مین اشارہ ہو کہ سردار اور بادشاہون کو غرور کرنا لازم نہین کیا گھمنڈ کرے وہ بیچارہ جسکو اپنے مرنے جینے مین اختیار نہین تکبر اور گھمنڈ خدا ہی کی

١٦١٠ شان ہو ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَّيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پسینا نکلیگا لوگون کے قیامت کے دن یہان تک کہ اُنکا پسینا زمین مین ستر گز چلا جاویگا اور لوگون کے منہ مین داخل ہوگا یہانتک کہ اُنکے کانون تک پہونچیگا ف آفتاب قیامت مین بہت پاس آجاوے گا کوس بھر اُسکی گرمی کی شدت

١٦١١ سے بقدر اعمال کے بعضونکے ٹخنے تک اور بعضونکے گھٹنون تک اور بعضونکے منہ تک پسینا پہونچے گا ق عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ يَدَ اَخِيْهِ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی چبالیتا ہو اپنے بھائی کا ہاتھ جیسے اونٹ چبالیتا ہے تجکو خون بہانہ ملیگا ف ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹ کھایا اُسنے اپنا ہاتھ اُسکے منہ سے کھینچ لیا تو کاٹنے والے کا دانت گر پڑا اُسنے اپنے دانت گرنے کی حضرتؐ سے فریاد کی اور خون بہا چاہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے اسکو الزام دیا کہ ایک تو اُسکا ہاتھ چبا ڈالا اونٹ کیطرح پھر اُس سے خون بہا چاہتا ہو اُسنے اپنے بچاو کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا

کہ ایسی صورت مین کچھ بدلہ نہیں **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ **قَالَهٗ** حِيْنَ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ ۱۶۱۲
يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُهٗ اَبَدًا وَ
قَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا پھر
اُسکو اپنی ہاتھ مین رکھتا ہی یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ سونے کی انگوٹھی ایک مرد کے ہاتھ مین دیکھی پھر حضرتؐ اُسکو اُتار لیا اور اُسکو پھینکدیا
جب حضرتؐ تشریف لے گئے تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اسکو بیچ کے اپنا کام چلا تو اُسنے کہا خدا کی قسم مین اُسکو کبھی نہ لونگا وہ
حال آنکہ حضرتؐ نے اُسکو پھینکدیا ہی **ف** معلوم ہوا کہ سونا پہننا مرد کو حرام ہی اور ثابت ہوا کہ حاکم اور جسکو قدرت ہو وہ خلاف شرع کام کو اپنے ہاتھ
سے مٹا ڈالے **ق** عَائِشَةُ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَيُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت ۱۶۱۳
عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑنے آویگا ایک لشکر کعبے سے سو وہ جبکہ زمین کے میدان مین ہونگے تو خدا اُنکے اگلے پچھلون کو زمین مین
دھنسا دیگا اور قیامت مین اُٹھینگے اپنی اپنی نیت پر **ف** حضرتؐ نے خبر دی کہ آخر زمانہ مین ایک لشکر کا یہ حال ہوگا حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ
یا حضرتؐ لشکر مین تو بازاری لوگ بھی ہونگے اُن کا کیا قصور جو وہ بھی عذاب مین شریک ہونگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ بدون
کے ساتھ مین نیکون پر بھی دُنیاوی عذاب ہوتا ہی لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ ۱۶۱۴
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قبضہ مین
کریگا خدا زمین کو قیامت کے دن اور لپیٹ لیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ مین پھر کہیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ ۱۶۱۵
يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَيَقِيْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قطع کرتے
ہین نماز کو کتا اور عورت اور گدھا اور بچاتی ہی اُس سے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر **ف** یعنے اگر نمازی کے سامنے کتا اور عورت اور گدھا آجاوے
تو نماز جاتی رہتی ہے اور اگر ہاتھ بھر لکڑی آگے کھڑی ہو تو اُنکے آگے آنے سے نماز مین کچھ خلل نہین پڑتا علما کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی ہو سکے
کہ اور حدیث مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نماز پڑھتے تھے اور مین حضرت کے آگے چارپائی پر لیٹی رہتی تھی تو معلوم ہوا کہ عورت
کے آگے ہونے سے نماز نہین جاتی **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيْرِ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ ۱۶۱۶
فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ مسلم مین عبد اللہ بن شخیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی کہتا ہی یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور تجکو اپنی مال
سے کیا فائدہ مگر جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو گلایا یا کہ تو نے راہ خدا مین خیرات کیا سو بچایا یعنے آخرت کا ذخیرہ کیا وہی کام آویگا **ف**
یعنے تیرا مال حقیقت مین وہی ہی جو تیرے کام آوے خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین مگر جو مال دنیا کے کھانے پہننے مین خرچ ہوا وہ تو فنا ہو صرف
خیرات کو بقا ہی جو آخرت مین کام آویگا تو عاقل کو لازم ہی کہ خیرات کو مقدم جانے دنیا مین مال جمع کرنے کی نیت نہ رکھے کہ اُسکو غیر اُڑاتے ہین - **م** ۱۶۱۷
اَبُوْهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ
وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہی کہ یہ میرا مال ہی یہ میرا مال ہی اور اُسکو تو اپنے مال مین تین ہی
فائدے ہین جو کھایا سو مٹایا یا کہ پہنا سو گلایا یا کہ راہ خدا مین دیا سو آخرت کا ذخیرہ کیا اور اسکے سوائے تو وہ جانیوالا ہی اور لوگون کے واسطے
چھوڑنے والا ہی یعنے باقی رہے مال سے اُسکو کچھ فائدہ نہین **م** اَبُوْذَرٍّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ ۱۶۱۸
بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا
وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً
مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی لاویگا تو اُسکو اُسکا دس گنا ثواب ہے یا چاہون تو اس سے بھی بڑھا دُن

اور جو ایک بدی لاوے گا تو بدی کا بدلہ ایک ہی بدی ہی اُسی کے برابر یا چاہون تو بے بدلہ لیے بخش دیون اور جو مجھ سے نزدیکی چاہیگا ایک بالشت
برابر تو مین اسکا قرب ہاتھ بھر چاہون گا اور جو میرا قرب ہاتھ برابر چاہیگا تو مین اُس سے دو ہاتھ لنباؤ برابر قریب ہو جاؤن گا اور جو میرے پاس
قدم قدم چلتا آویگا تو اُسکی طرف مین جھپٹتا آؤن گا اور جو مجھ سے ملیگا تمام زمین کے برابر گناہ لیکر بشرطیکہ اُسنے میرے ساتھ کسی چیز کا شرک نہ لگایا ہو تو
مین اُس سے ملون گا اُسکے گناہ کے برابر مغفرت او بخشش لیکر **ف** اس حدیث مین کمال رحمت کا بیان ہی جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ

1619 يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ
تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى
وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ
اَلْفًا وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖٓ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖٓ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖٓ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ
اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْاُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت
ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرمائیگا ای آدم تو وہ کہیگا حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھون مین ہی سو خدا فرمائیگا
کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنے جو دوزخ مین ڈالے جاوینگے اُن کو جدا کر آدمؑ کہینگے الٰہی کسقدر رہی دوزخ کا حصہ خدا فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور
ننانوے یعنے ہزار آدمی مین ایک بہشتی اور باقی دوزخی حضرتؐ نے فرمایا سو یہ اُسوقت ہوگا جبکہ بڈھا ہو جائیگا لڑکا اور ہر ایک پیٹ والی اپنے پیٹ کا
بچہ گرا دیوگی اور تو دیکھے گا لوگون کو بیہوش اور دیوانے اور حال آنکہ وہ دیوانے نہین ولیکن خدا کا عذاب سخت ہوگا راوی نے کہا سو یہ بات صحاب
پر نہایت سخت گذری تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم مین سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنے جب ہزار مین ایک ہی شخص بہشتی ٹھیرا تو ہم کو نجات پانے کی
کیا امید باقی رہی حضرتؐ نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اسواسطے کہ یاجوج اور ماجوج سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم مین سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنے
دوزخ کے بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہین جو تم گھبراتے ہو پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ مین اسکی امید
رکھتا ہون کہ تم لوگ بہشتیونکی چوتھائی ہوگے راوی نے کہا تو ہم صحابہ نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ
مین اسکی امید رکھتا ہون کہ تم بہشتیون کے تہائی ہوگے راوی نے کہا تو ہمنے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی قسم جسکے قابو مین میری جان
ہی کہ تم آدھے ہوگے تمام اہل بہشت کے البتہ تمھاری مثل اور امتون مین جیسے سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال مین یا کہ جیسے داغ کی مثل گدھے
کے ہاتھ مین **ف** یعنے اُمت محمدیؐ بہ نسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہی دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین معلوم
ہوا کہ آدھی بہشت مین یہ اُمت مرحومہ ہوگی اور آدھی مین اور پیغمبرونکی امتین ہونگی اتنا کرم اس اُمت پر محض اس نبی کریمؐ کی بدولت ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ
عَلَيْهِ اس حدیث کا اول مضمون جگر ٹکڑے کرتا ہی اور پچھلا مضمون بغلین بجواتا ہی ایمان کے دو پر ہین خوف اور رجا نہ نرا خوف ہی بہتر کہ رحمت سے نا امید

1620 کر ڈالے نہ بے دغدغہ امید ہی رکھنا چاہیئے کہ خلاف شرع اور بے قید بنا ڈالے **ق** اِبْنُ عُمَرَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ اَحَدُهُمْ
فِيْ رَشْحِهٖ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے واسطے یہانتک

1621 کہ ڈوب جاویگا بعضا آدمی اپنے پسینے مین اپنے آدھے کانون تک **ق** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اثْنَا عَشَرَ اَمِيْرًا قَالَ جَابِرٌ فَقَالَ
كَلِمَةً لَّمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِيْ اِنَّهٗ قَالَ كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ بخاری اور مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہونگے میرے بعد
بارہ سردار پھر حضرتؐ نے کوئی لفظ کہی کہ مین نے نہ سُنی تو میرے باپ یعنی سمرہ نے کہا کہ حضرتؐ نے یہ لفظ فرمائی کہ وہ سب سردار قریش کی قوم سے ہونگے
ف ہر چند حضرتؐ کے بعد بہت سردار ہوے لیکن مراد یہ ہی کہ بارہ سردار نہایت دیندار ہونگے سنت محمدیؐ پر چلینگے چنانچہ حضرتؐ کے چارون خلیفہ اور امام حسنؓ

اور عمر بن عبد العزیز اور امام مہدی باقی تفصیل خدا ہی کو خوب معلوم ہے اور یہ جو شیعہ کہتے ہین کہ بارہ امام مُراد ہین سو بے دلیل بات ہی اس واسطے کہ امیر سردار حاکم کو کہتے ہین سو سوائے علی مرتضیٰؓ اور امام حسنؓ کے کسی امام کو مُلک کی حکومت حاصل نہین ہوئی کمال اور بزرگی اور چیز ہے لیکن یہان حکومت کا بیان ہے

1622 م اِبْنُ عُمَرَ یَکُوْنُ کَنْزُ اَحَدِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا مال اور خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدہا ہو جائیگا ف وہ مال مراد ہی جسکی زکوٰۃ نہین ادا ہوئی

1623 م جَابِرٌ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا لَا یَعُدُّهٗ عَدًّا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہوگا میری اُمت مین ایک خلیفہ جو مال کو لپ لپ بھر کے دیویگا اسکو نہ گنے گا شمار کر کے ف اس حدیث مین فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے یا کہ عمر فاروقؓ مراد ہین کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو اُنھون نے ہاتھون سے لپ بھر بھر بیشمار بانٹا یا کہ امام مہدی مُراد ہون واللہ اعلم

1624 ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ یَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرے گا عبد اللہ بن سلام اس حالت پر کہ اسلام کی مضبوط رسی پکڑی ہوگا ف یعنے مسلمان مریگا یہ حضرتؐ نے عبد اللہ بن سلامؓ کے خواب کی تعبیر کہی باقی خواب کا قصہ پہلے ہو چکا

1625 م اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْتَئِسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَنُوْدُوْا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پکاریگا پکارنے والا کہ مقرر تمھارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم چنگے رہو گے سو کبھی نہ بیمار پڑو گے اور مقرر تم زندہ رہو گے سو کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان بنے رہو گے سو کبھی بُڈھے نہ ہو گے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہو گے سو کبھی تم کو غم اور محتاجی نہ ہوگی سو یہی مطلب ہے اس خدا کے قول کا کہ اہل بہشت پکارے جاوینگے کہ یہ تمھاری بہشت ہی جسکے تم وارث ہوئے اس سبب سے کہ نیک کام کیے ف فرشتہ بہشت مین یہ پکار کے بہشتیون کو سُنا دیوے گا کہ بے دغدغہ ہو جاوین

1626 ق حُذَیْفَةُ یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَیَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَکْتِ ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَیَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ کَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰی رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا لَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ فَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ لَا یَکَادُ اَحَدٌ یُؤَدِّی الْاَمَانَةَ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِیْنًا حَتّٰی یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهٗ مَا اَظْرَفَهٗ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوویگا مرد ایک نیند سو اُٹھالی جاوے گی امانت اور دیانت اُسکے دل سے تو ہو جاویگا اُسکا نشان جیسے آنکھ کا آبلہ یعنے مدھم داغ پھر سوویگا ایک نیند تو اُٹھالی جاویگی امانت اور دیانت اُسکے دل سے تو ہو جاویگا اُسکا نشان آبلہ کی طرح جیسے تو چنگاری کو اپنے پیر پر ڈھلکاوے سو اُسپر آبلہ پڑ جاوے سو وہ تجکو پھولا دیکھ پڑیگا حال آنکہ اُسمین کچھ نہین پھر لوگ خرید و فروخت کرینگے یہ نہین لگتا کہ کوئی بھی امانت کو ادا کرے یہان تک کہ کہا جاویگا کہ فلانے کی اولاد مین ایک امانت دار مرد ہی یہانتک نوبت پہونچے گی کہ کہا جاویگا آدمی کے حق مین کہ فلانا شخص کیا خوب لاور ہی کیا لطیف و ظریف ہی کیا خوب عقلمند ہی اور حال آنکہ اُسکے دل مین ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہین یعنے امانتداری نہین ف خلاصہ مطلب حدیث کا یہ ہی کہ امانتداری دمبدم کم ہوتی جاوے گی آخر کو یہ حال ہو جائیگا کہ نامی اور مشہور لوگ جنکی لوگ تعریفین کرینگے اُن کی بھی نیت بدلجاوے گی کچھ امانت داری اُنکے دل مین نہ رہے گی خدیفہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ سے مین نے دو باتین سُنین سو ایک تو مین دیکھ چکا اور دوسری بات کا منتظر ہون پہلی بات تو یہ ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ امانت داری مردونکے دلونکے اندر اتری سو اُنھون نے قرآن اور حدیث سے علم سیکھا یعنے ظاہر اور باطن سے امانت دار اور دیندار ہو گئے اور دوسری بات حضرتؐ نے ہم سے امانت کے جاتے رہنے کی کہی پھر یہ حدیث فرمائی

1627 ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُترتا ہی ہمارا رب ہر رات کو پہلے آسمان تک جبکہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہی تو فرماتا ہی کہ کون مجھ سے دعا مانگتا ہی تا کہ مین اُسکی دعا قبول کرون کون مجھ سے سوال کرتا ہی تا کہ مین اُسکو دون کون مجھ سے گناہ بخشواتا ہی

فضیلت آخر شب کہ وقت استجابت دعا است ۱۲

کہ مین اُسکے گناہ بخشون **ف** خدا کے نزول سے مراد اسکی رحمت کا نزول ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ وقت نہایت مقبول ہے اسوقت کی دعا مستجاب ہے پر افسوس کہ ایسا عمدہ وقت خواب غفلت مین کٹتا ہے **شعر** ہر شبے از بہر تو ای بوالفضول * میکند از اوج جباری نزول * تو ز جائے خود چو مرد بے ادب * بر نگیری گام نے روز و نہ شب *

۱۶۲ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب دریای فرات سونے کے گنج سے کھلی ویگا سو جو کہ وہان حاضر ہو سو اُسمین سے کچھ نہ لیوے **ف** یعنے قیامت کے قریب سونے کا خزانہ دریای فرات سے ظاہر ہوگا اُسکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اُسوقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لیکر کیا کرے گا

۱۶۲۱ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب ہے اگر تیری عمر کی مدت نے طول کیا تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اُنکے ہاتھون مین کوڑے ہونگے جیسے بیلون کی دُم صبح کرینگے خدا کے غضب مین اور شام کرینگے خدا کے قہر مین **ف** مراد کوڑے والے اور چوبدار ہین جو حاکم پاس مظلوم کو نہین جانے دیتے اور مارتے ہین

۱۶۳ **خ** اَبُوْسَعِيْدٍ يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑون کی چوٹیون پر اور پانی برسنے کے مقامون پر اپنا دین لیکر بھاگیگا فسادون کے سبب سے **ف** یعنے فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہے کہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرا کھانا بہتر ہے

۱۶۴ **ق** اَنَسٌ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بڈھا ہوتا ہے آدمی اور جوان ہوتی ہین اُسمین دو خصلتین ایک تو مال پر حرص دوسرے عمر پر حرص **ف** یعنے پیری کی حالت مین مال اور زندگی کی نہایت حرص بڑھجاتی ہے

۱۶۴ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَبَنِيْ فُلَانٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہلاک کریگی لوگون کو یہ قریش کی قوم اصحابؓ نے کہا پھر ہم کو کیا ارشاد ہوتا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ اُنسے گوشہ گیری کرین تو بہتر ہے ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر مین چاہون تو اُنکے نام لے دون کہ وہ لوگ فلانے کی اولاد اور فلانے کی اولاد ہین **ف** اس حدیث مین حکومت بنی امیہ کے فسادونکی خبر ہے چنانچہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد سیکڑون اصحاب مدینہ مین یزید کے لشکر نے شہید کیے

۱۶۴۱ **ق** اِبْنُ عُمَرَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ احرام باندھین مدینے والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے **ف** یعنے جب حج اور عمرے کی نیت سے ان تینون مقام پر پہونچے تو وہان سے احرام باندھے

فَصْلٌ فِيْ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر مضارع مجہول ہے

۱۶۳ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مجکو خواب مین معلوم ہوا کہ مین ایک مسواک کرتا ہون پھر دو شخص آئے ایک اُنمین دوسرے سے بڑا ہے سو مین نے وہ مسواک چھوٹے کو دی تو مجسے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مین نے وہ مسواک بڑے کو دی **ف** اس حدیث سے بڑی عمر والے کی تعظیم اور تقدیم ثابت ہوئی

۱۶۳ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَرَانِيْ لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِّنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو خواب مین ایک رات معلوم ہوا کہ کعبے کے پاس ہون تو مین نے ایک مرد دیکھا گیہوان رنگ جیسے کہ تو نے

بہت اچھے گیہوان رنگ مرد دیکھے ہون اُسکے کندھون تک بال ہین جیسے کہ تو نے بہت اچھے کندھون تک بال دیکھے ہون سو اُس
مرد نے اُن بالون مین کنگھی کی ہی تو اُن سے پانی ٹپکتا ہی دو مردون پر تکیہ دیے یا یون فرمایا کہ دو مردونکے کندھون پر تکیہ دیے وہی شخص بیت اللہ کا طواف
کرتا ہی سو مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی تو کسی نے کہا کہ یہ مسیح ہی مریم کا بیٹا پھر مین نے یکایک اور ایک مرد دیکھا نہایت گھنگرالے بال والا داہنی
آنکھ کا کانا اسکی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور سو مین نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی کسی نے کہا کہ یہ مسیح دجال ہی **ف** حضرت عیسیٰ کا لقب سواسطے مسیح ہوا
کہ انھون نے گھر نہین بنایا اکثر جنگل مین پھرا کرتے تھے اور اُنکے ہاتھ لگانے سے بیمار چنگے ہوتے تھے اور دجال کا لقب سواسطے مسیح ہوا کہ وہ چالیس دن مین تمام
عالم کو پھر ڈالیگا عیسیٰ علیہ السلام اور دجال قیامت کے قریب آوینگے حضرت نے ان دونون مسیحونکی نشانیان تبلادین کہ مسلمان پہچان لیوین دھوکا نہ
کھاوین **م** المِقدادُ تُدنَی الشَّمسُ یَومَ القِیٰمَۃِ مِنَ الخَلقِ حَتّی تَکُونَ مِنھُم کَمِقدَارِ مِیلٍ فَیَکُونُ النَّاسُ عَلی قَدرِ اَعمَالِھِم فِی العَرَقِ فَمِنھُم مَن یَکُونُ ۱۶۳۶
اِلی کَعبَیہِ وَمِنھُم مَن یَکُونُ اِلی رُکبَتَیہِ وَمِنھُم مَن یَکُونُ اِلی حَقوَیہِ وَمِنھُم مَن یُلجِمُہُ العَرَقُ اِلجَامًا مسلم مین مقداد سے روایت ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ متصل کیا جائیگا آفتاب قیامت کے دن خلق سے یہان تک کہ اُنسے میل برابر ہو جاویگا تو لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینہ مین ہونگے سو مین
سے بعضا شخص ایسا ہوگا کہ اُسکے دونون ٹخنون تک پسینا ہوگا اور اُن مین سے بعضے کے دونون گھٹنون تک ہوگا اور اُن مین سے بعضے کی کمر تک ہوگا
اور اُن مین سے بعضے لوگون کو پسینا لگام دیویگا یعنے منہ مین گھس جاویگا **ف** میل سے مراد یا کوس ہی یا سُرمہ لگانے کی سلائی **م** حُذَیفَۃُ تُعرَضُ الفِتَنُ ۱۶۳۷
عَلَی القُلُوبِ کَالحَصِیرِ عُودًا عُودًا فَاَیُّ قَلبٍ اُشرِبَھَا نُکِتَ فِیہِ نُکتَۃٌ سَودَاءُ وَاَیُّ قَلبٍ اَنکَرَھَا نُکِتَ فِیہِ نُکتَۃٌ بَیضَاءُ حَتّی یَصِیرَ عَلی قَلبَینِ
اَبیَضَ مِثلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّہُ فِتنَۃٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالاَرضُ وَالاٰخَرُ اَسوَدُ مُربَادًّا کَالکُوزِ مُجَخِّیًا لَا یَعرِفُ مَعرُوفًا وَلَا یُنکِرُ مُنکَرًا اِلَّا مَا
اُشرِبَ مِن ھَوَاہُ الحَدِیثُ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ وَالسِّیَاقُ لِمُسلِمٍ مسلم مین حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سامنے آتے ہین فتنے دلون پر جیسے چٹائی
بنانے کے وقت ایک ایک لکڑی پے درپے سامنے آتی ہی سو جو دل کہ اُن فتنون کو پلایا گیا تو اُسمین ایک سیاہ نکتہ ڈالا گیا اور جس دل نے اُن فتنون
کی انکار کی تو اُسمین ایک سفید نکتہ ڈالا جاتا ہی تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک دل سفید ہو گیا جیسے سنگ مرمر سو اُسکو کسیطرح کا فتنہ ضرر نہین کرتا جبتک آسمان
اور زمین کو قیام ہی اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہی جیسے اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے سوائے اپنی خواہش نفسانی کے وہ کچھ نہین
جانتا یہ حدیث متفق علیہ ہی یعنی بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہی لیکن یہ خاص روایت مسلم کی ہی **ف** یعنے فاسد اعتقاد اور باطل خطرات کا دلو پر ہجوم
رہتا ہی سو جس دل مین واہیات جم گیا سو سیاہ ہو گیا اسکو نیک و بد کی تمیز نہین رہتی جیسے اوندھے برتن مین پانی نہین ٹھہرتا اور جس دل نے ان کا کچھ دھیان
نکیا اور اُنکو خطرات واہیہ سے بچایا وہ دل روشن ہو جاتا ہی اُسکو نیک و بد کی تمیز ہوتی ہی وہ گناہ سے بچتا رہتا ہی **م** اَبُو ھُرَیرَۃَ تُفتَحُ اَبوَابُ الجَنَّۃِ ۱۶۳۸
یَومَ الاِثنَینِ وَیَومَ الخَمِیسِ فَیُغفَرُ لِکُلِّ عَبدٍ لَا یُشرِکُ بِاللہِ شَیئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَت بَینَہُ وَبَینَ اَخِیہِ شَحنَاءُ فَیُقَالُ اَنظِرُوا ھٰذَینِ حَتّی یَصطَلِحَا
مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کھولے جاتے ہین بہشت کے دروازے دوشنبے اور پنجشنبے کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندہ کی
جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اُسکے گناہ نہین معاف ہوتے جسکے درمیان اور اسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ
مہلت دو ان دونون کو یہانتک کہ آپس مین صلح کر لیوین **ف** معلوم ہوا کہ بغض اور کینہ مسلمان سے رکھنا ایسا سخت گناہ ہی کہ مغفرت کو روکتا ہی تین دن
سے زیادہ مسلمان سے رنج رکھنا ہرگز درست نہین **ق** سُفیَانُ بنُ اَبِی زُھَیرٍ الاَزدِیُّ تُفتَحُ الیَمَنُ فَیَاتِی قَومٌ یَبُسُّونَ فَیَتَحَمَّلُونَ بِاَھلِیھِم وَمَن اَطَاعَھُم ۱۶۳۹
وَالمَدِینَۃُ خَیرٌ لَھُم لَو کَانُوا یَعلَمُونَ وَتُفتَحُ الشَّامُ فَیَاتِی قَومٌ یَبُسُّونَ فَیَتَحَمَّلُونَ بِاَھلِیھِم وَمَن اَطَاعَھُم وَالمَدِینَۃُ خَیرٌ لَھُم
لَو کَانُوا یَعلَمُونَ وَتُفتَحُ العِرَاقُ فَیَاتِی قَومٌ یَبُسُّونَ فَیَتَحَمَّلُونَ بِاَھلِیھِم وَمَن اَطَاعَھُم وَالمَدِینَۃُ خَیرٌ لَھُم لَو کَانُوا یَعلَمُونَ
بخاری اور مسلم مین سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فتح ہوگا یمن کا ملک تو آویگی ایک قوم جلدی کرتی سو اُٹھا لیجاویگی اپنے گھر والونکو
اور جو اُنکی اطاعت کرے گا اور حال آنکہ مدینہ کا رہنا اُنکے حق مین بہتر ہی اگر کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا شام کا ملک تو آویگی قوم جلدی کرتی سو اُٹھا لیجاوی

اپنے گھر والون کو اور جو انکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینے کا رہنا اُن کے حق مین بہتر ہے اگر انکو کچھ دانست ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک تو آوینگے لوگ جلدی کرتے سوا اُٹھا لیجا وینگے اپنے گھر والون کو اور جو انکی اطاعت کریگا اور حال آنکہ مدینہ کا رہنا اُنکے حق مین بہتر ہی اگر انکو کچھ دانست ہوتی **ف** یعنے بعد فتح اسلام کے لوگ مدینہ کا رہنا چھوڑ کے یمن اور شام اور عراق مین مع اپنے گھر بار کے جا بسینگے حال آنکہ حضرت کا جوار چھوڑنا اور مدینے کی برکات سے محروم رہنا اُنکے حق مین بہتر نہین

۱۶۴ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہی عورت کا چار سبب سے اسکے مال کے سبب سے اور اُسکے حسب و نسب کے سبب سے اور اُسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اُسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھو مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنے دستور ہی کہ عورت کے نکاح کی رغبت اِن ہی چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب و نسب اور خوبصورتی پر نظر نہ کر کہ اکثر دھوکا ہوتا ہی اور اُسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہی اور اگر دینداری کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور

۱۶۴ **ق** اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُوْلُ بَلٰى كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا مرد قیامت کے دن سو ڈالا جاویگا دوزخ مین سو اُسکے پیٹ سے انتڑیان نکل پڑین گی سو اُنکو لیے گھومتا پھریگا جیسے گدھا ان چکی کے گرد گھومتا ہے تو جمع ہونگے اُسکی طرف دوزخی لوگ سو کہینگے اے فلانے تجکو کیا ہو گیا تو نیک باتین نہ بتلاتا تھا اور بد کام سے نہ منع کرتا تھا تو وہ کہیگا کہ کیون نہین مین نیک کام لوگون کو بتلاتا تھا اور خود اُسکو نہ کرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا لیکن خود کرتا تھا **ف** اس حدیث مین واعظ بے عمل کی سزا ہے

۱۶۲ **ق** اَنَسٌ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارون مین آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ مین ایکبار غوطہ دیا جاویگا پھر اُس سے پوچھا جائیگا کہ ای آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا مین دیکھا تھا کیا تجھپر کبھی چین بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہین اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین رہا تو اُس سے پوچھا جاویگا ای آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہی کیا تجھپر کبھی شدت اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مینے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنے دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کی آرام بالکل بھول جاویگا اگرچہ دنیا مین سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز نہ یاد پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو

۱۶ **م** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اُسدن یعنے قیامت کو اُسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اُسکو کھینچین گے **ف** اِس حساب سے سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نوے کرور اور چار ارب ہوے باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کے شمار سے باہر ہی وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ

۱۶۱ **م** جَابِرٌ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا حشر مین اُٹھایا جائیگا ہر ایک بندہ جس حالت پر کہ مرگیا **ف** یعنے کفر یا ایمان یا اخلاص یا نفاق پر

۱۶۱ **ق** اَنَسٌ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ اِنَّكَ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لایا جاویگا کافر قیامت کے دن تو اس سے کہا جاویگا بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ملکیت مین زمین کے برابر سونا ہوتا تو عذاب کے عوض دیتا تو وہ کہیگا کہ ہان تو اُس سے کہا جاویگا تجسے تو اِس سے بھی آسان تر مانگا گیا تھا

ف یعنے دنیا مین تجسے تو صرف ایمان کی خواہش اور شرک نکرنے کی فرمایش تھی تجسے تو اتنا بھی نہو سکا آج دنیا بھر سونا دینے کو تیار ہے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ ١٦٤٦
يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ وَرَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ
النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا بخاری اور
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنے حساب اور ثواب کے امیدوار اپنے
نیک اعمال کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنی مسلمان تقصیروار دو شخص ایک اونٹ پر اور تین اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر
اور باقی ماندون کو آگ ہانک لے چلے گی یعنے یہ تیسری قسم کے لوگ ہین دوپہر کو آگ اُنکے ساتھ ٹھہر جاویگی جہان وہ ٹھہرینگے اور رات بسر کریگی اُنکے ساتھ جہان
وہ رات بسر کرینگے اور صبح کریگی اُنکے ساتھ جہان وہ صبح کرینگے اور شام کریگی اُنکے ساتھ جہان وہ شام کرینگے ف یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا کہ تمام ملکون کے زندی
لوگون کو شام کے ملک مین آگ ہانک لاویگی لیکن مسلمان سوار ہونگے اور کافر پیادہ پا اور قیامت کا حشر دوسرا ہوگا ق سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ يُحْشَرُ النَّاسُ ١٦٤٧
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ وَقِيْلَ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ مِنْ حَدِيْثِ سَهْلٍ اَوْ غَيْرِهٖ بخاری اور مسلم
مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی ہے اس مین کسی کا
نشان نہ باقی رہیگا یعنے کوئی مکان اور مینار نہ رہیگا چٹیل میدان ہوجاویگا اور بعضون نے کہا ہے کہ نشان نہ رہنے کا مضمون حضرتؐ کی حدیث مین
نہین بلکہ سہل بن سعد کا یہ قول ہے یا انکے سوا کسی اور شخص کا م اَنَسٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَىْ ١٦٤٨
رَبِّ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِيْ فِيْهَا فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے دوزخ سے چار شخص تو سامنے
لائے جاینگے خدا کے سو انمین سے ایک شخص منھ پھیر کر کہیگا ای میرے رب جبکہ تونے دوزخ سے نکالا تو اب مجکو اسمین پھر نہ ڈالیو تو خدا اُسکو نجات
دیگا خ اَبُوْسَعِيْدٍ يُدْعٰى نُوْحٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَارَبِّ فَيَقُوْلُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ ١٦٤٩
فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيَقُوْلُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ
اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بلایا
جائیگا نوحؑ قیامت کے دن تو کہیگا ای میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین تو خدا فرماویگا کہ کیا تونے اپنی امت کو پیغام پہونچایا تھا یعنے
عذاب سے ڈرایا تھا تو نوحؑ کہیگا کہ ہان مین نے پیغام سُنادیا ہے تو اُسکی امت سے کہا جاویگا کہ کیا نوح نے تمکو پیغام پہونچایا تھا تو اُسکی امت کے لوگ کہینگے کہ ہمارے پاس
تو کوئی ڈرانیوالا نہین آیا تو خدا نوحؑ سے فرماویگا کہ تیرے دعوی کا کون گواہ ہے جو تیری گواہی دے تو نوحؑ کہیگا کہ محمدؐ اور اُسکی امت میرے گواہ ہین سو تم لوگ
گواہی دوگے کہ مقرر نوحؑ نے اُنکو پیغام پہونچایا تھا سو یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا اور اسیطرح ہمنے بنایا تمکو عادل اور افضل امت تاکہ تم گواہ ہو لوگون
پر اور رسول تمپر گواہ ہووے ف اس حدیث اور اس آیت سے امت محمدیؐ کی فضیلت سب امتون پر خوب ثابت ہوئی اسواسطے کہ گواہی کی لیاقت ہر ایک
شخص کو نہین ہوتی گواہی کے واسطے عدالت اور صداقت شرط ہے بعضی روایت مین آیا ہے کہ نوحؑ کی امت کہیگی کہ امت محمدیؐ ہمارے وقت مین
کہان تھی جو ہمپر گواہی دیتی ہے انکی گواہی کیونکر سند ہوگی تو امت محمدی جواب دیگی کہ ہر چند ہم تمہارے وقت مین نہ تھے لیکن ہمکو یہ حال قرآن شریف سے معلوم ہوا ہے
خدا کے کلام سے زیادہ تر کسی کے کلام کی سند نہین ق اَبُوْهُرَيْرَةَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ بخاری ١٦٥٠
اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا اُسوقت تک مقبول ہوگی جب تک کہ وہ اسطرح سے جلدی نہ
نہ کرے کہ مین نے اپنے رب سے دعا کی تھی سو اُسنے میری دعا نہ قبول کی ف دعا مین اسطرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہے کہ اسکا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو خدائی
کارخانہ کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جلد نہ دعا قبول ہونے مین کیا حکمت ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ مسلمان کی دعا نامقبول
نہین ہوتی خواہ دنیا مین اسکا اثر ظاہر ہوتا ہے خواہ آخرت مین بہت چیزونکی تمنا آدمی دُنیا مین کرتا ہے حالانکہ اُسکے حق مین بہتر نہین اسواسطے حق تعالی اُسکے عوض

۱۶۴ آخرت مین ثواب دیگا اسواسطے کہ اپنے دروازے سے کریم کسی کو محروم نہین پھیرتا م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہین سوای قرض کے ف یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے اِس حدیث مین اشارہ ہی کہ قرض ادا کرنے مین سُستی نکرے علمانے کہا ہو کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہین یعنے شہید سے خدا کے گناہ سب

۱۶۵ معاف ہوجاتے ہین مگر بندونکے گناہ کا مواخذہ رہتا ہی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ وَلِاَهْلِ النَّارِ يَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہشت والون سے کہا جاویگا کہ تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی موت نہین اور دوزخ والون سے کہا جاویگا کہ ای دوزخیو تمکو ہمیشگی ہی اور کبھی تمکو موت نہین ف معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کو فنا نہین۔

اَلْبَابُ التَّاسِعُ

۱۶۵ نوین باب مین پانچ فصلین ہین پہلی فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی معروف ہی خ عُمَرُ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ بخاری مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا میرے رب کیطرف سے سو اُسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ عمرہ داخل ہوا حج مین ف نوین سال حضرتؐ حج کو چلے مدینہ سے جب اُس نالہ مین پہونچے جسکا عقیق نام ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے حج اور عمرہ ساتھ ہی ایک احرام سے ادا کر اسکو قران کہتے ہین یہ حدیث امام اعظمؒ کی دلیل ہی کہ قران افضل

۱۶۵ ہے نرے حج اور تمتع سے تمتع یہ کہ عمرہ کرکے احرام اُتارے پھر حج کے موسم مین دوسرا احرام باندھکے حج ادا کرے ق اَبُوْ ذَرٍّ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ آیا سو اُسنے مجکو بشارت دی کہ جو مریگا تیری امت سے اس حالت پر کہ شرک نہ کرتا ہو اللہ سے کسی چیز کا تو وہ بہشت مین داخل ہوگا۔ ابو ذر نے کہا مین نے کہا کہ اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان اگرچہ

۱۶۵ وہ زنا اور چوری کرے ف یعنے ایمان بہشت مین انجام کو لیجائیگا اگرچہ گناہون کے سبب سے سزا پاوے یا بدون سزا مغفرت ہوجاوے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرٰىةَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بحث کی آدمؑ اور موسیٰؑ نے سو کہا موسیٰؑ نے ای آدم تو ہمارا باپ ہے تو نے ہمکو بےنصیب کیا اور ہمکو تو نے بہشت سے نکالا یعنے اگر تم گیہون نہ کھاتے تو بہشت سے تم اور تمھارے فرزند نہ نکالے جاتے تو آدمؑ نے موسیٰ سے کہا کہ تو موسیٰ ہی کہ تجکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت اپنے دست قدرت سے لکھدی کیا مجکو ملامت کرتا ہی اور الزام دیتا ہی اُس کام پر جو خدا نے میری تقدیر مین لکھا تھا چالیس برس میرے پیدا کرنے سے پہلے تو جیت گئے آدمؑ موسیٰؑ سے ف پوری روایت مصابیح مین یون ہی کہ گفتگو کی آدمؑ اور موسیٰؑ نے اپنے رب کے پاس تو غالب ہوے آدمؑ موسیٰؑ پر کہا موسیٰؑ نے تو ہی آدمؑ ہے کہ تجکو خدا نے اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح تجھ مین پھونکی تھی اور فرشتون سے مجکو سجدہ کرایا اور تجکو اپنی بہشت مین رکھا پھر تو نے اپنے گناہ سے لوگون کو زمین پر گرایا تو آدمؑ نے کہا تو ہی موسی ہی کہ مجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور اپنی کلام سے برگزیدہ کیا اور تجکو توریت دی جس مین ہر چیز کا مفصل بیان ہی اور تجکو مناجات کے واسطے اپنے نزدیک کرلیا سو بتلا تو کہ خدا نے توریت کو میرے پیدا کرنے سے پہلے کے برس آگے لکھا تھا موسیٰؑ نے کہا چالیس برس آدمؑ نے کہا کیا تو نے یہ مطلب بھی دیکھا کہ آدمؑ نے نافرمانی کی موسیٰؑ نے کہا کہ ہان آدمؑ نے کہا پھر کیون مجکو تو ملامت کرتا ہی اُس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر مین چالیس برس میری پیدائش سے آگے ٹھہر چکا تھا حضرتؐ نے فرمایا سو جیت گیا آدمؑ موسیٰ سے ف یہ گفتگو حضرتؐ موسیٰؑ کے انتقال کے بعد عالم ارواح مین ہوئی اور جب تک حضرت آدمؑ اس عالم مین زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اس حدیث سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ آدمی اپنے گناہون کو تقدیر کی طرف حوالہ کرکے آپ کو بیقصور سمجھے اسواسطے کہ عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہین شیطان نے اپنا گناہ اس عالم مین

تقدیر کی طرف نسبت کیا اور آپکو بیقصور جانا اسی سبب سے ملعون اور مردود ہوا اور حضرت آدمؑ نے قصور کو اپنی طرف نسبت کیا اسی سبب سے مقبول و محبوب ہوے آدمیت اور بندگی ادب کا نام ہوا اور بے ادبی شیطانی کام ہو **شعر** بندگی نبود بجز عجز و ادب ہے بے ادب محروم شد از فضل رب **م** ابْنُ عَبَّاسٍ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا **قَالَهُ** لِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حِيْنَ سَقَوْهُ النَّبِيْذَ عَلٰى زَمْزَمَ مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم نے یہ بہت اچھا کیا اور نہایت خوب کیا سو کیا کرو حضرتؐ نے عبد المطلب کی اولاد سے یہ فرمایا جب کہ انھون نے حضرت کو زمزم پر کھجور کو پانی مین گھول کے پلایا **ف** روایت ہو عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ حضرت حجۃ الوداع مین زمزم پاس اونٹ پر سوار آئے اور حضرتؐ کے پیچھے اسامہ بن زید سوار تھے ہم سے حضرتؐ نے پانی مانگا ہم نے حضرتؐ کو کھجور کا بھیگا ہوا پانی پلایا حضرتؐ نے خود پیا اور باقی اسامہ کو دیا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ نیک کام کی تعریف کرنا اور اسپر ترغیب دلانا مستحب ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدُوْمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنا ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے قدوم مین **ف** قدوم ایک مکان کا نام ہو شام کے ملک مین اور یہ جو مشہور ہو کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنا ختنہ بسولے سے کیا سو غلط ہو قدوم سے مراد بسولا نہین بلکہ مکان مراد ہو روایت ہو کہ حضرت ابراہیمؑ نے ننانوے برس کی عمر مین اپنا ختنہ کیا تھا اور یہ سنت اول انہی سے جاری ہوئی توریت کی کتاب الخلقۃ مین سترہ فصل کے اندر مرقوم ہو کہ خدای تعالی نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے عہد کو تو یاد رکھ اور تیری نسل یاد رکھے ہمیشہ قیامت تک یعنی ہر مرد کا ختنہ ہوا کرے یہی نشان ہو میرے عہد کا تمھارے بدنون مین عہد دائمی ابدی جو ختنہ نہ کریگا وہ قوم ابراہیمیؑ سے جدا ہوگیا اسنے خدا کا عہد توڑا فقط بارے الحمد للہ کہ اہل اسلام اس عہد پر قائم ہین اور نصاریٰ نے ختنہ کرنا بالکل موقوف کر دیا حالانکہ توریت کو حق جانتے ہین اور منسوخ ہونیکے قائل نہین چنانچہ متی کی انجیل مین عیسی علیہ السلام نے صاف فرمایا ہو کہ مین توریت کے احکام منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ خود عیسی علیہ السلام کا بھی ختنہ ہوا تھا تو موجب حکم توریت کے صاف ثابت ہوا کہ نصاری قوم ابراہیمیؑ سے بالکل جدا ہوگئے انھون نے دائمی عہد خدا کا توڑ ڈالا **خ** اَنَسٌ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لیا علم کو زیدؓ نے سو وہ شہید ہوگیا پھر علم لیا جعفرؓ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا عبد اللہ بن رواحہ نے سو وہ بھی شہید ہوا پھر علم لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اسکو فتح نصیب کی **ف** حضرتؐ نے جنگ موتہ مین لشکر بھیجا اسکے تین سردار مقرر کیے اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو تو جعفر طیار سردار ہو اور اگر جعفر بھی شہید ہو تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہو چنانچہ جب جنگ ہوئی تو یہ تینون سردار شہید ہوگئے پھر اصحاب نے صلاح مشورہ کر کے خالد بن ولید کو اپنا سردار بنالیا تو فتح ہوئی حضرتؐ کو وہانکی خبر اسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی مدینے مین لوگون سے فرمائی پھر اسی کے موافق خبر بھی آئی اور یہ جو فرمایا کہ خالد نے بے سرداری فتح کی یعنے حضرتؐ نے اُن کو سردار نہین بنایا تھا بلکہ اصحاب نے اُن کو بنایا تھا معلوم ہوا کہ اجماع اصحاب حجت ہے صدیق اکبرؓ کی بھی خلافت اصحاب کے اجماع سے ہوئی تو بیشک درست ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِيْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَحَدُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ گناہ کیا کسی بندے نے کوئی گناہ کیون نہو پھر اسنے کہا کہ الٰہی میرے گناہ کو معاف کر دے تو حق تعالی فرماتا ہو کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور اسنے جانا کہ اسکا ایسا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہو اور گناہ کو پکڑتا ہو پھر اسنے توبہ توڑی سو گناہ کیا تو اسنے کہا ای میرے رب میرا گناہ معاف کر تو حقتعالی فرماتا ہو کہ میرے بندے نے گناہ کیا سو اسنے جانا کہ اسکا رب ہے کہ گناہ کو معاف کرتا ہو اور گناہ کو پکڑتا ہو پھر اسنے توبہ توڑی سو اسنے گناہ کیا تو اسنے کہا کہ ای میرے رب میرا گناہ بخشدے سو حق تعالی فرماتا ہو گناہ کیا میرے بندے نے تو اسنے جانا کہ اسکا ایک رب ہے کہ گناہ بخشتا ہو اور گناہ کو پکڑتا ہو کہ جو تیرا جی چاہے سو مقرر

۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹

مین نے بخشا عبد الاعلی اس حدیث کے ایک روای نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ حضرتؐ نے تیسری بار یا چوتھی بار فرمایا کہ کرجو تیرا جی چاہے **ف** یعنی
جے بار گناہ کرکے آدمی توبہ کریگا اُسکی توبہ مقبول ہوگی آدمی کا قصور اگرچہ کیسا ہی ہو تو دوتین بار مین تنگ ہوجاتا ہی یہان کریمی کی شان ہی تنگی کا کیا
امکان ہی **نظم** باز آباز آہر انچہ ہستی باز آ * گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ * این درگہ ما درگہ نومیدی نیست * صد بار اگر توبہ شکستی باز آ *
لیکن شرط یہ ہی کہ توبہ کی وقت ندامت ہو اور اُس گناہ کے کرنیکا قصد نہو اور اگر اُس گناہ کرنے کا قصد دل مین موجود ہو تو صرف زبان سے توبہ کرنا گویا مسخراپن کرنا ہے۔
اور یہ جو فرمایا کہ تو کر جو تیرا جی چاہے یعنے جس گناہ کے بعد توبہ بھی ہو تو ایسا گناہ مغفرت کو نہین روکتا اور یہ مطلب نہین کہ توبہ کی بعد آدمی بیقید
۱۶۶ ہو جاوے جو جی چاہے سو کرے **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَكَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ تُوَحِّدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ
سَاَلَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ يَعْنِي اللّٰهَ مسلم مین عمرو بن عبسہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہی برادر پروری تبلانیکو اور بتون کے توڑنے کو اور
اسواسطے کہ ہم سب لوگ خدا کو اکیلا مان جانین اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ سمجھین یہ حضرتؐ نے عمرو بن عبسہ سے فرمایا جبکہ اُسنے پوچھا حضرتؐ سے کہ خدا
نے تمکو کس کام کیواسطے بھیجا ہی **ف** ابتدای اسلام مین جب کہ اسلام بہت ضعیف تھا یہ شخص یعنے عمرو بن عبسہ مکہ مین آیا حضرتؐ سے اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو حضرتؐ
نے فرمایا مین پیغمبر ہون اُسنے کہا پیغمبر کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجکو بھیجا ہے اُسنے کہا کس واسطے بھیجا ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اُس نے
کہا کس نے کس نے تمھارا ساتھ دیا ہی حضرتؐ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام نے یعنے ابو بکر صدیقؓ اور بلالؓ نے پھر اُسنے کہا مین بھی تمھارا ساتھ دیتا ہون
۱۶۶۱ حضرتؐ نے فرمایا ابھی تو میرا ساتھ نہ دیسکے گا تو نہین دیکھتا میری ناتوانی اور کافرون کا غلبہ اب تو اپنے گھر پلٹ جا جب تو ہماری فتح سنیو تو آئیو **ق** حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ
اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری اور مسلم مین حکیم بن حزامؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو مسلمان ہوا اُس نیکی پر جو تجھ سے
آگے ہوئی **ف** حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مین نے مسلمان ہونے کی وقت عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت کفر مین جو مینے نیکیان کی ہین جیسے
۱۶۶۱ برادر پروری اور گردن آزاد کرنا سو اُسکا بھی ثواب مجکو ملیگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنے اسلام کی برکت سے اگلی نیکی کا ثواب ضائع نہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ
عَازِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي **قَالَهٗ** لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میری
صورت اور سیرت مین مشابہ ہی یہ حضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت جعفر طیارؓ کی ثابت ہوئی حضرتؐ کے ظاہر اور
۱۶۶ باطن کے ساتھ مشابہت ہونا نہایت عمدہ کمال ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ
اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اُس قوم
پر جنھون نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرتؐ اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہے خدا کا اُس مرد پر جسکو رسول اللہ قتل کرے
راہ خدا مین **ف** جنگ اُحد مین کافرون نے پتھر مارے حضرتؐ کا دانت شہید ہوا اور چہرۂ شریف پر کھرونچا لگا اور ہونٹھ پر زخم آیا علی مرتضیٰ پانی سے
حضرتؐ کا خون دھوتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اُسی لڑائی مین حضرتؐ نے اُبی بن خلف کو برچھی سے زخمی کیا چنانچہ وہ ملعون مکہ مین جاکر اُسی زخم
کے صدمے سے مرگیا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ
لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ لِلَّذِي اشْتَرَى الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ
الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ
وَاَنْفِقَا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مول لی ایک مرد نے دوسرے مرد کی زمین سو
زمین کے مول لینے والے نے اُسکی زمین مین ایک گھڑا پایا جس مین سونا تھا تو بیچنے والے سے زمین کے مول لینے والے نے کہا کہ اپنا سونا مجھ سے لے مین نے تو
تجھ سے زمین مول لی تھی اور تجھ سے مین نے سونا نہین مول لیا تو بیچنے والے نے زمین کے مول لینے والے سے کہا کہ مین نے تو تجھ سے زمین اور جو اُسکے اندر
تھا سب بیچڈالا یعنے وہ تیرا حق ہی میرا حق نہین سو وہ دونون اپنا جھگڑا فیصل کروانے گئے ایک اور مرد کے پاس تو جسکے پاس فیصلہ کروانیکو گئے اُسنے کہا کہ تم دونون

کے اولاد بھی ہی تو ایکنے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہی دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہی تو اُسنے کہا تم دونون اُس لڑکے کا لڑکی کے ساتھ نکاح کر دو اور اُس مال
کو اُن دونو نپر خرچ کرو اور اُنپر خیرات کرو **ف** اس حدیث مین خوش نیتی اور دیانتداری کا بیان ہی اور حاکم نے جب کہ اُن کو خوش نیت دیکھا تو اُن
مین رشتہ داری مناسب جانی اور اس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍؓ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَهُ لِاَبِیْ بَكْرٍ ١٦٦٥
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے بعضی جگہ ٹھیک تعبیر کہی اور بعضے مقام پر
تو چوک گیا یہ حضرتؐ نے ابی بکرؓ سے فرمایا **ف** ایک شخص حضرتؐ کے پاس آیا اُسنے کہا یا رسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا کہ بدلی سے گھی اور شہد ٹپکتا ہی
تو لوگ اُسکو اپنے انجلون مین بھرتے ہین بعضا زیادہ لیتا ہی اور بعضا کم اور مین نے آسمان سے ایک رسّی لٹکی دیکھی سو حضرتؐ اُسکو پکڑ کر چڑہ گئے پھر حضرتؐ کے بعد
ایک اور مرد اُسکو پکڑ کے چڑھگیا پھر ایک اور مرد چڑھ گیا پھر ایک اور مرد نے اسکو پکڑا سو وہ رسّی ٹوٹ گئی پھر جوڑی گئی سو وہ بھی چڑھ گیا تو صدیق اکبرؓ نے کہا
کہ میرے مان باپ حضرتؐ پر قربان اگر اجازت ہو تو مین اس خواب کی تعبیر کہون حضرتؐ نے فرمایا تو ہی اسکی تعبیر کہہ صدیق اکبرؓ نے کہا وہ بدلی تو
اسلام کی بدلی ہی اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہی سو قرآن ہی اور اُسکی شیرینی اور جو لوگ انجلون مین لیتے ہین سو قرآن خوان ہین کسی کو بہت قرآن یاد ہی
اور کسی کو کم اور وہ رسّی جو آسمان سے لٹکتی ہی سو وہ دین حق ہی جسپر آپ قائم ہین سو خدا آپکو اُسی کے سببسے اپنی طرف چڑھا لیگا پھر آپ کے بعد آپ کا
خلیفہ اسیطرح چڑھ جاویگا پھر دوسرا خلیفہ چڑھ جاویگا پھر تیسرا خلیفہ چڑھنے کا ارادہ کریگا تو کچھ خلل پڑ جاویگا آخر کو وہ خلل مٹ جائیگا سو وہ بھی چڑھ جائیگا
حضرتؐ اب فرمائیے کہ مین نے ٹھیک تعبیر کہی یا کہین مین چوک گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **ف** بعضے علما نے کہا کہ ہرچند تعبیر سب ٹھیک
تھی لیکن خطا یہ ہوئی کہ حضرتؐ سے تعبیر کی اجازت مانگی اگر صدیق اکبرؓ صبر کرتے اور حضرتؐ خود تعبیر کہتے تو خوب ہوتا اور بعضی عالم یون کہتے ہین کہ بعضی عبارت
کی تعبیر مین خطا ہوئی شہد کی تعبیر تو قرآن کی خوب ہوئی لیکن گھی کی تعبیر حدیث کو کہنا تھا واللہ اعلم **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا ١٦٦٦
فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ
هُمْ تَبَعٌ لَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ وَيُرْوٰى بَيْنَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہکا دیا خدا نے جمعہ سے اُنکو جو ہم سے پہلے تھے تو یہودیونکے واسطے ہفتہ کا دن ہوا اور نصاریٰ کیواسطے یکشنبہ کا دن ہوا
پھر خدا ہم کو لایا سو خدا نے ہمارے واسطے جمعہ کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ بنایا یعنے جمعہ کو مقدم کیا ہفتے اور یکشنبہ پر اور اسیطرح
وہ لوگ ہمارے پس رو ہونگے قیامت کے دن ہم دنیا مین تو پچھلے ہین اور قیامت مین پہلے ہین جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے اور ایک روایت مین
یون ہی کہ ہم اُن لوگون مین مقدم ہین جنکا فیصلہ سب خلق سے اول ہوگا **ف** انسان کے واسطے خدا کے نزدیک جمعہ کا دن تعظیم اور عبادت کے لائق
نہایت مناسب تھا اسواسطے کہ حضرت آدمؑ اسی دن پیدا ہوے اور قیامت بھی اسی دن ہوگی تو انسان سے اس دن کو خوب مناسبت ٹھہری لیکن یہود اور نصاریٰ
کی فہم مین یہ بات نہ آئی یہود نے ہفتہ کی تعظیم کی اس خیال سے کہ خدا نے اسی دن پیدایش سے فراغت کی اور نصاریٰ نے یکشنبہ کی تعظیم کی اس تصور سے
کہ عیسیٰ علیہ السلام اُنکے گمان مین سولی پانیکے بعد قبر سے اسی دن نکلے اور آسمان پر گئے حضرتؐ نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اُنکے دن پر دنیا مین مقدم ہے
اسیطرح قیامت مین اُمت محمدیؐ اُنپر مقدم ہوگی کہ اول یہی اُمت حساب کتاب سے فراغت پاجاوے گی چنانچہ اسکے مطابق متی کی انجیل ۲۰ باب مین اُمت
محمدیؐ کی صفت موجود ہی کہ پچھلی اُمت اگلی ہو جاوے گی اور اگلی اُمتین پچھلی ہو جائینگی **ق** جَابِرٌ اَنَسٌ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ١٦٦٧
بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنبش کی خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے **ف** سعدؓ بن معاذ
مدینے کے سردار تھے جنگ اُحد مین شہید ہوے اُنکی فضیلت مین حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی عرش کو جنبش سعدؓ کی روح کے سبب سے ہوئی اسواسطے کہ کاملین
کی روحین موت کے بعد عرش کے نیچے جا کر ٹھہرتی ہین **ق** اَنَسٌ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ لَيْلَتِكُمَا دَعَا بِهٖ لِاَبِیْ طَلْحَةَ وَاُمِّ سُلَيْمٍ بخاری اور مسلم مین ١٦٦٨
انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا برکت دے تم دونون کی رات مین یہ دعا حضرتؐ نے ابو طلحہؓ اور اُم سلیمؓ کے حق مین کی **ف** اُم سلیمؓ ابو طلحہؓ کی بی بی کا

نام تھا سو ابو طلحہ کا لڑکا مر گیا تھا ابو طلحہ گھر میں نہ تھے جب ابو طلحہ گھر میں آئے تو ام سُلیمؓ نے لڑکے کے مرنے کی خبر نہ کی ابو طلحہ کے آگے کھانا رکھا انھوں نے بخوبی کھانا کھایا اور پانی پیا پھر صحبت کی فجر کے قریب ام سلیمؓ نے کہا اے ابو طلحہ اگر ایک قوم دوسری قوم سے کوئی چیز عاریت مانگیں پھر وہ لوگ اگر اپنی چیز طلب کریں تو دیوین یا نہ دیوین ابو طلحہ نے کہا کہ بیگانی چیز دینے میں کچھ عذر نہ چاہیئے تب ام سُلیمؓ نے کہا تمھارا بیٹا مر گیا صبر کرو تاکہ ثواب پاؤ ابو طلحہ نے یہ قصہ حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے اُنکے حق میں یہ دعا کی یعنے خدا تمکو اولاد دے بعضی روایت میں آیا ہے کہ اُسی رات ام سُلیمؓ کو حمل رہا پھر لڑکا پیدا ہوا حضرتؐ نے اسکا عبداللہ نام رکھا حضرتؐ کو ام سُلیمؓ کی مضبوطی اور ایسے غم میں خاوند کی آرام رسانی پسند آئی ق

١٦٦٦ أَبُوْهُرَيْرَةَ تَحَاجَّتْ وَيُرْوَى اِحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِيَ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِيَ الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا آپس میں حجت کی دوزخ اور بہشت نے تو دوزخ نے کہا کہ مجھ میں گردن کش اور مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ میں غریب اور مسکین لوگ داخل ہونگے تو حق تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے تیرے سبب سے عذاب دونگا جسکو چاہونگا اور بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے رحم کرونگا تیرے سبب سے جسپر کہ چاہونگا اور تم دونوں میں ہر ایک کے واسطے بھرتی ہے ف دوزخ اور بہشت میں افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپ کو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ خدا کے نافرمانوں کو وہی سزا دیگی اور بہشت نے آپ کو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے مطیع اور تابعدار انکو وہی ثواب اور جزا دیگی حق تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے م

١٦٦٧ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَهٗ لِابْنِ صَيَّادٍ مسلم میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ خاک میں ملیں کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں یہ حضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا ف اس کا قصہ ہو چکا کہ ابن صیاد مدینہ میں یہودی کا لڑکا تھا جنون سے اُسکو کچھ حال معلوم ہو جاتا تھا جب حضرتؐ نے اُس سے یہ حدیث فرمائی اُسنے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ تم عرب کے رسول ہو خ

١٦٦٨ اَبُوْهُرَيْرَةَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منھ کے بھل گر پڑا اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ اور سیاہ کمل دھاری دار کا بندہ اگر اسکو دیجے تو راضی ہے اور اگر نہ دیجیے تو ناخوش ہوا اوندھا گرا اور اُلٹا ہو گیا اور اگر اُسکے کانٹا چبھے تو نہ نکال سکے خوشی ہو جیو اُس بندے کو جو اپنے گھوڑے کی باگ راہ خدا میں تھامے ہے اسکے سر کے بال بکھرے اور اُسکے دونوں قدم گرد میں بھرے اگر اسکو چوکیداری میں رکھیے تو چوکیداری میں ہے اور اگر اُسکو لشکر کے پیچھے حفاظت کے واسطے مقرر کیجیے تو وہیں ہے اگر وہ سردار پاس آنے کی اجازت مانگے تو اُسکو اجازت نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو نہ قبول ہو ف اس حدیث میں لالچی کی نہایت مذمت اور گمنام غازی کی کمال فضیلت کا بیان ہے لالچی کو بندۂ دینار اور بندۂ درہم اور بندۂ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ کے سبب سے اُس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہیں ہو سکتی شب و روز اُسکی عمر دنیا حاصل کرنے میں بسر ہوتی ہے تو حقیقت میں وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہو گیا عرب لوگ سیاہ کمل دھاری دار کو بہت پسند کرتے تھے اسواسطے حضرتؐ نے اُسکو ذکر کیا لیکن مراد ہر قسم کا عمدہ لباس ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دینداری کیساتھ گمنامی اور لوگوں میں بیقدری خدا کو نہایت پسند ہے خ

١٦٦٩ اَبُوْهُرَيْرَةَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ضامن ہو گیا ہے خدا اُسکا جسنے اُسکی راہ میں جہاد کیا نہ نکالا ہو اُسکو اپنے گھر سے مگر راہ خدا میں جہاد کی نیت نے اور آیات اور احادیث کی تصدیق نے خدا اس بات کا ضامن ہوا ہے کہ یا اُسکو بہشت میں داخل کریگا یا اُسکو اسکے وطن میں ثواب یا مال غنیمت کیساتھ پھر لاویگا ف یعنے خالص نیت والے غازی کا خدا ضامن ہے کہ اگر وہ شہید ہوا تو بہشت میں گیا اور اگر زندہ رہا

۱۶۷۳ تو ثواب یا غنیمت کا مال لے کر اپنے گھر مین آیا دونون صورت مین اُسکا بھلا ہے ق اَبُوهُرَيْرَةَ جَآءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰؑ پاس آیا تو اُسنے کہا اپنے رب کا حکم مان یعنی موت قبول کر تو موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا تو اُس آنکھ کو پھوڑ ڈالا تو فرشتہ خدا کی طرف پلٹ گیا سو اُسنے کہا الٰہی تونے مجکو اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہین چاہتا اور اُسنے تو میری آنکھ پھوڑ ڈالی سو خدا نے اُسکی آنکھ بنا دی اور فرمایا کہ پلٹ جا میرے بندے کے پاس اور یہ کہہ کہ تو زندگی چاہتا ہی سو اگر تو زندگی چاہتا ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھ سو جس قدر تیرا ہاتھ بالون کو ڈھک لیگا تو جے بال ہون گے اُتنے برس تو زندہ رہے گا موسیٰؑ نے کہا پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر آخر کو موت ہے موسیٰؑ نے کہا اگر یہی حال ہی تو ابھی سہی ای میرے رب مجکو قریب کر دے پاک زمین سے یعنی بیت المقدس سے پتھر پھینک مارنے کی مسافت کے برابر پیغمبر خدا نے فرمایا خدا کی قسم اگر مین اُس مکان کے پاس ہوتا تو تمکو دکھلا دیتا موسیٰؑ کی قبر جو راہ کی کناری کی طرف ہی سرخ ٹیلے کے پاس ف اِس حدیث مین بے دین لوگ طعنہ کرتے ہین کہ فرشتے کی آنکھ پھوڑنا آدمی سے نہین ہو سکتا اور ملک الموت تو بموجب حکم الٰہی کے آیا تھا موسیٰؑ نے کیون مارا اطاعت کیون نہ کی تو معلوم ہوا کہ موسیٰؑ کو دنیا کی زیست بہت پیاری تھی اُسکا جواب یہ ہی کہ فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تھا تو آدمی کے خواص اُسپر ظاہر ہوا چاہین تو اس صورت سے آنکھ کا صدمہ سے پھوٹنا کچھ تعجب نہین اور حضرت موسیٰؑ نے ملک الموتؑ کو نہ پہچانا تھا بلکہ جانا تھا کہ یہ کوئی آدمی ہی روح نکالنے کا جھوٹھا دعویٰ کرتا ہے کیونکہ روح نکالنا سوائے فرشتے کے آدمی کا کام نہین اسواسطے اُسکو اپنے پاس سے ڈھکیلا اتفاقاً آنکھ پر ہاتھ پڑ گیا آنکھ پھوٹ گئی اور یہ گمان غلط ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو زندگی بہت پیاری تھی سواسطے کہ دوسری بار زیادتی عمر کا خدا نے

۱۶۷۴ پیغام دیا اور حضرت موسیٰؑ نے نہ قبول کیا ق اَبُوهُرَيْرَةَ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے رحمت کے سَو حصے کیے سو اپنے پاس ننانوے حصے رکھے اور ایک حصہ زمین مین اُتارا سو اُسی ایک حصے کے سبب سے مخلوقات آپس مین رحمت کرتے ہین اور ایک دوسرے پر ترس کھاتے ہین یہان تک کہ جانور اپنا کھر اُٹھا لیتا ہے اپنے بچے پر سے اس خوف سے کہ کہین اُسکے نہ لگ جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رحمت الٰہی بندون پر بے حساب ہی اسی سبب سے کافرون کو جلد نہین پکڑتا اور آخرت مین ہمارے حضرتؐ کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی مغفرت ہوگی بلکہ حضرتؐ کو جو اپنی امت پر بیحد رحمت ہی سو بھی حقیقت مین ارحم الراحمین کی رحمت کا اثر

۱۶۷۵ ہے خ اَبُوهُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ وَّتَمَامُهٗ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خشک ہو چکا قلم اُسپر جسکا تو ملنے والا ہے اور اس حدیث کی تمامی یہ ہی سو خصی بن اس بات پر یا چھوڑ دے خصی ہونے کو ف ابوہریرہؓ نے کہا کہ یا حضرت مین جوان ہون اور مجرد اگر اجازت ہو تو فوطے کاٹ کر خصی ہو جاؤن تاکہ زنا اور حرام سے بچون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو تیری قسمت مین

۱۶۷۶ ہونا ہے سو قلم تقدیر اُسکو لکھ چکا یہ تیرا خیال بیفائدہ ہے تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہین چلتی م اَبُوْقَتَادَةَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ قَالَ لَهٗ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهٗ ثَالِثَةً مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تیری محافظت کرے اُسکے بدلے کہ تونے خدا کے پیغمبر کی محافظت کی یہ حضرتؐ نے ابوقتادہؓ سے فرمایا لیلۃ التعریس کی صبح کو جب کہ ابوقتادہؓ نے تیسری بار حضرتؐ کو ٹیک دیکر سنبھالا ف حضرتؐ نے خیبر کو فتح کر کے رات کو کوچ کیا صبح کے قریب حضرتؐ پر نیند کا غلبہ ہوا حضرتؐ سوار تھے نیند کے سبب سے جھک جھک جاتے تھے اور ابوقتادہؓ انصاری حضرتؐ کو تھام لیتے تھے تیسری بار حضرتؐ چونکے معلوم ہوا کہ ابوقتادہؓ

۱۶۷ تھامتے آتے ہین تب حضرتؐ نے اُنکے حق مین یہ دعا کی **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰٓى اُولٰٓئِكَ
مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ قَالَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتّٰى الْاٰنَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ پیدا کیا خدا نے آدمؑ کو اور اُسکا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر خدا نے کہا آدمؑ سے کہ جا سلام کر اُن فرشتون کو سلام کر پھر سُن کہ تجکو سلام کا کیا جواب دیتے ہین سو وہی
سلام اور جواب تیرا اور تیری اولاد کا ہی تو آدمؑ نے فرشتون سے کہا کہ السلام علیکم سو فرشتون نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ اور فرشتون نے آدمؑ
کے سلام کے جواب مین ورحمۃ اللہ کی لفظ زیادہ کی سو جو بہشت مین داخل ہوگا آدمؑ کی صورت پر ہوگا یعنی ساٹھ ہاتھ کا قد ہوگا حضرتؐ نے فرمایا سو ہمیشہ
لوگون کے قد گھٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدمؑ سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بھی گھٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے ہر چند
ساٹھ ہاتھ کا قد اسوقت مین خوشنما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہین لیکن بہشت مین خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدمؑ کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا مجرا
۱۶۷ یا آداب یا کورنش کرے وہ حقیقت مین ناخلف ہے کہ اُسنے اپنی قدیمی خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جسنے آدمؑ کا طریقہ چھوڑا سو آدمی نہین **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ
خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ
يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ
مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے پیدا کیا زمین کو ہفتے کے دن اور پیدا کیا اُسمین پہاڑون کو یکشنبے کے دن اور پیدا
کیا درختون کو دوشنبے کے دن اور پیدا کیا رنج اور مصیبت کو سہ شنبے کے دن اور پیدا کیا روشنی کو چہار شنبے کے دن اور زمین پر جانور پھیلائے
پنجشنبے کے دن اور آدمؑ کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعے کے دن پچھلی پیدایش مین دن کی پچھلی ساعت مین مابین عصر کے رات تک **ف** اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہین
پیچھے بادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعے کی پچھلی ساعت جسمین حضرت آدمؑ پیدا ہوے خدا کو ایسی محبوب ہے کہ اُسوقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ
۱۶۹ یہ مضمون اور احادیث مین ثابت ہے **م** الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ
بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا مسلم مین عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسنے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوگیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی یہ نشانی ہے کہ اُسکی قضا اور قدر پر راضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت مین
اُسکا گلہ شکوہ نکرے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر مضبوط ہو جاوے کفر کی رسومات کی گرد نہ پھٹکے اور حضرتؐ کی پیغمبری پر
۱۶۸ راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرتؐ کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور جسکو یہ بات حاصل نہین اُسکو ایمان کے مزے سی خبر نہین **خ** اَنَسٌ ذَهَبَ
الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ بخاری مین انسؓ سی روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آج روزہ کھولنے والے ثواب کو لے گئے **ف** مصابیح مین انسؓ سے
روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ سفر مین تھے سو بعضے اصحاب روزہ دار تھے اور بعضے بے روزہ تھے موسم تھا گرمی کا جب منزل پر پونہچے تو روزہ دار
لوگ گر پڑے اور بے روزہ لوگون نے خیمے قائم کیے اور اونٹون کو پانی پلایا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدمت کا ثواب آج صرف بے روزہ دارون
کو نصیب ہوا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَّسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ
وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھا عیسیٰؑ بن مریمؑ نے ایک مرد کو چوری کرتے تو اُس سے کہا کیا
تو نے چوری کی سو اُسنے کہا نہین صاحب مین قسم کھاتا ہون اُسکی جسکے سواے کوئی معبود نہین تو عیسیٰؑ نے کہا کہ مین اللہ کا ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو
مین نے جھوٹھا جانا **ف** یعنی واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہ معنی ہین ایک وہ لوگ ہین جو بدون دیکھے

تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک یہ پاک لوگ ہین کہ آنکھ سے دیکھکو بھی بدگمان نہین ہوتے جب اُسنے خدا کی قسم کھاکر چوری کی انکار کی
تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ سمجھے ہونگے کہ شاید اس مال مین اسکا کچھ حق ہوگا یا کہ بطور خوش طبعی کے اسنے لیا ہی آخر کو یہ مال مالک کو دیویگا یا بہ نیت قرض
لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا غرض کہ حُسن ظن کے واسطے بہت احتمالات ممکن ہین اور اسی طرح بدگمانی کے واسطے بھی مسلمان کو یہی مناسب ہی کہ حُسن ظن
۱۶۸۲ کیا کرے اور بدگمانی سے بچے م اَبُوْهُرَيْرَةَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا جسنے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور بڑھاپے مین پایا ایک
کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا **ف** یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب ہے جو ضعیف ماں باپ کی خدمت کرکے بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے
۱۶۸۳ معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہی اور اُنکو تکلیف رسانی اور بے خدمتی دوزخ کا سبب ہے خ اَبُوْبَكْرَةَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا
تَعُدْ قَالَهٗ لَهٗ بخاری مین ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تیری حرص کو زیادہ کرے اور یہ کام پھر نکرنا یہ حضرتؐ نے ابو بکرہؓ سے
فرمایا **ف** حضرتؐ رکوع مین تھے ابو بکرہؓ اس خیال سے کہ رکوع کا ثواب نہ جاتا رہے جلدی سے صف کے پیچھے نیت کرکے رکوع مین شریک ہوگئے جب حضرتؐ
کو یہ حال معلوم ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عبادت کی حرص عمدہ بات ہی خدا زیادہ کرے لیکن پھر ایسی جلدی نہ کرنا کہ صف مین ملنا افضل ہے
اور صف کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہی اور یہی مذہب ہی امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا کہ صف کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی لیکن نماز نہین باطل ہوتی
۱۶۸۴ اور اگر نماز باطل ہوتی تو حضرتؐ پھر پڑھنے کو فرماتے م اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِيْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ
فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا تمنے سُنا ہی ایسا شہر جسکے ایک جانب خشکی ہی اور ایک جانب سمندر ہی اصحابؓ نے
کہا ہاں یا رسول اللہ ہمنے سُنا ہی یعنی قسطنطنیہ ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لڑینگے اُس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحٰقؑ کی اولاد سے
سو جب اُس شہر کے پاس آوینگے تو اُتر پڑینگے سو ہتھیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارین گے لا اِلٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو اُسکی ایک طرف جو دریا مین ہی
گر پڑیگی پھر دوسری بار لا اِلٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو اُسکی دوسری طرف گر پڑیگی پھر تیسری بار لا اِلٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو ہر طرف سے کھل جاویگا
سو اُس شہر مین گھس پڑینگے تو لوٹین گے سو جب کہ لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا سو کہیگا کہ البتہ دجّال تو نکلا سو وہ لوگ
ہر چیز کو چھوڑ دیوین گے اور دجّال کی طرف پلٹ کھڑے ہونگے **ف** اس حدیث مین قسطنطنیہ کے فتح کی خبر ہے کہ قیامت کے قریب امام مہدیؑ کی وقت مین ہوگی
اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتھیار چلے صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی اور تیسرے باب مین حدیث گذری کہ ہتھیار بھی وہان چلے گا تو مطلب یہ کہ
۱۶۸۵ اول کچھ ہتھیار چلے گا لیکن آخر کو فتح کلمے کی برکت سے ہوگی ق عَلِيٌّ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا
قَالَهٗ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمکو باز رکھا بیچ والی نماز سے یعنی عصر کی نماز سے خدا اُنکی قبرون
اور گھرون کو آگ سے بھرے یہ حضرتؐ نے جنگ خندق کے دن فرمایا **ف** جنگ خندق مین کافرون نے نہایت ہجوم کیا بڑی دھوم کی لڑائی ہوئی
حضرتؐ نے فرصت نہ پائی عصر کی نماز قضا ہوگئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ جسکی محافظت کی قرآن شریف مین
۱۶۸۵ بڑی تاکید ہی عصر کی نماز ہے اسواسطے کہ وہ فجر اور ظہر اور مغرب اور عشا کے بیچ مین پڑی ہے خ اَبُوْسَعِيْدٍ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ
اَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهٖ عَلَيْهِمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سچا ہے عبد اللہ بن مسعودؓ تیرا خاوند اور تیرا بیٹا زیادہ تر حقدار ہی
اور محتاجون سے جنپر تو خیرات کرے **ف** زینبؓ عبد اللہ بن مسعودؓ کی بی بی نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ آج آپ نے خیرات کرنے کو فرمایا سو مینے چاہا

کہ اپنا زیور محتاجون کو خیرات کرون سو عبداللہ بن مسعودؓ یون کہتا ہے کہ مین اور میرا بیٹا اور محتاجون سے زیادہ تر حقدار ہون تب حضرتؐ نے

۱۶۸۷ یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جورو مالدار ہو اور خاوند محتاج ہو تو خاوند ہی کو خیرات دینا افضل ہے **ق** اَبُوْ سَعِیْدٍ صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ

بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا نے سچ فرمایا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹھا ہے **ف** ایک شخص حضرتؐ کی پاس آیا اُسنے

کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ چلتا ہے حضرتؐ نے فرمایا اسکو شہد پلا اُسنے شہد پلایا پیٹ نہ بند ہوا پھر اُسنے اسہال کا شکوہ کیا حضرتؐ نے پھر شہد پلانے کو فرمایا اسیطرح

تین بار فرمایا چوتھی بار اُسنے کہا کہ یا حضرتؐ شہد سے تو اور زیادہ دست آتی ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور چوتھی بار بھی شہد پلانے کو فرمایا چنانچہ چوتھی بار

پیٹ بند ہوگیا یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہے یعنی خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہے کہ شہد مین صحت اور شفا ہے سو سچ ہے یا اُس شخص کی شفا شہد سے حضرتؐ کو وحی سے

معلوم ہوئی ہوگی اُس شخص کا اسہال مواد کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرتؐ نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہوگیا

۱۶۸۸ اس حکمت کو اُسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا **ق** عَائِشَۃُ صَدَقَتَا اِنَّھُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَھَائِمُ کُلُّھَا یَعْنِیْ عَجُوْزَیْنِ

مِنْ عُجُزِ یَھُوْدِ الْمَدِیْنَۃِ دَخَلَتَا عَلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتَا اِنَّ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ

حضرتؐ نے فرمایا کہ دونون عورتون نے سچ کہا کہ مقرر مُردون پر ایسی مار پڑتی ہے کہ اُسکو سب جانور سُنتے ہین یہود مدینے والون کی دو بڑھیان مراد ہین

جو حضرت عائشہؓ پاس آئین سو اُنھون نے کہا کہ قبر والون کو اُنکی قبرون مین عذاب ہوتا ہے **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس یہود کی

دو بڑھیان آئین اُنھون نے مجکو عذاب قبر کی خبر دی مین نے اُنکی بات نمانی جب وہ چلی گئین تب مین نے یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث

۱۶۸۹ فرمائی اور حضرتؐ ایسی کوئی نماز نہ پڑھتے تھے کہ جسمین عذاب قبر سے پناہ نہ مانگتے ہون **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ قَوْمٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ فِی السَّلَاسِلِ

بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عجب معاملہ کیا خدا نے اُن لوگون سے جو بہشت کو جاوین گے زنجیرون مین **ف** یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار

ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت مین داخل ہونگے اور بعضے کہتے ہین کشش الٰہی کی زنجیر مراد ہے یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف کھینچ لیا بہشت مین داخل ہوا

۱۶۹۰ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَمِلَ ھٰذَا الْیَسِیْرَ وَ جُوْزِیَ قَلِیْلًا وَّ اُجِرَ کَثِیْرًا **قالہ** فِیْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِی النَّبِیْتِ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسنے آسان عمل کیا اور دوسری

روایت یون ہے کہ اسنے تھوڑا عمل کیا اور بہت ثواب پایا یہ حضرتؐ نے اُس مرد کے حق مین فرمایا جو بنی نبیت کی قوم سے تھا اُسنے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ

سوائے خدا کے کوئی لائق عبادت کے نہین پھر آگے بڑھ گیا اور لڑنے لگا یہان تک کہ مارا گیا **ف** بنی نبیت نصاریٰ کی ایک قوم ہے اُس قوم کا ایک آدمی

حضرتؐ پاس آیا اُسنے کہا کہ مین اول کافرون سے لڑون پھر مسلمان ہون یا جو حکم ہو حضرتؐ نے فرمایا بلکہ اول مسلمان ہوے پھر قتال کر سو وہ شخص مسلمان ہوکر لڑنے لگا

آخر کو شہید ہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بعد اسلام کے نماز روزہ حج زکوٰۃ کچھ نہین کیا صرف گھڑی بھر کے جہاد سے بہشت مین داخل ہوا اس حدیث سے

۱۶۹۱ معلوم ہوا کہ اسلام سب عبادتون پر مقدم ہے بدون اسلام کے کوئی عبادت اور نیکی قبول نہین **خ** اَنَسٌ غَارَتْ اُمُّکُمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رشک کیا یعنی جَلَن کیا تمھاری ماں نے **ف** حضرتؐ اپنی کسی بی بی کے گھر مین تھے دوسری بی بی نے ایک پیالی مین کھانا بھیجا گھر والی

بی بی نے اپنا ہاتھ مارا پیالہ گر پڑا اور ٹوٹ گیا حضرتؐ اُس کھانے کو پیالے مین سمیٹ کر رکھتے جاتے تھے اور یہ حدیث فرماتے تھے پھر حضرتؐ نے اُسکے عوض

مین دوسرا ثابت پیالہ دیا بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر مین حضرتؐ تھے اور حضرت زینبؓ نے حضرتؐ کو کھانا بھیجا رشک کرنا عورتون مین پیدائشی چیز

۱۶۹۲ ہے خصوصاً سوتون مین شرع مین اسپر پکڑ نہین اسی واسطے حضرتؐ نے بھی اُنپر کچھ غصہ نہ کیا **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِہٖ لَا یَتْبَعْنِیْ

رَجُلٌ قَدْ مَلَکَ بُضْعَ امْرَاَۃٍ وَّھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِھَا وَلَمَّا یَبْنِ بِھَا وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنٰی بُنْیَانًا وَّلَمَّا یَرْفَعْ سُقُفَھَا وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰی

غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّ یَنْتَظِرُ وِلَادَھَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْیَۃِ حِیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَۃٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ

اَللّٰھُمَّ احْبِسْھَا عَلَیْنَا شَیْئًا فَحُبِسَتْ عَلَیْہِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْکُلَہٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَہٗ فَقَالَ فِیْکُمْ غُلُوْلٌ فَلْیُبَایِعْنِیْ

مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةٍ بِيَدِهِ
فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ
فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے
فرمایا کہ جہاد کیا پیغمبرون مین سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگون سے کہا کہ میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جسنے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے
اور ہنوز اُسنے صحبت نہین کی ورنہ دوسرا شخص میرے ساتھ چلے جسنے مکان بنایا ہو اور ہنوز اسکی چھت نہ بلند کی ہو اور نہ وہ شخص میرے ساتھ چلے جس نے
بکریان اور گابھن ونٹنیان مول لی ہون اور وہ اُنکے جنے کا اُمیدوار ہو پھر وہ پیغمبر جہاد کو چلا تو عصر کے وقت یا قریب عصر کے اُس گانون مین پہونچا تو پیغمبر نے
سورج سے کہا تو بھی حکم بردار ہے اور مین بھی حکم بردار ہون الٰہی سورج کو میرے اوپر تھوڑا سا روک کہ تو سورج ڈوبنے سے رُک گیا یہانتک کہ لڑائی
فتح ہو گئی حضرت نے فرمایا تو لوگون نے جمع کی جو غنیمت پائی تھی پھر آگ متوجہ ہوئی کہ غنیمت کے مال کو جلاوے تو اُسنے نہ جلایا تو پیغمبر نے کہا کہ تم لوگون مین چوری ہی تو
چاہیے کہ مجھسے بیعت کرے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی سو اُن لوگون نے بیعت کی تو چمٹ گیا ایک مرد کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے پیغمبر نے کہا کہ تمھارے گروہ مین
چوری ہے تو چاہیے کہ تیرا تمام گروہ مجھسے بیعت کرے سو اُس گروہ نے بیعت کی تو پیغمبر کا ہاتھ دو مرد یا تین مرد کے ہاتھ سے چمٹ گیا سو پیغمبر نے کہا تم لوگون مین چوری ہی تم
نے چورایا ہی سو اُنھون نے بیل کے سر کے برابر سونا نکالا تو اسکو غنیمت کے مال مین رکھا اور وہ مال زمین پر رکھا تھا تو آگ متوجہ ہوئی اور اُسکو جلا گئی سو غنیمت
کسی کو ہمسے پہلے حلال نہ تھی اور ہمکو اسواسطے حلال ہوئی کہ خدا نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو غنیمت کو ہمارے واسطے پاک اور حلال کر دیا **ف** یہ پیغمبر
حضرت یوشع بن نون تھے حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ شام کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تھی جمعے کے دن خدا نے اُنکی دعا سے آفتاب کو لڑائی کے فتح
ہونے تک روک رکھا تھا حضرت یوشعؑ نے نئی شادی والے کو اور تازہ مکان بنانیوالے کو اور بیانے والے جانورون کے مالکون کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ انکا دل
لگا رہیگا تو اُنسے جہاد بخوبی نہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال بے تعلق لوگون سے خوب ہو سکتا ہی اگلی اُمتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی
تھی اور یہی نشانی تھی قبول ہونیکی غنیمت کا مال لینا اُنکو حلال نہ تھا اُمت محمدیؐ کو حلال ہو گیا **م** جابرؓ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ ١٦٩٣
مَسَاجِدَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہود کو اُنھون نے پیغمبرون کی قبرون کو سجدہ گاہ بنایا **خ** ابْنُ عَبَّاسٍ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَمَا ١٦٩٤
وَاللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے مشرکین مکہ پر خبردار رہو
خدا کی قسم البتہ اُنکو معلوم تھا کہ مقرر ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے کبھی تیرون سے فال نہین لی **ف** مشرکین مکہ پاس تین تیر تھے ایک پر لکھا تھا کہ خدا نے اجازت
دی دوسرے پر لکھا تھا کہ خدا نے منع کیا تیسرا تیر خالی تھا سو جب اُنکو کوئی کام درپیش ہوتا جیسے سفر یا نکاح تو اُن تیرون سے فال لیتے اگر اجازت کا تیر اوّل
ہاتھ مین آتا تو وہ کام کرتے اور اگر منع کا تیر نکلتا تو اُس کام سے باز رہتے اور اگر خالی تیر نکلتا تو چند روز ٹھہر جاتے پھر اسی طرح فال دیکھتے جب مکہ فتح ہوا
تو حضرت صلعم نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی دو تصویرین ہین اور اُنکے ہاتھ مین بھی فال کے تیر ہین تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی یعنی باوجود
کہ مشرکین کو خوب معلوم ہی کہ وہ بزرگ یہ کام ہرگز نہ کرتے تھے لیکن پھر بھی یہ لوگ اپنے کفر اور افترا سے نہ باز آئے اسیطرح اس اُمت کے جاہل لوگ علی مرتضیٰؓ کی
تصویر بدون ڈاڑھی کے بناتے ہین اور امام قاسمؒ کی ساچق اور غوث الاعظمؒ کی منھدی نکالتے ہین حالانکہ اُنکو خوب معلوم ہے کہ یہ صریح افترا ہی وہ بزرگ
ان خرافاتون سے پاک تھے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ ١٦٩٥
تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ
تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ
تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ وَعَلَى سَارِقٍ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ
فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے

روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ مین مقرر آج کی رات خیرات دونگا سو اپنی خیرات لیکر نکلا تو اُسکو حرامکار عورت کے ہاتھ مین رکھ آیا تو فجر کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرام کار عورت کو خیرات ملی سو اُس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے حرام کار کی خیرات پر مقرر اب اور خیرات کرونگا سو وہ اپنی خیرات لیکر نکلا سو اُسکو مالدار کے ہاتھ مین رکھ آیا تو فجر کو لوگ باتین کرنے لگے کہ مالدار کو صدقہ ملا سو اُس مرد نے کہا الٰہی تیرا شکر ہی مالدار کی خیرات پر مقرر اب اور صدقہ دونگا سو اپنا صدقہ لیکر نکلا تو اُسکو چوٹے کے ہاتھ مین رکھ آیا تو فجر کو لوگ ذکر کرنے لگے کہ چوٹے کو صدقہ ملا تو اُس مرد نے کہا کہ الٰہی تیرا شکر ہے حرام کار اور مالدار اور چوٹے کی خیرات پر تو اُس سے خواب مین کہا گیا کہ تیری خیرات تو قبول ہوگئی حرام کار کی خیرات تو سو اسطے قبول ہوئی کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر اپنی حرمکاری سے باز رہے اور شاید کہ مالدار سوچے اور شرماوے سو وہ بھی خیرات کرے اُس مال سے جو خدا نے اُسکو دیا ہے اور شاید کہ چوٹا اُسکے سبب چوری سے باز رہے **ف** معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقے کا ثواب کسی طرح ضائع نہین ہوتا اگرچہ ناواقفی سے بیموقع خرچ ہو نیت خالص چاہیے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا اپنے لوگون سے کہا کہ جب وہ شخص مرجاوے تو اُسکو جلا ڈالیو پھر اُسکی آدھی راکھ خشکی مین بکھیریو اور آدھی دریا مین سو قسم خدا کی اگر خدا نے اُسکو تنگ کیا اور عذاب مقدر کیا تو البتہ اُسپر ایسی مار ماریگا کہ تمام عالم مین کسی پر ویسا عذاب نہو گا پھر جب وہ مرد مرگیا تو اُسکے لوگون نے وہی کیا جو اُسنے اُن سے کہا تھا سو خدا نے خشک جنگل سے حکم کیا تو جتنی اُسمین خاک تھی اُس سے جمع کردی اور دریا سے حکم کیا اُسنے بھی جمع کردی پھر خدا نے اُس شخص سے فرمایا کہ تو نے یہ کام کیون کیا تھا اُسنے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو زیادہ جاننے والا ہے سو خدا نے اُسکو بخش دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ اَرْجٰى لِحَاجَتِهٖ وَيُرْوٰى تِسْعِيْنَ وَيُرْوٰى سَبْعِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ آج کی رات سو عورتون پر گھومونگا یعنی اُن سے صحبت کرونگا کہ اُن مین سے ہر ایک عورت لڑکا جنے گی جو راہ خدا مین جہاد کریگا تو فرشتے نے اُن سے کہا کہ کہہ لے کہ اگر اللہ چاہیگا سو انشاءاللہ نہ کہا اور کہنا بھول گئے پھر اُن سو عورتون پر گھومے سو اُنمین سے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت آدھا آدمی جنی اگر سلیمانؑ انشاءاللہ کہتے تو اُنکی بات پوری ہوتی اور اپنے مطلب کی اُمید وار تر ہوتے اور ایک روایت مین نوّے عورت کے بدلے نوّے عورت کا ذکر ہے اور دوسری روایت مین ستر **ف** جب لوگون نے جہاد مین سستی کی تب حضرت سلیمان نے کثرت اولاد کی آرزو کی کہ جہاد مین غیرون کی حاجت نہ رہے مگر انشاءاللہ کہنا بھول گئے مراد نہ پوری ہوئی معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاءاللہ ضرور کہہ لیوے اس واسطے کہ بدون خدا کی مدد کے آدمی سے کوئی کام نہین ہو سکتا پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ **ق** اَبُوْبَرْزَةَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ يَعْنِيْ جُلَيْبِيْبًا بخاری اور مسلم مین ابو برزہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلیبیب نے قتل کیا سات کافرون کو پھر کافرون نے اُسکو قتل کیا یہ میرا ہے مین اسکا یہ میرا ہے مین اسکا **ف** جلیبیبؓ ایک صحابی کا نام تھا حضرتؐ نے کسی لڑائی مین دیکھا کہ کافرون کی سات لاشون کے پاس اُنکی لاش پڑی ہے تب حضرتؐ نے اُنکی فضیلت مین یہ حدیث فرمائی پھر حضرتؐ نے کمال مہربانی سے اُنکا سر کو اپنی گود مین رکھا بعد اُسکے قبر مین دفن کیا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک چیٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا تو اُسنے حکم کیا سو چیٹیون کا

مکان جلا دیا گیا تو خدا نے اُس پیغمبر سے فرمایا کہ تجکو ایک چیونٹی نے کاٹا تو تُونے مخلوقات کے ایک گروہ کو جلا دیا جو تسبیح کرتا تھا **ف** حضرت موسیٰ نے
جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی تو گنہگارون کی بستیون کو ہلاک کرتا ہے حالانکہ اُنمین نیک لوگ بھی ہوتے ہین خدا نے حضرت موسیٰ کی تفہیم چاہی تو
حضرت موسیٰ کو گرمی بہت معلوم ہوئی ایک درخت کے سایہ مین جا کر بیٹھے وہان ایک چیونٹی نے اُنکو کاٹا حضرت موسیٰ نے چیونٹیون کا مکان جلوا دیا
جب خدا نے فرمایا کہ تو نے ایک چیونٹی کے قصور مین سب چیونٹیون کو جو یاد خدا کرتی تھین کیون جلوا دیا **خ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ　۱۷۰۰
غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بخاری مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ خدا ہی تھا اور اُسکے سوا کوئی چیز نہ تھی اور اُسکا عرش پانی پر تھا اور خدا نے لکھا لوح محفوظ مین ہر چیز کو بعد اُسکے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا
ف عمران بن حصین سے روایت ہے کہ مین حضرت کے پاس تھا اتنے مین یمن کے لوگ آئے سو اُنھون نے کہا کہ یا حضرت ہم دین کو پوچھنے آئے ہین
اور ہم یہ بات پوچھتے ہین کہ اس عالم سے پہلے کیا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی اتنے مین کسی نے مجھے کہا کہ تیرا اونٹ چھوٹ گیا مین اونٹ کے
پیچھے گیا وہ مجلس ہو گئی اگر مین وہین رہتا تو اس سے زیادہ تر حال معلوم ہوتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک وقت ایسا تھا کہ سوائے ذات پاک کے کوئی
چیز نہ تھی نہ عرش نہ پانی نہ لوح محفوظ نہ آسمان نہ زمین بعد اُسکے خدا نے عرش کو پانی پر رکھا اور لوح محفوظ مین جو کچھ اس عالم مین کرنا منظور تھا سو لکھا
اُسکے بعد آسمان اور زمین کو بنایا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو یونانی حکیم کہتے ہین کہ آسمان اور زمین قدیم ہین سو غلط بات ہے آدمی
کی عقل ناقص اسکو نہین سمجھ سکتی نبی معصوم کے فرمانے پر اعتقاد کرنا چاہیے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ　۱۷۰۱
بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا
عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو عورتین تھین اُنکے ساتھ اُنکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا سو ایک عورت کے بیٹے کو
لے گیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لے گیا اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لے گیا سو وہ دونون
داؤد کے پاس قصہ فیصل کروانے کو آئین سو اُنھون نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوا دیا سو وہ دونون نکلین سلیمان بن داؤد پاس آئین اور اُن سے یہ
حال کہا تو سلیمان نے کہا کہ چھری مجکو دو تا کہ مین اِس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر ان دونون عورتون کو دون تو چھوٹی عورت نے کہا کہ خدا تجھپر رحم کرے
یہ نہ کر وہ لڑکا اُس بڑی عورت کا ہی یعنی اب مین دعویٰ نہین کرتی دوسری کو دیجیے تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا **ف** حضرت سلیمان
نے چھوٹی عورت کو اسواسطے دلایا کہ اُسکو درد آیا اُسنے لڑکے کا کاٹنا گوارا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اُسی کا تھا اور اگر بڑی عورت کا لڑکا ہوتا تو وہ
اُس کے کاٹنے پر راضی نہ ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہون تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَتِ امْرَأَةٌ　۱۷۰۲
مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَّخَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُّطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَّهُوَ
اَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهٗ مسلم مین ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
کہ بنی اسرائیل کی قوم مین ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتون کے ساتھ سو اُسنے لکڑی کی دو کھڑاؤن بنا کر پہنین اور سونے کی خولدار انگوٹھی
بنائی پھر اُسکو مشک سے بھرا اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے سو چلی دو عورتون کے درمیان تو لوگون نے اُسکو نہ پہچانا سو اُسنے اپنے ہاتھ سے یون اشارہ کیا
اس حدیث کے ایک راوی نے جسکا شعبہ نام ہے اُسنے اپنا ہاتھ جھاڑا یعنی اُس عورت کے اشارہ کرنے کی مثال دی **ف** عورت نے کھڑاؤن
اسواسطے پہنی تا کہ لمبی معلوم ہو اور مشک کو اسواسطے لوگون کی طرف جھاڑا تا کہ خوشبو سے لوگ اُسکی طرف متوجہ ہون اس حدیث مین اشارہ ہے
کہ جب باطن خراب ہو تو ظاہری بناوٹ کچھ حقیقت نہین **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَّاِنَّهٗ　۱۷۰۳
لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَآءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

ف بیان ابتدائے آفرینش عالم ۱۲

بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ اُنمین حکومت اور ریاست کرتے تھے پیغمبر جب کہ ایک پیغمبر وفات پاتا تھا
دوسرا پیغمبر اُسکے مقام پر قائم ہوتا تھا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے کہا سو ہمکو آپ
کیا حکم کرتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے اُنکا حق ادا کرو سو مقرر خدا اُنسے پوچھنے والا ہے اُنکی رعیت کے حال سے
ف یعنی انتظام اور اصلاح عالم بدون حاکم کے نہین ہو سکتی اگلی اُمتون مین تو پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس اُمت مین خلیفون سے ہوگا اسواسطے
اُنکی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم کچھ رعیت کے حق مین قصور کریگا تو اُس سے خدا سمجھ لیگا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ
يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ
اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ قَالَ فَجَمَعَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى
نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْأَةِ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا
بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھے بنی اسرائیل کہ ننگے نہاتے تھے ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتا تھا اور
موسیٰؑ تنہا نہاتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰؑ ہمارے ساتھ اسواسطے نہین نہاتا ہی کہ اُسکو باد خانے کی بیماری ہی حضرتؐ نے فرمایا تو موسیٰؑ ایکبار نہانے
کو گئے تو اپنے کپڑے پتھر پر رکھے تو لے بھاگا پتھر اُنکے کپڑے کو تو موسیٰ علیہ السلام اُسکے پیچھے دوڑے کہتے ہوئے میرے کپڑے چھوڑ اے پتھر میرے
کپڑے چھوڑ اے پتھر یہانتک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کی شرمگاہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ موسیٰؑ کو تو کوئی عیب اور بیماری نہین پھر پتھر کھڑا ہو گیا یہانتک
کہ موسیٰؑ کیطرف خوب نظر کر چکے حضرتؐ نے فرمایا پھر موسیٰؑ نے اپنا کپڑا لیا پھر پتھر کو مارنے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اہل حق پر تہمت
باندھتا ہے خدا اُسکو شرمندہ کرتا ہے اور معلوم ہوا کہ ننگے نہانا علیحدہ درست ہی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً
وَكَانَ فِيْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ
يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّيْ وَصَلَاتِيْ فَاَقْبَلَ
عَلٰى صَلٰوتِهٖ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهٗ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ
بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهٗ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِيْ اِلٰى صَوْمَعَتِهٖ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ
نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهٗ وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهٗ فَقَالَ
مَا شَأْنُكُمْ فَقَالُوْا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاؤُوْا بِهٖ فَقَالَ دَعُوْنِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ
فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهٖ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِيْ قَالَ فَاَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهٗ وَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهٖ وَقَالُوْا نَبْنِيْ لَكَ
صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوْا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهٖ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ
وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلٰى ثَدْيِهٖ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهٗ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا
قَالَ وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهَا فَتَرَكَ
الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ اُمُّهٗ حَلْقٰى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ
ابْنِيْ مِثْلَهٗ فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ
مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهٗ وَاِنَّ هٰذِهٖ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ
وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جریج

ایک عابد مرد تھا سو اُسنے ایک عبادت خانہ بنایا اُسی مین رہتا تھا سو اُسکے پاس اُسکی مان آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اُسکی مان نے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا کہ اے رب میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی مان پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو اُسکی مان پاس اُس کے آئی اور وہ نماز مین تھا سو اُسنے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا ای رب میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی مان پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اُسکے پاس پھر آئی سو اُسنے پکارا کہ ای جریج تو اُسنے کہا کہ ای رب میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُسکی مان نے یون کہا کہ الٰہی اسکو مت مار یو جبتک کہ یہ بدکار عورتون کا مُنھ نہ دیکھ لیوے سو بنی اسرائیل جریج کے اور اُسکی عبادت کے آپس مین ذکر کرنے لگے اور ایک بدکار عورت تھی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اُسنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین تمھاری خاطر سے گرفتار کر دون سو وہ عورت اُسکے سامنے آئی تو جریج نے اُسکی طرف کچھ التفات نہ کیا تو وہ چرانے والے پاس آئی اور وہ اُسکے عبادت خانے پاس ٹھہرتا تھا سو اُس عورت نے اُسکو اپنی ذات پر قادر کیا سو اُسنے اُس سے صحبت کی تو اُسکے پیٹ رہ گیا سو وہ جب جنی تو اُس عورت نے کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے تو لوگ اُسکے پاس آئے اور اُسکو اُسکے عبادتخانے سے اُتارا اور اُسکا عبادتخانہ ڈھا دیا اور اُسکو مارنے لگے سو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمھارا یعنی کیون مجھے مارتے ہو سو اُنھون نے کہا کہ تونے اس بدکار سے زنا کیا سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہے تو اُسنے کہا وہ لڑکا کہان ہے سو اُسکو وہ لے آئے تو جریج نے کہا مجھے چھوڑو تاکہ مین نماز پڑھ لون پھر جب وہ نماز پڑھ چکا وہی لڑکا سامنے لایا گیا سو جریج نے اُسکے پیٹ مین ٹھوکا دیا اور کہا ای لڑکے تیرا کون باپ ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا چرانے والا میرا باپ ہے حضرت نے فرمایا پھر تو لوگ جریج پر جھکے تو اُسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرے واسطے تیرا عبادتخانہ سونے سے بنا دینگے جریج نے کہا کہ نہین اُسیطرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تھا سو اُنھون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی مان کا دودھ پیتا تھا تو ایک مرد نکلا عمدہ سواری پر ستھری پوشاک والا سو اسکی مان نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجیو تو لڑکے نے چھاتی چھوڑ دی اور اُس مرد کیطرف متوجہ ہوا اُسنے اُسکو دیکھا تو یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نہ کیجیو پھر اپنی مان کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا مین حضرت کو دیکھ رہا ہون اور حضرت اُس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمے کی اُنگلی اپنے مُنھ مین ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تونے حرام کیا تونے چوری کی اور وہ کہتی تھی کہ مجکو اللہ کفایت کرتا ہے اور وہی اچھا وکیل ہے تو اُس لڑکے کی مان نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کے برابر نہ کیجیو سو اُس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اُس لونڈی کیطرف دیکھا تو کہا الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو تو اُسی جگہ مان اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اُسکی مر مونڈی مان نے کہا کہ اچھی صورت کا ایک مرد نکلا سو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تونے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نکرنا اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور وہ اُسکو مارتے تھے اور کہتے تھے تونے حرام کیا چوری کی تو مین نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نہ کیجیو سو تونے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ مقرر وہ مرد ظالم تھا سو مین نے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نکرنا اور البتہ لونڈی کو کہتے ہین کہ تونے حرام کیا اور حال آنکہ اُسنے حرام نہین کیا اور کہتے ہین کہ تونے چوری کی اور حالانکہ اُس نے چوری نہین کی تو اسواسطے مین نے کہا کہ الٰہی مجکو ایسا ہی کرنا **ف** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوائے تین لڑکون کے کوئی لڑکا گود مین نہین بولا ایک عیسیٰ بن مریمؑ پھر یہ حدیث فرمائی اور دو لڑکون کا ذکر فرمایا تو تینون لڑکون کا بولنا ثابت ہوا **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ **قَالَهُ** مُنْصَرَفَهُ مِنْ ذِي قَرَدٍ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہے اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہے یہ حضرت نے ذی قرد سے پلٹتے ہوئے فرمایا **ف** ذی قرد ایک چشمہ ہے یا گانون کا نام ہے ابو قتادہؓ اور سلمہؓ انصاری صحابی ہین حضرت نے اُنکی سپہ گری اور اُستادی کی تعریف فرمائی **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مرد تھا کہ لوگون کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے یون کہا کرتا تھا کہ جب تو محتاج پاس جانا تو اُس سے درگذر کرنا یعنی

١٧٠٦

١٧٠٧

سختی سے تقاضا نکرنا شاید کہ خدا ہمسے بھی درگذر کرے حضرتؐ نے فرمایا پھر وہ مرد خدا سے ملا تو خدا نے اُس سے درگذر کی **ف** یعنی بعد موت کے
۱۷۰ اُسپر عذاب نہ کیا اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خلقت کو تنگ نہین کرتا خدا اُسکو نہین تنگ کرتا **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا مسلم مین ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زکریّا بڑھئی کا کام کرتے تھے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسب اور پیشہ کرنا کچھ عیب کی بات نہین بلکہ
۱۷۰ پیشہ وری مرد کے حق مین بہتر ہے تا کہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور سوال کی ذلّت سے بچے **ق** عَائِشَةُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ
مِنْ عِبَادِهٖ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّكُوْنُ فِيْ بَلَدِهٖ وَيَكُوْنُ فِيْهِ وَيَمْكُثُ فِيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلْدَةِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهٗ
لَا يُصِيْبُهٗ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ إِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيْدٍ **قَالَهٗ** لِعَائِشَةَ حِيْنَ سَأَلَتْهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وبا عذاب تھا کہ خدا اُسکو بھیجتا تھا جسپر کہ چاہتا تھا اپنے بندون سے سو خدا نے اُس وبا کو ایماندارون کے واسطے
رحمت کر ڈالا جو بندہ کہ کسی شہر مین ہوا اور اُس مین وبا پڑی ہوا اور وہ وہین ٹھہرا رہے نہ نکلے شہر سے مضبوط رہے ثواب کی اُمید رکھے جانتا ہو کہ وبا کا
صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اُسکو نہ پہونچیگا تو اُسکو شہید کے برابر ثواب ملیگا حضرتؐ نے یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے فرمائی جب کہ اُنھون نے
حضرتؐ سے وبا کا حال پوچھا **ف** یعنی اگلی اُمت پر وبا عذاب تھی اور اُمت محمدی پر رحمت ہے جو کوئی وباہین صبر کرے شہر سے نہ نکلے تقدیر کا اعتقاد
رکھے اور وبا کے صدمے سے وہ مر جاوے تو وہ شخص شہیدون مین لکھا جاویگا جس شہر مین وبا پڑے وہان کے لوگون کو وہان سے نکلنا درست نہین
۱۷۱ اور غیر شہر والونکو اس شہر مین آنا نہ چاہیے **ق** جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا
يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ بخاری اور مسلم مین جُندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمسے اگلی اُمت مین ایک مرد تھا اُسکے ایک زخم تھا سو وہ نہ سہ سکا تو اُسنے چھری کو لیا اور اُس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا تو خون
۱۷ نہ بند ہوا یہان تک کہ مر گیا حق تعالٰے نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان دینے مین مجھپر جلدی کی سو مین نے اُسپر بہشت حرام کی **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ
كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً
وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ
نَفْسٍ فَهَلْ لَّهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلٰى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَّعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ
مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلٰى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ
الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُّقْبِلًا بِقَلْبِهٖ إِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ
صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلٰى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ أَدْنٰى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِيْ أَرَادَ
فَقَبَضَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى هٰذِهٖ أَنْ تَبَاعَدِيْ وَإِلٰى هٰذِهٖ أَنْ تَقَرَّبِيْ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ
نَحْوَهَا بخاری اور مسلم مین ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمسے اگلی اُمت مین ایک مرد تھا کہ اُسنے ننانوے جان کو
قتل کیا تھا تو اُسنے لوگون سے پوچھا کہ روے زمین پر بہت بڑا عالم کون ہے سو اُسکو درویش ایک بتلایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا درویش بڑا عالم ہے
تو اُسکے پاس گیا سو اُسنے کہا کہ اُس شخص نے ننانوے جان کو قتل کیا ہے کیا اُسکی توبہ قبول ہوگی تو اُس درویش نے کہا کہ تیری توبہ مقبول نہین تو اُسنے
اُس درویش کو قتل کیا سو اُسنے اُسکو قتل کرکے سَو کو پورا کیا پھر اُس شخص نے لوگون سے پوچھا کہ جہان مین بڑا عالم کون ہے تو اُسکو ایک عالم
مرد بتایا گیا یعنی لوگون نے کہا کہ فلانا مرد بڑا عالم ہے سو اُسنے کہا کہ اُس شخص نے سَو جان کو مارا ہے سو کیا اُسکی توبہ مقبول ہو سکتی ہے تو اُس عالم
نے کہا کہ ہان اور کون شخص گنہگار اور توبہ کے درمیان حائل ہو سکتا ہے یعنی توبہ کا کوئی مانع نہین تو فلانی فلانی زمین کیطرف جا مقرر وہان
چند لوگ ہین کہ خدا کی عبادت کرتے ہین سو تو بھی خدا کی عبادت کر اُن کے ساتھ اور نہ پلٹیو اپنی زمین کیطرف اسواسطے کہ وہ بُری زمین ہے سو وہ شخص

اُس طرف کو چلا یہانتک کہ جب آدھی راہ چل گیا تو اُسکو موت نے لیا تو جھگڑنے لگے اُسمین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے سو رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کرکے آیا ہے اپنے دل سے خدا کیطرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اسنے کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا تو اُن کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت پر آیا تو فرشتون نے اُسکو اپنے درمیان پنچ مقرر کیا تو اُسنے کہا کہ دونون زمینون کی مسافت کو ناپو سو یہ شخص جس زمین کیطرف زیادہ تر نزدیک ہو سو اُسی کے لائق ہے تو فرشتون نے ناپا تو اُسکو اُسی زمین کیطرف نزدیک تر پایا جدھر کا اُسنے ارادہ کیا تھا تو اُسکو رحمت کے فرشتون نے لیا اور دوسری روایت یون ہی کہ خدا نے گناہ کی زمین کیطرف حکم بھیجا کہ تو دور ہوجا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا۔ اور بخاری نے روایت کی ہی کہ وہ شخص اپنی چھاتی کے بھل توبہ کی زمین کیطرف جھکا یعنی مرنے کے وقت دونون زمین کے بیچ مین برابر تھا چھاتی سے جھک کر اُدھر قریب ہوگیا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو اُس سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیارون کی صحبت پھر اُسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر اُنکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعا علیہ کو پنچایت کرنا درست ہی پانچوین یہ کہ رحمت آلہی کی کچھ حد نہین ادھر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اُدھر دریاے رحمت و مغفرت جوش مین آیا م صُهَيْبٌ كَانَ مَلِكٌ فِيْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أُعَلِّمُهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَى ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِيْ أَهْلِيْ وَإِذَا خَشِيْتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِيْ السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمِ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيْ بُنَيَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرٰى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَإِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ سَائِرَ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِيْ قَالَ إِنِّيْ لَا أَشْفِيْ أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَإِنْ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّيْ قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ قَالَ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ قَالَ فَقَالَ إِنِّيْ لَا أَشْفِيْ أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَأَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِيْ مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَأَبٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهِ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهِ فَاحْمِلُوْهُ فِيْ قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِيْ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِيْ صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ صُدْغِهِ فِيْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ

١٧١٢

أَمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ أَمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُوْدِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيْرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهِ فَأَقْحِمُوْهُ فِيْهَا أَوْ قِيْلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ اصْبِرِيْ فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ مسلم مین صہیب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اُسکا ایک جادوگر تھا سو جب وہ بڈھا ہوگیا اُسنے بادشاہ سے کہا کہ مین بُڈھا ہوگیا ہون سو میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ اُسکو مین جادو سکھلاؤن تو بادشاہ نے اُسکے پاس ایک لڑکے کا بھیجا کہ اُسکو وہ جادو سکھلاتا تھا تو اُس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ مین حضرت عیسیٰؑ کے دین کا ایک درویش تھا تو وہ لڑکا اُسکے پاس بیٹھتا اور اُسکا کلام سُنتا سو اُسکو بھلا معلوم ہوتا سو جب جادوگر پاس جاتا تو درویش کیطرف ہوکر نکلتا اور اُسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اُسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا درویش سے گلہ کیا تو درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہا کر کہ میرے گھر والون نے مجکو روکا تھا اور جب تو اپنے گھر والون سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجکو روکا سو اسی حال مین وہ رہا کرتا تھا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد آور جانور پر گذرا کہ اُسنے لوگون کو آمد و رفت سے روکا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج مین دریافت کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اُسنے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک پسندیدہ ہو جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ چلین پھرین پھر اُسکو مارا سو اُسکو قتل کیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے پھر وہ لڑکا درویش پاس آیا اور اُسکو یہ حال بتلایا تو درویش نے اُس سے کہا ای بیٹا تو مجھسے افضل ہے مقرر تیرا مرتبہ یہانتک پہونچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجکو نہ بتلایو اور اُس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگونکے علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سُنا اور وہ اندھا ہوگیا تھا تو اُسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ جو مال کہ یہان ہے وہ سب تیرے واسطے ہی اگر تو مجکو چنگا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ مین کسی کو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا پر ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون تو وہ تجکو چنگا کر دیویگا سو وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا تو خدا نے اُسکو چنگا کر دیا پھر وہ مصاحب بادشاہ پاس گیا اور اُسکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو اُس سے بادشاہ نے کہا کہ کس نے تیری آنکھ روشن کر دی مصاحب نے کہا کہ میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوائے بھی کوئی تیرا مالک ہے مصاحب نے کہا کہ میرا مالک اور تیرا مالک خدا ہی ہے سو بادشاہ نے اُسکو پکڑا سو ہمیشہ اُسکو مارا کرتا تھا یہانتک کہ اُسنے لڑکے کو بتلا دیا سو وہ لڑکا بلایا گیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا ای بیٹا تیرے جادو کا یہ مرتبہ پہونچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنے لگا اور تو ایسا کرتا ہے ویسا کرتا ہی حضرتؐ نے فرمایا سو اُس لڑکے نے کہا کہ مین کسی کو چنگا نہین کرتا چنگا تو خدا ہی کرتا ہی سو بادشاہ نے اُس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اُسکو مارا کرتا تھا یہانتک کہ اُسنے درویش کو بتلا دیا سو وہ درویش پکڑا آیا اور اُس سے کہا گیا کہ تو پلٹ جا اپنے دین سے سو اُسنے انکار کی سو بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی چاند پر رکھا اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر بادشاہ کا مصاحب بلایا گیا اور اُس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا سو اُسنے نہ مانا سو اُسکی چاند پر آرہ رکھا اور اُسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اُس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا سو اُسنے نہ مانا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے چند مصاحبون کو دیا اور کہا کہ اُسکو فلانے فلانے پہاڑ کیطرف لیجاؤ اور اُسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے اور نہین تو اُسکو ڈھکیل دو سو وہ اُسکو لے گئے اور پہاڑ پر اُسکو چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو انکے شر سے بچا جسطرح سے کہ تو چاہے سو پہاڑ نے اُنکو خوب ہلایا اور وہ لوگ گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا سو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیون کا اُسنے کہا خدا نے مجکو اُن کے شر سے بچایا سو بادشاہ نے اُسکو اپنے اور چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اُسکو لیجاؤ اور اُسکو ناؤ پر چڑھاؤ اور اُسکو دریا کے اندر لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے اور نہین تو اُسکو دریا مین ڈالدو سو وہ لوگ اُسکو لے گئے سو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجکو انکے شر سے بچا جسطرح سے کہ تو چاہے سو اُن کو لیکر ناؤ اوندھی ہوگئی تو وہ لوگ ڈوب گئے اور وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا تو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا اُسنے کہا خدا نے مجکو اُنکے شر سے بچایا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجکو نہ مار سکے گا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتلاؤن بادشاہ نے کہا وہ کیا چیز ہے اُس نے کہا کہ تو سب لوگونکو ایک میدان مین جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ خدا کے نام سے

جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہون پھر مجکو تیر مارسو اگر تو یہ کام کریگا تو مجکو قتل کرسکیگا سو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو
ایک کھنبے پر سولی دیا پھر اُسنے اُسکی ترکش سے تیر لیا پھر تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مین مارتا ہون پھر اُسکو
تیر مارا سو اُس کی کنپٹی پر تیر لگا سو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا سو مرگیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے ہم لڑکے
کے رب کا ایمان لائے ہم لڑکے کے مالک کا ایمان لائے پھر خواب مین بادشاہ سے کسی نے کہا کہ تو نے دیکھا جسکا تجکو ڈر تھا خدا کی قسم مقرر تجھپر تیرا
پرہیز اور تیرا ڈر گر پڑا البتہ لوگ تو ایمان لاچکے سو بادشاہ نے خندق کھودنے کا راہون کے ناکون پر حکم دیا سو خندق کھودی گئی اور اُسنے اُسکے اندر خوب
آگ بھڑکائی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے سو اُسکو خندق مین ڈھکیل دو یا کہ یون کہا جاوے کہ اس مین گر پڑ سو لوگون نے ویسا ہی کیا یہانتک کہ ایک
عورت آئی اور اُسکے ساتھ اُسکا ایک لڑکا تھا سو وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نہ گرے تو لڑکے نے اُس سے کہا اے مان تو صبر کر اسواسطے کہ تو دین حق پر ہی **ف**
اس حدیث مین اہل حق اور اہل باطل اور صبر کی فضیلت اور ہدایت الٰہی کا بیان ہی چنانچہ اس قصے کو حق تعالیٰ نے سورۂ والسماء ذات البروج مین مجمل بیان
فرمایا ہی حضرت نے اُسکو مفصل بیان کیا م مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ مسلم مین معاویہ ۱۷۱۳
ابن حکم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ پیغمبرون مین ایک پیغمبر تھے کہ لکیرین بناتے تھے سو جسکی لکیر اُنکی لکیر سے موافق پڑی سو وہی ٹھیک ہی **ف** معاویہ
بن حکم سے روایت ہی کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ ہم کفر کی حالت مین علم غیب بتانے والون پاس جاتے تھے حضرت نے فرمایا کہ اب اُنکے پاس مت
جایا کرو پھر مین نے کہا کہ بعضے لوگ لکیرین کھینچ کے کچھ حال بتلاتے ہین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ کفار عرب کا
دستور تھا کہ جب کچھ کام کرنا منظور ہوتا تو جلد جلد بہت لکیرین بیشمار کھینچتے پھر دو دو لکیرین ملا کر کاٹتے جاتے آخر کو اگر دو لکیرین رہ جاتین تو اُس کام کو نیک جانتے
اور اگر ایک لکیر رہتی تو اسکو بد جانتے علماے حدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خط کشی درست نہین اسواسطے کہ خط کشی اُس پیغمبر کا معجزہ
تھا تو اُنکے موافق اور لوگون سے ہونا محال ہی بعضے نادان اس حدیث کو علم رمل کی دلیل جانتے ہین سو غلط بات ہے اسواسطے کہ اُس پیغمبر
کی خط کشی بالیقین معلوم نہین ہو سکتی تا کہ اس خط اور اُس خط کی موافقت اور عدم موافقت معلوم ہو اور بہت آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ
آیندہ کی بات بالیقین کوئی نہین جان سکتا ہی اور اُس کے دریافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین فرمایا تو صاف معلوم ہوا کہ علم رمل و جفر و نجوم شرع مین ہرگز درست
نہین م عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو كَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ مسلم مین ۱۷۱۴
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیرین اور اندازے لکھے آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس
آگے فرمایا کہ عرش خدا کا پانی پر تھا **ف** جو کچھ خدا کو کرنا منظور تھا اُسکو اول لوح محفوظ مین لکھا پھر اُسکے موافق عالم کو بنایا اور معلوم ہوا کہ پانی کا وجود آسمان و
زمین سے مقدم ہی م جَابِرٌ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قَالَهُ لِعَبْدٍ لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ ۱۷۱۵
يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ مین نہ جاویگا اسواسطے کہ وہ جنگ بدر اور
حدیبیہ مین حاضر تھا یہ حضرت نے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام سے فرمایا وہ غلام حضرت کے پاس حاطب کا شکوہ کرتا آیا سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مقرر
حاطب تو دوزخ مین جاویگا **ف** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو حضرت کے اصحاب جنگ بدر اور جنگ حدیبیہ مین موجود تھے اُنپر دوزخ حرام ہی
وہ مقرر بہشتی ہین جنگ بدر مین تین سو تیرہ اصحاب تھے اور جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو تھے خ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللهُ ۱۷۱۶
فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيهِ الْكَعْبَةُ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ لَمَّا قَالَ لِأَبِي سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَأَخْبَرَ أَبُو سُفْيَانَ
بِذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ
ابن زبیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ غلط کہا سعد نے ولیکن یہ دن تو وہ ہے جسمین خدا کعبے کی تعظیم کرویگا اور اس دن مین کعبے پر غلاف
چڑھایا جاویگا یعنی سعد بن عبادہ نے جب ابو سفیان سے کہا کہ آج قتل کا دن ہے آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا سو ابو سفیان نے یہ خبر حضرت سے کی یہ حدیث

مرسل ہے یعنی تابعی نے صحابی کا نام روایت مین نہین ذکر کیا اور اس حدیث کی سند حضرت عائشہؓ سے ہے وہ حضرتؐ سے روایت کرتی ہین **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ جب حضرتؐ نے فتح مکہ کے واسطے مدینے سے کوچ کیا تو یہ خبر قریش کو پہونچی تو ابوسفیان اور حکیم اور بدیل حضرتؐ کی خبر دریافت کرنے کو نکلے حضرتؐ کے جاسوس انکو پکڑ لے گئے ابوسفیان مسلمان ہوا جب حضرتؐ نے کوچ کیا تو عباسؓ سے فرمایا کہ تم ابوسفیان کو ایک جگہ لیکر کھڑے ہو تا کہ وہ مسلمانون کی فوج کو دیکھے تو عباسؓ اُسکو لیکر کھڑے ہوے اور حضرتؐ کا لشکر نکلنے لگا ابوسفیان ہر ایک گروہ کا نام پوچھتا جاتا تھا عباسؓ بتلاتے جاتے تھے ابوسفیان کہتا تھا مجکو ان لوگون سے کیا کام جب ایک بڑا جھنڈا آیا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون لوگ ہین عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہین اُنکے سردار اور علمدار سعد بن عبادہؓ تھے سعدؓ نے ابوسفیانؓ سے کہا کہ آج خوب خونریزی کا دن ہے آج کعبے مین لڑنا حلال ہوگا پھر حضرتؐ کا جھنڈا آیا اور حضرتؐ کا علم زبیرؓ کے پاس تھا ابوسفیانؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ آپ نے سعد کا قول نہین سُنا حضرتؐ نے فرمایا کیا اُس نے کہا ابوسفیان نے وہ قول بیان کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور نوسلم لوگونکو دلاسا دیا

۱۷ **ق** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ يَعْنِيْ عَامِرَ بْنَ الْاَكْوَعِ اَخَا سَلَمَةَ وَقَدْ اَصَابَ رُكْبَتَهُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَمَاتَ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غلط کہا جس نے وہ قول کہا مقرر اُسکے واسطے دو ثواب ہین اور حضرتؐ نے اپنی دو انگلیون کو ملایا مقرر وہ غازی تھا اور محنت کش عرب کا آدمی کمتر اُسکے برابر لڑائی مین چلا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث عامر بن اکوع سلمہ کے بھائی کے حق مین فرمائی اور اُن کی تلوار کا پھیلا اُنکے زانو پر لگ گیا تھا سو وہ اُسی صدمے سے مرگئے **ف** جنگ خیبر مین عامرؓ نے کسی کافر پر تلوار ماری سو اُس تلوار کا پھیلا اُن ہی کے زانو پر پڑا اُسی صدمے سے وہ مرگئے بعضے لوگون نے کہا کہ عامرؓ حرام موت اپنے ہاتھ سے مرے اُنکو جہاد کا ثواب نہ ملے گا جب حضرتؐ نے یہ کلام سُنا تب یہ حدیث فرمائی عامرؓ کو دو ثواب فرمائے یعنی ایک جہاد کا ثواب دوسرے زخم کی تکلیف کا ثواب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بے قصد اپنے ہاتھ سے اپنے بدن پر زخم لگجاوے اور اُس سے آدمی مرجاوے تو اسکی موت حرام نہین

۱۷۱ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَ رِوَايَةُ الْقُضَاعِيِّ اِثْمًا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹھ کفایت کرتا ہے کہ جو سُنے اُسکو ذکر کرے اور قضاعی کی روایت مین یون ہے کہ آدمی کو اتنا گناہ کفایت کرتا ہے کہ جو سُنے اُسکو بیان کرے **ف** یعنی اکثر اخبار اور حکایات جھوٹھ سے خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہ شخص بھی مقرر دروغ گو ٹھہرا یعنی دروغ کا مددگار ہوا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کرلیوے ہرگز زبان پر نہ لاوے

۱۷۱ **ق** اَبُوْمُوْسٰى كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردون سے بہت لوگ کمال کو پہونچے اور عورتون سے مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوائے کوئی عورت باکمال نہین ہوئی **ف** یعنی اگلی امت مین یہی دو عورتین باکمال ہوئین اسواسطے کہ امت محمدی مین حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت عائشہؓ کا کمال بہت احادیث سے ثابت ہے

۱۷۲ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُّمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُّمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ ثُمَّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے مُدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے اور ہوجاؤگے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہ کا گوشت اور خون یعنی اسمین کچھ شک نہین **ف** قفیز اور مُدی پیمانہ کا نام ہے جسمین ناج کو ناپتے ہین اور اردب چونسٹھ سیر کا ہوتا ہے اس حدیث مین آخر زمانہ کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکون کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کریگی جیسے اسلام سے پہلے بے سردار ملک تھا ویسا ہی ہوجاویگا

۱۷۲ **م** اَنَسٌ نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ نَهْرٌ وَّعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ

مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِیْ فَیَقَالُ مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ابھی مجھپر ایک سورۃ اتری پھر حضرت نے اِنَّا اَعْطَیْنَا کی سورۃ پڑھی یعنی اے محمد ہمنے تجکو کوثر دیا تو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر مقرر تیرا دشمن بے نام و بے نشان ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے سو ہمنے کہا کہ خدا اور اسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرت نے فرمایا کہ کوثر نہر ہے کہ میرے رب نے اسکا مجھسے وعدہ کیا ہی اسپر بہت خیر ہے کوثر حوض ہے جسپر میری امت گذرے گی اسکے برتن جتنے آسمان کے تارے تو ایک بندہ میری امت کا حوض سے روکا جاویگا تو مین کہونگا اے میرے رب یہ تو میری امت سے ہے تو حکم ہوگا کہ تو نہین جانتا کہ تیرے بعد اسنے کیا نئی راہ نکالی یعنی مرتد ہوگیا **ف** عرب کے چند گروہ حضرت صلعم کے بعد مرتد ہوگئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انکو مارا وہ لوگ حوض کوثر سے بے نصیب ہین

[١٧٢٢] **ق** اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیُّ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ بخاری اور مسلم مین ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے جنکا عقبہ بن عامر انصاری نام ہے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام اترا سو انہنے میری امامت کی تو مین نے اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مین نے اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مین نے اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مین نے اسکے ساتھ نماز پڑھی پھر مین نے اسکے ساتھ نماز پڑھی **ف** یعنی پانچ وقت کی فرض نماز تعلیم کے واسطے جبرئیل نے حضرت کو پڑھائی تاکہ امت کو اسی طرح تعلیم کرین

[١٧٢٣] **م** بُرَیْدَةُ بْنُ الْحُصَیْبِ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَیْكِ الْمِیْرَاثُ **قَالَهٗ** لِامْرَاَةٍ قَالَتْ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ مسلم مین بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تیرا ثواب ثابت ہوگیا اور وراثت سے وہ لونڈی تجکو پھر ملی یہ حضرت صلعم نے اس عورت سے فرمایا جسنے کہا تھا کہ مین نے اپنی ماں کو لونڈی دی تھی اور میری ماں مر گئی **ف** یعنی تجکو دو فائدے ہوئے ایک تو دینے کا ثواب دوسرے لونڈی کی ملکیت وراثت کے سبب سے

[١٧٢٤] **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وُقِیَتْهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِیْتُمْ شَرَّهَا یَعْنِیْ حَیَّةً خَرَجَتْ عَلَیْهِمْ بِمِنًی بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا نے اسکو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اس کے شر سے بچایا یعنی وہ سانپ جو اصحاب پر منا کے مقام مین نکلا تھا **ف** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم منا کے غار مین تھے حضرت پر وہان سورۂ مرسلات اتری ہم اسکو یاد کرتے تھے اتنے مین وہان ایک سانپ نکلا حضرت صلعم نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو ہم اسکے مارنے کو دوڑے سانپ اپنے بل مین گھس گیا تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سانپ کا مارنا درست ہی

فَصْلٌ فِیْمَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ماضی مجہول ہی

[١٧٢٥] **ق** عَائِشَةُ اُرِیْتُكِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ جَاءَنِیْ بِكِ الْمَلَكُ فِیْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِیْرٍ فَیَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِیَ فَاَقُوْلُ اِنْ یَّكُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یُمْضِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے مجھسے فرمایا کہ مجکو تو خواب مین دکھلائی گئی تین رات تجکو میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی ٹکڑے مین سو یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی مین نے تیرا چہرہ کھولا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی ہے تو مین کہتا تھا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا یون ہی کریگا یعنی تو میرے نکاح مین آویگی **ف** یہ جو حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے یعنی اس خواب کی اگر کوئی اور تعبیر نہوئی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک اور تردد نہین ہوتا۔ م۔

[١٧٢٦] اَبُوْ هُرَیْرَةَ اُرِیْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَیْقَظَنِیْ بَعْضُ اَهْلِیْ فَنُسِّیْتُهَا وَیُرْوٰی فَنَسِیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ شب قدر مجکو خواب مین معلوم ہوئی پھر میرے بعضے اہل بیت نے مجکو جگا دیا تو مین اسکو بھلایا گیا اور دوسری روایت یون ہے کہ مین شب قدر کو بھول گیا تو اسکو رمضان کی اخیر دس راتون مین تلاش کرو **ف** یعنی طاق راتون مین

[١٧٢٧] **ق** جَابِرٌ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْیُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً بخاری اور مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتین ملین کہ مجھسے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین مجکو فتح نصیب ہوئی دھاک سے مہینا بھر کی راہ تک اور ساری زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر ہوئی یعنی ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہی سو جس مرد کو میری امت سے جہان نماز کا وقت ملے وہان نماز پڑھ لیوے اور حلال ہوا میرے واسطے غنیمتون کا مال اور مجھسے پہلے کسی کو حلال نہ تھا اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا اور پیغمبر فقط اپنی قوم پر بھیجا جاتا تھا

اور مین تمام عالم کے لوگون پر بھیجا گیا **ف** یعنی ان پانچ چیزون سے حضرتؐ سب پیغمبرون سے افضل ہوے حضرتؐ کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم خوف کھاتا تھا یہود و نصاری کو سوائے عبادتخانے کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم نہ تھا امت محمدیؐ کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت مین اول حضرتؐ کے سوائے کوئی پیغمبر شفاعت نہ کر سکے گا اور ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ کسی کو حاصل نہین ہوا بجز حضرتؐ کے **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہے سجدہ کرنے کا سات ہڈیون پر ماتھے پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون گھٹنون پر اور دونون قدمون کے سرے پر اور یہ حکم ہوا ہے کہ نماز مین کپڑے اور بالون کو نہ سمیٹون **ف** نماز مین بالون کا جوڑا باندھنا اور کپڑے کو خاک سے بچانا مکروہ ہی **ق** اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَجَابِرٌ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو لوگون سے لڑنے کا حکم ہوا یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہین سو جس نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا اُسنے اپنا مال اور جان بچایا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہی اور اُسکا حساب خدا کے ذمّے پر ہے **ف** یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اُسکا جان اور مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا یا مال ضامن ہوگا تو اُس سے مال دلایا جاویگا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین کافر رہا تو اس سے خدا حساب کرلیگا دلون کے حال دریافت کرنیکا حاکم اور قاضی کو حکم نہین **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰی يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مجکو اُس بستی مین رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیونکو کھا ویگی یعنی فتح اسلام ہوگی سب شہر مدینے کے تابع ہونگے لوگ اُسکو یثرب کہتے ہین اور اُسکا عمدہ نام تو مدینہ ہے بُرے لوگون کو مدینہ نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال ڈالتی ہے **ف** مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرتؐ نے نام بدل ڈالا **ق** اَنَسٌ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدِنِ السَّاعِدِيُّ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِيْ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی بخاری اور مسلم مین انسؓ اور سہل بن سعدؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اور قیامت متصل ہوا جیسے یہ دونون حضرتؐ نے اپنی دونون اُنگلیون کی طرف اشارہ کیا یعنی کلمے کی اُنگلی اور بیچ کی اُنگلی **ف** حضرتؐ خاتم النبیین ہین حضرتؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہین قیامت تک حضرتؐ کا دین قائم رہیگا تو حضرتؐ مین اور قیامت مین کوئی حائل نہ ٹھہرا **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ زمانے والونسے ایک زمانے والونکے بعد دوسرے زمانے والون سے یہانتک کہ مین اُن زمانے والون سے ہوا جنسے ہوا **ف** یعنی حضرت آدمؑ کے زمانے سے حضرتؐ کے زمانے تک حضرتؐ کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہین کہ سب مسلمان تھے **م** جَابِرٌ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ آندھی چلائی گئی منافق کے مرنے سے **ف** مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ سفر گئے تھے جب مدینے کے قریب پہنچے تو آندھی چلی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی جب مدینے مین آئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مرگیا یہ حدیث معجزہ ہی کہ آیندہ کی خبر دی **ق** اِبْنُ عُمَرَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ عَلٰی اَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَلْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہی خدا کو ایک جاننے پر اور نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور رمضان کے روزے پر اور حج پر سو ایک مرد نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا حج اور رمضان کے روزے پر عبداللہؓ نے کہا نہین رمضان کے روزے اور حج پر یون ہی مین نے حضرتؐ سے سنا ہی یعنی اول روزہ بعد اُسکے حج اور دوسری روایت یون ہی کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیز پر ہے اِسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود برحق نہین

۱۷۳۵ اور محمدؐ اُسکا بندہ اور اُسکا رسول ہے اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ
بِالْمَكَارِهِ وَحُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَفِي رِوَايَةٍ اُفْضَاعِيٍّ حُفَّتْ. بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ڈھکی گئی
اور توپی گئی بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے ف یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہیں اور عبادت
۱۷۳۶ اور تقویٰ مشقت اور تکلیف سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا کے چین کا دوزخ انجام ہے ق عَائِشَةُ حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ. بخاری اور مسلم میں حضرت
۱۷۳۷ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شراب کا بیچنا حرام ہوا ف شراب کی خرید و فروخت مسلمان کو ہرگز درست نہیں خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ
لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى لِسَانِيْ. بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حرام ہو گیا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستان کے اندر ف
۱۷۳۸ بعضے علما کے نزدیک جیسے مکہ حرم ہے ویسے ہی مدینہ یہ حدیث اُنکی دلیل ہے م اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا وَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ اللّٰهُ نَحْنُ
اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ. مسلم میں ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سے اگلی امت میں سے ایک مرد کا حساب ہوا تو اُسکی نیکی کچھ
بھی نہ پائی مگر وہ لوگوں سے ملا جلا کرتا تھا اور مالدار تھا اور اپنے غلاموں سے حکم کرتا تھا کہ محتاج سے قرض مانگنے میں سختی نہ کریں خدا نے فرمایا کہ ہم اسکی نسبت زیادہ تر
۱۷۳۹ کرم اور احسان کے سزاوار ہیں سو اسے فرشتو اُس سے درگذر کرو خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ
قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ. بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہلکا اور سہج ہو گیا تھا داؤدؑ پر قرآن
سو وہ اپنی سواریوں کے کسنے کا حکم کرتے تھے تو قرآن کو زین کسنے سے پہلے پڑھ چکتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب ف قرآن سے مراد زبور ہے ایسی
۱۷۴۰ جلدی زبور کا تمام کرنا حضرت داؤدؑ کا معجزہ تھا اور باوجودیکہ بادشاہ تھے لیکن اپنے کسب اور محنت سے کھاتے تھے م عَائِشَةُ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ
وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ. مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پیدا کیے گئے فرشتے نور سے
۱۷۴۱ اور جن آگ کی لو سے اور آدمؑ پیدا ہوئے اُس سے جیسا تمہیں قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے خ اَنَسٌ رُفِعْتُ اِلَى السِّدْرَةِ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاُتِيْتُ بِثَلٰثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ
عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَقِيْلَ لِيْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ. بخاری میں انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف گیا تو وہاں چار نہریں ہیں دو نہریں ظاہر اور دو باطن ظاہر نہریں تو نیل اور فرات اور باطن نہریں بہشت میں جاری ہیں
اور میرے سامنے تین پیالے آئے ایک پیالے میں دودھ اور ایک پیالے میں شہد اور ایک پیالے میں شراب تو میں نے دودھ کا پیالہ لیا تو مجکو حکم ہوا کہ تو نے
۱۷۴۲ پیدائشی دین پایا ف معراج کی حدیث میں اسکا مفصل بیان ہو چکا م اَبُوْ هُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا
وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ. مسلم میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عذاب ہوا ایک عورت پر بلی کے مقدمے میں اُس نے بلی
۱۷۴۳ کو باندھ رکھا تھا نہ اسکو کھلایا نہ پلایا اور نہ اسکو چھوڑا کہ زمین کے جانور کھاتی م اَبُوْ ذَرٍّ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ
اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ. مسلم میں ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال میرے سامنے لائے گئے نیک بھی اور بد بھی تو میں نے امت کے نیک عمال میں پایا تکلیف کی چیز کو جو راہ سے علحدہ ڈالی
۱۷۴۴ جاوے اور امت کے بد اعمال میں میں نے پایا کھکار کو جو مسجد میں ہو اور زمین میں نہ دابی جاوے ف راہ میں تکلیف کی چیز جیسے کانٹا اور پتھر ق اِبْنُ عَبَّاسٍ
عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَاَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْاُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهٗ
فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ هٰٓؤُلَاءِ اُمَّتِيْ قَالَ لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قَالَ هٰٓؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَ
هٰٓؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى

وَ عَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اَلْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ السِّيَاقُ لِلْبُخَارِيِّ ۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ
میرے سامنے کی گئین اگلی امتین تو ایک پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ ایک گروہ تھا اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ بارہ تیرہ لوگ تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور
اُسکے ساتھ دس آدمی تھے اور بعضا پیغمبر چلا اور اُسکے ساتھ پانچ آدمی تھے اور بعضا پیغمبر اکیلاہی چلا پھر مین نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہی سو مین نے کہا
اے جبرئیل یہ لوگ میری اُمت ہین جبرئیل نے کہا نہین ولیکن تو آسمان کے کنارے کی طرف دیکھ سو مین نے دیکھا تو بڑا جھنڈ ہے جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ لوگ
تیری امت ہین اور یہ ستر ہزار جو آگے ہین نہ انپر حساب ہے اور نہ عذاب مین نے کہا اسکا کیا سبب ہے جبرئیلؑ نے کہا یہ بیماری مین بدن داغتے تھے نہ جھاڑ
پھونک کرتے تھے اور نہ شگون لیتے تھے اور اپنے رب پر توکل اور بھروسا کرتے تھے یہ حدیث بخاری اور مسلم دونون مین ہی لیکن یہ خاص روایت بخاری کی
ہی **ف** جتنے لوگ جس پیغمبر کا ایمان لائے ہونگے وہی قیامت مین اُسکے ساتھ ہونگے اور بعضے پیغمبر کا کوئی ایمان نہ لایا ہوگا اُسکے ساتھ کوئی نہوگا معلوم ہوا
کہ ہمارے حضرتؐ کی اُمت سب سے زیادہ ہوگی ترک دوا توکل نہین اسواسطے کہ حضرتؐ نے اکثر دوا کی ہے بلکہ داغ اور جھاڑ پھونک اور شگون لینا توکل کے

۱۷۱ مخالف ہے لیکن جب کوئی علاج داغنے کے سواے باقی نہ رہے تو اُسوقت مین داغنا بھی درست ہی **م** جابِرٌ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ
مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَ رَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهُ وَ رَاَيْتُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا
دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے کیے گئے پیغمبر سو موسیٰؑ تو دُبلا پتلا مرد جیسے قوم شنوءہ کے مرد اور دیکھا مین نے
عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرے دیکھے لوگون مین عیسیٰؑ سے زیادہ تر مشابہ عروہ بن مسعود ہی اور مین نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین ابراہیمؑ
سے زیادہ تر مشابہ تمھارا صاحب ہی یعنی خود حضرتؐ اور مین نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے لوگون مین جبرئیلؑ سے زیادہ تر مشابہ دحیہ بن خلیفہ

۱۷۱ ہے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا
وَ مَسْجِدًا وَ اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو فضیلت حاصل ہوئی اور پیغمبرون
پر چھ چیزون کے سبب سے مجکو جوامع الکلم عطا ہوئی اور مجکو رُعب سے فتح ملی اور میرے واسطے غنیمت کے مال حلال ہوے اور میرے واسطے تمام زمین پاک
کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی اور مین تمام عالم کا پیغمبر ہوا اور مین خاتم النبیین ہوا **ف** جوامع الکلم اُسکو کہتے ہین جس مین تھوڑے لفظ اور مطلب بہت
ہون جوامع الکلم سے مراد قرآن اور احادیث ہین جنکے معانی اور مطالب کی کچھ حد نہین جتنا غور کیجیے اُتنے مطالب کھلتے ہین باقی مفصل مضمون اس
حدیث کا بارھوین حدیث مین گذرا لیکن اس مین چھ چیز کو فرمایا اور اُس مین پانچ چیز سو اس کا سبب یہ ہے کہ اول حضرتؐ کو پانچ چیز کا حال معلوم

۱۷۱ ہوا پھر چھٹی چیز بھی عنایت ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَ اِنِّيْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ
لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل
کا ایک گروہ مسخ ہوگیا نہین معلوم کون صورت ہوگئی اور مقرر سواے چوہے کے کوئی میرے خیال مین نہین آتا جب چوہے کے آگے اونٹ کا دودھ رکھیے
تو نہ پیے اور جب اُسکے آگے بکریون کا دودھ رکھیے تو پی جاوے **ف** یعنی بنی اسرائیل اونٹ کا دودھ نہ پیتے تھے تو اس قرینے سے فرمایا کہ وہ لوگ

۱۷ چوہے کی صورت پر مسخ ہوگئے اسواسطے کہ چوہا بھی اونٹ کا دودھ نہین پیتا **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ وَ قَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت
ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ پیچھو دروازے مین سجدہ کرتے اور کہو مغفرت ہم چاہتے ہین تاکہ ہم تمکو بخشین سو اُنھون نے حکم بدل ڈالا تو
دروازے مین داخل ہوے چوتڑون کو گھسلتے اور کہا دانہ بال مین بہتر ہے **ف** بیت المقدس یا اریحا کے دروازے مین داخل ہونے کا حکم ہوا تھا سو وہ
لوگ ایسے بے ادب تھے کہ مسخرا پن کرنے لگے سجدے کے بدلے چوتڑون سے گھسلتے اور مغفرت کے بدلے اناج مانگنے لگے اسواسطے غضب الٰہی مین گرفتار ہوے

۷۴۹ ق اِبْنُ عَبَّاسٍ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو فتح نصیب
ہوئی پورب کی ہوا سے اور ہلاک ہوئی عاد کی قوم پچھم کی ہوا سے م اَنَسٌ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ ۷۵۰ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ رات کو میرا لڑکا پیدا ہوا تو مین نے اسکا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ف ہجری آٹھوین سال ماریہ قبطیہ سے صاحبزادہ پیدا ہوا
حضرتؐ نے انکا ابراہیم نام رکھا سترہ مہینے کے بعد انکا انتقال ہوا

فَصْلٌ فِي الْحِكَايَةِ عَنْ نَفْسِ الْمُتَكَلِّمِ

اس فصل مین وہ حدیثین
ہین جنکے سرے پر ماضی متکلم کی لفظ ہے ق اَنَسٌ اَتَيْتُ عَلٰى نَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ الْمُجَوَّفِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ الْكَوْثَرُ ۷۵۱ بخاری اور مسلم
مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین ایک نہر پر گیا اسکے دونون کنارون پر پولے موتیون کے خیمے ہین تو مین نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کیا
ہی جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض کوثر ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهُ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ ۷۵۲ مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کی مغفرت مانگون سو مجکو اجازت ندی اور مین نے اجازت مانگی کہ
اسکی قبر کی زیارت کرون سو مجکو زیارت کی اجازت دی ف حضرتؐ نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو حضرتؐ اور ساتھ والے روئے اور فرمایا کہ زیارت کیا کرو
قبرونکی کہ اس سے موت یاد پڑتی ہو اگر کوئی کہے کہ قرآن مین مشرکون کیواسطے مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرتؐ نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا
اسکا جواب یہ ہو کہ حضرتؐ کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یعنی ہرچند اور ونکو مشرکون کے واسطے مغفرت مانگنا درست نہین مگر شاید مجکو درست
ہو علی الخصوص کہ حضرتؐ کے سبب ابوطالب کے عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا کہ یہ اجازت مانگنا منع ہونے سے قبل ہوا ہو ق اِبْنُ عَبَّاسٍ اِطَّلَعْتُ ۷۵۳
فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ مین بہشت مین جھانکا تو مین نے اسکے اکثر لوگ محتاج دیکھے اور مین دوزخ مین جھانکا تو اسکے اکثر لوگ عورتین دیکھین ف محتاج ایماندار
اکثر تکلیفات مین رہتے ہین تو صبر کرتے ہین اس سبب سے بہشت پاتے ہین اور عورتین اکثر بدخو اور بداعتقاد ہوتی ہین اس جہت سے دوزخ مین جاتی ہین خ ۷۵۴
اَنَسٌ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے تمسے مسواک کرنے کی خوبی بار بار کہی ہے غرض ۷۵۵
یہ کہ مسواک مین غفلت اور سستی نکرو مسواک کی عادت ڈالو ق جَابِرٌ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ
الْوَادِيْ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ
فَاِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِيْ جِبْرِيْلَ فَاَخَذَتْنِيْ رَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حرا کے پہاڑ مین مین نے ایک مہینے کا اعتکاف کیا سو جب اپنا
اعتکاف پورا کر چکا تو مین نالے کے اندر اترا تو مجکو کسی نے پکارا تو مین نے اپنے آگے اور پیچھے داہنے اور بائین دیکھا تو مین نے کسی کو نپایا پھر مجکو کسی نے
پکارا تو مین دیکھنے لگا سو مین نے کسی کو نہ دیکھا پھر مجکو کسی نے پکارا تو مین نے اپنا سر اٹھایا تو وہی فرشتہ یعنی جبرئیل ہوا مین تخت پر بیٹھا ہے تو مجکو بہت کپکپی نے
لیا تو مین خدیجہؓ پاس آیا سو مین نے کہا مجکو اڑھاؤ تو انھون نے مجکو اڑھایا اور مجپر پانی چھڑکا پھر خدا نے سورۂ مدثر اتاری یعنی اے جھرمٹ مارنے والے اٹھ
اور لوگون کو عذاب الٰہی سے خوف دلا ف حضرتؐ پر اوّل اقرأ کی سورۃ اتری پھر تین برس وحی بند رہی اسکے بعد سورۂ مدثر اتری ق ۷۵۶ مِسْوَرُ بْنُ
مَخْرَمَةَ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ قَالَهٗ لِاَبِيْهِ مَخْرَمَةَ يَعْنِيْ قَبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرًا بِالذَّهَبِ بخاری اور مسلم مین مسور
ابن مخرمہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی یہ حضرتؐ نے مسور کے باپ مخرمہ کو فرمایا
مراد ریشمی قبا ہی جس مین سونے کا تکمہ لگا تھا ف جب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور قبا دی اسوقت تک ریشمی کپڑا حرام نہوا تھا یا اسواسطے دی ہو کہ اسکو
بیچ لیوین م اَنَسٌ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ۷۵۷ مسلم مین انسؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو مین نے جوتی کی چپ چپ سنی مین نے پوچھا یہ کون ہے فرشتون نے کہا کہ یہ غمیصا بیٹی ملحان کی ہی انسؓ

ابن مالک کی ہان خ سَمُرَةُ رَأَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَصَعِدَا بِیْ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا هِیَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ بخاری مین سمرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے آج کی رات دو مردون کو دیکھا سو وہ مجکو ایک درخت پر چڑھا لے گئے پھر مجکو اُنھون نے ایک گھر مین داخل کیا کہ بہت اچھا اور بہتر تھا مین نے اُس سے بہتر کبھی نہین دیکھا اُن دونون مردون نے کہا کہ یہ گھر توشہیدونکا گھر ہے ف یہ حضرتؐ نے خواب مین دیکھا خ ابْنُ عُمَرَ رَأَیْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی نَزَلَتْ مَهْیَعَةَ فَتَاَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِیْنَةِ نُقِلَ اِلٰی مَهْیَعَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک سیاہ عورت جسکے سر کے بال پریشان تھے مدینے سے نکلی یہانتک کہ مہیعہ مین جا کر اُتری سو مین نے اُسکی یہ تعبیر کہی کہ مدینے کی وبا مہیعہ مین ڈالی گئی ف مہیعہ جحفہ کا نام جو مدینے سی چھ کوس ہے وہان یہود رہتے تھے مدینے مین اکثر وبا رہتی تھی جب کہ حضرتؐ نے دعا کی اور یہ خواب دیکھا تو وہانسے وبا جاتی رہی اور جحفہ مین جا پڑی خ عَائِشَةُ رَأَیْتُ جَهَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَیْتُ عَمْرًا یَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے دوزخ کو دیکھا کہ اُسکا بعضا ٹکڑا بعضے ٹکڑے کو کچلے ڈالتا تھا اور مین نے عمرو کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹے پھرتا تھا اور اُسی نے اوّل سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی ف عمرو بن عامر حضرتؐ سی تین سو برس آگے تھا بتون کے نام پر سانڈ چھوڑنی اُسی نے رسم نکالی تھی اسواسطے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہوا م اَنَسٌ رَأَیْتُ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَاَنَّا فِیْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِیْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُّطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِی الدُّنْیَا وَالْعَاقِبَةَ فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے ایک رات کو دیکھا جس حالت مین کہ سوتا آدمی دیکھتا ہے کہ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر چھوہارے لائے گئے اُس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہی تو مین نے اسکی تعبیر کی کہ رفعت یعنی ہمکو بلندی ہے دنیا مین اور نیک انجام ہی آخرت مین اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہی ف حضرتؐ نے یہ تعبیر لفظون سی نکالی رفعت رافع سے اور عاقبت عقبہ سی اور بہتری طاب سی معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہی کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھے ق اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَأَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَهُ فِی النَّارِ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیان گھسیٹا پھرتا ہے دوزخ مین اُسی نے سانڈون کا چھوڑنا اوّل نکالا تھا ق اَبُوْ مُوْسٰی رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّکَّةَ اِلٰی اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِیْ اِلٰی اَنَّهَا الْیَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِیَ الْمَدِیْنَةُ یَثْرِبُ وَرَأَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ هٰذِهِ اَنِّیْ هَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِیُّ بخاری اور مسلم مین ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اُس زمین کیطرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا سو حقیقت مین ہجرت کا مقام تو مدینہ نکلا جسکا یثرب بھی نام ہے اور مین نے اپنے اسی خواب مین دیکھا کہ مینے تلوار کو ہلایا تو اوپر سے ٹوٹ گئی تو اُسکا انجام مسلمانون کی شہادت ہوئی جنگ اُحد مین پھر مینے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچھی تو اُسکا انجام یہ تھا کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی یعنی جنگ اُحد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا اس حدیث کی مسلم نے پوری سند بیان کی اور بخاری نے سند حذف کی ف یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین وہان کھجور کے درخت بہت ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کے خواب سچ ہوتے ہین لیکن تعبیر مین کبھی چوک پڑجاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تھا لیکن حضرتؐ کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیا کا خواب و کشف اکثر حق ہوتا ہے لیکن تعین مین بھول چوک ہو جاتی ہے خ ابْنُ عُمَرَ رَأَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ سَبْطٌ کَاَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ الزُّطِّ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے عیسیٰؑ و موسیٰؑ اور ابراہیمؑ کو دیکھا سو عیسیٰؑ تو سرخ رنگ گھنگرالے بال والا سینہ کشادہ ہی اور موسیٰؑ تو گندم گون اور جسیم سیدھے بال والا جیسے زط کی قوم کے مرد ف حضرتؐ نے

ان بزرگون کو معراج مین دیکھا یا خواب مین ف جابرؓ نے کہا دخلت الجنة فاذا بالرمیصاء امرأة ابی طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا ۱۷۶۵
فقال هذا بلال ورایت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن هذا قالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر اليه فذكرت غيرتك
فوليت مدبرا فبكى عمر وقال اعليك اغار يا رسول الله بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے تئین
دیکھا کہ مین بہشت مین داخل ہوا تو ناگاہ وہان رمیصا ابوطلحہ کی جورو نظر پڑی اور مین نے جوتی کی چپ سنی تو مین نے کہا یہ کون ہو تو فرشتے نے کہا کہ یہ بلال ہی
اور ایک مین نے محل دیکھا کہ اُسکے صحن مین ایک عورت ہی تو مین نے کہا یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا یہ محل عمر بن خطاب کا ہی سو مین نے چاہا کہ اُسکے اندر جاؤن
تو اُسکو دیکھون پھر مجکو تیرا رشک یاد آیا عمر سو مین پھر آیا پشت دیکر تو عمر فاروقؓ روئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین کیا آپ پر رشک کرتا ف اس
حدیث مین ام سلیم جنکا رمیصا اور غمیصا لقب ہی اور بلال اور عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہی م سعد بن ابی وقاص سألت ربی ثلثا ۱۷۶۶
فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدة سألت ربی ان لا يهلك امتي بالسنة فاعطانيها وسألته ان لا يهلك امتي بالغرق فاعطانيها وسألته
ان لا يجعل بأسهم بينهم فمنعنيها مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے تین چیز کا سوال کیا سو دو سوال
تو میرے قبول ہوئے اور ایک سے مجکو منع کیا ایک سوال تو مین نے اپنے رب سے یہ کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے سو اُسکو قبول کیا اور دوسرا سوال مین نے
یہ کیا کہ میری اُمت کو نہ ڈبا وے سو اُسکو بھی قبول کیا اور تیسرا سوال مین نے یہ کیا کہ اُنکے آپس مین لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو اُسکے سوال سے مجکو منع کیا
ف قحط اور غرق امت محمدی مین ایسا نہوا ہی اور نہوگا کہ تمام اُمت ایکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتین ہلاک ہوگئین لیکن جنگ اور قتال مقدر مین
ہی ہمیشہ رہا ہی اور رہیگا م ابن عمر عجبت لها فتحت لها ابواب السماء یعنی قول رجل دخل معهم في الصلوة فقال الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا ۱۷۶۷
وسبحان الله بكرة واصيلا قال ابن عمر فما تركتهن منذ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك مسلم مین
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو اس سے تعجب آیا کہ اُسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے اُس مرد کا قول مراد ہو جو اصحاب
کے ساتھ نماز مین داخل ہوا پھر اُس نے اللہ اکبر کبیرا و الحمد للہ کثیرا و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا کہا ابن عمرؓ نے کہا کہ مین نے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا
جب کہ مین نے حضرتؐ کو یہ کہتے سنا ف یعنی یہ کلام خدا کو ایسا پسند آیا جسکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے گئے ق سعد بن ابی وقاص ۱۷۶۸
عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب قاله لعمر بن الخطاب رضي الله عنه بخاری اور مسلم مین سعد بن
ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو تعجب آیا اُن عورتون سے جو میرے پاس تھین سو اُنھون نے جب تیری آواز سنی تو پردے مین
ہوگئین یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا ف اسکا مفصل قصہ آٹھوین باب مین گذرا کہ چند عورتین حضرتؐ کے پاس باتین کر رہی تھین جب
عمر فاروقؓ آئے تو اُنکے خوف سے چھپ گئین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ق اسامة بن زيد قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين ۱۷۶۹
واصحاب الجد محبوسون غير ان اصحاب النار قد امر بهم الى النار وقمت على باب النار فاذا عامة من دخلها النساء بخاری اور مسلم
مین اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین کھڑا ہوا بہشت کے دروازے پر سو اُسکے اکثر داخل ہونے والے محتاج لوگ تھے اور دولتمند عیش والے
بہشت کے داخل ہونے سے رُوکے گئے ہین مگر دوزخ کے لوگونکو دوزخ کیطرف جانے کا حکم ہوا اور مین دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر اُسکی داخل
ہونے والی عورتین تھین ف دولتمند اگرچہ ایماندار ہون لیکن محتاجون کے بعد بہشت مین داخل ہون گے حساب کے واسطے بہشت کے دروازے
پر رُوکے جاوینگے ق عائشة كنت لك كابي زرع لام زرع قاله لها وخبر ابي زرع ما حكت عائشة رضي الله عنها فقالت ۱۷۷۰
جلس احدى عشرة امرأة فتعاهدن وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على
رأس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره
قالت الثالثة زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سامة قالت

الخامسة زوجي ان دخل فهد وان خرج اسد ولا يسأل عما عهد قالت السادسة زوجي ان اكل لف وان شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج
الكف ليعلم البث قالت السابعة زوجي عياياء او غياياء طباقاء كل داء له داء شجك او فلك او جمع كلا لك قالت الثامنة زوجي المس مس
ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة زوجي
مالك وما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك قالت
الحادية عشرة زوجي ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الي نفسي وجدني في اهل
غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروى فاتقمح
ام ابي زرع فما ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت
ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها وطوع امها وملء كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث حديثنا
تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين
يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا
واعطاني من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك قالت فلو جمعت كل شيء اعطانيه ما بلغ اصغر انية
ابي زرع بخاری ومسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین تیرے حق مین ایسا ہون جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے حق مین
یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اور حکایت ابوزرع کی حضرت عائشہؓ کی روایت سی یون ہی کہ گیارہ عورتین بیٹھین سو انھون نے آپس مین اس کا
قول قرار کیا اپنے خاوندون کی خبر مین کچھ بھی نہ چھپاوین پہلی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے دبلا گوشت اونٹ کا پہاڑ پر نہ زمین برابر سے کہ چڑھ جاوے
نہ موٹا گوشت ہی کہ اسکو لے آوے یعنی نالائق اور بے حقیقت ہی دوسری عورت نے کہا کہ مین اپنے خاوند کی خبر نہ ظاہر کرونگی مین ڈرتی ہون خبر کے
چھوٹ رہنے سے یعنی بڑا قصہ ہے مجھسے بیان نہو سکیگا اگر بیان کرون تو اسکے ظاہر باطن کے سب عیب بیان کرون تیسری عورت نے کہا کہ میرا خاوند لنبا دبلا
ہی اگر بولون تو طلاق پاؤن اور اگر چپ رہون تو ادھر ڈالی جاؤن نہ روٹی دیوے نہ کپڑا چوتھی عورت نے کہا کہ میرا خاوند جیسے تہامہ کے ملک کی
رات نہ گرمی نہ سردی نہ خوف نہ اداسی تہامہ عرب مین اس زمین کا نام ہی جسمین مکہ ہے وہان کی رات مشہور ہے پانچوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اگر
گھر مین آوے تو چیتے کی طرح سو رہی اور اگر باہر نکلے تو شیر بنجاوے اور نہ پوچھے عہد شکنی سے یعنی حلیم اور کریم ہے عہد شکنی کا مواخذہ نہین کرتا چھٹی عورت
نے کہا کہ میرا خاوند اگر کھاوے تو سب سمیٹ جاوے اور اگر پیے تو سب پی جاوے اور اگر لیٹے تو اپنا بدن لپیٹ ڈالے اور نہ میرے لحاف کے اندر ہاتھ
ڈالے کہ میرے دکھ درد کو جانے یعنی بیل کی طرح سوا کھانے اور پینے اور سونے کے کچھ خبر نہین ہوتا عورت کی بات نہین پوچھتا ساتوین عورت نے
کہا کہ میرا خاوند نامرد ہی یا شریر نہایت احمق ہی کہ کلام نہین کرنا جانتا سب جہان کے عیب اسمین موجود ہین ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے
یا سر اور ہاتھ دونون مروڑے آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند چھونے مین نرم جیسے خرگوش اور اسکی خوشبو جیسی زرنب کی خوشبو زرنب ایک خوشبودار گھاس
کا نام ہی یعنی میرا خاوند ظاہر کا بھی اچھا باطن کا بھی اچھا نوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لنبے پرتلے والا یعنی قد اور بڑی راکھ والا یعنی
سخی ہی اسکا باورچیخانہ ہمیشہ گرم رہتا ہی تو راکھ بہت نکلتی ہے اسکا گھر نزدیک ہی مجلس اور مسافرخانے سے یعنی سردار اور سخی ہے اس کا لنگر جاری ہے
دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہی اور کیا خوب مالک ہی مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اسکے اونٹون کے بہت شترخانے ہین
اور کمتر چراگاہین ہین یعنی ضیافت مین اسکے یہان اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سی شترخانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جب کہ اونٹ
باجے کی آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونیکا یقین کر لیتے ہین ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سی باجے کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح
ہونے کا یقین ہو جاتا تھا گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اس نے زیور سے میرے دونون کان

حکایت ابوزرع بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بقصۂ یازدہ زن

جھلائے اور چربی سے میرے دونون باز و بھرے یعنی مجکو موٹا کیا اور مجکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین رہی مجکو اُسنے بھیڑ بکری والون مین
پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اُسنے مجکو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تھی اُسنے مجکو باعزت اور
مالدار کر دیا سو اُسکے پاس مین بات کرتی ہون تو مجکو برا نہین کہتا اور سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون یعنی کچھ کام نہین کرنا پڑتا اور پیتی ہون تو سیراب ہوجاتی ہون ماں
ابوزرع کی سو کیا خوب ہی ماں ابوزرع کی اُس کی بڑی بڑی گٹھریان اور کشادہ گھر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہی بیٹا ابوزرع کا اُس کی خوابگاہ جیسے تلوار کا
میان یعنی نازنین بدن ہے اُس کو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ یعنی کم خور ہے بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع کی اپنے ماں باپ کی
تابعدار اپنے لباس کی بھرنے والی یعنی جسیم ہے اور اپنی سوت کی رشک یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے اس واسطے اُس کی سوت اُس سے جلتی ہے
لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہین لیجاتی اُٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہین رکھتی
کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودھ متھا جاتا تھا گھی نکالنے کے واسطے سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتھ اُسکے دو لڑکے تھے جیسے دو
چیتے اسکی گود مین دو انارون سے کھیلتے تھے سو ابوزرع نے مجکو طلاق دیا اور اُس عورت سے نکاح کیا پھر مین نے اُسکے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا
سوار اور نیزہ باز اُسنے مجکو چوپائے جانور بہت دئے اور اُسنے مجکو ہر ایک مواشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اُسنے مجسے کہا کہ کھا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگونکو ام زرع
نے کہا سو اگر مین جمع کر دون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابوزرع کے چھوٹے برتن کے برابر نہ پہونچے یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان
سے نہایت کمتر ہے **ف** جب حضرت عائشہؓ نے گیارہ عورتون کا یہ قصہ حضرتؐ کے روبرو کہا تب حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ مین بھی تیرا ایسا
محسن ہون جیسے ابوزرع ام زرع کا محسن تھا **ق** اَبُوْمُوْسٰی لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُکُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَمَلَکُمْ **قَالَہٗ** لِنَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بخاری ١٧٧١
اور مسلم مین ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے تمکو سواری نہین دی لیکن تمکو خدا نے سواری دی یہ حضرتؐ نے قوم اشعریون کے چند لوگون سے
فرمایا **ف** ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ ہم لوگون نے جہاد کیواسطے سواری مانگی حضرتؐ نے فرمایا کہ واللہ مین تمکو سواری نہ دونگا اور میرے پاس
سواری بھی نہین بعد چند روز کے حضرتؐ کے پاس اونٹ غنیمت مین آئے حضرتؐ نے پانچ اونٹ ہمکو بلا کر دیے ہماری قوم کے بعضے لوگون نے عرض کی
کہ یا حضرتؐ آپنے ہمارے سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی کیا آپ بھول گئے جو ہمکو سواری عنایت ہوئی حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین کسی چیز پر قسم کھاتا ہون پھر جو اُسکے
خلاف کو بہتر جانتا ہون تو کفارہ دیکر قسم توڑ ڈالتا ہون چلو مین نے تمکو سواری نہین دی خدا نے تمکو سواری دی **ق** اِبْنُ عُمَرَ لَسْتُ بِاٰکِلِہٖ وَلَا ١٧٧٢
مُحَرِّمِہٖ یَعْنِی الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین سوسمار کا کھانیوالا نہین اور نہ اُسکا حرام کرنے والا **ف**
بحتہ سوسمار یعنی گوہ حضرتؐ کے سامنے آئی حضرتؐ نے اُسکو نہ کھایا لوگون نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہے جو حضرتؐ نہین کھاتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی
یعنی ہرچند یہ حرام نہین لیکن ہماری طبیعت کو پسند نہین امام اعظمؒ کے نزدیک گوہ حلال نہین مکروہ ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک حلال ہے **م** اَنَسٌ مَرَرْتُ ١٧٧٣
عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین موسیٰؑ کے
پاس سرخ ٹیلے کے نزدیک ہوکر نکلا جس رات کو مجکو معراج ہوئی اور موسیٰؑ اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے تھے **ف** سرخ ٹیلا بیت المقدس سے ایک منزل ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اپنی قبر مین زندہ ہین جیسے شہید **م** بُرَیْدَۃُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَنَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ ١٧٧٤
فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّھَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا مسلم مین بریدہؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے تمکو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے سو اب زیارت کیا کرو اور منع کیا تھا مین نے تمکو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو
سو اب رکھو جتنا تمہارا جی چاہے اور منع کیا تھا مین نے تمکو چھوہارے کے شیرہ پینے سے مگر چمڑے کے برتن مین سو اب سب برتنون مین پیو اور مت پیو نشے والی چیز
کو **ف** ابتداے اسلام مین لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرتؐ نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا شرک مین پھر گرفتار ہوجاوین
جب لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو اجازت دی اور بعضی حدیث مین زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اُس سے دنیا سرد ہوتی ہے

موت اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرتؐ نے یہ فائدہ اسواسطے تبلادیا کہ تا لوگ اہل قبور سی اپنی حاجت روائی نہ چاہیں اور شرک مین گرفتار نہون اور جب شراب حرام ہوئی تو خراب کے برتنون کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تا کہ شراب نہ یاد پڑے جب کہ اُسکی بُرائی دلون مین بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو ان برتنون کے استعمال کی اجازت دی

1775 م اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَسْنَا اِخْوَانَکَ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَہٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَۃٌ بَیْنَ ظَھْرَیْ خَیْلٍ دُھْمٍ بُھْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَہٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّھُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُھُمْ عَلَی الْحَوْضِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمکو یہ تمنا ہی کہ ہم اپنے بھائیون کو دیکھتے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم آپکے بھائی نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میری اصحاب ہو یعنی ہم صحبت اور رفیق ہو تمھارے برابر کون ہوسکتا ہی اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہین جو ابھی نہین آئے یعنی اس زمانے مین موجود نہین تو صحابہؓ نے کہا کہ آپ یا رسول اللہ قیامت مین شفاعت کیواسطے کیونکر پہچانین گے ان لوگون کو جو ہنوز موجود نہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر ایک مرد کے کئی پچکلیان گھوڑے ہون یکرنگ مشکی گھوڑون کے اندر کیا وہ اپنے گھوڑون کو نہ پہچان لیویگا اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ کیون نہ پہچانیگا حضرتؐ نے فرمایا تو وہ لوگ بھی قیامت مین آوینگے منھ اور ہاتھ پاؤن روشن کرکے وضو کے اثر سے اور مین حوض کوثر پر اُنکا پیشوا ہون سامان تیار کرنے والا ف اس حدیث مین حضرتؐ نے اپنے محرومان دیدار کو اپنا اشتیاق اظہار کرکے دلاسا دیا اور حوض کوثر کا وعدہ کیا مسلمانو نکو اس سے زیادہ تر کون فخر ہوگا کہ حضرتؐ نے اُنکو اپنا بھائی فرمایا **مصرع** معشوق کہ عشاق نوازست ہمین ست ✦

فصل ھل

اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر ہل ہی

1776 ق جَرِیْرٌ ھَلْ اَنْتَ مُرِیْحِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ اَیِ الْکَعْبَۃِ الْیَمَانِیَۃِ الشَّامِیَّۃِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تو مجکو راحت دینے والا ہی ذی الخلصہ کے ڈھانے سے یعنی یمن کے کعبہ سے ف جریرؓ سے روایت ہے کہ یمن مین ایک بتخانہ تھا ذی الخلصہ اُسکو کہتے تھے حضرتؐ نے مجکو اُسکے ڈھانے کا حکم دیا اور یہ حدیث فرمائی مین ڈیڑھ سو سوار سے وہان گیا اور اُسکو ڈھایا اور اسکے پاس جن کافرون کو پایا مارا پھر آکر اُسکی حضرتؐ سے خبر کی حضرتؐ نے ہماری واسطے دعای خیر کی

1777 م اَنَسٌ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَۃِ الْعَبْدِ رَبَّہٗ قَالَ یَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ یَقُوْلُ بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ عَلٰی نَفْسِیْ اِلَّا شَاھِدًا مِنِّیْ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ شَھِیْدًا وَّبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ عَلَیْکَ شُھُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْہِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِہٖ اِنْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِہٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا کہ اللہ اور اُسکا رسول ہی خوب جانتا ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ بندی کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کریگا مجکو ہنسی آتی ہی بندہ کہیگا کہ ای میرے رب کیا تو مجکو پناہ نہین دے چکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہی کہ ظلم نہ کرونگا حضرتؐ نے فرمایا خدا جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرتؐ نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ مین اجازت نہین دیتا اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سی یعنی مجھپر اُسوقت الزام ثابت ہوگا کہ جب میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر اور گواہی دے غیر کی گواہی دینے کا مجکو اعتماد نہین تو حق تعالیٰ فرماویگا کہ تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونہین کفایت کرتی ہی اور تجھپر کرام کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہی حضرتؐ نے فرمایا پھر مہر ہوگی اسکے منھ پر پھر حکم ہوگا اسکے ہاتھ پاؤن سے کہ بولو حضرتؐ نے فرمایا تو اُسکے بدکامون کو ظاہر کرینگے پھر بندی کو کلام کی اجازت ہوگی تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤن سے کہیگا کہ تمپر خدا کی مار پڑے مین تو تمھارے ہی طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنی تمھارا ہی بچانا دوزخ سی مجکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو

1778 ق اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ ھَلْ تَرَکَ لَنَا عَقِیْلٌ مَنْزِلًا بخاری اور مسلم مین اسامہؓ بن زید سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا ہمارے واسطے عقیل نے گھر چھوڑا ہی ف اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہی کہ جب حضرتؐ حجۃ الوداع مین مکے کے قریب پہونچے تو مین نے عرض کی کہ اپنے مکانات سی کس مکان مین حضرتؐ اتر ینگے اپنے مکان مین یا علیؓ کے یا جعفر طیارؓ کے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ابو طالب کے چار بیٹے تھے عقیل اور طالب اور جعفر طیارؓ اور علی مرتضیٰؓ جب حضرتؐ نے مکے سے مدینے مین ہجرت کی تو علی مرتضےٰ

اور جعفر طیار رضؓ نے حضرتؐ کا ساتھ دیا اسواسطے کہ مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اُسوقت تک ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے مین رہ گئے اور اپنے باپ کے
وارث ہوئے اور مکانات بیچ ڈالے امام اعظمؒ کے نزدیک مکے کے مکانات کا بیچنا درست ہے اور یہ حدیث اُنکی دلیل ہے م اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي ۱۶۷۹
هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ سلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ
میرا سامنا ادھر ہی ہے خدا کی قسم مجھپر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہین رہتا اور سفر مین تمکو دیکھتا ہون اپنے پس پشت سے ف جماعت مین بعضے نو مسلم
ادب سے نماز نہ پڑھتے رکوع اور سجود اور صف مین برابر کھڑے ہونے سے غفلت کرتے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تاکہ اس حرکت سے باز رہین اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ جیسے سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پس پشت سے یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا ق اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّي ۱۶۸۰
لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ قَالَهٗ لَمَّا اَشْرَفَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ بخاری اور مسلم مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو مین دیکھتا ہون لوگون نے کہا کہ نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ مین دیکھتا ہون تمہارے گھرونکے اندر فتنہ فساد کے مقامات کو جیسے مینہ گرنیکے مقامات معلوم
ہوتے ہین یہ حضرتؐ نے اسوقت فرمایا کہ جب مدینے کے کسی قلعے سے جھانکا تھا ف اس حدیث مین اُن فساد دنگی خبر ہے جو مدینے مین حضرتؐ کے بعد ہوئے جیسے حضرت عثمانؓ کی
شہادت اور یزید کے وقت کا قتال خ اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ ۱۶۸۱
قَالَ لَهٗ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَّعْدِلُ الْجِهَادَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجھسے ہو سکتا ہے جب غازی جہاد کو نکلے کہ تو اپنی مسجد مین داخل ہو سو
نماز مین کھڑا رہے اور کسی دم نماز نہ چھوڑے اور روزہ رکھا اور کبھی نہ توڑے یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جس نے حضرتؐ سے کہا کہ مجکو وہ عمل تبلا دیجئے جو جہاد کے برابر ہو
ف یعنی اگر تو ہر وقت شب و روز نماز پڑھا کرے اور ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھا کرے تو البتہ جہاد کے برابر ثواب پاوے لیکن آدمی سے یہ نہین ہو سکتا تو جہاد کے برابر کوئی
عبادت نہین ممکن م اَبُوْهُرَيْرَةَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ قَالَهٗ لِرَجُلٍ اَعْمٰى حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ قَآئِدٌ ۱۶۸۲
يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ سَاَلَهٗ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ سلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نماز کی اذان
سنتا ہے سائل نے کہا کہ ہان حضرتؐ نے فرمایا تو مسجد مین حاضر ہوا کر یہ حضرتؐ نے اندھے مرد کے کہا جب کہ اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کوئی لانیوالا آدمی نہین جو مجکو مسجد تک لاوے
اور اُسنے چاہا کہ حضرتؐ اسکو اجازت دین تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لیا کرے تو حضرتؐ نے اسکو اجازت دی جب پھر چلا تو حضرتؐ نے اسکو بلایا پھر یہ حدیث فرمائی ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ جماعت واجب ہے جب اندھے کو باوجود عذر کے ترک جماعت کی اجازت نہوئی تو صحیح سالم کو کیونکر ہوگی امام اعظمؒ کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے یعنی واجب کے قریب
اور امام شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ق اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ هَلْ تُضَآرُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَآرُّوْنَ ۱۶۸۳
فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا
فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا
رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ
بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ
كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ
لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ حَتّٰى يُنَجّٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ
بَيْنَ الْعِبَادِ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا
مِّمَّنْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْحَمَهٗ مِمَّنْ يَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُوْنَهُمْ بِاَثَرِ السُّجُوْدِ تَاْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا
اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَّآءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ مِنْهُ

كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا
الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَاِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَاَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ
اللّٰهُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ اللّٰهُ
فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ
لَهُ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْئَلُنِي غَيْرَ الَّذِي اَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُولُ اَيْ رَبِّ يَدْعُو اللّٰهَ
حَتّٰى يَقُولَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عُهُوْدٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ
اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ
اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَمَوَاثِيقَكَ اَلَّا تَسْئَلَ غَيْرَ مَا اُعْطِيتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُولُ
اَيْ رَبِّ لَا اَكُوْنَنَّ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ تَمَنَّهْ
فَيَسْئَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِنَّ اللّٰهَ لَيُذَكِّرُهُ فَيَقُولُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ اور
ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین صحابہ نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا بھلا تمکو کچھ تردد اور احتمالات اور ازدحام
ہوتا ہے سورج کے دیکھنے مین جسوقت کہ آسمان صاف ہوا اور بدلی نہو صحابہ نے کہا کہ نہین فرمایا سو مقرر تم خدا کو بھی اسی طرح دیکھوگے حق تعالیٰ لوگون کو قیامت کے دن
جمع کریگا تو فرماویگا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا ہو تو اسکا ساتھ دیوے یعنی اپنے معبود کیساتھ دوزخ مین جاوے سو جو شخص کہ آفتاب کو پوجتا ہوگا تو آفتاب کے ساتھ جاویگا
اور جو چاند کو پوجتا ہوگا سو چاند کا ساتھ دیویگا اور جو بتون اور دیو بھوت کو پوجتا ہوگا وہ اُنکے ساتھ جاویگا اور یہ اُمت محمدی باقی رہجاویگی اس مین منافق لوگ بھی ہونگے
تو حق تعالیٰ مسلمان پر ظاہر ہوگا اس صفت مین جو اُنکے اعتقاد کے مخالف ہے سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہین گے کہ نعوذ باللہ خدا ہمکو تجھسے پناہ مین
رکھے ہم اس مکان مین منتظر ہین یہانتک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو سو جب کہ ظاہر ہوگا ہم اپنے رب کو پہچان جاوینگے پھر حق تعالیٰ اس صفت مین ظاہر ہوگا جو اُن کے
اعتقاد کے موافق ہے سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہین گے ہان تو ہمارا رب ہے سو اسکا اتباع کرینگے اور دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا جاویگا تو مین اور میری
اُمت سب سے پہلے عبور کرینگے اور سوائے پیغمبرونکے اُس دن کوئی نہ بول سکیگا اور پیغمبرونکا قول اُسدن یہ ہوگا کہ الٰہی بچا اور بچا اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے
سعدان ایک جھاڑ کا نام ہے اُسکے کانٹے سر کج ہوتے ہین حضرت ؐ نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ حضرت ؐ نے فرمایا
تو وہ دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہ کہ سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اُن آنکڑون سے لوگون کو دوزخ
کے اندر پل صراط سے کھینچ لیوین گے اُنکے بد اعمال کے سبب سے سو بعضا آدمی تو اپنے عمل سے ہلاک ہو جاویگا اور بعضا ادھموا نجات پانے تک یہانتک کہ جب
حق تعالیٰ بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے اپنی رحمت سے جسکو کہ چاہے تو فرشتون کو حکم کریگا کہ دوزخ سے اُسکو نکالین
جسنے خدا کے ساتھ کچھ شرک نکیا ہو جسپر خدا نے رحمت کا ارادہ کیا ہو جو کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو فرشتے انکو دوزخ مین پہچان لیوین گے اُنکو سجدے کے نشان سے پہچانینگے
آگ آدمی کو جلا ڈالے گی مگر سجدے کے نشان کو خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کیا ہے تو دوزخ سے نکالے جاوین گے جلے بھنے پھر اُنپر آب حیات چھڑکا
جاویگا تو اس سے وہ جم اُٹھین گے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے مین تخم دروانہ جم اُٹھتا ہے پھر حق تعالیٰ بندون کا فیصلہ کر چکے گا اور ایک مرد باقی رہجاویگا دوزخ
کا سامنا کیے ہوئے اور وہ اہل بہشت مین سب سے پیچھے بہشت مین داخل ہوگا تو وہ کہے گا اے میرے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اُسکی
بدبو نے مجکو تنگ کر دیا اور اسکی لپٹ نے مجکو جلا ڈالا سو خدا سے دعا کیا کریگا جہانتک کہ خدا اُسکا دعا کرنا چاہے گا پھر حق تعالیٰ فرماویگا کہ اگر مین یہ تیرا سوال پورا
کرون تو اسکے سوائے تو کچھ اور بھی سوال کرے گا سو وہ شخص کہے گا مین اسکے سوائے کچھ نہ مانگون گا سو اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا جسطرح کہ خدا چاہے گا
تو خدا اسکے منھ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا سو جب کہ بہشت کا سامنا کریگا اور اسکو دیکھے گا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کہے گا اے میرے رب مجکو آگے بڑھا دے

بہشت کے دروازے تک تو حق تعالیٰ اُس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی پہلے سوال کے سوا مجھ سے اور نہ سوال کرے گا تیرا بُرا ہوا ے آدمی تو کیا ہی
دغاباز ہی تو وہ مرد کہے گا ای میرے رب اور خدا سے دعا مانگے گا یہانتک کہ حق تعالیٰ اُس سے فرماویگا اگر مین تیرا یہ مطلب پورا کردون تو اُسکے سوا ے تو اور کچھ بھی مانگیگا
تو وہ کہے گا تیری عزت کی قسم ہی کہ نہ مانگونگا سوا اپنے رب سے نہ مانگنے کے قول قرار کریگا تو خدا اُسکو بہشت کے دروازے پر کردے گا سو جب بہشت کے دروازے
پر کھڑا ہوگا تو تمام بہشت اُسپر نمودار ہو جاویگی سو اُسکو نظر آویگا جو کچھ اُسمین نعمت اور فرحت ہے تو چپ رہے گا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کہیگا ای میرے رب
اب مجکو بہشت مین داخل کر تو حق تعالیٰ اُس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا ہی کہ اب مین نہ مانگونگا تیرا بُرا ہوا ای آدمی کیا ہی تو دغاباز ہی تو وہ کہے گا ای میرے
رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونیکا سو ہمیشہ دعا کیا کریگا یہانتک کہ خدا اُس سے راضی ہو جاویگا سو جبکہ خدا راضی ہوگا تو فرماوے گا کہ جا بہشت
مین سو جب وہ بہشت مین جا دیگا تو حق تعالیٰ اُس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر تو وہ مانگے گا اپنے رب سے اور تمنا ظاہر کرے گا یہانتک اُس پہ کرم ہوگا
کہ حق تعالیٰ اسکو یاد دلاویگا تو کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب اُسکی سب ہوس اور خواہشین ہو چکین گی حق تعالیٰ فرماوے گا تیرے یہ سب ال
پورے ہوے اور اُسکے ساتھ اتنا اور بھی **ف** اس حدیث سے تفصیل تمام رویت الٰہی قیامت مین ثابت ہوئی اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا جن لوگون
کی قسمت مین نعمت دیدار نہین وہ اسکا انکار کرتے ہین لیکن یہ اعتقاد ضرور کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ شکل اور جسم سے پاک ہی اُسکے دیدار کی کیفیت ہمکو نہین معلوم
جس طرح کہ حق سبحانہ ہمکو دیکھتا ہی اور جہت کا مقید نہین اُسی طرح اپنے بے جہت دکھلانے پر بھی قادر ہی ہر چند آدمی کی عقل یہان حیران ہی لیکن اُسکی قدرت
سب آسان ہی م ابُوهُرَيْرَةَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا
فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ
أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ
وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ
يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ
فَيَقُولُ هَهُنَا إِذَنْ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي
فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا تمکو
شک پڑتا ہی آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہی چاند کے دیکھنے مین چودھوین رات کو
جب کہ بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے سو قسم ہی اُسکی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ تمکو اپنے رب کے دیدار مین شبہ اور اختلاف نہوگا مگر جیسے سورج
یا چاند کے دیکھنے مین یعنی جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین ویسی ہی خدا کی رویت مین اشتباہ نہوگا پھر حق تعالیٰ حساب کریگا بندے سے سو کہیگا کہ اے فلانے
بندے بھلا مین نے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی
ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی حضرت نے فرمایا تو حق تعالیٰ فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھے ملیگا سو بندہ کہے گا کہ نہین تو حق تعالیٰ فرمائیگا
کہ اب ہم بھی تجکو بھولتے ہین جیسے تو ہمکو بھولا پھر خدا دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہیگا کہ ای فلانے بھلا مین نے تجکو کیا افضل المخلوقات نہین کیا اور
تجکو سردار نہین بنایا اور تجکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجکو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا
تو بندہ کہیگا کہ سچ ہی اے میرے رب پھر خدا فرمائیگا بھلا تجکو معلوم تھا کہ تو مجھسے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پھر خدا فرمائیگا سو مقرر مین تجکو اب بھلاتا ہون جیسے
تو مجکو بھولا پھر تیسرے بندے سے حساب کریگا تو اُس سے بھی اسی طرح کہیگا سو بندہ کہی گا ای رب کہ مین تجھپر ایمان لایا اور تیری کتاب اور تیرے پیغمبرون کا اور
مین نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور زکوٰۃ اور صدقہ دیا اسی طرح اور نیک عمال کو اپنی طرف نسبت کریگا جتنا کہ اُس سے ہو سکیگا تو حق تعالیٰ فرماویگا کہ یہین ٹھہر

۱۷۸۴

اصل ترخیم فلان

جھوٹھ ظاہر ہوا جاتا ہے حضرتؐ نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں بندہ اپنے جی میں سوچیگا کہ کون مجھپر گواہی دیگا پھر اسکے منھ پر مہر ہو گی
اور حکم ہوگا اسکی ران سے کہ بول تو اسکی ران اور اسکا گوشت اور اسکی ہڈیاں اسکے عمل پر بولینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اُس کا عذر باقی نہ رہے
اُسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹھا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا زیادہ تر غضب کریگا **ف** اس حدیث میں اوّل دیدار خدا کا ذکر کیا پھر دو
١٧ کافرون کا جو قیامت کے حساب کتاب کے منکر ہیں پھر منافق کا جو زبان سے اسلام کا اقرار کرے اور دل سے انکار یا شک رکھے **ق** اَبُو بَرْزَۃَ هَلْ تَفْقِدُوْنَ
مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا اَرْبَعَۃً ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا ثُمَّ قَالَ
وَهَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَفْقِدُ جُلَيْبِيْبًا فَاطْلُبُوْهُ بخاری اور مسلم میں ابو برزہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم کسیکو تلاش
کرتے ہو صحابہؓ نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے اور فلانے اور فلانے چار شخصونکو تلاش کرتے ہیں پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہاں ہم
فلانے اور فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تم کسی اورکو بھی تلاش کرتے ہو صحابہؓ نے کہا کہ اُنکے سوا ہم کسیکو تلاش نہیں کرتے
حضرتؐ نے فرمایا ولیکن میں تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہوں سو تم بھی اسکو تلاش کرو **ف** کسی جنگ میں لڑائی کے بعد صحابہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کی لاشیں تلاش
١٧ کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر جب جلیبیب کی لاش ملی تو حضرتؐ نے انکا سر اپنے زانو پر رکھا اور فرمایا کہ یہ میرا ہے میں اسکا **خ** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ
هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ بخاری میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمکو فتح اور روزی نہیں ملتی مگر اپنے ناچار اور
غریبوں کے سبب سے **ف** یعنی اپنی قوت اور تدبیر پر نہ گھمنڈ کرو تمکو فتح اور روزی غریبوں ہی کی برکت سے ملتی ہے تو اُنکی خدمت اور خاطرداری اپنے حق میں غنیمت
١٧ سمجھو اُنکو ناچیز اور ذلیل مت جانو **ق** سَمُرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ هَلْ رَاٰی مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَۃَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخَذَا
بِيَدِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَّرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ
يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى
قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ بِصَخْرَۃٍ فَيَشْدَخُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى
يَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰى نَقْبٍ مِّثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَّاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ
تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا يَخْرُجُوْنَ فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا
قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَّعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَۃٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ
فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ
مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَۃٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَۃٌ عَظِيْمَۃٌ وَّفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَّصِبْيَانٌ وَّاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ الشَّجَرَۃِ بَيْنَ
يَدَيْهِ نَارٌ يُّوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيْ فِي الشَّجَرَۃِ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ وَّنِسَاءٌ وَّصِبْيَانٌ ثُمَّ
اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَۃَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا
اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَۃَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ يُّحَدِّثُ بِالْكِذْبَۃِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ
حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَۃِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ
يُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَۃِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّقْبِ هُمُ الزُّنَاۃُ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّهَرِ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَۃِ اِبْرَاهِيْمُ
وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّۃِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ
الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ وَيُرْوٰى مِثْلُ الرَّبَابَۃِ الْبَيْضَاءِ قَالَا ذَاكَ
مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَّمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ بخاری اور مسلم میں سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کیا تم مین سے کسی نے خواب دیکھا ہی ہمنے کہا کہ نہین حضرتؐ نے فرمایا مگر مین نے تو آج کی رات خواب مین دیکھا دو مردون کو کہ میرے پاس آئے سو اُنھون نے میرے
دونون ہاتھ پکڑے سو مجکو پاک زمین کی طرف لے گئے تو وہان ایک مرد تو بیٹھا ہی اور ایک مرد کھڑا ہی اُسکے ہاتھ مین لوہے کا آنکڑا ہی اُسکو بیٹھے مرد کے گل پھڑے مین ڈالتا ہی
کہ اُسکی گُدی تک پہونچ جاتا ہی پھر اُسکے دوسرے گل پھڑے سے اسی طرح کرتا ہی یعنی جب تک دوسرے گل پھڑے کو چیرتا ہی پہلا گل پھڑا جُڑ جاتا ہی پھر دوبارہ اسی طرح کرتا ہی
تو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُن دونون مردون نے کہا آگے چل سو ہم آگے چلے یہان تک کہ چت لیٹے مرد پاس آئے اور ایک مرد اُسکے سر پر پتھر لیے کھڑا ہی سو اُس سے
اُسکے سر کو کچلتا ہی تو اُسکو جب مارتا ہی پتھر ڈھلک جاتا ہی تو اُسکی طرف وہ چلا جاتا ہی کہ لے آوے سو یہان تک پلٹ کر نہین پہونچتا ہی کہ اُسکا سر جُڑ جاتا ہی اور درست
ہوجاتا ہی جیسا کہ تھا سو وہ مرد اُسکی طرف پلٹ آتا ہی اور مارتا ہی سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل سو ہم چلے تو ایک گڑھے پر جو مثل تنور تھا پہونچے اُسکا مُنھ تنگ
اور اندر کشادہ ہی اُسکے نیچے آگ جل رہی ہی سو جب کہ آگ بھڑکتی تھی اُسکے اندر کے لوگ اونچے ہوآتے تھے یہان تک کہ قریب تھا کہ نکل پڑین پھر جب بجھتی تھی تو اُسکے اندر
ہوجاتے تھے اور اُس مین ننگے مرد اور عورتین تھین سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ خون کی نہر پر پہونچے اُس مین ایک مرد کھڑا ہی اور نہر کے
کنارے پر ایک مرد ہی اُسکے دونون ہاتھون مین پتھر ہین سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر مین تھا سو جب کہ اُسنے چاہا کہ نکلے کنارے والے مرد نے اُسکے مُنھ مین پتھر مارا سو اُسکو ہٹایا جہان
کہ وہ تھا سو جب وہ نکلنے لگتا تھا اُسکے مُنھ مین پتھر مارتا تھا سو وہ پلٹ جاتا تھا اپنے مقام پر سو مین نے کہا کہ یہ کیا ہی اُنھون نے کہا کہ آگے چل تو ہم چلے یہان تک کہ ایک سبز
باغ تک پہونچے اُس مین ایک بڑا درخت تھا اور اُسکی جڑ مین ایک پیر مرد اور لڑکے ہین اور درخت کے قریب ایک مرد ہی اُسکے آگے آگ ہی وہ اُسکو بھڑکا رہا ہی سو
میرے ساتھی دونون مرد مجکو اُس درخت پر چڑھا لیگئے اور ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ مین نے کبھی اُس سے بہتر اور افضل گھر نہین دیکھا اُس مین مرد ہین بڈھے اور جوان
اور عورتین اور لڑکے پھر مجکو اُنھون نے اُس سے نکالا تو درخت پر مجکو چڑھا لے گئے سو ایک گھر مین مجکو داخل کیا کہ نہایت بہتر اور افضل تھا مین نے کبھی اُس سے بہتر اور
افضل نہین دیکھا اُس مین بڈھے اور جوان ہین سو مین نے اُنسے کہا کہ تم دونون نے مجکو رات بھر گھمایا تو اب بتلاؤ مجکو جو کہ مین نے دیکھا ہی اُنھون نے کہا کہ ہان ہم بتلاتے
ہین اُس مرد کو جو تو نے دیکھا تھا جسکے گل پھڑے چیرے جاتے تھے سو جھوٹا آدمی تھا کہ جھوٹی باتین بنا کر لوگون سے کہتا تھا لوگ اُس سے سیکھ کر اورون سے نقل کرتے
تھے یہان تک کہ سارے جہان مین جھوٹھ مشہور ہوجاتا تھا تو اُسپر یہ عذاب ہوا کریگا روز قیامت تک اور جسکو تو نے دیکھا تھا کہ اُسکا سر کچلا جاتا تھا سو وہ مرد ہے جس کو
خدا نے قرآن سکھلایا سو قرآن سے غافل ہوکر رات کو سو رہا یعنی تہجد مین قرآن نہ پڑھا اور دن کو اُسپر عمل نہ کیا یہی عذاب اُسپر ہوا کرے گا روز قیامت تک اور جنکو تو نے
گڑھے مین دیکھا وہ حرام کار لوگ ہین اور جسکو تو نے نہر مین دیکھا وہ سود خور ہی اور جس پیر مرد کو کہ تو نے درخت کی جڑ پاس دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور
یہ جو لڑکے کہ اُن کے گرد ہین سو لوگون کی اولاد ہین اور جو کہ آگ بھڑکاتا ہی سو مالک ہی دوزخ کا داروغہ اور پہلا گھر جس مین تو داخل ہوا تھا وہ عوام ایمانداروں کا
مقام ہی اور یہ گھر تو شہیدون کا گھر ہی اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہی اب اپنے سر کو تو اُٹھا سو مین نے اپنے سر کو اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ میرے اوپر
بدلی ہی اور دوسری روایت یون ہی کہ میرے اوپر تہ بتہ سفید بدلی کی طرح کوئی چیز ہی اُنھون نے کہا کہ یہ تیرا مقام ہی تو مین نے کہا مجھے چھوڑو کہ مین اپنے
مکان مین جاؤن اُنھون نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہی کہ تو نے ابھی اُسکو پورا نہین کیا سو جب کہ تو عمر کو پورا کر چکے گا تو اپنے مکان مین آوے گا **ف** اس
حدیث مین جھوٹھ اور قرآن کی غافلی اور زنا اور سود خوری کی سزا کا بیان ہی حفظ قرآن کا یہ حق ہی کہ اُسکو ادب سے تلاوت کیا کرے خصوصًا رات کو تہجد مین اور اُسکے
احکام پر عمل کرے اور معلوم ہوا کہ مسلمانون کے لڑکے بعد مرنے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سپرد ہوتے ہین اور ثابت ہوا کہ حضرتؐ کے سوا شہیدون کا رتبہ اور
۱۷۸۸ مسلمانون سے نہایت افضل ہی **خ** اَنَسٌ هَلْ فِيكُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ يَعْنِي الذَّنْبَ فَقَالَ اَبُوطَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا يَعْنِي قَبْرَ
بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کوئی تم مین ایسا شخص ہی جس نے آج رات کو صحبت داری نہ کی ہو سو ابو طلحہؓ
نے کہا کہ مین ہون حضرتؐ نے فرمایا تو اُسکی قبر مین اُتر یعنی حضرتؐ کی بیٹی کی قبر مین **ف** انسؓ سے روایت ہی کہ ہم حضرتؐ کی بیٹی کے جنازے پر حاضر ہوئے اور
حضرتؐ قبر پر بیٹھے تھے اور آنسو جاری تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ جو حضرتؐ فرمایا کہ جس نے رات کو حرکت نہ کی ہو یعنی عورت سے صحبت نہ کی ہو معلوم
۱۷۸۹ ہوا کہ قبر مین داخل ہونا اُسکا افضل ہی جسنے اُس رات کو صحبت نہ کی ہو **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَهٗ لِرَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ الَّتِي

عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ قرآن یاد ہے
یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جس نے اُس عورت کے نکاح کا ارادہ کیا تھا جس نے چاہا تھا کہ حضرتؐ کے پاس رہے **ف** اسکا قصہ مفصل ہو چکا کہ حضرتؐ نے
اُس عورت کو نہ قبول کیا پھر اُسکا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مہر یہ مقرر کیا کہ مرد عورت کو قرآن سکھلا دیوے **١٧٩٠** م اَلشَّرِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيُّ هَلْ مَعَكَ
مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ قَالَهٗ لَهٗ مسلم مین شرید بن سوید سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تجکو کچھ امیہ بن صلت کے شعر یاد ہین یہ حضرتؐ
نے شرید بن سویدؓ سے فرمایا **ف** مصابیح مین شریدؓ سے روایت ہو کہ مین ایک روز حضرتؐ کے پیچھے سوار تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ تجکو امیہ کا شعر یاد ہے
مین نے کہا کہ ہان یاد ہین مین نے ایک شعر پڑھا حضرتؐ نے فرمایا اور پڑھو مین نے دوسرا شعر پڑھا فرمایا اور پڑھو مین نے تیسرا پڑھا اسی طرح سو شعر پڑھے معلوم
کیا چاہیئے کہ امیہ زمانہ کفر مین ایک شاعر تھا اُسکے شعر مین حمد آلہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اسواسطے حضرتؐ نے انکو سنا پھر فرمایا کہ اسکی زبان ایمان لائی اور دل
کافر رہا یعنی زبان سے مضمون تو اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حُبِّ دنیا نہ گئی اور یہی حال ہو اکثر شاعرون کا کہ اشعار مین بعضے مضمون تو نہایت خوب
اور راست زبان سے نکلتے ہین لیکن دل سیاہ **شعر** گو زبان تیری دُر افشان ہوئی ہائے پر دل کی سیاہی نہ گئی **١٧٩١** م اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ نَظَرْتَ
اِلَيْهَا فَاِنَّ فِي عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا قَالَهٗ لِرَجُلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ عَلٰى كَمْ
تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ فَقَالَ لَهٗ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيْكَ وَلٰكِنْ عَسٰى اَنْ
نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِي عَبْسٍ وَبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيْهِمْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تو نے
اُسکو دیکھ لیا ہو اسواسطے کہ انصار کی آنکھون مین کچھ ہو یعنی چھوٹی یا کرنجی آنکھ ہوتی ہو یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جسنے حضرتؐ کو خبر دی کہ مین نے ایک انصاری
عورت سے نکاح کیا تو اُسنے کہا مین اُس عورت کو دیکھ چکا ہون حضرتؐ نے فرمایا کہ کتنے مہر پر تو نے اُس سے نکاح کیا اُس نے کہا ایک سو ساٹھ درم پر تو حضرتؐ نے
فرمایا کہ ایک سو ساٹھ درم پہ مہر باندھا گویا کہ تم لوگ اُس پہاڑ کی طرف سے چاندی کھود لیتے ہو ہمارے پاس تو نہین جو ہم تجکو دیوین ولیکن عنقریب ہے کہ تجکو ہم کسی دوڑ
مین بھیجین گے وہان تجکو فائدہ ہوگا راوی نے کہا پھر حضرتؐ نے بنی عبس کی قوم پر دوڑ بھیجی اور اُس مرد کو اُس مین بھیجا **ف** معلوم ہوا کہ جس عورت سے
نکاح کا ارادہ کرے اُسکو دیکھ لیوے تا کہ آخر کو افسوس نہ کرنا پڑے اور طلاق کی نوبت نہ پہونچے اور اسی سبب نقصان بیان کر دینا بھی درست ہو اور معلوم ہوا کہ
آدمی اپنے مقدور سے زیادہ مہر نہ باندھے اسی واسطے حضرتؐ نے اُسپر عتاب کیا لیکن ازراہ کرم پھر اُسکا نباہ کر دیا **١٧٩٢** ق اِبْنُ عُمَرَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ
رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ قَالَهٗ لَمَّا وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ بھلا تمنے سچ پایا جو تمسے تمھارے رب نے وعدہ کیا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ ابھی سنتے ہین جو مین کہتا ہون یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا کہ جب کہ
بدر کے کنوئین پر کھڑے ہوئے **ف** جب جنگ بدر مین اسلام کی فتح ہوئی تو ستر کافر گرفتار ہوے اور ستر مارے گئے حضرتؐ نے انکی لاشونکو کنوئین مین ڈلوا دیا پھر یہ حدیث
فرمائی **فَصْلٌ فِيْ فِعْلِ الْاَمْرِ** اس فصل مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر فعل ہے امر کا **١٧٩٣** خ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِئْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ
بَعْدَكُمْ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم میری اقتدا کرو اور چاہیئے کہ تمھاری اقتدا کرین جو تمھارے بعد ہین **ف** بعضے اصحاب
صف سے پیچھے کھڑے تھے حضرتؐ نے فرمایا کہ آگے بڑھو پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اول صف کے لوگ نماز مین میری پیروی کرین اور دوسری صف والے پہلی صف والون کی
اقتدا کرین اسی طرح سے آخر تک حضرتؐ کا معمول تھا کہ ہوشیار اور دانا اصحاب کو صف اول مین کھڑا کرتے تھے تا کہ حضرتؐ سے آداب نماز کے سیکھین اور غیرون کو
سکھلاوین **١٧٩٤** ق عَلِيٌّ اِئْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا قَالَهٗ لِعَلِيٍّ وَالزُّبَيْرِ وَالْمِقْدَادِ وَيُرْوٰى اِنْطَلِقُوْا حَتّٰى
تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ قَالَهٗ لِعَلِيٍّ وَاَبِيْ مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ وَالزُّبَيْرِ بخاری اور مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جاؤ شفتالو کے **١٧٩٥**
باغ مین سو البتہ وہان ایک عورت شتر سوار ہو اُسکے پاس خط ہو سو اُس سے اُس خط کو لے لو یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰ اور زبیرؓ اور مقدادؓ سے فرمایا اور دوسری
روایت یون ہے کہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰ اور ابو مرثدؓ اور زبیرؓ سے فرمایا چلو یہانتک کہ شفتالو کے باغ مین جاؤ **ف** یہ عورت جاسوسی کا خط دینے سے

کے یے جاتی تھی حضرتؐ کو وحی سے معلوم ہوا اسواسطے اصحاب کو بھیج کر خط چھنوالیا باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِئْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا

۱۷۹۵ لَا تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اَبَدًا **قَالَہٗ** فِیْ مَرَضِہٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے پاس کاغذ لاؤ کہ مین تمھارے واسطے نوشتہ لکھدون تاکہ اُس تحریر کے بعد تم کبھی نہ بھٹکو یہ حضرتؐ نے اپنے مرض الموت مین فرمایا **ف** بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ پنجشنبے کے دن حضرتؐ کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکھدون کہ اُسکے بعد تم ہرگز مختلف اور حیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے نہ لانے مین گفتگو کی پھر اصحاب نے کہا کہ حضرتؐ کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہوگئی ہی اُسکو حضرتؐ سے تحقیق کرو پھر حضرتؐ سے اس بات کو تحقیق کرنے لگے تو حضرتؐ نے فرمایا اب مجکو نہ چھیڑو جس مین اب مین مشغول ہون اُس سے بہتر ہی جسکو تم پوچھتے ہو اور حضرتؐ نے اُنکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجیو اور دوسری یہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تھا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہ تھی کہ اُسامہ کا لشکر تیار کر کے شام مین بھیجو اور بخاری مین ابن عباسؓ سے دوسری روایت یون ہی کہ جب حضرتؐ نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرتؐ پر درد کی شدت ہی اور تمھارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکھنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ **ف** شیعہ اس مقام مین عمر فاروقؓ پر طعنہ کرتے ہین کہ اُنھون نے کاغذ حضرتؐ کو نہ لکھنے دیا نافرمانی کی اور کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اُسکا یہ جواب ہی کہ تمھارے فہم کا قصور ہے عمر فاروقؓ پر کوئی طعن کا مقام نہین اسواسطے کہ اُسوقت حضرتؐ کی کوٹھری مین اکثر اصحاب موجود تھے علی مرتضیٰؓ بھی اُن مین شامل تھے اور حضرتؐ نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تھا اگر عمرؓ کاغذ نلائے تھے تو علیؓ کا ہاتھ کس نے پکڑا تھا حضرتؐ کے یہان سواے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تھا اور قرآن سب پورا ہو چکا تھا اسواسطے اصحاب کو تامل ہوا تھا اور بعد گفتگو کے حضرتؐ سے پوچھا تھا لیکن حضرتؐ نے نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ کوئی امر واجب نہ تھا اگر واجب ہوتا تو حضرتؐ سکوت نہ کرتے اسواسطے کہ تبلیغ احکام کی حضرتؐ پر واجب تھی علاوہ اسکے حضرتؐ بعد اس گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے وقت اُسکو ضرور لکھوادیتے بلکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ جن تین چیزون کی حضرتؐ نے وصیت کی اُن ہی کو لکھواتے اور یہ جو عمر فاروقؓ نے کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اُسکا یہ مطلب نہین کہ سواے قرآن کے حضرتؐ کی حدیث کی بھی حاجت نہین بلکہ اُسکا یہ مطلب ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی آیت اُتری یعنی تمھارے دین کو پورا کر چکا یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن اور حدیث مین دین کی تفصیل ہو چکی اسواسطے عمر فاروقؓ نے حضرتؐ کو عین شدت بیماری مین لکھوانے کی تکلیف دینا مناسب نہ دیکھا اُسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہ عین محبت اور خیرخواہی ہی اسواسطے کہ دستور ہی کہ بیماری مین اپنے بزرگ اور عزیز کو مشقت سے بچاتے ہین چنانچہ اگر اُستاد بیمار ہو اور شاگرد کو سبق پڑھانے کے واسطے بُلاوے تو شاگرد بخیال اُسکی تکلیف کے سبق سے انکار کرتا ہے

۱۷۹۶ یہ نافرمانی نہین یہ سراسر محبت اور دلسوزی ہی **شعر** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر ٭ **ق** عَائِشَۃُ اِئْذَنُوْا لَہٗ فَلَبِئْسَ اِبْنُ الْعَشِیْرَۃِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِیْرَۃِ وَیُرْوٰی بِئْسَ اَخُ الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِیْرَۃِ یَعْنِیْ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَیْہِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرتؐ پاس آنے کی اجازت مانگی حضرتؐ نے فرمایا اُسکو آنے دو سو بُرا بیٹا ہی اپنی قوم کا یعنی اپنی قوم مین بُرا آدمی ہے یا یون فرمایا کہ اپنی قوم مین بُرا مرد ہی اور دوسری روایت مین یون ہی کہ اپنی قوم کا بُرا بھائی اور بُرا بیٹا ہی **ف** حضرت عایشہؓ سے پوری روایت یون ہی کہ ایک شخص نے خدمت مین حاضر ہونیکی اجازت مانگی حضرتؐ نے اُسکو اجازت دی اور فرمایا کہ بُرا آدمی ہی جب وہ حضرتؐ پاس بیٹھا تو حضرتؐ نے اُس سے خوش خلقی کی اور کشادہ پیشانی سے کلام کیا مین نے کہا کہ یا حضرتؐ آپ نے تو اُسکو بُرا کہا تھا پھر جب وہ آیا تب حضرتؐ نے اُس سے اخلاق کیے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عایشہؓ مجکو تو نے بدخلق اور فحش گو کب پایا تھا بدترین خلق سے خدا کے نزدیک وہ شخص ہی قیامت کیدن جسکی لوگ تعظیم تواضع کرین اُسکی بدی اور فحش گوئی کے ڈر سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدذات آدمی کی عزت اور توقیر کرنا اپنی حفظ آبرو کے واسطے درست ہی اور فاسق کی جو بے پردہ فسق کرتا ہو غیبت کرنا درست ہی تاکہ اور لوگ اُسکا حال سُنکر عبرت پکڑین

۱۷۹۷ **ق** عَائِشَۃُ اِئْذَنِیْ لَہٗ فَاِنَّہٗ عَمُّکِ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ یَعْنِیْ اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہی کہ افلح ابو قعیس کے بھائی کے حق مین حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ اُسکو آنے دے اسواسطے کہ وہ تیرا شیر نوشی کے رشتے سے چچا ہے تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو

اگر تو حکم نہ مانے ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مین نے ابوقعیس کی جورو کا دودھ پیا تھا جب عورتون کو پردہ کا حکم ہوا تو افلح ابوقعیس کا بھائی میرے دروازے آیا اور اُسنے گھر مین آنے کی اجازت مانگی مین نے کہا واللہ مین اُسکو اجازت نہ دونگی جب تک کہ حضرتؐ نہ اجازت دینگے اسواسطے کہ مجکو ابوقعیس نے دودھ نہین پلایا بلکہ اُسکی جورو نے پلایا جب حضرتؐ گھر مین تشریف لائے تب مین نے یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا اسوقت حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اسی واسطے حضرت عائشہؓ فرماتی تھین کہ جو نسب سے حرام ہے وہ شیرخوارگی سے بھی حرام ہے معلوم ہوا کہ دایہ کے خاوند اور اُسکے بھائی اور دایہ کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین کہ وہ محرم

۱۷۹۸ ہو گئے ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اول اپنے اہل وعیال سے دینا شروع کر

۱۷۹۹ ف یعنی اہل وعیال کا دینا فرض ہے اور غیرون کا دینا نفل اور فرض نفل سے مقدم ہے چنانچہ اگلی حدیث مین اسکی تفصیل موجود ہے م جَابِرٌ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَهٗ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عُذْرَةَ (لِلْاَنْصَارِيِّ حِيْنَ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ يُّقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ) مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اول اپنی ذات سے شروع کر سو اُسپر خرچ کر پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل وعیال کو دے پھر اگر تیرے اہل وعیال سے بچے تو اپنے رشتے دارون کو دے سو اگر تیرے رشتے دارون سے بھی بچے تو اسطرح اور اسطرح یعنی داہنے اور بائین ہر ایک محتاج کو دے یہ حضرتؐ نے ابومذکور انصاری سے فرمایا جب کہ اُسنے اپنے یعقوب غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یعنی اُسنے یون کہا تھا کہ جب مین مر جاؤن تو میرا غلام آزاد ہے ایسے غلام کو مدبّر کہتے ہین ف مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبّر کیا اور اُسکے پاس اُس غلام کے سوا کچھ مال نہ تھا جب حضرتؐ کو یہ خبر پہونچی تو حضرتؐ نے اُسکا آزاد کرنا درست نہ رکھا اور فرمایا کہ اسکو کون مول لیتا ہے ایک شخص نے آٹھ سو درہم کو مول لیا پھر حضرتؐ نے وہ درہم اُس انصاری کو دیے اور یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ محتاج کی خیرات کرنے سے اپنے اہل و

۱۸۰۰ عیال کا دینا مقدم ہے اول خویش بعدہ درویش ق اُمُّ عَطِيَّةَ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا قَالَهٗ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ غَسَلْنَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ زَيْنَبُ زَوْجَةُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرَ بَنَاتِهٖ بخاری اور مسلم مین ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی داہنی طرفون سے اور وضو کے مقامون سے غسل دینا شروع کرو یہ حضرتؐ نے اُن عورتون سے فرمایا جو حضرتؐ کی بیٹی کو غسل میّت دیتی تھین اُنکا نام زینبؓ تھا ابوالعاص بن ربیع کی بی بی حضرتؐ کی بیٹیون مین یہی سب سے بڑی تھین ف معلوم ہوا کہ میت کا داہنی طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف مین وضو کے مقامونکو

۱۸۰۱ یعنے منھ اور ہاتھ کو مقدم کرے ق اَبُوْ ذَرٍّ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ قَالَهٗ لِلْمُؤَذِّنِ بِالظُّهْرِ بخاری اور مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دے ٹھنڈا ہونے دے یا یون فرمایا کہ انتظار کر انتظار کر یہ حضرتؐ نے ظہر کی اذان دینے والے سے فرمایا ف یعنی گرمی کے

۱۸۰۲ موسم مین ٹھنڈے وقت اذان دینا اور نماز پڑھنا مستحب ہے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرو اسواسطے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش سے ہے ف یعنی گرمی کے موسم مین ظہر کی نماز مین تاخیر مستحب ہے

۱۸۰۳ تاکہ جماعت زیادہ ہو اور یہ دونون حدیثین امام اعظمؒ کے مذہب کی کامل دلیلین ہین ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَهٗ لَهٗ بخاری اور مسلم مین کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوش ہو افضل دن سے جو تجپر گذرا جب سے کہ تجکو تیری مان نے جنا یہ حضرتؐ نے کعبؓ سے فرمایا ف کعبؓ جنگ تبوک مین حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے تھے خدا اور رسول کا اُنپر پچاس دن عتاب رہا جب اُنکی توبہ قبول ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۰۴ معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین بہتر دن وہی ہے جس دن اُس سے خدا راضی ہو ق عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ وَيُرْوٰى وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ بخاری اور مسلم مین عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوش ہو اور اُمید رکھو اُسکی جو تمکو خوش کرے یعنی فتح اسلام کی سو قسم خدا کی مجکو محتاجی کا تمپر ڈر نہین ولیکن مین تمپر خوف کھاتا ہون دنیا کی کشایش اور بہتایت سے جیسے اگلی اُمتون پر کشایش ہوئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد کرو جیسے اُنھون نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے اُنکو ہلاک کیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ دنیا تمکو غفلت مین ڈالے جیسا اُنکو غفلت مین ڈالا ف

بحرین کے ملک سے حضرتؐ کے پاس مال آیا اُسکو سُنکے انصار لوگ صبح کی نماز پڑھ کے حضرتؐ کے سامنے ہوئے حضرتؐ مسکرائے اور فرمایا شاید کہ تم مال کی خبر سُنکے
آئے ہو انصار نے کہا ہاں تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فتح اسلام اور کثرت مال کی بشارت دی پھر کثرت مال کا فساد ارشاد فرمایا

۱۸۰۵ ق عَائِشَةَ اَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوش ہو اے عائشہ خدا نے تو تیری پاکدامنی بیان کردی ف
جب کہ حضرت عایشہؓ پر تہمت ہوئی اور اُنکی پاکدامنی مین قرآن اُترا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۰۶ خ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضُ بِهَا وَلَا تَأْتِنِيْ
بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کر لا میرے واسطے پتھر کہ مین اُس سے استنجا کرون اور نہ لانا میرے واسطے
ہڈی اور گوبر کو ف معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے پاک کرنا پاخانے کے بعد سنت ہو اور ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہین اور اسی طرح کوئلے سے

۱۸۰۷ م اَنَسٌ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ
ابْنِ السَّحْمَاءِ مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دیکھتے رہو اُس عورت کو کہ اگر وہ جنے سفید رنگ لڑکا سیدھے بال معیوب آنکھون والا تو وہ ہلال بن
اُمیہ کا لڑکا ہو اور اگر وہ عورت جنے سیاہ چشم لڑکا گھونگر والے بال پتلی پنڈلیون والا تو وہ لڑکا شریک بن سحماء کا ہو ف ہلال بن اُمیہ نے اپنی جورو کو شریک بن سحماء سے
عیب لگایا چنانچہ حضرتؐ نے اُن دونون مین جُدائی کرادی اُسکی جورو حاملہ تھی اسواسطے حضرتؐ نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی جب اُسکے لڑکا پیدا ہوا تو حضرتؐ کو خبر
ہوئی کہ شریک بن سحماء سے مشابہ ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر قرآن کا حکم اُسپر جاری نہوگیا ہوتا تو مین اُس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنی سزا دیتا اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہو کہ مشابہت بھی حجت ہو اور یہی مذہب ہو امام شافعی کا لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک قیافہ اور مشابہت حجت نہین اور حضرتؐ کو یہ حال وحی سے معلوم
ہوا ہوگا

۱۸۰۸ خ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَقِيْلَ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ بخاری مین ام خالد سعیدؓ
ابن عاص یا خالد بن سعیدؓ کی بیٹی سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کرے تو بہن پھاڑے پھر خدا کرے تو بہن پھاڑے پھر خدا کرے تو بہن پھاڑے
ف ام خالدؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ کے پاس بہت کپڑے آئے اُن مین ایک چھوٹی سیاہ لوئی تھی حضرتؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ مین کسکو پہناؤن گا اصحاب
چُپ رہے پھر حضرتؐ نے مجکو بُلا کر اپنے ہاتھ سے پہنائی پھر یہ دعا دی

۱۸۰۹ م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے
روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو بخیلی سے اسواسطے کہ بخیلی نے تمسے اگلے لوگون کو ہلاک کیا ف جب آدمی پر بخل غالب ہوا تو زکوۃ بھی نہ دے سکے گا تو فرض
کو ترک کیا اسواسطے لائق عذاب کے ہوا

۱۸۱۰ ق عَائِشَةُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ بچو دوزخ سے کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی ف یعنی کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہو

۱۸۱۱ م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ
قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کروانے والے کامون سے
اصحاب نے کہا کہ وہ کام لعنت کرنے والے کون ہین حضرتؐ نے فرمایا جو آدمی کہ لوگون کی راہ مین جاے ضرور پھرے یا اُنکے سایے کے مقام مین ف راہ اور
سایہ دار درخت کے نیچے جاے ضرور پھرنا ایذا رسانی کا سبب ہو اسواسطے کہ لوگ اُسپر لعنت کرتے ہین اور بد کہتے ہین

۱۸۱۲ خ اَنَسٌ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ
فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پورا
رکوع اور سجدہ کیا کرو سو قسم ہو اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہو کہ البتہ مین اپنے پس پشت سے دیکھتا ہون تمکو جب کہ رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو۔
ف بعضے دیہات کے لوگ نو مسلم رکوع اور سجدے مین جلدی کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی

۱۸۱۳ خ اَنَسٌ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ وَيُرْوٰى فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَكَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ
وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھم جا اے اُحد تجھپر تو پیغمبر ہی ہے اور صدیق اور دو شہید اور دوسری
روایت مین یون ہو تجھپر تو سواے پیغمبر یا صدیق یا شہید کے کوئی نہین اور اُحد کے پہاڑ پر حضرتؐ تھے اور ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ف
حضرتؐ اِن اصحاب کے ساتھ اُحد کے پہاڑ پر تھے سو اُسکو جنبش ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ پہاڑ تھم گیا یہ معجزہ ہے کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا

۱۸۱۴ ویساہی ہوا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ شہید ہوئے چنانچہ مشہور ہی جنبش پہاڑ کی ازراہ افتخار تھی کہ ایسے بزرگون نے اُسکو مشرف کیا **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ **قَالَہٗ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جواب دے میری طرف سے

۱۸۱۵ الٰہی اُسکی جبرئیلؑ سے مدد کر یہ حضرت نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا **ف** کفار قریش نے حضرت کی ہجو کی تھی تب حضرتؐ نے اُسکا جواب حسانؓ سے دلوایا **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کرڈالتے ہین اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ کون گناہ ہین فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اُس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق پر مارنا درست ہی اور بیاج کھانا اور یتیم کا یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بھاگنا اور خاوندوالی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اُنکو عیب لگانا **ف** ہر چند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون

۱۸۱۶ مین زیادہ بھی ثابت ہین اُسوقت اِتنے ہی گناہون کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا **ق** اِبْنُ عُمَرَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی رات کی نمازمین پچھلی نماز وتر کو کرو **ف** یعنی تہجد کے بعد وتر چاہیے اور جو شخص کہ کبھی رات کو اُٹھتا ہو اور کبھی سوجاتا ہو اُس کو لازم ہے کہ وتر کو عشا کے وقت پڑھ لیا کرے لیکن حضرتؐ کے فعل سے ثابت ہی کہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھکر پڑھتے تھے

۱۸۱۷ **ق** اِبْنُ عُمَرَ اَجِیْبُوْا ھٰذِہِ الدَّعْوَۃَ اِذَا دُعِیْتُمْ لَھَا بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس دعوت کو قبول کیا کرو

۱۸۱۸ جب کہ اُسکے واسطے بلائے جاؤ **ف** یعنی شادی کا کھانا قبول کرنا ضرور ہے **خ** عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اِحْبِسْ اَبَا سُفْیَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰی یَنْظُرَ اِلَی الْمُسْلِمِیْنَ **قَالَہٗ** لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَوْمَ الْفَتْحِ کَذَا وَقَعَ مُرْسَلًا وَھُوَ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ روک رکھ ابوسفیان کو پہاڑ کے ناکہ پاس یا گھوڑون کے ازدحام پاس تاکہ مسلمانون کے لشکر کو دیکھے یہ حضرتؐ نے عباسؓ بن عبدالمطلب سے فرمایا فتح مکہ کے دن یہ روایت تو اسی طرح مرسل ہی یعنی عروہ تابعی نے بدون صحابی کے نام سے حدیث

۱۸۱۹ روایت کی لیکن حقیقت مین یہ روایت حضرت عایشہؓ سے ہی **ف** باقی قصہ اس حدیث کا اسی باب مین ہوچکا اَلْمِقْدَادُ اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تعریف کرنیوالونکے مونھون مین خاک جھونکو یعنی کچھ نہ دو **ف** یعنے مدح اور تعریف اکثر مبالغہ اور جھوٹھ سے خالی نہین ہوتی تو اُنکو کچھ مت دو تاکہ دوبارہ جھوٹھ بولنے کا قصد نہ کرین اور تاکہ تم اپنی مدح سنکر مغرور نہو اگر کوئی کہے کہ حضرتؐ نے اپنے مداحون کو انعام دیا ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ حضرتؐ کی جو مدح تھی سو سب سچ تھی اور اُس مین ثواب تھا بخلاف اورون کی مدح کے کہ ہرگز مبالغے سے خالی نہین اس حدیث مین اُس مداح کی مذمت ہی جسنے مداحی کو اپنی روزی کا پیشہ مقرر کیا اور اگر کوئی شخص کسی دیندار شخص کی سچی مدح بے طمع

۱۸۲۰ دنیا کے کرے تو درست ہی تاکہ اور لوگ ممدوح کے نیک عمل مین اقتدا کرین غرضکہ وہی مدح درست نہین جسمین طمع دنیا ہو یا جھوٹھ **م** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِحْشِدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگ یکجا ہو

۱۸۲۱ کہ مین اب قرآن کی تہائی پڑھونگا سو جمع ہوئے جسکو جمع ہونا تھا پھر حضرتؐ گھر سے نکلے پھر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا **م** اَبُوْقَتَادَۃَ اِحْفَظْ عَلَیْکَ مِیْضَاتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَھَا نَبَأٌ **قَالَہٗ** لَہٗ سَحَرَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ مسلم مین ابوقتادہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تھامے رہ اپنے وضو کے برتن کو اسکا کچھ حال ظاہر ہونا ہی یہ حضرتؐ نے اُس رات کی صبح کے وقت فرمایا جس رات کے پچھلے وقت مقام ہوا تھا **ف** صبح کو حضرتؐ نے یہ فرمایا اور دن کو پیاس غالب ہوئی اور پانی نہ تھا اُسی برتن سے پانی اُبلنے لگا اور ابوقتادہؓ پلانے لگے یہانتک کہ تمام لشکر آسودہ ہوگیا اس حدیث سے دو معجزے

۱۸۲۲ ثابت ہوئے ایک تو پانی کا جوش کرنا دوسرے آیندہ کی خبر دینا **خ** جَابِرٌ اَخْبِرْ ذٰلِکَ ابْنَ الْخَطَّابِ **قَالَہٗ** لِجَابِرٍ لَمَّا اَخْبَرَہٗ بِقَضَاءِ دَیْنِہٖ بخاری مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکی خبر دے خطاب کے بیٹے یعنی عمر فاروقؓ کو یہ حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا جبکہ جابرؓ نے اپنے قرض ادا ہوجانے کی

ذکر گناہان کبیرہ

تفصیل جواز مدح و عدم جواز آن

معجزہ خبر آئندہ و تکثیر آب

حضرتؐ کو خبر دی **ف** جابرؓ کے باپ جنگ اُحد مین شہید ہوئے انپر بہت قرض تھا جتنا خرما اُنکے باغ مین ہوا اُنھین چاہا کہ قرض خواہون کو دین قرض بہت تھا
اور خرما کم اُنھون نے نہ قبول کیا جابرؓ نے حضرتؐ سے سفارش کروائی قرض خواہ یہودی تھے اُنھون نے نہ مانا حضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا کہ تو ہر قسم کے خرمون
کے علٰحدہ علٰحدہ ڈھیر کر جب جابرؓ نے ڈھیر لگائے تو حضرتؐ ایک بڑے ڈھیر کے گرد گھومے اور اُسکے اوپر جاکر بیٹھے پھر جابرؓ سے فرمایا کہ قرض خواہون کو تول تول کر
دینا شروع کر جابرؓ نے دینا شروع کیا یہانتک کہ سب قرض ادا ہوگیا جابرؓ سے روایت ہے کہ باوجودیکہ سب قرض ادا ہوا لیکن وہ ڈھیر سب اُسیطرح پر
تھا کچھ کمی اُس مین نہوئی جابرؓ نے کہا یا حضرتؐ سب قرض ادا ہوچکا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمر فاروقؓ کو اس حال کی خبر کردے اسواسطے
کہ عمر فاروقؓ کو جابرؓ کے قرض ادا ہونے کی بڑی فکر تھی جب جابرؓ نے عمر فاروقؓ کو خبر دی اُنھون نے کہا کہ جب حضرتؐ تشریف لیگئے تھے اُسی وقت مین جان گیا تھا کہ
اب ضرور برکت ہوگی **ق** عَائِشَةُ اُدْعِي لِي اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى ۱۸۲۳
وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بلالا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تاکہ مین
اُنکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا اور کہے کوئی کہنے والا کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نہ مانیگا
خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو **ف** اول حضرتؐ نے چاہا تھا کہ صدیق اکبرؓ کو خلافت نامہ لکھدین تاکہ دوسرے کو دعوی نہ رہے پھر تقدیر اور اجماع
مؤمنین پر چھوڑا یعنی تقدیر مین تو یہی ہو کہ صدیق اکبرؓ خلیفہ ہونگے اور اجماع مومنین بھی اُن ہی کی خلافت پر ہوگا پھر لکھنا کیا ضرور ہے اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ سواے صدیق اکبرؓ کے کسی کی خلافت حضرتؐ کو منظور نہ تھی **ق** عَائِشَةُ اُذْكُرُوْا اَنْتُمْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا بخاری اور مسلم مین حضرت ۱۸۲۴
عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم ذکر کرلیا کرو خدا کے نام کو اور کھایا کرو **ف** حضرت عایشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ چند قوم ہین کہ تازہ
ایمان لائے ہین ہمارے پاس گوشت لاتے ہین ہم نہین جانتے کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اہل اسلام پر
خیر گمان کیا چاہیئے وہ لوگ خدا کے نام کو ذبح کے وقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہہ کے واسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ مطلب نہین کہ اگرچہ اُنھون
نے ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمھاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہوجاویگا اسواسطے کہ بسم اللہ کہنا ذبح کے وقت شرط ہے **ق** اَنَسٌ ۱۸۲۵
اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھانے کے وقت بسم اللہ کہا کرو اور چاہیئے کہ
ہر شخص اپنے قریب طرف سے کھایا کرے **ف** یعنی رکابی کے بیچ سے نہ کھاوے اور نہ دوسری طرف سے بلکہ اپنی طرف سے **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبْ فَاحْثُ فِي ۱۸۲۶
اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ یعنی نِسَاءَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ حِيْنَ اَكْثَرْنَ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ قَالَ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بخاری اور مسلم مین
حضرت عایشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا اور اُن کے مُنھ مین خاک جھونکدے یعنی جعفرؓ بن ابی طالب کی عورتون کے جب کہ اُنھون نے بکثرت زور زور سے
جعفرؓ پر رونا شروع کیا یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جس نے کہا تھا یا رسول اللہؐ عورتین ہمپر غالب ہوگئین یعنی کہنا نہین مانتین اور رونے سے باز نہین رہتی ہین **ف**
جعفر طیار کو حضرتؐ نے لڑائی پر بھیجا تھا جب اُنکی شہادت کی خبر آئی تو حضرتؐ کو بہت غم ہوا اور جعفرؓ کے گھر کی عورتین نوحہ کرکے رونے لگین ایک شخص نے حضرتؐ
کو اس حال کی خبر دی حضرتؐ نے فرمایا کہ اُنکو جاکر باز رکھ اُسنے جاکر منع کیا عورتون نے نمانا اُسنے پھر حضرتؐ سے عرض کی کہ نہین مانتی ہین حضرتؐ نے فرمایا
پھر جا اور منع کر اسی طرح تین بار حضرتؐ نے اُسکو بھیجا اُسنے کہا کہ یا حضرتؐ عورتین نہین مانتی ہین اور ہمپر غلبہ کرتی ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی اور عورتون پر غصہ کیا اس حدیث سے نوحہ گری اور چلّا کر رونے کی حرمت بتاکید تمام ثابت ہوئی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ یعنی ۱۸۲۷
عَرَقًا فِيْهِ تَمْرٌ **قَالَهُ** لِلَّذِي اَصَابَ اَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا اور اپنے گھر والون کو
کھلا یعنی اُن کھجورون کو جو ٹوکرے مین تھین یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جس نے اپنی جورو سے رمضان مین صحبت کی تھی **ف** ایک مرد آیا اُسنے کہا
کہ یا حضرتؐ مین ہلاک ہوا حضرتؐ نے فرمایا کیا ہوا اُسنے کہا کہ مین نے رمضان مین اپنی عورت سے صحبت کی اور مین روزہ دار تھا حضرتؐ نے فرمایا غلام
آزاد کر اُسنے کہا مجکو مقدور نہین حضرتؐ نے فرمایا تو دو مہینے برابر روزے رکھ اُسنے کہا مجکو طاقت نہین حضرتؐ نے فرمایا تو ساٹھ محتاجون کو کھانا دے

اُسنے کہا کہ مجکو مقدور نہین حضرتؐ نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرتؐ کے پاس بڑا ٹوکرا بھر کے کھورین آئین حضرتؐ نے اُس سے فرمایا کہ اسکو لیجا اور محتاجون کو دے اُسنے کہا کہ یا حضرتؐ مدینے مین مجھسے زیادہ تر کوئی محتاج نہین حضرتؐ نے تبسم کیا پھر یہ حدیث فرمائی کفارہ غیر کو دینا چاہیئے خود کھانا درست نہین اسواسطے بعضے علمانے کہا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ اُسی شخص کو یہ حکم خاص ہی اور بعضون نے کہا کہ حضرتؐ نے اُسکی محتاجی دیکھکر اسکو بطور قرض دیا تھا یعنی جب کہ مقدور ہو تو کفارہ ادا کرنا چاہیے **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے

۱۸۲۸ روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا مین نے تجکو اُس عورت کا مالک کر دیا قرآن یاد کروانے کے بدلے پر **ف** یعنی عورت کو قرآن یاد کروا دینا یہی اُسکا مہر ہے باقی قصہ مفصل ہو چکا **ق** عَائِشَةُ اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ بخاری اور مسلم مین حضرت عایشہ رضؓ سے

۱۸۲۹ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری اس سیاہ لوئی دھاری دار کو ابوجہم پاس لیجاؤ اور میرے پاس ابوجہم کی موٹی کملی لے آؤ اسواسطے کہ اُسنے مجکو ابھی نماز مین غافل کر دیا **ف** ابوجہم نے باریک سیاہ کملی چوکھنٹی جسکے دونون کنارون پر دھاریان تھین حضرتؐ کو تحفہ بھیجی حضرتؐ نے اُسکو اوڑھ کے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد یہ حدیث فرمائی یعنی اُسکی عمدگی اور نقش کاری نے خشوع اور خضوع مین خلل ڈالا اسواسطے حضرتؐ نے اُسکو پھیر دیا اور اُسکے عوض موٹی کملی منگوائی تاکہ اُنکی خاطر شکنی نہو معلوم ہوا کہ جو لباس کہ نماز مین خلل ڈالے اور دھیان بٹا دے اُسکا پہننا مکروہ ہی اور اسی طرح مسجد اور جانماز کی نقش کاری مکروہ ہے کہ مقرر دھیان

۱۸۳۰ بٹتا ہے **ق** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اِذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ اَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَّائِكِ زَادَ الْبُخَارِيُّ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ اَسْقَانَا **قَالَهٗ** ضُحَاءَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ لِذَاتِ الْمَزَادَتَيْنِ بخاری اور مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جا اور اس طعام کو اپنے گھر والون کو کھلا اور دریافت کرے کہ ہمنے تیرا پانی کچھ بھی نہین کم کیا ولیکن خدانے ہمکو پانی پلایا یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس کے پہر دن چڑھے دو پکھال والی عورت سے فرمایا **ف** حضرتؐ کسی سفر مین تھے گرمی کی شدت ہوئی اور پیاس لوگون پر غالب ہوئی پانی کہین نہ تھا اصحاب نے یہ حال حضرتؐ سے کہا حضرتؐ نے دو شخص کو پانی تلاش کرنے کے واسطے بھیجا اُنھون نے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار پانی کی دو پکھالین لادے چلی جاتی ہی اُسکو حضرتؐ پاس لے آئے حضرتؐ نے پکھال سے پانی لیکر لوگون کو پلانا شروع کیا یہانتک کہ لوگ آسودہ ہو گئے اور وہ پکھالین اُسی طرح پانی سے لبریز تھین پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو کسی نے کھجور کسی نے آٹا کسی نے

۱۸۳۱ ستو اُسکو دیے تب حضرتؐ نے اُس عورت سے یہ حدیث فرمائی **م** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ اِرْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً **قَالَهٗ** لَهٗ مسلم مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا پلٹ جا اپنے کپڑے کی طرف سو اُسکو لے اور ننگے نہ چلا کرو یہ حضرتؐ نے مسورؓ سے فرمایا **ف** مسورؓ سے روایت ہے کہ مین بھاری پتھر اُٹھائے لیے جاتا تھا میرا تہمد کھل پڑا مین اُسکو نہ باندھ سکا اور برہنہ اُسکو لیے گیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اُس حدیث سے ثابت ہوا کہ ستر عورت فرض ہی

۱۸۳۲ **م** عُمَرُ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفْرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پلٹ جا سو اچھی طرح سے اپنا وضو کر یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جس نے وضو کیا اور ایک ناخن برابر اپنے قدم کو خشک چھوڑا پھر وہ شخص پلٹا سو اُسنے وضو کیا پھر نماز پڑھی **ف** معلوم ہوا کہ اعضاے وضو کی اندک خشکی بھی وضو کو باطل کرتی ہی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ اِرْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ

۱۸۳۳ **قَالَهٗ** لِرَجُلٍ قَالَ اِنِّيْ كُتِبْتُ وَيُرْوٰى اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پلٹ جا اور اپنی جورو کے ساتھ حج کر یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے کہا جس نے کہا تھا کہ یا حضرتؐ میرا نام فلانی اور فلانی لڑائی مین لکھا گیا اور میری جورو حج کو جاتی ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بدون اپنے خاوند یا محرم کے حج کرنا درست نہین **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بخاری

۱۸۳۴ اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پلٹ جا پھر نماز پڑھ اسواسطے کہ تیری نماز نہین ہوئی **ف** حضرتؐ مسجد مین تھے ایک شخص نماز پڑھ کے چلا حضرتؐ کو سلام کیا حضرتؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ تو اپنی نماز پھر پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اُس شخص نے پھر جلدی جلدی نماز پڑھی اور سلام کر کے چلا حضرتؐ نے فرمایا پھر نماز پڑھ تیری نماز نہین ہوئی اُسی طرح تین بار اُسنے نماز پڑھی پھر اُسنے کہا خدا کی قسم مجکو اس سے زیادہ بہتر نہین پڑھنا آتی تب حضرتؐ نے فرمایا کہ جب نماز کے واسطے کھڑا ہوا کر تو اللہ اکبر کہا کر پھر پڑھا کر جو کچھ تجکو قرآن سے یاد ہو پھر رکوع کیا کر آرام اور تسکین سے پھر سر اُٹھایا کر یہانتک کہ خوب سیدھا کھڑا

ہوجاوے پھر سجدہ کیا کر اطمینان سے پھر سر اُٹھایا کر اطمینان سے پھر بیٹھا کر پھر اسی طرح ہر رکعت مین کیا کر اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان نماز
مین واجب ہی نہایت جلدی کرنے سے یا نماز باطل ہوتی ہی یا مکروہ

۱۸۳۵ ق عَائِشَةُ اَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبُ الَّذِي فِي نَفْسِ اَبِي حُذَيْفَةَ قَالَهُ لِسَهْلَةَ
بِنْتِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَرٰى فِي وَجْهِ اَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ فَقَالَ اَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ اُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ
فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ تو اپنا دودھ پلادی سالم کو تاکہ تو اُسپر حرام اور ناجائز ہوجاوے اور وہ کھٹکا بھی جاتا رہے گا جو ابو حذیفہ کے جی مین آتا ہی یہ حضرتؐ نے سہلہ سہیل بن عمرو کی بیٹی کو
فرمایا جب کہ اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین ابو حذیفہ کے منھ پر کچھ کراہت سی دیکھتی ہون سالم کے اندر آنے سے تب حضرتؐ فرمایا تو اُسکو اپنا دودھ پلادی اُسنے کہا اور
کیونکر اُسکو پلاؤن اور حال آنکہ وہ بڑا مرد ہی یعنی اپنی چھاتی سے جوان مرد کو کیونکر پلاؤن تو حضرتؐ نے تبسم کیا اور فرمایا البتہ مین نے جانا ہی کہ وہ جوان مرد ہی یعنی چھاتی سے
پلانا ضرور نہین جو تجکو حیرانی ہی کسی برتن مین کرکے پلادی ف ابو حذیفہؓ کا سالم آزاد غلام تھا اُنکو اُسکے اندر جانے سے گمان بد آتا تھا اسواسطے حضرتؐ نے
یہ تدبیر بتلائی شیر خوارگی سے حرمت طفلی مین ثابت ہوتی ہی جوانی مین نہین چنانچہ اور احادیث مین ظاہر ہی تو اس حدیث کا حکم سالم کو خاص ہی یا کہ یہ حکم منسوخ ہی م

۱۸۳۶ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِرْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہوے اے بڈھے
اسواسطے کہ خدا تجسے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہی ف حضرتؐ نے ایک بڈھے کو دیکھا کہ پیدل جاتا ہی اور دونون طرف اُسکے بیٹے اُس کو تھامے جاتے ہین
حضرتؐ نے پوچھا اسکا کیا سبب ہی لوگون نے کہا کہ اسنے پیادہ چلنے کی بیت اللہ تک نذر کی ہی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی کیون اپنے تئین مصیبت
مین ڈالتا ہی خدا کو اسکی کچھ پروا نہین معلوم ہوا کہ جب طاقت نہو تو نذر کا ادا کرنا واجب نہین م

۱۸۳۷ جَابِرٌ اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا
يَعْنِي الْبَدَنَةَ قَالَهُ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سوار ہوے قربانی کے اونٹ پر دستور سے
یعنی حاجت سے زیادہ اُسکو تکلیف مت دے سوار ہونا اُسوقت درست ہی جب کہ تو مضطر ہوا اُسکی طرف یہانتک کہ تجکو دوسری سواری ملے یہ حضرتؐ نے اُسوقت
فرمایا جب کہ کسی نے بیت اللہ جانے والی قربانی کا مسئلہ پوچھا ق

۱۸۳۸ اُمُّ سَلَمَةَ اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ قَالَهُ حِيْنَ رَاٰى جَارِيَةً فِي بَيْتِ اُمِّ
سَلَمَةَ فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسکے واسطے جھاڑ پھونک کرواؤ کہ اسکو نظر لگی ہی یہ حضرتؐ نے
اُسوقت فرمایا جب کہ حضرت ام سلمہؓ کے گھر مین ایک لڑکی کے منھ پر زردی دیکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نظر کی تاثیر درست ہی اور قرآن اور اسماے الٰہی سے
جھاڑ پھونک کرنا جائز ہی لیکن جسمین شرک کا مضمون ہو یا اُسکے معنی غیر معلوم ہون تو ہرگز درست نہین م

۱۸۳۹ جَابِرٌ اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ
رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جوتیان پہننے کی زیادہ تر عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہی سوار بنا رہتا ہے
ف عرب مین دیہات کے لوگون کو جوتا پہننے کی کم عادت تھی اسواسطے حضرتؐ نے انکو یہ تعلیم کی خصوصاً انکو جہاد اور سفر اکثر رہتا تھا تو اس سبب سے زیادہ تر حاجت
تھی کہ جوتا پہن کے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے مین مضبوط ہوجاتا ہی ق

۱۸۴۰ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ
اَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتونکے مقدمے مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سے اور مقرر پسلی مین زیادہ ترکجی اوپر کی طرف مین ہے سو
اگر تو اُسکا سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اُسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج بنی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتون کے مقدمے مین ف حضرت حوا حضرت آدم
کی پسلی سے پیدا ہوئین تو عورت کی اصل پسلی ٹھہری اور پسلی کا بالکل سیدھا ہونا ممکن نہین تو عورت کا بھی بالکل آراستہ ہونا اور اُسکی سب عادتین بدلنا
محال ہی اسواسطے حضرتؐ نے اُنکے حق مین اپنی اُمت کو وصیت کی کہ مرد عاقل کو لازم ہے کہ عورت سے اپنا مطلب نکالے اور اُسکی بدمزاجی پر صبر کرے اور ٹال جایا
کرے حکمت کی چال چلے نہ اُس سے بالکل غافل ہوجاوے کہ ناہموار بنی رہے نہ ہر بات مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہونچے خلاصہ یہ
کہ مقدمات خانہ داری مین عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اُس کی رعایت ہرگز نہ چاہیئے

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ ۔ بخاری
اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو اسواسطے کہ اگر مردہ نیک ہی تو اسکو تمنے بہتری سے نزدیک کردیا یعنی قبر مین جاکر
ثواب پاویگا اور اگر نیک نہین تو تمنے اپنی گردن سے شر کو اُتارا ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کفن اور دفن مین جلدی کرنا مستحب ہے ق اَلزُّبَيْرُ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ
ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ ۔ بخاری اور مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای زبیر تو اپنے کھیت کو سینچ لے پھر چھوڑ دے پانی کو اپنے
ہمسایے کی طرف ف خلاصہ یہ کہ جسکا کھیت پانی کے قریب ہو وہ پہلے اپنا کھیت سینچے اسکے بعد جو اُسکے پاس ہو وہ سینچے م اَبُوْهُرَيْرَةَ اُسْكُنْ
حِرَآءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ
اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّيُرْوٰى اِهْدَأْ وَعَلَيْهِ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَّطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ۔ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ ٹھہر جا ای حرا سو تجھپر تو سواے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین اور اُس پہاڑ یعنی حرا پر حضرتؐ تھے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ
اور سعد بن ابی وقاصؓ تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تھم جا اور اُسپر ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ تھے ف ابو بکرؓ کا
صدیق ہونا عالم پر ظاہر ہی باقی بزرگوار شہید ہین سواے سعدؓ بن ابی وقاص کے کہ وہ اسہال کی بیماری سے مری تو وہ بھی شہیدون مین داخل ہوی چنانچہ اور حدیث
مین آیا ہی کہ جو اسہال سے مری وہ بھی شہید ہی م اَبُوْهُرَيْرَةَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَّاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّيْ يَعْنِيْ بِسَيِّدِكُمْ
سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ ۔ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سُنو اپنے سردار کے قول کو مقرر وہ غیرت دار ہی اور مین اُس سے زیادہ تر غیرت دار ہون
اور خدا مجھسے بھی زیادہ تر غیرت دار ہی سردار سے مراد سعدؓ بن عُبادہ ہی ف سعد بن عبادہ انصاریون کے سردار تھے انھون نے حضرتؐ سی کہا یا رسول اللہ اگر مین
اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤن تو اُسکو چھوڑ کے چار گواہ تلاش کر لاؤن حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان یعنی زنا کا دعویٰ اُسیوقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہون
سعد نے کہا یہ کیونکر ہو قسم کھاتا ہون اُس ذات پاک کی جسنے تجکو دین حق پر بھیجا کہ اگر اُس حالت مین مین ہون تو تلوار ہی مارون تب حضرتؐ نی یہ حدیث فرمائی
یعنی یہ قول غیرت کے سبب سے ہی اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کیوقت قتل کرنے سے عند اللہ گناہ نہین لیکن اگر
گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لیگا م وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ قَالَهٗ لِسَلَمَةَ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ ۔ مسلم مین
وائل بن حُجرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کہنا سنو اور اطاعت کرو اپنے بادشاہون کی اسواسطے کہ انپر فرض ہے جسکا بوجھ اُنپر ہے اور تمپر فرض
ہی جسکا تمپر بوجھ ہے یہ حضرتؐ نے سلمہ بن یزیدؓ سے فرمایا ف سلمہؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ اگر ہمارے ایسے سردار ہون کہ ہمسے اطاعت لیوین اور ہمارا حق
نہ دیوین تو اُسوقت مین ہم کیا کرین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگرچہ وہ ظلم کرین تو بھی تمپر اطاعت واجب ہی اگر وہ عدالت نہ کرینگے تو خدا اُنسے
سمجھ لیگا ق اُمُّ الْحُصَيْنِ اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ ۔ بخاری اور مسلم مین اُم الحصین سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کہنا مانو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہووے گویا کہ اُسکا سر سیاہ منقی ہی ف غلام حبشی کا خلیفہ اور بادشاہ
ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہی یعنی اگر حبشی تمہارا جمعدار یا صوبہ دار ہو تو اُسکی بھی اطاعت ضرور ہی اگرچہ بدظاہر اور کم لیاقت ہو
اسواسطے کہ اُسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہی جسنے اُسکو سردار بنایا ق عَائِشَةُ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔ بخاری اور
مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اُس لونڈی کو مول لے پھر اُسکو آزاد کر دے اسواسطے کہ آزاد لونڈی و غلام کے مال کا وہی
وارث ہوتا ہی جو آزاد کرے ف ایک لونڈی کو حضرت عائشہؓ نے چاہا کہ مول لیوین اور آزاد کرین اُسکے مالکون نے کہا کہ ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ
اسکی وراثت کا حق ہمکو ملے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو چاہیئے اُسکے مالک ناحق شرط کرتے ہین ق اَبُوْ
مُوْسٰى اِشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَاَبْشِرَا يَعْنِيْ مِمَّا اَخَذَهٗ مِنْ وَّضُوْئِهٖ بَعْدَمَا مَجَّ فِيْهِ قَالَهٗ لِاَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ ۔ بخاری
اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون اس پانی کو پیو اور اپنے منہ اور سینون پر ڈالو اور خوش ہو یعنی اُس پیالے کا پانی

جس مین حضرتؐ نے ہاتھ دھوئے اور کلّی ڈالی تھی یہ حضرتؐ نے ابو موسیٰؓ اور بلالؓ سے فرمایا **ف** حضرتؐ کے لعاب سے پانی متبرک ہوگیا زہے قسمت ابو موسیٰؓ اور بلالؓ کی جنکے پیٹ مین گیا **خ** اَبُوْ مُوْسٰی اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا ۔ بخاری مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤگے **ف** یعنی سعی سفارش سے اہل حاجت کا کام نکالدینا ثواب کا موجب ہی **ق** اِبْنُ عُمَرَ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ اِشْهَدُوْا اِشْهَدُوْا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ **قَالَهٗ** عِنْدَ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا لوگون سے کہ گواہ رہنا گواہ رہنا اور دوسری روایت یون ہی کہ الٰہی تو گواہ رہیو یہ حضرتؐ نے چاند کے پھٹنے کے وقت فرمایا **ف** عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ ہم منیٰ مین تھے جب کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا پہاڑ پر تھا اور دوسرا پہاڑ کے نیچے تب حضرتؐ نے ہمسے فرمایا کہ دیکھو اور شاہد ہو اور بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ کفار مکہ نے حضرتؐ سے معجزہ مانگا تو حضرتؐ نے انکو شق قمر دکھلایا قاضی عیاضؒ کی شفا مین ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کفار قریش نے کہا کہ ہمپر محمدؐ نے جادو کیا جو ہمکو چاند دو ٹکڑے دکھلائی دیتا ہی ایک شخص نے کہا کہ اگر تمکو سحر کیا ہی تو سارے جہان کو تو نہین سحر کیا ہوگا پھر ہر طرف کے مسافرون سے دریافت کیا سب نے گواہی دی اور ابو جہل نے ہر طرف آدمی تحقیق کے واسطے بھیجے سو ہر طرف سے یہی ثابت ہوا تو قریش نے کہا یہ سحر مستمر ہے شق قمر کی حدیث نہایت مشہور ہی بہت صحابہ سے اسکی روایت ثابت ہی چنانچہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے اور عبد اللہ بن عمرؓ اور علی مرتضیٰؓ اور حذیفہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ اور انسؓ اور جبیر بن مطعمؓ وغیرہ سے حدیث کی کتابون مین بکثرت روایت ہی اور قرآن مین بھی اسکی خبر ہے چنانچہ سورۂ قمر مین حق تعالیٰ نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی پاس آلگی قیامت اور دو ٹکڑے ہوگیا چاند اور اگر دیکھین کفار مکہ معجزہ تو ٹال جاوین اور کہین یہ مضبوط دائمی جادو ہی حق تعالیٰ نے شق القمر کی خبر بلفظ ماضی دی یعنی یہ امر ہوچکا اگر آیندہ حال کی خبر ہوتی تو کفار اُس کو جادو نہ کہتے پس جمہور مفسرین کا اسپر اتفاق ہی بعضے جاہل بے دین اور نصاریٰ اعتراض کرتے ہین کہ اگر شق القمر ہوا ہوتا تو اکثر اہل زمین پر مخفی نہ رہتا اسواسطے کہ آسمانی حال سب کے پیش نظر ہوجاتا ہی اور نقل عجائبات انسان کی جبلّی چیز ہے اُسکا جواب یہ ہی کہ اہل زمین سے یہ بھی منقول نہین کہ اُس رات کو سب لوگ بتامل دیکھتے رہی اور کسی نے نہ دیکھا اور اگر یہ امر منقول بھی ہوتا تو بھی معتبر نہوتا اسواسطے کہ تمام زمین پر قمر کا حال یکسان نہین بعضے ملک مین قبل طلوع ہوتا ہی اور بعضے ملک مین گھڑی کے بعد اسواسطے کہ سطح زمین برابر نہین بلکہ کُروی شکل ہی یعنی گول صورت ہی سب روی زمین پر ایک وقت مین طلوع غروب کیونکر ہوسکے اور یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضے وقت بعضے ملک مین ابر اور پہاڑ حائل ہوجاتا ہی انہی وجہون سے کسوف اور خسوف مختلف محسوس ہوتے ہین کسی ملک مین کسوف جزئی معلوم ہوتا ہی کسی ملک مین کلّی اور کہین مطلق نہین پھر جب قمر اور اہل زمین کا یہ حال ہوا تو اگر اُنپر شق القمر مخفی رہا ہو تو کچھ تعجب نہین حال آنکہ کسوف اور خسوف مقرری چیزین ہین اور اہل ہیأت اور اہل نجوم کے نزدیک اُنکے وقت ٹھہرے ہوئے ہین بخلاف شق القمر کے کہ اُسکا وقت کوئی قاعدے سے معین نہ تھا جس کے لوگ منتظر رہتے اور دیکھا کرتے اور چونکہ شق القمر خارق عادات اور نرالا امر تھا کہ نہ کبھی کسی نے دیکھا نہ سنا اگر اُس رات کو کسی ملک مین کسی شخص نے اتفاقًا دیکھا بھی ہوگا تو اپنی غلط الحس اور خطاے بصری سمجھکر اُسکے کہنے اور لکھنے کو نامناسب سمجھا ہوگا علاوہ اسکے شق القمر رات کو واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر رہا تھا اور رات سونے اور آرام کا وقت ہے اکثر لوگ مکانون کے اندر رہتے ہین ایسے وقت مین آسمانی حال قلیل المکث سے غافل رہنا کچھ بعید نہین اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ معتد لوگ عجائب آسمانی اور امور بعضے وقت دیکھتے ہین جیسے ظہور انوار اور شہاب ثاقب وغیرہ کائنات الجو اور حال آنکہ اکثر عالم اُنسے غافل رہتے ہین غرض کہ شق القمر ہمارے حضرتؐ کا معجزۂ عظیم الشان ہی قرآن اور حدیث اور اُن لوگون کی روایت سے جو اُس وقت مین حاضر تھے اور بچشم خود دیکھ چکے تھے بتواتر ثابت ہی عاقل کو ہرگز محل شک اور تردد نہین بعضے خام حکیم کہتے ہین کہ چاند کا دو ٹکڑے ہونا ہماری عقل مین نہین آتا اُسکا جواب یہ ہی کہ تم کیا اور تمھاری عقل کیا **مصرع** آیا تو چہ مرغی و کدامت پر و بال ست تمام انبیا کے معجزات کا یہی حال ہی کہ عقل ناقص سے باہر ہین عصا کا اژدہا ہوجانا مُردے کا زندہ ہونا پہاڑ سے اونٹنی کا نکلنا کب تمھاری عقل خام مین آتا ہے جو شق القمر مین متردد ہو بلکہ حقیقت مین معجزہ اُسی کا نام ہے جہان عقل حیران ہو مولانا رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شق القمر اور دفع شبہات منکرین مین عجیب رسالہ لکھا ہی جسکو اس سے زیادہ تحقیق کا شوق ہو وہ اسکو تلاش کرکے دیکھے **ح** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱

اَشِیْرُوْا اَیُّھَا النَّاسُ عَلَیَّ اَتَرَوْنَ اَنْ اَمِیْلَ اِلٰی عِیَالِھِمْ وَذَرَارِیِّ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّصُدُّوْنَا عَنِ الْبَیْتِ فَاِنْ یَّاْتُوْنَا کَانَ اللّٰہُ قَدْ
قَطَعَ عُنُقًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَاِلَّا تَرَکْنَاھُمْ مَحْرُوْبِیْنَ بخاری مین مسوّر بن مخرمہؓ سے اور مروان بن حکم سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو صلاح دو
ای لوگو بملا تم یہ بتلاتے ہو کہ مین اُنکے اہل وعیال کیطرف جُھک پڑون اوران لوگون کے لڑکے بالونکو گرفتار کرون جو کہ ہمکو خانۂ خدا سے روکتے ہین پھر اگروہ
ہمسے لڑنے آوین گے تو حق تعالی نے مشرکین کی جماعت کو توڑدیا اورنہین تو ہم اُنکو مفلس کرکے چھوڑدینگے یعنی دونون صورت مین اُنکا نقصان ہی **ف**
حضرتؐ جنگ حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی سے احرام باندھکے عمرہ کرنے چلے اورجاسوس خبر کیواسطے بھیجا جاسوس نے حضرتؐ کو خبر دی کہ کفار قریش نے بڑا جماؤ کیا ہی حضرتؐ سے
لڑینگے اور حضرتؐ کو خانۂ خدا مین عمرہ کرنے نجانے دینگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور اصحاب سے مشورہ پوچھا ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ یارسول اللہ آپ تو بیت اللہ کا
قصد کرکے نکلے ہین لڑنے کا حضرتؐ کو قصد نتھا سو آپ بیت اللہ کی طرف چلیے اگر کفار ہمکو روکین گے تو ہم اُنکو مارین گے حضرتؐ نے فرمایا تو بسم اللہ چلو چنانچہ
١٧٩ کافرون نے حضرتؐ کو روکا حضرتؐ اُن سے صلح کرکے پلٹ آئے دوسرے سال عمرہ قضا کیا **م** اَنَسٌ اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ یَعْنِیْ بِالْحَائِضِ مسلم مین انسؓ
سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے حیض والی عورت کے حق مین فرمایا کہ صحبت کے سوای سب کچھ کرو **ف** یعنی حیض کی حالت مین صحبت حرام ہی بوسہ اور مساس درست
١٨٠ ہی **ق** اَنَسٌ اِعْتَدِلُوْا فِیْ سُجُوْدِکُمْ وَلَا یَبْسُطَنَّ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ اِنْبِسَاطَ الْکَلْبِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ درست
اور ٹھیک ہو جایا کرو اپنے سجدہ مین اور تم مین سے کوئی اپنے دونون ہاتھون کو نہ بچھایا کرے کُتّے کی طرح **ف** سجدے مین کہنیون کو زمین سے اور پیٹ کو رانون
١٨١ سے ملانا مکروہ ہی علیحدہ رکھے **ق** اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَعْتِقِیْھَا فَاِنَّھَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ **قَالَہٗ** لِعَائِشَۃَ فِیْ سَبِیَّۃٍ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ بخاری اور مسلم مین
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ای عائشہ اس لونڈی کو آزاد کردی اسواسطے کہ وہ حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے ہی یہ حضرتؐ نے قوم بنی تمیم کی قیدی
١٨٢ عورت کے حق مین فرمایا **خ** عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیُّ اُعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَّاْخُذُ فِیْکُمْ
کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَۃُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَۃٌ لَّا یَبْقٰی بَیْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْہُ ثُمَّ ھُدْنَۃٌ تَکُوْنُ
بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَۃً تَحْتَ کُلِّ غَایَۃٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا بخاری مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا گن رکھو چھ چیزون کو قیامت سے پہلے اوّل تو میری موت پھر بیت المقدس کا فتح ہونا پھر تم مین مری کا پڑنا جیسے بھیڑ بکری مین مری پڑتی ہی
پھر مال کی ریل پیل ہونی یہانتک کہ ایک مرد کو سو اشرفیان دی جاوینگی پھر بھی وہ ناخوش رہیگا یعنی کم سمجھکر پھر فساد ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر نہ رہیگا جس مین وہ
داخل نہوگا پھر تمہاری اور روم والون کے درمیان صلح کا ہونا سو وہ دغا کرینگے تو وہ تمسے لڑنے آوین گے اسی علم کے نیچے ہر علم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوگا
یعنی نولاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر ہوگا **ف** عمر فاروقؓ کی خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا اور وبا شام مین پڑی کہ ستر ہزار آدمی تین دن مین مرگئے اور
مال کی کثرت حضرت عثمانؓ کی خلافت مین ہوئی اور زیادہ تر امام مہدی کے وقت مین ہوگی اور عرب مین فساد حضرت عثمانؓ کی شہادت سے شروع ہوا اور
١٨٣ رومیون سے یعنی نصاریٰ سے صلح اور جنگ قیامت کے قریب ہوگی یہ حدیث معجزہ ہی کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ اِعْدِلُوْا
فِیْ اَوْلَادِکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْاُقْلَیْشِیِّ بَیْنَ اَبْنَائِکُمْ بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برابری کیا کرو اپنی اولاد مین
اور اقلیشی کی روایت یون ہی کہ برابری کرو اپنے لڑکون مین **ف** یعنی برابر سب کو دیا کرو بعضون کو زیادہ اور بعضون کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب
١٨٤ نہین **م** عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیُّ اِعْرِضُوْا عَلَیَّ رُقَاکُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰی مَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ شِرْکٌ مسلم مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہی کہ
حضرتؐ نے فرمایا کہ تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو کچھ مضائقہ نہین منتر مین جب تک کہ اُس مین شرک کا مضمون نہو **ف** مالکؓ نے کہا ہمنے حضرتؐ سے
عرض کی کہ ہم زمانۂ کفر مین جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اب کیا حکم ہوتا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہندی منتر اکثر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین
کہ اُن مین شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے گلو ابیر اور لونا چماری اور بائسکھ دیو اور ہنومان کی دُہائی ہوتی ہی اور اسی طرح وہ منتر بھی حرام ہین جن سے معانی معلوم
١٨٥ ہون کہ شاید اُن مین بھی شرک ہو **ق** زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ اِعْرِفْ عِفَاصَھَا وَوِکَاءَھَا ثُمَّ عَرِّفْھَا سَنَۃً فَاِنْ لَّمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْھَا وَلْتَکُنْ وَدِیْعَۃً

عِندَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَادِّهَا اِلَيْهِ يعنی لُقْطَةَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ ۔ بخاری اور مسلم مین زید بن خالد سے روایت ہی کہ حضرت نے
افتادہ سونے اور چاندی کے مقدمے مین فرمایا کہ اُسکی تھیلی اور باندھنے کے تاگے کو مشہور کر پھر اسکو ایک برس شہرت دی سو اگر کوئی اُسکو نہ پہچانے تو اپنی
خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیری پاس امانت کے طور پر رہی سو اگر عمر بھر مین کبھی کسی دن اُسکا مالک طلب کرتا آوی تو اسکو دے ف یعنی جو شخص روپیہ
یا اشرفی پاوے تو اُسکی تھیلی اور تاگے کو پہچنوایا کرے اگر مالک ملے تو اُسکو حوالے کرے اور نہین تو سال بھر کے بعد اپنے خرچ مین لا دے لیکن اُسکو
1859 قرض جانے جب مالک مانگے تو دیوے دم اَبُو بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اِعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَهُ حِيْنَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا
اَنْتَفِعُ بِهٖ مسلم مین ابوبرزہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تکلیف دینے والی چیز کو مسلمانون کی راہ سے ہٹا دیا کر یہ حضرتؐ نے ابوبرزہ سے فرمایا جب کہ
اُسنے کہا کہ یا حضرتؐ مجکو کچھ ایسا بتلایئے جس سے مجکو فائدہ ہو ف یعنی کانٹا اور پتھر اور نجاست راہ سے دور کر دیا کر تا کہ مسلمانون کو آرام ہو تجکو ثواب
1860 ہوگا معلوم ہوا کہ نفع رسانی مسلمین نجات کا عمدہ وسیلہ ہی م جَابِرٌ اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْ مَا قُدِّرَ لَهَا مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو انزال کے وقت اپنی لونڈی سے علحدہ ہو جایا کر سو بات تو یہی کہ جو اُسکے مقدر مین ہی سو ہونا ہی یعنی اگر اُس سے اولاد ہونی ہی
تو ضرور ہوگی یہ تدبیر کچھ کام نہ آویگی ف ایک شخص نے عرض کی کہ میری پاس ایک لونڈی ہی مین نہین چاہتا کہ اوس سے اولاد ہو اگر اجازت ہو تو انزال کے
وقت اُس سے علحدہ ہو جایا کرون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی بعد اُسکے وہ شخص پھر آیا اور اُسنے کہا کہ یا حضرت اُس کو تو حمل رہ گیا حضرتؐ نے
1861 فرمایا مین نے تو یہ بھی کہدیا تھا خ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا
وَّ لَا كَذَّابًا وَّ لَا جَبَانًا قَالَهٗ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ بخاری مین جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا مجکو میری چادر دو سو اگر میری پاس
اس جنگل کے درختون کے شمار برابر اونٹ ہوتے تو سب مین تمکو بانٹ دیتا پھر تم مجکو بخیل اور جھوٹھا اور نامرد نہ پاتے یہ حضرتؐ نے حنین سے پلٹتے فرمایا ف
حنین کی لڑائی مین ہزارون اونٹ اور گھوڑے اور بھیڑ بکریان حضرتؐ کو ملین حضرتؐ نے سب تقسیم کر دین جب حضرتؐ وہان سے پلٹے تو راہ مین گنوار لوگ
حضرتؐ کو لپٹے اور مانگنے لگے یہان تک کہ حضرتؐ کی چادر اُتار لی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے کمال سخاوت اور نہایت علم حضرتؐ
1862 کا ثابت ہوا کہ سوا اے نبی کے بشر سے ممکن نہین م عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ
اِنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ مسلم مین عقبہ
ابن عمروؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے مجسے فرمایا کہ ای ابومسعود دریافت کر ای ابومسعود دریافت کر ای ابومسعود دریافت کر کہ جتنا تو اپنے اس غلام پر
قادر ہے اُس سے زیادہ تر خدا تجھپر قادر ہی تو مین نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ یہ غلام آزاد ہی رضائے الٰہی کے واسطے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو آزاد نہ کرتا تو مقرر
تجکو دوزخ کی آگ جلاتی ف ابومسعودؓ سے روایت ہی کہ مین اپنے غلام کو کوڑے مارتا تھا مین نے اپنے پیچھے سے آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہے اے ابومسعود
دریافت کر مین نے غصے کے سبب سے خیال نہ کیا پھر حضرتؐ نے قریب آکے فرمایا کہ ای ابومسعود دریافت کر تو کیا دیکھتا ہون کہ حضرتؐ ہین مین نے اپنی ہاتھ سے
کوڑا ڈال دیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تو بھی خدا کا گنہگار غلام ہی اور خدا کو عذاب کرنے کی تجسے زیادہ قدرت ہے اس حدیث مین ارشاد ہے کہ
1863 لونڈی غلام کو حد سے زیادہ نہ مارے کہ اُسکا انجام دوزخ ہی ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَّجَدَ
مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَ اِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ قَالَهٗ لِلْيَهُوْدِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے یہود سے فرمایا کہ جان لو کہ تمہاری زمین اللہ اور اُسکے رسول کی ہے اور مین چاہتا ہون کہ تمکو وطن سے نکالون سو جو شخص کہ تم لوگون مین سے
اپنا مال پاوے سو چاہیے کہ بیچ ڈالے اور نہین تو جان رکھو کہ زمین تو خدا اور اُسکے رسولؐ کی ہی ف یہود بنی نضیر مدینے کے قریب رہتے تھے انھون نے حضرتؐ سے
دغا کا ارادہ کیا حضرتؐ نے اُنکو چھ روز تک گھیرا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی اُٹھا نیکا اسباب اُٹھا لیجاؤ زمین اور باغات کے تم مالک نہین رہی چنانچہ وہ لوگ شام کے ملک
1864 مین نکل گئی اور اُنکے مکانات اور باغات حضرتؐ کے تصرف مین آئی خ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ لَوْ لَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ

یعنی عَاتِقَهٗ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ کیے جاؤ اسواسطے کہ تم نیک عمل پر ہو اگر تمھارے مغلوب ہونے کا ڈر نہوتا تو مین بھی اُترتا یہانتک کہ رسی کو اپنے کندھے پر رکھتا **ف** حضرت عباسؓ زمزم کی سبیل پر حاجیون کو پانی پلاتے تھے حضرت ؐ نے اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے مین مین بھی تمھارا شریک ہوتا لیکن مجکو یہ ڈر ہے کہ اگر مین یہ کام کرونگا تو مجکو دیکھکر سب لوگ اسپر ہجوم کرین گے پھر تمکو پانی پلانا مشکل پڑیگا

۱ م سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا عمل کیے جاؤ کہ ہر ایک شخص پر وہی آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا ہوا **ف** اصحابؓ نے کہا کہ یا حضرت جب ہر چیز مقدر ٹھہری تو عمل اور عبادت کیا ضرور تب حضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی عمل کو تقدیر کے مخالف نہ سمجھو بلکہ تمھارا یہ نیک عمل بھی اثر ہے تقدیر کا

۱۸ **خ** اَنَسٌ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِیْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِیْ وِعَائِهٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ **قَالَهٗ** حِيْنَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِسَمْنٍ وَّتَمْرٍ بخاری مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ پھر ڈال دو اپنے گھی کو اُسکے برتن مین اور خرما کو اُسکے برتن مین اسواسطے کہ مین روزہ دار ہون یہ حضرت ؐ نے فرمایا اُسوقت جب اُم سلیم کے گھر مین گئے تو وہ حضرت ؐ کے آگے خرما اور گھی لائین **ف** معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار کو دعوت مین روزہ افطار کرنا ضرور نہین لیکن اگر افطار کرے تو درست ہے پر اُسکی قضا لازم ہے

۱۸ **ق** جَابِرٌ اِغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِیْ **قَالَهٗ** لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِذِی الْحُلَيْفَةِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ غسل کر اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ اور احرام کر یہ حضرت ؐ نے اسماء بنت عمیسؓ سے فرمایا جب کہ وہ محمد بن ابی بکرؓ کو جنی حجۃ الوداع مین ذو الحلیفہ کی منزل پر **ف** معلوم ہوا کہ نفاس اور حیض مین احرام باندھنا درست ہی اور وقوف عرفہ بھی جائز ہے لیکن بیت اللہ کا طواف بدون پاک ہوئے جائز نہین

۱۸ م بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَّاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰی دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَی الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِیْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِیْ يَجْرِیْ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِی الْغَنِيْمَةِ وَالْفَیْءِ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰی حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰی حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰی حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَوْ لَا مسلم مین بریدہ بن حصیبؓ سے روایت ہی کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ بسم اللہ لڑو خدا کی راہ مین اور مارو جو خدا کو نہ مانے لڑیو تو غنیمت مین چوری نہ کیجیو اور قول نہ توڑیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو اور جب کہ تو اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اُن سے تین چیز کی درخواست کر سو اُن مین سے جس بات کو مانین تو اُن سے قبول کر اور اُن کے قتال سے باز رہ ایک تو یہ کہ اُن سے اسلام کی درخواست کر اگر وہ مانین تو اُن سے قبول کر اور اُنکے قتال سے باز رہ پھر اُن سے درخواست کر کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر مہاجرین کے مقام مین یعنی مدینے مین آرہین اور اُنسے خبر کردے کہ اگر وہ یہ کام کرینگے تو انکو ملیگا جو مہاجرین کو ملتا ہی یعنی ثواب اور غنیمت اور اُنپر واجب ہوگا جو مہاجرین پر واجب ہے یعنی جہاد سو اگر وہ لوگ ایمان لاکر وطن چھوڑنا قبول نہ کرین تو اُنسے خبر کردے کہ وہ جنگلی مسلمانون کی طرح ہونگے اُنپر حکم خدا جاری ہوگا جیسے مومنین پر جاری ہوتا ہے اور اُنکو غنیمت اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا مگر اُسی صورت مین کہ مسلمانون کے ساتھ ہوکر جہاد کرین سو اگر وہ لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اُن سے جزیہ مانگ سو اگر وہ مانین تو اُن سے قبول کر اور اُنکے قتال سے باز رہ اور اگر وہ جزیہ دینا بھی نہ قبول کرین تو خدا سے مدد مانگ اور اُن کو قتل کر

اور جب کہ تو قلعہ والون کو گھیرے اور وہ تجسے چاہین کہ تو اُن سے خدا کا اور اسکے رسول کا عہد کرے تو اُن سے خدا کا اور خدا کے رسول کا عہد نہ کرو لیکن اُنسے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والون کا قول قرار کر اسواسطے کہ اگر تمسے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہوجاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر اور آسان تر ہے اور جب کہ تو کسی قلعے والون کو گھیرے سو وہ تجسے چاہین کہ تو اُنکو خدا کے حکم پر اُتارے تو اُن کو خدا کے حکم پر نہ اُتار ولیکن تو اپنے حکم پر اُتار اسواسطے کہ تو نہین جانتا کہ اُنکے مقدمے مین تو خدا کی مرضی جان سکے گا یا نہین **ف** حضرت کا دستور تھا کہ جب لشکر کہین روانہ کرتے تو اُسکے سردار سے یہ حدیث فرماتے اور جہاد کے احکام تعلیم کرتے ہرچند عہد شکنی ہر صورت سے درست نہین لیکن اپنی عہد شکنی کا گناہ خدا کی عہد شکنی سے کمتر ہے اسواسطے حضرت نے خدا کی طرف سے عہد کرنا منع کیا اور صلح کرنا بھی اپنی مرضی پر رکھا اسواسطے کہ خدا کی مرضی نہیں معلوم ہوسکتی **ق** ١٨٦٩ اُمّ عَطِيَّةَ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبٍ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي بخاری اور مسلم مین اُم عطیہؓ سے جسکا نُسیبہ بنت کعب نام ہے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر تم اسکو بہتر دیکھو اور اخیر غسل مین کافور ڈالو یا حضرت نے یون فرمایا کہ تھوڑا سا کافور ڈالو پھر جب تم غسل دینے سے فراغت پاؤ تو مجکو خبر کرو **ف** حضرتؐ کی بیٹی کا انتقال ہوا تھا عورتین اُنکو غسل دیتی تھین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ غسل تین بار پر موقوف نہین جہانتک کہ طہارت اور صفائی حاصل ہو غسل دینا درست ہے اور اخیر غسل مین کافور ڈالنا سنت ہے **ق** ١٨٧٠ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا بخاری اور مسلم مین عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل دو اسکو پانی اور بیر کے پتون سے اور اُسکو دو کپڑون مین کفن دو اور اُسکے خوشبو نہ لگاؤ اور اُسکے سر کو نہ ڈھانکو اسواسطے کہ خدا اُسکو قیامت مین اُٹھاویگا لبیک لبیک پکارتے ہوے **ف** ایک مرد حضرت کے ساتھ حج مین تھا احرام باندھے مرگیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی امام شافعیؒ کے نزدیک محرم اگر مرجاوے تو اُسکے خوشبو لگانا اور اُسکا سر چھپانا درست نہین اور یہی حدیث اُن کی دلیل ہے لیکن امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک محرم اور غیر محرم سب برابر ہین **خ** ١٨٧١ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً قَالَهٗ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبول کرلے باغ کو اور اُسکو چھوڑ دے طلاق دیکر یہ حضرت نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا **ف** ثابت بن قیسؓ کی جورو نے کہا کہ یا حضرت مین ثابتؓ کی دینداری اور خوش خلقی کی بدگوئی نہین کرتی لیکن مین اسلام مین خاوند کو تکلیف دینا بُرا جانتی ہون یعنی میرے اور اُسکے موافقت نہین ہوسکتی حضرت نے فرمایا کہ جو باغ اُس نے تیرے مہر مین دیا ہے اُسکو پھیر دے گی اُسنے کہا ہان تب حضرت نے ثابت بن قیسؓ سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع درست ہے یعنی عورت سے طلاق دینے کی عوض مین مال لینا ١٨٧٢ اِبْنُ عُمَرَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وہ دونون آنکھ پھوڑ ڈالتے ہین اور حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین **ف** یعنی اُن دونون سانپون مین یہ خاصیت ہے کہ جب اُن کی آنکھ آدمی کی آنکھ پر پڑے اور مقابل ہو تو آنکھ کی روشنی جاتی رہے اور حمل ساقط ہوجاوے تو ایسے موذی کو مارنا چاہیے **ق** ١٨٧٣ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قَالَهٗ لَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا رَفَعْتُ رَاْسِيْ اَوْ غَمَزَنِيْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِيْ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ میرے آگے قرآن پڑھ مین نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کے آگے قرآن پڑھون اور حال آنکہ قرآن آپ پر اُترا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجکو یہ بھلا معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کو غیر آدمی سے سنون تو مین نے سورۂ نساء پڑھی یہانتک کہ مین جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا حال ہوگا اسوقت جب کہ ہم ہر اُمت کے گواہ یعنی پیغمبر کو لاوینگے اور تجکو اس امت پر

گواہ لاوینگے تو مین نے اپنا سر اٹھایا یا یون کہا کہ ایک مرد نے میرے پہلو مین ہاتھ لگایا تو مین نے سر اٹھایا سو مین نے دیکھا کہ حضرت کے آنسو جاری ہین ف
حضرتؐ اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کرکے روئے اور مزید شفقت سے اپنی اُمت پر روئے کہ انکے افعال کا مین کیا بیان کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا
۱۸ کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب کو غور کرکے رونا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے مین تاثیر زیادہ ہوتی ہے م أَبُو أُمَامَةَ اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ
فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ
أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ
مسلم مین ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو کہ بخشا دیگا اپنے پڑھنے والون کو قیامت کے دن پڑھو نورانی دو سورتون کو یعنی سورۂ
بقرہ اور سورۂ آل عمران کو وہ دونون سورتین قیامت مین آوینگی جیسے دو ابر یا جیسے دو سائبان یا جیسے دو قطارین صف بستہ چڑیون کی عذاب کو
ہٹاوینگی اپنے پڑھنے والون سے پڑھا کرو سورۂ بقرہ کو اسواسطے کہ اسکا لینا برکت ہے اور اسکا چھوڑنا پچتاوا ہے اور اسپر قابو نہین چلتا جادوگرونکا
۱۸ یعنی اسکی برکت سے جادو نہین اثر کرتا ق جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ. بخاری اور مسلم مین
جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پڑھو قرآن کو جب تک تمھارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمھارے دل اور زبان مین اختلاف
پڑے تو اس سے اٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرأت قرآن حضور دل سے چاہیے اور جب دل پریشان ہوا تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہے بلکہ عجب نہین کہ کثرت
۱۸ خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھ جاوے م أَبُو هُرَيْرَةَ أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیدھا کرو صف کو نماز مین اسواسطے کہ سیدھا کرنا صف کا نماز کی خوبصورتی ہے ف راستی صف کی یہ کہ برابر لوگ کھڑے ہون اور
۱۸ درمیان مین فرق نہو خ حُذَيْفَةُ اُكْتُبُوا لِي مَنْ يَلْفِظُ بِالْإِسْلَامِ وَيُرْوٰى أَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ فَكَانُوا خَمْسَ مِائَةٍ وَيُرْوٰى مَا بَيْنَ
سِتِّ مِائَةٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ وَيُرْوٰى أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ بخاری مین حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لکھ لاؤ میرے واسطے انکو جو اسلام
کا کلمہ پڑھتے ہون اور دوسری روایت مین ہے کہ شمار کرو کتنے لوگ اسلام کا کلمہ کہتے ہین تو پانچ سو تھے اور ایک روایت یون ہے کہ چھ سو اور سات سو کے اندر تھے
۱۸ ایک روایت مین یون ہے کہ پندرہ سو تھے ق أَنَسٌ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي قَالَهُ لِأَبِي طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا تلاش کر لا ایک لڑکے کو اپنے لڑکون مین سے تاکہ میری خدمت کیا کرے یہ حضرتؐ نے ابوطلحہؓ سے فرمایا ف مکے سے مدینے مین آکر یا خیبر کے
۱۸ جانے کے وقت یہ حدیث فرمائی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والون سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہے ف فرائض مقرری حصون کو کہتے ہین
جو قرآن مین مفصل مذکور ہین جیسے آدھا حصہ لڑکی اور چوتھا حصہ ماں کا اور آٹھوان حصہ جورو کا سو فرمایا کہ میت کے مال سے اول فرائض والون کو دیجیے اور
۱۸ ان کو دیکر اگر کچھ مال باقی رہے اسکو عصبہ پاویگا چنانچہ اسکی تفصیل علم فرائض مین موجود ہے خ مَيْمُونَةُ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوا سَمْنَكُمْ
بخاری مین حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نکال کے پھینک دو چوہے کو اور اسکے پاس کے گھی کو اور اپنے باقی گھی کو کھاؤ ف چوہا گھی
مین گر پڑا اور مر گیا حضرتؐ سے مسئلہ پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ اس صورت مین ہے کہ گھی جما ہوا ور اگر گھی پتلا اور پگھلا ہو تو تمام گھی ناپاک ہو گیا
۱۸ ق كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَهُ لَهُ. بخاری اور مسلم مین کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رکھ
لے اپنے تھوڑے مال کو یہ تیرے حق مین بہتر ہے یہ حضرتؐ نے کعبؓ سے فرمایا ف کعب جنگ تبوک مین حضرتؐ کے ساتھ نگئے تھے خدا اور رسول کا انپر پچاس روز
۱۸ نہایت عتاب رہا جب انکی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے انھون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی خ أَنَسٌ
أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي. بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دور کر اپنے نقش دار پردے کو
ہمارے آگے سے اسواسطے کہ اسکی تصویرین ہمیشہ میرے سامنے آیا کرتی ہین نماز مین ف حضرت عائشہؓ نے رنگین پردہ جس مین تصویرین تھین

۱۸۸۳ گھر مین لٹکایا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی م ابن عباس بدنۃ انحرها ثم اصبغ نعلیها فی دمها ثم اجعله علی صفحتها ولا تاکل منها انت ولا
احد من اهل رفقتك یعنی ما ابدع من البدن مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو قربانی کا اونٹ راہ مین تھک جاوے اور بیت اللہ
تک نہ جا سکے اُسکے حق مین حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکو ذبح کر پھر اُسکے خون مین جوتیون کو رنگ پھر اُسکو اونٹ کے کوہان پر رکھ دے اور تو اُسکا گوشت مت
کھا اور نہ کوئی تیرے ساتھیون سے کھاوے ف حضرتؐ جب حج کو چلے سولہ اونٹ قربانی کے ایک شخص کو حوالے کیے کہ ہانکے چلے اُسنے کہا کہ یا حضرتؐ
اگر کوئی اونٹ راہ مین ماندہ ہوجاوے اور نہ چل سکے تو مین کیا کرون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یہ تدبیر حضرتؐ نے اسواسطے بتلائی کہ نادار لوگ اُسکو
۱۸۸۴ قربانی جان کے نہ کھاوین اور محتاج لوگ کھاوین م جابرؓ انزعوا بنی عبد المطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم
مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پانی کھینچوائے عبد المطلب کی اولاد سو اگر مجکو یہ خوف نہوتا کہ لوگ تمہاری آب کشی پر غلبہ اور ہجوم کرینگے
۱۸۸۵ تو مین بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا ف یہ حضرتؐ نے زمزم کی سبیل پر حضرت عباسؓ سے فرمایا خ انس انصر اخاك ظالما او مظلوما
فقال رجل یا رسول اللہ انصره اذا كان مظلوما افرأيت ان كان ظالما كيف انصره قال تحجزه او تمنعه من الظلم فان ذلك نصره
بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اُسکی مدد کرونگا جب کہ وہ
۱۸۸۶ مظلوم ہوگا بھلا یہ تو بتلایے کہ اگر وہ ظالم ہو تو کیونکر اُسکی مدد کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکو ظلم سے روک یہی اُسکی مددگاری ہے م حذيفة انصرفا نفی
لهم بعهدهم ونستعين الله عليهم قاله له ولابيه مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون پلٹ جاؤ ہم ان
کافرون سے قول کو پورا کرینگے اور انپر فتح پانے کی خدا سے مدد مانگینگے یہ حضرتؐ نے حذیفہؓ اور اُنکے باپ سے فرمایا ف حذیفہؓ سے روایت ہے
کہ کفار قریش اور حضرتؐ سے دس برس کی صلح ہوئی تھی اُسی مدت مین مین اور میرا باپ مکے سے مدینے کو چلا کافرون نے ہمکو پکڑا اور پوچھا کہ تم کہان
جاتے ہو ہمنے کہا کہ ہم مدینے جاتے ہین کافرون نے کہا کہ تم ہماری صلح کو توڑا چاہتے ہو تم ہمسے خدا کا قول کرو کہ ہم مدینے جا کر پلٹ آوینگے اور پیغمبرؐ کے
ساتھ ہو کر نہ لڑینگے ہمنے اُن سے اسی طرح عہد کیا اور حضرتؐ سے اسکی خبر کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قول پورا کرنا ضرور ہے اگرچہ کافرون سے
۱۸۸۷ کیا ہو ق ابو ہریرة انظروا الی من هو اسفل منكم ولا تنظروا الی من هو فوقكم فانه اجدر ان لا تزدروا نعمة الله عليكم بخاری اور
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نظر کیا کرو اُنکو جو تمسے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرو اُنکو جو تمسے اونچے ہین اسواسطے کہ یہ تمہارے حق مین
بہتر ہے کہ نہ حقیر جانوگے خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے ف یعنی جو لوگ تمسے مال اور صورت اور تندرستی اور ریاست مین کمتر ہون اُنکو خیال کیا کرو تاکہ خدا کا
۱۸۸۸ شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا مین تمسے افضل ہون اُنکو نہ دیکھا کرو نہین تو ناشکری زبان سے نکلے گی اور ناحق رنج ہوگا ق سهل بن سعد
انفذ علی رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه بخاری اور مسلم مین سہل
ابن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چلا جا اپنے طور پر یہانتک کہ جب تو اُنکے ڈانڈے پر پہنچے پھر اُنسے اسلام کی درخواست کر اور بتلا اُنکو جو اُنپر خدا کا حق
۱۸۸۹ واجب ہے دین اسلام مین یعنی کلمہ اور شریعت کے احکام ف جب حضرتؐ نے علی مرتضیؓ کو فتح خیبر کے واسطے بھیجا تب یہ حدیث فرمائی ق عمرؓ اوف بنذرك
قاله له حين قال يا رسول الله انی كنت نذرت فی الجاهلية ان اعتكف ليلة وفی رواية فی المسجد الحرام بخاری
اور مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کر یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا جب کہ اُنھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے
کفر مین نذر مانی تھی کہ مین ایک رات اعتکاف کرونگا اور دوسری روایت یون ہے کہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ مین اعتکاف کرونگا ف معلوم ہوا کہ
۱۸۹۰ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہو ق انس اولم ولو بشاة بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شادی کا
کھانا کر اگرچہ ایک ہی بکری کا سہی ف عبد الرحمن بن عوفؓ کی زردی لگی تھی حضرتؐ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اُنھون نے کہا کہ مین نے نکاح کیا ہے تب حضرتؐ نے
۱۸۹۱ یہ حدیث فرمائی یعنی اگر میسر نہو تو ایک ہی بکری مین ولیمہ ہو سکتا ہے م عائشة اهجوا قريشا فانه اشد عليها من رشق النبل مسلم مین حضرت عائشہؓ سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کفار قریش کی ہجو کرو اسواسطے کہ قریش پر ہجو تیر مارنے سے بھی سخت تر ہے **ف** یہ حضرتؐ نے شاعر اصحاب سے فرمایا
جیسے حسانؓ اور عبداللہ بن رواحہ **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اُهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ **قَالَهُ** لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ بخاری اور مسلم مین
براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہجو کر کفار قریش کی اور جبرئیل تیرے ساتھ ہے یعنی اُسکی طرف سے مضمون کا فیضان ہوگا یہ حضرتؐ نے حسانؓ
ابن ثابت سے فرمایا **م** اِبْنُ عُمَرَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ فجر سے آگے وتر پڑھ لیا کرو **ف**
یعنی صبح صادق سے پہلے اور جب صبح نمود ہوئی تو وتر کا وقت نہ رہا لیکن قضا پڑھنا درست ہے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ
الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا اَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک اعمال کو شتابی کرو فسادون سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی اخیر تاریکی یعنی اندھا دھند زمانہ ہوجاویگا حق و باطل
کی تمیز نہ رہیگی صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہوجاویگا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کی مال سے
ف اس حدیث مین اُن فسادون کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروانیہ مین واقع ہوئے اس حدیث مین ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے
اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکین سو کرلیوے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَادِرُوْا بِالْعَمَلِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ
مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جلدی کرو نیک عمل کو چھ چیز سے پہلے
ایک دجال دُوسرے دھوان تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچوین قیامت جو سارے عالم کو گھیرے گی چھٹے اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص
ف یعنی آثار قیامت اور اپنی موت سے پہلے جو کرنا ہو سو کرلو قیامت سے پہلے سارے عالم مین دُھوان ظاہر ہوگا اور زمین سے ایک عجیب شکل کا جانور نکلے گا
م اَبُوْ ذَرٍّ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ **ق** وَيُرْوٰى بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ
بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ
ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والون کو داغنے کی اُنکی پیٹھون مین داغا جاویگا پسلیون سے
نکلیگا اور اُنکی گدّیون کی طرف سے داغا جاویگا اُنکے ماتھون سے نکلے گا بخاری اور مسلم مین دوسری روایت یون ہے کہ بشارت دے مال جمع کر رکھنے والونکو
گرم پتھر کی جو دوزخ کی آگ مین خوب گرم کیا جاویگا پھر مالدار کی چھاتی کی نوک پر رکھا جاویگا یہانتک کہ مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے نکل جاویگا اور مالدار کے
مونڈھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جاویگا یہانتک کہ اُسکی دونون چھاتیون کی نوک سے نکل جاویگا اور بخیل تھرتھراویگا **ف** یہ عذاب مالدار بخیل کو ہے زکوٰۃ نہ دینے
والے پر ہوگا **خ** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ بخاری مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پونچاؤ لوگون کو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتین سُنکر نقل کرو اسمین کچھ مضایقہ نہین **ف** یعنی
لوگونکو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہے اگر کچھ نہ یاد ہو تو ایک قرآن کی آیت ہی تعلیم کرے ابتدائے اسلام مین بنی اسرائیل کی کتابون کی دیکھنے سی حضرتؐ نے
منع کیا تھا اسواسطے کہ اُنکی روایات پر اعتماد نہین مبادا تو مسلمون کے اعتقاد بگڑ جاوین پھر جب دلون مین اسلام کا عقیدہ مضبوط ہوگیا اور دین حق پر
یقین کامل حاصل ہوچکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنیکی اجازت دی گویا حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہی کہ جو روایات بنی اسرائیل
۱۸۹ کے عقائد اسلام کے مخالف ہون اُنکو خرافات جاننا چاہیے **م** اِبْنُ عُمَرَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سی روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا تلاش کرو شب قدر کو پچھلی سات راتون مین **ف** یعنی رمضان کے عشرۂ اخیرہ مین **م** عَائِشَةُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تلاش کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی دس راتون مین **ف** یعنی طاق
۱۹۰ راتون مین **م** اِبْنُ عُمَرَ تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِي التِّسْعِ الْاَوَاخِرِ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
۱۹۱ کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طلب کرو شب قدر کو پچھلی دس راتون مین یا یون فرمایا کہ پچھلی سات راتون مین **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً

بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اسواسطے کہ سحر کھانے مین برکت ہے یعنی ثواب اور قوت سوم
ق حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا بخاری اور مسلم مین حارثہؓ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صدقہ دو اور خیرات کرو قریب ہی ۱۹۰۲
کہ مرد اپنا صدقہ لیجاویگا تو فقیر کہیگا کہ اگر کل اسکو کل لاتا تو مین اسکو قبول کرتا اور اب تو مجکو اسکی حاجت نہین تو نہ پاویگا کسی کو جو صدقہ قبول کرے ف امام
مہدی کے وقت مین مال کی کثرت ہوگی سب لوگ مالدار ہو جاوینگے کوئی محتاج نہ ملیگا جو صدقہ لے سو فرمایا کہ اسوقت کو غنیمت جانو جو دینا ہو سو محتاجونکو دو ق
أَبُو مُوسَى تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی ۱۹۰۳
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ پڑھا کرو اس قرآن کو سو قسم ہے اسکی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ چھوٹ بھاگنے والا ہے اُن اونٹون سے جو اپنی
رسیون مین بندھے نہین ف اونٹ جہان اپنی رسّی سے چھوٹا بھاگا اسی طرح جب حافظ قرآن نے دور چھوڑا بھولا اسواسطے حضرتؐ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ دور
چلا جاوے تاکہ قابو مین بنا رہے ق أَبُو هُرَيْرَةَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے ۱۹۰۴
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی پناہ مانگو بلا کی شقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنون کی خوشنودی سے ف بلا کی
مشقت یہ کہ مال تھوڑا ہو اور اولاد بہت م أَبُو مُوسَى تُوبُوا إِلَى اللهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ۱۹۰۵
نے فرمایا کہ توبہ کیا کرو خدا کی جناب مین اسواسطے کہ مین خدا کی جناب مین توبہ کرتا ہون ہر روز سو بار ف یعنی جب پیغمبر معصوم ہر روز سو بار توبہ کرے
تو اورون کو زیادہ تر توبہ کرنا لازم ہے ق ابْنُ عُمَرَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ۱۹۰۶
کہ وضو کر اور اپنے آلت کو دھو ڈال پھر سو رہا کر ف عمر فاروقؓ نے کہا کہ رات کو غسل کی حاجت ہو گیا کرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی
اگر اسوقت غسل نہو سکے تو نجاست کو دھو کر وضو کر کے سو رہے تاکہ روح کو صفائی حاصل ہو جاوے م أَبُو هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا ۱۹۰۷
مَسَّتِ النَّارُ مسلم مین ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وضو کرو آگ کی پکی چیز سے ف یہ حدیث منسوخ ہوا اول ہی علم تھا اب یہ
حکم نہین اسواسطے کہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے بکری کا پختہ گوشت کھایا اور پہلے وضو سے نماز پڑھی بعد کھانے کے وضو نہ کیا م أَبُو هُرَيْرَةَ ۱۹۰۸
جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوب کترا ؤ مونچھون کو اور رکھو ڈاڑھیون کو ف مونچھ
کترانا اور داڑھی رکھنا واجب ہے اور مونچھ نہ کترانا اور داڑھی مونڈانا نہایت کبیرہ گناہ ہے مسلمانون کو خدا توفیق اور غیرت دے خ ابْنُ عَبَّاسٍ حُجِّي ۱۹۰۹
عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اقْضُوا اللهَ فَاللهُ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے ایک عورت سے فرمایا کہ حج کر اپنی ماں کی طرف سے بھلا بتلا تو کہ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اُسنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا
قرض ادا کرو اسواسطے کہ خدا کا قرض زیادہ تر ادا کرنے کے لائق ہے ف ایک عورت نے کہا کہ یا حضرت میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی سو وہ بدون
حج کیے مرگئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ف امام اعظمؒ کے نزدیک اگر میت کا مال ہو اور اُسنے حج کی وصیت کی ہو تو وارث پر حج کروانا اُسکی
طرف سے واجب ہے اور اگر مال نہو یا میت نے وصیت نہ کی ہو تو مستحب ہے ق عَائِشَةُ حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي قَالَهُ ۱۹۱۰
لِضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ لَمَّا أَرَادَتْ أَنْ تَحُجَّ وَكَانَتْ وَجِعَةً بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حج کر اور شرط کر لے اور
یون کہہ کہ الٰہی جہان تو مجکو روک دیوےگا یعنی جہان بیماری غالب ہو جاویگی وہین مین احرام اتار دونگی یہ حضرتؐ نے ضباعہ زبیر کی بیٹی سے فرمایا
جب کہ اُسنے حج کرنے کا ارادہ کیا اور وہ بیمار تھی ف جب احرام باندھ کر حج کو جاوے اور راہ مین بیمار ہو جاوے یا دشمن کے خوف سے نجاسکے تو احرام
اتارے اور دوسرے سال حج کو قضا کرے م عَائِشَةُ حَوِّلِي هَذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا يَعْنِي سِتْرًا كَانَ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ ۱۹۱۱
قَالَهُ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ پردہ اُتار ڈال اسواسطے کہ جب مین اندر آتا ہون اور اسکو دیکھتا ہون تو

دنیا یا وبرتی ہو مراد وہ پردہ ہے جسمین چڑیون کی تصویرین تھین یہ حضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا **ف** یہ پردہ اُسوقت مین تھا جب تصویر رکھنا حرام

۱۹۱ نہ تھا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ سَالِمٍ وَ مُعَاذٍ وَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ. بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لو قرآن کو یعنی چار شخصون سے سیکھو عبداللہ بن مسعودؓ سے اور سالمؓ سے اور معاذؓ سے اور اُبی بن کعبؓ سے سالمؓ وہ جو ابو حذیفہؓ کے آزاد غلام اور متبنّٰی تھے **ف** حضرتؐ کے وقت مین یہ چارون اصحاب قرآن کے بڑے واقف تھے اسواسطے حضرتؐ نے

۱۹۱۱ انکی اُستادی سند کر دی تاکہ لوگ اُنسے سیکھین **م** عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّنَفْيُ سَنَةٍ وَّالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّالرَّجْمُ مسلم مین عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے سیکھو مجھسے مقرر خدا نے اُن عورتون کی راہ کر دی کُوارے کو کُواری کے ساتھ سَو کوڑے اور برس بھر شہر بدر کرنا اور نکاح والی کو نکاح والے کے ساتھ سَو کوڑے اور سنگساری

ف قرآن مین اول یہ حکم تھا کہ بدکار عورتون کو قید کرو یہانتک کہ مرجاوین یا اُنکے مقدمے مین خدا کچھ راہ نکالے پھر خدا نے یہ راہ نکالی جو حضرتؐ نے فرمائی امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے مذہب مین یہی ہے کہ اگر کُوارا مرد یا کُواری عورت حرام کاری کرے تو اُسکی حد یہ ہے کہ کوڑے بھی مارے اور شہر بدر بھی کیجیے اور امام اعظمؒ کے نزدیک کُواری کی حد صرف سَو کوڑے اور نکاح والی کی حد صرف سنگساری ہے کوڑون کے ساتھ شہر بدر کرنا اور سنگساری کے ساتھ کوڑے مارنا درست نہین جمع کرنا

۱۹۱۴ دو سزاؤن کا اُنکے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے اسواسطے کہ حضرتؐ نے کئی شخصون کو سنگسار کیا اور حال آنکہ اُنکو کوڑے نہین مارے **م** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ مسلم مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُتار لو جو کہ اُس اونٹنی پر ہو اور اُسکو چھوڑ دو اسواسطے کہ وہ لعنتی ہے **ف** حضرتؐ سفر مین تھے لعنت کی لفظ سُنی پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ فلانی عورت نے اپنی اونٹنی کو لعنتی کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جب وہ لعنتی ٹھہری تو اُسپر چڑھنا کیا ضرور اُسپر سے اُسکا اسباب اُتار لو اور اُسکو چھوڑ دو اس کلام سے حضرتؐ نے اُس

۱۹۱۵ عورت کو جھڑکی دی تاکہ دوسری بار پھر ایسی حرکت نہ کرے معلوم ہوا کہ جانور پر لعنت کرنا درست نہین **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِيْ مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى مُصَابٍ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ **قَالَهٗ** لِغُرَمَائِهٖ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لے لو جو تمنے پایا اور اُسکے سوا کچھ تمکو نہ ملیگا **ف** ایک شخص نے اپنے باغ کے پھل لوگون سے بیچے اور قیمت لی پھر پھلون پر کوئی آفت پڑی کہ نکمے ہو گئے ہون لینے والون نے اپنے مال کا دعویٰ کیا حضرتؐ نے اصحابؓ سے کہا کہ اسکو خیرات دو کہ اپنا قرض ادا کرے اصحابؓ نے خیرات دی لیکن اتنی خیرات نہ تھی جس سے تمام قرض ادا ہوتا تب حضرتؐ نے قرض خواہون سے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو درست ہے کہ محتاج قرضدار کی طرف سے کچھ قرض لا کے

۱۹۱۶ باقی قرض کو معاف کرا دیوے **ق** عَائِشَةُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نیک عمل اُتنے کرو جتنے تمسے ہو سکین اسواسطے کہ خدا ثواب دینے سے نہین اُداس ہوتا جب تک تم عمل کرنے سے نہ اُداس ہو **ف**

۱۹۱۷ یعنی عبادت وہی بہتر جو ہمیشہ ہو سکے جس سے دل نہ اُداس ہو **ق** زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ يَعْنِيْ ضَالَّةَ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے بھولی بھٹکی بکری کے حق مین فرمایا کہ لے اُسکو سو وہ تیرے واسطے ہے یا کسی اور تیرے بھائی کے

۱۹۱۸ واسطے ہے یا بھیڑیے کے واسطے ہے **ف** یعنی اگر تو اسکو نہ پکڑ لیگا تو اور کوئی آدمی لیویگا اور اگر کوئی نہ لیویگا تو بھیڑیا کھا جاویگا **ق** جَابِرٌ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ يَعْنِيْ مَاءً كَانَ فِيْ شَنٍّ لِاَنْصَارِيٍّ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لے اے جابرؓ اور

۱۹۱۹ پانی ڈال مجھپر اور بسم اللہ کہہ مراد وہ پانی ہے جو انصاری کی چھوٹی مشک مین تھا **ق** عَائِشَةُ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لے ٹکڑا کپڑے کا مشک سے آلودہ پھر اُس سے پاکی حاصل کر **ف** ایک عورت نے پوچھا کہ یا حضرتؐ مین حیض کے بعد کس طرح طہارت کیا کرون حضرتؐ نے فرمایا کہ غسل کے بعد لتے مین مشک لگا کر رکھ لیا کر یعنی تاکہ خون کی بدبو دفع ہو **ق**

۱۹۲۰ عَائِشَةُ خُذِيْ مِنْ مَّالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ مَا يَكْفِيْكِ وَيَكْفِيْ وَلَدَكِ وَيُرْوٰى خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ **قَالَهٗ** لِهِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ امْرَاَةِ

اَبِي سُفْيَان. بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا لے لیا کر خاوند کے مال سے دستور کے موافق جتنا تجکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے یہ حضرتؐ نے ہندہ عتبہ کی بیٹی سفیانؓ کی جورو سے فرمایا **ف** ہندہؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ سفیان مرد بخیل ہے اتنا خرچ نہین دیتا جو مجکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہو سکتا ہو کہ اُسکی نادانستگی مین بقدر حاجت لے لون یعنی اس طرح لینا درست ہے یا نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اُسکی اجازت لیوے تو درست ہو اسواسطے کہ اُسکا حق خاوند پر فرض ہو **ق** ابن عباسؓ دعوٰی فَالذَّی اَوْقَعَہٖ خَیْرٌ ۱۹۲۱

وَاُوْصِیْکُمْ بِثَلٰثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُ ھُمْ قَالَ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اَوْ قَالَھَا فَاُنْسِیْتُھَا ھٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ چھیڑو مجکو جس مین کہ مین ہون بہتر ہو اور مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون کہ نکال دیجیو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے اور انعام دیا کرنا ایلچیون کو جس طرح مین اُنکو انعام دیتا تھا راوی نے کہا کہ تیسری چیز سے حضرتؐ نے سکوت کیا یا کہ اُسکو فرمایا مگر مین بھول گیا یہ قول ہے سلیمان بن ابی مسلم کا جو اس حدیث کا راوی ہو **ف** اسکا پورا قصہ حدیث قرطاس مین اسی باب مین ہو چکا **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ دعوٰی مَا تَرَکْتُکُمْ اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ سُؤَالُھُمْ وَاخْتِلَافُھُمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ ۱۹۲۲

فَاجْتَنِبُوْہُ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجسے سوال کرنا چھوڑو جب تک کہ تمکو چھوڑون اور نہ بتلاؤن تمسے اگلی امتون کو تو اُنکے سوال اور اختلاف ہی نے غارت کیا کہ اپنے پیغمبرون پر اختلاف کرتے تھے سو جب کہ مین تمکو کسی چیز سے منع کرون تو اُس سے بچا کرو اور جبکہ تمکو کسی چیز کے کرنے کا حکم کرون تو اُسکو کیا کرو جتنا کہ تمسے ہو سکے **ف** حضرتؐ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تمپر حج فرض ہوا سو تم حج کو ادا کرو تو ایک شخص نے کہا کہ یا حضرتؐ کیا ہر سال حج فرض ہے حضرتؐ چپ رہے یہانتک کہ اُسنے تین بار پوچھا پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین ہان کہتا تو تمپر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تمسے کبھی نہو سکتا پھر یہ حدیث فرمائی یعنی بیہودہ سوال نہ کیا کرو جو تمھارے حق مین بہتر ہے اُسکو مین خود بیان کر دیتا ہون تمکو اتنی کاوش کرنا کیا ضرور ہے **ق** جابرؓ دعوٰی مَا بَالُ دَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ اَیْ قَوْلُ لَلْاَنْصَارِ حِیْنَ کَسَعَہٗ ۱۹۲۳

الْمُھَاجِرِیُّ یَا لَلْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑو اُس بات کو کہ وہ بات تو گندی ہو **ف** حضرتؐ سفر مین تھے ایک انصاری اور مہاجرین کچھ گفتگو ہو گئی مہاجر نے انصاری کے چوتڑ پر لات ماری انصاری نے چیخ ماری کہ اے انصاریو دوڑو اور مہاجر نے اسی طرح مہاجرین کو بُلایا دونون طرف کے لوگ جمع ہو گئے حضرتؐ نے یہ شور سنکر فرمایا کہ یہ کفر کا قول یعنی گنوار پن کا کسواسطے ہوا اصحابؓ نے اُن دونون شخصون کا حال عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **خ** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ دعوٰی وَاَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِہٖ سَجْلًا مِنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ ۱۹۲۴

وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑ دو اُسکو اور اُسکے پیشاب پر چھوٹا ڈول پانی کا یا بڑا ڈول پانی کا بہا دو اسواسطے کہ تم تو بھیجے گئے آسانی کرنے والے اور نہین بھیجے گئے سختی کرنے والے **ف** ایک گنوار نے حضرتؐ کی مسجد مین پیشاب کر دیا اصحاب نے اُسکو للکارا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر حضرتؐ نے اُسکو بلا کر کہا کہ مسجد عبادت کا مقام ہے یہان پیشاب کرنا مناسب نہین معلوم ہوا کہ نادان کے قصور پر سختی نکرنا چاہیئے اور ثابت ہوا کہ زمین کی نجاست پانی ڈالنے اور خشک ہونے سے دور ہو جاتی ہو **ق** اِبْنُ عُمَرَ دعوٰی فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ قَالَہٗ لِرَجُلٍ کَانَ یَعِظُ ۱۹۲۵

اَخَاہُ فِی الْحَیَاءِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا اُسکو نہ چھیڑ اسواسطے کہ شرم تو ایمان کی نشانی ہے یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جو اپنے بھائی کو نصیحت کرتا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کر **ف** یعنی حیا صفت ایمانی ہے ہر حالت مین بہتر ہے اور بے حیائی ہر طرح معیوب ہے

ق اَبُوْ سَعِیْدٍ دعوٰی فَاِنَّ لَہٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَہٗ مَعَ صَلَاتِھِمْ وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ ۱۹۲۶

مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُھُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْہِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَۃِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی خَیْرِ فِرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ وَیُرْوٰی عَلٰی حِیْنِ فُرْقَۃٍ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکو چھوڑ اور دور کر سو مقرر اُسکے چند ساتھی ہونگے کہ تم مین سے ہر ایک آدمی اپنی نماز کو اُنکی نماز کے ساتھ حقیر جانیگا اور اپنے
روزے کو اُن کے روزے کے ساتھ ناچیز سمجھیگا وہ لوگ قرآن پڑھینگے اُنکے گلے کی ہنسلیون سے نیچے نہ اُتریگا یعنی دل مین قرآن کا کچھ
اثر نہوگا وہ لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے جانور کے تیر پار ہو جاتا ہے اُسکی گانسی کو دیکھے تو کچھ خون کا اثر نہ پاوے پھر اُسکی باڑھ کو دیکھے تو کچھ اثر
نہ پاوے پھر اُس تیر کی لکڑی کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے تیر پار نکل گیا پیٹ کے گوبر اور خون سے یعنی جیسے پار
ہوئے تیر مین جانور کا کچھ اثر نہین لگا رہتا اسی طرح اُس قوم مین اسلام کا کچھ اثر نہ باقی رہیگا اُس قوم کی پہچان یہ ہے کہ اُن مین ایک سیاہ مرد ہوگا
جسکا ایک بازو جیسے عورت کی چھاتی یا جیسے گوشت کا لوتھڑا کہ جنبش کیا کریگا آدمیون کے عمدہ تر گروہ پر خروج کرینگے یعنی علی مرتضیٰؓ سے باغی ہونگے
اور دوسری روایت یون ہے کہ وہ لوگ اختلاف اور پھوٹ کے زمانے مین ظاہر ہونگے **ف** حضرتؐ نے کچھ مال تقسیم کیا ایک شخص جسکا ذوالخویصرہ نام تھا
اُسنے حضرتؐ سے کہا کہ انصاف سے تقسیم کرو عمر فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ اگر حکم ہو تو مین اس کافر کو مار ڈالون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور خارجی قوم کی
خبر دی علی مرتضیٰ نے اُس قوم کو قتل کیا اُس حدیث مین جس نشانی کا مرد حضرتؐ نے فرمایا تھا اُسی نشان کا آدمی اُس قوم مین موجود تھا باقی قصہ اس حدیث کا
۱۹۲۷ دوسرے باب مین ہو چکا **ق** جَابِرٌ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ **قَالَهُ** لِعُمَرَ حِيْنَ قَالَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ
يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکو چھوڑ دو مت مار کہ لوگ یہ گفتگو نہ کرین کہ محمدؐ اپنے ساتھیون کو
قتل کرتا ہے یہ حضرتؐ نے عمر فاروقؓ سے فرمایا جب کہ عمرؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ مجکو حکم ہو تو مین اس منافق کی گردن مارون یعنی عبداللہ بن اُبی کی **ف** مدینہ مین
عبداللہ بن اُبی بڑا منافق تھا اُس نے حضرتؐ کی خدمت مین بے ادبی کی عمر فاروقؓ نے اُسکے قتل کی اجازت مانگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی لوگ
۱۹۲۸ حقیقت حال نہ سمجھینگے مجکو سفاک اور خونریز جانکے مسلمان ہونے سے وحشت کرینگے سبحان اللہ حضرتؐ مین کیا حکمت اور حلم تھا **ق** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ
دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ **قَالَهُ** بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُنکو رہنے دے
اور مت اُتار اسواسطے کہ مین نے پاک پہنے ہین یعنی دونون موزون کو یہ حضرتؐ نے مغیرہؓ سے فرمایا **ف** مغیرہؓ سے روایت ہے کہ مین سفر مین حضرتؐ کے
ساتھ تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ تیرے پاس پانی ہے مین نے کہا کہ ہان پھر حضرتؐ سواری سے اُترے مین نے پانی ڈالا حضرتؐ نے وضو کیا منھ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر
مسح کیا حضرتؐ موزے پہنے تھے مین جُھکا کہ موزے اُتارون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اُتارنے کی کچھ حاجت نہین مین نے وضو کرکے اُنکو پہنا تھا
۱۹۲۹ عَائِشَةُ دَعِيْهَا وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ وَاِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ اَخْوَالَهُ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا
اَشْبَهَ اَعْمَامَهُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس سے تکرار مت کر اور مشابہت نہین ہوتی مگر اسی کے سبب سے اور جب غالب ہوئی
عورت کی منی مرد کی منی پر تو لڑکا اپنے ماموؤن کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر مرد کی منی غالب ہوئی عورت کی منی پر تو لڑکا مشابہ ہوتا ہے اپنے چچاؤن سے
ف حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پوچھا کہ اگر عورت کو احتلام ہو اور منی کا پانی دیکھے تو غسل کرے حضرتؐ نے فرمایا
کہ ہان غسل کرے حضرت عائشہؓ نے اُس عورت سے کہا تیرا برا ہو کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی اگر عورت کی منی
۱۹۳۰ نہوتی تو لڑکا ماموؤن کی صورت سے کس طرح مشابہ ہوتا **خ** سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا بخاری مین سلمہ بن اکوعؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیر اندازی سیکھو اے اسمٰعیلؑ کی اولاد اسواسطے کہ تمھارا باپ تیر انداز تھا **ف** چند انصار تیر اندازی کرتے تھے تب
حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ ہم فلانی قوم کے ساتھ ہین تو دوسری قوم نے تیر اندازی موقوف کی حضرتؐ نے فرمایا کہ تم کیون نہین تیر اندازی
کرتے اُنھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم کیونکر تیر لگاوین اور آپ تو اُس قوم کے ساتھ ہین اور ہمارے ساتھ نہین حضرتؐ نے فرمایا کہ تیر لگاؤ مین تم سب کے
۱۹۳۱ ساتھ ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد ہین تیر اندازی کی اسواسطے تاکید فرمائی کہ جہاد کا وسیلہ ہے **ق** جَابِرٌ سَمِّ ابْنَكَ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ **قَالَهُ** بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کا عبدالرحمٰن نام رکھ **ف** جابرؓ سے روایت ہے

۱۹۳۲ کہ ہماری قوم مین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوا اُسنے قاسم نام رکھا پھر اُسنے حضرتؐ کو خبر دی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی **ق** عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ سَمِّ اللّٰہَ
وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ. بخاری اور مسلم مین عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بسم اللہ کہہ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور
اُس طرف سے کھا جو تیرے قریب ہو **ف** عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ مین لڑکا تھا اور رکابی کے ہر طرف سے کھاتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث
۱۹۳۳ فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑکون کو ادب سکھلانا سنت ہے **ق** اَنَسٌ سَمُّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ. بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ نام رکھا کرو میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت پر **ف** کنیت اُسکو کہتے ہین جسپر اب کی لفظ ہو جیسے ابو القاسم اور ابو الحسن حضرتؐ
کی کنیت ابو القاسم تھی سو فرمایا کہ اپنی اولاد کا محمد نام رکھو ابو القاسم اُنکو نہ کہو مصابیح مین روایت ہے کہ حضرت بازار مین تھے ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم
حضرتؐ اُسکی طرف متوجہ ہوئے اُسنے کہا کہ یا حضرتؐ مین نے آپکو نہین پکارا فلانے شخص کو پکارا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ کے نام اور کنیت
رکھنے مین علما کے بہت قول ہین لیکن صحیح قول یہی ہے کہ حضرتؐ کا نام رکھنا تو درست ہے لیکن کسیکو ابو القاسم کہنا بہتر نہین چنانچہ اسکا مفصل بیان سفر السعادة
۱۹۳۴ مین موجود ہے **ق** اَنَسٌ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ. بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا برابر
۱۹۳۵ کیا کرو اپنی صفون کو اسواسطے کہ صفون کو برابر کرنا نماز کا کمال ہے **م** اَبُوْ هُرَیْرَةَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چلو یہ جمدان پہاڑ ہے بڑھ گئے آگے اصحاب نے
کہا یا حضرتؐ آگے کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین **ف** حضرتؐ مکے کی راہ مین چلے جاتے تھے وہان ایک پہاڑ نمود ہوا
جسکا جمدان نام ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اُس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہین یعنی جیسے یہ پہاڑ تنہا ہے اسی طرح خدا کی یاد کرنیوالے بھی اُسکی یاد
مین تنہائی دوست اور گوشہ گیر رہتے ہین ترمذی مین روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آگے لوگ وہ ہین جو خدا کی یاد پر حریص اور فدا ہین یاد الٰہی اُنکے گناہونکے
۱۹۳۶ بوجھ کو اُتار ڈالیگی سو وہ قیامت مین ہلکے پھلکے آوینگے **م** عَلِیٌّ شَقَّقَهٗ خُمُرًا بَیْنَ الْفَوَاطِمِ یَعْنِیْ ثَوْبَ حَرِیْرٍ اَهْدَاهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُکَیْدِرُ دُوْمَةَ **قَالَ** لَهٗ وَالْفَوَاطِمُ اَحَدُهُنَّ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ وَالثَّانِیَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدٍ اُمُّ عَلِیٍّ وَالثَّالِثَةُ فَاطِمَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ
مسلم مین علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس ریشمی کپڑے کو پھاڑ ا ور اوڑھنیان بنا کر ان عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہین مراد وہ ریشمی کپڑا ہے
جو اکیدر دومہ کے بادشاہ نے حضرتؐ کو تحفہ بھیجا تھا یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا اور فاطمہؓ کے نام کی تین عورتین یہ ہین ایک تو فاطمہؓ زہرا اور دوسری
فاطمہ بنت اسد علی مرتضیٰ کی مان تیسری فاطمہؓ امیر حمزہؓ کی بیٹی **ف** ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور عورتون کو
۱۹۳۷ حوالے کرے کہ اُنکو حلال ہے **م** عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِیْنَ تَطْلُعُ
بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَهَا الْکُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ
حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ
فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ وَحِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَهَا الْکُفَّارُ مسلم مین عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ پھر نماز کو موقوف کر
جب کہ آفتاب نکلے یہانتک کہ اونچا ہو جاوے اسواسطے کہ آفتاب جب کہ نکلتا ہے تو شیطان کے دونون سینگون کے اندر نکلتا ہے اور اُسوقت کافر آفتاب کو
سجدہ کرتے ہین پھر جب آفتاب بلند ہو تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اُسوقت نماز مین عبادت والے موجود اور حاضر ہوتے ہین یہانتک کہ سایہ نیزے کے ساتھ
قائم ہو جاوے یعنی دوپہر ہو اور زمین پر سایہ نہ رہے پھر اُسوقت نماز موقوف کر اسواسطے کہ اُسوقت دوزخ بھڑکائی جاتی ہے پھر جب سایہ دوپہر کا ڈھلے اور ڈھل چلے
تو نماز پڑھ اسواسطے کہ اُسوقت عبادت والے نماز مین موجود اور حاضر ہوتے ہین یہانتک کہ عصر کی نماز سے تو فراغت پاوے پھر نماز کو موقوف کر یہانتک کہ
آفتاب ڈوب جاوے اسواسطے کہ آفتاب شیطان کے دونون سینگون کے اندر ڈوبتا ہے اور اُسوقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہین **ف** عمرو بن
عبسہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ مدینے مین تشریف لائے تو مین نے حضرتؐ سے نماز کے وقت پوچھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر وقت

نماز پڑھنا درست ہے لیکن تین وقت درست نہین طلوع و غروب کے وقت تو اسواسطے منع ہو کہ اسوقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہین تو مسلمانون کو اُنکی

۱۹۱ مشابہت نہ چاہیے اور دوپہر کو دوزخ بھرکائی جاتی ہے جلال کا وقت ہے خ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ قَالَ لَهُ بخاری مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز پڑھ کھڑے ہوکر اور اگر تجسے نہو سکے تو بیٹھ کے پڑھ سو اگر بیٹھ کر بھی نہو سکے تو لیٹ کے پڑھ یہ حضرتؐ نے عمرانؓ سے فرمایا ف عمرانؓ سے روایت ہے کہ مجکو بواسیر کی بیماری تھی مین نے حضرتؐ سے اسکا مسئلہ پوچھا تب حضرتؐ نے

۱۹۲ یہ حدیث فرمائی یعنی بیمار کو ہر طرح نماز پڑھنا درست ہے خواہ کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے حضرتؐ نے تیسری بار مین فرمایا کہ جو چاہے سو نماز پڑھے یہ اس خوف سے فرمایا کہ لوگ اُسکو سنت موکدہ نہ جانین ف لوگون نے پوچھا کہ مغرب کے پہلے نماز درست ہے یا نہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند مغرب سے پہلے نماز درست ہے لیکن اسکیہ

۱۹۳ اور التزام نہ چاہیے کہ اسواسطے فرض مین تاخیر ہوگی ق خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ يَعْنِي مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ حِيْنَ اسْتُشْهِدَ بِأُحُدٍ بخاری اور مسلم مین خباب بن ارتؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس کملی کو اُسکے سر کی طرف ڈالو اور اُسکے دونون پاؤن پر گھاس رکھو یعنی مصعبؓ بن عمیر کے جب کہ وہ جنگ اُحد مین شہید ہوئے ف جب مصعبؓ شہید ہوئے تو سوائے ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا اور کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ اگر سر پر ڈالتے تھے تو پاؤن کھلتے تھے اور اگر پاؤن پر ڈالتے تو سر کھلتا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جب

۱۹۴ کچھ میسر نہ ہووے تو کفن مین ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَهُ لَهُ يَعْنِي سَيْفًا اسْتَوْهَبَهُ مِنَ الْغَنَائِمِ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکو رکھ دے جہان سے تو نے اُسکو لیا ہے ف غنیمت کے مال سے سعد بن ابی وقاصؓ

۱۹۵ نے ایک تلوار اُٹھائی اور حضرتؐ سے مانگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی غنیمت کے مال مین سب غازیون کا حق ہے بے تقسیم تجکو کیونکر ملے م عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ قَالَهُ مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجسے فرمایا کہ وہان اپنا ہاتھ رکھ جہان تیرے بدن مین درد ہوتا ہے اور بسم اللہ تین بار کہہ اور سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی مین پناہ مانگتا ہون خدا کی اور اُسکی قدرت کی اُس چیز کے شر سے جسکا مجکو غم اور خوف ہے ف مصابیح مین عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ مین نے اپنے درد اور بیماری کی حضرتؐ سے شکایت کی تب حضرتؐ نے یہ دعا فرمائی مین نے اُسپر عمل کیا مجکو شفا

۱۹۶ حاصل ہوئی ق اُمُّ سَلَمَةَ طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَهُ لَهَا لَمَّا قَالَتْ إِنِّي أَشْتَكِي بخاری اور مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو طواف کر لوگون کے پیچھے سوار ہو کر یہ حضرتؐ نے ام سلمہؓ سے فرمایا جب کہ اُنھون نے کہا تھا کہ مین بیمار ہون ف معلوم ہوا کہ حج مین

۱۹۷ بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہو م أَبُوْ هُرَيْرَةَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ پناہ مانگو خدا کی خدا کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے اور فساد سے

۱۹۸ م جَابِرٌ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ كَانُوْنِ الْأَوَّلِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بند رکھا کرو برتن کو اور دہانہ باندھا کرو مشک کا اسواسطے کہ تمام سال مین ایک ایسی رات ہے کہ اُسمین وبا اُترتی ہے جس برتن اور مشک کو کھلا پاتی ہے اُسکے اندر وبا گھس جاتی ہے لیث بن سعد مصر کے محدث نے کہا کہ جو عجم کے لوگ ہمارے پاس ہین کانون اول مین اسکا بچاؤ کرتے ہین ف کانون اول رومی مہینا ہے خریف کی آخر فصل مین ہوتا ہے خلاصہ مطلب یہ کہ حدیث مین اُس رات کو معین نہین فرمایا کہ کب ہوتی ہے لیکن عجم کے لوگ کانون اول مین جانتے ہین شاید یون ہی ہو کہ اُس فصل مین ہوا

[Margin note, illegible]

١٩٤٦ بگڑجاتی ہے لیکن اسپر یقین نہین تو برتنون کو ہررات بندر کھنا چاہیے ق جابرؓ خَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَعْرُضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور منہ باندھو مشکون کا اور بند کرو دروازے کو اور گل کیا چراغ کو اسواسطے کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو نہین کھولتا اور اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھروالون کو جلا دیتا ہے یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہے تو گھر مین اکثر آگ لگجاتی ہے ف حضرتؐ نے اس حدیث مین آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہہ کے رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے ہین

١٩٤٧ م جابرؓ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ رنگ بدل ڈالو اسکا کسی چیز سے اور بچو سیاہی سے ف فتح مکہ مین ابو قحافہؓ صدیق اکبرؓ کے باپ مسلمان ہوئے اُنکی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ خضاب کرنا درست ہے لیکن سیاہ خضاب کرنا مکروہ ہے فقہا کہتے ہین کہ وسمے کا خضاب درست ہے اسواسطے کہ بعضے اصحابؓ کرتے تھے وسمے کے سوائے اور خضاب سیاہ رنگ درست نہین واللہ اعلم

١٩٤٨ خ ابو هريرةؓ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ لَمْ يَصِلْ سَنَدَهٗ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بھاگ کوڑھی سے جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے بخاری نے اس حدیث کی پوری سند نہین بیان کی ف اس بیماری سے آدمی کو نفرت آتی ہے تو بیمار کو زیادہ تر رنج آتا ہے اسواسطے اُسکی صحبت منع فرمائی

١٩٤٩ خ ابو موسىؓ فُكُّوا الْعَانِيَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ بخاری مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی ف دشمن سے مظلوم کو چھڑانا قادر پر فرض ہے اور اطعام اور عیادت فرض کفایہ ہے

١٩٥٠ م ابو هريرةؓ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ قَالَهٗ لِعَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قتل کرو انکو یہانتک کہ وہ گواہی دین کہ خدا کے سوائے کوئی معبود برحق نہین اور محمدؐ خدا کا رسول ہے پھر جب اُنھون نے یہ کیا تو تجھسے اپنے خون اور مال بچا لیے مگر حق بات پر اور حساب اُنکا خدا پر ہے یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰؓ سے فرمایا جنگ خیبر کے دن ف یعنی جب کافر نے کلمہ پڑھا تو اُسکی جان مارنا اور مال لوٹنا درست نہین لیکن خون کے بدلے خون ہوگا اور اگر مال ہوگا زکوۃ لیجاویگی اور اگر وہ اپنی جان اور مال بچانے کے واسطے کلمہ پڑھ لیوین گے اور دل سے کافر رہین گے تو خدا اُنسے حساب کریگا ہمکو ظاہر کا حکم ہے

١٩٥١ م ابو هريرةؓ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا مسلم مین ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو ف یعنی عبادت بلکہ ہر چیز مین افراط اور تفریط سے بچو نہ عبادت مین ایسی کثرت بہتر جو افسردہ اور ملول کرڈالے نہ ایسی قلت اچھی کہ دل پر اُسکی کچھ تاثیر نہو

١٩٥٢ م جويريةؓ زوج النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا يَعْنِيْ عَظْمًا مِنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتُهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مسلم مین حضرت جویریہؓ حضرتؐ کی بی بی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس گوشت کو میرے پاس لا اسواسطے کہ زکوۃ یا خیرات اپنے مقام کو پہونچ گئی ف حضرتؐ نے کھانا مانگا حضرت جویریہؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ اسوقت کچھ حاضر نہین لیکن میری آزاد لونڈی کو خیرات کا گوشت ملا ہے وہ حاضر ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند زکوۃ اور خیرات ہمکو درست نہ تھی لیکن اول جب محتاج کو ملی اور محتاج نے دوسرے شخص کو دی تو اُسکو درست ہوگئی

١٩٥٣ م طارق بن اُشيمؓ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ قَالَهٗ لِرَجُلٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْئَلُ رَبِّيْ مسلم مین طارق بن اُشیمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا یہ دعا پڑھ کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ یعنی الٰہی مجھکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجھکو عافیت اور چین مین رکھ اور مجھکو روزی دے سو مقرر یہ لفظین تیرے دین اور دنیا کی بہتری کی جامع ہین یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جس نے کہا کہ یا رسول اللہ مین کیونکر کہا کرون جب کہ اپنے رب سے سوال کیا کرون

١٩٥٤ م سعد بن ابي وقاصؓ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

میانہ روی اختیار کردن

ملتمس جامع کلمات دارین

تعلیم دعا بکلمات توحید

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي شَكَّ الرَّاوِي فِي عَافِنِي فَالكم لِأَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ مسلم مین سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ یون کہا کرکہ سوائے خدا کے کوئی پرستش کے لائق نہین وہ اکیلا مالک ہے اسکا کوئی شریک نہین خدا سب سے بزرگ تر بڑائی والا ہے اور سب تعریفین بہت سی خوبیان خداہی کے واسطے ہین پاک ہے خدا جہان کا مالک نہ گناہ سے بچاؤ نہ بندگی کی طاقت بدون خدا کی مدد کے جو سب پر غالب حکمت والا ہے اُس جنگلی آدمی نے کہا کہ یہ تو خدا کی تعریفین ہوئین پھر مجکو کیا یعنی میرے فائدے کی چیز کچھ فرمائیے حضرتؐ نے فرمایا یون کہا کر کہ الٰہی مجکو بخش اور مجھپر رحم کر اور مجکو ٹھیک راہ پر چلا اور مجکو روزی دے اور مجکو عافیت مین رکھ راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے عافیت کی لفظ فرمائی یا نہین یہ حضرتؐ نے اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جو حضرت پاس آیا تو اُسنے کہا کہ اے خدا کے پیغمبر مجکو کوئی ایسا کلام سکھلائیے جسکو مین کہا کرون م حُذَيْفَةَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَالَهُ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُٹھ اے حذیفہ اُس قوم کی ہمارے پاس خبر لے آ یہ حضرتؐ نے جنگ خندق کی رات فرمایا م حُذَيْفَةَ قُمْ يَا نَوْمَانُ فَالَهُ صُبَيْحَةَ لَيْلَةِ الْأَحْزَابِ مسلم مین حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُٹھ سونیوالے یہ حضرتؐ نے حذیفہ سے فرمایا جنگ خندق کی فجر کو ف جنگ خندق مین کفّار نے کئی دن تک مدینہ گھیرا ایک رات نہایت سرد ہوا چلی لوگ بدحواس ہو گئے تب حضرتؐ نے حذیفہ کو خبر کے واسطے بھیجا پھر حذیفہ رض کو اپنا کمل اُڑھا یا اُنکو خوب نیند غفلت کی آگئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی مفصل قصہ چوتھے باب مین گذرا خ أَبُو سَعِيدٍ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ بخاری مین ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون درود پڑھو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمدؐ پر جو تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہے جیسے تونے ابراہیم پر مہر کی اور برکت کر محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسے تونے برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر ق أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ بخاری اور مسلم مین ابو حمید رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ درود کو یون کہا کرو کہ الٰہی اپنی مہر کر محمدؐ پر اور اُسکی بیبیون پر اور اُسکی اولاد پر جیسے تونے مہر کی ابراہیم پر اور برکت کر محمدؐ پر اور اُسکی بیبیون پر اور اُسکی اولاد پر جیسے تونے برکت کی ابراہیم پر بیشک تو سب خوبیون سراہا بڑائی والا ہے م أُمُّ سَلَمَةَ قُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً فَالَهُ لَهَا حِينَ مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ مسلم مین حضرت اُمّ سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون کہہ کہ الٰہی مجکو بخش اور اُسکو یعنی خاوند کو اور اُسکے بعد مجکو اُسکا نیک بدلہ دے یہ حضرتؐ نے حضرت اُم سلمہ رض سے فرمایا جبکہ ابوسلمہ کا انتقال ہوا ف حضرت اُم سلمہ رض کے اول خاوند یعنی ابوسلمہ کا جب انتقال ہوا تب حضرتؐ نے اُنکو یہ تعلیم کی حق تعالیٰ نے دعا قبول کی حضرتؐ سے اُنکا نکاح ہوا ق أَبُو سَعِيدٍ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ بخاری اور مسلم مین ابوسعید رض سے روایت کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُٹھو اپنے سردار کی طرف یا یون فرمایا کہ اپنے سے افضل اور بہتر کی طرف یعنی سعد رض بن معاذ کی طرف پھر سعد رض حضرتؐ پاس بیٹھے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ یہ یہودی تیری تجویز پر راضی ہوکر اُترے ہین ف بنی قریظہ ایک قوم تھی یہود کی حضرتؐ سے اُنھون نے عہد شکنی کی تھی حضرتؐ نے اُنکا قلعہ گھیرا تھا وہ لوگ اس بات پر راضی ہوئی کہ سعد رض بن معاذ جو ہمارے حق مین تجویز کرین سو ہمکو قبول ہے سعد رض زخمی تھے حضرتؐ نے اُنکو مدینے سے بُلایا جب وہ آئے تب حضرتؐ نے انصار سے یہ حدیث فرمائی سعد رض نے اُن کے قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ اُس قوم کے مرد قتل ہوئے اور عورتین اور لڑکے لونڈی غلام ہوئے بعضے علمانے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار اور علما کی تعظیم کے واسطے قیام کرنا درست ہے اور بعضون نے جواب دیا ہے کہ یہ قیام تعظیم کے واسطے نہ تھا بلکہ سعد رض زخمی تھے اُن کے سنبھالنے کے واسطے حضرتؐ نے قیام کا حکم کیا تھا چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ایک دوسرے کے واسطے نہ قیام کیا کرو جیسے عجم کے لوگ کرتے ہین اور بعضے علما نے فرمایا ہے کہ قیام افراط تعظیم کے واسطے مکروہ ہے اور اہل علم اور دین کی تکریم کے واسطے درست ہے م أَنَسٌ قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ

وَالْاَرْضُ **قَالَهُ** حِيْنَ دَنَا الْمُشْرِكُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ صحیح مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُٹھو اُس بہشت کی طرف جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین کے برابر ہے یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جسوقت جنگ بدر مین مشرک نزدیک آگئے **ف** یعنی اُنکو قتل کرو اسواسطے کہ اُنکا قتل کرنا یا شہید ہونا ہر طرح بہتر ہے کہ اُسکا عوض بہشت ہے

١٩٦٢ **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ قُوْمُوْا عَنِّيْ وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدِيَ التَّنَازُعُ وَيُرْوٰى عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُٹھو میرے پاس سے اور لائق نہین میرے پاس جھگڑا کرنا اور دوسری روایت یون ہے کہ پیغمبر پاس جھگڑا مناسب نہین **ف** حضرتؐ نے مرض الموت مین دوات قلم مانگا بعضون نے کہا لاؤ بعضون نے کہا کچھ ضرور نہین کہ حضرتؐ کو لکھانے مین تکلیف ہوگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ اسی باب مین مفصل ہو چکا

١٩٦٣ **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ وَيُرْوٰى لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ **قَالَهُ** لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِيْنَ اَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چھی چھی اسکو پھینکدے کیا تو نہین جانتا کہ ہم لوگ زکوٰۃ نہین کھاتے اور دوسری روایت یون ہے کہ ہمکو زکوٰۃ حلال نہین یہ حضرتؐ نے امام حسنؓ سے فرمایا جب کہ اُنھون نے زکوٰۃ کی کھجورون سے ایک کھجور اُٹھالی اور اپنے مُنھ مین رکھ لی **ف** حضرت امام حسنؓ اُسوقت مین لڑکے تھے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات کو زکوٰۃ کا مال حرام ہے

١٩٦٤ **ق** جَابِرٌ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ يَعْنِي الثُّوْمَ الْمَطْبُوْخَ **قَالَهُ** لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو کھا اسواسطے کہ مین کانا پھوسی کرتا ہون اُس سے جس سے تو کانا پھوسی نہین کرتا **ف** حضرتؐ کے روبرو پکا ساگ آیا اُسمین لہسن کی بو آئی حضرتؐ نے اُسکو نہ کھایا کسی صحابی سے فرمایا کہ تو کھا صحابی نے دیکھا کہ حضرتؐ نہین کھاتے ہین تو اُسنے بھی ہاتھ کھینچا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی پکا لہسن کھانا ہر چند حلال ہے مگر مین اس عذر سے نہین کھاتا کہ مجھسے اور جبرئیلؑ سے کلام ہوا کرتا ہے اور اُنکو اسکی بو سے نفرت ہے

١٩٦٥ **ق** اِبْنُ عُمَرَ كُلُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ وَّلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ يَعْنِي الضَّبَّ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کھاؤ اسواسطے کہ سوسمار یعنی گوہ حلال ہے ولیکن وہ ہماری خوراک نہین **ف** حضرتؐ ایک مجلس مین تھے سوسمار کا گوشت پختہ آیا کسی نے کہا کہ یا حضرتؐ یہ سوسمار کا گوشت ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہر چند یہ حلال ہے لیکن قریشی لوگ اسکو نہین کھاتے یعنی شرعی کراہیت نہین طبعی کراہت ہے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک سوسمار حلال ہے اور یہی حدیث انکی دلیل ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک حلال نہین اُنکے نزدیک یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا

١٩٦٦ **ق** اِبْنُ عُمَرَ كُلُوْا مِنَ الْاَضَاحِيْ ثَلٰثًا هٰذَا حَدِيْثٌ مَّنْسُوْخٌ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اس کتاب کے مصنف نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے چنانچہ اسکا ذکر ہم آگے کر چکے ہین

١٩٦٧ **ق** اِبْنُ عُمَرَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَاَنَّكَ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دُنیا مین رہ مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مُردون مین گن رکھ **ف** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے میرے دونون مونڈھون کو پکڑا پھر یہ حدیث فرمائی اور عبد اللہ بن عمرؓ یون کہا کرتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا منتظر مت رہ اور جب شام ہو تو صبح کی توقع مت رکھ اور صحت کی حالت مین بیماری کے خیال سے جو عمل کرنا ہو سو کر لے یعنی صحت کو غنیمت جان بیماری مین کچھ نہین ہو سکتا اور زندگی مین موت کا سامان کر حدیث مین یہ جو فرمایا کہ مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح گذران کر یعنی جیسے مسافر سفر مین زیادہ بکھیڑا نہین کرتا اور ہر دم اپنا وطن یاد کر کے زاد راہ کی فکر مین رہتا ہے اسی طرح مومن کو لازم ہے کہ دنیا کو سراے جان کے بیہودہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہو ہر دم وہان کا سامان کرتا رہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ کو مُردون مین شمار کر یعنی پریشانی اور تشویش دنیا کا سبب موت کی غفلت ہے اور جب موت یاد رکھے تو سب مشکل آسان ہے **شعر** با آہنگ رفتن کند جان پاک + چہ بر تخت مُردن چہ بر روے خاک + یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے اللہ ہماری آنکھین کھولے اور اسپر عمل نصیب کرے آمین

١٩٦٨ **خ** اَبُوْ اَيُّوْبَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ بخاری مین ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تولا کرو اپنے اناج کو تمھارے لیے اُسمین برکت ہوگی **ف** یعنی مول لیکر

تولنا چاہیے کہ اگر کم ہو تو طلب کیجیے اور اگر زیادہ ہو تو غیر کا حق پھیر دیجیے اور ہر روز تول کر گھر مین خرچ کرنا بھی حکمت سے خالی نہین کہ حساب سے خرچ ہو
ضرورت سے نہ زیادہ ہو نہ کم م اَبُوْسَعِیْدٍ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سکھاؤ اپنے مُردون کو لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ ف یعنی مرنے کے وقت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پکار کے کہو تاکہ مرنے والا بھی سُنکے کہے اور یون نہ اُس سے کہنا چاہیے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کہ شاید بدحواسی
سے انکار کر بیٹھے م اَبُوْھُرَیْرَۃَ لِیَأْخُذْ کُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِہٖ فَاِنَّ ھٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِیْہِ الشَّیْطَانُ قَالَہٗ غَدَاۃَ لَیْلَۃِ التَّعْرِیْسِ مسلم مین ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ پکڑے رہے ہر ایک مرد اپنے اونٹ کے سر کو سو مقرر یہ منزل ہے کہ اسمین ہمارے پاس شیطان آیا یہ حضرتؐ
نے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا ف جنگ خیبر سے پلٹتے آخر شب حضرتؐ اور تمام لوگ سو گئے فجر کی نماز قضا ہو گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ
مکان ہے شیطان کا ایسا نہو کہ شیطان کسی کے اونٹ کو بھگا دیوے تو ہوشیاری کرنا چاہیے ق عَائِشَۃُ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا کَسَلَ اَوْ فَتَرَ
قَعَدَ وَیُرْوٰی فَلْیَقْعُدْ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ نماز پڑھا کرے ہر ایک شخص جب تک خوش دل او چست رہے
پھر سبب کاہل یا سست ہو تو بیٹھ رہے اور دوسری روایت یون ہے کہ اُسکو بیٹھ رہنا چاہیے ف انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مسجد مین رسی لٹکی دیکھی پوچھا
یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ حضرت زینبؓ کا دستور ہے کہ جب تہجد کی نماز مین سست ہو جاتی ہین تو اسکو تھام لیتی ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی سستی مین
نفل نماز پڑھنا بے لطف ہے م جَابِرٌ لِیُصَلِّ مَنْ شَآءَ مِنْکُمْ فِیْ رَحْلِہٖ قَالَہٗ فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ فِیْ سَفَرٍ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
چاہیے کہ نماز پڑھ لیوے جو شخص کہ تم مین سے چاہے اپنے بستر پر یہ حضرتؐ نے مینہ برسنے کے دن سفر مین فرمایا ف معلوم ہوا کہ مینہ کی عذر سے جماعت
مین نہ حاضر ہونا درست ہے م اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ وَاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ
مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ تم مین سے عقلمند اور ہوشیار لوگ میرے قریب ہوا کرین پھر اُن کے بعد وہ لوگ
ہوا کرین جو اُنسے میل رکھتے ہون پھر وہ لوگ جو اُنسے میل رکھتے ہون اور تم بچو بازارون کی بک بک سے یعنی مسجد اور جماعت مین بازار کی طرح شور اور
ہجوم نکرو ف عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کا دستور تھا کہ جماعت کے وقت ہمارے مونڈھونکو ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور
قیام مین مختلف نہو نہین تو تمہارے دلون مین اختلاف پڑ جاویگا پھر حضرت یہ حدیث فرماتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے قریب اہل علم اور عقل کھڑے
ہون تاکہ مسائل کو سیکھین اور اگر امام کو سہو واقع ہو تو اُسکو خبردار کرین اور علما کے بعد درجہ بدرجہ لوگ صف مین کھڑے ہون ابوبکر صدیقؓ کا دستور تھا
کہ نماز مین حضرتؐ کے پیچھے برابر کھڑے ہوتے تھے اُس جگہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تھا م اَبُوْسَعِیْدٍ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَھُمَا یَعْنِیْ
فِی الْجِھَادِ قَالَہٗ لِبَنِیْ لِحْیَانَ حِیْنَ بَعَثَ اِلَیْھِمْ بَعْثًا مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چاہیے کہ دو آدمیون مین سے
ایک آدمی جہاد کو جاوے اور ثواب دونون مین برابر ہے یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب قوم بنی لحیان پر لشکر بھیجا ف یعنی ہر قوم سے آدھے آدمی
جہاد کو جاوین اور آدھے آدمی مجاہدین کے جورو لڑکون کی خبرگیری کرین گے ثواب دونون کو برابر ملیگا ق عَائِشَۃُ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ یُصَلِّ بِالنَّاسِ بخاری
اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ کہو ابوبکرؓ سے کہ لوگونکو نماز پڑھاوے ف حضرتؐ نے مرض الموت مین یہ حدیث فرمائی
اور پانچ دن اُنسے امامت کروائی چنانچہ اسکا مفصل قصہ دوسرے باب مین گذرا جو عہدہ حضرتؐ کو خاص تھا یعنی امامت کا سو اپنی حیات مین ابوبکر صدیقؓ
کو دیا اسمین صاف اشارہ ہے خلافت کا گویا حضرتؐ نے اُنکو اپنا ولیعہد کیا خ اِبْنُ عَبَّاسٍ مُرُوْہُ فَلْیَتَکَلَّمْ وَلْیَسْتَظِلَّ وَلْیَقْعُدْ وَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ یَعْنِیْ اَبَا
اِسْرَآئِیْلَ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس سے کہدے کہ بولے اور اپنے اوپر سایہ کرے اور بیٹھے اور اپنا روزہ تمام
کرے ف حضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دھوپ مین چپکا کھڑا ہے اسکا سبب پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ ابواسرائیل ہے اُسنے نذر مانی ہے کہ روزہ رکھے دھوپ مین
کھڑا رہے اور کسی سے کلام نہ کرے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی روزہ عبادت تھا اُسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دھوپ مین کھڑا ہونا عبادت نہ تھا
اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا کہ غیر مشروع نذر کو ادا کرنا نہ چاہیے م اِبْنُ عُمَرَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا ثُمَّ لِیَدَعْھَا حَتّٰی تَطْھُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ حَیْضَۃً اُخْرٰی

فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے یعنی طلاق کو باطل کرکے پھر اُسکو اپنی جورو بناوے پھر اُسکو حیض سے پاک ہونے دے پھر دوسرا حیض اُسکو آوے پھر جب دوسرے حیض سے پاک ہو تو صحبت کرنے سے پہلے چاہے اُسکو طلاق دیوے اور چاہے اُسکو گھر مین رکھے سو یہی عدت ہے جسکا خدا نے حکم کیا ہے کہ عورتون کے طلاق مین ہوا کرے **ف** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ مین نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروقؓ نے یہ حال حضرتؐ سے کہا حضرتؐ خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہے اسکو فقہ مین طلاق بدعی کہتے ہین سُنت یہ ہے کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو بدون صحبت کے اُسکو طلاق دیوے **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصاری عورت سے فرمایا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہدے کہ میرے واسطے لکڑیون کا منبر بناوے کہ اُسپر مین لوگون سے کلام کیا کرون **ف** ایک انصاری عورت کا ردمی غلام بڑھئی کا کام کرتا تھا حضرتؐ نے اُس سے منبر کی فرمایش کی چنانچہ اُسنے بنا یا تھا حضرتؐ اُسپر خطبہ پڑھا کرتے تھے اور جب منبر نہ تھا تو زمین پر ستون کو ٹیک دیکر خطبہ پڑھتے تھے حضرتؐ کو اُسمین تکلیف ہوتی تھی ایک صحابی نے جنکا نام تمیم تھا عرض کی کہ یا حضرتؐ منبر بنوائیے جیسا شام کے ملک مین ہوتا ہے تب حضرتؐ نے منبر بنوایا **م** عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَالَهُ لَهَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ چٹائی لاوے مسجد سے **ف** گھر مین ایک مکان تھا وہان نمازین پڑھتے تھے اُسکو مسجد فرمایا اُس حدیث مین حضرتؐ کی مسجد مراد نہین اسواسطے کہ حضرت عائشہؓ اُسوقت حائض تھین اور حائض کو مسجد مین جانا درست نہین اور یا یہ مطلب کہ حائض عورت ہاتھ بڑھا کے مسجد سے اگر کوئی چیز اُٹھالیوے تو درست ہے حائضہ کو مسجد کے اندر جانا منع ہے **خ** عَائِشَةُ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ فَالَهُ حِيْنَ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اونڈیلو میرے اوپر سات مشکین جنکے دہانے نہ کھلے ہون تاکہ مین لوگون کو وصیت کرون یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ حضرتؐ کو درد کی شدت ہوئی اُس بیماری مین جسمین حضرتؐ کا انتقال ہوا **ف** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی تو ہمنے حضرتؐ کو ایک تغار مین بٹھلایا اور اُن مشکون سے پانی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ حضرتؐ نے اشارہ کیا کہ بس پھر حضرتؐ باہر نکلے اور نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو بیماری مین گرمی کی کمال شدت تھی یہ زہر کا اثر تھا جو خیبر مین یہودی عورت نے دیا تھا **ق** اَنَسٌ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لوگون سے نرمی اور آسانی کرو اور سخت نہ پکڑو اور تسکین اور دلاسا دو اور نہ بھڑکاؤ **ف** یعنی نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھین بدخلقی اور سختی لازم نہین کہ لوگ وحشت کرین

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ

یہ دسوان باب ہے اسکے اول مین وہ حدیثین ہین جنکے سرے پر لام تاکید ہے **م** عُمَرُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین مقرر نکال دونگا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ٹاپو سے یہانتک کہ سوائے مسلمان کے اُسمین کسیکو نہ چھوڑونگا **ف** عرب مبدأ اسلام ہے تو حکمت یہی تھی کہ وہان سوائے مسلمانون کے کوئی نہ رہے چنانچہ فاروق اعظمؓ نے بموجب اس حدیث کے یہود کو خیبر وغیرہ سے نکالا اور شام مین رکھا **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ يَعْنِيْ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَالَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر مین کل علم دونگا اُس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا وہ خدا اور رسولؐ کو چاہتا ہے اور خدا اور رسولؐ اُسکو چاہتے ہین یعنی علی مرتضیٰ کو یہ حضرتؐ نے جنگ خیبر کے دن فرمایا **ف** جنگ خیبر مین حضرتؐ نے جب یہ فرمایا تو رات کو اصحاب چرچا کیا کیے کہ دیکھیے یہ دولت کسکو نصیب ہو صبح کے وقت حضرتؐ کی خدمت مین اصحاب حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تھا سو حضرتؐ نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرتؐ انکی آنکھین

۱۹۷۸ ۱۹۷۹ ۱۹۸۰ ۱۹۸۱ ۱۹۸۲ ۱۹۸۳

آئی ہین حضرتؐ نے اُنکو بُلایا اورلب مبارک اُنکی آنکھ پر لگائی اُسی وقت صحت ہو گئی پھر حضرتؐ نے اُنکو عَلم دیا خدانے اُنکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اس حدیث
سے علی مرتضیٰؓ کی بڑی عمدہ فضیلت ثابت ہوئی خ اَبُو سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى لَاُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَہٗ لَہٗ بخاری مین
ابو سعید بن معلّیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کہ البتہ مین تجکو ایک سورة سکھلاؤنگا جو قرآن کی سب سورتون سے بزرگ اور افضل ہے ف
مراد سورۂ فاتحہ ہے چنانچہ ساتوین باب مین مذکور ہو چکا م اَبُو هُرَيْرَةَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ
اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ کہنا میرے نزدیک ساری دنیا
سے زیادہ پیارا ہے جسپر آفتاب کی چمک پڑتی ہے م الزُّبَيْرُ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَاْتِيَ الْجَبَلَ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ
فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَسْتَغْنِيَ بِثَمَنِهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ مسلم مین زبیرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیان لیوے پھر پہاڑ مین جاوے سو اپنی پیٹھ پر لکڑیون کا گٹھا لاوے پھر اُسکو بیچے تاکہ خدا اُسکے سبب سے اُسکی آبرو رکھے اور
دوسری روایت ہے کہ اُسکی قیمت سے اپنا کام چلاوے تو یہ اُسکے حق مین لوگون کے سوال کرنے سے بہتر ہے اُسکو دیوین یا نہ دیوین ف یعنی لکڑیان
بیچ کھانا سوال سے بہتر ہے اسواسطے کہ سوال مین ایک تو ذلت ہے دوسرے حصول مطلب کا یقین نہین ہے یا نہ ملے م اَبُو هُرَيْرَةَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى
جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا
بیٹھنا چنگاری پر کہ اُسکا کپڑا جلا کر کھال کو لگے یہ بہتر ہے اُسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پھرنا سخت
گناہ ہے م اَبُو هُرَيْرَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا مسلم مین ابو ہریرہؓ اور سعد بن
ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا پیٹ بھرنا پیپ سے یہان تک کہ اُسکے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اُسکے حق مین بہتر ہے پیٹ کو شعر کے بھرنے
سے ف یعنی شعر گوئی یا شعر خوانی کا شغل غالب رکھنا اور قرآن اور علوم شرعی پر کم متوجہ ہونا سخت قبیح ہے اسواسطے کہ اکثر اشعار مدح بیہودہ اور ہجو مذموم
اور مبالغے سے خالی نہین تو شعر گوئی اور شعر خوانی گویا کذب اور افترا پردازی کی ورزش ہے اور پریشان خاطری تو نقد وقت ہے کہ تلاش مضمون تازہ
مین شاعرون کو کیا کیا کوئین جھانکنے پڑتے ہین لیکن اگر گاہ گاہ شعر سخن سے دل لگاوے مگر اکثر اوقات علوم دین مین صرف کرے تو منع نہین کہ
حضرتؐ نے بھی اشعار گاہ گاہ سُنے ہین لیکن حق مضمون کو ق ابْنُ عَبَّاسٍ لَاَنْ يَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا
مَعْلُوْمًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مفت دینا مرد کا اپنی زمین اپنے بھائی مسلمان کو بہتر ہے اُسکے حق مین
اُسپر معین محصول لینے سے ف باب اول مین زمین کے محصول لینے کا مسئلہ مذکور ہو چکا خ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا
خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے
تیرے واسطے بہتر ہے تجکو سُرخ اونٹ ملنے سے ف عرب کے نزدیک سُرخ اونٹ عمدہ مال ہے یعنی تیرے سبب سے اگر ایک آدمی مسلمان ہووے
تو دنیا کے مال سے بہتر ہے اسواسطے کہ ثواب کو بقا اور دنیا کو فنا ہے یہ حضرتؐ نے علی مرتضیٰ سے فرمایا جب کہ اُن کو جنگ خیبر مین علمدار کیا م
اَبُو هُرَيْرَةَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مقرر حق دارونکو حق دلائے جاوینگے قیامت کے دن یہانتک کہ بدلہ لیا جاویگا منڈی بکری کا سینگ دار بکری سے ف یعنی ظلم اور حق تلفی
سے بچو کہ قیامت مین انصاف ہوگا آدمی تو ایک طرف جانورون کی بھی زیادتی کا عوض ہوگا کہ اگر سینگ دار بکری نے منڈی بکری کو مارا ہوگا
تو منڈی کو حکم ہوگا کہ سینگ دار کو ماریوے ق اَبُو سَعِيدٍ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ
لَتَبِعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ بخاری اور مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ البتہ تم چلوگے
اگلے لوگون کی چالون پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہان تک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو تم بھی اُنکی پیروی کروگے

ہنسے کہا یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاریٰ کی چال پر چلین گے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر یہی نہین تو پھر کون یعنی یہود و نصاریٰ ہی مراد ہین اُن ہی کی چال پر چلوگے **ف** فی الحقیقۃ جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا کہ اس اُمت کی عوام خلقت مین شرک اور بدعت نہایت رائج ہو گئی قبر پرستی اور پیر پرستی اور بداعتقادی علی العموم ظاہر ہے یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم ہو گئے بلکہ تعزیہ دارون اور پیر پرستون نے اپنے اختراعات نکالے ہین کہ یہود اور نصاریٰ کو بھی ہرگز نہین سوجھے **ق** اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ بخاری اور مسلم مین نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو خدا پھوٹ ڈالیگا تمھارے دلون مین **ف** یعنی جماعت کی صف برابر نہونے کا یہ اثر ہے کہ آپس مین اختلاف پڑجاویگا اور تکرار ہوگی تو رنج ہوگا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے ایماندار بندے کے توبہ کرنے سے اُس مرد سے بھی زیادہ تر فرحت ناک ہوتا ہے جو چٹیل میدان ہلاکی کے مکان مین اُترا اُسکے ساتھ سواری تھی اُسپر اُسکا کھانا اور پانی تھا سو اُس مرد نے اپنے سر کو زمین مین رکھا پھر ایک نیند سو کر اُس حال مین جگا کہ اُسکی سواری جا چکی تھی سو اُسنے اُسکی تلاش کی یہانتک کہ جب اُسپر گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدت ہوئی اُسنے کہا اے دل پلٹ چل اُسی مکان مین جہان مین تھا سو وہین سو رہون تا اینکہ مرجاؤن سو اُسنے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تاکہ مرجاوے پھر جاگ پڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ اُسکی سواری موجود ہے اُسپر اُسکا زاد راہ اور پانی ہے تو حق تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ کے سبب اُس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور زاد راہ پاکر خوش ہوگیا **ف** یعنی مومن کی توبہ سے کمال رضاے الٰہی حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہین بندہ عذاب سے بچ جاتا ہے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا اَخَذَ الْمَالَ اَمِنْ حَلَالٍ اَمْ مِنْ حَرَامٍ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھ پروا نکریگا کہ اُسنے کہان سے مال کو لیا حلال سے یا حرام سے **ف** یعنی بے دینی رائج ہوگی مال حاصل کرنے مین شدت حرص اور ضعف ایمان کے سبب سے حلال اور حرام کی کچھ تمیز باقی نہ رہے گی خواہ رشوت سے لے خواہ چوری سے خواہ خرچی خواہ سودخوری خواہ ظلم خواہ دغابازی سے چنانچہ اِس زمانے کا حال ہم جس طرح پاتے ہین سمیٹتے ہین گویا موت اور قیامت سے خبر نہین **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ روایت ہے مسلم مین ابو ہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ نہ جانیگا قاتل کہ کس بات مین اُسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانے گا کہ کس بات پر مارا گیا **ف** یعنی ایسا زمانہ بگڑیگا کہ بلا سبب اور بیجہت خونریزی ہوگی ایسا بڑا گناہ لوگونکو آسان معلوم ہوگا چنانچہ خانہ جنگی اکثر بے سبب ہو جاتی ہے دہلی اور لکھنؤ کے بانکون مین صرف آنکھ ملانے پر تلوار چلتی ہے آدمی کی جان کو چیونٹی برابر بھی نہین جانتے گویا یہی انسان کو بناتے ہین جو ناحق حلال کرڈالتے ہین **خ** اَبُوْ سَعِيْدٍ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ بخاری مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر کعبے کا حج اور عمرہ ہوا کریگا یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بعد **ف** معلوم ہوا کہ یاجوج و ماجوج کی ہلاکی کے بعد اسلام قائم رہیگا حج اور عمرہ ادا ہوگا بعضے علما نے کہا ہے کہ اُنکے ہلاک ہونے کے بعد بیس برس تک آدمیون کا قیام رہیگا واللہ اعلم **ق** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ اَلشَّكُّ مِنْ اَبِيْ حَازِمٍ مُتَمَاسِكُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ بخاری اور مسلم مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین داخل ہونگے میری اُمت سے ستر ہزار یا یون فرمایا کہ ستر لاکھ یہ شک ابو حازم تابعی کو پڑی جو اس حدیث کا ایک راوی ہے حضرتؐ نے فرمایا وہ لوگ بہشت مین جاوینگے ملے ہوئے ایک دوسرے کو تھامے اُنکے اگلے نہ داخل ہونگے جب تک کہ اُنکے پچھلے نہ داخل ہونگے یعنی ایک قطار ہوکر برابر یکبارگی اندر جاوینگے اُنکے چہرے

قدم بقدم شدن این امت مر یهود را

۱۹۹۳

۱۹۹۴

۱۹۹۵

[illegible]

۱۹۹۶

[illegible]

۱۹۹۷

۱۹۹۸

۱۹۰ چودھوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَيُرْفَعَنَّ اِلَيَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ حَتّٰى اِذَا اَهْوَيْتُ اِلَيْهِمْ لِاُنَاوِلَهُمْ اُخْتُلِجُوْا دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ
اَيْ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ. بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے
لائے جاوینگے تم مین سے چند لوگ یہانتک کہ جب مین اُنکی طرف جھکونگا کہ حوض کوثر کا پانی اُنکو دون تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے
تو مین کہونگا کہ اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا تو نہین جانتا کہ اُنہون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین ف عرب کے چند گروہ نو مسلم حضرتؐ
۲۰ کے بعد مرتد ہوگئے تھے جنکو صدیق اکبرؓ نے قتل کیا وہ لوگ اس حدیث مین مراد ہین خ اَنَسٌ لَيُصِيْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً
ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا چند لوگون کو سوختگی دوزخ کا لگجاویگا
گناہون کے سبب سے جو اُنسے ہوگئے یہ عذاب ہوگا بدکاری کا بدلہ پھر خدا اُنکو بہشت مین داخل کریگا اپنی مزید رحمت سے سو اُنکا لقب جہنمی ہوگا ف نوادر الاصول
مین روایت ہے کہ یہ لوگ جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ الٰہی جیسے تو نے اپنے کرم سے ہمکو دوزخ سے نکالا ویسے ہی یہ لقب بھی دور کردے تو
حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیگا وہ اُنکے ماتھون سے اس لقب کو مٹا ڈالیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بدکار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے
۲۰۰ ایمان کی برکت سے آخر کو نجات پاوینگے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ
مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا مقرر باز رہین لوگ اپنی آنکھ اُٹھانے سے نماز مین دعا کے وقت آسمان کی طرف نہین تو اُنکی نظرین
۲۰۰ چھین لی جاوینگی ف نماز مین دعا کے وقت آسمان کیطرف آنکھ اُٹھانا درست نہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہے م اَبُوْ هُرَيْرَةَ
لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ چھوڑنے سے نہین تو خدا اُنکے دلون پر مُہر کردیگا پھر بیشک وہ غافلون مین ہوجاوینگے ف یعنی جمعہ چھوڑنے کی یہ سزا ہے کہ
دل پر غفلت کی مُہر ہوجاتی ہے اور جب غفلت ہوئی تو رحمت الٰہی سے دور پڑا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعے کی نماز فرض ہے بدون شرعی عذر کے اُسکا
۲۰۰ ترک کرنا ہرگز درست نہین م اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر لبیک کہیگا عیسیٰ بن مریم رَوحا کی راہ مین خواہ حج کرتے خواہ عمرہ کرتے یا عمرہ اور حج ساتھ ہی کریگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور کعبے کا حج یا عمرہ کرینگے رَوحا ایک مقام کا نام ہے مدینے اور مکے کے
۲۰۰ درمیان **فَصْلٌ فِيْ اَنْوَاعٍ شَتّٰى** اس فصل مین بہت قسم کی حدیثین ہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ
وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیان ہین کہ جب بات کرے
۲۰۰ تو جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اُسکے پاس امانت رکھیے تو چورا وے ق اَنَسٌ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ بخاری اور مسلم مین
انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر قوم کا بھانجا اُسی قوم مین داخل ہے ف یعنی جب کوئی قریب وارث نہ باقی نہ ہے تو بھانجا اپنے مامون کا
۲۰۰ وارث ہے اور مامون بھانجے کا وارث ہے ق اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ حِيْنَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہان مجکو تپ کی شدت
ہوتی ہے جیسے کہ تم مین سے دو مردونکو ہوتی ہے یہ حضرتؐ نے اپنی بیماری مین فرمایا جب کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ آپکو تپ مین نہایت
تڑپ اور سخت بیتابی ہوتی ہے ف یعنی جتنی تکلیف دو مردونکو ہوتی ہے اُتنی مجھپر ہوتی ہے تو زیادہ بیقراری ہوا چاہیے حضرتؐ پر زیادتی تکلیف کا
۲۰۰ یہ سبب ہے کہ ثواب زیادہ ہو اسواسطے کہ جتنی تکلیف زیادہ اُتنا ثواب زیادہ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے
۲۰۰ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُحد ایسا پہاڑ ہے کہ ہمسے محبت رکھتا ہے اور ہم اُس سے محبت رکھتے ہین ق عَائِشَةُ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ
الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَهٗ حِيْنَ سَاَلَهُ الْحَارِثُ

ابنُ هِشَامٍ کَیْفَ یَاْتِیْکَ الْوَحْیُ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کبھی مجکو وحی آتی ہو جیسے گھنٹے کی جھنکار اور وہ مجھپر نہایت سخت گذرتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ مین یاد کر چکتا ہون اور کبھی میرے پاس فرشتہ مرد کی صورت بن کے آتا ہے سو جیسے کلام کرتا ہی تو مین یاد کر لیتا ہون جو کہ مجسے کہتا ہے یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ حارث بن ہشام نے حضرتؐ سے پوچھا کہ آپ کو وحی کس طرح آتی ہے ف بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مین نے حضرتؐ کو دیکھا کڑکڑاتے جاڑے مین وحی آتے کہ حضرتؐ کی پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا تھا م ابنُ مَسْعُوْدٍ ۲۰۰۹

اِذْنُکَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاکَ قَالَهٗ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مجکو اجازت میرے پاس آنے کی یہی ہے کہ تو پردہ اُٹھاوے اور میرے بھید کی بات سُنے جب تک کہ مین تجکو منع نکرون یہ حضرتؐ نے عبد اللہ بن مسعود سے فرمایا ف عبد اللہ ابن مسعود حضرتؐ کے خادم تھے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرتؐ کے گھر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرتؐ نے عبد اللہؓ سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا اندر آنا اور میرا منع نکرنا یہی دلیل ہے اجازت کی اور جب کہ مین تجکو منع کرون اُسوقت آنا درست نہین خ اَلَّتِیْ اَیَّتِیْ بِهٖ اَدَبٌ مَا لَهٗ ق تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ قَالَهٗ لِاَعْرَابِیٍّ اَخَذَ بِخِطَامِ ۲۰۱۰

نَاقَتِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یُدْنِیْنِیْ مِنَ الْجَنَّةِ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ صرف بخاری مین ابو ایوبؓ سے اتنی روایت ہے کہ حضرتؐ سے ایک گنوار نے پوچھا کہ کیا مراد ہو جیو کیا اسکو ہوا ہے اور بخاری اور مسلم دونون مین متفق یون روایت ہے کہ تو عبادت کرے خدا کی اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نکرے اور نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دیوے اور برادری کا حق ادا کرے چھوڑ دے میری اونٹنی کو یہ حضرتؐ نے اُس جنگلی آدمی سے فرمایا جس نے حضرتؐ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو وہ عمل بتلائیے جو بہشت سے مجکو قریب کر دیوے اور دوزخ سے مجکو دور ڈالے ف حضرتؐ کو اُسکے سوال سے تعجب آیا کہ احکام اسلام کے ظاہر ہو چکے صریح بات کو اس دلیری سے یون پوچھتا ہے پھر فرمایا کہ توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور برادر پروری سے بہشت کا قُرب اور دوزخ سے دوری حاصل ہوتی ہے م

اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْهَا وَلٰکِنْ اللّٰهُ قَالَهَا وَفِیْ رِوَایَةِ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ ۲۰۱۱

سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَیَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَکْوَانَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلم سے خدا راضی ہوا اور غفار کو خدا نے بخشا خبردار ہو کہ مین نے یہ کلام نہین کہا ولیکن خدا نے یہ کہا ہے یعنی بحکم خدا مین نے یہ کہا اور خفاف بن ایماءؓ کی روایت مین یون ہے کہ غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم سے خدا راضی ہوا اور عصیہ نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی الٰہی لعنت کر بنی لحیان پر اور لعنت کر رعل اور ذکوان پر ف اسلم اور غفار دو قوم تھے بے لڑے ایمان لائے حضرتؐ نے اُنکے واسطے بشارت اور دعا دی اور عصیہ اور بنی لحیان اور رعل و ذکوان چار قوم تھے اُنھون نے حضرتؐ کے اصحابؓ کو دغا سے قتل کیا اسواسطے حضرتؐ نے اُنکو بد دعا دی م اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَکْلُ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ مسلم مین ابو ہریرہؓ ۲۰۱۲

سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب کچلیلے دانت والے درندے جانور کا کھانا حرام ہے ف یعنی جس جانور کے نوک دار دانت ہون اور وہ درندہ بھی ہو یعنی دوسرے جانور کو چیر پھاڑ کے کھاتا ہو سو حرام ہے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور کُتا اور بلّی اور لومڑی اور گیدڑ وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام اعظم اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا لیکن امام مالکؒ کے مذہب مین دو روایتین ہین ایک حرمت کی دوسری کراہت کی اور جسکے نوک دار دانت ہون لیکن درندہ نہو جیسے اونٹ سو حلال ہے م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهٗ یُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِهَا مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ ۲۰۱۳

سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جورو کو غلام کی طرح کب تلک اور کس واسطے کوڑے مارےگا اور شاید کہ وہی شخص اُسی دن کے آخر مین اُسکو اپنے پاس سُلادیگا ف یعنی شرعًا اور عقلًا مناسب نہین کہ جسکو اپنے پاس لٹائے اُسکو ایسی سخت مار مارے صبح کو مارنا اور شام کو پاس لٹانا آدمیت سے بعید ہے م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ اِلَامَ یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ مسلم مین عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس سے کب تک ہنسیگا ۲۰۱۴

آدمی جس چیز کو خود کرتا ہے ف ایک شخص نے گوز کیا دوسرا ہنسا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو خود کیجیے اُسپر کیا ہنسیے معلوم ہوا کہ گوز پر ہنسنا درست نہین کہ بے ادبی ہے اور دوسرے کو شرمندگی م اَبُوْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَیْهِ عُوْدًا قَالَهٗ لِمَنْ اَتَاهُ بِقَدَحٍ ۲۰۱۵

لِبنٍ لَّبَنٍ مسلم مین ابو حمید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے اُسکو کیون نہ ڈھکدیا اگرچہ اُسپر ایک آڑی لکڑی ہی رکھ دیتا یہ حضرتؐ نے ابو حمیدؓ سے فرمایا جب کہ وہ حضرتؐ پاس دودھ کا پیالا لایا **ف** حضرتؐ نے یہ ادب سکھلایا کہ برتن کو کھلا رکھنا نہ چاہیے تاکہ کوئی چیز اُسمین نہ گرے اگرچہ کچھ نہ ملے

۲۰ تو اُسپر لکڑی کو رکھ دیوے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ اُمَّتِيْ اَلْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری اُمت کے منھ اور ہاتھ پانون روشن ہونگے قیامت کے دن وضو کے اثر سے **ف** یعنی جس جس مقام پر وضو کا پانی لگتا ہے

۲۰ سو قیامت مین روشن ہوجاویگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا **قَالَهٗ** لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بخاری اور مسلم مین براءؓ بن عازبؓ سے

۲۰ روایت ہے کہ حضرتؐ نے زید بنؓ حارثہ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور ہمارا آزاد کردہ ہے **خ** عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَكِتَابِهٖ وَهِيَ لِيْ حَلَالٌ **قَالَهٗ** لِاَبِيْ بَكْرٍ لَمَّا خَطَبَ عَائِشَةَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا اَنَا اَخُوْكَ كَذَا اَوْ تَمَّ مُرْسَلًا وَهُوَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بخاری مین عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے خدا کے دین اور خدا کی کتاب مین اور وہ یعنی عائشہؓ مجکو حلال ہے یہ حضرتؐ نے ابی بکر صدیقؓ سے فرمایا جب کہ اپنے ساتھ حضرت عائشہؓ کے نکاح کا پیغام دیا تو ابی بکر صدیقؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ مین تو آپ کا بھائی ہون یہ حدیث اسی طرح مرسل آئی ہے یعنی عروہؓ تابعی نے صحابی کا نام نہین ذکر کیا اور حقیقت مین یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے ہے وہ حضرتؐ سے نقل کرتی ہین **ف** ابی بکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ کی منگنی کے وقت یہ عذر کیا کہ حضرتؐ مجکو بھائی فرمایا کرتے ہین سو بھائی کی بیٹی سے نکاح کیونکر درست ہوگا حضرتؐ نے

۲۰۱ جواب دیا کہ ہمارے اور تیرے دینی برادری ہے اس سے حرمت نہین ثابت ہوتی حرمت کا سبب تو نسبی برادری ہے **ق** جَابِرٌ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ **قَالَهٗ** يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَكَانُوْا اَلْفًا وَّ اَرْبَعَ مِائَةٍ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے یہ حضرتؐ نے جنگ حدیبیہ کے دن فرمایا اور اُس دن اصحابؓ ایک ہزار چارسو تھے **ف** اُس روز اصحابؓ نے موت پر بیعت کی تھی یعنی

۲۰۲ میدان مین ٹکڑے ہوجائینگے مگر قدم نہ ہٹاوینگے تب حضرتؐ نے اُنکو یہ بشارت دی اور بعض روایت مین آیا ہے کہ پندرہ سو اصحابؓ تھے **ق** اَنَسٌ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اُنکے ساتھ ہوگا جنسے تو محبت رکھتا ہے **ف** انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نے قیامت کا کیا سامان کیا ہے جو پوچھتا ہے اُسنے کہا کچھ سامان نہین نہ زیادہ نماز ہے نہ روزہ لیکن مین خدا اور اُسکے رسولؐ سے محبت رکھتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی قیامت مین تو محبت کے سبب ہمارے ساتھ ہوگا اس حدیث کے راوی یعنی انسؓ یون کہا کرتے تھے کہ قیامت مین میرا وسیلہ حضرتؐ کی محبت اور صدیقؓ اور فاروقؓ کی محبت ہے معلوم ہوا کہ انبیا اور اولیا کی صادق محبت نجات کا عمدہ وسیلہ ہے اور یہ بھی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار اور فجار کی محبت شامت کی علامت ہے اسواسطے کہ ہر شخص کا حشر اپنے

۲۰۲ دوست کے ساتھ ہوگا **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ **قَالَهٗ** لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری اور مسلم مین براءؓ بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا علی مرتضیٰؓ سے کہ تو میرا ہے مین تیرا ہون **ف** یعنی کمال اتحاد اور بے تکلفی ہے اس حدیث سے کمال قرب اور افضلیت

۲۰۲ مرتضوی ثابت ہوئی **ق** اُمِّ اَنَسٍ اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَتْ سِنُّكِ **قَالَهٗ** لِيَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو وہی ہے البتہ تو بڑی ہوگئی تو عمر دراز نہو جیو یہ حضرتؐ نے اُس یتیم لڑکی سے فرمایا جو اُم سُلیم انسؓ کی مان

۲۰۲ کے پاس رہتی تھی **ف** یہ حضرتؐ نے خوش طبعی سے فرمایا بددعا دینا منظور نہ تھا چنانچہ اسکا مفصل بیان پانچوین باب مین ہوچکا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اول فیصلہ آدمیون کے درمیان قیامت کے دن خونون مین ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ناحق خون کرنا خدا کو نہایت ناپسند ہے اور ایسا سخت گناہ ہو کہ قیامت مین پہلے خونریزی

۲۰۲۱ کے مقدمات رجوع ہوکر فیصلہ ہونگے عبادات مین اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات مین خون کا فیصلہ ہوگا **ق** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ **قَالَهٗ** لِبِلَالٍ حِيْنَ جَاءَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ وَقَالَ كَانَ عِنْدَنَا

ثم اُرْدِيَ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَوَّهْ اَوَّهْ مَرَّتَيْنِ بخاری اور مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ واہ یہ تو عین تو سود ہے ایسا نہ کیا کرو لیکن جب کہ تو عمدہ خرما خرید کرنا چاہے تو ناکارے خرما کو بیچ کے دوسری بیع سے اُسکی قیمت سے عمدہ خرما مول لیا کر یہ حضرتؐ نے بلالؓ سے فرمایا جب کہ وہ حضرتؐ پاس عمدہ تمر کا خرما لائے جسکو عرب برنی کہتے ہین اور بلالؓ نے کہا کہ ہمارے پاس ناکارے خرمے تھے سو مین نے اُنکے دو صاع ایک صاع سے بیچے حضرتؐ کے کھانے کے واسطے اور بخاری کی روایت مین یون ہے کہ حضرتؐ نے دوبار واہ واہ فرمایا **ف** یعنی ایک جنس کو زیادہ اور کم کرکے بیچنا اور بدلنا اسی کا نام سود ہے بلکہ ناکاری چیز کو عمدہ چیز سے بدلا چاہے تو اُسکی یہ تدبیر ہے کہ ناکاری کو بیچ ڈالے پھر اُسکی قیمت سے عمدہ چیز کو مول لیوے کہ یہ بیاج نہین اسواسطے کہ جنس بدل گئی اس صورت مین زیادتی کمی کا کچھ مضایقہ نہین

م نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ مسلم مین نبیشہ رض سے روایت ہے کہ ایام تشریق کھانے پینے اور یاد الٰہی کے دن ہین ۲۰۲۵

ف عید قربانی کے بعد تین دن کو یعنی گیارھوین بارھوین تیرھوین کو ایام تشریق کہتے ہین یعنی کھانے پینے کے دن ہین ان مین روزہ رکھنا درست نہین سال مین پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے عید الفطر اور عید الضحیٰ اور ایام تشریق مین **ق** عَائِشَةَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا **قَالَهٗ** فِي مَرَضِهِ الَّذِي ۲۰۲۶ تُوُفِّيَ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین کل کہان ہونگا مین کل کہان ہونگا حضرتؐ نے اُس بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا **ف** حضرتؐ کا دستور تھا کہ ایک ایک دن سب بیبیون کے گھر رہتے تھے ولیکن حضرت عائشہؓ کو سب سے زیادہ چاہتے تھے جب مرض الموت مین بیمار ہوئے تب یہ حدیث فرمائی یعنی کل کس بی بی کی باری ہوگی اس کلام سے بیبیان سمجھین کہ حضرتؐ کا دل یہی چاہتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر مین رہین سب نے خوشی سے اجازت دی کہ آپ عائشہؓ کے گھر مین رہین ہمنے اپنی باری معاف کی حضرتؐ نہایت خوش ہوگئے پھر وہین بیمار وہین انتقال کیا اور وہین دفن ہوئے اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عائشہؓ کی ثابت ہوئی م اَبِي قَتَادَةَ تَقْتُلُكَ يَا ابْنَ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ مسلم مین ۲۰۲۷ ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے سمیہ کے بیٹے تجکو بڑی سختی ہونا ہے تجکو باغی گروہ قتل کریگا **ف** عمارؓ کی مان کا نام سمیہ تھا عمارؓ علی مرتضیٰؓ کے رفیق تھے جب معاویہؓ اور علی مرتضیٰؓ سے لڑائی ہوئی تب عمارؓ شہید ہوئے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام بحق علی مرتضیٰؓ تھے اور معاویہؓ کا لشکر باغی تھا

م اِبْنِ مَسْعُوْدٍ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ الْكَذِبُ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار کو اتنا ۲۰۲۸ جھوٹھ کفایت کرتا ہے کہ جو بات سُنے اُسکو کہنے لگے **ف** یعنی جھوٹھ صرف اسی چیز کا نام نہین کہ اپنی طرف سے بات بناوے اور جھوٹھ باندھے بلکہ یہ بھی جھوٹھ مین داخل ہے کہ جو خبر سُنے بدون تحقیق کیے اُسکو کہنے لگے اسواسطے کہ اکثر اخبار جھوٹھ مشہور ہو جاتے ہین تو مومن عاقل کو اُسکی تحقیق لازم ہے بے تحقیق کسی بات کو زبان سے نہ نکالے اسی واسطے علمائے اہل حدیث نے حدیث کی تحقیق مین بڑی محنت کی ہے اور خوب چھانٹ پھوٹر کرکے صحیح حدیث کو ضعیف اور موضوع سے جدا کر دیا ہے حق تعالیٰ اُنکے درجے بلند کرے تو عاقل مسلمان کو لازم ہے کہ جو کسی سے حدیث سُنے یا کسی کتاب مین دیکھے تو اُسکو نہ مانے جب تک کہ علم حدیث کی معتبر کتابون مین اُسکی سند نہ پاوے **ق** اَنَسٍ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ ۲۰۲۹ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ **قَالَهٗ** لِاَبِيْ طَلْحَةَ بخاری اور مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہی شاباش یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے اور مین نے سُنا جو تو نے کہا اور مجکو یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تو اُسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کردے یہ حضرتؐ نے ابو طلحہؓ سے فرمایا **ف** قرآن مین جب اس مضمون کی آیت اُتری کہ نیکوکاری نہ حاصل کرسکوگے جب تک اپنے پسندیدہ اور محبوب مال کو راہ خدا مین نہ خرچ کروگے تو ابو طلحہؓ انصاری نے کہا کہ خدا یون فرماتا ہے اور میرے سب قسم کے مال سے مجکو وہ باغ بہت پیارا ہے جسکا بیرحا نام ہے اُسکو مینے خدا کی راہ مین دیا سو یا حضرتؐ اُسکو جو چاہیے سو کیجیے اور جسکو مناسب دیکھیے اُسکو دیجیے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نہایت خوش ہوئے اُنکی تعریف کی اور اُس باغ کو ابو طلحہؓ کے رشتہ دارونکو دلایا معلوم ہوا کہ خیرات دینے مین غیرون کی نسبت برادری کے لوگ مقدم ہین یہ باغ مدینے مین نہایت عمدہ تھا حضرتؐ کی مسجد کے سامنے تھا اُسکا پانی نہایت شیرین تھا حضرتؐ اکثر اُسمین تشریف لیجاتے تھے اور اُسکا پانی پیتے تھے ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو راہ خدا مین

۲ تار کرے م جابرؓ بلی فجدّی نخلك فانك عسی ان تصدقی او تفعلی معروفًا **قاله** لخالة جابر وقد طلقت فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیون نہین سو توڑلے اپنے خرمونکو شاید کہ تو خیرات کرے یا اور کوئی نیک بات کرے یہ حضرتؐ نے جابرؓ کی خالہ سے فرمایا اور اُسکو طلاق ملا تھا سو اُسنے چاہا کہ اپنے خرمون کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے باہر نکلنے سے دانٹا **ف** امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو بضرورت عدت مین گھر سے باہر نکلنا درست ہے

۲۰ م عائشةؓ بیتٌ لا تمر فیه جیاعٌ اهله مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس گھر مین خرما نہین اُسکے لوگ بھوکے ہین اُنکو آسودگی نہین **ف** یہ حضرتؐ نے اہل مدینہ کے حق مین فرمایا اسواسطے کہ اُنکی غذا اکثر خرما تھا

۲۰ م جابرؓ بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰة مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے سے کچھ فرق باقی نہین رہتا **ف** یعنی ایمان کی علامت نماز ہے جب آدمی نے عمداً نماز چھوڑی تو کفر مین اور اُس مین کچھ فاصلہ نہ رہا کافر ہو گیا اور یہی مذہب ہے امام احمدؒ اور اسحٰقؒ اور عبد اللہ بن مبارک کا اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے مذہب مین کافر نہین ہوا لیکن واجب القتل ہو گیا اور زہریؒ اور امام اعظمؒ کے مذہب مین عمداً ترک نماز سے نہ کافر ہے نہ واجب القتل بلکہ جب تک کہ نماز نہ پڑھے اُسکو مارنا اور قید کرنا چاہیے تو امام اعظمؒ کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر انکار سے نماز ترک کرے تو کافر ہے بہر صورت ترک نماز کفر ہے یا مشابہ کفر کے ہے مسلمان کو لازم ہے کہ اسکو آسان نہ سمجھے فرصت کو غنیمت جان کے جلد توبہ کرے اور نماز پر مستعد ہو جاوے

۲۰ م عبد اللہ بن مغفلؓ بین کل اذانین صلوٰة بین کل اذانین صلوٰة ثم قال فی الثالثة لمن شاء مسلم مین عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے پھر حضرتؐ نے تیسری بار فرمایا کہ جو چاہے سو پڑھے یعنی واجب نہین

۲۰ **ق** عبد اللہ بن سلام تلك الروضة روضة الاسلام وذلك العمود عمود الاسلام وتلك العروة عروة الوثقی وانت علی الاسلام حتی تموت **قاله** له حین قص رؤیاه علیه بخاری و مسلم مین عبد اللہ بن سلامؓ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ دین کا ہے اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے دم تک یہ حضرتؐ نے عبد اللہ بن سلامؓ سے فرمایا جب کہ اُنھون نے اپنا خواب حضرتؐ سے بیان کیا **ف** خواب مین باغ اور ستون اور حلقہ دیکھا تھا حضرتؐ نے اُسکی تعبیر کی چنانچہ اسکا مفصل بیان ساتوین باب مین ہو چکا

۲۰ **ق** البراء بن عازب تلك الملائكة كانت تسمع لك ولو قرأت لاصبحت یراها الناس ما تستتر منهم **قاله** لاسید بن حضیر حین قرأ سورة الکهف باللیل وعنده فرس مربوط بشطنین فغشته سحابة فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه ینفر منها بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تیرا قرآن پڑھنا سنتے تھے اور اگر تو پڑھے جاتا تو فجر کو لوگ فرشتون کو دیکھتے فرشتے اُنسے نہ چھپتے یہ حضرتؐ نے اُسید بن حضیرؓ سے فرمایا جب کہ وہ سورہ کہف پڑھتے تھے اور اُنکے پاس گھوڑا دو رسیون مین بندھا تھا تو اُسید کو ایک بدلی نے چھا لیا اور اُسمین چراغ روشن تھے تو دمبدم بدلی قریب ہوتی جاتی تھی اور اُنکا گھوڑا اُس سے بھڑکتا تھا **ف** بخاری مین پورا قصہ یون ہے کہ اُسید بن حضیرؓ کا لڑکا اُنکے پاس سوتا تھا گھوڑے کے بھڑکنے سے ڈرے کہ کہین لڑکا نہ کچل جاوے قرآن پڑھنا موقوف کیا بدلی بھی غائب ہو گئی صبح کو یہ حال حضرتؐ سے عرض کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کو فرشتے حاضر ہوتے ہین ہر کسی کو نظر نہین آتے

۲۰۱ م عائشةؓ تلك الکلمة الحق یخطفها الجنی فیقذفها فی اذن ولیه فیزید فیها مائة کذبة **قاله** لها حین قالت ان الکهان کانوا یحدثوننا بالشیء فنجده حقا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس سچ بات کو فرشتون سے جن لے بھاگتا ہے سو اُسکو اپنے دوست کے کان مین ڈال دیتا ہے تو وہ اُسمین اور سو جھوٹ زیادہ کرتا ہے یہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب کہ اُنھون نے کہا کہ کاہن لوگ ہمکو کسی چیز کی خبر دیتے تھے تو اُسکو ہم سچ پاتے تھے **ف** عرب مین چند لوگ تھے جنون سے راہ رکھتے تھے اُنسے دریافت کر کے آیندہ خبرین لوگونکو بتلاتے تھے دین اسلام مین حکم ہوا کہ سوائے خدا کے غیب کوئی نہین جانتا کاہن جھوٹے اور بے حقیقت ہین اُنسے حال دریافت کرنا درست نہین حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یا حضرتؐ اگر کاہن جھوٹے ہین تو اسکا کیا سبب ہے کہ اُنکی بات

سچ بھی ہوتی تھی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جو اس عالم میں ہوتا ہے اُسکا حکم فرشتون کو ہوتا ہے فرشتے اول آسمان پر آپس مین اُسکی گفتگو
کرتے ہین شیطان اور جن وہان جاکر سُن آتے ہین اور اپنے پوچھنے والے دوستون کو بتلاتے ہین وے لوگ ایک سچ کے ساتھ سَو جھوٹھ ملا کر لوگون سے
کہتے ہین وہی ایک بات تو سچ ہوتی ہے اور باقی واہیات نادان لوگ اُسی ایک سچ بات کو دلیل پکڑکے معتقد ہوتے ہین اور اُنکی اکثر جھوٹھی باتون کو
اپنی نادانی اور حماقت سے یاد نہین رکھتے م ابْنُ مَسْعُوْدٍ ذٰلِكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ يَعْنِيْ الْوَسْوَسَةَ **قَالَهٗ** حِيْنَ سُئِلَ عَنْهَا وَهِيَ مَا يَجِدُ الْاِنْسَانُ فِيْ نَفْسِهٖ ۲۰۳۷
مَا يَتَعَاظَمُ اَنْ يَتَكَلَّمَ وَيُرْوَى ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُسْلِمٌ اَيْضًا مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اس وسوسے کو بد جاننا تو محض ایمان ہے یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ وسوسے کا حضرتؐ سے سوال ہوا وسوسہ اُسکو کہتے ہین
جسکا خیال آدمی اپنے دل مین پاتا ہے اور اُسکے کہنے کو بُرا جانتا ہے اور دوسری روایت ابو ہریرہؓ سے یون ہے کہ یہ تو صریح ایمان ہی اس حدیث کو بھی صرف
مسلم نے روایت کیا **ف** مشکوٰۃ مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ چند اصحابؓ نے حضرتؐ پاس آکر پوچھا کہ یا حضرتؐ ہمارے دلون مین نہایت بُری بُری خیال
آتے ہین کہ ہم اُنکو زبان پر لانا بڑا گناہ جانتے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی بُرے خیال کو بُرا جاننا اور زبان پر نہ لانا ایمان کی نشانی ہے
اگر دل مین ایمان نہوتا تو کون روکتا اور یہ مطلب نہین کہ بُرے خیالات آنا صریح ایمان ہے چنانچہ ابو داؤد مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے
حضرتؐ سے کہا کہ میرے دل مین بعضا ایسا بُرا خیال آتا ہے کہ اگر مین جل کے کوئلا ہو جاؤن تو بھی زبان سے نہ نکالون حضرتؐ نے فرمایا شکر خدا کو جسنے
شیطان کا کام وسوسے ہی پر ٹالا یعنی شیطان کافرون سے تو شرک اور بت پرستی کرواتا ہے لیکن مومن پر سوائے بُرے خیال ڈالنے کے اُسکا کچھ زور نہین چلتا
وسوسے کا علاج یہ ہے کہ اُسکی طرف دھیان نہ کرے اور التجا کرے پناہ مانگے لاحول پڑھے اور لا الٰہ الا اللہ کی کثرت کرے کہ اکسیر ہے م رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ ۲۰۳۸
ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ مسلم مین رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قیمت کُتے کی حرام ہی اور
خرچی حرامکار عورت کی حرام ہی اور پچھنے لگانے والے کا کسب پلید ہے **ف** امام شافعیؒ کے نزدیک بموجب اس حدیث کے کُتے کی قیمت حلال نہین
اور امام اعظمؒ کے نزدیک حلال ہے تو اُنکے نزدیک حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر کُتا شکاری اور حفاظت کیواسطے نہو تو اُسکی قیمت حرام ہے اور خرچی بالاتفاق
حرام ہے اور پچھنے لگانے کا کسب بموجب اس حدیث کے امام احمدؒ کے نزدیک حرام ہے اور اماموں کے نزدیک حرام نہین مکروہ ہے کہ نجاست سے خالی نہین خ
اَنَسٌ حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ يَعْنِيْ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ بخاری مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص کی محبت تجکو بہشت مین ۲۰۳۹
داخل کریگی **ف** ایک شخص نے حضرتؐ سے کہا کہ یا حضرتؐ مین سورۂ اخلاص یعنی قُلْ ھُوَ اللہ سے بہت محبت رکھتا ہون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی م ۲۰۴۰
بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ
فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ مسلم مین بُریدہ بن حُصیبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ غازیون کی بیبیون کی حُرمت خانہ نشین
لوگون پر ایسی ہے جیسے اُنکی ماؤن کی حُرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے گھر بار کے کام خدمت مین رہے پھر اُن مین خیانت
کرے تو قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا پھر مجاہد اُسکے نیک عمل سے جو چاہیگا سو لیگا پھر حضرتؐ ہم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمھارا کیا گمان ہے
ف یعنی اسکو حق جانتے ہو یا کچھ تردد ہے **ق** اِبْنُ عُمَرَ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا **قَالَهٗ** لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ ۲۰۴۱
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون کا حساب خدا پر ہی تم دونون مین ایک تو جھوٹھا ہے تجکو اُس عورت پر کچھ قابو
نہین **ف** ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا عیب لگایا اُسنے انکار کی دونون آپسمین قسم کھا جھوٹے کو بد دعا کرکے جدا ہو گئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث
فرمائی یعنی دو مین ایک ضرور جھوٹا ہے اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب کر لیگا پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرتؐ
نے فرمایا تجکو اب اُسکے دیئے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہے تو مال صحبت داری کے بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا آدمیت سے بعید ہے

ق ابو هریرة حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام وعیادة المریض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشمیت العاطس بخاری اور مسلم
مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے حق دوسرے مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازون کے پیچھے چلنا اور
دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا م ابو هریرة حق المسلم علی المسلم ست قیل وما هن یا رسول الله قال
اذا لقیته فسلم علیه واذا دعاک فاجبه واذا استنصحک فانصح له واذا عطس فحمد الله فشمته واذا مرض فعده واذا مات
فاتبعه مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ حق مسلمان کے مسلمان پر چھ ہین لوگون نے پوچھا کہ وہ حق کون ہین یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ جب تو اس سے ملے تو اسکو سلام کر اور جب تجکو وہ بلاوے اور دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجسے کسی کام مین نصیحت چاہے تو اسکو نیک نصیحت دے اور جب
کہ وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اسکا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب کہ وہ بیمار پڑے تو اسکو جاکر پوچھ اور جب کہ مرجاوے تو اسکے جنازے کے ساتھ چل ف
پہلی حدیث مین پانچ حق فرمائے اور اس حدیث مین چھ تو مطلب یہ ہے کہ پانچ یا چھ مین منحصر نہین بلکہ اسلام کے حق بہت ہین مگر جسکی زیادہ ضرورت دیکھی
اسکو فرمادیا کبھی پانچ کبھی چھ کبھی کم و زیادہ خ ابو هریرة حق الله علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعة ایام یغسل راسه وجسده وفی روای
لله علی کل مسلم حق ان یغتسل فی کل سبعة ایام یوما بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا حق ہر مسلمان پر یہی
کہ ہر ہفتے مین غسل کرے اپنے سر اور بدن کو دھووے اور دوسری روایت یون ہے کہ ہر مسلمان پر خدا کا حق ہے کہ ہر ہفتے مین غسل کرے ایک دن یعنی جمعے
کے دن غسل کرنا مستحب ہے م جابر حلبها علی الماء واعارة دلوها واعارة فحلها ومنیحتها وحمل علیها فی سبیل الله قاله لرجل قال
یا رسول الله ما حق الابل مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اونٹنیون کا دودھ دوہنا پانی پر اور انکے ڈول کو مانگے دینا اور نر اونٹ کو
عاریت دینا یعنی اونٹنی گابھن کرنے کے واسطے اور محتاجون کو اونٹنی دینا دودھ پینے کے واسطے اور اونٹون پر بوجھ رکھنا جہاد مین یعنی غازی کو سوار کرنا
یا اسباب لادنا یہ حضرتؐ نے اس مرد سے فرمایا جس نے کہا یا رسول اللہ اونٹ رکھنے کا کیا حق اور کون کون چیز مالک کو مناسب ہے ف عرب کا دستور تھا کہ جب
تالاب یا کوئین پر اونٹون کو پانی پلاتے تو دودھ دوہتے اور محتاجون کو دیتے ق عبد الله بن عمرو حوضی مسیرة شهر ماؤه ابیض من اللبن
وریحه اطیب من المسک وکیزانه کنجوم السماء من شرب منه فلا یظمأ ابدا۔ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ میرا حوض کوثر مہینا بھر کی راہ ہے پانی اسکا زیادہ تر سفید دودھ سے اور اسکی بو مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور اسکے کوزے اور آبخورے جیسے آسمان کے
تارے یعنی بیشمار ہین جو اس حوض سے پانی پیے کبھی اسکو پیاس نہ لگے ف ہرچند پیاس تو ایکبار کے پینے مین جاتی رہیگی لیکن اہل جنت لذت کے واسطے اسکو
پیا کرینگے م ام الدرداء دعوة المرء المسلم لاخیه بظهر الغیب مستجابة عند راسه ملک موکل کلما دعا لاخیه بخیر قال الملک الموکل
به آمین ولک بمثل مسلم مین ام الدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان مرد کی دعا اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت مقبول ہے اسکے
سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی مسلمان کے واسطے نیک دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور تجکو بھی اس دعا کے برابر فائدہ ہے یعنی جو تونے
نیک چیز اسکے واسطے مانگی اسکو بھی ملے گی اور تجکو بھی ملیگی م ابو هریرة دینار انفقته فی سبیل الله تعالی ودینار انفقته فی رقبة ودینار
تصدقت به علی مسکین ودینار انفقته علی اهلک اعظمها اجرا الذی انفقته علی اهلک مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ ایک دینار تونے جہاد مین خرچ کیا اور ایک دینار تونے گردن چھڑانے مین یعنی بردہ آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک دینار تونے محتاج کو خیرات دیا اور ایک
دینار تونے اپنے گھر والون پر خرچ کیا ان سب مین بڑا ثواب اسمین ہے جو تونے اپنے گھر والون پر خرچ کیا ف جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال کا
خرچ اسواسطے افضل ہوا کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوا چاہیے اپنے اہل و عیال پر ہر شخص خرچ کرتا ہی لیکن اگر اسکو خدا کا حکم جان کر خرچ کرے
تو نیت کے سبب سے زیادہ تر ثواب پاوے م عثمان بن ابی العاص شقی ذاک شیطان یقال له خنزب فاذا احسسته فتعوذ بالله منه
واتفل علی یسارک ثلثا قاله له حین قال ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وقراءتی یلبسها علی مسلم مین عثمان بن ابی العاصؓ سے

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اُسکو خنزب کہتے ہین سو جب کہ تو اُسکا کھٹکا پاوے تو خدا کی پناہ مانگ اُسکے شر سے اور اپنے بائین طرف تین بار تھکتھکا دے یہ حضرتؐ نے عثمان ابی العاصؓ سے فرمایا جب کہ اُسنے کہا کہ شیطان حائل ہوتا ہے میرے اور میری نماز اور قراءت کے اندر مجکو قرآن کے پڑھنے مین شبہہ ڈال دیتا ہے **ف** یعنی جو شیطان کہ نماز مین شبہہ ڈالتا ہے اُسکا خنزب لقب ہے پھر اُسکا علاج بتلایا اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شیطان وضو مین شبہہ ڈالتا ہے اُسکا ولہان لقب ہے **خ** عَائِشَةُ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے ٢٠٥٠

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یون ہی ہوگا اگر تیرا انتقال ہوا اور مین زندہ رہا تو تیرے واسطے مغفرت مانگون گا اور تیرے حق مین دعا کرونگا **ف** حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ یا حضرتؐ میرے انتقال کے بعد میرے واسطے دعا کیجیے گا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ٢٠٥١ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور بڑائی مارنا اور گھمنڈ کرنا گھوڑے والے اور اونٹ والون مین ہے اور شور کرنیوالون مین جو اونٹ والے ہین اور غریبی اور عاجزی بکری والون مین ہے **ف** اکثر فساد مشرق کیطرف سے ہوئے اور دجال بھی اُسی طرف سے نکلے گا پھر فرمایا کہ جانورونکی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے سائیس اور شتربان اکثر بدخلق ہوتے ہین اور بکری چرانے والے بیشتر مسکین ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریون کو چرایا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ رُبَّ اَشْعَثَ ٢٠٥٢ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان مو غبار آلودہ دروازون پر سے ڈھکیلے ہوئے اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھین تو خدا اُنکی قسم کو سچا کر دیوے **ف** یعنی بعضے بندگانِ خدا ظاہر کے تو ایسے بُرے کہ کوئی دروازے پر نہ کھڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف کہ خدا کو اُنکی خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر کو حقیر نہ جانے **شعر** خاکسارانِ جہان را بحقارت منگر + تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد + مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کیطرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرتؐ نے اس حدیث مین بعضے پریشان مو خاکسارون کو مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شراب خوار ڈاڑھی مُنڈے بھی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی حق تعالی کو پسند ہے **خ** سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا ٢٠٥٣ عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا بخاری مین سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہ خدا مین دار الاسلام کی سرحد پر چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور بہشت مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے اور جہاد مین اول روز یا آخر روز بندے کا کوشش کرنا بہتر ہے تمام دنیا اور دنیا کی آرایش سے **ف** آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہوا کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی **م** سَلْمَانُ ٢٠٥٤ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ مسلم مین سلمانؓ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سرحد اسلام پر ایک رات اور دن چوکی دینا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مرگیا تو جو نیک عمل کہ کیا کرتا تھا اُسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اُسکی روزی اُسپر جاری رہیگی اور منکر و نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاویگا **ف** موت سے شہید کا رزق اور عمل کا ثواب موقوف نہین ہوتا اور قبر کے سوال و جواب کا کچھ کھٹکا نہین رہتا **م** عَائِشَةُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ٢٠٥٥ ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا مین ہے نماز فجر سے کہتر ہے **ف** یہ سُنت فجر کی فضیلت ہے حضرتؐ کا دستور تھا کہ تمام سنت اور نفل سے فجر کی سُنت کو نہایت مقدم جانتے تھے اور کمال رعایت رکھتے تھے **م** اَلْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا مسلم مین ٢٠٥٦ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قوم کا پانی پلانے والا انکا پچھلا ہے پانی پینے مین **ف** یعنی ساقی کو لازم ہے کہ اوّل وہ پہلے مسلمانون کو پلاوے پھر سب کے بعد آپ پیے اسی طرح ہر حاکم اور رئیس اور داروغہ کو لازم ہے کہ جسمین اختیار رکھتا ہو اول اور مسلمانون کو مقدم رکھے سرداری اسی کا نام ہے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ بخاری اور مسلم مین حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا ٢٠٥٧

گناہ ہے اور اُسکو ناحق قتل کرنا نا انصافی اور ناشکری ہے **ف** اگر قتل حلال جان کر مسلمان کو قتل کرے تو صریح کفر ہے اور نہین تو کبیرہ گناہ ہے **م** انسؓ
سُبْحَانَ اللهِ لَا تُطِيقُهُ اَوْلَا تَسْتَطِيعُهُ وَيُرْوَى لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللهِ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ قَالَهُ لِرَجُلٍ عَادَهُ فَدَعَا اللهَ بِهِ فَشَفَاهُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ تو عذاب الٰہی کو نہ اُٹھا سکے گا
اور دوسری روایت یون ہے کہ تجکو عذاب خدا کی طاقت نہین تونے یون کیون نہ کہا کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی اور ہمکو بچالے
دوزخ کے عذاب سے یہ حضرتؐ نے اُس مرد سے فرمایا جسکی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے تھے پھر اُسنے یہی دعا مانگی سو خدا نے اُسکو شفا بخشی **ف** حضرتؐ ایک مسلمان
کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے وہ نہایت ناتوان ہو گیا تھا جیسے مرغی کا چوزہ سو حضرتؐ نے اُس سے فرمایا کہ تونے کچھ دعا تو نہین کی ہے اُسنے کہا ہان مین صحت مین
یہ دعا کیا کرتا تھا کہ الٰہی جو تجکو آخرت مین میرے اوپر عذاب کرنا ہو سو دنیا مین جلد مجھپر کرلے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی آدمی کو عذاب الٰہی کی طاقت نہین دنیا مین
طاقت ہے نہ آخرت مین دنیا کی تکلیف تو نے اپنے مُنہ سے کیون مانگی پھر اُسکو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اُسکو اسی دعا سے صحت ہو گئی **ح** اُمّ
سَلَمَةَ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ
بخاری مین حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کیا ہی رحمت کے گنج کے گنج اُترے ہین اور آج کی رات کیا ہی فتنے اور فساد
نازل ہوئے ہین کوئی ہے کہ کوٹھریون والی عورتون کو جگا دے یعنی تا کہ تہجد پڑھین بہت عورتین دنیا مین پوشاک دار ہین اور آخرت مین برہنہ ہین یعنی
دنیا مین باعزت اور آخرت مین گناہ سے فضیحت **ف** حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ایک رات سو کر جاگے پھر یہ حدیث فرمائی فتوح اسلام اور
اس امت کے فساد ہونے والے حضرتؐ کو خواب مین نمود ہوئے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ بخاری اور مسلم
مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سیحون اور جیحون اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین **ف** سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور
فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہو **خ** شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ
سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ
مِنْ يَّوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ بخاری مین شداد بن
اوسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یون کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہین سوا تیرے تونے مجکو پیدا کیا اور مین
تیرا بندہ ہون اور مین تیرے قول اور تیرے وعدے پر ہون اپنے مقدور کے موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے مین تجھسے اقرار کرتا ہون تیرے
احسان کا جو مجھپر ہے اور اپنے گناہ کا تجسے اقرار کرتا ہون سو مجکو بخش دے مقرر یہی ہے کہ کوئی گناہ کو نہین بخش سکتا سوا تیرے جو یقین سے اسکو دن مین کہے پھر
اُسی دن شام سے پہلے مر جاوے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو اسکو رات مین کہے یقین کرکے پھر مر جاوے فجر سے پہلے تو وہ شخص بہشتی ہے **ف** اَللّٰهُمَّ سے اِلَّا اَنْتَ تک
صبح و شام پڑھا کرے رات اور دن دونون آگئے رات یا دن مین جب مرے گا اس عمدہ بشارت مین داخل ہے اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہین **ق** اَبُوْ بَكْرَةَ
شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ بخاری اور مسلم مین ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دو مہینے عید کے کم نہین ہوتے رمضان اور ذی الحجہ **ف**
امام احمدؒ نے اس حدیث کا مطلب یون کہا کہ ایک سال مین یہ دونون مہینے ساتھ ہی کم نہین ہوتے اگر ایک اونتیس دن کا ہو گا تو دوسرا تیس دن کا ہو گا اور اسحٰق نے
کہا کہ ان دونون مہینون کا ثواب کم نہین ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دونون شمار مین کم ہون اور یہی قول ٹھیک ہے واللہ اعلم **م** عُمَرُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا
عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ يَعْنِي الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ مَعَ الْاَمْنِ عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا نماز کا قصر صدقہ ہے کہ خدا نے تمپر تصدق
کیا ہے سو اُسکے صدقے کو قبول کرو یعنی امن کی حالت مین بھی نماز کا قصر سفر مین چاہیے **ف** سفر مین چار رکعت نماز کو دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے خدا کی
طرف سے تخفیف اور رخصت ہے تو مناسب نہین کہ خدا کی رخصت کو نمانیے اور پوری پڑھیے اور یہی مذہب ہے امام اعظمؒ کا کہ سفر مین پوری نماز پڑھنا درست نہین

۲۰۶۴ م زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مسلم مین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صلوٰۃ الاوابین اُس وقت ہے جب کہ اونٹ کے بچون کے تلوے جلنے لگین ف یعنی چاشت کے وقت ریتل گرم ہوتی ہے بچون کے تلوے جلنے لگتے ہین وہ ہر طرف سے بھاگ کے اونٹون کے گرد ہو جاتے ہین مشائخ لوگ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الضحیٰ اور نماز چاشت کا نام صلوٰۃ الاوابین ہے اوابین اُن عابدون کو کہتے ہین جنکا دل عبادت الٰہی کی طرف جھکا رہتا ہے

۲۰۶۵ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءً مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے

۲۰۶۶ خ اِبْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً هٰذِهٖ رِوَايَةُ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا آدمی کی نماز سے پچیس حصے افضل ہے یہ ابو سعیدؓ کی روایت ہے اور عبداللہ بن عمرؓ کی روایت مین ستائیس درجے کا ذکر ہے

۲۰۶۷ ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَصَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت مین اُسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس اور چند درجے زیادہ ہے یعنی پچیس یا ستائیس اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے وضو کیا بخوبی پھر مسجد مین آیا اس حالت سے کہ سواے نماز کے اُسکی جنبش کا کوئی سبب نہ ہو تو ایسا شخص کوئی ڈگ نہ چلیگا مگر کہ خدا اُس ڈگ کے سبب سے اُسکا ایک درجہ بلند کریگا اور اُسکی جہت سے اُسکا گناہ دور کریگا یہان تک کہ مسجد مین آوے پھر جب مسجد مین آیا تو نماز مین داخل ہوا جب تک کہ اُسکو نماز روکے رہے یعنی جو مدت نماز کے انتظار مین گذرے گی وہ نماز مین شمار ہوگی نماز پڑھنے کے برابر انتظار کا ثواب لیگا اور فرشتے اُسکو دعا کرتے ہین جب تک کہ اُس مکان مین بیٹھا رہیگا جسمین نماز پڑھ چکا فرشتے کہتے ہین الٰہی اُسپر رحم کر الٰہی اُسکی مغفرت کر الٰہی اُسکی توبہ قبول کر اُسپر رحمت متوجہ ہو یہ وعدہ اُس شرط پر ہے جب تک کہ مسجد مین کسی کو تکلیف نہ دیوے جب تک مسجد مین دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ ٹوٹے ف ان تینون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے پچیس درجے افضل اور ثواب مین زیادہ ہے اور اگر نیت خیادہ خالص ہووے تو ستائیس درجے تک بھی نوبت پہنچتی ہے پھر حضرت نے اسکا سبب ارشاد کیا کہ کامل وضو کرنا اور مسجد مین صرف نماز ہی کے واسطے جانا مسجد تک ہر قدم پر ثواب پانا اور مسجد کا توقف اور انتظار نماز مین داخل ہونا اور فرشتون کا دعا دینا اور مسجد مین طاہر اور با ادب رہنا فضول کلام اور تکلیف انام سے بچنا اس فضیلت اور ترقی کا سبب ہے تنہا نماز پڑھنے مین یہ امور حاصل نہین

۲۰۶۸ ق اِبْنُ عُمَرَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتین ہین پھر جب تو فجر ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت کی وتر کر ف امام شافعیؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے نزدیک تہجد کی نماز دو دو رکعت افضل ہے اور یہی حدیث اُنکی دلیل ہے

۲۰۶۹ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چیخنا لڑکے کا جب کہ پیدا ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے شیطان کے ٹھوکے کے سبب سے ہے

۲۰۷۰ م اَبُوْ هُرَيْرَةَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَّغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کافر کا دانت اُحد کے پہاڑ برابر ہوگا اور اُسکی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ برابر ہوگی ف یعنی دوزخ مین کافر کا قد نہایت لنبا چوڑا ہوگا تا کہ عذاب زیادہ ہو اور آگ بدن پر بہت سی لپٹے

۲۰۷۱ م جَابِرٌ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے ف یعنی مومن کو حرص نہ چاہیے اپنے کھانے مین دوسرے بھوکے بھائی مسلمان کو شریک کرلے ایک روز آسودگی نہ سہی بقدر ضرورت پر کفایت کرے انصاف سے بعید ہے کہ اپنا تو پیٹ بھر لیوے اور دوسرا مسلمان بھوکا رہے اور دیکھا کرے

۲۰۷۲ م صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ عَجَبًا لِّاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ

خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ مسلم مین صہیب
ابن سنانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ طرفہ ماجرا ہے مومن کا مقرر اُسکا ہر حال اُسکے واسطے بہتر ہے اور یہ بات کسیکو حاصل نہین سواے مومن کے اگر اسکو
خوشی ہو شکر کرے تو شکر گزاری اُسکے حق مین بہتر ہو اور اگر اُسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اُسکے حق مین بہتر ہو ف یعنی مومن کا کسی طرح نقصان
نہین خوشی مین شکر گزاری سے نعمت زیادہ ملے اور ثواب پاوے اور غم مین صبر کے سبب خدا کا مقبول ہوا اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل
۲۰۰، نہین نہ خوشی مین اُسکی خدا کی طرف نظر ہوتی ہے نہ غم مین م جَابِرُ بْنُ سَمُرَۃَ عَلٰی مَا تُؤْمِئُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ وَاِنَّمَا یَکْفِیْ
اَحَدَکُمْ اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلٰی اَخِیْہِ مَنْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ مسلم مین جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کس پر اشارہ کرتے ہو
اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑونکی دُمین ہین یعنی جیسے شریر گھوڑا ہر دم اپنی دُم اِدھر اُدھر ہلاتا ہو ویسے تم ہلاتے ہو اور آدمی کو تو اتنا کفایت
کرتا ہے کہ اپنے ہاتھ کو ران پر رکھے رہے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرے جو اُسکے داہنے اور بائین پر ہون ف نماز کے اخیر مین بعضے لوگ ہاتھ اُٹھا کر
۲۰۰، داہنے بائین کے لوگون کو سلام کرتے تھے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور نماز مین سلام کے وقت ہاتھ اُٹھانا منع کیا ق اُمُّ قَیْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ عَلَامَ
تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِھٰذَا الْعُوْدِ الْھِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ مِّنْھَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ
الْجَنْبِ بخاری اور مسلم مین اُم قیس بنت محصنؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے عورتون سے فرمایا کہ کیون تالو اور حلق ملتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم پکڑو
اس کوٹ کو اسواسطے کہ اسمین سات بیماری کی شفا ہے اُنمین سے ایک ذات الجنب ہے یعنی پانجر کا درد حلق کے ورم مین ناک مین ڈالیے اور ذات الجنب مین
حلق کے اندر ڈالیے ف عرب کی عورتین ورم حلق مین جو اپنے لڑکون گھانٹی دیتی تھین حضرتؐ نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ کوٹ کی گھانٹی دیا کرو
پھر فرمایا کہ کوٹ مین سات بیماریون کی شفا ہے لڑکو بیان کیا یعنی ورم حلق اور ذات الجنب کو پانچ بیمارون کو نہین ذکر کیا ہے لیکن معلوم کیا چاہیے کہ کوٹ
گرم و خشک ہے حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہے اور زہر کو دفع کرتا ہے اور جماع کی قوت زیادہ کرتا ہے اور پیٹ کے کیڑونکو قتل کرتا ہے جب کہ شہد کے ساتھ پیجیے
اور جگر اور معدے کے ضعف کو دفع کرتا ہے اور تجاری کے بخار کو شفا دیتا ہے لڑکون کو اکثر سردی کا خلل ہوتا ہے اسواسطے حضرتؐ نے یہ دوا تجویز کی اہل حدیث
عود ہندی کو قسط یعنی کوٹ کہتے ہین لیکن اطبا عود ہندی کو اگر کہتے ہین اگر بھی گرم و خشک ہے دماغ اور دل اور معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے اور ریح کو
۲۰۰، تحلیل کرتا ہے اور کھانسی اور دمہ اور غشی اور سر خفقان کو اور اسہال اور استسقا کو دور کرتا ہے ق اِبْنُ عُمَرَ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ
فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ مرد مسلمان پر امام کی اطاعت اور فرمان برداری واجب ہے خواہ اُسکو اچھا لگے یا برا مگر اُس صورت مین کہ جب گناہ کا مامور ہو یعنی جب گناہ اور
خلاف شرع کا اُسکو حکم ہو تو اُس وقت مین اطاعت اور فرمانبرداری نہ چاہیے ف خوشی اور ناخوشی مین حاکم کی اطاعت واجب ہے لیکن خلاف شرع کام
۲۰۰، مین اطاعت نہین ق اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے
۲۰۰، کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے مقرر ہین اُسمین وبا اور دجال نہ داخل ہوگا خ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَمْرُو بْنُ لُحَیِّ بْنِ قَمْعَۃَ بْنِ خِنْدِفٍ اَبُوْ
خُزَاعَۃَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عمرو لحی کا بیٹا قمعہ کا پوتا خندف کا پروتا خزاعہ کا باپ ہے ف یعنی خزاعہ کی قوم
عمرو بن لحی کی اولاد ہین یہ لوگ بنی نہین مضر کے گروہ مین داخل ہین خزاعہ کی قوم مین کچھ اختلاف تھا حضرتؐ نے اُسکو بیان کر دیا عرب مین بت پرستی
۲۰۰، اور سانڈ چھوڑنا عمرو بن لحی سے شروع ہوا م اَبُوْ اَیُّوْبَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ مسلم مین
ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ راہ خدا یعنی جہاد مین صبح یا شام کو کوشش کرنا بہتر ہے اُس سے جسپر آفتاب نے طلوع اور غروب کیا یعنی تمام دنیا سے
۲۰۰، افضل ہے کہ اُسکو ثواب باقی ہے اور دنیا فانی م جَابِرٌ غِلَظُ الْقُلُوْبِ فِیْ اَھْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَھْلِ الْحِجَازِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ دلون کی سختی مشرقی لوگون مین ہے اور ایمان حجاز کے لوگون مین ہے ف مدینے کی جانب مشرق مضر کی قوم رہتی تھی نہایت سخت لوگ تھے عرب مین

٢٠٨٠ مجازا اس ملک کا نام ہے حسین کرادر مدینہ ہے م النواس بن سمعان غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان
یخرج ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم انہ شاب قطط عینہ طافیۃ کانی اشبہہ بعبد العزی بن
قطن فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکہف انہ خارج خلۃ بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ
فاثبتوا قلنا یا رسول اللہ وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ
کایامکم قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم قال لا اقدروا لہ قدرہ قلنا یا رسول اللہ وما اسراعہ
فی الارض قال کالغیث استدبرتہ الریح فیاتی علی القوم فیدعوھم فیؤمنون بہ ویستجیبون لہ فیامر السماء فتمطر والارض فتنبت
فتروح علیھم سارحتھم اطول ما کانت ذری واسبغہ ضروعا وامدہ خواصر ثم یاتی القوم فیدعوھم فیردون علیہ قولہ فینصرف
عنھم فیصبحون ممحلین لیس بایدیھم شیئ من اموالھم ویمر بالخربۃ فیقول لھا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزھا کیعاسیب النحل
ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض ثم یدعوہ فیقبل یتہلل وجہہ ویضحک فبینما
ھو کذلک اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مہرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا
طأطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب
لد فیقتلہ ثم یاتی عیسی ابن مریم قوم قد عصمہم اللہ منہ فیمسح عن وجوھھم ویحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ فبینما ھو کذلک اذ اوحی اللہ
الی عیسی انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی الی الطور ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون
فیمر اوائلھم علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیھا ویمر آخرھم فیقول لقد کان بھذہ مرۃ ماء ثم یسیرون حتی ینتھوا الی
جبل الخمر وھو جبل بیت المقدس فیقولون لقد قتلنا من فی الارض ھلم فلنقتل من فی السماء فیرمون بنشابھم الی السماء فیرد اللہ
نشابھم مخضوبۃ دما ویحصر نبی اللہ عیسی واصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی
واصحابہ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یہبط نبی اللہ عیسی واصحابہ الی الارض فلا یجدون
فی الارض موضع شبر الا ملاہ زھمھم ونتنھم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ علیھم طیرا کاعناق البخت فتحملھم
فتطرحھم حیث شاء اللہ ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلقۃ ثم یقال للارض
انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام
من الناس واللقحۃ من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ھم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ فتاخذھم
تحت اباطھم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتہارجون فیھا تھارج الحمر فعلیھم تقوم الساعۃ مسلم
نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھارے اوپر دجال کے سوائے کا خوف مجکو زیادہ ہے یعنی دجال کے سوائے مجکو تمھارے حق مین اور فسادون کا
زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تمسے پہلے مین اسکو الزام دونگا اور تم کو اُسکے شر سے بچاؤنگا اور اگر وہ نکلا اور مین تم لوگون
مین موجود نہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اُسکو الزام دیگا اور حق تعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گھنگھرالی بالون والا ہے اسکی
آنکھ مین ٹینٹ ہے گویا کہ مین اُسکی مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھ عبد العزی ایک کافر تھا سو جو شخص کہ تم مین سے اُسکو پاوے تو چاہیے
کہ سورۂ کہف کے سرے کی آیتین اُسپر پڑھے مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اٹھائیگا بائین اے خدا کے بندو
ایمان پر ثابت رہو اصحابؓ بولے یا رسول اللہ اور کس قدر اُسکو زمین پر درنگی اور اقامت ہوگی حضرتؐ نے فرمایا چالیس دن اُن مین سے ایک دن تو سال کے برابر اور
دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے کہ یہ تمھارے دن ہین اصحابؓ بولے یا رسول اللہ سو وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا ہمکو

ایک ہی دن کی نماز کفایت کریگی حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین تم اندازہ کر لینا اُس دن مین بقدر اُسکے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑھتے ہو اسی طرح
اُس دن بھی اٹکل کرکے پڑھیو اصحابؓ بولے یا رسول اللہ اور اُسکی شتاب روی زمین مین کیونکر ہوگی حضرتؐ نے فرمایا جیسے وہ مینھ جسکو ہوا پیچھے سے اُڑاتی
ہے سو وہ ایک قوم پاس آویگا تو اُنکو کفر کی طرف بلاویگا سو وہ اُسپر ایمان لاوینگے اور اُسکی بات مانین گے تو آسمان کو حکم کریگا سو وہ پانی برساوے گا
اور زمین کو حکم کریگا سو وہ گھاس اور اناج جماویگی تو شام کو اُنکے مواشی آوینگے بہ نسبت سابق کے دراز کوہان ہوکر اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھین
خوب تن کر یعنی موٹے تازے ہو جاوینگے پھر دجال دوسری قوم پاس آویگا تو اُنکو کفر کی طرف بلاویگا تو وہ اُسکے قول کو اُسپر رد کرینگے یعنی اُسکی بات
نمانین گے تو اُنکی طرف سے ہٹ جاویگا تو اُنپر قحط اور خشکی پڑے گی اُنکے ہاتھون مین اُنکے مالون مین سے کچھ نہ باقی رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا
تو اُس سے کہے گا کہ اے زمین اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال اور خزانے ظاہر ہوکر اُسکے پاس جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیان بڑی مکھی کے
گرد ہجوم کرتی ہین پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا تو اُسکو تلوار سے مارے گا سو اُسکو قتل کرکے دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے
پھر اُسکو زندہ کرکے بلاویگا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا سو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰؑ بن مریمؑ کو بھیجے گا تو عیسےٰؑ
اُترین گے سفید منار پاس شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونون ہاتھ دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوئے تو جب عیسیٰؑ اپنا سر جھکاوینگے
تو پسینا ٹپکے گا اور جب کہ اپنا سر اُٹھاوین گے تو موتی سے بوندین ہین گے سو جس کافر پاس عیسیٰؑ اُترینگے اور اُسکو اُن کے دم کی بھاپ لگے گی سو وہ مرجاویگا
اُنکا دم پہونچے گا جہاتک اُنکی نظر پہونچے گی پھر عیسیٰؑ دجال کو تلاش کرینگے یہانتک کہ اُسکو باب لُد پاس پاوینگے لُد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے سو اُسکو
قتل کرین گے پھر عیسیٰؑ بن مریمؑ پاس وہ لوگ آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اُنکے چہرون کو سہلاوین گے اور اُنکو اُنکے بہشت کے درجات کی
خبر دینگے سو اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالیٰ عیسیٰؑ کو حکم کریگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسی کو اُنسے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا
میرے مسلمان بندون کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک بلندی سے نکل پڑین گے تو اُنکے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گذرینگے
تو پی جاوینگے جتنا پانی کہ اُسمین ہوگا اور اُنکے پچھلے لوگ جب وہان آوینگے تو کہین گے کبھی اس دریا مین بھی پانی تھا پھر چلین گے یہانتک کہ اُس پہاڑ تک
پہنچین گے جہان درختون کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہین گے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو قتل کرین تو
اپنے تیرونکو آسمان پر مارین گے سو خدا اُنکے تیرون کو خون آلودہ کرکے ڈالے گا اور خدا کا پیغمبر عیسیٰؑ اور اُنکے اصحاب گھرے رہینگے یہانتک کہ اُن کے نزدیک
بیل کا سر افضل ہوگا سنو اشرفی سے آج تمھارے نزدیک یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی پھر خدا کا رسول عیسیٰؑ اور اُسکے اصحاب دعا کرین گے سو خدا اُن
یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجے گا اُنکی گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوین گے ایک جان کا سا مرنا پھر خدا کا رسول عیسیٰؑ اور اُسکے اصحاب زمین پر
اُترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہ اُنکی سڑاہن اور گندگی سے خالی نہ پاوین گے یعنی تمام زمین پر اُنکی سڑی لاشین پڑی ہونگی پھر خدا کا رسول
عیسیٰؑ اور اُسکے اصحاب خدا سے دعا کرینگے تو حق تعالیٰ یاجوج ماجوج پر چڑیان بھیجے گا جیسے بڑے اونٹون کی گردنین سو وہ اُنکو اُٹھا لیجاوینگی اُنکو پھینک
دیوینگی جہان خدا کو منظور ہوگا پھر خدا ایسا پانی برساویگا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اُون کا اُس پانی سے باقی نہ رہیگا سو خدا زمین کو دھو ڈالے گا یہانتک کہ
زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کی طرح کردیگا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے تو اُس دن ایک انار کو ایک گروہ کھاویگا
اور اُسکے چھلکے کو بنگلہ سا بناکر اُسکے سایے مین بیٹھین گے اور دودھ مین برکت ہوگی یہانتک کہ دودھار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی
اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگون کو کفایت کریگی اور دودھار بکری ایک بڈی لوگون کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ ہون گے کہ ناگاہ ایک
حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ اُنکی بغلون کے نیچے لگے گی اور اثر کرجاویگی تو ہر مومن اور ہر مسلم کی روح کو قبض کریگی اور بُرے بدذات لوگ باقی رہ جاوینگے
آپس مین بھڑین گے گدھون کی طرح سو اُنپر قیامت قائم ہوگی **ف** ایک روز حضرتؐ نے مسیح دجال کا ذکر کیا اصحابؓ کو اُسکا بہت خوف غالب ہوا
حضرتؐ کو یہ حال معلوم ہوا تب یہ حدیث فرمائی اصحابؓ کو تسکین دی کہ اگر میری زندگی مین دجال آیا تو مین کفایت کرتا ہون اور نہین تو خدا میرا خلیفہ ہے اہل ایمان کو

بجاویگا پھر اُسکی نشانیان بتلائین اور سورہ کہف کا پڑھنا ارشاد کیا سورہ کہف کے سرے کی دس آیتون مین دفع شر دجال کی تاثیر ہے پھر دجال کا تمام
قصہ اور حضرت عیسیٰؑ کا نزول اور اُسکا حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ سے قتل ہونا اُسکے بعد یاجوج ماجوج کا نکلنا اور ان کی کثرت اور شوکت پھر ان کا مرجانا اور بعد
چندے کفار بدذات کے وقت مین قیامت کا قائم ہونا ارشاد کیا دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون
اُسکے داؤ مین آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اُسکا ہرگز اعتقاد نہ کرے
اُسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اُسکا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے
ہو اُسکو استدراج کہتے ہین **ق** حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ ٢٠٨١
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ بخاری اور مسلم مین حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ قصور مرد کا اُسکے گھر والون کے حق مین اور اُس کے
مال اور جان اور لڑکے اور ہمسائے مین اُسکو روزہ اور نماز اور صدقہ اور نیک بات تبلانا اور برے کام سے روکنا دور کرڈالتا ہے **ف** یعنی اگر آدمی سے
جان مال جورو لڑکے ہمسائے کے حق مین کچھ قصور یا نا انصافی ہوجاویگی تو ان عبادتون سے معاف ہوجاویگی **م** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فِرَاشٌ لِّلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِّامْرَأَتِهٖ ٢٠٨٢
وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا اور دوسرا بچھونا اُسکی جورو کا
اور تیسرا بچھونا مہمان کا اور چوتھا بچھونا شیطان کا ہے **ف** یعنی حاجت سے زیادہ فرش رکھنا نام اور فخر کو شیطانی کام ہے اور گر مہمانون کے واسطے چار یا چار سے
زیادہ فرش رکھے تو درست ہے منع وہی ہے جو بے حاجت ہو **م** أَبُو مُوسَىٰ وَأَنَسٌ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مسلم مین ٢٠٨٣
ابوموسیٰؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ کی فضیلت عورتون پر جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانون پر **ف** ثرید اُس کھانے کو کہتے ہین
کہ روٹی کو شوربے مین بھگو یا ہو عرب کو یہ کھانا نہایت پسند تھا سب کھانون سے زیادہ حضرت عائشہؓ نے علم اور آداب حضرتؐ سے بہ نسبت اور عورتون کے زیادہ
سیکھے تھے اسواسطے اُنکی فضیلت حضرتؐ نے بیان فرمائی **م** جَابِرٌ فَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَّهٗ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ قَالَهٗ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْمُرَارِ مسلم مین جابرؓ سے ٢٠٨٤
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا سو تم مین سے ہر ایک شخص بخشا گیا مگر سرخ اونٹ والا یہ حضرتؐ نے ثنیۃ المرار پر فرمایا **ف** ثنیۃ المرار ایک ٹیلا تھا حضرتؐ نے
فرمایا جو اسپر چڑھ جاوے اُسکا گناہ بخشا جاوے سب اصحاب اُسپر چڑھ گئے ایک گنوار نہ چڑھا پا سرخ اونٹ تلاش کیا گیا اور اُسنے کہا کہ اونٹ کا ملنا میرے نزدیک
مغفرت سے زیادہ پیارا ہے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ دنیا کی محبت آخرت کو بگاڑتی ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ ٢٠٨٥
دَاءٍ إِلَّا السَّامَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کلونجی مین ہر بیماری کی دوا ہے سوا ے موت کے **ف** یعنی سب سرد
بیماریون کی کلونجی دوا ہے باقی اسکی تفصیل ساتوین باب مین گذری **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰى أَجْرٌ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے ٢٠٨٦
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہر تشنہ جگر کے پانی پلانے مین ثواب ہے **ف** سراقہ بن مالکؓ نے پوچھا کہ یا حضرتؐ اگر کسی کا بھولا جانور میرے حوض پر آوے اور مین
اُسکو پانی پلاؤن مجکو اسمین کچھ ثواب ہوگا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ ہر جاندار کے احسان مین ثواب ہے آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا کافر
م جَابِرٌ فِي مَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ وَفِي مَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس کھیت کو دریا ٢٠٨٧
اور بدلی سینچے اُسمین دسوان حصہ زکوٰۃ ہے اور جو کھیت اونٹو نپر پانی لادکر سینچا جاوے اُسمین بیسوان حصہ زکوٰۃ ہے **ف** جسمین کم محنت تھی اُسکی
زکوٰۃ زیادہ مقرر ہوئی اور جسمین محنت زیادہ تھی اُسکی کم زکوٰۃ مقرر ہوئی حکمت اسکا نام ہے **م** جَابِرٌ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ ٢٠٨٨
مَسَاجِدَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے یہودیون پر اُنھون نے اپنے پیغمبرونکی قبرونکو مسجد ٹھہرایا **ف** اس مین
اشارہ ہے کہ امت محمدی ایسا نہ کرے **ق** أَنَسٌ قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ بخاری اور مسلم ٢٠٨٩
مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میرے حوض کوثر کا اندازہ اتنا ہے جتنا فرق ہے ایلہ اور یمن کی صنعاء مین اور البتہ اُس مین آبخورے مین
آسمان کے تارون کے شمار برابر **ف** ایلہ شام مین ایک بستی کا نام ہے اور صنعاء یمن کا بڑا مشہور شہر ہے **ق** أَبُو هُرَيْرَةَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ ٢٠٩٠

وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین اُنکا کوئی مددگار نہین سوے خدا اور رسول کے **ف** یہ قوم حضرتؐ کا ایمان
لائے اور حضرتؐ پر جان نثار رہے اسواسطے حضرتؐ نے اُنکی فضیلت بیان کی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاری مین
عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا گویا کہ مین اُس کعبہ ڈھانے والے سیاہ بھڈے کو دیکھتا ہون کہ اُسکے پتھر پتھر کو اُکھاڑتا ہی **ف** قیامت کے قریب
ایک حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا **م** عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ مسلم مین عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نذر کا
کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے **ف** یعنی اگر نذر نہ ادا کی ہو تو قسم کا کفارہ دیوے قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجون کو دونون وقت کھانا کھلاوے یا لباس دیوے
یا غلام آزاد کرے اور اگر مقدور نہو تو تین روزے رکھے **ق** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ يَعْنِيْ اَبَا جَهْلٍ **قَالَهٗ** لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذِ بْنِ
عَفْرَاءَ بخاری اور مسلم مین عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تم دونون نے اُسکو قتل کیا یعنی ابوجہل کو یہ حضرتؐ نے معاذ بن عمرو
ابن جموح اور معاذ بن عفراء سے فرمایا **ف** ان دونون نے حضرتؐ کو خبر دی کہ ہمنے ابوجہل کو مارا حضرتؐ نے دونون کی تلوارون کو خون آلودہ دیکھ کر
یہ حدیث فرمائی **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا اَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ
قَالَهٗ لِعَبْدٍ لَهٗ اسْمُهٗ رِفَاعَةُ وَيُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ قُتِلَ بِوَادِي الْقُرٰى مُنْقَفَلَهٗ مِنْ خَيْبَرَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ یون نہین اُسکی قسم جسکے قابو مین محمد کی جان ہے کہ مقرر کملی تو اُسکے بدن پر بھڑک رہی ہے آگ سی اُسنے کملی کو جنگ خیبر مین تقسیم ہونے سے پہلے لے لیا تھا
یہ حضرتؐ نے اپنے غلام کے حق مین فرمایا جسکا رفاعہ نام تھا اور لقب اُسکا مدعم تھا وہ قتل ہوا تھا وادی القریٰ مین خیبر سے پلٹتے **ف** وادی القریٰ یہودیونکی
ایک بستی کا نام تھا جب خیبر فتح کرکے حضرتؐ کا لشکر وہان پہونچا تو حضرتؐ کے غلام یعنی مدعم کے تیر لگا وہ مرگیا اصحاب نے اُسکی تعریف کی کہ اُسکو شہادت
نصیب ہوئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی شہادت کہان وہ غنیمت کی چوری سے دوزخ مین جل رہا ہے جب لوگون نے یہ سُنا تو بہت گھبرائے ایک دو تسمے کا
تسمہ لیا تھا وہ حضرتؐ کے پاس لایا حضرتؐ نے فرمایا آگ کا تسمہ ہے یعنی اگر تو نہ دیتا تو آگ ہوکر یہ تسمہ تجکو جلاتا **م** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ
مُدَلًّى اَوْ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بہتیرے خرما کے گچھے لٹک رہے یا جھک رہے ہین
ابودحداح کے واسطے اور دوسری روایت یون ہے کہ بہشت مین گچھے ایسے جھک رہے ہین کہ اُنکا توڑنا نہایت آسان ہے **ف** ایک یتیم اور ابولبابہؓ سے ایک خرمے
کے درخت مین جھگڑا تھا یتیم رونے لگا حضرتؐ نے ابولبابہؓ سے فرمایا کہ اگر تو اُسکو درخت دے ڈالے تو بہشت مین اُسکے عوض خرمے کے گچھے پاوے ابولبابہ نے
درخت ندیا ابودحداحؓ نے وہ درخت ابولبابہؓ سے مول لیکر اُس یتیم کو دیا جب ابودحداحؓ مرگئے حضرتؐ نے اُنکے جنازے کی نماز پڑھ کے یہ حدیث فرمائی
اس حدیث مین اشارہ ہے کہ یتیم سے سلوک اور احسان کرنا خدا کو نہایت پسند ہے **خ** اَبُوْ ذَرٍّ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْ قَالَ
يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ **قَالَهٗ** لَهٗ بخاری مین
ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجسے فرمایا کہ تو کیا کریگا اُسوقت جب کہ تجپر ایسے حاکم ہونگے جو نماز کو مار ڈالینگے یا یون فرمایا کہ نماز کو مستحب وقت سے
تاخیر کرینگے یعنی مکروہ وقت مین پڑھینگے مین نے کہا اُسوقت مین مجکو آپ کیا حکم کرتے ہین حضرتؐ نے فرمایا کہ تو نماز مستحب وقت مین پڑھ لیا کیجیو پھر اگر تو جماعت
کی نماز اُنکے ساتھ پاوے تو اُنکے ساتھ بھی پڑھ لیجیو کہ یہ دوسری نماز تیرے حق مین نفل ہو جاویگی یہ حضرتؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا **ف** اسلام مین نماز کی
سستی اول سلطنت مروانیہ سے شروع ہوئی **خ** اِبْنُ عُمَرَ اَوْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَدْ
مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ قَالَ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ
وَتُقْبِلُ عَلٰى خَاصَّتِكَ وَتَدَعُهُمْ وَعَوَامَّهُمْ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ یا عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمرو
تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہ جاویگا کوڑا ناقص لوگون مین جنکے عہد و پیمان اور امانتداریان بگڑ جاوینگی اور اُن مین پھوٹ پڑ جاویگی تو وہ لوگ اسطرح ہو جاوینگے

اور حضرتؐ نے اُنکے اختلاف کی مثال دی اپنے دونون ہاتھون کی اُنگلیان قینچی کرکے عبداللہ بن عمروؓ نے کہا سو اُسوقت مین یا رسول اللہ مین کیا کرون
حضرتؐ نے فرمایا جو تیری دانست مین اچھی بات ہو اُسکو لیجیو اور بُری کو چھوڑ دیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور اُنکو اُنکے حالات پر چھوڑنا ف یعنی جب
زمانہ بگڑ جاوے اور بے دیانتی کے سبب لوگون مین اختلاف پڑے اور ہر شخص اپنی عقل پر مغرور ہو تو ایسے وقت مین دیندار کو لازم ہے کہ اپنی اصلاح
٢٠٩٨ اور درستی پر کمر باندھے اور عوام سے خبر نہو م عمرؓ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَهُ لِأَحَدِ بَنِي
أَبِي الْحُقَيْقِ مِنْ يَهُودِ خَيْبَرَ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ مسلم مین عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیسا تیرا حال ہوگا جسوقت تو خیبر سے
نکالا جاویگا تجکو لے دوڑے گی تیری اونٹنی راتون کو یعنی سوار ہوکر سفر کریگا یہ حضرتؐ نے ابو حُقیق یہودی کے کسی بیٹے سے فرمایا پھر عمر فاروقؓ نے اُنکو تیما اور
اریحا کی طرف نکال دیا ف خیبر مین یہودی رہتے تھے جب خیبر فتح ہوا تو حضرتؐ نے وہان کے یہودیون کو بطریق محنت مزدوری کے رہنے دیا عمر فاروقؓ
نے اپنی خلافت مین چاہا کہ اُنکو خیبر سے بدر کرین یہودیون نے کہا تم ہمکو کیونکر نکالو گے حال آنکہ تمہارے پیغمبر نے ہمکو یہان قائم رکھا تب عمر فاروقؓ نے
یہ حدیث پڑھی یعنی حضرتؐ نے اس حدیث مین تمہارے نکالنے کا اشارہ کیا ہے یہودی نے کہا کہ ابو القاسم نے یہ کلام ٹھٹھے کی راہ سے کہا فاروقؓ نے کہا اے
٢٠٩٩ دشمن خدا کے تو جھوٹا ہے یعنی ٹھٹھا کرنا پیغمبرون کی شان نہین پھر اُنکو شام کی طرف نکال دیا اُن بستیون مین جا کر بسے جنکا تیما اور اریحا نام ہے م عُقْبَةَ بْنِ
الْحَارِثِ كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا وَيُرْوَى كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ دَعْهَا عَنْكَ قَالَهُ لَهُ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابِ بْنِ
عَزِيزٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا مسلم مین عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کیونکہ ہوگا اور حال آنکہ وہ کہتی ہے
کہ مین نے تم دونون کو دودھ پلایا اور دوسری روایت یون ہے کہ یہ کیونکر ہوگا اور حال آنکہ شیر خوارگی کی گفتگو ہوئی اُس عورت کو اپنے نکاح سے چھوڑ دے
یہ حضرتؐ نے عقبہؓ سے فرمایا جب کہ اُسنے اُم یحیی ابی اہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ عورت آئی اُسنے کہا کہ مین نے تم دونون جورو خاوند کو دودھ
پلایا تھا ف جب اُس عورت نے یہ کہا تو عقبہؓ نے کہا کہ مجکو معلوم نہین کہ مین نے تیرا دودھ پیا ہو پھر اپنی جورو کے لوگون سے پوچھا اُنھون نے بھی انکار کی پھر عقبہؓ نے
حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی امام مالکؒ کا یہی مذہب ہے کہ فقط ایک عورت کے قول سے رضاعت یعنی شیر خوارگی ثابت ہو جاتی ہے لیکن اور امامون کے
مذہب مین ایک عورت کے قول کا کچھ اعتبار نہین یا دو مرد کہین یا ایک مرد اور دو عورتین تو اُنکے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ حضرتؐ نے یہ حکم از راہ
٢١٠٠ احتیاط اور تقوی فرمایا نہ از راہ فتوی ق أَنَسٍ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ قَالَهُ يَوْمَ أُحُدٍ عَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ
وَأَسْنَدَهُ مُسْلِمٌ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیونکر بھلا ہوگا اُس قوم کا جنھون نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور
حال آنکہ وہ اُنکو ٹھیک راہ پر بلاتا ہے یہ حضرتؐ نے جنگ اُحد مین فرمایا بخاری نے اس حدیث کی سند نہین مذکور کی اور مسلم نے پوری سند بیان کی ق
٢١٠١ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا قیامت کے دن
٢١٠٢ ہر عہد شکن دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا بقدر اُسکی دغا بازی کے ف یہ اسواسطے ہوگا تا کہ وہ فضیحت ہو م ابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ الصَّلَوةُ وَيُرْوَى لِمَ أُصَلِّي
فَأَتَوَضَّأُ وَيُرْوَى أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأُ قَالَهُ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ أَلَا تَتَوَضَّأُ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کیون وضو کرون کیا نماز کے واسطے اور ایک روایت یون ہے کسواسطے کیا مجکو نماز پڑھنا ہے جو وضو کرون اور دوسری روایت
یون ہے کہ کیا مین نماز کا ارادہ کرتا ہون جو وضو کرون یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ آپ پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا رکھا گیا سو لوگون نے کہا
کہ آپ وضو نہین کرتے ف پورا قصہ یون ہے کہ پھر حضرتؐ نے کھایا اور ہاتھ مین پانی نہ لگایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہے
کھانے کے واسطے واجب نہین ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے لیکن حضرتؐ نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تا کہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہون
٢١٠٣ تو دھونا واجب نہین ق ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ لَدَعَا لَهُمْ فِيهِ يَعْنِي لِأَهْلِ مَكَّةَ حِينَ دَعَا لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مکے والون کے پاس اُس زمانے مین اناج نہ تھا اور اگر اناج ہوتا تو ابراہیم السلام

اُنکے واسطے اناج مین بھی دعا مانگتے **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے والون کے واسطے کثرت میوہ جات کی دعا کی اُسوقت وہان زراعت نہ تھی اگر ہوتی تو اُسکی بھی دعا کرتے **ق** عَائِشَةُ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کاش کوئی نیک مرد میرے اصحاب سے آج کی رات میری نگہبانی کرے **ف** یہ حضرتؐ نے لیلۃ التعریس مین فرمایا پھر سعد بن ابی وقاص ہتھیار باندھ کے آئے حضرتؐ نے پوچھا تو کیون آیا ہے سعدؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ مین آپ کی محافظت کے واسطے آیا ہون پھر حضرتؐ نے اُنکے حق مین دعائے خیر کی معلوم ہوا کہ محافظت اور نگہبانی کرنا توکل کے مخالف نہین **م** اَبُوْ قَتَادَةَ مُنْذُ كَانَ هٰذَا مَسِيْرُكَ مِنِّي **قَالَه** لِاَبِي قَتَادَةَ سَحَرَ لَيْلَةِ التَّعْرِيْسِ حِيْنَ دَعَمَهُ ثَالِثَةً مسلم مین ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کب سے یہ تیری چال میرے ساتھ تھی یہ حضرتؐ نے ابو قتادہؓ سے لیلۃ التعریس کی فجر کو فرمایا جب کہ اُسنے تیسری بار حضرتؐ کو تھام لیا **ف** حضرتؐ رات بھر منزل کی نیند کے غلبے سے جھکنے لگے ابو قتادہؓ نے تین بار حضرتؐ کو تھام لیا تیسری بار حضرتؐ جاگ پڑے تب یہ حدیث فرمائی جب کہ ابو قتادہؓ سے یہ حال معلوم ہوا تو حضرتؐ نے ابو قتادہؓ کے حق مین یون دعا کی کہ خدا تیری محافظت کرے جیسے تو نے اپنے پیغمبر کی محافظت کی **ق** اِبْنُ عَبَّاسٍ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى **قَالَه** لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ حِيْنَ قَالَ لَهُمْ مَّنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ فَقَالُوْا رَبِيْعَةُ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خوشا بحال قوم یا یون فرمایا کہ خوشا بحال ایلچیان نہ ذلیل ہو وین نہ شرمندے یہ حضرتؐ نے عبد القیس کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ اُنسے پوچھا کہ تم کون قوم یا کون ایلچی ہو تو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ربیعہ کی قوم سے ہین **ف** عبد القیس ربیعہ کی قوم سے گروہ کا نام ہے جب وہ حضرتؐ کی خدمت مین مسلمان ہونے کو آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث سنائی تو قیر کی **ق** اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ مُسْتَرِيْحٌ وَّ مُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ بخاری اور مسلم مین ابو قتادہؓ سے جنکا حارث بن ربعی نام ہے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ مُردہ آرام پانیوالا ہے یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا رسول اللہ آرام پانے والا اور آرام دینے والا کیسا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق بندے سے آدمی اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین **ف** حضرتؐ کے سامنے ایک جنازہ نکلا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مومن متقی کے حق مین دنیا قیدخانہ ہے جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا ایمان اور عبادت کی برکت سے قبر ہی سے بہشت کی لذت کا نمونہ پانے لگا اور ظالم فاسق بے قید ہوتا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اُسکی موت سے عالم کو آرام ہے **ق** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَّاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ستم ہے اور جب قرضدار تمھارے قرض کو کسی مالدار پر ڈالے تو مان لینا چاہیے **ف** یعنی مالدار ہو کر قرض نہ ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض دلاوے تو لازم ہو کہ مان لیوے زیادہ تنگ کرے **م** جَابِرٌ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّي اَقْتُلُ اَصْحَابِي اِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهُ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ لوگ یہ چرچا کرین کہ مین اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہون البتہ یہ شخص اور اسکے ساتھی قرآن پڑھتے ہین کہ اُنکے نرخرون سے نیچے نہین اُترتا یعنی قرآن کی دل مین تاثیر نہین ہوتی یہ لوگ دین سے نکلے جیسے تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے **ف** ذی الخویصرہ ایک منافق تھا اُسنے حضرتؐ سے کہا کہ آپ انصاف سے نہین تقسیم کرتے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مین نہ انصاف کرونگا تو کون کریگا عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرتؐ اگر حکم ہو تو مین اس منافق کو مار ڈالون تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند یہ بے دین لائق قتل کے ہے لیکن اسمین بدنامی ہوگی کہ پیغمبر اپنے ساتھیون کو قتل کرتا ہے تو لوگ ملاقات سے وحشت کرینگے اسلام سے محروم رہینگے معلوم ہوا کہ حاکم کو مصلحت کا لحاظ بھی ضرور ہے بعضی جگہ ٹال جانا چاہیے **م** سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَتُهُ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى مسلم مین سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونیکے ساتھ اُسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ اُسکے عوض خون اور دور کرو اُس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو **ف** جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے **م** كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ

وَثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً مسلم مین کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ذکر کے چند الفاظ ہین
کہ ہر نماز کے بعد آتے ہین اُنکا کہنے والا یا کرنے والا نقصان نہین پاتا وہ الفاظ یہ ہین تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر **خ** اَلْمِسْوَرُ بْنُ

٢١١٢

مَخْرَمَةَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ **قَالَهٗ**
لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ جَآءُوْهُ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ بخاری مین مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
میرے ساتھ کے لشکر کو تم دیکھتے ہو اور میرے نزدیک سچی بات پسند ہے سو تم دو باتون سے ایک بات اختیار کرو یا مال لو یا جورو لڑکے اور مین نے تمھاری انتظاری کی تھی یہ حضرتؐ نے
ہوازن کے ایلچیون سے فرمایا جب کہ وہ حضرتؐ پاس مسلمان ہو کر آئے پھر اُنھون نے یہ سوال کیا کہ حضرتؐ ہمارے مال اور جورو لڑکے پھیر دین **ف** جنگ حنین مین ہوازن
کی قوم پر فتح ہوئی اُنکے جورو لڑکے گرفتار ہوئے اول حضرتؐ نے اُنکا انتظار کیا کہ اگر مسلمان ہو وین تو اُنکے مال اور آدمیون کو پھیر دیوین جب اُنکے آنے مین دیر ہوئی
تب حضرتؐ نے اُنکے مال اور آدمی لشکر کو تقسیم کر دیے بعد اُسکے وہ لوگ مسلمان ہو کر آئے اور اپنے مال اور آدمی مانگنے لگے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر اُنھون نے
مال چھوڑا اپنے آدمی لینا اختیار کیا حضرتؐ نے لشکر کو راضی کر کے اُنکے جورو لڑکے پھیر دیے **خ** اِبْنُ عُمَرَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَّا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ

٢١١٣

اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَّا يَكُوْنُ فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَمَا
يَدْرِيْ اَحَدٌ مَّتٰى يَجِيْءُ الْمَطَرُ بخاری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کنجیان غیب کی پانچ ہین اُنکو کوئی نہین جانتا سوے خدا کے کوئی نہین جانتا
کہ کل کیا ہوگا سوے خدا کے اور کوئی نہین جانتا کہ عورت کے پیٹ مین کیا ہے لڑکی یا لڑکا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کل کیا کریگا اور کوئی جی نہین جانتا کہ کس زمین پہ
مریگا اور کوئی نہین جانتا کہ مینھ کب آویگا **ف** یعنی غیب کی بات بالیقین سواے خدا کے کوئی نہین جانتا غیب کا دروازہ سارے عالم پر بند ہے اُسکی کنجی کسی کے پاس
نہین کہ کھولے اور جب چاہے بے تردد دریافت کرے پیغمبرون کو وحی سے اور اولیا کو الہام سے علم حاصل ہوتا ہے لیکن یہ غیب دانی نہین خدا کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے
علاوہ اسکے وحی اور الہام ہر وقت قابو مین نہین کہ جب چاہین دریافت کر لین نجوم اور رمل اور جفر مین یقین نہین حاصل ہوتا صرف حساب و اٹکل ہے ہزار بار
مخالف ہوتا ہے کبھی موافق بھی پڑ جاتا ہے اور ہر چند علم طب مین حاملہ عورت کی علامات لکھی ہین کہ پیٹ مین لڑکی ہے یا لڑکا پھر جب علامات اور قرائن پر مدار
ٹھہرا تو غیب دانی نہوئی علاوہ اسکے اکثر خطا بھی ہوتی ہے اور یہ تو کبھی نہین معلوم ہوتا کہ لڑکا گورا ہے یا کالا اُسکے اعضا سب درست ہین یا ناقص خلاصہ یہ کہ علم غیب
خدا کو مخصوص ہے بالیقین بے تردد کسی کو نہین معلوم ہو سکتا اور یہی عقیدہ ہے اہل اسلام کا جسکے اس اعتقاد مین خلل ہے بالیقین اُسکے ایمان مین خلل ہے **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ

٢١١٤

مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَّكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا میری اُمت سے
زیادہ تر میری محبت مین وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے کوئی اُنمین سے چاہے گا کہ کاش مجکو دیکھتا اپنے اہل و عیال اور مال کے بدلے یعنی حضرتؐ کی تمنا و دید
مین اپنے اہل و عیال اور مال فدا کرنے کا آرزومند ہوگا **شعر** حب احمد ہے سراپا ایمان ٭ جان و مال اُسکی جھلک پر قربان ٭ **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الْكَبَائِرِ

٢١١٥

شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ بخاری اور
مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ماں باپ کو گالی دینا بڑے گناہون سے یہ گناہ ہے اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ کوئی مرد اپنے ماں باپ کو بھی
گالی دیتا ہے حضرتؐ نے فرمایا ہاں یہ گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اور کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے
ف یعنی جب کسی کے ماں باپ کو گالی دی تو وہ بھی اُسکے ماں باپ کو گالی دیگا تو حقیقت مین اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا **م** اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ

٢١١٦

خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ
اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ
لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگانی سے اُس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو جہاد مین اپنے گھوڑے
کی باگ تھامے ہوئے ہے دوڑتا پھرتا ہے اُسکی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقامون مین

تلاش کرتا پھرتا ہے یا اُس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر اُن ہی پہاڑون کی چوٹیون سے یا پہاڑ کے کسی نالے مین اُن ہی نالون مین سے رہتا ہے نماز کو قائم رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیون سے کوئی شخص خیر مین نہین سوائے اُسکے **ف** حضرتؐ نے اس حدیث مین دو شخصونکو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے گوشہ گیر عابد کو گوشہ گیری مین ہزارون فائدے ہین غیبت اور حسد اور حق تلفی اور شر و فساد سے پناہ ہے فراغت سے عبادت ہوسکتی ہے لیکن گوشہ گیری اُسوقت مین بہتر ہے کہ اسلام ضعیف ہوجاوے عالم مین شر و فساد پھیلے درستی کی توقع باقی نہ رہے اور اگر ایسا نہو تو لوگون کے اندر رہنا افضل ہے چنانچہ اور حدیث مین آیا ہے کہ لوگون مین رہنا اور اُنکی ایذاتیان سہنا گوشہ گیری سے افضل ہے **ق**

اِبْنِ عَبَّاسٍ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ وَيُرْوٰى بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيٰاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا اِلٰى قَوْلِهٖ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ كَتَبَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ بخاری و مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے روم کے بادشاہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ یہ خط ہے محمد خدا کے رسول کا ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہے اُسپر سلام ہو جو راہ راست پر چلا بعد اسکے مین تجکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین و دنیا مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہوجا خدا تجکو دوہرا ثواب دیگا یعنی ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنے کا اور دوسرا ثواب محمدی ہونے کا اور اگر تو نے اسلام نہ قبول کیا تو تیرے اوپر رعیت اور تابعدارون کا گناہ پڑیگا یعنی جب تو مسلمان نہوا تو رعیت بھی نہ مسلمان ہوگی تو اُنکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا اور اے کتاب والو آجاؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہے وہ بات یہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوائے کسی کی عبادت اور پرستش نہ کرین اور کسی چیز کو اُسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراوین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوا اپنا رب اور مالک نہ بناوین سو اگر اہل کتاب توحید سے منھ موڑین تو اُن سے کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الٰہی کے مطیع ہین **ف** صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابوسفیانؓ نے مجسے قصہ نقل کیا کہ جب ہمسے اور حضرتؐ سے حدیبیہ مین صلح ہوئی تو مین شام کے مُلک مین تھا اُسی زمانے مین حضرتؐ نے دحیۂ کلبیؓ کے ہاتھ روم کے بادشاہ کو خط بھیجا سو دحیۂ کلبیؓ نے روم کے سردار کو خط دیا اُسنے روم کے بادشاہ کو حوالے کیا ہرقل یعنی روم کا بادشاہ اُس وقت مین آیا تھا ہرقل نے کہا کہ اگر اُس شخص کا جو آپ کو پیغمبر جانتا ہے کوئی اہل قوم ہو تو بلاؤ سو میری طلبی ہوئی مع چند قریش کے ہرقل نے پوچھا کہ تم لوگون مین سے اُس پیغمبر کا رشتے مین کون شخص زیادہ تر قریب ہے مین نے کہا کہ مین تو مجکو لوگون نے بادشاہ کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھی میرے پیچھے بیٹھے پھر مترجم یعنی دو بھانسیا طلب ہوا بادشاہ نے کہا میرے ساتھیون سے کہ مین اس شخص سے کچھ پوچھتا ہون اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اسکو جھٹلائیو ابوسفیانؓ نے کہا کہ قسم خدا کی اگر دروغ گوئی مشہور ہونے کا ڈر نہوتا تو مین حضرتؐ کے حال مین کچھ جھوٹھ بولتا بادشاہ نے پوچھا کہ اُس پیغمبر کا حسب اور نسب کیسا ہے مین نے کہا ہم لوگون مین وہ نہایت شریف اور عمدہ خاندان ہے بادشاہ نے پوچھا کہ اُسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ بھی تھا مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹھ بولنے کی تہمت بھی اُسکو لگی ہے مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ سردار لوگ اُسکے تابع ہوئے ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب اُسکے تابع ہوئے ہین بادشاہ نے کہا اُسکے ساتھی بڑھتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مین نے کہا کہ نہین بلکہ بڑھتے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ کوئی ان مین سے اُسکے دین سے پھر بھی جاتا ہے ناخوش ہوکر مین نے کہا کہ نہین بادشاہ نے کہا کہ تمسے اور اُس سے لڑائی بھی ہوتی ہے مین نے کہا ہان بادشاہ نے لڑائی کا حال پوچھا کیا ہے مین نے کہا کبھی وہ ہمپر غالب ہوتا ہے کبھی ہم اُسپر غالب ہوتے ہین بادشاہ نے کہا کبھی قول کرکے دغا بھی کرتا ہے مین نے کہا کہ نہین لیکن اب ہمسے اور اُس سے صلح ہوئی ہے ہمکو نہین معلوم کہ اب کیا کرنے والا ہے ابوسفیانؓ نے کہا واللہ اتنی بات کے سوائے کوئی اور بات کو مین نہ ملا سکا بادشاہ نے کہا کہ تم لوگون مین اسطرح نبوت کا دعویٰ کسی نے آگے بھی کیا ہے یا نہین مین نے کہا کہ نہین پھر بادشاہ نے دو بھانسیے سے کہا کہ کہدے کہ مین نے اُسکا حسب نسب پوچھا تو نے کہا کہ شریف اور عالی خاندان ہے سو پیغمبر لوگ اسی طرح سے اپنی قوم مین شریف اور نجیب اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہین مین نے پوچھا کہ اُسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا تو نے کہا نہین سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے باپ دادے کی سلطنت چاہتا ہے اور مین نے اُسکے تابعدارونکا حال پوچھا

کہ سردار ہین یا غریب تونے کہا غریب ہین سویہی حال ہے پیغمبرون کا کہ انکی اول غریب لوگ طاعت کرتے ہین یعنی بڑے آدمی غرور سے بےنصیب ہتے ہین اور
مین نے پوچھا کہ نبوت سے قبل کبھی اُسکی دروغ گوئی بھی ثابت ہوئی ہے تونے کہا کہ نہین تو مین نے جانا کہ جو کبھی آدمیون پر جھوٹھ نہ باندھے گا بھلا وہ خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا
اور مین نے تجسے پوچھا کہ اُسکے لوگ دین سے ناخوش ہو کر پھر بھی جاتے ہین تونے کہا کہ نہین سویہی حال ہے ایمان کے نور کا جب دل مین رچ گیا یعنی ایمان کی یہی خاصیت ہے
کہ اسکو تغیر نہین ہوتا اور مین نے تجسے پوچھا کہ اُسکے لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہین یا کم تونے کہا زیادہ ہوتے جاتے ہین سویہی حال ایمان کا ہے کہ اُسکو ترقی ہوتی ہے یہان تک کہ کمال
کو پونہچتا ہے اور مین نے کہا کہ اسکی لڑائی کا کیا حال ہے تونے کہا کہ کبھی وہ غالب ہوتا ہے اور کبھی ہم سویہی سُنت ہے پیغمبرونکی کہ اول ایمان والون کی آزمایش ہوتی ہے پھر انجام کو
فتح نصیب ہوتی ہے اور مین نے پوچھا کہ وہ دغابھی کرتا ہے تونے کہا کہ نہین سویہی عادت ہوتی ہے پیغمبرون کی کہ وہ ہرگز دغا نہین کرتے اور مین نے پوچھا کہ ایسا دعوی اُسکی
قوم مین کسی اور شخص نے بھی کیا تھا تونے کہا کہ نہین سو اگر ایسا کسی نے دعوی کیا ہوتا تو مین یون جانتا کہ یہ شخص بھی اپنی قوم کی راہ پر چلا اگلون کی طرح اسکو بھی
ہوس نے لیا پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہے مین نے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور برادر پروری اور پرہیزگاری سکھلاتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچی ہین
تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے اور مین آگے سے جانتا تھا کہ اسوقت مین پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا اور اگر مین یہ جانتا کہ مین
اُس تک پہونچ سکونگا تو مین اُسکے دیدار کا عاشق ہوتا اور اگر مین اُسکے پاس ہوتا تو مین اُسکے قدم دھوتا اور البتہ اُسکی سلطنت اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک
پونہچیگی پھر بادشاہ نے حضرت کا یہ خط مانگا اور پڑھا جب وہ خط پڑھ چکا تو اہل دربار مین بہت گفتگو اور نہایت غل اور شور ہوا پھر ہم بموجب حکم کے دربار سے نکالے گئے
ابوسفیانؓ نے کہا کہ جب ہمارا اخراج ہوا تو مین نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد کا یہ رتبہ پونہچا کہ بادشاہ روم اُس سے ڈرتا ہے سو جب سے مجکو یقین ہوگیا تھا کہ حضرت سب غالب
ہونگے یہان تک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا راوی نے کہا کہ پھر ہرقل نے روم کے سردار اپنے ایک مکان مین جمع کیے اور دروازون مین قفل دیے پھر اُنسے کہا
کہ اے روم کے لوگو اگر قیامت تک اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی سلطنت کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر کا ایمان لاؤ سو روم کے سردار سب بھڑکے اور گورخرون
کی طرح بدکے اور بھاگے لیکن دروازے بند پائے پھر بادشاہ نے اُنکو بلایا اور کہا کہ مین نے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تھی شاباش جو بات مجکو پسند تھی وہی تمنے کی
پھر تو اُن لوگون نے بادشاہ کو سجدہ کیا اور خوش ہوگئے **ف** ہرقل روم کا بادشاہ نصرانی تھا اپنے دین کا بڑا عالم تھا اُسپر حضرتؐ کی نبوت کی حقیقت ثابت ہوگئی تھی
لیکن اپنی قوم کے خوف سے مسلمان نہوسکا ہجری کے چھٹے سال حضرتؐ نے بادشاہون کو خط لکھے اسلام کی دعوت کی سب بادشاہون مین سے تین بادشاہ بدون لڑائی
کے اسلام کو حق جانکر مسلمان ہوئے ایک حبش کا بادشاہ نصرانی دوسرا یمن کا بادشاہ تیسرا عمان کا بادشاہ اور مقوقس اسکندریہ اور مصر کے بادشاہ نے جس کا دین
عیسوی تھا حضرتؐ کے خط کا یون جواب لکھا کہ تمہارا کیا خوب دین ہے تم توحید الٰہی کی دعوت کرتے ہو اور بت پرستی چھڑاتے ہو بلاشک ایک پیغمبر عیسیٰؑ کے بعد
ہونے والا ہے میرا گمان یہ تھا کہ شاید کہین اور ہوگا اور اُسنے کچھ سونا اور ایک خچر جسکا دلدل نام تھا اور دو عورتین یعنی ماریہ قبطیہ اور شیرینؓ حضرتؐ کو تحفہ بھیجا
لگاوٹ کی لیکن مسلمان نہین ہوا اور ایران کے بادشاہ نے غرور سے حضرتؐ کا نامہ پھاڑ ڈالا حضرتؐ کی بددعا سے اُسکے بیٹے نے اُس کا پیٹ پھاڑا عمر فاروقؓ
اور حضرت عثمانؓ کی خلافت مین سب مُلک فتح ہوئے کسی بادشاہ کا زور نہ رہا اسلام ہوگیا ہندوستان مین نصاریٰ کہتے ہین کہ عیسیٰؑ کی بعد کسی پیغمبر کے ہونے کی خبر
نہین سو غلط کہتے ہین اسواسطے کہ خود انجیل مین خبر موجود ہے کہ عیسیٰؑ کے بعد فارقلیط یعنی ہمارے حضرتؐ آوینگے دوسری دلیل یہ کہ حضرتؐ کے وقت کے نصرانی بادشاہون
نے عیسیٰؑ کے بعد نبی کے ہونے کا اقرار کیا چنانچہ ہرقل اور مقوقس کے کلام سے صاف ثابت ہوا اور حبش کا بادشاہ تو کھلکر مسلمان ہوا اور کسی بادشاہ نے حضرتؐ سے یہ
نہین کہا کہ عیسیٰؑ کے بعد کسی پیغمبر کا وجود نہین تم کیون پیغمبری کا دعوی کرتے ہو تو صاف ثابت ہوا کہ عیسیٰؑ کے بعد پیغمبر کا انکار کرنا صریحاً حق پوشی اور ناانصافی
ہے م حُذَیْفَةُ مِنْهُنَّ ثَلٰثٌ لَّا یَکَدْنَ یَذَرْنَ شَیْئًا وَّمِنْهُنَّ فِتَنٌ کَرِیَاحِ الصَّیْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَّمِنْهَا کِبَارٌ یَعْنِی الْفِتَنَ مسلم مین حذیفہؓ سے ۲۱۱۸
روایت ہے کہ حضرتؐ نے فساد اور فتنون کے ذکر مین فرمایا کہ اُن مین سے تین فتنے ایسے ہین کہ نہین لگتا کہ کچھ بھی چھوڑین اور اُن مین سے ایسے فتنے جیسے گرمی
کی آندھیان کہ بعضی اُن مین سے چھوٹی ہین اور بعضی بڑی **ف** یعنی تین فساد تو عالمگیر ہونگے اور باقی مختلف کوئی کم کوئی زیادہ معلوم نہین کہ تین فساد سے کون کیا
مراد ہین بعضے کہتے ہین کہ ایک فساد تو قوم ترک کی خونریزی یعنی چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت کا قتل عام دوسرے دجال کا نکلنا تیسرے یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا واللہ اعلم

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا زَادَ الْبُخَارِيُّ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھاری آگ ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحابؓ نے کہا قسم خدا کی یا رسول اللہ جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر ایک حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے بخاری نے اتنی روایت زیادہ کی کہ یہی تمھاری آگ جسکو آدمی جلاتا ہے ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے ف یعنی دوزخ کی آگ کے روبرو دنیا کی آگ کی گرمی نہایت کم ہے پھر جب اس آگ کی گرمی کی آدمی کو تاب نہین تو دوزخ کا کیا حال ہوگا خدا کی پناہ

ق اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ بخاری اور مسلم مین ام حرام بنت ملحانؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ بنے تختون پر یا جیسے بادشاہ تختون پر ف ام حرامؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ میرے گھر مین سوکر ہنستے جاگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی خدا نے خواب مین دکھلا دیا کہ تیری امت کی ایسی ترقی ہوگی کہ جہازون پر سوار ہوکر جہاد کرینگے بادشاہون کی طرح ام حرامؓ نے کہا کہ یا حضرتؐ میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی ان غازیون مین شریک کرے حضرتؐ نے دعا کی چنانچہ معاویہؓ کے زمانے مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد ہوا ام حرامؓ بھی غازیون مین داخل تھین پھر جہاز سے اُترکے سواری سے گر پڑین اور مرگئین

ق اَبُوْهُرَيْرَةَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لَبْثِ يُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ سے زیادہ تر ہم شک کرنے کے لائق ہین جب کہ ابراہیمؑ نے کہا کہ اے رب مجکو دکھلا دے کہ تو مُردون کو کیونکر زندہ کرتا ہے خدا نے فرمایا کیا تجکو اسکا یقین نہین ابراہیمؑ نے کہا یقین کیون نہین ولیکن یہ تمنا اسواسطے ہے کہ میرے دل کو اطمینان ہو جاوے اور خدا رحم کرے لوطؑ پر اُسنے آرزو کی تھی کہ مضبوط مکان مین پناہ پکڑے اور اگر مجکو قیدخانے مین دیر لگتی بقدر درازی درنگی یوسفؑ کو مین بُلانے والے کی بات مان لیتا یعنی تکرار نکرتا اُسکے ساتھ چلا جاتا ف حضرتؐ نے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر کرکے ایک شبہہ دفع کیا یعنی اگر کوئی کہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو مُردہ جلانے مین شک تھا اسی واسطے دیکھنے کی درخواست کی اور ہمارے نبیؐ نے کبھی ایسی درخواست نہین کی سو حضرتؐ نے یہ شبہہ اس طرح دفع کیا کہ مجکو تو مُردہ زندہ ہونے مین کچھ تردد اور شک نہین تو ابراہیمؑ کو بطریق اولیٰ نہ تھا اور اگر انکو شک ہوتا تو ہمکو بھی البتہ ہوتا اور حضرت لوطؑ کا قصہ یہ ہے کہ جب کافرون نے حضرت لوطؑ کے مہمانون کی بی عزتی چاہی تو حضرت لوطؑ نہایت غمگین ہوتے اور گھبرائے اور یہ تمنا اُسوقت کی کہ کاش مجکو دفع کفار کا زور ہوتا یا پناہ کے واسطے کوئی محفوظ مکان ملتا حضرتؐ نے اس قصے کی طرف اشارہ کیا کہ خدا لوطؑ پر رحم کرے کہ غیر خدا پر اعتماد کرنا یعنی محفوظ مکان کی تمنا کرنا شان نبوت کے مناسب نہ تھا اور حضرت یوسفؑ کا قصہ یہ ہے کہ جب زلیخا کی مطلب آری حضرت یوسفؑ سے نہوئی تو اُسنے انکو قید کروا یا تہمت لگاکر چودہ برس قید رکھا جب بادشاہ کے نزدیک حضرت یوسفؑ کا کمال خواب کی تعبیر کہنے سے معلوم ہوا تو بادشاہ نے انکو بلایا حضرت یوسفؑ بلانے والے کے ساتھ نہ گئے چاہا کہ اول بے قصوری ثابت ہو تب قیدخانے سے نکلین چنانچہ بتحقیق عصمت اور پاکدامنی کے بادشاہ پاس گئے حضرتؐ نے اس حدیث مین حضرت یوسفؑ کے تامل اور صبر کی تعریف کی کہ باوجود طول حبس کے بدون تحقیق قیدخانے سے نہ نکلے مین اتنا توقف نکلنے مین نکرتا بلانے والے کے ساتھ چلا جاتا

م اَبُوْذَرٍّ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ قَالَهُ حِيْنَ سَاَلَهُ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ مسلم مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا نور ہے مین اُسکو کیونکر دیکھتا یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ ابوذرؓ نے پوچھا کہ حضرتؐ نے اپنے رب کو کیا دیکھا تھا ف یعنی اُسکی ذات پاک پُرنور جلال کے پردے مین دنیا مین آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہان

خ اَبُوْسَعِيْدٍ وَيْحَ عَمَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ بخاری مین ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ افسوس ہے عمار پر وہ تو انکو بہشت کی طرف بلاویگا اور وہ لوگ اُسکو دوزخ کی طرف بلاوینگے ف جب علی مرتضیؓ اور معاویہؓ سے لڑائی ہوئی تب عمارؓ شہید ہوئے معلوم ہوا کہ امام برحق کی اطاعت دخول جنت کا سبب ہے اور بغاوت اور نافرمانی دخول دوزخ کا سبب ہے

ق اَبُوْسَعِيْدٍ وَيْحَكَ اِنَّ الْهِجْرَةَ شَاْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا

قَالَ نَعَم قَالَ فَاعمَل مِن وَرَاءِ البِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَن يَّتِرَكَ مِن عَمَلِكَ شَيئًا **فَالَه** لِاَعرَابِيٍّ سَاَلَهُ عَنِ الهِجرَةِ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ سے روایت ہی
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وای بحال تو البتہ ہجرت کا امر تو نہایت سخت ہے سو کیا تیرے پاس اونٹ ہین اُسنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا تو اُنکی زکوٰۃ دیا کرتا ہی اُسنے کہا ہان حضرتؐ
نے فرمایا بھلا اُنکو دودھ پینے کے واسطے عاریت بھی دیتا ہی اُسنے کہا ہان حضرتؐ نے فرمایا پانی پلانے کے دن اُنکا دودھ دوہتا ہے یعنی محتاجون کو دیتا ہی اُسنے کہا ہان
حضرتؐ نے فرمایا تو اسی طرح کیا کر اپنے دہات مین جو شہرون سے پرے ہے سو بیشک خدا تیرے عمل سے کچھ نہ گھٹاویگا یہ حضرتؐ نے ایک دہاتی عرب سے فرمایا جب کہ اُسنے ہجرت کا
حال پوچھا **ف** قرآن و حدیث مین مہاجرین کی فضیلت بہت مذکور ہی اسکو بھی ہجرت کا شوق ہوا حضرتؐ نے اُسکی استعداد نہ پائی کہ وطن چھوڑ کے ہجرت کی تکلیفین
اُٹھا سکیگا اسواسطے ہجرت سے منع کیا اور فرمایا کہ اپنے وطن مین زکوٰۃ اور خیرات دیا کر حضرتؐ نے نماز روزے کا اُس سے ذکر نہین کیا اسواسطے کہ جو شخص زکوٰۃ
اور خیرات دیتا ہے نماز روزہ کہ اسمین کچھ مال نہین خرچ ہوتا ہی بطریق اولیٰ کرتا ہوگا **ق** اَبُو بَكرَةَ وَيحَكَ قَطَعتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ وَيحَكَ قَطَعتَ عُنُقَ ٢١٢٥
صَاحِبِكَ **فَالَه** مِرَارًا بخاری اور مسلم مین ابوبکرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی
یہ حضرتؐ نے کئی بار فرمایا **ف** ایک شخص نے دوسرے شخص کے سامنے تعریف کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تعریف آدمی کے حق مین زہر ہے کہ وہ غرور مین
آجاتا ہے کہ مین ایسا ہون اور جب غرور آیا تو کمالات حاصل کرنے سے بے نصیب رہا **ق** اَلمِسوَرُ بنُ مَخرَمَةَ وَمَروَانُ بنُ الحَكَمِ وَيلُ اُمِّهٖ مِسعَرُ ٢١٢٦
حَربٍ لَو كَانَ لَهٗ اَحَدٌ يَعنِي اَبَا بَصِيرٍ بخاری اور مسلم مین مسورؓ بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی مان کی کمبختی وہ تو لڑائی کی
آگ بھڑکانے والا ہے کاش اُسکا کوئی مددگار ہوتا یعنی ابوبصیر کا **ف** حضرتؐ اور قریش مین یہ صلح ہوئی تھی کہ قریش کا آدمی اگر حضرتؐ پاس جاوے تو حضرتؐ
اُسکو حوالے کر دین اور اگر حضرتؐ کا آدمی قریش پاس جاوے تو وہ نہ دیوین چنانچہ اس صلح کے بعد ابوبصیر قریش کی قوم سے بھاگ کے حضرتؐ پاس مدینے مین
آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی یہ شخص صلح تڑایا چاہتا ہے اور جنگ کروایا چاہتا ہے باقی قصہ ابوبصیرؓ کا چھٹے باب مین گذرا **م** جابرؓ وَيلَكَ مَن يَّعدِلُ ٢١٢٧
اِذَا لَم اَعدِل لَقَد خِبتَ وَخَسِرتَ اِن لَّم اَكُن اَعدِلُ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھپر خرابی پڑے کون انصاف کریگا جب کہ مین نے
نہ انصاف کیا البتہ تجھپر نقصان اور ٹوٹا پڑا اگر مین منصف نہوا **ف** ایک منافق نے بے ادبی سے کہا کہ یا حضرتؐ آپ تقسیم انصاف سے نہین کرتے تب حضرتؐ نے
یہ حدیث فرمائی اسکا قصہ کئی بار اس کتاب مین ہو چکا **ق** عَبدُ اللّٰهِ بنُ عَمرٍو وَيلٌ لِّلاَعقَابِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہی ٢١٢٨
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہی ایڑیونکو دوزخ سے **ف** حضرتؐ نے چند لوگون کو دیکھا کہ اُنھون نے وضو کیا اور اُنکی ایڑیان خشک رہ گئی تھین وہان
پانی نہ لگا تھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا وضو کیا کرو کہین خشک نہ رہنے پاوے **ق** اَبُو هُرَيرَةَ وَيلٌ لِّلعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ ٢١٢٩
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہے کونچون کو دوزخ سے یعنی اگر وضو مین کونچین خشک رہین گی تو دوزخ مین جلین گی **ف** ان دونون حدیثون سے صاف
معلوم ہوا کہ تمام قدم کا دھونا وضو مین فرض ہے تھوڑا بھی خشک رکھنا ایسا گناہ ہے کہ اُسکا انجام دوزخ ہے ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو کی آیت سے
شیعہ جو قدم کا مسح سمجھتے ہین سو غلط ہے قرآن کا مطلب حضرتؐ سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے **ق** زَينَبُ بِنتُ جَحشٍ وَيلٌ لِّلعَرَبِ مِن شَرٍّ قَدِ اقتَرَبَ فُتِحَ اليَومَ ٢١٣٠
مِن رَّدمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصبَعَيهِ الاِبهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَت زَينَبُ بِنتُ جَحشٍ قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَهلِكُ وَفِينَا
الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَم اِذَا كَثُرَ الخُبثُ بخاری اور مسلم مین حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خرابی ہی عرب کو اس بلا سے جو نزدیک ہو چلی یاجوج
و ماجوج کی دیوار سے آج کھل گیا اسکے برابر حضرتؐ نے اپنے انگوٹھے اور کلمے کی اُنگلی کا حلقہ بنایا یعنی اس حلقے کے برابر اس دیوار مین سوراخ ہو گیا تو حضرت
زینبؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم مٹ جاوینگے حالانکہ ہم مین نیک لوگ ہونگے حضرتؐ نے فرمایا ہان جب کہ بدکاری غالب ہو جاویگی یعنی جب گناہ اور بدکاری
عالم مین کثرت سے ہونگے اور نیک لوگ کم ہو گئے تو نیک اور بد سب ہلاک ہو جاتے ہین **ف** حضرت زینبؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ سوتے سے جاگ پڑے چہرہ مبارک خوف سے
سُرخ تھا فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ پھر یہ حدیث فرمائی حضرتؐ کے وقت سے اُس دیوار مین سوراخ پڑا روز بروز اُسکی ترقی ہے یہانتک کہ قیامت کے قریب راہ ہو جاویگی
یاجوج ماجوج نکل کر سارے عالم کو تباہ کرینگے ہرچند وہ بلا عالم گیر ہے لیکن حضرتؐ نے عرب کا نام خاص اسواسطے لیا کہ عرب سے یاجوج و ماجوج کو حضرتؐ کے

سب سے زیادہ تر عداوت ہوگی م اَبُوْسَعِيْدٍ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَعْنِي الرَّجُلَ الَّذِيْ يُجَادِلُ الدَّجَّالَ مسلم مین ابو سعیدؓ ۲
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک یعنی وہ شخص جو دجال سے جھگڑیگا **ف** صحیح مسلم مین روایت
ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو ایک مرد ایماندار اُسکے پاس آویگا اور لوگون سے کہیگا کہ یہ تو دجال ہے جسکا ذکر حضرتؐ کر چکے ہین سو دجال اُس مومن کو
خوب زدوکوب کروا کے بلاویگا اور کہیگا کہ اب بھی تو میرا ایمان نہ لاویگا مومن کہیگا تو مسیح کذاب ہے پھر دجال اُسکے سر پر آرہ رکھوا کر چروا ڈالیگا بعد اُسکے زندہ
کریگا پھر کہیگا کہ تو میرا ایمان لا مومن کہیگا اب تو مجکو زیادہ تر یقین ہوگیا تیرے کذب اور کفر کا یعنی اسکی بھی حضرتؐ خبر دے گئے ہین کہ دجال ایک شخص کو مار کے
زندہ کریگا سو معلوم ہوا کہ وہ شخص مین ہون پھر مومن کہیگا کہ اے لوگو اب میرے بعد اُسکو کسی کے مارنے جلانے کی طاقت نہوگی پھر دجال اُسکو پکڑے گا کہ
ذبح کرے سو نہ ذبح کر سکے گا پھر اُسکو آگ مین ڈال دیگا لوگ جانینگے کہ وہ آگ مین ہے اور حال آنکہ وہ باغ مین ہوگا پھر حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے
نزدیک اُس مومن کی شہادت نہایت عمدہ ہے **خ** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ ۲
اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَأَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَأَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا **قَالَهٗ** حِيْنَ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَّخَطَّ
خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِّنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ بخاری مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ آدمی ہے
اور یہ اُسکی موت ہے جو اُسکو گھیرے ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہے سو آدمی کی اُمید اور تمنا ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیرین مصیبت اور آفات ہین سو اگر یہ آفت چوکی تو اُس
آفت نے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکی تو اُسنے کاٹا یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ چوکھنٹی لکیر کھینچی اور ایک لکیر اُسکے اندر ایسی کھینچی کہ مربع سے باہر نکل گئی اور
بیچ والی لکیر سے ملا کر چھوٹی چھوٹی لکیرین کھینچین اس طرح سے **ف** اس حدیث مین حضرتؐ نے آدمی کی حرص اور حماقت بیان کی کہ باوجودیکہ موت تو ہر طرف سے
گھیرے ہو اور صدہا آفات اور مصائب درپیش ہین اگر ایک بلا سے بچا تو دوسرے سے نہین بچ سکتا پھر بھی ترک دنیا اور قناعت نہین کرتا حرص کا یہ عالم ہے
کہ پچاس برس کی عمر نہین لیکن صدہا برس کا سامان کرتا ہو آدمی کمال غافل اور نہایت ناعاقبت اندیش ہو **ق** عَائِشَةُ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالُ خَيْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ ۲۱
رَبَّنَا وَاَطْهَرُ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِهٖ عِنْدَ نَقْلِهِ اللَّبِنَ فِيْ بُنْيَانِ مَسْجِدِهٖ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ بوجھ اٹھانا افضل ہو
نہ کہ خیبر کا بوجھ اے ہمارے رب یہ نیک تر اور پاک تر ہے حضرتؐ یہ فرماتے تھے اپنی مسجد کی تعمیر مین اینٹین لانے کے وقت **ف** مدینے کے لوگ خیبر سے خُرمے لادو لاتے
تھے سو فرمایا کہ مسجد کے واسطے اینٹین لادنا خیبر کے خُرمے لادنے سے بہتر اور افضل ہے کہ اسمین دنیا کی فلاح ہے اور اسمین آخرت کی **خ** عَائِشَةُ هٰذَا اِنْ ۲۱
شَآءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ قَالَ حِيْنَ بَرَكَتْ نَاقَتُهٗ عِنْدَ مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو یہی رہنے کا
مکان ہوگا یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ آپ کی اونٹنی مسجد کی جگہ پاس بیٹھ گئی **ف** حضرتؐ نے جب مکے سے ہجرت کی اور مدینے مین تشریف لائے
تو مدینے کے ہر ایک رئیس نے درخواست کی کہ حضرتؐ ہمارے مکان مین تشریف رکھین حضرتؐ نے فرمایا مجکو اسمین اختیار نہین جہان خدا کی مرضی ہوگی وہین یہ اونٹنی
بیٹھ جاویگی سو جہان حضرتؐ کی اب مسجد ہو وہین اونٹنی بیٹھ گئی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی ابو ایوب انصاریؓ کا گھر وہان سے قریب تھا حضرتؐ وہان چند مدت
رہے پھر مسجد کی تعمیر کی اور وہین گھر بنایا اور وہین قبر مبارک ہوئی **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ وَعَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ بخاری ۲۱
مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ جبرئیلؑ ہے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہے اور اُسپر لڑائی کے ہتھیار ہین **ف** حضرتؐ نے جنگ
خندق کے بعد جب کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی باقی اسکا قصہ تیسرے باب مین گذرا م اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا حِيْنَ ۲۱
حَمِيَ الْوَطِيْسُ **قَالَهٗ** يَوْمَ حُنَيْنٍ مسلم مین حضرت عباسؓ بن عبد المطلبؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ وقت ہو کہ تنور بھڑکا یعنی تنور جنگ خوب
گرم ہوا بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضرتؐ نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** پھر حضرتؐ نے چند سنگریزے کفار کی طرف پھینکے اور فرمایا کہ کفار بھاگے کعبے کے
رب کی قسم پھر کفار کی شکست ہوئی **ق** اَلْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ هٰذَا فُلَانٌ وَّهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهٗ يَعْنِيْ حُلَيْسَ ۲۱
بْنَ كِنَانَةَ قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِكُفَّارِ قُرَيْشٍ دَعُوْنِيْ اٰتِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّآ اَشْرَفَ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّآ اَشْرَفَ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ هٰذَا

ابن حفص ق هُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ وَكَانَ قَالَ اَيْضًا لَهُمْ دَعُوْنِي اٰتِهِ بخاری اور مسلم مین مسور بن مخرمہؓ اور مروان بن حکم سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ فلانا شخص
ہے اور یہ اس قوم سے ہے جو قربانی کے جانورون کی تعظیم اور عزت کرتے ہین سو قربانی کے اونٹونکو اسکے سامنے کرو یعنی قوم کنانہ کا وہ مرد جسنے حدیبیہ کے دن کفار قریش سے
کہا کہ مجکو جانے دو تو مین اُسکے پاس جاؤن یعنی حضرتؐ کے پاس پھر جب کہ وہ شخص نمودہوا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی پھر جب دوسری بار مکرز بن حفص نمودہوا حضرتؐ
نے فرمایا یہ مکرز بن حفص ہے اور یہ شریر بدذات مرد ہے اور مکرز نے بھی کفار قریش سے کہا تھا کہ مجکو جانے دو تو مین اُسکے پاس جاؤن یعنی حضرتؐ کے پاس ف
ہجری کے چھٹے سال حضرتؐ عمرہ کرنے کو مدینے سے چلے کفار قریش سے لڑنے کا ارادہ نہ تھا قربانی کے اونٹ حضرتؐ کے ساتھ تھے اصحابؓ احرام باندھے تھے جب مکے کے قریب
حدیبیہ کے مقام مین پہونچے تو کفار قریش نے حضرتؐ کو مکے مین داخل ہونے سے روکا کفار ڈرے کہ شاید حضرتؐ عمرے کے بہانے سے ہمکو مارنے آئے ہون تب کنانہ کی
قوم کے ایک شخص نے کفار سے کہا کہ مین حضرتؐ پاس خبر لینے کو جاتا ہون جب وہ سامنے آیا تب حضرتؐ نے قربانی کے اونٹ اُسکے روبرو کروا لئے تاکہ
اُسکو یقین ہو کہ سوائے عمرے کے اور کچھ ارادہ نہین پھر جب کہ یہ شخص پلٹ گیا تو اُسنے کفار قریش سے کہا کہ یہ لوگ تو زیارت ہی کرنے کو آئے ہین قربانیان اُنکے ساتھ ہین
۲۱۳۸ پھر کفار قریش نے مکرز بن حفص کو خبر تحقیق کرنے کے واسطے بھیجا باقی اُسکا قصہ کئی بار مذکور ہوچکا ق مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ
اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ بخاری اور مسلم مین معاویہؓ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہو
کہ حضرتؐ نے فرمایا یہ عاشورے کا دن ہے اور خدا نے اُسکا روزہ تمپر فرض نہین کیا اور مین روزہ دار ہون سو جو شخص کہ تم مین سے روزہ رکھا چاہے سو رکھے اور جو شخص کہ
تم مین سے نہ روزہ رکھا چاہے سو نہ رکھے ف عاشورا محرم کی دسوین تاریخ کا نام ہے اُسکا روزہ فرض نہین سُنت ہے حضرتؐ نے اُسکے روزہ رکھنے نہ رکھنے کا
۲۱۳۹ اختیار دیا تاکہ معلوم ہو کہ سُنت موکدہ نہین ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِي يَعْنِي بَنِي تَمِيْمٍ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے
فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہین یعنی بنی تمیم کے ف جب قوم بنی تمیم کی زکوٰۃ کے مال آئے تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی بنی تمیم کو حضرتؐ نے اپنی
۲۱۴۰ قوم اسواسطے فرمایا کہ وہ مُضر کی اولاد ہین اور مُضر حضرتؐ کے اجداد مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرتؐ کے ننہال سے بنی تمیم کو قرابت ہے خ اِبْنُ عَبَّاسٍ
هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہے یعنی چھنگلی اور انگوٹھا خون بہا مین برابر
ف آدمی کا پورا خون بہا ہزار دینار یا دس ہزار درم یا سو اونٹ مین اور انگلی کا خون بہا دسوان حصہ ہے پوری دیت کا یعنی سو دینار یا ہزار درم یا دس اونٹ خلاصہ یہ کہ
۲۱۴۱ دیت سب انگلیون کی برابر ہے چھوٹی ہون یا بڑی ق اِبْنُ عَبَّاسٍ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ يَعْنِي شَاةً لِمَيْمُوْنَةَ مَيْتَةً بخاری اور
مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تمنے اُسکی کھال کیون نہ لی سو اُسکو تم پاک صاف کرتے پھر اُسکو اپنے کام مین لاتے یعنی حضرت
میمونہؓ کی مردہ بکری ف حضرت میمونہؓ کی بکری مرگئی اُسکو گھوڑے پر ڈال دیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی مردے جانور کی کھال صاف کرنے کے بعد کام میں لانے
۲۱۴۲ کے لائق ہے موت سے کھال حرام نہین ہوتی خ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلَاكُ اُمَّتِي وَيُرْوٰى هَلَكَةُ اُمَّتِي عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری اُمت کی ہلاکی قریش کے لونڈون کے ہاتھ سے ہوگی ف صحیح بخاری مین روایت ہے کہ مدینے مین حضرتؐ کی مسجد کے اندر مروان کے روبرو
ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی مروان نے کہا خدا اُنپر لعنت کرے کیا وہ لونڈے ہونگے ابو ہریرہؓ نے کہا اگر مین چاہون تو اُنکے نام بھی لے دون کہ فلانا اور فلانا ف
یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان خدا ناترس بے عقل حاکم ہونگے مسلمانون کی بے عزتی اور خونریزی ناحق کرینگے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد اور بعضے عباسی
۲۱۴۳ بادشاہ یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا حضرتؐ نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ اسکا مفصل حال تاریخ مین مذکور ہے ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ يَعْنِي بَنِي تَمِيْمٍ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ میری اُمت مین وہ نہایت سخت ہین دجال پر یعنی بنی تمیم یعنی جب کہ دجال نکلے گا تو بنی تمیم کی قوم پر
۲۱۴۴ اُسکا قابو نہ چلے گا ق اَبُوْ ذَرٍّ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوتَهَا
اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهُ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ

بخاری اور مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ نہایت زیان کار اور بڑے ٹوٹے والے ہین قسم ہے رب کعبہ کی تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے
مان باپ قربان وہ زیان کار کون ہین حضرتؐ نے فرمایا وہ بڑے مالدار مگر وہ زیان کار نہین جو دیوے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اپنے آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے
داہنے سے اور بائین سے اور ایسے لوگ تو کم ہین جو اونٹ اور گاے اور بکری کا مالک انکی زکوٰۃ نہ دیگا تو قیامت مین وہ جانور دنیا سے بہت بڑے اور نہایت موٹے
ہوکر آوینگے اُسکو نوچین گے اپنے سینگون سے اور اُسکو روندین گے اپنی تلیون اور کھرون سے جب پچھلے جانور گذر چکین گے تو پہلے جانور پھر پلٹ آوینگے اسیطرح کرینگے جب تک
یہانتک کہ آدمیون مین فیصلہ ہو چکے گا **ف** ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کعبے کے سایے مین بیٹھے تھے تو جب مجکو حضرتؐ نے دیکھا تب یہ حدیث فرمائی یعنی سخی مالدار
تو کم ہین اکثر بخیل ہوتے ہین نہ زکوۃ دیوین نہ محتاجون کی خبر لیوین جب قیامت کے عذاب مین گرفتار ہونگے تب اُنکی زیان کاری ثابت ہوگی **خ** اَبُوْهُرَيْرَةَ هُمَا
مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ وَفْدُ جِنِّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُوْنِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ اَلَّا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا
طَعَامًا **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ لَهٗ لَا تَأْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ
دونون یعنی ہڈی اور لید جن کا کھانا ہے اور اسکا حال تو یون ہے کہ میرے پاس شہر نصیبین کے جنون کے ایلچی آئے اور وہ خوب جن ہین سو اُنھون نے مجسے کھانا مانگا
تو مین نے انکے واسطے خدا سے دعا مانگی کہ وہ جس ہڈی اور لید پر ہوکر نکلین اُسپر اپنی خوراک پاوین یہ حضرتؐ نے ابو ہریرہؓ سے فرمایا جب کہ حضرتؐ نے اُنسے فرمایا کہ میرے پاس
ہڈی اور لید نہ لانا تو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ہڈی اور لید نہ لانے کا کیا سبب ہے **ف** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجسے فرمایا کہ میری واسطے ڈھیلے لا تاکہ مین طہارت کرون
اور ہڈی اور لید مت لانا تب مین نے اسکا سبب پوچھا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی نصیبین ایک شہر کا نام ہے وہان کے جن مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرتؐ نے
انکی تعریف کی اور دعا کی حضرتؐ کی دعا سے ہڈی پر گوشت جم جاتا ہے اُسکو جن کھاتے ہین اور لید گھاس ہو جاتی ہے اُسکو اُنکے جانور کھاتے ہین تو اس سبب سے ہڈی اور لید سے
استنجا منع ہوا **م** اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَّحْمِهٖ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا قَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَ **قَالَهٗ** فِيْ حُوْتٍ مَّيِّتٍ رَمَاهُ الْبَحْرُ **قَالَ الصَّغَانِيُّ** مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ حَقَّقَ اللّٰهُ بِسُلْطَانِهٖ
اٰمَالَهٗ وَصَدَّقَ بِبُرْهَانِهٖ اَقْوَالَهٗ اَخَذْتُ مَضْجَعِيْ لَيْلَةَ الْاَحَدِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ
وَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اَرِنِي اللَّيْلَةَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ اشْتِيَاقِيْ اِلَيْهِ فَرَاَيْتُ بَعْدَ هَجْعَةٍ مِّنَ اللَّيْلِ كَاَنِّيْ وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مَشْرُبَةٍ وَّلِنَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسْفَلُ مِنَّا عِنْدَ دَرَجِ الْمَشْرُبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ حُوْتٍ مَّيِّتٍ رَمَاهُ
الْبَحْرُ اَحَلَالٌ هُوَ فَقَالَ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ نَعَمْ فَقُلْتُ وَاَنَا اُشِيْرُ اِلٰى مَنْ بِاَسْفَلِ الدَّرَجِ فَقُلْ لِاَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَدِّقُوْنَنِيْ فَقَالَ لَقَدْ شَتَمُوْنِيْ
وَعَابُوْنِيْ فَقُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ كَلَامًا لَيْسَ يَحْضُرُنِيْ لَفْظُهٗ وَاِنَّمَا مَعْنَاهُ عَرَضْتَ قَوْلِيْ عَلٰى مَنْ لَّا يَقْبَلُهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يَلُوْمُهُمْ
وَيَعِظُهُمْ فَقُلْتُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ اَعْرِضَ حَدِيْثَهٗ بَعْدَ لَيْلَتِيْ هٰذِهٖ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ يُحَكِّمُوْنَهٗ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضٰى وَيُسَلِّمُوْنَ تَسْلِيْمًا مسلم مین ابو عبیدہؓ بن جراح سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ مردہ مچھلی روزی ہے
کہ خدا نے تمھارے واسطے نکالی سو کیا تمھارے ساتھ اُسکے گوشت سے کچھ باقی ہے تو ہمکو کھلاؤ ابو عبیدہؓ نے کہا تو ہمنے حضرتؐ کے پاس کچھ اُسکا گوشت بھیجا سو حضرتؐ
نے کھایا یہ حضرتؐ نے اُس مردہ مچھلی کے حق مین فرمایا جسکو سمندر نے باہر خشکی مین ڈال دیا تھا **ف** جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے ہمکو لڑائی پر بھیجا اور
ابو عبیدہؓ کو ہمپر حاکم کیا ہمارے ساتھ کا کھانا ہو چکا اور ہمپر بھوک غالب ہوئی سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر ڈالدی ویسی بڑی مچھلی ہمنے کبھی نہ دیکھی تھی اُسکی
پسلی کے تلے سے گھوڑا مع سوار گذر جاتا تھا اول اُسکے حلال ہونے مین تردد ہوا بعد اُسکے اضطرار کے سبب سے اُسکو کھانا شروع کیا ہم تین سو آدمی تھے مہینا بھر
وہان رہے اور کھایا کیے جب ہم مدینے مین آئے تو حضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی امام اعظم کے مذہب مین اگر مچھلی بے سبب مر جاوے اور پانی پر
اُترا وے تو حلال نہین اور اگر کسی صدمے اور سبب سے مر جاوے تو حلال ہے **ف** حسن صغانی اس کتاب کے مؤلف نے کہا کہ خدا اُسکی اُمیدون کو اپنی قدرت سے بر لاوے
اور اپنی حجت اور دلیل سے اُسکے قولون کو سچا کرے کہ مین اپنے فرش پر لیٹا اتوار کی رات شہر ربیع الاول کی گیارھوین تاریخ سن چھ سو بائیس ہجری مین اور

مین نے کہا کہ الٰہی مجکو آج کی رات اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب مین دکھلا دے کہ اُسکے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہی تو رات کو ایک نیند کے بعد
مین نے دیکھا کہ گویا مین اور حضرتؐ ایک بالاخانے پر ہون اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہمسے نیچے بالاخانے کی سیڑھی پاس موجود ہین تو مین نے کہا یا رسول اللہ آپ
کیا فرماتے ہین مُردہ مچھلی کے مقدمے مین جسکو سمندر نے باہر ڈالا کیا وہ حلال ہے تو حضرتؐ نے مسکراتے فرمایا کہ ہان حلال ہی تو مین نے عرض کی اور جو لوگ کہ
سیڑھی کے نیچے ہین اُنکی طرف اشارہ کیا کہ میرے ان ساتھیون سے فرما دیجیے کہ یہ لوگ مجکو سچا نہین جانتے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ تونے مجکو گالی دی اور اُن لوگون نے
مجکو عیب لگایا تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیونکر ہے تو حضرتؐ نے کچھ کلام کیا کہ اُسکی لفظین مجکو یاد نہین رہین ولیکن اُسکا مطلب تو یہی تھا کہ تو نے
میری حدیث اُن لوگون سے بیان کی جو اُسکو نہین قبول کرتے یعنی نااہلون کے روبرو حضرتؐ کی حدیث نقل کرنا کمال بے ادبی ہے گالی دینے کے
برابر پھر حضرتؐ اُن لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اُنکو ملامت اور نصیحت کرنے لگے پھر مین نے اُس رات کی فجر کو کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ اس رات کے
بعد مین حضرتؐ کی حدیث کو کسی سے بیان کرون مگر اُن ہی لوگون سے کہون گا کہ جو اپنے اختلافات مین حضرتؐ ہی کو حکم اور فیصلہ کرنے والا جانتے ہین پھر اپنے
دلون مین حضرتؐ کے حکم اور فیصلے سے کچھ تنگی اور اُداسی نہین پاتے اور اپنا کاروبار سب حضرتؐ ہی کو سونپتے ہین دل سے مان کر **ف** مؤلف کے
خواب سے بھی معلوم ہوا کہ ایسی مچھلی حلال ہے اور ثابت ہوا کہ حضرتؐ کی حدیث نااہلون کے روبرو بیان کرنا بے ادبی ہے مشتاق بیندا سی کہی نااہل کے
روبرو ضائع نہ کرے **ق** اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ يَعْنِي اَبَا طَالِبٍ بخاری اور ۲/۱۴۷
مسلم مین عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ یعنی ابو طالب دوزخ کے پایاب یعنی چھچھلی آگ مین ہے اور اگر مین نہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ
مین ہوتا **ف** ابو طالب نے حضرتؐ کو پرورش کیا اور ہمیشہ حضرتؐ کے حامی اور مددگار رہے اسواسطے دوزخ مین اُنپر کمتر ہلکا عذاب ہوا **ق** اَنَسٌ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ ۲/۱۴۸
وَلَنَا هَدِيَّةٌ يَعْنِي لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ گوشت اُسکے حق مین صدقہ ہے اور ہمارے
واسطے تحفہ ہے یعنی وہ گوشت جو بریرہؓ کو صدقہ ملا تھا **ف** بریرہؓ حضرت عائشہؓ کی خادمہ تھی اُسکو زکوٰۃ کا گوشت ملا تھا حضرتؐ نے اُسکو کھایا اور یہ فرمایا
یعنی جب زکوٰۃ کا اول محتاج مالک ہوا پھر اُسنے غنی یا ہاشمی کو دیا تو درست ہے **م** حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ ۲/۱۴۹
وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ **قَالَهٗ** لَهٗ حِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ مسلم مین حمزہ بن عمروؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سفر مین افطار کرنا رخصت ہی خدا کی طرف سے سو جو اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو کہ روزہ رکھا چاہے تو اُسپر کچھ
گناہ نہین یہ حضرتؐ نے حمزہؓ سے کہا جب کہ اُسنے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مین اپنے اندر سفر مین روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہون سو کیا مجھپر گناہ ہے روزہ رکھنے مین
ف یعنی تخفیف اور آسانی کے واسطے خدا نے روزہ کھانے کی سفر مین اجازت دی ہے یہ حکم فرض نہین سفر مین روزہ رکھنے نہ رکھنے مین آدمی کو اختیار ہے
م اَبُوْ مُوْسٰى هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ يَعْنِي سَاعَةَ الْجُمُعَةِ مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جمعے کی ۲/۱۵۰
مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہی **ف** بہت احادیث مین ثابت ہے کہ جمعے مین ایک ایسی ساعت ہی کہ اُسمین مسلمان جو دعا کرے
سو قبول ہوتی ہے لیکن اسمین اختلاف ہی کہ وہ ساعت کون ہے سو دو قول اُن مین نہایت صحیح ہین ایک تو یہ کہ وہ ساعت اُسوقت سے ہے کہ امام منبر پر
بیٹھے یہان تک کہ نماز ہو چکے اس قول کی سند یہی حدیث ہی دوسرا قول یہ کہ وہ ساعت جمعے کی اخیر ساعت ہی جب آفتاب ڈوبنے لگے چنانچہ عبداللہ بن سلامؓ
سے اس مضمون کی حدیث منقول ہے اکثر علما کے نزدیک دوسرا قول نہایت قوی ہے چنانچہ اسکی تفصیل صراط المستقیم سفر السعادۃ کی شرح مین موجود ہی جسکو
تحقیق کا شوق ہو اُسکو دیکھے **خ** اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ ۲/۱۵۱
وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْقَبْضُ اَوِ الْفَيْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ خدا کی قدرت کا داہنا ہاتھ پُر ہے خرچ کرنا اُسکو کم نہین کرتا دست قدرت شب و روز اُنڈیلنے والا ہی یعنی ہر دم فیض کا ریلا جاری ہے بھلا دیکھو تو کہ جو کہ خدا
نے خرچ کیا جیسے کہ آسمانون اور زمین کو بنایا کہ اتنے خرچ نے تو اُسکے داہنے ہاتھ مین سے کچھ نہین کم کیا اور حال آنکہ یہ فیض اُسوقت سے ہے

کہ عرش خدا پانی پر تھا یعنی ازل سے اور خدا کے دوسرے ہاتھ مین روک ہر یا یون فرمایا کہ فیض ہے کسی کو اُٹھاتا ہے اور کسی کو جھکاتا ہے **ف** یعنی کشائیش
اور تنگی دونون خدا کی صفتین ہین **م** اَبُوهُرَيْرَةَ يَمِيْنُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ وَفِي رِوَايَةٍ يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ مسلم مین
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اور دوسری روایت یون ہو کہ تیری قسم وہی معتبر ہو جسپر
تیرا ساتھی تصدیق کرے **ف** یعنی مدعی کی مراد پر قسم کھاوے تب معتبر ہے چنانچہ اسکا بیان ساتوین باب مین گذرا

اَلْبَابُ الْحَادِيْ عَشَرَ

فِي الْكَلِمَاتِ الْقُدْسِيَّةِ الَّتِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَبِّهِ جَلَّ جَلَالُهُ گیارھوین باب مین قدسی حدیثین ہین جنکی
حضرتؐ نے اپنے رب کی طرف سے روایت کی اس باب مین مصنف صرف قدسی حدیثین لایا ہے قدسی حدیث اُسکو کہتے ہین کہ حضرتؐ یون کہین کہ خدا نے
یون فرمایا قرآن اور قدسی حدیث مین یہ فرق ہے کہ قرآن کا مضمون اور لفظ دونون خدا کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا کا اور لفظ
حضرتؐ کے خدا نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرتؐ کے دل مین ڈالا حضرتؐ نے اُسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور
حدیث قدسی کا چھونا درست ہے **خ** اَنَسٌ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہو کہ جب مین نے اپنے بندے کو اُسکی دو پیاری چیزون مین مبتلا کیا یعنی دونون آنکھین اُسکی جاتی رہین پھر اُسنے صبر کیا تو اُنکے عوض اُسکو
مین بہشت دونگا **ف** دونون آنکھین آدمی کو بہت پیاری ہین اُنکا چھوٹنا یا اُنکی روشنی کا کم ہونا اُسپر نہایت شاق ہے جب اُسنے ایسی سخت مصیبت پر
صبر کیا اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اسواسطے اسکا بدلہ بہشت کو مقرر کیا **خ** اَبُوهُرَيْرَةَ إِذَا أَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ
بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب بندے نے میرا ملنا دوست رکھا تو مین بھی اُسکا ملنا دوست رکھتا ہون اور جب اُسکو میرا ملنا
برا لگا تو مجکو بھی اُسکا ملنا برا لگتا ہے **ف** یعنی ایماندار کو مرتے وقت مغفرت کی بشارت ہوتی ہے تو وہ موت کا اور خدا کی حضوری کا مشتاق ہوتا ہو اور کافر کو
مرتے وقت عذاب نظر آتا ہے تو وہ موت سے اور خدا کی حضوری سے گھبراتا ہو **خ** اَبُوهُرَيْرَةَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ
تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ بِأَسْرَعَ بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے
تو مین اُسکے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو مین اُسکے آگے دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہون اور جب وہ میرے آگے
دونون ہاتھون کے پھیلاؤ برابر بڑھتا ہے تو مین اُسکے پاس اس سے بھی زیادہ جلدی بڑھتا ہون **ف** یعنی جتنا بندہ خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسکا دونا خدا
بندے پر متوجہ ہوتا ہے اُسکا مددگار ہوکر دین کے مشکل کام اُسپر آسان کر دیتا ہے اس حدیث مین نیک کامون کی ترغیب ہے جن سے خدا کی نزدیکی حاصل
ہوتی ہے **م** اَبُوهُرَيْرَةَ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً
فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرشتون سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کا قصد کرے تو اُسکو کچھ
مت لکھو اور اگر اُسنے اُس بدکام کو کیا تو ایک بدی لکھو اور جب اُسنے نیکی کا قصد کیا اور اُسپر عمل نہ کیا تو ایک نیکی لکھو اور اگر اُسنے نیک کام کیا تو دس نیکیان لکھو
ف سبحان اللہ کیا اُسکی رحمت اپنے بندون پر بیحساب ہو کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھا دے اور بدی کو ایک ہی کہے اور
نیکی کو دس گُنا کرادے لیکن اسکو دریافت کیا چاہیے کہ بدی کا قصد البتہ نہین لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مصمم ہوگیا یعنی اُسکا کرنا بے تردد
خوب سا دل مین ٹھن گیا ہو تو اُسکی دو صورتین ہین ایک تو یہ کہ بعد عزم مصمم ہونے کے اُس بدکام کو خوف الٰہی سے عمل مین نہ لایا اور اُسپر شرمندہ ہوا تو ایک
نیکی لکھی جاوے گی اسواسطے کہ اُسنے خدا کے واسطے اپنی خواہش نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ کہ بدی کا عزم مصمم سواے خوف الٰہی کسی اور سبب سے ظاہر
نہونے پایا تو بیشک ایک گناہ لکھا جاویگا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل مین یہ عزم مصمم کیا کہ مین کل فلانے کو قتل کرونگا یا فلانی عورت سے حرام کرونگا اور اُسی
رات کو وہ مرگیا یا وہ عورت مرگئی تو اُسپر قصد قتل و حرام کا گناہ ثابت ہوا چنانچہ یہ مطلب اور حدیثون مین صاف مذکور ہو **ق** اَبُوهُرَيْرَةَ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي

الصَّالِحِيْنَ مَالَاعَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ بخاری اورمسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ مین نے تیار کر رکھا ہے اپنے نیک بندون کے لیے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا **ف** یعنی بہشت مین نیکون کے واسطے ایسی عمدہ نعمتین ہین کہ اُنکے مانند دنیا مین کوئی چیز نہین جسکو مثال دیجیے **مصرع** چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۲۱۵۸ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ مین بہ نسبت اور شریکون کے نہایت بے پرواہ ہون ساجھے سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جسمین میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اُسکو اور اُسکے ساجھے کے کام کو چھوڑ دیتا ہون **ف** یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہین مردود ہے خدا اُسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اُسمین کچھ بھی لگاؤ نہو

۲۱۵۹ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ بخاری اورمسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے گمان اور اٹکل کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور مین اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہون جس دم کہ مجکو یاد کرتا ہے **ف** پوری روایت یون ہے کہ اگر بندہ مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہے تو مین بھی اُسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجکو مجمع مین یاد کرتا ہے تو مین اُسکو اُس مجمع مین یاد کرتا ہون جو اُسکے مجمع سے بہتر ہے یعنی اُسکا ذکر فرشتون اور ارواح انبیا مین کرتا ہون اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہے اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور یہ نہین کہ گناہون پر تو اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا مجکو ضرور بخشے گا اسواسطے کہ اُسکا نام رجا اور حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسواس ہے جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ گنا جاویگا

۲۱۶۰ **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ الصَّوْمَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ بخاری اورمسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ روزہ میرے ہی واسطے ہے اور مین اُسکا بدلہ دونگا یعنی اُسکا فرشتون سے بدلہ نہ دلاؤنگا خود دونگا **ف** روزے کو خدانے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادتین جیسے نماز زکوۃ حج مین ریا اور نموداری کو دخل ہے لیکن روزے مین دخل نہین کہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اُسکو کوئی نہین جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کے شریک ہین مگر روزے مین شریک نہین اسواسطے کہ اُنکو بھوکھ پیاس نہین جسکو روکین

۲۱۶۱ **م** اَنَسٌ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تیری اُمت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہین گے ایسا کیا ہے ایسا کیا ہے یہانتک کہینگے یہ تو خدا ہے جسنے خلق کو پیدا کیا سو خدا کو کس نے پیدا کیا **ف** یعنی اس امت کے بعضے نادان بیہودہ سوالات کرتے کرتے یہانتک نوبت پہونچاوینگے کہ خدا مین تردد کرینگے حال اُنکا اسکے برابر کوئی حماقت نہین اسواسطے کہ خالق کا وہ محتاج ہے جو اوّل اُسکا وجود نہو بعد عدم کے ظاہر ہوا اور جس کے وجود کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا وہ کیونکر غیر کا محتاج ہو یہ واہی سوال ایسا ہی جیسے کوئی کہے کہ ہر چیز تو آفتاب کی روشنی سے ظاہر ہے اور آفتاب کسکی روشنی سے ظاہر ہے **مصرع** آفتاب آمد دلیل آفتاب ✦ حدیث مین آیا ہے جسکو ایسا وسوسہ آوے وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے

۲۱۶۲ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ اللّٰهَ فَرِحَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشی ہین جب کہ اُسنے روزہ کھولا خوش ہوگیا اور جب خدا سے ملے گا تو خوش ہوگا **ف** روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوکھ پیاس کا غلبہ گیا اور خدا سے ملکر ثواب روزے کا پاویگا تو خوش ہوگا

۲۱۶۳ **خ** اَبُوْذَرٍّ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَعَلٰى عِبَادِيْ اَلَا فَلَا تَظَالَمُوْا بخاری مین ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ مین نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندون کے اوپر حرام کیا خبردار ہو جاؤ ایک دوسرے پر ظلم نکیا کرو **ف** یعنی خدا ظلم سے پاک ہے اُسکی صفت عادل ہے اسی واسطے بندون مین بھی عدل کو پسند رکھتا ہے

۲۱۶۴ **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماویگا کہان ہین وہ لوگ جو آپس مین محبت رکھتے تھے میری عظمت اور جلال کے سبب سے آج اُنکو سایے مین رکھونگا اپنے سائے مین جس دن کوئی سایہ نہین میرے سایے کے سوا **ف** یعنی جو آپس مین للہ محبت رکھتے ہین

اُنکی محبت صرف خداہی کے واسطے ہے ریا ورطمع دنیا اور خواہش نفسانی سے اُنکی محبت پاک ہے وہ قیامت کو ایسا عمدہ درجہ پاوینگے کہ خدا کی حمایت اور عرش کے سائے مین ہونگے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اَجْرَهٗ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ تین شخص کا مین مدعی دشمن ہوجاؤنگا قیامت کے دن ایک تو وہ مرد جسنے میرا درمیان دیا پھر دغا کی اور دوسرا وہ مرد جسنے آزاد آدمی کو بیچا سو اُسکی قیمت کھائی اور تیسرا مرد وہ جسنے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا پھر اُس سے پورا کام کروالیا اور اُسکی مزدوری نہ دی ف خدا کو درمیان دیا یعنی کسی سے قول قسم کی خدا کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا کو ضامن دیکر م اَبُوْهُرَيْرَةَ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ مینے نماز کو بانٹا اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ اور میرے بندے کے لیے ہے جو مانگے ف پوری روایت یون ہے کہ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہے خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہے خدا فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ثنا اور صفت کی اور جب مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہی خدا فرماتا ہے میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی اور جب اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے یعنی عبادت خدا کو اور مدد کا فائدہ بندے کو اور جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتا ہی خدا فرماتا ہے یہ میرے بندے کے واسطے ہے یعنی سورۂ فاتحہ مین دو مطلب ہین ایک حمد و ثنا دوسرے دعا تو حمد و ثنا خدا کے واسطے ہے اور دعا بندے کیواسطے سواسی واسطے فرمایا کہ نماز یعنی سورۂ فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھوں آدھ ہے خ اَبُوْهُرَيْرَةَ كَذَّبَنِيْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے نے مجکو جھٹلایا اور اُسکو یہ لازم نہ تھا اور مجکو گالی دی اور اُسکو یہ لائق نہ تھا سو میرا جھٹلانا تو اُسکے اس قول مین ہے کہ کہتا ہی کہ خدا مجکو کبھی دوسری بار نہ بناویگا جیسے اُسنے اول بار مجکو بنایا اور حال آنکہ اوّل بار کا بنانا مجھپر بہت آسان نہین دوسری بار کے بنانے سے یعنی دونون بار کا بنانا مجکو برابر ہے اور یہ نہین کہ اوّل بار کا بنانا تو آسان ہوا اور دوسری بار کا مشکل اور مجکو گالی دینا تو اس قول مین ہی کہ بندہ کہتا ہے کہ خدا نے بیٹا لیا اور حال آنکہ مین تو ویسا اکیلا پاک ہون جو نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہ اُسکے جوڑ کا کوئی ہے ف خدا نے قرآن مین خبر دی کہ قیامت ہوگی مُردے دوسری بار پیدا ہونگے اور عرب کے کافر اس کا انکار کرتے تھے تو اسواسطے اسکو تکذیب کہا اور گالی سے مراد عیب گوئی ہے نصاری کہتے ہین عیسیٰؑ خدا کا بیٹا ہے اور یہود عزیرؑ کو بیٹا کہتے ہین اور عرب کے

۲ کافر فرشتونکو خدا کی بیٹیان کہتے تھے م عِيَاضُ بْنُ حِمَارٍ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا مسلم مین عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ جو مال کہ مین نے بندے کو دیا سو حلال ہے اور مینے اپنے سب بندونکو حقانی پیدا کیا جو باطل دین پر نہ جھکے اور البتہ اُنکے پاس شیطان آئے سو اُنکو اُنکے پیدایشی دین سے پھیر ڈالا اور اُنپر حرام کیا جو مین نے اُنپر حلال کردیا تھا اور شیطانون نے اُنکو تبلایا کہ میرے ساتھ اُس چیز کو شریک ٹھہراوین جسپر مین نے کوئی دلیل نہین اُتاری ف یعنی اگر شیطان اور کفار کسی کو نہ بہکاتے تو ہر آدمی اپنے پیدایشی دین پر رہتا یعنی شرک نکرتا اور حلال چیز کو بدون حکم الٰہی کے حرام نہ جانتا کفار عرب کا معمول تھا کہ بتون کے نام پر سانڈ چھوڑتے اور اُسکا کھانا حرام جانتے سو فرمایا کہ یہ شیطانی بات ہی کہ حلال کو حرام کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نذر نیاز کے کھانے کو جسکو عورتین اچھوتا کہتی ہین بدون فاتحہ ہوئے نہ کھانا یا حضرت فاطمہؓ کے فاتحہ کے کھانے کو

۲۱ مردون کو نہ دینا ہرگز درست نہین یہ بھی شیطانی بات ہی کہ شرع مین اُسکا کچھ حکم نہین م اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ لِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِعَبْدِيْ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میرے بندے کو لائق نہین یون کہنا کہ مین یونس بن متّٰی سے بہتر ہون ف حضرت یونسؑ بدون حکم خدا اپنی قوم سے نکل گئے تھے سو اگر کوئی اُنکو بے صبر جان کر اپنے تئین بہتر کہے تو ہرگز درست نہین اسواسطے

۲۱۷۰ کہ بغیبون سے کوئی بہتر نہین ہوسکتا م اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَآ اَنْعَمْتُ عَلٰی عِبَادِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ بِھَا کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ الْکَوْکَبُ
وَبِالْکَوْکَبِ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی مین اپنے بندون پر کوئی ایسی نعمت نہین دیتا جسکے بعضے بندی ناشکر نہوتے ہون کہتے ہین
فلانے ستارے نے پانی برسایا او فلانے تارے کے سبب سے پانی برسا **ف** یعنی مینہ خدا برساتا ہے اور نادان لوگ اسکو تارے اور گست
۲۱۷۱ کی تاثیر سے جان کر خدا کا شکر نہین کرتے **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا زَالَ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ
الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت
کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہی کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتون کے واسطے سے چاہا کرتا ہے یہانتک کہ مین اُسکو چاہنے لگتا ہون تو مین اُس کا
کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہے اور اُسکی آنکھ ہوجاتا ہون جس سے دیکھتا ہے اور اُسکا ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے پکڑتا ہے اور اُسکا پانون ہوجاتا ہون جس سے
چلتا ہے اور اگر مجسے وہ کچھ مانگے تو مقرر مین اُسکو دون اور اگر مجسے پناہ مانگے تو البتہ اُسکو پناہ دین رکھون **ف** اس حدیث مین اُس مقام کا بیان ہے
جسکو علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اُسکے دل و جوارح کا یعنی آنکھ کان
ہاتھ پانون کا حافظ ہوجاتا ہے گناہون سے اُنکو روکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندۂ مقبول کی حاجت روائی پر اُسکے کان اور آنکھ اور پانون سے بھی زیادہ تر
متوجہ ہوتا ہے لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب محبت الٰہی نے بندی پر سایہ ڈالا تو اُسکو خدا کے سوائے کسی چیز سے تعلق اور دل بستگی نہین رہتی اور بجز رضائے الٰہی کے
کوئی آرزو اور تمنا اُسکے دل مین نہین دخل پاتی تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اُس سے نہین ہوسکتا آنکھ کان ہاتھ پانون مرضی خدا کے تابع ہوجاتے ہین
بے اُسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات کو سنے سوا ایسے عمدہ درجے حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے
یعنی جب بندے نے جانا کہ قرب الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عبادت کے کوئی طریق نہین تو اسواسطے وہ عبادت پہ کمر باندھتا ہے اور عبادت دو قسم ہو فرض اور
نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اُسکے وقت مقرر ہین تو مشتاق بندے سے اُن وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی نہین
رہا جاتا اسواسطے اُن خالی وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہے جب چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسی طرح نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدے
کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہوکر اُسکا یہ حال ہوجاتا ہے کہ **شعر** ہمہ گوشیم تا چہ فرمائی ٭ ہمہ چشمیم تا نظر آئی ٭ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا
کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے نہین میسر ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع بے نمازی فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین
۲۱۷۲ سو اُنکا غلط گمان ہے اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہے وہ لوگ تو فرض کو بھی چٹ کر ڈالتے ہین **خ** اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَا لِعَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ
صَفِیَّہٗ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّۃُ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ بہشت کے سوائے ایماندار
میرے بندے کا کوئی بدلہ نہین جب کہ مین نے اُسکا اہل دنیا کا پیارا لے لیا پھر اُسنے ثواب کے واسطے صبر کیا **ف** یعنی جب مومن کا دوست جیسے ماں باپ
۲۱۷۳ یا جورو یا بیٹا یا بھائی یا اُستاد مر گیا اور اُسنے صبر کیا تو اُسکا بدلہ خدا نے بہشت مقرر کیا **خ** اَنَسٌ وَّاَبُوْھُرَیْرَۃَ مَنْ اَھَانَ لِیْ وَیُرْوٰی مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ
بَادَرَنِیْ بِالْمُحَارَبَۃِ وَمَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ مَا تَرَدَّدْتُ فِیْ قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَکْرَہُ مَسَآءَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ
عَبْدِیَ الْمُؤْمِنُ بِمِثْلِ الزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا وَلَا تَعَبَّدَ لِیْ بِمِثْلِ اَدَآءِ مَا افْتَرَضْتُہٗ عَلَیْہِ بخاری مین انسؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا
فرماتا ہے کہ جو میرے ولی کی حقارت اور ذلت کرے اور دوسری روایت یون ہو کہ جو میرے ولی سے عداوت کرے تو اُسنے البتہ میرے ساتھ لڑائی پر
کمر باندھی اور کسی چیز مین جسکا مین کرنے والا ہون مجکو تردد نہین ہوتا جیسے اپنے بندۂ ایماندار کی روح قبض کرنے مین تردد ہوتا ہے وہ موت کو کروہ
جانتا ہے اور مین اُسکے ملول ہونے کو کروہ جانتا ہون اور حال آنکہ اُسکو موت سے کوئی چارہ نہین یعنی اُسکو مرنا ضرور ہی اور میرے بندۂ ایماندار نے میری نزدیکی
نہین چاہی ترک دنیا کے برابر اور نہ میری بندگی کی فرض ادا کرنے کے برابر **ف** ولی سے مراد متقی مومن ہو چنانچہ قرآن مین خدا نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ پر
کچھ خوف اور غم نہین اور اولیاء اللہ وہ ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ جیسا مجکو ایماندار کی موت مین تردد ہوتا ہے کسی چیز مین

ویسا تردد نہین ہوتا ہر چند خدا تردد سے پاک ہے لیکن اسمین مزید رحمت کا بیان ہو یعنی ایمان کی برکت سے اور جوش رحمت سے مومن کی تردد کو خدا نے اپنی
طرف نسبت کیا جیسے چوتھی حدیث مین بیماری اور بھوکھ اور پیاس کو اپنی ذات پاک پر نسبت فرمایا پھر فرمایا کہ قرب الٰہی کا کوئی طریقہ ترک دنیا سے بہتر نہین
اور کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہین یعنی جو اولیاء اللہ کی ایسی عزت منزلت کے برابر ہونیکا مشتاق ہو اسکو لازم ہے کہ اول دنیا سے بیتعلق ہو جاوے
پھر عبادت پر کمر باندھے اور نفل کی نسبت فرض عبادت پر زیادہ تر کوشش کرے اور یہ نہین کہ فرض نماز مین تو مرغی کی طرح زمین پر جلدی جلدی چونچین مارین
۲۱ اور پیر کے وظیفے بتلائے کو دو دو پہر پڑھین م جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ
مسلم مین جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے وہ کون ہو جو مجھپر قسم کھاتا ہو کہ مین فلانے کو نہ بخشونگا مقرر اسکو تو مین نے بخشا اور تیرا عمل
اکارت کیا ف جسنے یون کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا اسنے گویا خدا پر حکومت کی اسواسطے اسکے نیک عمل کو خدا برباد کر ڈالتا ہو اور
جسپر اسنے قسم کھائی اسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہو سعادت اور شقاوت اور خاتمے کے حال سوائے خدا کے کسی کا کسی کو نہین معلوم کیسا ہی سخت کافر ہو اور
۲۱ کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اسکو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہین اسواسطے کہ شاید اسکا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے م اَبُو هُرَيْرَةَ وَمَنْ
أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے
کہ اس سے بڑا کون ظالم ہے جو گیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناوین یا ایک دانہ پیدا کرین یا ایک جو بناوین ف یعنی جاندار کی صورت
بنانے والے پیدا کرنے مین خدا کے ساتھ مشابہت کرتے ہین حالانکہ ایسے عاجز ہین کہ جاندار تو ایک طرف ہے ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہین
۲۱ بنا سکتے م اَبُو هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے مال کو
خرچ کیا کر تو مین بھی تجکو دیا کرونگا ف اس حدیث مین سخی کو خدا نے کشایش مال کا وعدہ کیا ہے یہی سبب ہو کہ سخی کو محتاج نہین دیکھا لیکن اسکو دریافت
کیا چاہیے کہ سخاوت خدا کو پسند ہے اور اسراف ناپسند ہے سخاوت یہ کہ شرع کے موافق نیک کامون مین خرچ کرنا اور اسراف یہ کہ خلاف شرع بیجا کامون مین مال
۲۱ کو اڑانا جیسے ناچ رنگ مین یا نمود کے مقام مین م اَبُو هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ
أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ
أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي
يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ
لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا خدا فرماویگا قیامت مین کہ اے آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تھا سو
تو نے مجکو نہ پوچھا بندہ کہے گا کہ اے میرے رب مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے یعنی بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے خالق سے
اور بیماری سے کیا نسبت خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تو نے اسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجکو معلوم نہین کہ اگر تو اسکی بیمار پرسی
کرتا تو مجکو اسکے پاس پاتا یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے مین نے تجھسے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ کھلایا بندہ کہے گا اے میرے رب مین
کیونکر تجکو کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہو خدا فرماویگا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ فلانے میرے بندے نے تجھسے کھانا مانگا تھا سو تو نے
اسکو نہ کھلایا تجکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے تجھسے مین نے پانی مانگا تھا سو تو نے مجکو نہ پلایا بندہ کہے گا
اے میرے رب مین تجکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے نہ پلایا تھا ان جان
رکھ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہو کہ انکی احتیاج اور ضرورت کو اپنی ذات پاک کیطرف
۳ نسبت کیا حالانکہ وہ مقدس ذات سب احتیاجون سے پاک ہے اس حدیث مین ادائے حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہے م اَبُو ذَرٍّ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ
ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا

مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ ۔ مسلم مین ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب بے راہ ہو مگر جسکو مین راہ بتلاؤن تو مجھسے ہدایت مانگو تمکو نیک راہ لگاؤن اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مینے کھلایا تو مجھسے کھانا مانگو کہ تمکو کھلاؤن اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو مین نے پہنایا تو مجھسے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن اے میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو دن رات اور مین سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون تو مجھسے مغفرت مانگو کہ تم کو بخشون اے میرے بندو تم کبھی مجکو ضرر نہین پونہچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو اور کبھی مجکو فائدہ نہین پونہچا سکتے کہ مجکو کچھ فائدہ پونہچاؤ اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے بڑے متقی پرہیزگار دل کے برابر ہوجاوین تو یہ سب تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت مین کچھ نہ بڑھاوے اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد کے نہایت بڑے گنہگار دل کے برابر ہوجاوین تو یہ سب کا فسق اور گنہگاری میری بادشاہی سے کچھ نہ گھٹاوے اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور تمھارے آدمی اور جن ایک میدان مین کھڑے ہون اور مجھسے اپنی اپنی سوال کرین اور مین ہر ایک آدمی کو اسکی مانگی چیز کو دون تو ایسا دینا اس سے کچھ نہ گھٹاوے جو میرے پاس ہو مگر جیسے سوئی گھٹاتی ہو جب کہ اسکو سمندر مین ڈالیے یعنی ایسی عطا سے بھی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین پڑتی اے میرے بندو یہ تو تمھارے ہی اعمال مین جنکو تمھارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو ان اعمال کا پورا بدلہ دون گا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اسکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اسکے سوا برا بدلہ پاوے تو وہ اپنی جان کے سوا کسی کو اولاہنا نہ دیوے کہ اسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا **ف** اس حدیث مین تمام بندون کی محتاجی اور عاجزی اور خدا کی شوکت اور شاہنشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہے یعنی بدون میری التجا کے تمھارا کوئی کام نہین چل سکتا نہ دنیا مین راہ یابی اور طعام اور لباس تمکو مل سکتا ہے نہ آخرت مین گناہون کی مغفرت بدون میرے ہو سکتی ہے تو تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہوا اور میری بے پرواہی کا تو یہ حال ہے کہ اگر تم سب کے سب پیغمبر کے برابر متقی ہوجاؤ تو اسپر میری سلطنت کی کچھ رونق موقوف نہین اور اگر تمام جہان ابو جہل اور فرعون کے برابر ہوجاوے تو میرا کچھ نقصان نہین پھر اپنی عطا بیساب کی مثال دی کہ اگر تمام جہان کے طرح طرح کے سوال پورے کیجیے تو بھی بیان کچھ کمی کا حرف نہین پھر اپنی عدالت بیان فرمائی کہ آخرت کا ثواب اور عذاب کا سبب تمھارے اعمال ہین ہماری طرف سے کچھ ظلم نہین **ق** أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّيْ أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِيْ بَعْضًا ۔ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اے محمد مین جب کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اسکو کوئی نہین پھیر سکتا اور البتہ مینے تجکو دیا یعنی تیری امت کے واسطے یہ تجھپر احسان کیا کہ انکو مین عالمگیر قحط سے نہ مار ڈالون گا اور انکے سوا کسی دشمن کو انپر نہ غالب کرونگا اس طرح پر کہ انکی جڑ پیڑ کو اکھاڑ ڈالے اگرچہ انپر تمام دنیا کے اطراف و جوانب کے کافر جمع ہوکر آوین کافرون کا غلبہ اسواسطے نہوگا تا کہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کرین اور بعضے انکے بعضون کو قید کرین **ف** یعنی قضا و قدر مین یہ ٹھہر چکا ہے کہ امت محمدی مین قیامت تک قائم رہیگی نہ ایسا قحط پڑیگا جس مین سب کے سب مرجاوین نہ ایسے کافرین پر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست و نابود کر ڈالین چنانچہ چنگیز خان اور ہلاکو کے وقت مین لاکھون بلکہ کرورون مسلمان قتل ہوئے لیکن بالکل نیست اور نابود نہین ہوگئے ہان یہ البتہ ہے کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور شر و فساد اور غارت گری اور قتل موقوف نہوگا چنانچہ تاریخ کی کتابون مین یہ حال ظاہر ہے

۲۱۷۹

اَلْبَابُ الثَّانِيْ عَشَرَ فِيْ جَوَامِعِ الْاَدْعِيَةِ

بارھوین باب مین حضرتؐ کی دعائین ہین جو ہر ایک مطلب کی جامع ہین افضل یہی ہے کہ حضرتؐ کی دعائین یاد کرکے عمل مین لاوے اسواسطے کہ اوّل تو
یہ کہ کوئی ایسا مطلب دینی یا دنیاوی نہین جسکی حضرتؐ نے مجمل یا مفصّل دعا نہ کی ہو دوسرے یہ کہ جو دعا حضرتؐ کی زبان مبارک پر گذری بلاشک بابرکت
اور مقبول ہے تو ہوتے حضرتؐ کی دعاؤن کے کیا ضرور کہ اور دعاؤن کو سیکھے **ق** عَائِشَةُ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ
اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا **كَانَ** اِذَا اشْتَكٰى اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ سختی کو لیجا اے آدمیون کے پالنے والے اور صحت دے تو ہی شافی ہو صحت نہین بدون تیری صحت کے ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے حضرتؐ کا معمول
تھا کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا اسکو اپنے داہنے ہاتھ سے سہلاتے پھر یہ دعا اُس سبب سے سکھلاکر فرماتے **خ** اَنَسٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ
قَالَهٗ عِنْدَ اِسْلَامِ غُلَامٍ يَهُوْدِيٍّ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَكَانَ يَخْدِمُهٗ بخاری مین انسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شکر خدا کو جس نے اسکو
دوزخ سے بچایا یہ حضرتؐ نے یہودی لڑکے کی وقت مرگ مسلمان ہوتے فرمایا اور وہ لڑکا حضرتؐ کی خدمت کیا کرتا تھا **ف** ایک یہودی لڑکا حضرتؐ کا خادم
تھا جب وہ بیمار ہوا تو حضرتؐ اُسکے دیکھنے کو گئے اور اُسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا اُسنے اپنے باپ کی طرف دیکھا اُسکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم کا
کہا مان پھر وہ مسلمان ہو گیا تب حضرتؐ نے اس طرح شکر کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا درست ہے اور کافر کی عیادت جائز ہے
اور مرض الموت مین مسلمان ہونا مقبول ہے بشرطیکہ آخرت کا عذاب سامنے نہ آگیا ہو **خ** اَبُوْ اُمَامَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا
مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا رَفَعَ مَآئِدَتَهٗ بخاری مین ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے
بہت سا ستھرا بابرکت شکر نہ ایسا شکر جو ایکبار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جاوے اور اُسکی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو ہی حمد کے لائق ہے یہ حضرتؐ
دعا کرتے تھے جب انکا دسترخوان اُٹھایا جاتا تھا یعنی کھانے کے بعد یہ دعا سنت ہے **م** اِبْنُ عُمَرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا
هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ
فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَرْجِسَ اَيْضًا وَزَادَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا خدا سب سے بڑا پاک ذات ہے جس نے اس سواری کو ہمارا تابعدار کر دیا اور ہم اسکو قابو مین نہ کر سکتے اور ہم
ہر حال مین اپنے رب ہی کی طرف رجوع لانے والے ہین الٰہی ہم اپنے اس سفر مین نیکوکاری اور پرہیزگاری تجھسے مانگتے ہین اور وہ کام چاہتے ہین
جسمین تو راضی ہو جاوے الٰہی ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس سفر کی دوری اور درازی کو ہمسے لپیٹ ڈال یعنی جلدی سے سفر کٹ جاوے الٰہی تو
سفر مین تو ساتھی ہے اور گھر بار کا خلیفہ ہے یعنی نگہبان الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی اور بدشکلی سے اور مال اور گھر بار کی بُری اُلٹ پلٹ سے
اور عبد اللہ بن سرجسؓ نے بھی ایسی ہی روایت کی اور اتنی زیادہ روایت کی ہے کہ الٰہی تیری پناہ ٹوٹنے سے جو فائدے کے بعد ہو اور مظلوم کی بد دعا سے
ف یہ دعا حضرتؐ سفر کرتے وقت فرماتے **ق** اِبْنُ عُمَرَ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ
صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہو اور جب حضرتؐ سفر سے پلٹتے تو
اُس اگلے سفر کی دعا کو پڑھتے اور اُسی دعا مین اتنا اور بڑھاتے کہ ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکر گذار ہین خدا نے اپنا
وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی یعنی حضرتؐ کی مدد کی اور کفار کے گروہون کو شکست دی یعنی بھگا دیا تنہا اُسی نے **ف** اسمین اشارہ ہے جنگ خندق کے قصے
کی طرف کہ عرب کے کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا پھر بے سر و پا بھاگ گئے تھے **ق** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
كَانَ هٰذَا اَكْثَرُ دُعَآئِهٖ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو دنیا مین بہتری اور بھلائی دے اور آخرت مین

بہتری اور بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے انس روا اور حضرت اکثر کیا کرتے تھے **ف** دنیا کی بہتری صحت اور قدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب مکروہات سے پناہ اور آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الٰہی علی مرتضیٰ سے روایت ہو کہ دنیا کی بہتری نیکبخت عورت اور آخرت کی بہتری حور ہے اور دوزخ کے عذاب سے مراد بدبخت عورت ہو اس دعا مین دین اور دنیا کے سب مطالب داخل ہین اسواسطے حضرت اس دعا کو اکثر اوقات پڑھا کرتے تھے **م** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ۱۸۶

کہ الٰہی دے میری جان کو اسکی پرہیزگاری اور اسکو گناہ اور بدخو سے پاک صاف کر ڈال تو ہی اسکا بہتر پاک کرنیوالا ہے اور تو ہی اسکا کارساز اور مددگار ہے **ف** جو چیز آخرت مین ضرر کرے اس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی بے تقوی ممکن نہین اسواسطے حضرتؐ نے اول تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی **خ** زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ يَعْنِيْ الْاَنْصَارَ بخاری مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے انصار کے حق مین ۱۸۷

دعا کی کہ الٰہی انکے تابعدارون کو ان ہی مین کر دے **ف** انصار نے کہا یا حضرتؐ دعا کیجیے کہ ہمارے تابعدار لوگ بھی ہم سے مسلمان ہو جاوین تب حضرتؐ نے یہ دعا کی تابعدار سے مراد جورو لڑکے اور لونڈی غلام یا آشنا دوست **ق** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ بخاری اور مسلم ۱۸۸

مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مدینے مین برکت کر اسکی دونی جو تو نے مکے مین برکت کی ہو **ف** حضرت ابراہیمؑ نے مکے کے واسطے دعا کی اور حضرتؐ نے مدینے کے واسطے برکت سے مراد کشایش رزق یا باطنی فیض ہو **ق** اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ ۱۸۹

سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی محمدؐ کے اہل بیت کی روزی بقدر زیست کر **ف** یعنی اتنی روزی دے جسمین حیات کی رمق باقی رہے مال کی بہتایت نہو اسواسطے کہ کشایش رزق مین اکثر غفلت ہوتی ہو اور صبر کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا چنانچہ حضرتؐ کی حیات مین ایسا ہی حال رہا اور حضرتؐ کے بعد حضرتؐ کی بیبیان اور حضرتؐ کی اولاد بھی اختیاری فقر کو لیے رہے شمائل ترمذی مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ کے انتقال تک حضرتؐ کے اہل بیت کا جو کی روٹی دو وقت برابر پیٹ نہین بھرا اور اسی کتاب مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ اور حضرتؐ کی بیبیان دو دو تین تین رات سو رہتے تھے رات کا کھانا میسر نہوتا تھا اور اسی کتاب مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے زندگی بھر ایک دن مین دونون وقت روٹی نہ کھائی اور کبھی دونون وقت گوشت کھایا **خ** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا بخاری ۱۹۰

مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میرے دل مین روشنی کر اور میرے کان مین روشنی اور میری آنکھ مین روشنی اور میری داہنے سے روشنی اور میرے بائین سے روشنی اور میرے آگے روشنی اور میرے پیچھے روشنی اور میرے اوپر روشنی اور میرے نیچے روشنی اور کر ڈال مجکو سراپا نور **ف** روشنی سے مراد حق بات ہے جیسے تاریکی سے باطل بات مراد ہوتی ہو تو مطلب یہ کہ میرے دل اور اعضا کو حق مین مصروف رکھ بلکہ سب جہت سے مجکو حق سے گھیر لے تا باطل کسی طرف سے دخل نہ پاوے **خ** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا يَعْنِيْ عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ قَالَهُ حِيْنَ تَهَجَّدَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ۱۹۱

بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی عباد پر رحم کر یعنی عباد بن بشر پر یہ حضرتؐ نے فرمایا جب کہ حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کے گھر مین تہجد پڑھی تو عباد بن بشرؓ نے اپنی آواز بلند کی اور مسجد مین نماز پڑھی **ف** اس حدیث مین ترغیب ہو تہجد کی معلوم ہوا کہ مسجد مین تہجد بلند آواز سے پڑھنا درست ہو **ق** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ بخاری اور مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہو کہ ۱۹۲

حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مین نے اپنی جان تجھکو سونپی اور منھ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہہ ہے نہ بچاؤ کا مکان ہو مگر تیرے ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب کا ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے پیغمبر کا ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا **ف** حضرتؐ نے کسی شخص سے فرمایا کہ جب تو سویا کرے تو یہ دعا پڑھا کر اسواسطے کہ اگر تو اسی رات مین مرگیا تو ایمان پر مرا اور اگر زندہ رہا تو اچھی بات ہوئی **م** سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے

دعای حضرتؐ کہ رزق اہل بیت نبوی بقدر بقای حیات باشد ۱۲

قسمع صوت له يصلي في المسجد
شنوا آپ نے انکی آواز جسوقت نماز پڑھ رہے تھے مسجد مین

میرے واسطے دعا کی کہ الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے الٰہی سعد کو شفا دے **ف** سعدؓ نہایت بیمار تھے حضرتؐ اُنکی عیادت کو تشریف لیگئے یہ دعا کی پھر انکو صحت حاصل ہوئی **م** ابوہریرہؓ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جسمین میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جسمین میری بازگشت ہے اور کردے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری مین زیادتی کا سبب اور کردے موت کو میرے واسطے ہر ایک بُرائی سے راحت کا سبب **ف** یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے **م** اَلْمِقْدَادُ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ مسلم مین مقدادؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی کھلا اُسکو جو مجکو کھلاوے اور پلا اُسکو جو مجکو پلاوے **ف** جب کسی کی دعوت کھاوے تو یہ دعا کرے **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْهِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مدد کر میری اُنپر سات برس کا قحط ڈال کر یوسفؑ کا سا قحط سات برس کا **ف** جب کفار قریش اور قوم مُضر نے حضرتؐ کی ایذا پر نہایت کمر باندھی تب حضرتؐ نے یہ دعا کی یعنی جیسا حضرت یوسفؑ کے وقت مین قحط پڑا تھا ویسا اُنپر پڑے تاکہ اپنی شامت اور گمراہی سے خبردار ہون اور ایمان لاوین چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ اُنھون نے ہڈی اور مُردار کو کھایا آخر کو حضرتؐ سے التجا کی حضرتؐ نے کمال رحمت سے دعا کی تو وہ بلا دفع ہوگئی **م** عَلِیٌّ وَعَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ مسلم مین علی مرتضیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب تیرے غصہ سے اور تیری بخشش کے سبب تیرے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہون تجھسے یعنی تیرے قہر سے مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات کی خود تعریف کی **ف** مصابیح مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات مین نے حضرتؐ کو بستر پر نہ پایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرتؐ کے تلوون پر پڑا اور حضرتؐ سجدہ مین یہ دعا کرتے تھے **م** اِبْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون بواسطہ تیری عزت کے کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے اس سے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجکو گمراہ اور ضائع کر ڈالے تو ویسا زندہ ہے جسکو کبھی موت نہین اور جن اور آدمی مرجاوینگے **ق** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا **قَالَهٗ** فِی الْاِسْتِسْقَاءِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہماری فریاد سن ہمپر مینھ کو برسا الٰہی ہمکو پانی دے یہ حضرتؐ نے پانی کی طلب مین دعا کی **ف** ایک بار حضرتؐ کے وقت مین قحط پڑا حضرتؐ منبر پر بیٹھے خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گنوار آیا اُسنے کہا یا رسول اللہ جانور مرگئے اور لڑکے بالے بھوکون مرتے ہین دعا کیجیے خدا پانی برساوے تب حضرتؐ نے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کی تین بار اور آسمان پر کہین بدلی کا نشان نہ تھا تو یکایک پہاڑ کے نیچے سے بادل اُٹھا اور سارے آسمان پر پھیل گیا اور سات دن لگاتار پانی برسا کہ آفتاب نظر نہ پڑا حضرتؐ دوسرے جمعے کو خطبہ پڑھتے تھے کہ وہی گنوار پھر آیا اُسنے کہا یا رسول اللہ جانور پانی کی کثرت سے ہلاک ہوے اور راہین بند ہوگئین دعا کیجیے کہ خدا مینھ کو روکے تو حضرتؐ نے ہاتھ اُٹھائے اور یون دعا کی کہ الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے ہمپر اب نہ برسے الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون مین اور جنگل کے درختون مین مینھ برسے تو مدینے کے اوپر سے بادل ٹل گیا ڈھال کی طرح مدینہ خالی ہوگیا آس پاس برسا کیا یہ معجزہ تھا حضرتؐ کا **م** اُمُّ سَلَمَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ مسلم مین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخشدے ابی سلمہؓ کو اور اُسکا ہدایت والون مین درجہ بلند کر اور اُسکے بعد باقی رہے لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی اُنکا حافظ اور نگہبان رہ اور بخشدے ہمکو اور اُسکو اے رب العالمین اور اُسکی قبر کو کشادہ کر اور اُسمین روشنی کردے **ف** ابوسلمہؓ حضرت ام سلمہؓ کے پہلے خاوند تھے جب وہ مرگئے تو غسل اور کفن سے پہلے حضرتؐ نے اُنکے واسطے یہ دعا کی **م** عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بقیع الغرقد والون کو بخش

ف بَقِیْعُ الْغَرْقَدِ مدینے کے قبرستان کا نام ہے اس دعا مین بشارت ہے مغفرت کی اُنکو جو مدینے مین مرے اور وہان گڑے ق ۲۲۰۲ اَبُوْمُوْسیٰ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْمُوْسیٰ فَقُلْتُ وَلِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے ۔ روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی بخش دے ابی عامر کو جسکا عُبید نام ہے الٰہی قیامت کے دن اُسکو اپنی اکثر خلق سے یا یون فرمایا کہ اکثر لوگون سے اونچا رکھ ابو موسیٰؓ نے کہا مین نے کہا اور میرے واسطے دعا کیجیے یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی عبداللہ بن قیس کا گناہ بخش اور قیامت کے دن اُسکو عزت والے مقام مین داخل کر ف ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے مجکو ابو عامرؓ کے ساتھ جنگ اُوطاس مین بھیجا تو ابو عامرؓ کے زانو مین تیر لگا اُسی زخم سے وہ مر گئے مین نے یہ حال حضرتؐ سے بیان کیا اور مین نے کہا کہ یا حضرتؐ ابو عامرؓ نے مجسے کہا تھا کہ حضرتؐ میری مغفرت کی دعا کرین تب حضرتؐ نے یہ دعا کی پھر ابو موسیٰؓ نے اپنے واسطے دعا کروائی ابو موسیٰؓ ہی کا نام عبداللہ ابن قیس ہے ق ۲۲۰۳ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ بخاری اور مسلم مین زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر انصار کی اور انصار کے بیٹون کی اور انصار کے پوتون کی ق ۲۲۰۴ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مغفرت کر سر مُنڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور بال کترانے والون کیواسطے بھی مغفرت مانگیے حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر مُنڈانے والونکی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ اور کترانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مغفرت کر سر مُنڈانے والون کی اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کترانے والون کے واسطے بھی دعا کیجیے حضرتؐ نے فرمایا الٰہی کترانے والونکی بھی مغفرت کر ف حجۃ الوداع مین حضرتؐ کے ساتھ قربانی تھی اور اکثر اصحابؓ کے ساتھ قربانی نہ تھی جب حضرتؐ مکے مین پونچے تو اصحاب سے فرمایا کہ جسکے ساتھ قربانی نہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے اور اپنا سر منڈاوے جب حج کا وقت آوے تو پھر احرام باندھ کے حج کرے اور حضرتؐ نے خود اپنا سر بدون قربانی کیے ہوئے نہ منڈایا تو جنکے ساتھ قربانی نہ تھی اُن مین سے بعضون نے تو بموجب حکم کے اپنے سر منڈوائے اور بعضون نے اپنے سر کے تھوڑے تھوڑے بال کترائے سر نہ منڈائے وہ یہ سمجھے کہ بدون حج کیے ہوئے کیا سر منڈوائیے حضرتؐ کو یہ بات پسند نہ آئی کہ اُنھون نے حکم بجانے مین کیون تامل کیا اسواسطے تین بار منڈانے والون ہی کے واسطے دعا کی اور کترانے والون کے واسطے نہ کی آخرش کو تیسری بار رحمت نے جوش کیا کترانے والون کو بھی مغفرت کی دعا مین شامل کر لیا معلوم ہوا کہ حج مین سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہے م ۲۲۰۵ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ ن الْاَشْجَعِیُّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَهٗ حِيْنَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ مسلم مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اُسکو بخش اور اُسپر رحم کر اور اُسکو عافیت اور آرام دے اور اُسکا گناہ معاف کر اور اُسکی عزت سے مہمانی کر اور اُسکے بیٹھنے کے مقام کو کشادہ کر یعنی قبر کو اور اُسکو دھو پانی سے اور برف سے اور اولے سے یعنی اُسکو پاک کر طرح طرح کے کرم سے اور اُسکو صاف کر ڈال گناہون سے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے چھانٹتا ہے اور بدل دے اُسکو گھر اُسکے گھر سے بہتر اور علاقے دار لوگ اُسکے علاقے دار لوگون سے بہتر اور جورو بدل دے اُسکی جورو سے بہتر اور ڈال دے اُسکو بہشت مین اور بچا دے اُسکو قبر کے عذاب سے یا یون فرمایا کہ دوزخ کے عذاب سے یہ حضرتؐ نے دعا کی جب جنازے کی نماز پڑھی ف اس حدیث کے راوی نے کہا کہ جب حضرتؐ نے اُس میت کے واسطے اس تفصیل سے دعا کی تو مجکو تمنا ہوئی کہ کاش مین بجاے اس میت کے ہوتا ق ۲۲۰۶ اَبُوْمُوْسیٰ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِيْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ هَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطِيْئَتِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ بخاری اور مسلم مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی بخشدے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجسے اپنے حال مین ہوئی ہو اور بخش دے اُس چیز کو جسکو تو مجسے زیادہ تر واقف ہے اور بخشدے میری

اسواسطے کہ اُنکو یقین تھا کہ حضرتؐ کی دعا بیشک مقبول ہو خ ابْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَهُ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ قَالَهُ يَوْمَ اُحُدٍ بخاری مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرا قول قرار تجکو یاد دلاتا ہون یعنی کمال عاجزی سے تیرے عہد و پیمان کے وسیلے سے سوال کرتا ہون الٰہی اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری بندگی نہ ہو یہ حضرتؐ نے جنگ بدر کے دن دعا کی اور انسؓ کی روایت مین یون ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اگر تو نے چاہا یعنی ہمکو ہلاک کرنا تو زمین مین پھر تیری عبادت نہوگی یہ دعا حضرتؐ نے جنگ احد کے دن فرمائی ف مصابیح مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ جنگ بدر کے دن خیمے مین یہ دعا حضرتؐ کرتے تھے تو ابوبکر صدیقؓ نے حضرتؐ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا حضرتؐ اتنی دعا کفایت کرتی ہے آپ نے پلے سرے کی التجا اپنے رب کی ہی تو حضرتؐ زرہ پہنے خیمے سے نکلے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اب کافرون کا لشکر بھاگا جاتا ہے اور پیٹھ پھیرتا ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا بلا تفاوت م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَّاَجْرًا مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تو بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین کوسون یا لعنت کرون تو اُس بد دعا کو اُسکے واسطے گناہون کی طہارت اور ثواب کر دیجیو ف یعنی شاید اگر بشریت سے مین کسی مسلمان کو بد دعا کرون تو اُسکے حق مین اثر نہ کرے بلکہ بد دعا عین دعاے خیر ہو جاوے اُس دعا سے کمال شفقت حضرتؐ کی اپنی اُمت پر ثابت ہوئی م اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی البتہ وہ انصار میرے نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو بہت پیارے ہین الٰہی وہ میرے نزدیک اُن لوگون مین سے ہین جو زیادہ تر محبوب ہین الٰہی وہ میرے نزدیک اُن آدمیون مین سے ہین جو نہایت پیارے ہین یہ حضرتؐ نے انصار کے حق مین تین بار فرمایا خ ابْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَهُ مَرَّتَيْنِ مُنْصَرَفَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ مِنْ اَبِيْ خُزَيْمَةَ بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے روبرو بیزاری ظاہر کیے دیتا ہون خالد کے کرتب سے یہ حضرتؐ نے دو بار فرمایا جس وقت خالد بن ولید قوم نبی خزیمہ سے پلٹے ف عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے خالد کو بنی خزیمہ کی قوم پر بھیجا اُنکے مسلمان کرنے کو سو خالدؓ نے اُنکو اسلام کی دعوت کی تو وہ بخوبی یہ بات نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے اُنھون نے یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے یعنی مسلمان ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانون کو بے دین کہتے تھے سو خالدؓ نے اُنکا قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کو ایک قیدی دیا تا کہ قتل کرے تو مین نے کہا واللہ کہ مین اپنے قیدی کو نہ قتل کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے پھر جب ہم پلٹے تو یہ حال حضرتؐ سے کہا تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی یعنی خالدؓ سے قصور ہوا کہ بے مطلب بوجھے اُنکو مارا الٰہی مین اسمین شریک نہین معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہی اگر خلاف مقصود غلطی سے یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اُسکا کچھ اعتبار نہین شعر ما درون را بنگریم و حال را ٭ نی برون را بنگریم و قال را ٭ اور خالدؓ کی طرف سے یہ عذر ممکن ہو کہ اُنکو حکم تھا کہ اگر وہ اسلام نہ لاوین تو قتل کرو سو اُنھون نے اسلام کو صاف نہین ظاہر کیا اور یہ جو کہا کہ ہم بے دین ہوئے اسمین یہ مطلب بھی ممکن ہے کہ ہمنے اپنا دین چھوڑا ہم یہودی یا نصرانی ہوئے شاید عار کے سبب سے اسلام کی لفظ نہ کہی ہو بلکہ یون کہا کہ ہم بے دین ہوئے واللہ اعلم ق اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهُ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین اُسکو چاہتا ہون یعنی حسن بن علی کو سو تو بھی اُسکو چاہ اور اُسکو چاہ جو اُسکو چاہے ف حضرتؐ نے ایکبار امام حسنؓ کو اپنی گود مین لیکر اُنکو چوما پھر یہ دعا کی خ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَيُرْوٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا فَارْحَمْهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بخاری مین اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین حسنؓ اور حسینؓ کو چاہتا ہون سو تو بھی اُنکو چاہ اور دوسری روایت یون ہے کہ الٰہی مین مقرر ان دونون پر رحم کرتا ہون سو تو بھی انپر رحم کر ف ان دونون حدیثون مین حسنینؓ کی بڑی عمدہ فضیلت ہو کہ حضرتؐ نے اُن کی محبت اور اُنکے محب کی محبت کی خدا سے دعا کی خدا کی محبت سے مراد ترحم اور کمال رحمت ہے م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ كَانَ يَقُوْلُهُ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت

کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تجسے اُسکی بھلائی اور اُسکے اندر کی بھلائی اور جس واسطے یہ آندھی بھیجی گئی اُسکی بھلائی مانگتا ہون اور اُسکی بُرائی اور اُسکے اندر کی بُرائی اور جس واسطے یہ بھیجی گئی ہے اُسکی بُرائی سے پناہ مانگتا ہون یہ دعا حضرت کرتے تھے جب سخت ہوا چلتی تھی

٢٢٢٣ م ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى مسلم مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تجسے ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی بے پرواہی مانگتا ہون **ف** عفاف اور عفت کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہوجاوے یعنی بے شرع کی اجازت کسی چیز کی خواہش غلبہ نکرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہین جیسے سخاوت اور حیا

٢٢٢٤ خ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بخاری مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون بزدلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہون بُری اور نکمی زیست سے اور پناہ مانگتا ہون دجّال کے فتنے فساد سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے **ف** نکمی عمر یعنی پیری سے اسواسطے پناہ مانگی کہ اُسوقت آدمی کے ہاتھ پاؤن کسے مین ہوتے نہین نہ عقل ٹھکانے رہتی ہے تو گویا آدمی دیوار بنجاتا ہے

٢٢٢٥ ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دیو بھوت اور بھوتنیون کے شر سے یہ دعا حضرتؐ پاخانے مین داخل ہوتے فرماتے **ف** پاخانے مین خدا کا نام مذکور نہین ہوتا اسواسطے شیطان وہان رہتے ہین اس سبب سے حضرتؐ نے یہ دعا کی

٢٢٢٦ ق اَبُوْسَعِيْدٍ وَاَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ بخاری اور مسلم مین ابوسعیدؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری مانگتا ہون تشویش اور غم سے اور جان کی ماندگی اور بدن کی کاہلی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کے بوجھ اور مَردون کے غلبے سے **ف** مَردون کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلون سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مَردون پر غالب ہو

٢٢٢٧ م ابْنُ عُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی عافیت اور آرام کے پلٹنے سے اور ناگہانی تیرے عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کامون سے

٢٢٢٨ م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مسیح دجّال کے فتنے فساد سے اور تیری پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنے سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ اور ڈانڈ سے **ف** زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اور اولاد کا نقصان یا کثرت مال کی جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اُسوقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ بد ہونا

٢٢٢٩ م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ صحیح مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرتؐ نے فرمایا یا اللہ مین پناہ لیتا ہون تیرے ساتھ بدی سے اُسکی جو مین نے کیا اور بدی سے اُسکی جو مین نے نہین کیا م اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس علم سے جو فائدہ نکرے اور اُس دل سے جو تیرے حضور مین نہ جھکے اور اُس دعا سے جو نہ سُنی جاوے یعنی قبول نہو اور اُس جی سے جسکو آسودگی نہو یعنی لالچی ہو قلیل پر قناعت نہ کرے **ف** علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جسکی شرع مین اجازت نہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر اور جو آخرت مین کام نہ آوے بلکہ ضرر کرے جیسے یونانی حکمت کا علم اور علم نافع وہی ہے جو دنیا مین یا آخرت مین یا دونون مین فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب مین اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق مین اور دنیا اور آخرت دونون کا فائدہ شریعت کے علوم مین اور جو علم کہ نہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت مین دخل زیادہ پیدا کرنا

٢٢٣٠ م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے

اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مالداری کے فتنے کی بُرائی سے اور محتاجی کے فتنے کی بُرائی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون مسیح دجال کے فتنے کی بُرائی سے **ف** مالداری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل اور محتاجی کا فتنہ مالدارون پر حسد کرنا اور اُنکے مال مین طمع کرنا اور اپنے مقسوم پر نہ راضی ہونا اور مال کی طلب مین حرام کامون کو اختیار کرنا **ق** ابوبکر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بخاری اور مسلم مین ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی مین نے اپنی جان پر ستم کیا بہت سا ستم اور گناہون کو نہین بخشتا سوائے تیرے سو بخش دے مجکو اپنے پاس کی مغفرت سے اور مجھپر رحم کر البتہ تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے **ف** صدیق اکبرؓ سے روایت ہی کہ مین نے کہا کہ یا حضرت مجکو کوئی دعا بتلائیے جسکو مین اپنی نماز مین پڑھا کرون تب حضرتؐ نے مجکو یہ دعا بتلائی التحیات اور درود کے بعد اسکو پڑھنا چاہیے **م** اَلْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَوَّلُ مَنْ اَحْیَا اَمْرَکَ اِذْ اَمَاتُوْہُ **قَالَہٗ** حِیْنَ مَرَّ عَلَیْہِ بِیَھُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ ثُمَّ اَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ مسلم مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مین پہلا شخص ہون جسنے تیرے حکم کو جلایا جب کہ وہ اُسکو مار چکے تھے یعنی جسوقت مین کہ یہود نے سنگساری کا حکم موقوف کردیا تھا سو اول مجھی سے اُسکی رواج ہوئی یہ حضرتؐ نے اُسوقت فرمایا جب کہ حضرتؐ کے سامنے کوڑون سے مارا ہوا روسیاہ یہودی نکلا پھر حضرتؐ نے اُسکو حکم کیا تو سنگسار ہوا **ف** حضرتؐ کے سامنے کالا مُنہ یہودی جسپر کوڑون کی مار پڑی تھی نکلا حضرتؐ نے یہودیون سے پوچھا کہ تمھاری کتاب مین حرامکاری کی یہی حد اور یہی سزا ہے یہودیون نے کہا ہان یہی حکم ہے تب حضرتؐ نے اُنکے ایک عالم کو بلایا جسکا ابن صوریا نام تھا اور اُس سے فرمایا کہ مین تجکو اُسی خدا کی قسم دلاتا ہون جس نے موسیٰؑ پر توریت اُتاری کیا تمھاری کتاب مین زانی کی یہی سزا ہے کہ کوڑے مارے اور کالا مُنہ کر دیجیے اُسنے کہا نہین یہ سزا نہین اگر تم مجکو ایسی بڑی قسم نہ دلاتا تو مین ہرگز حقیقت حال نہ بتلاتا حرامکاری کی سزا توریت مین سنگساری ہے لیکن جب زنا کی ہمارے اشراف لوگون مین کثرت ہوئی تو اول ہمارا یہ معمول تھا کہ ہم رئیس اور شریف کو اگر حرامکاری مین پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور اگر غریب اور کمینے کو پکڑتے تو اُسکو سنگسار کرتے پھر ہمنے آپس مین صلاح کی کہ لاؤ ایک چیز مقرر کرلیوین کہ شریف اور کمینے پر برابر کیا کرین تو یہی صلاح ٹھہری کہ سنگساری کے عوض کوڑون کی مار اور مُنہ کالا کر دینا ہوا کرے پھر یہودیون نے حضرتؐ سے تخفیف چاہی یعنی سنگساری نہو حضرتؐ نے اُنکی بات پر کچھ دھیان نہ کیا اور اُسکو سنگسار کروایا پھر یہ حدیث فرمائی اور دوسری روایت یون ہے کہ جب یہودیون نے سنگساری کے حکم کا انکار کیا تو عبد اللہ بن سلام نے حضرتؐ سے کہا کہ توریت مین سنگساری کا حکم ہے پھر توریت منگوائی تو یہودیون نے سنگساری کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا عبد اللہ بن سلام نے اُنکا ہاتھ اُٹھا کر اُس آیت کو پڑھ دیا پھر حضرتؐ نے اُسکو سنگسار کروایا **م** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَکَ ھٰذَا وَاُمَّہٗ اِلٰی عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْھِمَا الْمُؤْمِنِیْنَ مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابوہریرہؓ کی مان کو الٰہی اپنے اِس بندے کو اور اسکی مان کو پیارا کردے اپنے ایماندار بندون کے نزدیک اور ایماندارون کو ان دونون کے نزدیک پیارا کردے **ف** مصابیح مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میری مان مشرک تھی مین اُس سے کہا کرتا تھا کہ تو مسلمان ہوجا سو اُسنے ایکبار حضرتؐ کے حق مین ایسی بے ادبی کی کہ مجکو نہایت بُری معلوم ہوئی سو مین حضرتؐ کی خدمت مین روتا آیا اور مین نے کہا کہ یا حضرتؐ میری مان کیواسطے دعا کیجیے کہ خدا اُسکو ہدایت کرے تب حضرتؐ نے یہ دعا کی تو مین حضرتؐ کی اِس دعا سے خوش ہوکر نکلا جب مین اپنے گھر کے دروازے پہونچا اور میری مان نے میرے جوتے کی چپ چپ سُنی تو کہا اے ابوہریرہؓ ٹھہر رہ اور مین نے پانی کی آواز سُنی سو اُسنے غسل کرکے جلدی سے کپڑے پہن کے دروازہ کھولا اور یون کہا کہ اے ابوہریرہؓ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو مین خوشی کے مارے روتا ہوا حضرتؐ کی خدمت مین پلٹ گیا اور یہ حال کہا تو حضرتؐ نے الحمد للہ کہہ کے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا یہ حدیث معجزہ ہے کہ فوراً حضرتؐ کی دعا قبول ہوگئی **ق** اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَللّٰھُمَّ اھْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِھِمْ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اُنکو میرے پاس لے آ **ف** دوس ایک قوم تھی یمن مین ابوہریرہؓ اُسی قوم سے تھے حضرتؐ نے ابوہریرہؓ کی خاطر سے یہ دعا کی خدا نے قبول کی چنانچہ وہ قوم مسلمان ہوکر حضرتؐ کی خدمت مین آئی **م** عَلِیٌّ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ عَلِیٌّ **م** مسلم مین

علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی مجکو ہدایت کر اور سیدھا کرے اور ایک روایت یون ہے کہ الٰہی مین تجسے ہدایت اور راستی مانگتا ہون اور اس دعا کے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی دھیان کیا کر یعنی جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھا اُسی طرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پونہچاوے شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کی طرف میل نکرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کو دھیان کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر پونہچتا ہے داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل مین راستی کا خیال چاہیے کہ باطل دخل نہ پاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حضور دل حاصل ہو جاوے

۲۲۳۶ م سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مُدِّهِمْ مَنْ أَرَادَهَا بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی برکت دے مدینے کے لوگون کو اُنکے مُدّ مین جو مدینے سے بُرائی کا ارادہ کرے خدا اُسکو گلا ڈالے جیسے نمک پانی مین گلتا ہے ف مُدّ پیمانہ ہے صاع کی چوتھائی تخمیناً بقدر تین پاؤ کے

۲۲۳۷ م ابو ہریرة اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ كَانَ يَقُولُهُ إِذَا أُخِذَ أَوَّلُ الثَّمَرِ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی ہمکو برکت دے ہمارے پھل مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مدینے مین اور برکت دے ہمکو ہمارے صاع مین اور برکت دے ہمکو ہمارے مُدّ مین الٰہی مقرر ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا دوست اور تیرا پیغمبر ہے اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اُسنے تجسے مکّے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون مثل اُسکے جو ابراہیمؑ نے مکّے کے واسطے دعا کی اور اُسکے برابر ساتھ اُسکے اور بھی یعنی مکّے کی دونی برکت مدینے مین چاہتا ہون حضرتؐ یہ دعا کرتے تھے جب پہلا پھل پاتے تھے اور اپنے اہل بیت کی چھوٹی لڑکے کو بلاتے پھر اسکو وہ پھل دیتے ف صاع اور مُدّ کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے حضرت ابراہیمؑ نے مکّے کے پھلون کی برکت کی دعا کی تھی اسواسطے کہ وہان اناج نہین ہوتا تھا اور حضرتؐ نے مدینے کے پھل اور اناج دونون کی دعا کی اسواسطے کہ وہان دونون چیزین ہوتی ہین سُنّت یہ ہے کہ نیا پھل چھوٹے لڑکے کو دیوے اسواسطے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہے

۲۲۳۸ خ ابن عمر اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا بخاری مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے شام مین الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے یمن مین ف پوری روایت یون ہے کہ لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد کے واسطے برکت کی دعا کیجے حضرتؐ نے دو بار جواب نہ دیا تیسری بار فرمایا کہ وہین تو زلزلے اور فساد ہین اور وہین سے شیطان کا سینگ یعنی سورج نکلتا ہے شام کا ملک مکّے مدینے کے اُتّر کی طرف ہے اور یمن دکھن کی طرف اور نجد کا ملک پورب کی طرف ہے شام کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ وہ پیغمبرون کی زمین ہے اور یمن کو اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ مکّہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن سے متعلق ہے

۲۲۳۹ م عبد اللہ بن بسر اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ دعا بہ لابیہ بسر مسلم مین عبداللہ بن بُسرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الٰہی برکت کر اُنکے واسطے اُسمین جو تونے اُنکو دیا اور بخشدے اُنکو اور رحم کر اُنپر یہ دعا حضرتؐ نے عبداللہ کے باپ کے واسطے کی جسکا بُسر نام ہے ف عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ ہمارے گھر تشریف لائے اور کھانا اور کھجور کھائی اور شربت پیا باقی شربت داہنی طرف والے آدمی کو دیا پھر حضرتؐ سوار ہوئے تو میرے باپ نے باگ پکڑکے دعا طلب کی تب حضرتؐ نے یہ دعا کی

۲۲۴۰ خ البراء بن عازب اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ كَانَ يَقُولُهُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ بخاری مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی تیرے نام سے جیتا ہون اور تیرے نام پر مرونگا یہ حضرتؐ دعا کرتے تھے جب سونے کے واسطے لیٹتے تھے اور جب جاگتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ شکر ہے خدا کا جس نے ہمکو جلایا بعد ہماری موت کے اور اُسی کی طرف جی کر اُٹھنا ہے یعنی قیامت مین ف نیند کو موت اسواسطے فرمایا کہ جیسے موت سے عقل اور حواس نہین رہتے ویسے ہی نیند مین بھی نہین رہتے پھر اسکے بعد قیامت کا جی اُٹھنا اسواسطے حضرتؐ نے ذکر کیا کہ جاگنا قیامت کی زندگی کی مثال ہے یعنی جیسے نیند کے بعد جاگتے ہین اُسی طرح موت کے بعد قیامت مین زندہ ہونگے

۲۲۴۱ ق ابو ہریرة اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ

نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہؓ روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی فرق ڈال دے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا ہے مشرق اور مغرب مین الٰہی چھانٹ ڈال مجکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا چھانٹا
۲۲۱ جاتا ہے میل سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہون کو پانی اور برف اور اولے سے یعنی طرح طرح کی مغفرت کر ق جریرؓ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا دَعَا
لَهُ حِيْنَ شَكَى اِلَيْهِ اَنَّهُ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ بخاری اور مسلم مین جریرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ٹھہرا دے اسکو گھوڑے پر اور کر دے اسکو ہدایت کرنیوالا
اور راہ یاب یہ دعا حضرت نے جریرؓ کے لیے کی جب کہ اُنسے شکایت کی کہ مین گھوڑے پر نہین جم سکتا ف جریرؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے مجکو ایک بتخانہ
۲۲۱ توڑنے بھیجا مین نے کہا کہ مین گھوڑے پر نہین ٹھہر سکتا تب حضرت نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا پھر یہ دعا کی تو شہسوار ہو گئے ق عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ
اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ صَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کر جیسے ہمکو مکے کی محبت ہے یا اُس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کر دے مدینے کو یعنی مدینہ
کی آب و ہوا کو درست کر دے اور برکت کر ہمارے لیے اسکے مُد اور اسکے صاع مین اور لیجا اُسکی تپ کو سو ڈال دے اُسکو جحفہ مین ف مصابیح مین حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو ابو بکر صدیقؓ اور بلالؓ تپ کے مرض مین بیمار ہوئے اور بلالؓ مکے کے جانے کے
اشتیاق مین شعر پڑھنے لگے تو مین نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہ دعا کی آب و ہوا مدینے کی بہت خراب تھی اکثر وبائے تپ ہوا کرتی تھی حضرت کی
۲۲ دعا سے وہ بلا دفع ہوئی جحفہ مدینے سے چھ کوس ایک مکان ہے وہان یہود رہتے تھے مدینے کی بیماری حضرت کی دعا سے وہان جاتی رہی ق اَنَسٍ اَللّٰهُمَّ
حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہمارے آس پاس مینھ برسے ہم پر نہ برسے ف اسکا قصہ اسی باب مین
۲۲ ہو چکا کہ اول حضرت نے مینھ کی دعا کی جب سات روز کی جھڑی لگی تب یہ دعا فرمائی م اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا
مِنَ الْفَقْرِ مسلم مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اے آسمانون کے رب اور اے زمین کے رب اے بڑے عرش کے رب ہمارا رب
اور ہر چیز کا رب اُگانے والا دانے اور گٹھلی کا چیرکے اور اُتارنے والا توریت اور انجیل اور قرآن کا مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر ایک چیز کی برائی سے ہر ایک
چیز کی چوٹی کا تو پکڑنے والا ہے یعنی ہر چیز تیرے قابو مین ہے الٰہی تو ہی پہلا ہے تو کوئی چیز تجسے پہلے نہین اور تو ہی پچھلا ہے تو کوئی چیز تیرے بعد نہین اور تو ہی کھلا ہے
تو کوئی چیز تجسے بڑھ کے کھلی نہین اور تو ہی چھپا ہے تو کوئی چیز تجسے ورے پوشیدہ تر نہین ادا کر ہمسے قرض کو اور بچا دے ہمکو محتاجی سے ف دانہ اور
گٹھلی جمنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہے اوپر کی طرف سے درخت بلند ہوتا ہے اور نیچے سے جڑ تلے کو گھستی ہے یہ جو فرمایا کہ اوّل اور آخر خدا ہے
یعنی نہ اُسکی ابتدا ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی اول عدم تھا اور آخر فنا ہے خدا ظاہر ہے اپنی قدرت کی نشانیون سے کہ تمام عالم اُس کا
قائل ہے عالم ہو یا جاہل اور باطن ہو اپنی ذات کی حقیقت سے کہ تمام جہان اُسمین پریشان ہے جیسے نادان اُسمین حیران ہو اُس سے زیادہ تر دانا سرگردان ہے
۲ م عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے
فرمایا کہ الٰہی اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب اے آسمانون اور زمین کے بنانے والے اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندون مین جھگڑا فیصل
کریگا جسمین وہ پھوٹ بھٹک ڈال رہے ہین اپنے حکم سے مجکو حق دین کی ہدایت کر جسمین اختلاف پڑا ہے مقرر تو ہی ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی
۲ راہ کی طرف ق ابْنِ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ
اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ

حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا
اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَيُرْوٰى بَعْدَ ذٰلِكَ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
كَانَ يَقُوْلُهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ بخاری اورمسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلٰہی اے ہمارے رب تجھی کو حمد ہے
توہی آسمانون اور زمین کا تھامنے والا ہے اور جو انکے درمیان ہے اور تجھی کو شکر ہے توہی آسمانون اور زمین اور انکے درمیان والونکی رونق ہے اور
تیرے ہی واسطے شکر ہے توہی آسمانون اور زمین اور انکے درمیان والون کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی واسطے شکر ہے تو سچ مچ ہے اور تیرا وعدہ سچ مچ ہے اور
تیرا ملنا سچ ہے اور تیرا قول حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور پیغمبر حق ہین اور محمدؐ حق ہے اور قیامت حق ہے یعنی یہ سب چیزین سچ مچ
ہین انمین کچھ شک نہین آلٰہی مین تیرا تابعدار ہوا اور تیرا مین ایمان لایا اور تجھپر مین نے بھروسا کیا اور تیری طرف مین نے رجوع کی اور تیری مدد سے مین جھگڑتا
ہون اور تیری ہی طرف مین جھگڑا رجوع کرتا ہون کہ تو فیصل کرے سو بخش دے مجکو جو کہ مین نے آگے کیا اور جو پیچھے ڈالا اور جسکو مین نے چھپایا اور جو ظاہر کیا
اور بعد اسکے روایت ہے کہ یہ فرماتے تھے اور اُس گناہ کو بخش جسکو تو مجسے زیادہ تر واقف ہے توہی آگے کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور توہی پیچھے ڈالتا ہے جسکو چاہتا ہے
کوئی عبادت کے لائق نہین سوا تیرے راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یا لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ فرمایا لیکن مطلب دونون کا ایک ہے یہ دعا حضرتؐ پڑھتے تھے جب کہ
۲۲۴۸ رات کو اُٹھتے تھے تہجد کی نماز پڑھنے کو **م** اَبُوْ سَعِيْدٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ
اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ
مِنَ الرُّكُوْعِ مسلم مین ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلٰہی اے ہمارے رب تیرے ہی واسطے تعریف ہے آسمانون اور زمین کے برابر بعد اسکے
جو چیز تیری خواہش مین ہو اُسکے برابر اے بڑائی اور تعریف کے لائق جو بندے نے کہا تیری تعریف مین سو اُسکا تو لائق تر ہے اور ہم سب تیرے بندے ہین آلٰہی
کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبے والے مالدار کو اُسکا نصیبا اور مال کچھ فائدہ نہین کرتا یعنی
بدون عبادت اور عاجزی کے مالداری قیامت کو کچھ کام نہ آویگی یہ حضرتؐ فرماتے تھے جب رکوع سے سر اُٹھا کر کھڑے ہوتے تھے **ف** یہ دعا حنفی
۲۲۴۹ مذہب مین نفل نمازمین پڑھے فرض مین نہین **م** اَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اَللّٰهُمَّ صُبَّ الْخَيْرَ عَلَيْهِمَا صَبًّا وَّلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا **دَعَا بِهٖ** لِجُلَيْبِيْبٍ
وَّامْرَاَتِهٖ مسلم مین ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا آلٰہی ڈال دے اُن پر مال کو اونڈیل کر اور نکر انکی زندگی اور گذران کو تنگ اور سخت یہ دعا
۲۲۵۰ حضرتؐ نے جلیبیبؓ اور اُسکی جورو کے حق مین کی **ف** یہ جورو خاوند نہایت محتاج تھے اسواسطے حضرتؐ نے اُنکے واسطے فراغت کی دعا کی **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
اَبِيْ اَوْفٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلٰہی رحم کر ابی اوفی کے لوگون پر
ف جب یہ آیت اُتری کہ اے محمدؐ لوگون کے مالون سے زکوٰۃ لے اور اُنکے واسطے دعا مانگ تو عبد اللہ بن ابی اوفی زکوٰۃ لائے تو حضرتؐ نے اُنکے حق مین
۲۲۵۱ یہ دعا کی **ق** اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ **دَعَا بِهٖ** حِيْنَ اسْتَسْقٰى فَقِيْلَ لَهٗ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ
السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ آلٰہی پانی برسے ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالون کے اندر
اور درخت جمنے کے مکانون پر یہ حضرتؐ نے دعا کی جب کہ اول مینہ مانگا تھا پھر حضرتؐ سے یون کہا گیا کہ پانی کی کثرت سے جانور مرگئے اور راہین بند ہوگئین سو خدا سے
۲۲۵۲ دعا کیجیے کہ ہمسے مینہ کو روکے **ف** اسکا پورا قصہ اسی باب مین ہوچکا **ق** اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ **قَالَهٗ** ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ ثُمَّ ذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ
قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ **قَالَ** الصَّغَانِيُّ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ السَّابِعُ هُوَ
عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا آلٰہی پکڑلے قریش کو یہ حضرتؐ نے تین بار کہا پھر فرمایا آلٰہی پکڑلے
ابی جہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور اُمیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہے کہ حضرتؐ نے ساتوین شخص کو بھی

ملّٰہ نصب بحذف حرف ندا ۱۲

ذکر کیا تھا پر مجکو یاد نہین رہا عبد اللہ بن مسعود نے کہا قسم ہے اُسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا کہ جنکا حضرتؐ نے نام لیا تھا مقرر مین نے اُنکی پڑی لاشین دیکھین پھر وہ
کھینچ کر کوئین مین ڈالے گئے یعنی بدر کے کوئین مین صغانی اس کتاب کے جمع کرنے والے نے کہا کہ وہ ساتوان شخص جسکو راوی بھول گیا عمارہ بن ولید ہے
ف روایت ہے کہ حضرتؐ مکے مین کعبے کے سامنے نماز پڑھتے تھے ابوجہل اور کفار قریش وہان بیٹھے تھے جب حضرتؐ سجدے مین گئے تو اُن ناپاکون نے اونٹ
کی اوجھڑی حضرتؐ کی پیٹھ پر دونون شانون کے درمیان رکھدی اور ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی دوسرا
کہتا تھا کہ نہین فلانے نے کی اور حضرتؐ اُسی طرح سجدے مین رہے فاطمہ زہرا نے جب یہ سُنا تو گھبرائی ہوئین آکر حضرتؐ کی پیٹھ سے اُسکو اُتارا تب حضرتؐ
نے اُنکو یہ بددعا دی اول مجمل قریش کو ذکر کیا پھر بڑے بڑے موذیون کا مفصل نام لیا چنانچہ وہ لوگ جنگ بدر مین مارے گئے اور کوئین مین ڈالے گئے لیکن
امیہ بن خلف حضرتؐ کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مکے مین جاکر مرگیا اور یہ جو مصنفؒ نے کہا کہ ساتوان شخص عمارہ بن ولید ہے یہ بات خوب نہین بنتی اسواسطے کہ کہتے ہین
عمارہ کی موت حبش کے ملک مین ہوئی واللہ اعلم ق ابْنُ عَبَّاسٍ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ زَادَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيْلَ دَعَا بِهٖ لَهٗ لَمَّا وَضَعَ
لَهٗ وَضُوْءًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اُسکو دین مین فہم اور بوجھ دے ابو مسعود محدث نے اتنی روایت
اور زیادہ کی کہ اور اُسکو قرآن اور حدیث کا اربھیر سکھا دے یہ دعا حضرتؐ نے عبد اللہ بن عباسؓ کے واسطے کی جب کہ اُنھون نے حضرتؐ کے واسطے وضو کرنیکا
پانی رکھ دیا ف اسی دعا کی برکت سے عبد اللہ بن عباسؓ بڑے عالم ہوے چنانچہ قرآن کی تفسیر کی اکثر اُن ہی سے روایت ہے ابو مسعود اُس محدث کا نام ہے
جسنے مستدرک کتاب جمع کی ق اَنَسٌ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ بخاری اور مسلم مین انسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو ف جنگ خندق مین مہاجرین اور انصار مدینے کے گرد خندق کھودتے تھے
اور یہ کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا یعنی ہمنے محمدؐ سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جب تک ہم زندہ رہین گے تب حضرتؐ نے
اُنکے جواب مین یہ دعا فرمائی یعنی دنیا کی زندگی کچھ حقیقت نہین زندگی ہے آخرت کی تو الٰہی اُنکی مغفرت کر تو وہان کی زندگی کا لطف اُٹھاوین م عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ مسلم مین عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اے الٰہی دلون کے پھیرنے والے
پھیر دے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر ق عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ
دَعَا بِهٖ عَلَى الْاَحْزَابِ بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی اے اُتارنے والے کتاب کے اور جلد حساب
کرنیوالے بھگا دے کفار کے گروہون کو الٰہی اُنکو شکست دے اور اُنکو ڈگا دے یہ دعا حضرتؐ نے کفار کے گروہون پر کی ف جنگ خندق اور جنگ احزاب مین
کفار نے مدینہ گھیر لیا تھا حضرتؐ کی دعا سے نہایت سرد ہوا چلی کفار گھبرا کے بھاگ گئے م عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ
فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ الٰہی جو حاکم ہو میری اُمت پر کسی کام کا
پھر اُن پر سختی ڈالے تو اُسپر تو سختی ڈال اور جو حاکم ہو میری اُمت پر کسی کام سے پھر اُنسے نرمی کرے تو الٰہی تو بھی اُسپر نرمی کر ف مسلمانون کے حاکم کو لازم ہے
کہ ظلم نہ کرے تنگ نہ پکڑے حضرتؐ کی اس بددعا سے ڈرے بلکہ آسانی اور نرمی کرے تو خدا اُس سے نرمی کرے م جَابِرٌ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ يَعْنِيْ رَجُلًا
مِنْ دَوْسٍ هَاجَرَ مَعَ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاجْتَوَاهَا فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَمَاتَ مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ
نے فرمایا کہ الٰہی اور اُسکے دونون ہاتھونکو بھی بخش دے یعنی اُس مرد کی مغفرت ہو جو دوس کی قوم سے تھا طفیل بن عمرو الدوسی کے ساتھ مدینے
مین ہجرت کر آیا تھا سو وہان کی ہوا اُسکو ناموافق پڑی تو اُسنے چوڑی گانسیون سے اپنی اُنگلیون کے درمیان والے جوڑ کاٹ ڈالے سو وہ مرگیا ف
مصابیح مین جابرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرتؐ نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو طفیلؓ کے ساتھ ایک مرد نے بھی ہجرت کی مدینے مین وہ نہایت بیمار ہوگیا
اُسی اضطراب مین اپنی اُنگلیون کے جوڑ کاٹ ڈالے خون نہ بند ہوا اُسی صدمے سے وہ مرگیا تو طفیلؓ نے اُسکو خواب مین دیکھا کہ سارا بدن اُسکا اچھا ہے مگر
ہاتھونکو اپنے چھپائے ہے طفیلؓ نے پوچھا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اُسنے کہا کہ ہجرت کی برکت سے میری مغفرت کی طفیلؓ نے کہا کہ اپنے ہاتھ

تو کیون لپیٹے ہے اُسنے جواب دیا کہ یہ حکم ہوا کہ ہم اُسکو نہین سنوارتے جسکو تو نے خود بخود بگاڑا پھر یہ خواب طفیل نے حضرت سے کہا تب حضرت نے اُس کے
حق مین یہ دعا فرمائی یعنی الٰہی جیسے تو نے اُسکے سارے بدن پر کرم کیا ہے تو اُسکے دونون ہاتھون پر بھی کرم کر اس حدیث سے بڑی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئی
اِس شخص کو اپنے مارنے کی نیت نہو گی کہ حرام موت ہوتی اضطراب سے یہ حرکت ہوئی ہوگی یا شاید ہلاکی کی نیت ہو مگر ہجرت کی برکت اور حضرت کی دعا سے اُسکی
مغفرت ہو گئی م سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ يَعْنِيْ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مسلم مین سعد بن ابی وقاصؓ سے ۲۲۵۹
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ میرے اہل بیت ہین یعنی علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم **ف** جب نجران کے نصاریٰ نے
اسلام کی حقیت مین بہت گفتگو کی تب حضرت کو حکم ہوا کہ مباہلہ کرو یعنی حضرت اور نصاریٰ بد دعا کرین کہ جو باطل دین پر ہو خدا کی لعنت اُسپر پڑے اور اس
مضمون کی آیت اتری کہ اے محمد کہدے اُنسے کہ آؤ ہم تم بلاوین ہم اپنے بیٹون کو تم اپنے بیٹون کو ہم اپنی عورتون کو تم اپنی عورتون کو ہم اپنے قریبون کو تم
اپنے قریبون کو پھر ہم تم خوب گڑگڑا کے دعا کرین اور جھوٹون پر خدا کی لعنت ڈالین جب یہ آیت اتری تو صبح کو حضرت نکلے امام حسنؓ کا ہاتھ پکڑے اور امام حسینؓ
کو گود مین لیے اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضیٰ سب کے پیچھے پھر یہ حدیث فرمائی جب نصاریٰ نے یہ مبارک نورانی شکلین دیکھین تو ڈرے اور مباہلہ سے انکار کیا
اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا حضرت نے اپنی بیبیون اور اصحاب کو ساتھ نہ لیا اسواسطے کہ ایسے وقت مین اُن کے
لینے سے نصاریٰ پر حضرت کا رعب پڑتا اور کمال حقیت ثابت نہوتی اسواسطے کہ رفیقون اور بیبیون کا نقصان آدمی پر اتنا گران نہین ہوتا جتنا اولاد کا نقصان
گران ہوا اور یہ جو شیعہ اس آیت اور حدیث سے علی مرتضیٰ کی حصر خلافت کی دلیل پکڑتے ہین سو محض بے جوڑ بات ہے اس سے اور خلافت سے کیا مناسبت ہے قرابت اور
محبت اور چیز ہے اور خلافت اور چیز اگر صرف قرابت اور حضرت کی محبت خلافت کی شرط ہوتی تو فاطمہ زہراؓ علی مرتضیٰؓ پر خلیفہ ہونے مین مقدم تھین حال آنکہ کسی کا
مذہب نہین **خ** عَائِشَةَ اَللّٰهُمَّ هَالَةَ يَعْنِيْ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ اُخْتَ خَدِيْجَةَ **قَالَهٗ** لَمَّا اسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۲۲۶۰
اِسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ بخاری مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ الٰہی یہ ہالہ ہے اسکو بخش وہ ہالہ مراد ہے جو خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہؓ کی
بہن ہے یہ حضرت نے اُسوقت فرمایا جب کہ ہالہ نے حضرت کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو حضرت نے اُسکی آواز سے حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد کیا اور
پہچانا **ف** حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد اُنکی بہن ہالہ حضرت کے گھر آئین اور دروازے پر کھڑے ہو کر حضرت سے اجازت گھر مین آنے کی مانگی حضرت کو
اُنکی آواز سے حضرت خدیجہ یاد پڑین حضرت غمناک ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی م ابن مسعود اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ۲۲۶۱
لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا
اَصْبَحَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ مسلم مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی
اور خدا ہی کو شکر ہے کوئی بندگی کے لائق نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہے اور اُسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر سکتا ہے
الٰہی مین تجھسے اس رات کی خیریت اور اسکے بعد دن کی خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اس رات کی برائی اور اس رات کے بعد دن کی برائی سے
الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سستی اور پیری کی برائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے یہ حضرت فرماتے تھے شام کے وقت
اور جب صبح ہوتی تھی تو بھی اسی طرح فرماتے تھے مگر اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ کے مقام پر اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ فرماتے تھے یعنی ہمنے صبح کی اور خدا کے ملک نے صبح کی
م عَائِشَةَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ **قَالَهٗ** عِنْدَ الذَّبْحِ مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کے ۲۲۶۲
نام سے ذبح کرتا ہون الٰہی اسکو قبول کر محمدؐ کی طرف سے اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمدؐ کی اُمت کی طرف سے یہ دعا حضرت قربانی ذبح کرنے کے وقت فرماتے **ف**
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک مینڈھا سینگ والا جسکے منھ اور ہاتھ پاؤن سیاہ تھے منگوایا پھر فرمایا کہ اے عائشہ چھری لاؤ اور اُسکو تیز کر پھر حضرت نے
چھری لیکر اُسکو ذبح کیا اور یہ فرمایا **ق** عَائِشَةَ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ ۲۲۶۳

اَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا قَالَ بِاِصْبَعِهٖ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ۔ بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا بسم اللہ مٹی ہے ہماری زمین کی لپٹی ہوی ہمارے بعضے کے لعاب دہن سے چنگا کرتی ہے ہمارے بیار کو ہمارے رب کے حکم سے حضرت کا معمول تھا کہ جب کوئی حضرت سے بیماری کی شکایت کرتا یا اُسکے ریم کا زخم ہوتا یا کہین گھاو ہوتا تو حضرت زمین پر کلمے کی اُنگلی لگاتے پھر اُٹھا لیتے اور یہ فرماتے **ف** لعاب دہن اور خاک سے شفا ہونا صرف حضرت کی دعا کی برکت سے تھا اسی واسطے مدینے کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہین **ق** ابْنِ عَبَّاسٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** عِنْدَ الْكَرْبِ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی بندگی کے لائق سواے خدا کے جو اونچا بڑائی والا صاحب حلم ہے نہین کوئی عبادت کے لائق سواے خدا کے جو بڑے عرش کا مالک ہے نہین کوئی پرستش کے لائق سواے خدا کے جو آسمانون اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے حضرت اِسکو رنج اور کمال سختی مین فرماتے تھے **ق** الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ **كَانَ يَقُوْلُهٗ** فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔ بخاری اور مسلم مین مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین کوئی معبود برحق سواے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہے اور اُسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی کوئی روکنے والا نہین تیری دی چیز کو اور کوئی دینے والا نہین تیری روکی چیز کو اور تیرے روبرو نصیبہ والے کو اُسکا نصیبہ کچھ نفع نہین کرتا اس ذکر کو ہر نماز کے بعد فرماتے تھے **ق** جَابِرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ **قَالَهٗ** عَلَى الصَّفَا ۔ بخاری اور مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندگی کے سزاوار نہین خدا کے سواے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہے اور اُسی کو حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہین کوئی بندگی کے لائق خدا کے سواے وہ اکیلا ہے پورا کیا اُسنے اپنے وعدے کو اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی اور تنہا اُسی نے احزاب کو یعنی کفار کے گروہون کو شکست دی یہ حضرت نے صفا پر فرمایا **ف** جب مکہ فتح ہوا تب حضرت نے صفا پہاڑ پر اپنی فتح اور مدد کا یہ شکر ادا کیا **ق** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ كَانَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن زبیرؓ بن عوام سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی معبود برحق نہین سواے خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہے اور اُسی کو تعریف ہے اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے نہین جنبش گناہ سے اور نہ طاقت بندگی پر مگر خدا کی توفیق سے نہین کوئی معبود برحق سواے خدا کے اور ہم کسی کی بندگی نہین کرتے سواے اُسکے اُسی کی نعمت ہے اور اُسی کا فضل اور اُسی کو عمدہ تعریف ہے سواے خدا کے کوئی بندگی کے لائق نہین ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہم دین کو صرف اُسی کے واسطے خالص کر چکے اگرچہ کافرونکو یہ بُرا لگے یہ کلمے حضرت پڑھتے تھے ہر ایک نماز کے بعد **ق** ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ كَانَ يُلَبِّيْ بِهٰذِهِ التَّلْبِيَةِ فِيْ حَجِّهٖ وَعُمْرَتِهٖ بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بار بار حاضر ہون تیری خدمت مین الٰہی حاضر ہون خدمت مین کوئی تیرا شریک نہین مین خدمت مین حاضر ہون مقرر حمد اور نعمت اور ملک تیرے ہی واسطے خاص ہے کوئی تیرا شریک نہین حضرت کا معمول تھا کہ اپنے حج اور عمرے مین یہی تلبیہ فرماتے تھے **ف** تلبیہ اُس ذکر کو کہتے ہین جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کی لفظ ملا کر کہتے ہین حضرت اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے پیچھے اور اونچے نیچے پر چڑھتے اُترتے اور لوگون کے ملنے کے وقت فرماتے سب روایتون مین یہ تلبیہ متفق علیہ ہے اسمین اختلاف نہین امام اعظمؒ کے نزدیک اس سے کم کرنا درست نہین اسپر اگر کچھ زیادہ کرے تو مضائقہ نہین لبیک عرب مین پکارنے کے جواب مین کہتے ہین جیسے ہندی مین جی بولتے ہین بعد کعبہ بنانے کے حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا تھا کہ تم سب لوگون کو قیامت تک حج کے واسطے پکار دو چنانچہ اُنھون نے پکارا تھا تو حاجیون کا یہ لبیک کہنا اُسی پکارنے کا جواب ہے **ق** اَنَسٌ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا مسلم مین انسؓ سے روایت ہو

کہ حضرت نے فرمایا حاضر ہون تیری خدمت مین عمرے اور حج کی نیت کرتا ہون **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے حجۃ الوداع مین حج اور عمرے کی ساتھ ہی نیت کی اسکو قران کہتے ہین یعنی ایک احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا کہ قران افضل ہے تمتع اور افراد سے تمتع کہ اول احرام عمرے کا کرے پھر وہ عمرہ ادا کرے احرام اوتارے پھر آٹھوین تاریخ حج کے واسطے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بدون حج کیے احرام نہ اوتارے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَلْاِتْمَامِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الْکِرَامِ

مثنوی

شکر کہ انجام کو پہونچی کتاب
یعنی کہ اردو کی پہن کر قبا
دوستو اب اسکا ادا حق کرو
پیرو سنت ہی کا ہیو بجان
نور کو لے نار کی کم کر ہوس
خرم افسردہ کو پُر درد کر

علم احادیث کی کتب لباب
شاہد تازی ہوا جلوہ نما
خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑھو
دل مین نہ بدعات کو دینا مکان
عاقل ودیندار کو نکتہ ہے بس
الفت دنیا سے اسے سرد کر
یارب اس عاجز کی دعا کر قبول

جو کہ مطالب تھے برادج فلک
گنج خفی دست بدست آگیا
اسکو نہ جزدان مین رکھ چھوڑیو
اب بھی تو بدعت مین رہا گر پھنسا
یارب ان اوراق کو مقبول کر
تیری دُھن روح کو ہردم رہے
خاتمہ بالخیر بحق رسول

ترجمے سے آئے اوتر ارض تک
کیا ہی ہوا راز نہان برملا
ہان کہین ایسا نہ ستم کیجیو
منھ تو محمد کو دکھاویگا کیا
ہند کو اس فیض سے کر بہرہ ور
تیرے غم عشق مین خرم رہے

تمت

تنبیہ جاننا چاہیے کہ علم تفسیر قرآن وحدیث اشرف علوم ہے اسواسطے کہ اصل اور ماخذ ہے علم شریعت کا جسپر نجات اور حصول درجات موقوف ہے مسائل فقہیہ ہرگز ہرگز خلاف قرآن وحدیث نہین جو شخص کہ خلاف سمجھتا ہے منشا اسکا جہل ہے بالجملہ علم حدیث دریاے ناپیدا کنار ہے اُس سے مسئلہ نکالنا ہر شخص کا کام نہین اسلیے کہ ایک ایک مسئلے مین چند روایات مختلفہ متضادہ مروی ہین پس تا وقتیکہ پہلے عبور تمام روایات مختلفہ پر جو اُس مسئلے مین مروی ہین اور پھر دریافت اسکا کہ یہ احادیث کون سے درجہ اور مرتبہ مین موافق اصول محدثین کے ہے اور پھر علم احوال رجال رواۃ پھر تحقیق ناسخ ومنسوخ پھر علم تطبیق وتوفیق بین الاحادیث وغیر ذلک نہو ترجیح دینا اُن مین سے کسی روایت کا اور استخراج کرنا کسی مسئلے کا اور عمل کرنا اُسپر جائز نہین اسی واسطے علماے محققین کے نزدیک علم حدیث بدون سند کے اُستاد متقی سے معتبر نہین اگرچہ عالم متبحر ہو پس حدیث کو عالم مستند متقی متورع سے سیکھنا چاہیے علماے مجتہدین نے بکمال محنت کتاب وسنت واجماع اُمت سے مسائل نکالکر علم فقہ کو مدون کردیا پس ہر مسلمان کو اتباع وتقلید کسی مجتہد کی ضرور چاہیے لہذا علماے کبار اور ائمہ عالی وقار نے تقلید ہی اختیار کی ہے الغرض ترجمہ مشکوۃ ومشارق وغیرہ کا اگرچہ اُردو مین ہے لاکن اُنکو کسی عالم مستند سے پڑھنا چاہیے اور کسی حدیث کو خلاف مسئلہ فقہیہ نہ جاننا چاہیے اور کسی مجتہد پر زبان تشنیع نہ کھولنا چاہیے اگر کسی مسئلہ فقہیہ اور مضمون حدیث مین اختلاف نظر آوے تو اُسکو کسی عالم محقق سے تحقیق کرکے رفع شک کرے نہ یہ کہ موافق اپنی فہم کے ترجمہ اُسکا دیکھ کے خلاف فقہ سمجھ کے اُسپر عمل کرے اور مسئلہ فقہیہ کو چھوڑ دے اور مجتہدین پر طعن شروع کرے ✤ والسلام علی من اتبع الہدی ✤ آمین

خاتمۃ الطبع خداہی کو حمد سزاوار ہے اور نعت کے لائق احمد مختار ہین اُنسے ہماری ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا اور اُنھون نے اُسکے مضامین کو احادیث مین صاف بتلایا اسپر بھی جو باتین کہ ہماری سمجھ سے باہر تھین بزرگان دین نے آل اطہار واصحاب اخیار کی روایت سے کھلی بیان کردین مومنین کو قرآن پر عمل واجب ہوا اور جاننا احادیث صحیحہ کا لازم ٹھہرا تا اپنے دین سے خبردار رہین شرک اور بدعت سے بچین اسلام کے ضروریات سے ہوشیار رہین تو اب واجب ہوا کہ کوئی حدیث کی کتاب پڑھین اور جو عربی نجانتے ہون تو اُردو ترجمہ مطالعہ کرین اس صورت مین چاہیے کہ کوئی کتاب مختصر ہو اور احادیث اُسکی صحیح ہون اور سب امور دین کا بیان ہو اور تمامی ارکان اسلام کی تصریح ہو اور اُسکے ساتھ صاف صاف مضمون بھی لکھا ہو تا پڑھنے والا جھٹ سمجھ جاوے دل سے اُسکا شائق ہو ایسی کتاب سواے تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار کے کوئی نہ تھی اس لیے جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۱۵/۸ نے اس خاکسار محمد عبد المجید سے اُسکے چھاپنے کی فرمایش کی اور خاکسار نے اصل نسخہ مطبوعہ نظامی ذکر ہیکا پہلے تین نسخون قدیمہ صحیحہ قلمیہ سے مقابلہ کر اور جو اُن مین کچھ اختلاف نکلا اسکو بعد مطابق کرنیکے ماخذ سے حاشیے پر بطور نسخہ لکھا وہ حدیثین جو اُن نسخون مین زیادہ پائین وہ اندر کتاب کے بڑھائین تلاش کرکے نقل کی اور بماہ محرم الحرام ۱۳۳۶ھ مطابق ماہ اکتوبر ۱۹۱۷ء اپنے مطبع مجیدی کانپور مین نہایت صحت کے ساتھ چھاپی خداوند عالم اسکو مقبول خلائق فرماوے اور ہم سب مسلمانونکو اپنے اور اپنے رسول کی محبت اور اطاعت نصیب کرے آمین

فہرست ابواب و فصول مشارق الانوار برائے سہولت استخراج احادیث مطلوبہ

فہرست بعضی از فوائد و مطالب مشارق الانوار کہ اہل دین را شوق دریافت آن اکثر باشد۔

تمام شد

سچا شہادت نامہ اس شہادت نامے کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ اسمین حتی الامکان سچی روایتین لکھی گئی ہین اور غلط روایتون کے پڑھنے اور سننے سے چونکہ گناہ ہوتا ہے اسلیے اُنسے احتراز کیا گیا ہے۔ اسکو جناب مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب نے تصنیف و تالیف کیا ہے اور مصنف صاحب نے اسمین سچے حالات درد آمیز و مفصل و قعات کربلا عبرت انگیز اس شرح و بسط سے لکھے ہین کہ گویا دریا کو کوزے مین بھر دیا ہے پس اسکے طرز بیان اور عبارت کی خوبی و عمدگی کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہین کہ شہادت کے بیان مین جسقدر کتابین اب تک شائع ہوئی ہین یہ ان سب سے فائق اور برتر ہے اور ضرور لائق دید ہے اور باوجود ان خوبیون کے قیمت صرف چار آنہ ۴ر

دلائل الخلافت ہندوستان کی موجودہ حالت اہل سنت و اہل شیعہ کے لحاظ سے سخت ضرورت اسکی ہے کہ اردو زبان مین ایک ایسی کتاب ہو کہ خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے متعلق حضرات اہل شیعہ کی ہرہات کا جواب ایک ایسا ہو کہ پھر کسی عقلمند حق پسند کو افضلیت ہرسہ خلیفہ و حقیت اور اشدیت ہرسہ خلافت مین کوئی شبہہ کسی اہل شیعہ کی کسی بات سے باقی بھی نہ رہے پیدا بھی نہ ہو شکر پاک پروردگار کا کہ محض اسی کے فضل بے بدل سے یہ کتاب دلائل الخلافت تالیف ہوئی قلم مدلل رقم سے جناب مولانا مولوی محمد عبد الحکیم صاحب انار تحریر بانزالواہب کے جسکے چار حصے ہین اور قوت و متانت استدلال بلا مبالغہ عدیم المثال ہے ناظر کتاب ہذا خلافت خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کے متعلق حضرات اہل شیعہ کی ہرہات کا دندان شکن جواب دے سکے گا کہ آیات قرآنیہ و اعتقادات اصحاب سرور بریہ سے افضلیت ہرسہ خلیفہ و حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت بے شبہ ثابت ہے اور کوئی مسلمان آیات قرآنیہ یا اعتقادات اصحاب سرور بریہ کے مقابلے مین کسی قول یا نقل کا اعتبار نہین کر سکتا ہے قیمت اس ڈھبے بہا کی ایک روپیہ چار آنہ عہ ر

القول الوسیط بین الافراط والتفریط یہ ایسی عمدہ کتاب ہے کہ آج تک دیکھنے ہی مین نہین آئی تھی احکام شرعیہ کے مراتب کو نہایت خوبی اور شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے کہ کون امور مستحب و نفل و سنت ہین کون فرض و واجب کسکی کیا فضیلت ہے کسکا اہتمام کسقدر لازم و ضروری ہے غرض ہر طرح دیکھنے کے قابل ہے قیمت صرف دس آنہ

دیوان حافظ مترجم۔ مطبع عرصے سے جویان تھا کہ اسکا ترجمہ اردو ہو جاوے چنانچہ خوش قسمتی سے جناب مولوی منشی میرزا جان صاحب دہلوی پروفیسر مشن اسکول کانپور نے بامحاورہ نثر اردو مین ترجمہ فرمایا حق یہ ہے کہ نہ مطبع زر کثیر صرف کرتا نہ ایسا قابل تعریف ترجمہ دستیاب ہوتا غرض قابل دید ہے۔ قیمت عہ ر

شائقین علم دین و واعظین شرع متین کو تازہ مژدہ

یہ بات تو ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ اس زمانۂ پرآشوب مین اشاعت علم دین کی کسقدر اشد ضرورت ہے کیونکہ فسق و فجور کا بازار نہایت گرم ہے اور بدعت و گمراہی کا بہت زور شور ہے سافسوس وہ امت مرحومہ جسکو اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک مین کنتم خیر امۃ فرمایا۔ ضلالت و معصیت کے دریاے ناپید اکنار مین غوطے کھا رہی ہے۔ افسوس وہ امت جسپر رسول اللہ کو فخر تھا شاہراہ اسلام کو چھوڑ کر صحراے پُر خار بطالت و جہالت مین شتر بے مہار کی طرح جس طرف سر اٹھایا چلی جا رہی ہے پس ایسے نازک اور خطرناک وقت مین بڑا عالی ہمت اور خوش نصیب وہ شخص ہے کہ

پند و نصیحت سے اُن گم کردہ راہ کو راہ پر لاوے اور وعظ و نصیحت کی معتبر و مستند کتابین انکو پڑھکر سناوے چنانچہ منجملہ اُنکے ایک **تذکرۃ الواعظین** ہے۔ یہ کتاب عربی مین تھی اور عوام الناس بوجہ نہونے استعداد علم عربی کے اسکے مضامین و مطالب سے حظ کافی و بہرۂ وافی حاصل نہین کر سکتے تھے بعض لوگون نے اسکا ترجمہ بھی لکھا مگر سلیس اردو مین نہونے کی وجہ سے نہایت مبہم رہ گیا جو باسانی ہر شخص کی سمجھ مین نہ آتا تھا اکثر لوگون نے احقر سے اصرار کیا کہ اگر بامحاورہ ترجمہ ہو جاوے تو لوگون کو بہت نفع پہونچے لہذا اُنکے اصرار سے عاجز نے بغرض رفاہ عام ایک لائق مترجم سے بامحاورہ اور سلیس ترجمہ کراکے بصرف زر کثیر نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر اپنے مطبع مجیدی مین طبع کرایا اور نام اسکا **علم الیقین ترجمہ اردو تذکرۃ الواعظین** رکھا اس کتاب کے مضامین ایسے دلچسپ اور پُر اثر ہین کہ کیسا ہی قسی القلب آدمی کیون نہو مگر ممکن نہین کہ اسکو پڑھکر یا سنکر محو نہو جاوے اور فسق و فجور سے توبۂ نصوح نہ کرے اس کتاب مین ستاون باب ہین اور ہر باب کا مضمون امراض باطنی کے زائل کرنے مین اکسیر کا حکم رکھتا ہے ع نہووے گر یقین تمکو منگا کر دیکھ لو صاحب + قیمت باوجود ان سب خوبیون کے بہت کم ہے یعنی صرف ایک روپیہ بارہ آنہ ۱۲/۱ر

تذکرۃ الاولیا

شائقین تذکرۂ اولیاے کرام کی مدت سے تمنا تھی کہ تذکرۃ الاولیا فارسی کا (جو تصنیف حضرت شاہ فرید الدین عطار قدس سرہ کی ہے) ترجمہ زبان اردو و سلیس عام فہم مین ہو جاوے تاکہ سب لوگون کو اولیاے کرام رحمہم اللہ تعالے کے حالات اور مقالات دیکھ سنکر عبرت اور نصیحت کامل حاصل ہو اگرچہ اس کا ترجمہ دیگر مطابع مین بھی طبع ہوا ہے لیکن وہ بے محاورہ اور عام پسند نہین ہے نیازمند نے بسبب اصرار بلیغ شائقین کے مولوی میرزا جان صاحب دہلوی پروفیسر مشن اسکول کانپور سے (جو فارسی مین اعلے قابلیت رکھتے ہین) بعد دینے معاوضہ کے ترجمہ کراکے بموجب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء داخل بہی رجسٹر سرکار کیا اور اپنے **مطبع مجیدی** واقع کانپور مین ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۲ھ مطابق ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء کو چھپوایا صاحبان مطابع اور تاجران کتب کی خدمت مین التماس ہے کہ اس ترجمے کے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرماوین بلکہ جس قدر نسخے مطلوب ہون شہر کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۵۰) یا مطبع مجیدی کانپور سے طلب فرمائین قیمت فی جلد ۱۲/۱ر

لغات الصراح عربی دان حضرات خصوصاً طلبہ کے لیے لغات مین صراح جسقدر ضروری اور اہم ہے وہ اسکی عام مقبولیت سے ظاہر ہے شاید کسی طالب علم اور قدردان علم کا کتبخانہ اس کتاب سے خالی نہوگا۔ مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی آپکو معلوم ہوگا کہ اسمین لغات کے تلاش کرنے مین بہت دقت پڑتی ہے تا وقتیکہ الفاظ کا مادہ اور اصل معلوم نہو اسکا صراح مین تلاش کرنا محال ہے اسلیے مصنف صاحب نے کتاب صراح کی تلخیص فرماکر لغات کو بلا خیال مادہ و اصل مثل کریم اللغات و لغات کشوری کے جمع کر دیا ہے جس سے ہر استعداد والا بخوبی نفع اٹھا سکتا ہے اور اسکا نام لغات الصراح بالتصحیح والایضاح اسم بامسمٰی رکھا ہے فاضل مصنف نے کوزے مین دریا کو بند کرنے کا اعجاز دکھایا ہے ہر لغت شروع سطر سے شروع ہے تاکہ نظر پڑنے مین آسانی ہو حجم بالکل عہ قیمت بغرض رفاہ عام صرف ایک روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے ۴/۱ر

ضروری التماس

معزز ناظرین! مطبع مجیدی دیانت داری اور راستبازی کی وجہ سے اپنے خریداروں کا اپنا گرویدہ بنا رکھا ہی تاجران باوقار اور عام خریداران دیار و امصار جیسی کچھ اسکی عزت افزائی فرما رہی ہیں وہ اسکی خوش معاملگی کی تنائج سے ایک نتیجہ ہی مطبع مجیدی اپنی مجموعی حیثیت اور ساکھ کے لحاظ سے بہت مشہور ہی بیوپاریوں کو جسقدر خاص کفایت او متفرق خریداروں کو جسقدر رعایت سے مال دیا جاتا ہی اسکا صحیح اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنکو ایکبار بھی مطبع سے مال منگانیکا موقع ملا ہی مندرجہ ذیل امور کی اہتمام کے ساتھ پابندی اور لحاظ کی وجہ سے جیسی کچھ روز افزوں ترقی اس کارخانے کو ہو رہی ہو معزز ناظرین پر مخفی نہیں۔

(۱) اس مطبع میں تقریبا تمام ہندوستان کی مطبوعہ ہر علم و فن کی عربی فارسی اُردو کتابوں کا ذخیرہ او میل موجود رہتا ہی۔

(۲) حتی الامکان کتابیں عمدہ چھاپے اور اچھے کاغذ کی چھپی ہوئی فراہم کی جاتی ہیں۔

(۳) جو کتاب عمدہ طبع ہی نہیں ہوئی یا چھپکر کمیاب ہو گئی ہے وہ بدرجۂ مجبوری خراب چھاپے اور خراب کاغذ کی روانہ کی جاتی ہے اور جو صاحب لکھدیتے ہیں انکو خراب کتاب نہیں روانہ کی جاتی ہے۔

(۴) تاجران کتب (بیوپاریوں) کے ساتھ جو مراعات کی جاتی ہیں اور جس نرخ سے انکو مال روانہ کیا جاتا ہی اس سے کم نرخ پر غالبًا اور تاجر سے بھی نہ مل سکے گا۔

(۵) مدارس اسلامیہ و طالبان علم کے ساتھ جیسی رعایتیں کیجاتی ہیں اسکا اندازہ مال منگانے پر ہو سکتا ہے۔

(۶) متفرق خریداران کو خاص نرخ سے مال روانہ کیا جاتا ہے۔

(۷) تاجر (بیوپاریوں) مدارس اسلامی طالبان علم اور متفرق خریدار غرضکہ سب صاحبوں کے لیے کچھ نہ کچھ ایسی رعایتیں ہیں کہ بہ ہیئت مجموعی ہمارا دعوی ہی کہ انشاء اللہ ہر جگہ سے کفایت سے پہنچی اور باسیر عمدگی مال کا نفع کماتے ہیں۔

(۸) ہمکو امید ہی کہ اگر آپکو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے اپنے اس قدیم کتبخانہ تجارتی مجیدی کو یاد فرمائیے اور ایک معمولی سی فرمایش بھیجکر کارخانے کی دیانت۔ راستبازی کفایت۔ رعایت۔ عمدگی مال نفع وغیرہ وغیرہ کا اندازہ خود فرمائیے۔

الملتمس

محمد سعید تاجر کتب کلکتہ

خلاصی ٹولہ

نمبر ۵